تحفۃ العوام

(مکمل ومعتبر)

مسائل ضروری اور دعا وزیارات کا مجموعہ بمعہ ترجمہ

مطابق فتاویٰ

حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی الحسینی خامنہ ای مدظلہ العالی

حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی مدظلہ العالی

ترجمہ ادعیہ واذکار

حضرت آیت اللہ حافظ ریاض حسین نجفی دام عزہ

ترتیب وتنظیم

مجاہد حسین حرؔ

ناشر

معراج کمپنی لاہور

بیسمنٹ میاں مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور

تحفۃ العوام

(مکمل ومعتبر)

مسائل ضروری اور دعاو زیارات کا مجموعہ بمعہ ترجمہ

مطابق فتاویٰ

حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی الحسینی خامنہ ای مدظلہ العالی

حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی مدظلہ العالی

ترجمہ ادعیہ واذکار

حضرت آیت اللہ حافظ ریاض حسین نجفی دام عزہ

ترتیب وتنظیم

مجاہد حسین حرؔ

ناشر

معراج کمپنی لاہور

بیسمنٹ میاں مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب ________ تحفۃ العوام

از نظر فتاویٰ ________ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی مدظلہ العالی

ترتیب و تنظیم ________ مجاہد حسین حرؔ

ترجمہ ادعیہ واذکار ________ آیت اللہ حافظ ریاض حسین نجفی دام عزہ (پرنسپل جامعۃ المنتظر۔لاہور)

تطبیق مسائل ________ مولانا سید محمد تقی النقوی (فرزند محسن ملت علامہ سید صفدر حسین نجفی مرحوم) مدرس جامعہ علمیہ کراچی

کمپوزنگ ________ مرزا محمد علی۔قائم گرافکس۔جامعہ علمیہ۔ڈیفنس۔کراچی

اردو پروف ریڈنگ ________ خانم آر چوہدری

عربی پروف ریڈنگ ________ قاری محمد سعید الحسن۔ایم۔اے۔عربی پنجاب یونیورسٹی۔شہادۃ العالیہ۔فاضل عربی

درس نظامی۔سلطان الافاضل۔خطیب جعفریہ مسجد۔شاہپور صدر سرگودھا

پیشکش .... جامعہ علمیہ۔ڈیفنس سوسائٹی فیز ۴۔کراچی

ناشر .... معراج کمپنی لاہور

ہدیہ ....

ملنے کا پتا

معراج کمپنی

بیسمنٹ میاں مارکیٹ،غزنی سٹریٹ اردو بازار۔لاہور

03214971214،04237361214

محمد علی بک ایجنسی اسلام آباد 03335234311

انتساب

ایک ناچیز

کی طرف سے

ایک ادنیٰ سی کوشش وکاوش

امام العارفین زینت العابدین، سید الساجدین

حضرت امام علی بن الحسین علیہما السلام

کے نام

دعائے مطالعہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

اَللّٰھُمَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مِنۡ ظُلُمَاتِ الۡوَھۡمِ وَ اَکۡرِمۡنِیۡ بِنُوۡرِ الۡفَھۡمِ اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ عَلَیۡنَا اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ وَانۡشُرۡ عَلَیۡنَا خَزَآئِنَ عُلُوۡمِکَ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ۔

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اے معبود تو مجھ کو وہم کی تاریکیوں سے نکال اور عقل و فہم کے نور سے مجھے شرف عطا فرما اے معبود تو ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اپنے علوم کے خزانے ہم پر نچھاور کر دے اپنی رحمت کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

رَبِّ یَسِّرۡ وَلَا تُعَسِّرۡ وَ تَمِّمۡ بِالۡخَیۡرِ.

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

خداوندا میرے لئے آسان کر دے اور مشکل قرار نہ دے اور خیر و عافیت کے ساتھ تمام کر دے۔

عرض ناشر

حمد ہے اللہ رب العزت کے لئے جس نے انسان کو قلم کے ساتھ لکھنا سکھایا اور درود وسلام ہو نبی مکرم ﷺ پر جسے خالق کائنات نے عالمین کے لئے سراپا رحمت بنا کر مبعوث فرمایا اور سلام ورحمت ہو اُن کی آل پر جنہیں اس نے پورے جہاں کے لئے چراغ ہدایت بنایا۔ ہمارا درود وسلام ہو خاص طور پر سید الساجدین زین العابدین امام العارفین سید سجاد علیہ السلام پر کہ جنہوں نے واقعہ کربلا کے بعد جب سرکاری سطح پر دین ختم کیا جا رہا تھا جب حق کی آواز اٹھانا ناممکن تھا جب حق کی آواز بلند کرنے والی زبانیں قطع کر دی جاتی تھیں ایسے پُر آشوب دور میں پیغام کربلا کے رکھوالے اور دین خدا کے محافظ نے دعاؤں کے ذریعے دین کو نہ صرف زندہ رکھا بلکہ آج تک امام مظلوم کے اشکوں کی آبیاری دین کو تر وتازہ رکھے ہوئے ہے۔

نہیں معلوم دنیا میں پہلی بار کس نے اور کہاں دعاؤں کی کتاب شائع کی ہو گی مگر جس کسی نے بھی یہ کام کیا خداوند عالم اس کی روح کو شاد و آباد رکھے۔ دعاؤں کا سفر جو امام اول کی صحیفہ علویہ سے ہی سے شروع ہو چکا تھا سفر کرتے کرتے سرزمین ہند پر تحفۃ العوام کی صورت میں نظر آیا پھر یہ تحفۃ العوام مختلف علما کرام کی مرتب کردہ اور مختلف اداروں کے تحت شائع ہوتی رہی ہے۔ لیکن ہمارے علم میں نہیں کہ کبھی تحفۃ العوام اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہوئی ہو۔

الحمد للہ سرزمین پاکستان میں پہلی بار تحفۃ العوام بمعہ ترجمہ شائع کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ ادارے نے مختلف علمائے کرام سے تحفۃ العوام بمعہ ترجمہ اور موجودہ مجتہدین کے فتاویٰ کے مطابق تیار کرنے کی درخواست کی لیکن ہر کسی کی اپنی اپنی مصروفیات تھیں لیکن پھر ادارے کو معلوم ہوا کہ مولانا مجاہد حسین حرؔ صاحب اس حوالے سے کام شروع کر چکے ہیں تو ان سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے صرف ایک شرط رکھی کہ انہیں جلدی کے لئے نہیں کہا جائے گا وہ اپنے طور پر اس کام کو مکمل کریں گے اور پھر اس کی اشاعت کا حق معراج کمپنی کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے ان کی ہر شرط قبول کی اگرچہ یہ کام انتہائی مشکل تھا لیکن پھر بھی آج یہ تحفۃ العوام اس زمانے کے مجتہدین

۱۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی اور ۲۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی مدظلہ العالی کے فتاویٰ کے مطابق تیار ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کام میں جن حضرات نے حصہ لیا خداوند عالم ان کی زحمتوں اور محنت کو قبول فرمائے اور ان کو دین و دنیا میں کامیابی نصیب فرمائے۔

حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ اس میں کوئی کمی یا خامی نہ رہنے پائے مشہور ومعروف ادعیہ یا اعمال میں سے کوئی عمل رہنے نہ پائے لیکن پھر بھی اگر کوئی کمی یا خامی رہ گئی ہو تو ہم معذرت خواہ ہیں اور قارئین کرام سے التماس ہے کہ ہمیں اپنے مفید مشوروں سے ضرور نوازیں۔

جناب مولانا مجاہد حسین حرؔ صاحب اور جناب مولانا قاری سعید الحسن صاحب نے اس کی عربی کو بار بار پروف کیا اور ہم ان کے مطمئن ہونے کے بعد اس کو شائع کر رہے ہیں لیکن اگر پھر بھی کسی مومن کو کوئی املا وغیرہ کی غلطی نظر آئے فوراً مطلع فرمائیے گا تاکہ اس کی تصحیح کر لی جائے۔

موجودہ کتاب انٹرنیٹ پر بھی لوڈ کر دی گئی ہے اگر کوئی چاہے تو استفادہ کر سکتا ہے:

www.misbahulqurantrust.com

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مومنین کرام کو ہر قسم کی خطا ولغزش سے بچائے رکھے کہ اگر اس کی توفیق شامل حال نہ ہو تو کوئی بھی ہدایت نہیں پا سکتا اور اگر اس کی مرضی نہ ہو تو کوئی اس دنیا میں ایک سانس بھی نہیں لے سکتا۔ وہی ہے کہ جس کے بھروسے پر ہم قدم اٹھاتے ہیں اور وہی ہمارے قدموں کو سنبھالے رکھتا ہے۔

درود وسلام ہو محمد وآلِ محمد علیہم السلام پر کہ جن کے دامن سے منسلک ہو کر قرب خدا حاصل کیا جاتا ہے اور جن کے نقش قدم پر چل کر دنیا وآخرت کی بھلائیاں حاصل کی جاتی ہیں۔

ادارہ

معراج کمپنی پاکستان

اعتراف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ. وَ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاہِرِیۡنَ.

امابعد!

بات کہاں سے شروع کروں کچھ سمجھ نہیں آ رہی میں چھوٹا سا تھا تو میں نے اپنے والد گرامی کو دیکھا کہ وہ بڑی طویل طویل دعائیں پڑھا کرتے تھے جو آخر عمر تک جاری رہیں اگرچہ انہوں نے ساری زندگی صرف مطالعہ ہی کیا ہے لیکن اس کے باوجود اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ دو کتابیں ہمیشہ ان کے تکیے کے آس پاس نظر آیا کرتی تھیں ایک قرآن مجید اور دوسری تحفۃ العوام ۔قرآن مجید تو انہوں نے اپنے مطالعہ کے شاید اوّل روز ہی ڈھونڈ لیا تھا (ترجمہ شدہ مولانا فرمان علی ان کی زندگی کا شاید اولین نسخہ جو وہ ملتان یا لاہور سے لائے تھا آج میری لائبریری کی زینت ہے اگرچہ وہ حق تو بڑے بھائی کا ہے لیکن چونکہ وہ اب مطالعہ کے قابل نہیں ہے لہٰذا لائبریری کی زینت بنا دیا گیا ہے) لیکن انہیں تحفۃ العوام کے ترجمہ کے بغیر ہونے کی شکایت ہمیشہ رہی ۔تحفۃ العوام کے ترجمہ کی خواہش میرے دل میں جگانے والے وہی تھے لیکن افسوس صد افسوس کہ آج جب میں اس کام میں کامیاب ہوا ہوں تو ان کو اس دنیا کو چھوڑے ہوئے ایک سال ہو چکا ہے۔ میں جو اس کتاب کو خوشی کے آنسوؤں کے ساتھ اپنے والد گرامی کو پیش کرنا چاہتا تھا اب بہتے آنسوؤں کے ساتھ یہ الفاظ لکھ رہا ہوں۔

جب میں نے یہ کام شروع کیا تھا تو مجھے اس کی سنگینی کا اندازہ تھا لیکن سوچا یہی تھا کہ جیسے تیسے آہستہ آہستہ کام کرتا رہوں گا جب کبھی کامیاب ہوا تو کسی ادارے کو شائع کرنے کے لئے دے دوں گا۔ مجھے نہیں معلوم کہ شیخ امین صاحب کو کس نے بتایا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا اور خواہش ظاہر کی کہ یہ کام ان کے ادارے کے لئے مکمل کروں۔ میں نے حامی بھر لی لیکن ایک شرط رکھی کہ جلدی کی امید نہ رکھیں لیکن پھر شیخ صاحب کا روزانہ تحفۃ العوام کے حوالہ سے سوال اور پھر پچھلے سال ہمارے والد محترم کی وفات نے اس کام کو مکمل کرنے پر مجبور کر دیا۔

الحمد للہ! آج میں بہت خوش بھی ہوں اور بہت افسردہ بھی۔ خوش اس وجہ سے کہ میں نے بزرگوں کے کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کی ہے اور اس میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ تو قارئین کرام ہی کر سکتے ہیں۔ افسردگی کی وجہ

میں پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں۔

قارئین کرام سے التماس ہے کہ جب بھی اس کتاب سے استفادہ کریں مجھ گنہگار کو اور میرے والد گرامی چوہدری غلام قادر کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

قارئین کرام ہر شخص جانتا ہے کہ فقہی مسائل میں لفظی غلطی کا امکان بھی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ فقہی مسائل میں انسان کی عبادتوں کا دارومدار انہی مسائل پر ہوا کرتا ہے جہاں تک تعلق ہے دعاؤں میں غلطی کا تو وہ بھی لازمی سی بات ہے کہ انسان نے کہنا کچھ ہو اور کہتا کچھ اور رہے تو اس کا نتیجہ اگرچہ اچھا بھی نکل آئے تو بھی ہم اس کام کو اچھا تو نہیں کہہ سکتے لہٰذا عربی عبارات کی پروف ریڈنگ کئی بار میں نے خود اور پھر جناب مولانا قاری سعید الحسن صاحب نے بہت ہی باریک بینی سے کوشش کی ہے کہ کسی دعا میں اعراب کی خامی نہ رہنے پائے قاری صاحب کے اصلاح کے بعد ان کی نشان زد کئے گئے الفاظ و عبارات کو میں نے خود کئی کئی بار نور سوفٹ ویئر پر بھی چیک کیا اور پھر جب کہیں اعراب کا اختلاف ملا تو علما کرام سے رجوع کیا۔

قارئین کرام ان تمام تر کوششوں کے باوجود ممکن ہے کہ کہیں کوئی نقص رہ جائے اگر آپ کو کوئی غلطی نظر آئے تو مطلع ضرور فرمائے گا تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر لی جائے۔

فقہی مسائل کی تطبیق کے لئے میں جناب مولانا سید محمد تقی النجفی فرزند محسن ملت سید صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ کا ممنون ہوں کہ انہوں آیۃ اللہ العظمٰی آقائی رہبر معظم سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی اور آیۃ اللہ العظمٰی سید علی سیستانی مدظلہ العالی کے فتاویٰ کی تطبیق کا کام کیا جو میرے جیسے تدریس سے دور ایک طالب علم کے لئے انتہائی مشکل کام تھا۔

جناب شیخ امین صاحب کا شکریہ ادا نہ کرنا بھی زیادتی ہوگی کہ انہوں نے شاید کوئی دن ایسا گزارا ہو جب فون کر کے ہماری حوصلہ افزائی نہ کی ہو۔ خداوند عالم ان کو طول عمر عطا فرمائے اور انہیں اور ان کے لواحقین کو شاد و آباد رکھے۔

خاص طور پر میں اپنی خانم کا مشکور ہوں کہ اس نے نہ صرف اس کتاب کی پروف ریڈنگ کی بلکہ کمپوزنگ کے معاملات میں بھی بھرپور ساتھ دیا۔

آخر میں خداوند عالم کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہوں کہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میرے لئے اور میرے والدین کے لئے ذخیرہ آخرت قرار دے۔

طالب علم و طالب دعا

مجاہد حسین حرّ

بوقت شب بارہ بج چودہ منٹ ۱۳ دسمبر ۲۰۱۳ء

فہرست کتاب

سورۂ حمد.................................... 23
سورۂ یٰسین.................................. 24
سورۂ فتح.................................... 32
سورۂ نبا..................................... 37
سورۂ واقعہ.................................. 39
سورۂ ملک.................................... 43
سورۂ رحمٰن.................................. 47
سورۂ مزمل.................................. 51
سورۂ مدثر.................................. 53
سورۂ دہر.................................... 56
سورۂ عنکبوت.............................. 58
سورۂ روم................................... 68
سورۂ دخان................................. 76
سورۂ جمعہ................................. 80
سورۂ منافقون.............................. 82
سورۂ اعلیٰ.................................. 84
فضلیت سورۂ شمس......................... 85
آیت الکرسی................................ 86
سورۂ قدر................................... 88
سورۂ کافرون.............................. 88
سورۂ کوثر.................................. 89
سورۂ اخلاص............................... 90
سورۃ الفلق................................ 90
سورۃ الناس................................ 91
قرآنی دعائیں.............................. 92
حضرت علی علیہ السلام کے تین دعائیہ کلمات...... 97
امام صادق علیہ السلام سے مروی ایک دعا........ 97
اصول دین.................................. 98
ا۔توحید..................................... 98
(الف)۔صفات ثبوتیہ....................... 101

(ب) صفات سلبیہ 102
۲۔عدل 104
۳۔نبوت 105
۴۔امامت 107
۵۔قیامت (معاد) 108
فروع دین 109
نماز 109
۲۔روزہ 111
۳۔زکوٰۃ 114
۴۔خمس 114
۵۔حج 116
۶۔جہاد 117
۷۔امر بالمعروف 117
۸۔نہی عن المنکر 118
۹۔تولاّ 118
۱۰۔تبرّا 118
احکام تقلید 119
احکام طہارت 120
مطلق اور مضاف پانی 120
(۱)......کُر پانی 120
(۳)......آب جاری 121
(۴) بارش کا پانی 122
(۵) کنویں کا پانی 123
کنوئیں کو پاک کرنے احکام 123
پانی کے احکام 124
بیت الخلاء کے احکام 125
استبراء 127
رفع حاجت کے مستحبات ومکروہات 128
نجاسات 128
۱۔۲ پیشاب اور پاخانہ 129
۳۔منی 129
۴۔مُردار 129
۵۔خون 130
۶۔۷۔کتّا اور سور 131
۸۔کافر 131
۹۔شراب اور جو چیز نشہ آور کے حکم میں ہو 132
۱۰۔نجاست خور حیوان کا پسینہ 133
نجاست ثابت ہونے کے طریقے 133
پاک چیز نجس کیسے ہوتی ہے؟ 134
احکام نجاسات 135
مطہرات 137
۱۔پانی 137
۲۔زمین 142
۳۔سورج 143
۴۔استحالہ 144
۵۔انقلاب 144
۶۔انتقال 145
۷۔اسلام 146

۸۔تبعیت.......... 146
۹۔عین نجاست کا دور ہونا.......... 147
۱۰۔نجاست خور حیوان کا استبراء.......... 148
۱۱۔مسلمان کا غائب ہو جانا.......... 148
۱۲۔ذبیحہ کے بدن سے خون کا نکل جانا.......... 149
برتنوں کے احکام.......... 149
وضو.......... 150
ارتماسی وضو.......... 154
وضو کے وقت کی مستحب دعائیں.......... 154
شرائط وضو.......... 156
وضو کے احکام.......... 161
وہ چیزیں جن کے لئے وضو کرنا ضروری ہے.......... 164
مبطلات وضو.......... 164
جبیرہ وضو کے احکام.......... 165
جنابت کے احکام.......... 168
محرمات مجنب.......... 169
قرآنی سجدے.......... 170
وہ چیزیں جو مجنب کے لئے مکروہ ہیں.......... 170
غسل جنابت.......... 171
۱۔ترتیبی غسل.......... 173
۲۔ارتماسی غسل.......... 174
غسل کے احکام.......... 174
استحاضہ کے احکام.......... 177
۳۔غسل حیض.......... 182
حائض کے احکام.......... 185
حائض کی قسمیں.......... 188
حیض کے متفرق مسائل.......... 197
۴۔نفاس.......... 199
۵۔غسل مس میت.......... 201
دعائے توبہ اور وصیت.......... 203
واجبات غسل و کفن.......... 207
۶۔غسلِ میت.......... 208
احکام جنین.......... 210
میت کو تیمم دینا.......... 210
میّت کو کفن دینا.......... 210
کفن پہنانے کا طریقہ.......... 211
نماز میّت.......... 212
مشایعت جنازہ.......... 215
تلقین میت.......... 216
میت مرد کے لئے تلقین.......... 216
میت عورت کے لئے تلقین.......... 219
محتضر کے احکام.......... 222
مرنے کے بعد کے احکام.......... 222
غسل، کفن، نماز میت اور دفن کا وجوب.......... 222
غسل میت کی کیفیت.......... 223
کفن کے احکام.......... 225
حنوط کے احکام.......... 225
نماز میت کے احکام.......... 226

نماز میت کے مستحبات	227	تعقیبات نماز	280
دفن کے احکام	228	تعقیبات نماز صبح	287
دفن کے مستحبات	230	تعقیب نماز ظہر	290
نماز وحشت	230	تعقیب نماز عصر	293
قبر کشائی	230	تعقیب نماز مغرب	295
مستحب غسل	231	نماز غفیلہ	297
تیمّم	233	تعقیب نماز عشاء	298
ظہر اور عصر کی نماز کا وقت	235	سجدۂ شکر	301
نماز جمعہ اور اس کے احکام	235	واجبات نماز	302
مغرب اور عشاء کی نماز کا وقت	238	(۱) نیت	302
صبح کی نماز کا وقت	238	(۲) تکبیرۃ الاحرام	303
اوقات نماز کے احکام	238	(۳) قیام یعنی کھڑا ہونا	305
مستحب نمازیں	239	(۴) قرأت	306
نماز شب	241	(۵) رکوع	308
نماز شب کا مختصر طریقہ	242	(۶) سجود	309
نماز شب کا تفصیلی طریقہ	243	وہ چیزیں جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے	311
قبلہ اور اس کے احکام	265	سجدے کے مستحبات و مکروہات	311
ستر پوشی نماز میں بدن ڈھانپنا	266	(۷) تشہد	313
نمازی کے لباس کی شرائط	266	(۸) نماز کا سلام	313
مکان مصلی (جائے نماز)	270	(۱۰) ترتیب	314
مسجد کے احکام	272	(۱۱) موالات	314
اذان واقامت	274	قنوت	314
طریقہ نماز	275	مبطلات نماز	315
فضیلت تسبیح وسجدگاہ خاک تربت	279	وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ ہیں	318

وہ صورتیں جن میں واجب نمازیں توڑی جا سکتی ہیں 318
شکیات نماز 319
نماز احتیاط پڑھنے کا طریقہ 321
سجدۂ سہو 322
سجدۂ سہو کا طریقہ 323
بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا 324
نماز کے اجزا اور شرائط کو کم یا زیادہ کرنا 324
مسافر کی نماز 324
متفرق مسائل 326
قضا نماز 326
باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں . 326
نماز جماعت 327
امام جماعت کی شرائط 329
نماز جماعت کے احکام 329
جماعت میں امام یا مقتدی کے فرائض 331
نماز جماعت کے مکروہات 331
نماز آیات 331
نماز آیات پڑھنے کا طریقہ 332
عید الفطر یا عید قربان کی نمازیں 333
نماز کے لئے اجیر بنانا 335
روزے کے احکام 336
روزے کی نیت 336
مبطلات روزہ 338
۱۔ کھانا اور پینا 338
۲۔ جماع 339
۳۔ استمناء 340
۴۔ خدا اور رسول اور ائمہ علیہم السلام پر بہتان باندھنا 341
۵۔ غبار کو حلق تک پہنچانا 342
اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں رہنا 342
۷۔ حقنہ (انیما) لینا 344
۸۔ قے کرنا 344
ان چیزوں کے احکام جو روزے کو باطل کرتی ہیں 345
وہ چیزیں جو روزے دار کے لئے مکروہ ہیں 345
ایسے مواقع جس میں روزے کی قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں 346
روزے کا کفارہ 346
وہ صورتیں جس میں فقط روزے کی قضا واجب ہے 348
قضا روزے کے احکام 350
مسافر کے روزوں کے احکام 352
وہ لوگ جن پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے 353
مہینے کی پہلی تاریخ کا ثبوت 354
حرام اور مکروہ روزے 355
مستحب روزے 356
وہ صورتیں جن میں مبطلات روزہ سے پرہیز مستحب ہے 357

احکام خمس 358
کاروبار کا منافع 358
۲۔معدنی کانیں 361
۳۔گڑا ہوا دفینہ 361
۴۔وہ حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے 361
۵۔غواصی سے حاصل کئے ہوئے موتی 362
۶۔مال غنیمت 362
وہ زمین جو ذمی کافر کسی مسلمان سے خریدے 363
خمس کا مصرف 363
زکوٰۃ کے احکام 365
نصاب زکوٰۃ 365
زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط 365
گیہوں جو، کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ 366
سونے کا نصاب 366
چاندی کا نصاب 366
اونٹ گائے اور بھیڑ، بکری کی زکوٰۃ 367
اونٹ کے نصاب 367
گائے کا نصاب 368
بھیڑ کا نصاب 369
مال تجارت کی زکوٰۃ 370
زکوٰۃ کا مصرف 370
مستحقین زکوٰۃ کی شرائط 372
زکوٰۃ کی نیت 373
زکوٰۃ کے متفرق مسائل 373
زکوٰۃ فطرہ 374
زکوٰۃ فطرہ کا مصرف 375
حج کے احکام 375
خرید وفروخت کے احکام 377
خرید وفروخت کے مستحبات 378
مکروہ معاملات 378
حرام معاملات 378
وہ اشخاص جو اپنے مال میں تصرف نہیں کر سکتے 379
قرض کے احکام 380
رہن کے احکام 380
نکاح اور آداب مباشرت 380
خطبہ نکاح 381
مہر سنت 383
حقوق شوہر 383
حقوق زوجہ 384
نان ونفقہ 384
احکام نکاح 385
احکام عقد 385
نکاح کی شرائط 386
وہ صورتیں جن میں مرد یا عورت نکاح فسخ کر
سکتے ہیں 387
وہ عورتیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے 388
دائمی عقد کے احکام 390
متعہ (معینہ مدت کا نکاح) 391

نگاہ ڈالنے کے احکام............ 391
مختلف ازدواجی مسائل............ 392
دودھ پلانے کے احکام............ 393
دودھ پلانے کے آداب............ 394
طلاق کے احکام............ 394
طلاق کی عدت............ 396
وفات کی عدت............ 397
طلاق بائن اور طلاق رجعی............ 398
رجوع کرنے کے احکام............ 399
طلاق خلع............ 400
طلاق مبارات............ 400
طلاق کے مختلف احکام............ 401
غصب کے احکام............ 402
گم شدہ مال پانے کے احکام............ 402
حیوانات کو شکار اور ذبح کرنے کے احکام............ 403
حیوانات کو ذبح کرنے کا طریقہ............ 403
حیوانات کو ذبح کرنے کی شرائط............ 404
اونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ............ 405
حیوانات کو ذبح کرنے کے مستحبات............ 406
حیوانات کو ذبح کرنے کے مکروہات............ 406
مچھلی اور ٹڈی کا شکار............ 406
کھانے پینے کی چیزوں کے احکام............ 407
وقف کے احکام............ 408
وصیت کے احکام............ 409
میراث کے احکام............ 410
ماہ محرم اور اس کے اعمال............ 411
شب عاشورا............ 411
روز عاشورا............ 412
مذکورہ عمل کے دنیاوی اور اُخروی فوائد............ 418
روزِ عاشور کا ایک اور عمل............ 419
اعمال عاشورہ............ 420
زیارت عاشورہ............ 421
زیارت آخر روزِ عاشورا............ 426
ماہ صفر اور اس کے اعمال............ 430
زیارت اربعین............ 431
ماہ ربیع الاول کے اعمال............ 433
۱۷ ربیع الاول کے اعمال............ 434
زیارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم............ 434
روز سترہ ربیع الاول زیارت امیر المومنین علیہ السلام............ 445
زیارت امام صادق علیہ السلام............ 453
ماہ ربیع الثانی کے اعمال............ 454
زیارت امام حسن عسکری علیہ السلام............ 454
ماہ جمادی الاول کے اعمال............ 461
زیارت امام زین العابدین علیہ السلام............ 461
ماہ جمادی الآخر کے اعمال............ 463
زیارت جناب سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا............ 463
ماہ رجب کے اعمال............ 470
ماہِ رجب میں ہر نماز کے بعد کی دعا............ 473

ماہ رجب میں ہر روز پڑھنے کی دعائیں 474
پہلی دعا 474
دوسری دعا.. 475
تیسری دعا.. 475
چوتھی دعا 476
زیارت رجبیہ.. 479
لیلۃ الرغائب کی فضیلت واعمال 480
لیلۃ الرغائب کے اعمال 481
ماہِ رجب کے مخصوص اعمال پہلی رجب شب
کے اعمال.. 482
پہلی رجب (دن کے اعمال)........................ 484
یکم رجب کی زیارت امام حسین علیہ السلام........................ 484
نماز جناب سلمان رضی اللہ عنہ 489
زیارت امام محمد باقر علیہ السلام........................ 490
ایام بیض کے اعمال 492
تیرہ رجب کی رات 492
تیرہویں رجب کا دن 492
چودہ رجب کی رات........................ 493
پندرہ رجب کی رات........................ 493
پندرہویں رجب کا دن 494
زیارت امام علی نقی علیہ السلام........................ 496
زیارت امام محمد تقی علیہ السلام 498
۱۳ رجب روزِ ولادت باحضرت علیؑ کی زیارت 501
زیارت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام........................ 508
پندرہ ماہ رجب کے اعمال 511
عمل امّ داؤد 512
اعمال شب مبعث 521
ماہ شعبان کے اعمال.. 522
ایام البیض 527
اعمال ماہ رمضان.. 531
دعائے افتتاح 539
سحری کا بیان.. 547
دعائے سحر معروف 548
دعائے سحر مختصر 552
اعمال شب ہائے قدر.. 553
اعمال مشترکہ 553
اعمال قرآنی در شب ہائے قدر........................ 553
اعمال مخصوصہ 555
انیسویں رمضان کی رات کے اعمال........................ 555
اکیسویں رمضان کی رات کے اعمال........................ 557
تیئیسویں رمضان کی رات کے اعمال........................ 558
آخری دس راتوں کی مخصوص دعائیں 561
اکیسویں شب کی دعا 561
بائیسویں شب کی دعا.. 562
تیئیسویں شب کی دعا 563
چوبیسویں شب کی دعا.. 564
پچیسویں شب کی دعا 565
چھبیسویں شب کی دعا.. 566

ستائیسویں شب کی دعا.......... 567
اٹھائیسویں شب کی دعا.......... 568
انتیسویں شب کی دعا.......... 569
تیسویں شب کی دعا.......... 570
ماہ رمضان المبارک کی راتوں کی مخصوص دعائیں... 571
پہلی شب کی دعا.......... 571
دوسری شب کی دعا.......... 572
تیسری شب کی دعا.......... 572
چوتھی شب کی دعا.......... 573
پانچویں شب کی دعا.......... 574
چھٹی شب کی دعا.......... 574
ساتویں شب کی دعا.......... 575
آٹھویں شب کی دعا.......... 576
نویں شب کی دعا.......... 577
دسویں شب کی دعا.......... 578
گیارہویں شب کی دعا.......... 579
بارہویں شب کی دعا.......... 579
تیرہویں شب کی دعا.......... 580
چودہویں شب کی دعا.......... 580
پندرہویں شب کی دعا.......... 581
سولہویں شب کی دعا.......... 582
سترھویں شب کی دعا.......... 582
اٹھارہویں شب کی دعا.......... 583
انیسویں شب کی دعا.......... 584
بیسویں شب کی دعا.......... 584
اکیسویں شب کی دعا.......... 585
بائیسویں شب کی دعا.......... 586
تیئیسویں شب کی دعا.......... 586
چوبیسویں شب کی دعا.......... 587
پچیسویں شب کی دعا.......... 588
چھبیسویں شب کی دعا.......... 589
ستائیسویں شب کی دعا.......... 589
اٹھائیسویں شب کی دعا.......... 590
اُنتیسویں شب کی دعا.......... 590
تیسویں شب کی دعا.......... 591
ماہ رمضان کی راتوں کی نمازیں.......... 592
ماہ رمضان المبارک کے دنوں کی مخصوص دعائیں... 594
پہلے دن کی دعا.......... 594
دوسرے دن کی دعا.......... 594
تیسرے دن کی دعا.......... 595
چوتھے دن کی دعا.......... 595
پانچویں دن کی دعا.......... 595
چھٹے دن کی دعا.......... 596
ساتویں دن کی دعا.......... 596
آٹھویں دن کی دعا.......... 597
نویں دن کی دعا.......... 597
دسویں دن کی دعا.......... 597
گیارہویں دن کی دعا.......... 598

بارہویں دن کی دعا.......... 598
تیرہویں دن کی دعا.......... 598
چودہویں دن کی دعا.......... 599
پندرہویں دن کی دعا.......... 599
سولہویں دن کی دعا.......... 600
سترہویں دن کی دعا.......... 600
اٹھارہویں دن کی دعا.......... 600
انیسویں دن کی دعا.......... 601
بیسویں دن کی دعا.......... 601
اکیسویں دن کی دعا.......... 601
بائیسویں دن کی دعا.......... 602
تیئیسویں دن کی دعا.......... 602
چوبیسویں دن کی دعا.......... 602
پچیسویں دن کی دعا.......... 603
چھبیسویں دن کی دعا.......... 603
ستائیسویں دن کی دعا.......... 603
اٹھائیسویں دن کی دعا.......... 604
انتیسویں دن کی دعا.......... 604
تیسویں دن کی دعا.......... 605
ماہ شوال کے اعمال.......... 605
فطرہ کا بیان.......... 611
نماز عید الفطر.......... 611
اعمال ماہ ذی قعدہ.......... 614
زیارت امام علی رضا علیہ السلام.......... 614
اعمال ماہ ذی الحجہ.......... 621
نویں ذی الحجہ کی رات.......... 624
نویں ذی الحجہ کا دن.......... 633
دعائے امام حسین علیہ السلام روز عرفہ.......... 638
عید الاضحیٰ.......... 664
اٹھارویں ذی الحجہ کا دن.......... 665
زیارت امین اللہ.......... 666
عید مباہلہ.......... 674
دعائے مباہلہ.......... 675
پچیسویں ذی الحجہ کا دن.......... 681
ذی الحجہ کا آخری دن.......... 681
دعائے ہلال.......... 682
دعا و نماز روز اول ہر ماہ.......... 684
نقشہ ولادت وشہادت چہاردہ معصومین علیہم السلام.......... 685
تاریخ ہائے سعد و نحس.......... 686
ماہ محرم الحرام.......... 686
ماہ صفر المظفر.......... 686
ربیع الاول.......... 686
ربیع الثانی.......... 687
جمادی الاول.......... 687
جمادی الثانی.......... 687
رجب المرجب.......... 687
شعبان المعظم.......... 688
رمضان المبارک.......... 688

شوال المکرم.......................... 688
ذی القعدہ.......................... 689
ذی الحجہ.......................... 689
باب الزیارات.......................... 690
زیارات ایام ہفتہ.......................... 690
ہفتہ کے روز کی زیارت.......................... 690
اتوار کے روز کی زیارت.......................... 692
زیارت امیر المومنین علیہ السلام.......................... 692
زیارت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا.......................... 693
پیر کے روز کی زیارت.......................... 694
منگل کے روز کی زیارت.......................... 696
بدھ کے روز کی زیارت.......................... 697
جمعرات کے روز کی زیارت.......................... 698
جمعہ کے روز کی زیارت.......................... 699
زیارت جامعہ صغیر.......................... 700
زیارت جامعہ کبیر.......................... 701
زیارت ناحیہ مقدسہ.......................... 713
زیارتِ آل یٰسین.......................... 731
زیارت امام زادگان.......................... 736
زیارت انبیاء علیہم السلام.......................... 737
باب الدعا.......................... 738
ایام ہفتہ کی دعائیں.......................... 738
ہفتہ کے دن کی دعا.......................... 738
اتوار کے دن کی دعا.......................... 739
پیر کے دن کی دعا.......................... 740
منگل کے دن کی دعا.......................... 742
بدھ کے دن کی دعا.......................... 743
جمعرات کے دن کی دعا.......................... 745
جمعہ کے دن کی دعا.......................... 746
حدیث کساء.......................... 747
دعائے توسل.......................... 753
دعائے ندبہ.......................... 758
دعائے عہد.......................... 769
دعائے کمیل.......................... 772
دعائے عشرات.......................... 783
دعائے سمات.......................... 790
دعائے مشلول.......................... 796
دعائے یستشیر.......................... 804
دعائے مجیر.......................... 808
دعائے عدیلہ.......................... 815
دعائے یا من تحل.......................... 819
دعائے جوشن کبیر.......................... 821
دعائے جوشن صغیر.......................... 851
دعائے صباح.......................... 865
دعائے سباسب.......................... 869
دعائے سیفی صغیر.......................... 881
دعائے توبہ.......................... 883
دعائے مکارم الاخلاق.......................... 889

مناجاتِ مولا علی علیہ السلام 897
امام سجاد علیہ السلام کی پندرہ مناجات 900
۱ توبہ کرنے والوں کی مناجات 900
۲ شکایت کرنے والوں کی مناجات 902
۳ خوف رکھنے والوں کی مناجات 904
۴ امید رکھنے والوں کی مناجات 905
۵ رغبت رکھنے والوں کی مناجات 907
۶ شکر گزاروں کی مناجات 909
۷ اطاعت گزاروں کی مناجات 911
۸ ارادت مندوں کی مناجات 912
۹ خدا سے محبت کرنے والوں کی مناجات 914
۱۰ خدا سے متوسل ہونے والوں کی مناجات 916
۱۱ حاجت مندوں کی مناجات 917
۱۲ اہل معرفت کی مناجات 919
۱۳ اہل ذکر کی مناجات 921
۱۴ خدا سے پناہ طلب کرنے والوں کی مناجات 922
۱۵ زاہدوں کی مناجات 924
دعائے طول عمر 925
ادائیگی قرض کی دعا 926
غم والم اور شر شیطان وغیرہ سے نجات کی دعا 927
دعا برائے حفظِ جان 927
دعائے امن از بلا 928
زندان سے رہائی کی دعا 930
دعاہائے وسعت رزق 930
دعا برائے تقویت حافظہ 931
گناہوں سے بچانے والی دعا 932
دعاہائے برائے رفع امراض 933
دعائے مطالعہ 934
دعائے سفر 935
شب و روز امان میں رہنے کی دعا 935
دعا برائے استخارۂ قرآنی 936
دعا برائے استخارۂ تسبیح 936
مستحب نمازیں 937
نماز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 937
نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام 939
نماز حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا 942
نماز حضرت امام حسن علیہ السلام 945
نماز حضرت امام حسین علیہ السلام 946
نماز حضرت امام زین العابدین علیہ السلام 950
نماز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام 950
نماز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام 952
نماز حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام 953
نماز حضرت امام علی رضا علیہ السلام 954
نماز امام محمد تقی علیہ السلام 955
نماز حضرت امام علی نقی علیہ السلام 955
نماز حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام 956
نماز حضرت صاحب الزمان علیہ السلام 958
نماز حضرت جعفر طیارؑ 959

نمازحضرت سلمان فارسیؓ 961
نمازمغفرت والدین 962
نمازمغفرت اموات 963
نمازحاجت.1 963
نمازحاجت.2 964
نمازوسعت رزق 966
نمازاستغاثہ (بہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا) 967
نمازحضرت حجت علیہ السلام (برائے طلب حاجت) 967
نمازاول ماہ 969
خاک شفا کی عظمتیں اورفوائد 970
نماز جمعہ وعیدین 972
نماز جمعہ کے احکام 972
خطبات جمعہ 973
نماز جمعہ کی ادائیگی کا طریقہ 975
نمازعیدین 976
پہلا خطبہ عیدالفطر 977
دوسرا خطبہ عیدالفطر 979
پہلا خطبہ عیدالاضحیٰ 980
دوسرا خطبہ عیدالاضحیٰ 982
تکبیرات عیدین 984
دعائے عریضہ 985
عقیقہ 986
ختنہ 987
آداب سفراوردعائے سفر 988
مستحب دعائیں 991
مختصرمختصر دعائیں 997
نحوست وفقیری کا باعث کام 1009
باعث تونگری کام 1009
دشمن سے تحفظ 1010
دشمن کی دشمنی ختم کرنے کے لئے 1010
دشمن سے نجات اوروسعت رزق کے لئے 1010
قبولیت دعاوحاجات کی برآری کے لئے 1011
شیطان سے بچنا 1012
مرض سے شفا کے لئے 1012
باطن کی صفائی کے لئے 1015
لوگوں میں عزیزومحترم ہونا 1015
حصول اولاد کے لئے 1015
وضع حمل کی آسانی کے لئے 1017
دل کی نورانیت کے لئے 1018
قبرکی تنہائی سے بچنے کے لئے 1018
قرض کی ادائیگی اوروسعت رزق 1018
شرشیاطین اوردشمنوں کے شر سے تحفظ کی دعائیں 1020
رزق کی کشادگی کے لئے 1020
روزانہ کی مشکلات کے حل کے لئے 1022
قوت قلب کے لئے 1023
نظرکی کمزوری سے نجات کے لئے 1023
مرض اسقاط سے بچنے کے لئے 1024
میاں بیوی میں الفت ومحبت 1024

جذام وبرص کا علاج.....1024
گمشدہ چیز کو پانے کے لئے.....1025
شیر مادر کی کمی کا علاج.....1025
گمشدہ فرد کی تلاش وواپسی کے لئے.....1025
توفیق الٰہی کے حصول کے لئے.....1026
دودھ پیتے بچے کی بیتابی کی دوری کے لئے.....1026
قید سے نجات کے لئے.....1026
مہم کاموں میں آسانی کے لئے.....1026
بخار سے آرام کے لئے.....1027
حافظہ کی زیادتی اور ذہن کی تقویت کے لئے.....1027
وحشت، کرب وخوف اور غم وآلام کی دعائیں.....1028
پریشانی اور مصیبت دور کرنے کے لئے.....1028
درس یا کتاب شروع کرتے وقت کی دعا.....1029
دعائے حفظ.....1029
آیۃ الکرسی کے مجربات.....1029
صدقہ اور اس سے بلاؤں سے محفوظ رہنا.....1030
دعائے طلب فرزند.....1030
غم والم کو دفع کرنے کی مجرب دعا.....1030
دردسر کے لئے.....1031
مرگی کا علاج.....1031
قولنج وفالج کا علاج.....1031
لڑکیوں کی شادی میں آسانی کے لئے.....1032
دانتوں کے درد کے لئے.....1032
دردسر رفع ہونے کے لئے.....1032
سینہ کی بیماری کے لئے.....1033
درد گردن کے لئے.....1033
دل کے درد کے لئے.....1034
درد شکم کے لئے.....1034
ہیضہ کے لئے.....1034
درد معدہ کے لئے.....1034
عرق النساء.....1035
دعائے دفع سحر اور چشم بد.....1035
حبس بول کے لئے (پیشاب کا رک جانا).....1036
مثانے کی بیماریوں کے لئے.....1036

فضیلت سورۂ حمد

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی سورت کی تعلیم دوں جس سے بہتر خداوند عالم نے کوئی سورت قرآن میں نازل نہ فرمائی ہو؟

جابرؓ نے عرض کیا: جی ہاں! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں یا رسول اللہؐ!

پس آپؐ نے سورۃ الحمد تعلیم فرمائی۔ پھر فرمایا: اے جابرؓ! اس کے بارے میں تجھے کچھ بتاؤں؟

جابرؓ نے عرض کیا: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: ''یہ موت کے سوا ہر مرض کے لئے شفا ہے''۔

اس سورہ کی فضیلت کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:

''جو مسلمان سورہ حمد پڑھے اس کا اجر و ثواب اس شخص کے برابر ہے جس نے دو تہائی قرآن کی تلاوت کی ہو۔ اور اسے اتنا ثواب ملے گا گویا اس نے ہر مومن اور ہر مومنہ کو ہدیہ پیش کیا ہو''

ایک اور حدیث میں پورے قرآن کی تلاوت کے برابر ثواب مذکور ہے۔

اسی بنا پر امام جعفر صادق۔ نے ارشاد فرمایا:

''شیطان نے چار دفعہ نالہ وفریاد کیا۔ پہلا وہ موقع تھا جب اسے راندہ درگاہ کیا گیا، دوسرا وقت وہ تھا جب اسے بہشت سے زمین کی طرف اتارا گیا، تیسرا وہ لمحہ تھا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث برسالت کیا گیا اور آخری وہ مقام تھا جب سورہ حمد کو نازل کیا گیا''۔

١ سُورَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ ٥

سورۂ حمد مکی ہے اور اس میں سات (٧) آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔(١)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○

سب تعریف خدا ہی کیلئے (سزاوار) ہے جو سارے جہاں کا پالنے والا (٢) بڑا مہربان رحم والا (اور) (٣) روز جزا کا حاکم ہے۔(۴)

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ

خدایا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں (۵) تو ہم کو سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ۔ (٦) اُن کی راہ

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ع

جنہیں تونے (اپنی) نعمت عطا کی ہے نہ اُن کی راہ جن پر تیرا غضب ڈھایا گیا ہے اور نہ گمراہوں کی۔ (۷)

فضیلت سورۂ یٰسین

متعدد احادیث کی گواہی کے مطابق یہ قرآن کا نہایت اہم سورہ ہے اور احادیث میں اسے قلبِ قرآن کہا گیا ہے۔ایک حدیث میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:

''ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے''۔

ایک حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی یہی منقول ہے۔اس کے ذیل میں امامؑ مزید فرماتے ہیں کہ جو شخص سورہ یٰسین کو دن میں پڑھے تو سارا دن محفوظ اور روزی سے بھرا رہے گا اور جو رات کو سونے سے پہلے پڑھے تو خدا اس پر فرشتے مامور فرمادیتا ہے جو شیطانِ مردود اور ہر آفت سے اس کی حفاظت کرتے ہیں' بلکہ یہ عظمت اس سورہ کے عظیم مضامین اور مطالب کی بنا پر ہے۔

۳۶ سُوْرَةُ یٰسٓ مَكِّيَّةٌ ۴۱

سورۂ یٰسین (یہ سورہ مکی ہے اور اس میں تراسی (۸۳) آیات ہیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

يٰسٓ ۝١ ج وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝٢ لا اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣ لا

یٰسٓ (۱) (اس) پُر از حکمت قران کی قسم (۲) (اے رسولؐ) تم بلاشک یقینی پیغمبروں میں سے ہو (۳)

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٤ ط تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝٥ لا لِتُنْذِرَ

(اور دین کے بالکل سیدھے راستے پر (ثابت قدم) ہو (۴) جو بڑے غالب (اور) مہربان (خدا) کا نازل کیا ہوا ہے (۵)

قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٦ لَقَدْ

تاکہ تم ان لوگوں کو (عذابِ خدا سے) ڈراؤ جن کے باپ دادا (تم سے پہلے کسی پیغمبرؑ سے) ڈرائے نہیں گئے تو (وہ دین سے) بالکل بے خبر ہیں

حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٧ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ

(۶) ان میں اکثر پر تو (عذاب کی) باتیں یقینا بالکل ٹھیک پوری اتریں یہ لوگ تو ایمان لائیں گے نہیں۔(۷) ہم نے ان کی گردنوں میں (بھاری

اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾

لوہے کے) طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں کہ وہ گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں۔ (سرجھکا نہیں سکتے) (۸)

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنا دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے پھر اوپر سے ان کو

فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ

ڈھانک دیا ہے تو وہ کچھ دیکھ نہیں سکتے۔ (۹) اور (اے رسولؐ) ان کے لیے برابر ہے خواہ تم انہیں ڈراؤ

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ

یا نہ ڈراؤ یہ (کبھی) ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ (۱۰) تم تو بس اسی شخص کو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت مانے اور

خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۱﴾

بے دیکھے بھالے خدا کا خوف رکھے تو تم اس کو (گناہوں کی) معافی اور ایک باعزت (وآبرو) اجر کی خوش خبری دے دو۔ (۱۱)

اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ۟ؕ وَكُلَّ

ہم ہی یقیناً مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ لوگ پہلے کر چکے ہیں (ان کو) اور ان کی (اچھی یا بری باقی ماندہ) نشانیوں کو لکھتے

شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا

جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک صریح و روشن پیشوا میں گھیر دیا ہے۔ (۱۲) اور (اے رسولؐ) تم (ان سے) مثال کے طور پر

اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ ۚ اِذْ اَرْسَلْنَاۤ

ایک گاؤں (انطاکیہ) والوں کا قصہ بیان کرو کہ جب وہاں (ہمارے) پیغمبر آئے (۱۳) اس طرح کہ جب ہم نے ان کے پاس

اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ

دو (پیغمبر یوحنّاؑ و یونسؑ) بھیجے تو ان لوگوں (اہل انطاکیہ) نے دونوں کو جھٹلایا تب ہم نے ایک تیسرے (پیغمبر شمعون) سے (ان کو)

اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَ مَاۤ

مدد دی۔ تو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس (خدا کے) بھیجے ہوئے (آئے) ہیں (۱۴) وہ لوگ کہنے لگے کہ تم لوگ بھی تو بس

اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا

ہمارے ہی سے آدمی ہو اور خدا نے کچھ نازل (وازل) نہیں کیا ہے تم سب کے سب بس بالکل جھوٹے ہو۔ (۱۵) تب ان پیغمبروں

رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ

نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم یقیناً اسی کے بھیجے ہوئے (آئے) ہیں (۱۶) اور (تم مانو یا نہ مانو) ہم پر تو بس کھلم کھلا (احکام

الْمُبِيْنُ (١٧) قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا

خدا کا) پہنچا دینا فرض ہے۔(۱۷) وہ بولے ہم نے تم لوگوں کو بہت نحس قدم پایا کہ (تمہارے آتے ہی قحط میں مبتلا ہوئے) تو اگر تم (اپنی

لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (١٨) قَالُوْا

باتوں سے) باز نہ آؤ گے تو ہم لوگ تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور تم کو یقینی ہمارا دردناک عذاب پہنچے گا۔(۱۸) پیغمبروں نے کہا کہ

طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

تمہاری بدشگونی۔(تمہاری کرنی سے) تمہارے ساتھ ہے کیا جب تمہیں نصیحت کی جاتی ہے (تو تم اسے بدفالی کہتے ہو نہیں) بلکہ تم خود

مُّسْرِفُوْنَ (١٩) وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ

(اپنی) حد سے بڑھ گئے ہو(۱۹) اور (اتنے میں) شہر کے اس سرے سے ایک شخص (حبیب نجار) دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ اے

يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۙ (٢٠) اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّ

میری قوم (ان) پیغمبروں کا کہنا مانو (۲۰) ایسے لوگوں کا (ضرور) کہنا مانو جو تم سے (تبلیغ رسالت کی) کچھ مزدوری نہیں مانگتے اور

هُمْ مُّهْتَدُوْنَ (٢١) وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ

وہ لوگ ہدایت یافتہ بھی ہیں۔(۲۱) اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اس کی عبادت نہ کروں حالانکہ تم سب کے سب

تُرْجَعُوْنَ (٢٢) ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ

(آخر) اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔(۲۲) کیا میں اسے چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنا لوں اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو نہ ان کی

بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۚ (٢٣) اِنِّيْٓ اِذًا

سفارش ہی میرے کچھ کام آئے گی اور نہ یہ لوگ مجھے (اس مصیبت سے) چھڑا ہی سکیں گے۔(۲۳) (اگر ایسا کروں تو) اس وقت میں یقینی

لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (٢٤) اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ؕ (٢٥) قِيْلَ

صریحی گمراہی میں ہوں۔(۲۴) میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لا چکا تو میری بات سنو (اور مانو مگر ان لوگوں نے اسے سنگسار کر ڈالا) (۲۵)

ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۙ (٢٦) بِمَا غَفَرَ لِيْ

تب (اسے خدا کا) حکم ہوا کہ جا بہشت میں (اس وقت بھی اس کو قوم کا خیال آیا تو کہا) کاش اس کو میری قوم (کے لوگ) جان لیتے (اور ایمان لاتے) (۲۶)

رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ (٢٧) وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ

کہ میرے پروردگار نے مجھے بخش دیا اور مجھے بزرگ لوگوں میں شامل کر لیا۔(۲۷) اور ہم نے اسکے (مرنے کے) بعد اس کی قوم پر (ان کی

بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ (٢٨) اِنْ كَانَتْ اِلَّا

تباہی کے لیے) نہ تو کوئی آسمان سے لشکر اتارا اور نہ ہم کبھی (اتنی ہی بات کے واسطے لشکر) اتارنے والے تھے۔(۲۸) وہ تو صرف ایک

صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ج

چنگھاڑتھی (جو کردی گئی بس) پھر تو وہ فوراً (چراغ سحری کی طرح) بجھ کے رہ گئے۔ (۲۹) ہائے افسوس بندوں کے حال پر

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ

کہ کبھی ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر ان لوگوں نے اس کے ساتھ مسخرا پن ضرور کیا(۳۰) کیا ان

يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا

لوگوں نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی اُمتوں کو ہلاک کر ڈالا اور وہ لوگ ان کے پاس ہرگز

يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ ط وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع وَاٰيَةٌ

پلٹ کرنہیں آسکتے۔ (۳۱) (ہاں) البتہ سب کے سب اکٹھا ہوکر ہماری بارگاہ میں حاضر کیے جائیں گے۔ (۳۲) اوران کے (سمجھنے

لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ج اَحْيَيْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ

کے) لیے (میری قدرت کی) ایک نشانی مردہ (پڑتی) زمین ہے کہ ہم نے اس کو (پانی) سے زندہ کردیا اور ہم ہی نے اس سے دانہ نکالا

يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا

تو اسے یہ لوگ کھایا کرتے تھے۔ (۳۳) اور ہم ہی نے زمین میں چھوہاروں اور انگوروں کے باغ لگائے اور ہم ہی نے اس میں (پانی

فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لا لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ لا وَ مَا عَمِلَتْهُ

کے) چشمے جاری کر دیئے۔ (۳۴) تاکہ لوگ ان کے پھل کھائیں اور کچھ ان کے ہاتھوں نے اسے نہیں بنایا (بلکہ

اَيْدِيْهِمْ ط اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ

خدا نے) تو کیا یہ لوگ (اس پر بھی) شکر نہیں کرتے۔ (۳۵) وہ (ہر عیب سے) پاک صاف ہے جس نے زمین سے اُگنے

كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ

والی چیزوں اور خود ان لوگوں کے اور اُن چیزوں کے جن کی انہیں خبر نہیں سب کے جوڑے پیدا کیے(۳۶) اوران کے لیے (میری

اٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ج نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ لا

قدرت کی) ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن کو کھینچ کر نکال لیتے (زائل کردیتے) ہیں تو اس وقت یہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں (۳۷)

وَ الشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ط ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ

اور (ایک نشانی) آفتاب ہے جو اپنے ایک ٹھکانے پر چل رہا ہے یہ (سب سے) غالب واقف کار (خدا) کا (باندھا ہوا)

الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ ط وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ

اندازہ ہے۔ (۳۸) اور ہم نے چاند کے لیے منزلیں مقرر کردی ہیں یہاں تک کہ ہر پھر کے (آخر ماہ میں) کھجور کی پرانی ٹہنی کا سا (پتلا

الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا

ٹیڑھا) ہوجاتا ہے(۳۹) نہ تو آفتاب ہی سے یہ بن پڑتا ہے کہ وہ ماہتاب کو جالے اور نہ ہی رات ہی دن سے آگے

اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَآيَةٌ لَهُمْ

بڑھ سکتی ہے۔(چاند، سورج، ستارے) ہرایک (اپنے اپنے) آسمان (مدار) میں چکر لگا رہے ہیں (۴۰) اوران کے لیے (میری قدرت

أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ

کی) ایک نشانی یہ ہے کہ ان کے بزرگوں کو (نوحؑ کی) بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا (۴۱) اوراس کشتی کے مثل ان لوگوں کے واسطے بھی ویسی

مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا

چیزیں (کشتیاں جہاز) پیدا کردیں۔ جن پر یہ لوگ خودسوار ہوا کرتے ہیں (۴۲) اوراگر ہم چاہیں توان سب لوگوں کوڈبو ماریں پھر نہ کوئی ان کا

هُمْ يُنْقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا

فریادرس ہوگا اور نہ وہ لوگ چھٹکارا ہی پاسکتے ہیں (۴۳) مگر ہماری مہربانی سے اور چونکہ ایک (خاص) وقت تک (ان کو) چین کرنے دینا

قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

(منظور) ہے۔(۴۴) اورجب ان (کفّار) سے کہا جاتا ہے کہ اس (عذاب سے) ڈرو جو ہر وقت تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے سامنے تمہارے

تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا

پیچھے (موجود ہے) تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو پرواہ نہیں کرتے) (۴۵) اوران کی حالت یہ ہے کہ جب ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی

عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ

ان کے پاس آئی تو یہ لوگ منہ موڑے بغیر کبھی نہیں رہے (۴۶) اورجب ان (کفّار) سے کہا جاتا ہے کہ (مال و دولت) جو خدا نے تمہیں دیا ہے

قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ

اس میں سے کچھ (خدا کی راہ میں بھی) خرچ کروتو (یہ) کفّار ایمانداروں سے کہتے ہیں کہ بھلا ہم اس شخص کو کھلائیں جسے (تمہارے خیال کے

أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا

موافق) خدا چاہتا تو اس کوخود کھلاتا۔ تم لوگ تو بس صریحی گمراہی میں (پڑے ہوئے ہو) (۴۷) اور کہتے ہیں کہ (بھلا) اگر تم (اپنے دعوے

الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً

میں) سچّے ہو تو آخر یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا۔(۴۸) (اے رسولؐ) یہ لوگ ایک سخت چنگھاڑ (صور) کے

وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

منتظر ہیں جو انہیں (اس وقت) لے ڈالے گی جب یہ لوگ باہم جھگڑ رہے ہوں گے۔(۴۹) پھر نہ تو یہ لوگ وصیّت ہی کرنے

تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝٥٠ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا

پائیں گے اور نہ اپنے لڑکے بالوں ہی کی طرف لوٹ کر جا سکیں گے۔(۵۰) اور پھر (جب دوبارہ) صور پھونکا جائے گا تو اسی دم یہ سب

هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝٥١ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا

لوگ (اپنی اپنی) قبروں سے (نکل نکل کے) اپنے پروردگار کی بارگاہ کی طرف چل کھڑے ہوں گے (۵۱) اور (حیران ہوکر) کہیں

مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ

گے ہائے افسوس (ہم تو پہلے سو رہے تھے) ہمیں ہماری خوابگاہ سے کس نے اٹھایا (جواب آئے گا کہ) یہ وہی (قیامت کا) دن ہے جس

الْمُرْسَلُوْنَ ۝٥٢ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ

کا خدا نے (بھی) وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے بھی سچ کہا تھا (۵۲) (قیامت تو) بس ایک سخت چنگھاڑ ہوگی پھر ایکا ایکی یہ لوگ سب کے

لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝٥٣ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ

سب ہمارے حضور میں حاضر کیے جائیں گے (۵۳) پھر آج (قیامت کے دن) کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا اور تم لوگوں کو تو اسی کا بدلہ

اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٥٤ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ شُغُلٍ

دیا جائے گا جو تم لوگ (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔(۵۴) بہشت کے رہنے والے آج (روزِ قیامت) ایک نہ ایک مشغلہ میں جی بہلا

فٰكِهُوْنَ ۝٥٥ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ

رہے ہیں۔(۵۵) وہ اپنی بیویوں کے ساتھ (ٹھنڈی) چھاؤں میں تکیے لگائے تختوں پر چین سے بیٹھے

مُتَّكِـُٔوْنَ ۝٥٦ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝٥٧ سَلٰمٌ

ہوئے ہیں۔(۵۶) بہشت میں ان کے لیے (تازہ) میوے تیار ہیں اور جو وہ چاہیں ان کے لیے (حاضر) ہے۔(۵۷) مہربان

قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝٥٨ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا

پروردگار کی طرف سے سلام کا پیغام آئے گا(۵۸) اور (ایک آواز آئے گی کہ) اے گنہگارو آج تم لوگ

الْمُجْرِمُوْنَ ۝٥٩ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِىْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا

(ان سے) الگ ہو جاؤ۔(۵۹) اے آدمؑ کی اولاد کیا میں نے تمہارے پاس یہ حکم نہیں بھیجا تھا کہ (خبردار)

الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٦٠ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِىْ ۭ هٰذَا

شیطان کی پرستش نہ کرنا۔ وہ یقینی تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔(۶۰) اور یہ کہ (دیکھو) صرف میری عبادت

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝٦١ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ

کرنا یہی (نجات کی) سیدھی راہ ہے۔(۶۱) اور (باوجود اس کے) اس نے تم میں سے بہتیروں کو گمراہ کر چھوڑا

اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ

تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے تھے۔(۶۲) یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا

تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ

گیا تھا۔(۶۳) تو اب چونکہ تم کفر کرتے تھے اس وجہ سے آج اس میں (چپکے سے) چلے جاؤ۔(۶۴) آج ہم ان

نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا

کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور جو (جو) کارستانیاں یہ لوگ (دنیا میں) کر رہے تھے خود ان کے ہاتھ ہم کو بتا دیں گے اور

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا

ان کے پاؤں گواہی دیں گے۔(۶۵) اور اگر ہم چاہیں تو (ان کی آنکھوں پر جھاڑو پھیر دیں تو یہ لوگ راہ کو پڑے چکر

الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

لگاتے ڈھونڈتے پھریں مگر کہاں دیکھ پائیں گے۔(۶۶) اور اگر ہم چاہیں تو جہاں یہ ہیں (وہیں) ان کی صورتیں بدل (کر کے پتھر مٹی

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ ع وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي

بنا) دیں پھر نہ تو ان میں آگے جانے کا قابو رہے اور نہ (گھر) لوٹ سکیں۔(۶۷) اور ہم جس شخص کو (بہت) زیادہ عمر دیتے ہیں تو اسے خلقت

الْخَلْقِ ط اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ط

میں اُلٹ (کر پھر بچوں کی طرح مجبور کر) دیتے ہیں تو کیا وہ لوگ نہیں سمجھتے۔(۶۸) اور ہم نے نہ اس (پیغمبرؐ) کو شعر کی تعلیم دی ہے اور نہ شاعری اس کی

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ

شان کے لائق ہے یہ (کتاب) تو بس (نری) نصیحت اور صاف صاف قرآن ہے(۶۹) تا کہ جو زندہ (دل عاقل) ہو اسے (عذاب سے) ڈرائے اور

الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا

کافروں پر (عذاب کا) قول ثابت ہو جائے (اور حجت باقی نہ رہے)۔(۷۰) کیا ان لوگوں نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے انکے فائدے کے لیے

عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ

چار پائے اس چیز سے پیدا کیے جسے ہماری ہی قدرت نے بنایا پس یہ لوگ (ہمارے فضل و کرم کی بدولت) ان کے مالک ہیں(۷۱) اور ہم ہی نے

فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

چار پایوں کو ان کا مطیع بنا دیا تو بعض ان کی سواریاں ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں۔(۷۲) اور چار پایوں میں ان کے (اور) بہت سے فائدے ہیں

وَمَشَارِبُ ط اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور پینے کی چیز (دودھ) تو کیا یہ لوگ (اس پر بھی) شکر نہیں کرتے(۷۳) اور لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر (فرضی) معبود

اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ

بنائے ہیں تا کہ انہیں ان سے کچھ مدد ملے۔(۷۴) حالانکہ یہ وہ لوگ ان کی کسی طرح مدد کر ہی نہیں سکتے اور یہ کفار ان معبودوں کے لشکر ہیں (اور

لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا

قیامت میں) ان سب کی حاضری لی جائے گی (۷۵) تو (اے رسولؐ) تم ان کی باتوں سے آزردہ خاطر نہ ہو۔ جو کچھ یہ لوگ چھپا کر کرتے ہیں

يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ

اور جو کچھ کھلم کھلا کرتے ہیں ہم سب کو یقینی جانتے ہیں۔(۷۶) کیا آدمی نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم ہی نے اس کو ایک (ذلیل)

نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ

نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ یکا یک (ہمارا ہی) کھلم کھلا مقابل (بنا) ہے (۷۷) اور ہماری نسبت باتیں بنانے لگا اور اپنی خلقت (کی حالت) بھول

خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا

گیا (اور) کہنے لگا کہ بھلا جب یہ ہڈیاں (سڑ گل کر) خاک ہو جائیں گی تو (پھر) کون (دوبارہ) زندہ کر سکتا ہے۔(۷۸)اے رسولؐ) تم کہہ دو

الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۙ ﴿۷۹﴾

کہ اس کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو (جب یہ کچھ نہ تھے) پہلی مرتبہ زندہ کر دکھایا وہ ہر طرح کی پیدائش سے واقف ہے (۷۹)

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ

جس نے تمہارے واسطے (مرخ اور عفار کے) ہرے درخت سے آگ پیدا کر دی۔ پھر تم اس سے (اور) آگ

تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

سلگا لیتے ہو (۸۰) (بھلا) جس (خدا) نے سارے آسمان اور زمین پیدا کیے کیا وہ اس پر قابو نہیں رکھتا کہ

بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾

ان کے مثل (دوبارہ) پیدا کر دے ہاں! (ضرور قابو رکھتا ہے) اور وہ تو پیدا کرنے والا واقف کار ہے۔(۸۱)

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾

اس کی شان تو یہ ہے کہ جب کسی چیز کو (پیدا کرنا) چاہتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی ہے۔(۸۲)

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ

تو وہ خدا (ہر نقص سے) پاک صاف ہے جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز کی حکومت ہے

وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے (۸۳)

فضیلت سورۂ فتح

اس سورۂ مبارکہ میں بے شمار خوبیاں ہیں، مخبر صادق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی جان و مال اور عزت و ناموس کی حفاظت چاہتا ہے وہ اس سورۂ مبارکہ کو پڑھے اور جو شخص ہمیشہ اس سورۂ کو پڑھتا رہے گا تو حشر کے دن خداوند عالم اس سے فرمائے گا کہ تو میرا بندا ہے اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس کو خاص بندوں میں شامل کردو، نیز اس کو بہشت کی نعمتوں سے بہرہ منداور شراب طہور سے سیراب کرو۔

۴۸ سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۱

سورۂ فتح مدنی ہے اور اس میں انتیس (۲۹) آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

(اے رسولؐ یہ حدیبیہ کی صلح نہیں بلکہ) ہم نے حقیقتاً تم کو کھلم کھلا فتح عطا کی (۱) تاکہ خدا تمہاری امت کے اگلے اور پچھلے گناہ

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲﴾

معاف کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے اور تمہیں سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھے، (۲)

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ

اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے۔ (۳) وہ وہی (خدا) تو ہے جس نے مومنین کے دلوں میں تسلی نازل فرمائی

الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ

تاکہ اپنے (پہلے) ایمان کے ساتھ اور ایمان کو بڑھائیں۔ اور سارے آسمانوں اور زمین کے لشکر تو

الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۴﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

خدا ہی کے ہیں اور خدا بڑا واقف کار حکیم ہے۔ (۴) تاکہ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو (بہشت کے) باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ

جا پہنچائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور یہ وہاں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے گناہوں کو ان سے دور

وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

کر دے اور یہ خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔ (۵) اور منافق مرد اور منافق عورتیں اور مشرک مرد اور مشرک

وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ

عورتوں پر جو خدا کے حق میں بُرے بُرے خیال رکھتے ہیں عذاب نازل کرے ان پر (مصیبت کی) بڑی گردش ہے۔ اور خدا

السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾

ان پر غضب ناک ہے اور اُس نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے جہنم کو تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ کیا بُری جگہ ہے (۶)

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّآ

اور سارے آسمان و زمین کے لشکر خدا ہی کے ہیں اور خدا تو بڑا واقف کار اور غالب ہے۔ (۷) (اے رسولؐ) ہم نے

اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَ

تم کو (تمام عالم کا) گواہ اور خوشخبری دینے والا اور دھمکی دینے والا (پیغمبر بنا کر) بھیجا (۸) تاکہ (مسلمانو) تم لوگ خدا اور اس کے

تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ

رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کو بزرگ تر سمجھو اور صبح شام اس کی تسبیح کرو۔ (۹) بےشک جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں

اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى

وہ خدا ہی سے بیعت کرتے ہیں خدا کی قوت وقدرت تو سب کی قوت پر غالب ہے۔ تو جو عہد کو توڑے گا تو اپنے نقصان کے لیے عہد توڑتا ہے

بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ

اور جس نے اس بات کو جس کا اس نے خدا سے عہد کیا ہے پورا کیا تو اس کو عنقریب ہی اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ (۱۰) جو گنوار دیہاتی (حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے

الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا

اب وہ تم سے کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور لڑکے بالوں نے روک رکھا تو آپ ہمارے واسطے (خدا سے) مغفرت کی دعا مانگیے۔ یہ لوگ اپنی زبان سے

لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ

ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اگر خدا تم لوگوں کو نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے تو خدا کے

اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ

مقابلہ میں تمہارے لیے کس کا بس چل سکتا ہے بلکہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے۔ (۱۱) (یہ فقط تمہارے حیلے ہیں) بات یہ ہے کہ تم یہ سمجھے

يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ

بیٹھے تھے کہ رسولؐ اور مومنین ہرگز کبھی اپنے لڑکے بالوں میں پلٹ کر آنے ہی کے نہیں (اور سب مار ڈالے جائیں گے) اور یہی بات تمہارے دلوں میں

ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

کھب گئی تھی اور (اسی وجہ سے) تم طرح طرح کی بدگمانیاں کرنے لگے تھے اور (آخرکار) تم لوگ آپ برباد ہوئے۔ (۱۲) اور جو شخص خدا اور اس کے

فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ

رسولؐ پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) کافروں کے لیے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ (۱۳) اور سارے آسمان و زمین کی بادشاہت

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ

خدا ہی کی ہے جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے سزا دے اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (۱۴) (مسلمانو) اب جو تم (خیبر کی)

الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

غنیمتوں کے لینے کو جانے لگو گے تو جو لوگ (حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے تم سے کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے دو یہ چاہتے ہیں کہ خدا

يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ

کے قول کو بدل دیں۔ تم (صاف) کہہ دو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلنے پاؤ گے خدا نے پہلے ہی سے ایسا فرما دیا ہے تو یہ لوگ کہیں گے کہ

بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ

تم لوگ تو ہم سے حسد رکھتے ہو (خدا ایسا کیا کہے گا) بات یہ ہے کہ یہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔ (۱۵) جو گنوار پیچھے رہ گئے ہیں ان سے کہہ

الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ

دو کہ عنقریب ہی تم ایک سخت جنگجو قوم کی ساتھ لڑنے کے لیے بلائے جاؤ گے کہ تم (یا تو) ان سے لڑتے ہی رہو گے یا وہ مسلمان ہی

فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ

ہو جائیں گے پس اگر تم (خدا کا) حکم مانو گے تو خدا تم کو اچھا بدلہ دے گا اور اگر تم نے جس طرح پہلی دفعہ سرتابی کی تھی اب بھی سرتابی کرو

يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ

گے تو وہ تم کو دردناک عذاب کی سزا دے گا۔ (۱۶) جہاد سے پیچھے رہ جانے کا تو اندھے ہی پر کچھ گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر گناہ ہے اور نہ

وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

بیمار پر گناہ ہے اور جو شخص خدا اور اس کے رسولؐ کا حکم مانے گا تو وہ اس کو (بہشت کے) ان سدا بہار باغوں میں داخل کرے گا جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ ع لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ

نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور جو سرتابی کرے گا وہ اس کو دردناک عذاب کی سزا دے گا۔ (۱۷) جس وقت مومنین تم سے درخت کے

الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ

نیچے (لڑنے مرنے) کی بیعت کر رہے تھے تو خدا ان سے (اس بات پر) ضرور خوش ہوا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا خدا نے اسے دیکھ لیا پھر ان پر تسلی

عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ﴿١٨﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

نازل فرمائی اور انہیں اس کے عوض میں بہت جلد فتح عنایت کی۔(۱۸) اور (اس کے علاوہ) بہت سی غنیمتیں (بھی) جو انہوں نے حاصل کیں (عطا

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَ

فرمائیں) اور خدا تو غالب (اور) حکمت والا ہے۔(۱۹) خدا نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا تھا کہ تم ان پر قابض ہو گے تو اس نے تمہیں یہ

كَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا

(خیبر کی غنیمت) جلدی سے دلوادی اور (حدیبیہ سے) لوگوں کی دست درازی کو تم سے روک دیا اور غرض یہ تھی کہ یہ مومنین کے لیے (قدرت کا) نمونہ

مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿٢٠﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى

ہو اور خدا تم کو سیدھی راہ پر لے چلے (۲۰) اور دوسری (غنیمتیں بھی دیں) جن پر تم قدرت نہیں رکھتے تھے (اور) خدا ہی اُن پر حاوی تھا اور

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ

دا تو ہر چیز پر قادر ہے (۲۱) اور اگر کفّار تم سے لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر وہ نہ (اپنا) کسی کو سرپرست ہی

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ

پاتے اور نہ مددگار (۲۲) یہی خدا کی عادت ہے جو پہلے ہی سے چلی آتی ہے اور تم خدا کی عادت کو

اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ

بدلتے نہ دیکھو گے۔ (۲۳) اور وہ وہی تو ہے جس نے تم کو ان کفّار پر فتح دینے کے بعد مکّہ کی سرحد میں ان کے

بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِيْنَ

ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے۔ اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے تھے خدا اسے دیکھ رہا تھا۔ (۲۴) یہ وہی لوگ تو ہیں جنہوں نے کفر کیا اور

كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَ

تم کو مسجد الحرام (میں جانے) سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو بھی (نہ آنے دیا) کہ وہ اپنی (مقرر) جگہ میں پہنچنے سے روکے رہے اور اگر کچھ ایسے

لَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ

ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں نہ ہوتیں جن سے تم واقف نہ تھے کہ تم ان کو (لڑائی میں کفّار کے ساتھ) پامال کر ڈالتے پس تم کو ان کی طرف سے بے

مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا

خبری میں نقصان پہنچ جاتا (تو اسی وقت تم کو فتح ہوتی مگر تاخیر اس لیے ہوئی) کہ خدا جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے اور اگر وہ (ایماندار) کفّار

لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ

سے الگ ہو جاتے تو ان میں سے جو لوگ کافر تھے ہم انہیں دردناک عذاب کی ضرور سزا دیتے۔ (۲۵) (یہ وقت تھا) جب کافروں نے

قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى

اپنے دلوں میں ضد ٹھان لی تھی اور ضد بھی جاہلیت کی سی تو خدا نے اپنے رسولؐ اور مومنین (کے دلوں) پر اپنی طرف

الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

سے تسکین نازل فرمائی اور ان کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور یہ لوگ اسی کے سزاوار اور اہل بھی تھے اور خدا تو ہر

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ ع لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ

چیز سے خبردار ہے۔ (۲۶) بے شک خدا نے اپنے رسولؐ کو سچا مطابق واقع خواب دکھایا تھا کہ تم لوگ ان شاء اللہ مسجد الحرام

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا

میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے تھوڑے سے بال کتروا کر بہت امن و اطمینان سے داخل ہوگے (اور) کسی طرح کا خوف نہ

تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ

کروگے تو جو بات تم نہیں جانتے تھے اس کو معلوم تھی تو اس نے فتح مکہ سے پہلے ہی بہت جلد فتح (خیبر) عطا کی۔ (۲۷) وہ وہی تو ہے جس

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى

نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب رکھے اور گواہی کے لیے تو

بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ ؕ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

بس خدا کافی ہے۔ (۲۸) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خدا کے رسولؐ ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر بڑے سخت اور آپس میں بڑے رحم دل ہیں تو

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز

ان کو دیکھے گا کہ (خدا کے سامنے) جھکے سربسجود ہیں خدا کے فضل اور اس کی خوشنودی کے خواستگار ہیں (کثرت) سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ

میں گھٹے پڑے ہوئے ہیں۔ یہی اوصاف ان کے توریت میں بھی ہیں اور یہی حالات انجیل میں (بھی مذکور) ہیں۔ وہ گویا ایک کھیتی ہیں جس نے

فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى

(پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی اور پھر (اجزاء زمین کو غذا بنا کر) اسی سوئی کو مضبوط کیا تو وہ موٹی ہوئی پھر اپنی جڑ پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور اپنی

سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تازگی سے کسانوں کو خوش کرنے لگی۔ (اور اتنی جلد ترقی اس لیے دی) تاکہ ان کے ذریعہ کافروں کا جی جلائے جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع

اور اچھے (اچھے) کام کرتے رہے خدا نے ان سے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔ (۲۹)

فضیلت سورۂ نبا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اس سورہ کو پڑھے اور ہر روز اس کی تلاوت کرے اسی سال بیت اللہ شریف کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

منقول ہے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا ظاہر کیا اور قرآن کریم کو لوگوں کے روبرو پڑھا اور قیامت کے روز سے ڈرایا لوگوں نے حضرت کی نبوت اور قرآن کے نزول اور قیامت کے واقع ہونے میں اختلاف کیا اس وقت یہ سورہ نازل ہوا۔

---

٧٨ سُوْرَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ ٤٠

سورۂ نباء مکی سورہ ہے اس میں ۴۰ آیات ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ ﴿١﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۙ ﴿٢﴾ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۭ ﴿٣﴾ كَلَّا

یہ لوگ آپس میں کس چیز کا حال پوچھتے ہیں۔(۱) ایک بڑی خبر کا حال (۲) جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں (۳) دیکھو انہیں

سَيَعْلَمُوْنَ ۙ ﴿٤﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ ﴿٦﴾

عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا (۴) پھر انہیں عنقریب ہی ضرور معلوم ہو جائے گا (۵) کیا ہم نے زمین کو بچھونا (۶) اور پہاڑوں کو (زمین

وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۖ ﴿٧﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ ﴿٨﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ ﴿٩﴾ وَّجَعَلْنَا

کی) میخیں نہیں بنایا (۷) اور ہم نے تم لوگوں کو جوڑا جوڑا پیدا کیا (۸) اور تمہاری نیند کو آرام (کا باعث) قرار دیا (۹) اور رات کو پردہ

الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ ﴿١٠﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۠ ﴿١١﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ ﴿١٢﴾

بنایا (۱۰) اور ہم ہی نے دن کو (کسب) معاش (کا وقت) بنایا (۱۱) اور تمہارے اُوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے (۱۲) اور ہم ہی نے

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۠ ﴿١٣﴾ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَاۗءً ثَجَّاجًا ۙ ﴿١٤﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ

(سورج کو) روشن چراغ بنایا (۱۳) اور ہم ہی نے بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا (۱۴) تاکہ اس کے ذریعے سے دانے اور سبزی

حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ ﴿١٥﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۭ ﴿١٦﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۙ ﴿١٧﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ

(۱۵) اور گھنے گھنے باغ پیدا کر دیں۔(۱۶) بے شک فیصلہ کا دن مقرر ہے۔(۱۷) جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم لوگ گروہ گروہ حاضر

فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَّسُيِّرَتِ

ہو گے (۱۸) اور آسمان کھول دیے جائیں گے تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے (۱۹) اور پہاڑ (اپنی جگہ) سے چلائے جائیں گے

الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ﴿٢٢﴾

تو ریت ہو کر رہ جائیں گے (۲۰) بے شک جہنم گھات (کی جگہ) ہے (۲۱) سرکشوں کا (وہی) ٹھکانا ہے (۲۲) اس میں مدتوں پڑے

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ

جھینکتے رہیں گے۔ (۲۳) نہ وہاں ٹھنڈک کا مزا چکھیں گے (۲۴) اور نہ کھولتے ہوئے پانی اور بہتی ہوئی پیپ کے سوا کچھ پینے کو ملے گا (۲۵)

غَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

(یہ انکی کارستانیوں کا) پورا پورا بدلہ ہے۔ (۲۶) بیشک یہ لوگ آخرت کے حساب کی اُمید ہی نہ رکھتے تھے (۲۷) اور ان لوگوں نے ہماری

كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿٢٩﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ ع

آیتوں کو بُری طرح جھٹلایا (۲۸) اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر منضبط کر رکھا ہے (۲۹) تو اب تم مزا چکھو ہم تو تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَّكَاْسًا

گے (۳۰) بے شک پرہیزگاروں کے لیے بڑی کامیابی ہے (۳۱) (یعنی بہشت کے) باغ اور انگور (۳۲) اور اُٹھتی جوانیوں والی ہمسن

دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً

عورتیں ہیں (۳۳) اور شراب کے لبریز ساغر۔ (۳۴) وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ (۳۵) (یہ) تمہارے پروردگار کی

حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ

طرف سے کافی انعام اور صلہ ہے (۳۶) جو سارے آسمانوں اور زمین اور جو ان (دونوں) کے بیچ میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان

خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ

ہے لوگوں کو اس سے بات کرنے کا یارا نہ ہوگا۔ (۳۷) جس دن جبرئیل اور دیگر فرشتے (اس کے سامنے) پرا باندھ کر کھڑے ہوں گے

الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ

(اس دن) اس سے کوئی بات نہ کر سکے گا مگر جسے خدا اجازت دے اور وہ ٹھکانے کی بات کہے۔ (۳۸) وہ دن برحق ہے تو جو شخص چاہے

مَاٰبًا ﴿٣٩﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ

اپنے پروردگار کی بارگاہ میں (اپنا) ٹھکانا بنائے۔ (۳۹) ہم نے تم لوگوں کو عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرا دیا جس دن آدمی اپنے

وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾ ع

ہاتھوں پہلے سے بھیجے ہوئے (اعمال) کو دیکھے گا اور کافر کہے گا کاش میں خاک ہو جاتا۔ (۴۰)

فضیلت سورۂ واقعہ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب سورۂ واقعہ کو سونے سے پہلے پڑھے گا تو جس وقت وہ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکے گا اور امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر شب جمعہ کو یہ سورہ پڑھے تو خدا تعالیٰ اس کو اپنا دوست گردانے گا اور تمام لوگوں کے دلوں میں اس کی دوستی ڈال دے گا وہ فقیری نہیں دیکھے گا اور نہ محتاج ہوگا، نیز دنیا کی آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے رفقاء میں شمار ہوگا۔ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص ہر شب اس سورہ کو پڑھے وہ ہرگز فقیر و محتاج نہ ہوگا۔ خداوند عالم اسے وسعت رزق عطا فرمائے گا۔

نیز سورہ شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ رِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا مِّنْ غَیْرِ کَدٍّ وَّ اسْتَجِبْ دَعْوَتِیْ مِنْ غَیْرِ رَدٍّ وَّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فَضِیْحَتَیْنِ مِنَ الْفَقْرِ وَ الدَّیْنِ وَ ادْفَعْ عَنِّیْ ھٰذَیْنِ بِحَقِّ الْاِمَامَیْنِ السِّبْطَیْنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ.

٥٦ سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ ٩٦

سورۂ واقعہ مکی ہے اور اس میں چھیانوے (۹۶) آیت ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ ﴿۳﴾

جب قیامت برپا ہوگی (۱) (اور) اس کے واقع ہونے میں ذرا جھوٹ نہیں (۲) (اس وقت لوگوں میں فرق ظاہر ہوگا) کہ کسی کو پست

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً

کرے گی کسی کو بلند (۳) جب زمین بڑے زوروں میں ہلنے لگے گی (۴) اور پہاڑ (ٹکڑا کر) بالکل چور چور ہو جائیں گے (۵) پھر

مُّنْۢبَثًّا ۙ ﴿۶﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ

ذرے بن کر اڑنے لگیں گے (۶) اور تم لوگ تین قسم ہو جاؤ گے (۷) تو داہنے ہاتھ (میں اعمال لینے) والے (واہ) داہنے ہاتھ والے

الْمَيْمَنَةِ ۝٨ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝٩ وَالسّٰبِقُوْنَ

کیا (چین میں) ہیں (۸) اور بائیں ہاتھ (میں نامہ اعمال لینے) والے افسوس بائیں ہاتھ والے کیا (مصیبت میں) ہیں (۹) اور جو

السّٰبِقُوْنَ ۝١٠ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢ ثُلَّةٌ مِّنَ

آگے بڑھ جانے والے ہیں (واہ کیا کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے تھے۔ (۱۰) یہی لوگ (خدا کے) مقرب ہیں (۱۱) آرام وآسائش

الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٤ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝١٥ مُّتَّكِئِيْنَ

کے باغوں میں (۱۲) بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے (۱۳) اور کچھ تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے۔ (۱۴) موتی اور یا

عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝١٦ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝١٧ بِاَكْوَابٍ وَّ

قوت سے جڑے ہوئے سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر (۱۵) ایک دوسرے کے سامنے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے

اَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝١٨ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝١٩ وَ

(۱۶) نوجوان لڑکے جو (بہشت میں) ہمیشہ (لڑکے ہی بنے) رہیں گے (۱۷) (شربت وغیرہ کے) ساغر اور چمکدار ٹونٹی دار کنٹر اور

فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝٢٠ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٢١ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝٢٢

شفاف شراب کے جام لیے ہوئے ان کے آس پاس چکر لگاتے ہوں گے (۱۹) جس (کے پینے) سے نہ توان کو (خمار سے) درد سر ہوگا

كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝٢٣ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٢٤ لَا يَسْمَعُوْنَ

اور نہ وہ بدحواس مدہوش ہوں گے (۱۹) اور جس قسم کے میوے پسند کریں (۲۰) اور جس قسم کے پرند کا گوشت ان کا جی چاہے (سب

فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝٢٥ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝٢٦ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ

موجود ہے) (۲۱) اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں (۲۲) جیسے احتیاط سے رکھے ہوئے موتی۔ (۲۳) یہ بدلہ ہے ان کے (نیک)

اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝٢٧ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝٢٨ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝٢٩ وَّظِلٍّ

اعمال کا۔ (۲۴) وہاں نہ تو بیہودہ بات سنیں گے اور نہ گناہ کی (فحش) بات (۲۵) بس ان کا کلام سلام ہی سلام ہوگا۔ (۲۶) اور

مَّمْدُوْدٍ ۝٣٠ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝٣١ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝٣٢ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا

داہنے ہاتھ والے (واہ) داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا ہے (۲۷) بے کانٹے کی بیریوں (۲۸) اور لدے گتھے ہوئے کیلوں (۲۹) اور لمبی

مَمْنُوْعَةٍ ۝٣٣ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝٣٤ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝٣٥ فَجَعَلْنٰهُنَّ

لمبی چھاؤں، (۳۰) اور بہتے ہوئے پانی (۳۱) اور کثیر میوے میں ہوں گے (۳۲) جو نہ کبھی ختم ہوں گے اور نہ ان کی کوئی روک ٹوک

اَبْكَارًا ۝٣٦ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝٣٧ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝٣٨ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝٣٩

(۳۳) اور اونچے (نرم گبھوں کے) فرشوں میں (مزے کرتے) ہوں گے۔ (۳۴) (ان کو وہ حوریں ملیں گی) جن کو ہم نے نت نیا

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ

پیدا کیا ہے (۳۵) تو ہم نے انہیں کنواریاں (۳۶) پیاری پیاری ہمجولیاں بنایا (۳۷) (یہ سب سامان) داہنے ہاتھ (میں نامہ اعمال

سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ

لینے) والوں کے واسطے ہے (۳۸) (ان میں) بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے (۳۹) اور بہت سے پچھلے لوگوں میں سے (۴۰) اور

كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾

بائیں ہاتھ میں (نامہ اعمال لینے) والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (مصیبت میں) ہیں۔ (۴۱) (دوزخ کی) لو اور کھولتے

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾

ہوئے پانی (۴۲) اور کالے سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے (۴۳) جو نہ ٹھنڈا ہے اور نہ خوش آئند۔ (۴۴) یہ لوگ اس سے پہلے

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ

(دنیا میں) خوب عیش اڑا چکے تھے۔ (۴۵) اور بڑے گناہ (شرک) پر اڑے رہتے تھے (۴۶) اور کہا کرتے تھے۔ کہ بھلا جب ہم

اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾

مرجائیں گے اور (سڑ گل کر) مٹی اور ہڈیاں (ہی ہڈیاں) رہ جائیں گے تو کیا ہمیں (۴۷) یا ہمارے اگلے باپ داداؤں کو پھر اٹھنا

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ

ہے۔ (۴۸) (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اگلے اور پچھلے (۴۹) سب کے سب روز معین کی معیاد پر ضرور اکٹھے کیے جائیں گے۔ (۵۰)

عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ

پھر تم کو بے شک اے گمراہو، جھٹلانے والو! یقیناً (جہنم میں) (۵۱) تھوہر کے درختوں میں سے کھانا ہوگا (۵۲) تو تم لوگوں کو اسی سے

الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾

(اپنا) پیٹ بھرنا ہوگا۔ (۵۳) پھر اس کے اوپر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا۔ (۵۴) اور پیو گے بھی تو پیاسے اونٹ کا سا (ڈگڈگا کے) پینا۔

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا

(۵۵) قیامت کے دن یہی ان کی مہمانی ہوگی۔ (۵۶) تم لوگوں کو (پہلی بار بھی) ہم ہی نے پیدا کیا ہے پھر تم لوگ (دوبارہ کی) کیوں

نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا

نہیں تصدیق کرتے۔ (۵۷) تو جس نطفہ کو تم (عورتوں کے) رحم میں ڈالتے ہو کیا تم نے دیکھ بھال لیا ہے (۵۸) کیا تم اس سے آدمی

تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ

بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں۔ (۵۹) ہم نے تم لوگوں میں موت کو مقرر کر دیا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں (۶۰) کہ تمہارے ایسے

مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ

اور لوگ بدل ڈالیں اور تم لوگوں کو اس (صورت) میں پیدا کریں جسے تم مطلق نہیں جانتے۔ (۶۱) اور تم نے پہلی پیدائش تو سمجھ ہی لی ہے

لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ

(کہ ہم نے کی) پھر تم غور کیوں نہیں کرتے۔ (۶۲) بھلا دیکھو تو کہ جو کچھ تم لوگ بوتے ہو۔ (۶۳) کیا تم لوگ اسے اگاتے ہو یا ہم

مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ

اگاتے ہیں۔ (۶۴) اگر ہم چاہتے تو اسے چور چور کر دیتے تو تم باتیں ہی بناتے رہ جاتے (۶۵) (کہ ہائے) ہم تو (مفت) تاوان

الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ

میں پھنسے (۶۶) (نہیں) ہم تو بدنصیب ہیں ہی۔ (۶۷) تو کیا تم نے پانی پر بھی نظر ڈالی جو (دن رات) پیتے ہو۔ (۶۸) کیا اس کو

لَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ

بادل سے تم نے برسایا ہے یا ہم برساتے ہیں۔ (۶۹) اور اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری بنا دیں تو تم لوگ شکر کیوں نہیں کرتے۔ (۷۰) تو

شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا

کیا تم نے آگ پر بھی غور کیا جسے تم لوگ لکڑی سے نکالتے ہو۔ (۷۱) کیا اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا یا ہم پیدا کرتے ہیں۔ (۷۲)

لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ

ہم نے آگ کو (جہنم کی) یاد دہانی اور مسافروں وغیرہ کے نفع کے واسطے پیدا کیا۔ (۷۳) تو (اے رسولؐ) تم اپنے بزرگ پروردگار کی

النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۷﴾ فِیْ

تسبیح کرو۔ (۷۴) تو میں تاروں کے منازل کی قسم کھاتا ہوں (۷۵) اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے (۷۶) کہ بے شک یہ بڑے رتبہ کا

كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ

قرآن ہے۔ (۷۷) جو کتاب (لوح) محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے (۷۸) اس کو بس وہی لوگ چھوتے ہیں جو پاک ہیں۔

الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ

(۷۹) سارے جہان کی پروردگار کی طرف سے (محمدؐ پر) نازل ہوا ہے۔ (۸۰) تو کیا تم لوگ اس کلام سے انکار رکھتے ہو۔ (۸۱) اور

اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِیْنَىِٕذٍ

تم نے اپنی روزی یہ قرار دے لی ہے کہ (اس کو) جھٹلاتے ہو۔ (۸۱) تو کیا جب (جان) گلے تک آ پہنچتی ہے (۸۳) اور تم اس وقت

تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَاۤ اِنْ

(کی حالت) پڑے دیکھا کرتے ہو (۸۴) اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو دکھائی نہیں

كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ

دیتا۔(۸۵) تو اگر تم کسی کے دباؤ میں نہیں ہو(۸۶) تو اگر (اپنے دعوے میں) تم سچّے ہو تو روح کو پھیر کیوں نہیں دیتے۔(۸۷) پس

مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ

اگر وہ (مرنے والا خدا کے) مقربین سے ہے(۸۸) تو (اس کے لیے) آرام و آسائش ہے اور خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ۔

مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ

(۸۹) اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے(۹۰) تو (اس سے کہا جائے گا کہ) تم پر داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے سلام ہو(۹۱)

مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ

اور اگر جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے(۹۲) تو (اس کی) مہمانی کھولتا ہوا پانی ہے(۹۳) اور جہنم میں داخل کر دینا(۹۴) بے

هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

شک یہ (خبر) یقیناً صحیح ہے۔ (۹۵) تو (اے رسولؐ) تم اپنے بزرگ پروردگار کی تسبیح کرو۔ (۹۶)

فضیلت سورۂ ملک

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس سورے کو پڑھے گا قیامت کے روز نجات پائے گا ملائکہ کے پروں پر اڑے گا اور جناب یوسف جیسا حسن پائے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سورہ ملک سورہ مانعہ ہے اس لئے کہ بچاتا ہے اپنے پڑھنے والوں کو عذاب قبر سے اور توریت میں بھی اس کا نام سورۂ ملک ہے جو شخص اس سورہ کو بوقت شب پڑھے تو صاحب برکت قرار پائے گا اور خوش رہے گا اور میں اس سورہ کو عشاء کے بعد پڑھتا ہوں۔

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص ''تبارک الذی'' پڑھے گا خاص کر سونے سے پہلے تو وہ ہمیشہ خدا کی امان میں رہے گا اور قیامت کے روز خدا کی پناہ میں ہوگا اور اس سورہ کو منجیہ بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ عذاب قبر سے نجات دینے والا سورہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۂ مزمل نماز عشاء میں یا آخر شب پڑھے تو یہ سورہ اس کے نیک افعال کا شاہد ہوگا اور خدا کے نزدیک اس کی گواہی دے گا اور حق تعالیٰ اسے نہایت پاک پاکیزہ زندگی اور اچھی موت سے نوازے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سورۂ کا پڑھنے والا ہرگز محتاج نہ ہوگا۔

نیز مصباح العابدین میں وارد ہے کہ جو شخص بہ نیت دفع عسرت بعد نماز عشاء اس سورہ کو گیارہ بار پڑھے تو اسے خوش حالی
نصیب ہوگی۔

٦٧ سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ ٧٧

سورۂ ملک مکی ہے اور اس میں تیس (۳۰) آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ۫ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ ⑴ الَّذِیْ خَلَقَ
جس (خدا) کے قبضہ میں (سارے جہاں کی) بادشاہت ہے وہ بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۱) جس نے
الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ
موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کام میں سب سے اچھا کون ہے اور وہ غالب (اور) بڑا
الْغَفُوْرُ ۙ ⑵ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ
بخشنے والا ہے۔ (۲) جس نے سات آسمان تلے اوپر بنا ڈالے۔ بھلا تجھے خدا کی آفرینش میں کوئی کسر
مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ⑶ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ
نظر آتی ہے۔ تو پھر آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھے کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ (۳) پھر دوبارہ آنکھ اُٹھا کر دیکھ
كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ⑷ وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ
تو (ہر بار تیری نظر) ناکام اور تھک کر تیری طرف پلٹ آئے گی۔ (۴) اور ہم نے نیچے والے (پہلے) آسمان کو (تاروں
الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ
کے) چراغوں سے زینت دی ہے اور ہم نے ان کو شیاطین کے مارنے کا آلہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے دھکتی ہوئی آگ کا عذاب
السَّعِیْرِ ⑸ وَلِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ⑹
تیار کر رکھا ہے۔ (۵) اور جو لوگ اپنے پروردگار کے منکر ہیں ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور (وہ) بہت بڑا ٹھکانا ہے۔ (۶)
اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّهِیَ تَفُوْرُ ۙ ⑺ تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ
جب یہ لوگ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی بڑی چیخ سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی (۷) بلکہ گویا مارے جوش کے پھٹ
كُلَّمَآ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ ⑻ قَالُوْا بَلٰی قَدْ
پڑے گی۔ جب اس میں (ان کا) کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو ان سے جہنم کے داروغہ پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا

جَآءَنَا نَذِيرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي
(پیغمبر) نہیں آیا تھا۔(۸) وہ کہیں گے ہاں ہمارے پاس ڈرانے والا تو ضرور آیا تھا مگر ہم نے اس کو جھٹلایا اور کہا کہ خدا نے تو کچھ
ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ
نازل نہیں کیا تم تو بڑی (گہری) گمراہی میں (پڑے) ہو۔(۹) اور (یہ بھی) کہیں گے کہ اگر (ان کی بات) سنتے یا سمجھتے تب تو
السَّعِيرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ
(آج) دوزخیوں میں نہ ہوتے۔(۱۰) غرض وہ اپنے گناہ کا اقرار کرلیں گے تو دوزخیوں کو پروردگار کی رحمت سے دوری ہے۔
الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٢﴾ وَأَسِرُّوا
(۱۱) بے شک جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے بھالے ڈرتے ہیں ان کے لیے مغفرت اور بڑا بھاری اَجر ہے۔(۱۲) اور تم
قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ
لوگ اپنی بات چھپا کر کہو یا کھلم کھلا وہ تو دل کے بھیدوں تک سے خوب واقف ہے۔(۱۳) بھلا جس نے پیدا کیا وہ بے خبر ہے اور وہ
خَلَقَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا
تو بڑا باریک بین واقف کار ہے۔(۱۴) وہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لیے نرم (وہموار) کردیا تو اس کے اطراف و جوانب
فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾ ءَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي
میں چلو پھرو اور اس کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور پھر اسی کی طرف قبر سے اُٹھ کر جانا ہے۔(۱۵) کیا تم اس سے جو آسمان میں (حکومت
السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾ ۙ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي
کرتا) ہے اس بات سے بے خوف ہو کہ تم کو زمین میں دھنسا دے پھر وہ یکبارگی اُلٹ پلٹ کرنے لگے (۱۶) یا تم اس بات سے بے
السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ
خوف ہو کہ جو آسمان میں (سلطنت کرتا) ہے تم پر پتھر بھری آندھی چلائے تو تمہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا
كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ
ہے۔(۱۷) اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے جھٹلایا تھا تو دیکھو کہ میری ناخوشی کیسی تھی۔(۱۸) کیا ان لوگوں نے اپنے سروں
فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
پر پرندوں کو اُڑتے نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے رہتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں خدا کے سوا انہیں کوئی نہیں روکے رہ سکتا بے شک
بَصِيرٌ ﴿١٩﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ
وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔(۱۹) بھلا خدا کے سوا ایسا کون ہے جو تمہاری فوج بن کر تمہاری مدد کرے کافر لوگ

الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۚ ﴿٢٠﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ

تو دھوکے ہی (دھوکے) میں ہیں۔(۲۰) بھلا خدا اگر اپنی (دی ہوئی) روزی روک لے تو کون ایسا ہے جو تمہیں رزق دے مگر یہ

رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى

کفّار تو سرکشی اور نفرت (کے بھنور) میں پھنسے ہوئے ہیں۔(۲۱) بھلا جو شخص اوندھا اپنے منہ کے بل چلے وہ

اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ

زیادہ ہدایت یافتہ ہوگا یا وہ شخص جو سیدھا برابر راہِ راست پر چل رہا ہو۔(۲۲) (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ خدا تو وہی

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾

ہے جس نے تم کو نت نیا پیدا کیا اور تمہارے واسطے کان آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم تو بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔(۲۳)

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَ

کہہ دو کہ وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا دیا اور اسی کے سامنے جمع کیے جاؤ گے (۲۴) اور

يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ

کفّار کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا۔(۲۵) (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ (اس کا) علم تو بس خدا ہی کو

عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْۗـــَٔتْ وُجُوْهُ

ہے اور میں تو صرف صاف صاف (عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔(۲۶) تو جب یہ لوگ اسے قریب دیکھ لیں گے تو (خوف کے مارے)

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے۔(۲۷) (اے رسولؐ) تم کہہ دو بھلا دیکھو

اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ

تو کہ اگر خدا مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا۔(۲۸) تم کہہ دو

عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ

کہ وہی (خدا) بڑا رحم کرنے والا ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور ہم نے تو اسی پر بھروسہ کر لیا ہے۔ تو عنقریب ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا

هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاۗؤُكُمْ غَوْرًا

کہ کون صریحی گمراہی میں (پڑا) ہے۔(۲۹) (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر تمہارا پانی زمین کے اندر چلا جائے

فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَاۗءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾

تو کون ایسا ہے جو تمہارے لیے پانی کا چشمہ بہا لائے۔(۳۰)

فضیلت سورۂ رحمٰن

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ مبارکہ رحمٰن کو قرآن کی دنیا کا دولھا جانو!

نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۂ رحمٰن کا پڑھنا ترک نہ کرو۔ یہ سورہ منافقوں کے دلوں میں نہیں ٹھہرتا۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ رحمن پڑھے اور "فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" کے بعد "لَا بِشَيْءٍ مِّنْ اٰلَآئِكَ رَبِّ اُكَذِّبُ" کہے تو مرنے پر شہید کا درجہ پائے گا اور جمعہ کے دن سورۂ رحمن پڑھنے اور "فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" کے بعد "لَا بِشَيْءٍ مِّنْ اٰلَآئِكَ رَبِّ اُكَذِّبُ" کہنے کی بہت تاکید ہے اور بے حد ثواب ہے۔

٥٥ سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ ٩٧

سورۂ رحمٰن مدنی ہے اور اس میں ٧٨ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ۝١ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝٢ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝٣ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝٤

بڑا مہربان (خدا) (١) اسی نے قران کی تعلیم فرمائی۔ (٢) اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ (٣) اسی نے اس کو (اپنا مطلب) بیان کرنا سکھایا۔

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝٥ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝٦

(٤) سورج اور چاند ایک مقرر حساب سے (چل رہے) ہیں (٥) اور بوٹیاں، (بیلیں) اور درخت (اسی کو) سجدہ کرتے ہیں۔ (٦) اور اسی نے

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝٧ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝٨

آسمان بلند کیا اور ترازو (انصاف) کو قائم کیا (٧) تاکہ تم لوگ ترازو (سے تولنے) میں تجاوز نہ کرو۔ (٨) اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝٩ وَالْاَرْضَ

کم نہ کرو (٩) اور اسی نے لوگوں کے نفع کے لیے زمین بنائی (١٠) کہ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جس کے خوشوں میں غلاف ہوتے

وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝١٠ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝١١

ہیں (١١) اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول (١٢) تو (اے گروہ جن وانس) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو نہ مانو

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٣﴾
گے۔(۱۳)اسی نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا (۱۴) اور اسی نے جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔(۱۵) تو
خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ
(اے گروہ جن وانس) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت سے مکرو گے۔(۱۶) وہی (جاڑے گرمی کے) دونوں مشرقوں کا مالک ہے اور دونوں
مِّن نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ
مغربوں کا (بھی) مالک ہے (۱۷) تو اے جنوں اور آدمیوں) تم اپنے رب کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے (۱۸) اسی نے دو دریا بہائے جو
الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
باہم مل جاتے ہیں (۱۹) دونوں کے درمیان ایک حد فاصل (آڑ) ہے جس سے تجاوز نہیں کر سکتے (۲۰) (تو اے جن وانس) تم دونوں اپنے
يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔(۲۱) ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں (۲۲) (اے جن وانس) تم دونوں اپنے پروردگار کی
تُكَذِّبَانِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
کون کون سی نعمت کو نہ مانو گے۔(۲۳) اور جہاز جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے رہتے ہیں اسی کے ہیں (۲۴) تو (اے جن وانس)
تُكَذِّبَانِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِأَيِّ
تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔(۲۵) جو (مخلوق) زمین پر ہے سب فنا ہونے والی ہے (۲۶) اور صرف تمہارے پروردگار کی ذات
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ
جو عظمت اور کرامت والی ہے باقی رہے گی (۲۷) تو تم دونوں اپنے مالک کی کن کن نعمتوں سے انکار کرو گے۔(۲۸) اور جتنے لوگ سارے
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٨﴾ يَسْأَلُهُ مَن
آسمان وزمین میں ہیں (سب) اسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز (ہر وقت) مخلوق کے ایک نہ ایک کام میں ہے۔(۲۹) تو تم دونوں اپنے
فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
سرپرست کی کون کون سی نعمت سے مکرو گے۔(۳۰) اے دونوں گروہو ہم عنقریب ہی تمہاری طرف متوجہ ہوں گے۔(۳۱) تو تم دونوں اپنے
تُكَذِّبَانِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ﴿٣١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
پالنے والے کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔(۳۲) اے گروہِ جن وانس اگر تم میں قدرت ہے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے (ہو کر کہیں)
تُكَذِّبَانِ ﴿٣٢﴾ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ
نکل (کر موت یا عذاب سے بھاگ) سکو تو نکل جاؤ (مگر) تم تو بغیر قوت اور غلبہ کے نکل ہی نہیں سکتے (حالانکہ تم میں نہ قوت ہے نہ غلبہ)

اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿۳۳﴾

(۳۳) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ (۳۴) (گنہگار جنوں اور آدمیوں جہنم میں) تم دونوں پر آگ کا سبز شعلہ اور سیاہ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّ

دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو تم دونوں (کسی طرح) روک نہیں سکو گے۔ (۳۵) پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے۔

نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ

(۳۶) پھر جب آسمان پھٹ کر (قیامت میں) تیل کی طرح لال ہو جائے گا۔ (۳۷) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے مکرو گے۔

السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ ۚ﴿۳۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾

(۳۸) تو اس دن نہ تو کسی انسان سے اس کے گناہ کے بارے میں پوچھا جائے گا نہ کسی جن سے۔ (۳۹) تو تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت

فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۚ﴿۳۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

کو نہ مانو گے۔ (۴۰) گنہگار لوگ تو اپنے چہروں ہی سے پہچان لیے جائیں گے تو پیشانی کے پٹے اور پاؤں پکڑے (جہنم میں ڈال دیئے)

تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ

جائیں گے (۴۱) آخر تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے (۴۲) (پھر ان سے کہا جائے گا) یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ

الْاَقْدَامِ ۚ﴿۴۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ

جھٹلایا کرتے تھے (۴۳) یہ لوگ دوزخ اور حد درجہ کھولتے ہوئے پانی کے درمیان (بے قرار دوڑتے) چکر لگاتے پھریں گے۔ (۴۴) تو تم

یُکَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ۚ﴿۴۴﴾ فَبِاَیِّ

دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔ (۴۵) اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اس کے لئے دو باغ

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ

ہیں۔ (۴۶) تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت سے انکار کرو گے (۴۷) دونوں باغ درختوں کی ٹہنیوں سے ہرے بھرے (میووں

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۙ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۚ﴿۴۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

سے لدے) ہوئے (۴۸) پھر تم دونوں اپنے سرپرست کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (۴۹) ان دونوں میں دو چشمے بھی جاری ہوں گے (۵۰)

تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۚ﴿۵۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾

تو تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت سے مکرو گے (۵۱) ان دونوں باغوں میں سب میوے دو دو قسم کے ہوں گے (۵۲) تو تم دونوں اپنے رب

فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ ۚ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾

کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے (۵۳) یہ لوگ ان فرشوں پر جن کے استر اطلس کے ہوں گے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ دونوں باغوں کے

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ ج
میوے (اس قدر) قریب ہوں گے (کہ اگر چاہیں تو لگے ہوئے کھالیں) (۵۴) توتم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
(۵۵) اس میں (پاک دامن) غیر کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھنے والی عورتیں ہوں گی جن کو ان سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا اور نہ جن
اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ ج كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ
نے (۵۶) توتم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (۵۷) (ایسی حسین) گویا وہ (مجسّم) یاقوت اور مونگے ہیں۔ (۵۸) توتم
الْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا
دونوں اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں سے مکرو گے (۵۹) بھلا نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور بھی ہے (۶۰) پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس کس
الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ ج فَبِاَيِّ
نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ (۶۱) ان دو باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں (۶۲) توتم دونوں اپنے پالنے والے کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے۔
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ ۙ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ ج
(۶۳) دونوں نہایت گہرے سبز و شاداب (۶۴) توتم دونوں اپنے سرپرست کی کن کن نعمتوں کو نہ مانو گے۔ (۶۵) ان دونوں باغوں میں دو چشمے
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ
جوش مارتے ہوں گے (۶۶) توتم دونوں اپنے رب کی کس نعمت سے مکرو گے۔ (۶۷) ان دونوں میں میوے ہیں اور خرمے اور انار۔ (۶۸) توتم
نَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ ج فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ ج
دونوں اپنے مالک کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (۶۹) ان باغوں میں خوش خلق اور خوبصورت عورتیں ہوں گی (۷۰) توتم دونوں اپنے
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ ج حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ ج فَبِاَيِّ
پروردگار کی کس کس نعمت کو نہ مانو گے۔ (۷۱) وہ حوریں جو خیموں میں چھپی بیٹھی ہیں۔ (۷۲) پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کس کس نعمت
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ ج لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
سے مکرو گے۔ (۷۳) ان سے پہلے ان کو کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ جن نے۔ (۷۴) پھر تم دونوں اپنے مالک کی کس کس نعمت سے
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ ج مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ ج فَبِاَيِّ
مکرو گے۔ (۷۵) یہ لوگ سبز قالینوں اور نفیس و حسین مسندوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔ (۷۶) پھر تم دونوں اپنے پروردگار کی کن
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾ ع
کن نعمتوں سے انکار کرو گے۔ (۷۷) (اے رسولؐ) تمہارا پروردگار جو صاحبِ جلال و کرامت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے۔ (۷۸)

فضیلت سورۂ مزمل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمائے ہیں کہ جو شخص سورۂ مزمل نماز عشاء میں یا آخر شب پڑھے تو یہ سورہ اس کے نیک افعال کا شاہد ہوگا اور خدا کے نزدیک اس کی گواہی دے گا اور حق تعالیٰ اسے نہایت پاک پاکیزہ زندگی اور اچھی موت سے نوازے گا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سورۂ کا پڑھنے والا ہرگز محتاج نہ ہوگا۔

نیز مصباح العابدین میں وارد ہے کہ جو شخص بہ نیت دفع عسرت بعد نماز عشاء اس سورۂ کو گیارہ بار پڑھے تو اسے خوش حالی نصیب ہو۔

---

٧٣ سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ ٣

سورۂ مزمل مکی ہے اور اس میں بیس (٢٠) آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿١﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿٢﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ

اے (میرے) چادر لپیٹنے والے (رسولؐ) (١) رات کو (نماز کے واسطے) کھڑے ہو مگر (پوری رات نہیں) تھوڑی رات (٢)

قَلِيْلًا ۙ﴿٣﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿٤﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ

آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کردو (٣) یا اس سے کچھ بڑھا دو اور قرآن کو باقاعدہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ (٤) ہم عنقریب تم

قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿٥﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ؕ﴿٦﴾ اِنَّ

پر ایک بھاری حکم نازل کریں گے۔ (٥) اس میں شک نہیں کہ رات کا اُٹھنا خوب (نفس کا) پامال کن اور بہت ٹھکانے سے ذکر

لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ؕ﴿٧﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ

کا وقت ہے۔ (٦) دن کو تمہارے اور بہت بڑے بڑے اشغال ہیں۔ (٧) تو تم اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور سب سے

تَبْتِيْلًا ؕ﴿٨﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿٩﴾

ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔ (٨) (وہی) مشرق اور مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو کارساز بناؤ۔ (٩) اور

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿١٠﴾ وَذَرْنِيْ

جو کچھ لوگ بکا کرتے ہیں اس پر صبر کرو اور اُن سے بعنوان شائستہ الگ تھلگ رہو۔ (١٠) اور مجھے ان جھٹلانے والوں سے جو

وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا
دولت مند ہیں سمجھ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو۔ (۱۱) بے شک ہمارے پاس بیڑیاں (بھی) ہیں اور جلانے والی
وَّجَحِيْمًا ﴿۱۲﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ
آگ بھی (۱۲) اور پھنسنے والا کھانا (بھی) اور دُکھ دینے والا عذاب (بھی) (۱۳) جس دن زمین اور پہاڑ لرزنے لگیں گے اور
الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ
پہاڑ ریت کے ٹیلے سے بُھر بُھرے ہو جائیں گے۔ (۱۴) (اے مکہ والو) ہم نے تمہارے پاس (اسی طرح) ایک رسُول
اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾
(محمدؐ) کو بھیجا جو تمہارے معاملہ میں گواہی دے جس طرح فرعون کے پاس ایک رسُول (موسیٰؑ) بھیجا تھا۔ (۱۵)
فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ
تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے بھی (اس کی) سزا میں اس کو بہت سخت پکڑا۔ (۱۶) تو اگر تم بھی نہ مانو
كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ كَانَ
گے تو اس دن (کے عذاب) سے کیوں کر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا (۱۷) جس دن آسمان پھٹ پڑے گا (یہ)
وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ
اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ (۱۸) بے شک یہ نصیحت ہے تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی راہ
سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَ
اختیار کرے۔ (۱۹) بے شک (اے رسولؐ) تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم اور تمہارے چند ساتھ کے لوگ (کبھی) دو
ثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہو اور خدا ہی رات اور
عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ
دن کا اچھی طرح اندازہ کر سکتا ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ تم لوگ اس پر پوری طرح سے حاوی نہیں ہو سکتے تو اس نے تم پر
عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ
مہربانی کی تو جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا (نماز میں) قرآن پڑھ لیا کرو وہ جانتا ہے کہ عنقریب تم میں سے کوئی بیمار
يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
ہو جائے گا اور بعض خدا کے فضل کی تلاش میں روئے زمین پر سفر اختیار کریں گے اور کچھ لوگ خدا کی راہ میں جہاد کریں

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ

گے تو جتنا تم سے آسانی سے ہو سکے پڑھ لیا کرو۔ اور نماز پابندی سے پڑھو اور زکوۃ دیتے رہو اور خدا کو

قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

قرض حسنہ دو اور جو نیک عمل اپنے واسطے (خدا کے سامنے) پیش کرو گے اس کو خدا کے ہاں بہتر اور صلہ میں

خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

بزرگ تر پاؤ گے اور خدا سے مغفرت کی دعا مانگو۔ بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (۲۰)

فضیلت سورۂ مدثر

مجمع البیان میں بروایت ابی ابن کعب جناب رسول خداؐ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس سورے کو پڑھے گا تو خداوند عالم اس کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنے والوں کے مثل دس نیکیاں عطا فرمائے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص فریضہ میں اس سورہ کو پڑھے تو خداوند عالم پر اس کا حق ہوگا کہ اس کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کے درجہ میں جگہ دے نیز اس کے پڑھنے سے اسکی زندگی میں کبھی کوئی شقاوت ظاہر نہیں ہوگی۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص پابندی سے یہ سورہ پڑھتا رہے تو اسے اجر عظیم حاصل ہوگا اور بعد ختم سورہ حفظ قرآن کی دعا کرے تو جب تک یاد نہ کرے گا موت نہیں آئے گی! جو شخص مداومت کرے اور آخر میں جس حاجت کے لئے دعا کرے گا وہ برآئے گی۔

۷۴ سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ ۴

سورۂ مدثر مکی ہے اور اس میں چھپن (۵۶) آیت ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ﴿۴﴾

اے (میرے) کپڑا اوڑھنے والے (رسولؐ) (۱) اٹھو اور لوگوں کو عذاب سے ڈراؤ (۲) اور اپنے پروردگار کی بڑائی کرو (۳) اور اپنے

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿۵﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿۷﴾ فَإِذَا نُقِرَ فِي

کپڑے پاک رکھو(۴)اور گندگی سے الگ رہو(۵)اس طرح احسان نہ کرو کہ زیادہ خواستگار بنو(۶)اور اپنے پروردگار کے لیے صبر کرو۔

النَّاقُورِ ﴿۸﴾ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ﴿۹﴾ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِي

(۷) پھر جب صور پھونکا جائے گا(۸) تو وہ دن سخت دن ہوگا(۹) کافروں پر آسان نہیں ہوگا۔(۱۰)(اے رسولؐ) مجھے اور اس شخص کو

وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿۱۱﴾ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا ﴿۱۲﴾ وَبَنِينَ شُهُودًا ﴿۱۳﴾

چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا(۱۱)اور اسے بہت سا مال دیا(۱۲)اور نظر کے سامنے رہنے والے بیٹے (دیئے)(۱۳)اور اسے ہر

وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا

طرح کے سامان کی وسعت دی(۱۴) پھر اس پر بھی وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اور بڑھاؤں(۱۵) یہ ہرگز نہ ہوگا یہ تو ہماری آیتوں کا دشمن تھا

عَنِيدًا ﴿۱۶﴾ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿۱۷﴾ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ

(۱۶) تو میں عنقریب اسے سخت عذاب میں مبتلا کروں گا۔(۱۷) اس نے فکر کی اور تجویز کی(۱۸) تو یہ (کمبخت) مارڈالا جائے اُس نے

قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾

کیوں کر تجویز کی(۱۹) پھر وہ قتل کیا جائے اس نے کیسا اندازہ لگایا۔(۲۰) پھر غور کیا(۲۱) پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنالیا(۲۲) پھر پیٹھ

فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَأُصْلِيهِ

پھیر کر چلا گیا اور اکڑ بیٹھا(۲۳) پھر کہنے لگا یہ تو بس جادو ہے جو (اگلوں سے) چلا آتا ہے(۲۴) یہ تو بس آدمی کا کلام ہے (خدا کا

سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾

نہیں)(۲۵) میں اسے عنقریب جہنم میں جھونک دوں گا(۲۶) اور تم کیا جانو کہ جہنم کیا ہے۔(۲۷) وہ نہ باقی رکھے گی نہ چھوڑ دے گی۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا

(۲۸) اور بدن کو جلا کر سیاہ کردے گی(۲۹) اس پر انیس فرشتے معین ہیں۔(۳۰) اور ہم نے جہنم کا نگہبان تو بس فرشتوں کو بنایا ہے اور

عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ

ان کا یہ شمار بھی کافروں کی آزمائش کے لیے مقرر کیا تا کہ اہل کتاب (فوراً) یقین کرلیں اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو اور اہل کتاب اور

الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَ

مومنین (کسی طرح) شک نہ کریں اور جن لوگوں کے دل میں (نفاق کا) مرض ہے اور کافر لوگ کہہ بیٹھیں کہ اس مثل (کے بیان

لِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ

کرنے) سے خدا کا کیا مطلب ہے یوں خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور تمہارے

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا

پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور یہ تو آدمیوں کے لیے بس نصیحت ہے۔ (۳۱) سُن رکھو (ہمیں) چاند کی قسم (۳۲) اور

هُوَ ؕ وَمَا هِىَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ ع كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ ۙ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ ۙ وَالصُّبْحِ

رات کی جب جانے لگے (۳۳) اور صبح کی جب روشن ہو جائے (۳۴) کہ وہ (جہنم) بھی ایک بہت بڑی (آفت) ہے (۳۵) (اور)

اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ ۙ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ ۙ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ ۙ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

لوگوں کی ڈرانے والی ہے (۳۶) (سب کے لیے نہیں بلکہ) تم میں سے جو شخص (نیکی کی طرف) آگے بڑھنا اور (برائی سے) پیچھے ہٹنا

يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ ؕ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ ۙ اِلَّآ اَصْحٰبَ

چاہے (۳۷) ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گرو ہے (۳۸) مگر داہنے ہاتھ (میں نامۂ اعمال لینے) والے۔ (۳۹) (بہشت کے)

الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ ؕ فِىْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِىْ

باغوں میں (۴۰) گنہگاروں سے باہم پوچھ رہے ہوں گے (۴۱) کہ آخر تمہیں دوزخ میں کون سی چیز (گھسیٹ) لائی۔ (۴۲) وہ لوگ

سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ ۙ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ ۙ وَكُنَّا

کہیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے۔ (۴۳) اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلاتے تھے (۴۴) اور اہل باطل کے ساتھ ہم بھی برے کام

نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ ۙ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ ۙ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا

میں گھس پڑتے تھے (۴۵) اور روز جزا کو جھٹلایا کرتے تھے (۴۶) (اور یوں ہی رہے) یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی (۴۷) تو (اس

الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ ؕ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾ ؕ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ

وقت) انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش کچھ کام نہ آئے گی (۴۸) پس انہیں کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں

مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ ۙ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ ۙ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ ؕ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ

(۴۹) گویا وہ وحشی گدھے ہیں (۵۰) کہ شیر سے (دُم دبا کر) بھاگتے ہیں۔ (۵۱) اصل یہ ہے کہ ان میں سے ہر شخص اس کا متمنی ہے کہ

امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ ۙ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ ؕ

اسے کھلی ہوئی (آسمانی کتابیں) عطا کی جائیں۔ (۵۲) یہ تو ہرگز نہ ہوگا بلکہ یہ تو آخرت ہی سے نہیں ڈرتے۔ (۵۳) ہاں ہاں! بے شک

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ ۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾ ؕ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

یہ (قرآن سراسر) نصیحت ہے۔ (۵۴) تو جو چاہے اسے یاد رکھے۔ (۵۵) اور خدا کی مشیت کے بغیر تو یہ لوگ یاد رکھنے والے نہیں۔

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾ ع

وہی اہل ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی بخشش کا مالک ہے۔ (۵۶)

فضیلت سورۂ دہر

تفسیر برہان میں جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اس کا پانی پیئے گا تو اپنے مرض سے شفا پائے گا اور جو اس سورہ کو پڑھے گا تو جزا کے طور پر اسے جنت حاصل ہوگی اور جو کوئی اس سورہ کی مداومت کرے گا تو اس کا ضعیف نفس قوی ہوگا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اس کا پڑھنا نفس کو قوی کرتا ہے اگر پڑھنے سے عاجز ہو تو لکھوائے اور دھو کر پیے اور جو شخص اس کو لڑائی میں پڑھے تو اس کا دشمن مقہور ہوگا حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص روز دوشنبہ کے شر سے محفوظ رہنا چاہے تو وہ صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں سورہ دہر پڑھے۔

٧٦ سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ ٩٨

سورۂ دہر مدنی ہے اور اس میں اکتیس (۳۱) آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ① اِنَّا

بے شک انسان پر ایک ایسا وقت آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھا۔ (۱) ہم نے

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ②

انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا کہ اسے آزمائیں تو ہم نے اسے سُنتا دیکھتا بنایا۔ (۲)

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ③ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

ہم نے اس کو راستہ بھی دکھا دیا (اب وہ) خواہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا۔ (۳) ہم نے کافروں کے

لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَاۡ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ④ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ

لیے زنجیریں، طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ (۴) بے شک نیکوکار لوگ شراب کے وہ ساغر پئیں

كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ⑤ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا

گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ (۵) یہ ایک چشمہ ہے جس میں سے خدا کے (خاص) بندے پئیں گے (اور جہاں

تَفْجِيْرًا ⑥ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ

چاہیں گے بہالے جائیں گے۔ (۶) یہ وہ لوگ ہیں جو نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی ہر طرف

مُسْتَطِيرًا ﴿٧﴾ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿٨﴾

پھیلی ہوگی ڈرتے ہیں۔ (۷) اور اس کی محبت میں محتاج اور یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں (۸)

إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ﴿٩﴾ إِنَّا

(اور کہتے ہیں کہ) ہم تو تم کو بس خالص خدا کے لیے کھلاتے ہیں ہم نہ تم سے بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکر گزاری کے۔ (۹)

نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ﴿١٠﴾ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ

ہم کو تو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر ہے جس میں مُنہ بن جائیں گے (اور) چہرے پر ہوائیاں اُڑتی ہوں گی۔ (۱۰) تو خدا انہیں اس

الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ﴿١١﴾ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً

دن کی تکلیف سے بچالے گا اور ان کو تازگی اور خوش دلی عطا فرمائے گا۔ (۱۱) اور ان کے صبر کے بدلے (بہشت کے) باغ اور ریشم

وَحَرِيرًا ﴿١٢﴾ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا

(کی پوشاک) عطا فرمائے گا (۱۲) وہاں وہ تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔ نہ وہاں (آفتاب کی) دھوپ دیکھیں گے

زَمْهَرِيرًا ﴿١٣﴾ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ﴿١٤﴾

اور نہ شدت کی سردی (۱۳) اور گھنے درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور میووں کے گچھے ان کے بہت قریب ہر طرح ان

وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ﴿١٥﴾

کے اختیار میں۔ (۱۴) اور ان کے سامنے چاندی کے ساغر اور شیشے کے نہایت شفاف گلاس کا دور چل رہا ہوگا (۱۵) اور شیشے بھی

قَوَارِيرَ مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ

(کانچ کے نہیں) چاندی کے جو ٹھیک اندازے کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ (۱۶) اور وہاں انہیں ایسی شراب پلائی جائے گی

مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ

جس میں زنجبیل (کے پانی) کی آمیزش ہوگی۔ (۱۷) یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔ (۱۸) اور ان کے

وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿١٩﴾ وَإِذَا

سامنے ہمیشہ ایک حالت پر رہنے والے نوجوان لڑکے چکّر لگاتے ہوں گے کہ جب تم ان کو دیکھو تو سمجھو کہ بکھرے ہوئے موتی

رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ

ہیں۔ (۱۹) اور جب تم وہاں نگاہ اُٹھاؤ گے تو ہر طرح کی نعمت اور عظیم الشان سلطنت دیکھو گے۔ (۲۰) ان کے اوپر سبز کریب

وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا

اور اطلس کی پوشاک ہوگی اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار انہیں نہایت پاکیزہ

طَهُورًا ﴿٢١﴾ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾ إِنَّا

شراب پلائے گا۔(۲۱) یہ یقینی تمہارے لیے ہوگا (تمہاری کارگزاریوں کے) صلہ میں اور تمہاری کوشش قابل شکر گزاری ہے (۲۲)

نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ

(اے رسولؐ) ہم نے تم پر قرآن کو رفتہ رفتہ کرکے نازل کیا۔(۲۳) تو تم اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر کیے رہو اور ان

مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ

لوگوں میں سے گنہگار اور ناشکرے کی پیروی نہ کرنا۔(۲۴) اور صبح شام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو (۲۵) اور کچھ رات گئے

اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ

اس کا سجدہ کرو اور بڑی رات تک اس کی تسبیح کرتے رہو۔(۲۶) بے شک یہ لوگ دنیا کو پسند کرتے ہیں اور بڑے

وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿٢٧﴾ نَّحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا

بھاری دن کو اپنے پس پشت چھوڑ بیٹھے ہیں۔(۲۷) ہم نے ان کو پیدا کیا اور ان کے اعضا کو

أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا ﴿٢٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ

مضبوط بنایا اور اگر ہم چاہیں تو ان کے بدلے ان ہی کے ایسے لوگ لے آئیں۔(۲۸) بے شک یہ قرآن سراسر نصیحت

فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ

ہے تو جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی راہ لے۔(۲۹) اور تم کچھ چاہتے ہی نہیں مگر وہی جو اللہ چاہتا ہے۔

اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٣٠﴾ يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ

بے شک خدا بڑا واقف کار دانا ہے (۳۰) جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے

وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣١﴾

اور ظالموں کے واسطے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔(۳۱)

فضیلت سورۂ عنکبوت

ایک روایت میں ہے کہ:

''جو آدمی سورۂ عنکبوت پڑھتا ہے اس کے حصے میں تمام مومنین اور منافقین کی تعداد سے دس گنا حسنات لکھے جاتے

ہیں‘‘۔

بالخصوص ماہ رمضان کی تیس تاریخ کی شب میں سورۂ عنکبوت اور سورہ روم کی تلاوت کے متعلق غیر معمولی فضیلت وارد ہوئی ہے یہاں تک کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک حدیث منقول ہے:

جوآدمی ماہ رمضان کی تیس تاریخ کی شب میں سورۂ عنکبوت اور سورہ روم کی تلاوت کرے قسم بخدا! وہ اہل بہشت میں سے ہے میں اس معاملے میں کسی کو مستثنیٰ نہیں کرتا اور اس بات سے بھی نہیں ڈرتا کہ اس قسم کیلئے میرے نامہ اعمال میں کوئی گناہ لکھ دے بطور مسلم ان دونوں سورتوں کا خدا کے حضور میں بڑا مرتبہ ہے۔

جناب رسالت مآبؐ کا فرمان ہے:

’’جو آدمی سورۂ عنکبوت پڑھتا ہے اس کے حصہ میں تمام مومنین اور منافقین کی تعداد سے دس گنا حسنات لکھے جاتے ہیں‘‘۔

بالخصوص ماہ رمضان کی تئیس تاریخ کی شب میں سورۂ عنکبوت کی تلاوت کے متعلق غیر معمولی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

---

٢٩ سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ ٨٥

سورۂ عنکبوت مکی ہے اور اس میں انہتر (٦٩) آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۚ ① اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا

الٓمّٓ۔ (١) کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ (صرف) اتنا کہہ دینے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کا امتحان نہ لیا جائے

يُفْتَنُوْنَ ② وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

گا (ضرور لیا جائے گا)۔ (٢) اور ہم نے تو ان لوگوں کا بھی امتحان لیا جو ان سے پہلے گزر گئے۔ غرض خدا ان لوگوں کو جو سچے (دل سے

صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ③ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

ایمان لائے) ہیں یقینا علیحدہ دیکھے گا اور جھوٹوں کو بھی (علیحدہ) ضرور دیکھے گا۔ (٣) کیا جو لوگ بُرے بُرے کام کرتے ہیں انہوں نے

السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ④ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ

یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ ہم سے (بچ کر) نکل جائیں گے (اگر ایسا ہے تو) یہ لوگ کیا ہی بُرے حکم لگاتے ہیں۔ (٤) جو شخص خدا سے ملنے

اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑤ وَمَنْ جَاهَدَ

(قیامت کے آنے) کی اُمید رکھتا ہو تو (سمجھ رکھے کہ) خدا کی مقرر کی ہوئی معیاد ضرور آنے والی ہے۔ اور وہ (سب کی) سنتا اور جانتا

فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾ وَالَّذِيْنَ

ہے۔(۵)اور جو شخص (عبادت میں) کوشش کرتا ہے تو بس اپنے ہی واسطے کوشش کرتا ہے (کیونکہ) اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

سارے جہان (کی عبادت) سے بے نیاز ہے۔(۶)اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے ہم یقیناً ان کے گناہوں کا

اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

ان کی طرف سے کفّارہ قرار دیں گی اور یہ (دُنیا میں) جو اعمال کرتے تھے ہم ان کے اعمال کی انہیں اچھی سے اچھی جزا عطا کریں گے۔

حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ

(۷)اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے اور (یہ بھی کہ) اگر تجھے تیرے ماں باپ اس بات پر مجبور

اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

کریں کہ ایسی چیز کو میرا شریک بنا جن (کے شریک ہونے) کا تجھے علم تک نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا۔تم سب کو (آخر ایک دن) میری طرف

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

لوٹ کر آنا ہے۔میں جو کچھ تم لوگ (دُنیا میں) کرتے تھے بتادوں گا۔(۸)اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے ہم

يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ

انہیں (قیامت کے دن) ضرور نیکوکاروں میں داخل کریں گے۔(۹)اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو (زباں سے تو) کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا

اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَ

پر ایمان لائے پھر جب ان کو خدا کے بارے میں کچھ تکلیف پہنچی تو وہ لوگوں کی تکلیف دہی کو اللہ کے عذاب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔اور

لَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ

(اے رسولؐ) اگر (تمہارے پاس) تمہارے پروردگار کی مدد آ پہنچی (اور تمہیں فتح ہوئی) تو یہی لوگ کہنے لگتے ہیں کہ ہم بھی تو تمہارے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ساتھ ہی ساتھ تھے بھلا جو کچھ سارے جہان کے دلوں میں ہے کیا خدا بخوبی واقف نہیں (ضرور ہے) (۱۰)اور جن لوگوں نے ایمان

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ

قبول کیا خدا ان کو یقیناً جانتا ہے اور منافقین کو بھی ضرور جانتا ہے۔(۱۱)اور کفّار ایمانداروں سے کہنے لگے کہ ہمارے طریقہ پر چلو اور

مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ

(قیامت میں) تمہارے گناہوں (کے بوجھ) کو ہم (اپنے سر) لے لیں گے۔حالانکہ یہ لوگ ذرا بھی تو ان کے گناہ اٹھانے والے نہیں۔

وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع

یہ لوگ یقینی جھوٹے ہیں۔(۱۲)اور (ہاں) یہ لوگ اپنے (گناہ کے) بوجھے تو یقینی اٹھائیں گے ہی اور اپنے بوجھوں کے ساتھ (جنہیں

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا

گمراہ کیا ان کے) بوجھے بھی اٹھائیں گے اور جو افترا پردازیاں یہ لوگ کرتے رہتے ہیں قیامت کے دن ان سے ضرور ان کی باز پرس

خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ

ہوگی۔(۱۳)اور ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو وہ ان میں پچاس کم ہزار برس رہے (اور ہدایت کیا کیے۔

وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ

اور جب نہ مانا) تو آخر طوفان نے انہیں لے ڈالا۔ اور وہ اس وقت بھی سرکش ہی تھے۔(۱۴) پھر ہم نے نوحؑ اور کشتی میں رہنے والوں کو

لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾

بچالیا اور ہم نے اس واقعہ کو ساری خدائی کے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانی قرار دی (۱۵) اور ابراہیمؑ کو (یاد کرو) جب انہوں نے کہا

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

کہ (بھائیو) خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھتے بوجھتے ہو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔(۱۶) (مگر) تم لوگ تو خدا چھوڑ کر

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ

صرف بتوں کی پرستش کرتے ہو اور جھوٹی باتیں (اپنے دل سے) گھڑتے ہو۔ اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا کو چھوڑ کر جن کی تم پرستش

الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ

کرتے ہو وہ تمہاری روزی کا اختیار نہیں رکھتے بس خدا ہی سے روزی بھی مانگو اور اسی کی عبادت بھی کرو اور اسی کا شکر کرو (کیونکہ) تم لوگ

تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ

(ایک دن) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔(۱۷) اور (اے اہل مکّہ) اگر تم نے (میرے رسول کو) جھٹلایا تو (کچھ پرواہ نہیں) تم سے

الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ

پہلے بھی تو بہتیری امتیں (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں اور رسولؐ کے ذمّہ تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہے۔(۱۸) کیا ان لوگوں نے

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ

اس پر غور نہیں کیا کہ خدا کس طرح مخلوقات کو پہلے پہل پیدا کرتا ہے اور پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا یہ تو خدا کے نزدیک بہت آسان بات

الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ہے۔(۱۹) (اے رسولؐ ان لوگوں سے) تم کہہ دو کہ ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ خدا نے کس طرح پہلے پہل مخلوق کو پیدا کیا

قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَن يَشَاءُ ۖ وَإِلَيْهِ

پھر (اسی طرح) وہی خدا (قیامت کے دن) آخری پیدائش پیدا کرے گا۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ (۲۰) جس پر چاہے

تُقْلَبُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا

عذاب کرے اور جس پر چاہے رحم کرے اور تم لوگ (سب کے سب) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (۲۱) اور نہ تو تم زمین میں خدا کو زیر

لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٢٢﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ

کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور خدا کے سوا نہ تو تمہارا کوئی سرپرست ہے اور نہ مددگار۔ (۲۲) اور جن لوگوں نے خدا کی آیتوں اور (قیامت

اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِن رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

کے دن) اس کے سامنے حاضر ہونے سے انکار کیا میری رحمت سے مایوس ہو گئے ہیں اور ان ہی لوگوں کے واسطے دردناک عذاب ہے۔

أَلِيمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ

(۲۳) غرض ابراہیمؑ کی قوم کے پاس (ان باتوں کا) اس کے سوا اور کوئی جواب نہ تھا کہ باہم کہنے لگے اس کو مار ڈالو یا جلا (کر خاک کر

فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٤﴾

ڈالو (آخر وہ کر گزرے) تو خدا نے ان کو آگ سے بچا لیا۔ اس میں شک نہیں کہ دین دار لوگوں کے واسطے اس واقعہ میں (قدرتِ خدا

وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ

کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ (۲۴) اور (ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے) کہا کہ تم لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر بتوں کو صرف دنیاوی زندگی میں باہم

الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم

محبت کرنے کی وجہ سے (خدا) بنا رکھا ہے۔ پھر قیامت کے دن تم میں سے ایک کا ایک انکار کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت کرے گا

بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٢٥﴾ فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ

اور (آخر) تم لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور (اس وقت) تمہارا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔ (۲۵) تب صرف لوطؑ ابراہیم پر ایمان لائے۔ اور

وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا

ابراہیمؑ نے کہا کہ میں تو دیس چھوڑ کر اپنے رب کی طرف (جہاں اس کو منظور ہو) نکل جاؤں گا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ غالب (اور)

لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ

حکمت والا ہے۔ (۲۶) اور ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ (سا بیٹا) اور یعقوب (سا پوتا) عطا کیا اور ان کی نسل میں پیغمبری اور کتاب قرار دی اور

أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٢٧﴾ وَلُوطًا إِذْ

ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں بھی اس کا بدلہ عطا کیا اور وہ تو آخرت میں بھی یقینی نیکوکاروں سے ہیں۔ (۲۷) اور (رسولؐ) لُوطؑ کو (یاد کرو) جب

قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ

انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ عجب بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے ساری خدائی کے لوگوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔

الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۸ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَ

(۲۸) کیا تم لوگ (عورتوں کو چھوڑ کر قضائے شہوت کے لیے) مردوں کی طرف گرتے ہو اور (مسافروں کی) رہزنی کرتے ہو اور تم لوگ

تَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا

اپنی محفلوں میں بُری بُری حرکتیں کرتے ہو تو (ان سب باتوں کا) لُوطؑ کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ وہ لوگ کہنے لگے کہ

ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۲۹ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ

بھلا اگر تم سچے ہو تو ہم پر خدا کا عذاب تو لے آؤ۔ (۲۹) (تب) لُوطؑ نے دُعا کی پروردگار ان مفسد لوگوں کے مقابلہ میں میری مدد کر (اس

عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۳۰ ع وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ

وقت عذاب کی تیاری ہوئی) (۳۰) اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس (بڑھاپے میں بیٹے کی) خوشخبری لے کر آئے

بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا

تو (ابراہیمؑ سے) بولے ہم لوگ عنقریب اس گاؤں کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں (کیونکہ) اس بستی کے رہنے والے یقینی

ظٰلِمِيْنَ ۝۳۱ ۚۖ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ وقفۃ

(بڑے) سرکش ہیں۔ (۳۱) (یہ سن کر) ابراہیمؑ نے کہا کہ اس بستی میں تو لُوطؑ بھی ہیں۔ وہ فرشتے بولے جو لوگ اس بستی میں ہیں ہم لوگ

لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۳۲ وَلَمَّاۤ اَنْ

ان سے خوب واقف ہیں۔ ہم تو ان کو اور ان کے لڑکے بالوں کو یقینی بچا لیں گے مگر ان کی بیوی کو وہ (البتہ) پیچھے رہ جانے والوں میں

جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ

ہوگی۔ (۳۲) اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لُوطؑ ان کے آنے سے غمگین ہوئے اور ان (کی مہمانی) سے دل تنگ ہوئے (کیونکہ

وَلَا تَحْزَنْ ۫ قف اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ

وہ نوجوان وخوبصورت مردوں کی صورت میں آئے تھے) فرشتوں نے کہا آپ خوف نہ کریں اور کڑھیں نہیں۔ ہم آپ کو اور آپ کے

الْغٰبِرِيْنَ ۝۳۳ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ

لڑکے بالوں کو بچا لیں گے مگر آپ کی بیوی (کیونکہ) وہ تو پیچھے رہ جانے والوں سے ہوگی۔ (۳۳) ہم یقیناً اس بستی کے رہنے والوں پر

السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۳۴ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ

چونکہ یہ بدکاریاں کرتے ہیں۔ ایک آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں۔ (۳۴) اور ہم نے یقینی اس (اُلٹی ہوئی بستی) میں سے سمجھ دار

يَّعْقِلُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

لوگوں کے واسطے (عبرت کی) ایک واضح وروشن نشانی باقی رکھی ہے۔(۳۵) اور (ہم نے) مدین کے رہنے والوں کے پاس ان کے بھائی

اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٣٦﴾

شعیبؑ (کو پیغمبر بنا کر بھیجا) تو انہوں نے (اپنی قوم سے) کہا: اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اور روزِ آخرت کی اُمیّد رکھو اور روئے

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَعَادًا

زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔(۳۶) تو ان لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا پس زلزلہ (بھونچال) نے انہیں لے ڈالا تو وہ لوگ اپنے گھروں

وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۗ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

میں اوندھے زانو کے بل پڑے کے پڑے رہ گئے (۳۷) اور قومِ عاد اور ثمود کو (بھی ہلاک کر ڈالا) اور (اے اہلِ مکّہ) تم کو تو ان

اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿٣٨﴾ ۙ وَقَارُوْنَ وَ

کے (اُجڑے ہوئے) گھر بھی (راستہ آتے جاتے) معلوم ہو چکے اور شیطان نے ان کی نظر میں ان کے کاموں کو اچھا کر دکھایا تھا اور

فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۗ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى

انہیں (سیدھی) راہ پر (چلنے) سے روک دیا تھا، حالانکہ وہ بڑے ہوشیار تھے۔(۳۸) اور (ہم ہی نے) قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی

الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ ۚ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ

(ہلاک کر ڈالا) حالانکہ ان لوگوں کے پاس موسیٰؑ واضح وروشن معجزے لے کر آئے پھر بھی یہ لوگ روئے زمین میں سرکشی کرتے پھرے اور

اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

ہم سے (نکل کر) کہیں آگے نہ بڑھ سکے۔(۳۹) تو ہم نے سب کو ان کے گناہ کی سزا میں لے ڈالا۔ چنانچہ ان میں سے بعض تو وہ تھے

خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ

جن پر ہم نے پتھر والی آندھی بھیجی اور بعض ان میں سے وہ تھے جن کو ایک سخت چنگھاڑ نے لے ڈالا اور بعض ان میں سے وہ تھے جن کو ہم

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ

نے زمین میں دھنسا دیا۔ اور بعض ان میں سے وہ تھے جنہیں ہم نے ڈبو مارا اور یہ بات نہیں کہ خدا نے ان پر ظلم کیا ہو۔ بلکہ (سچ یوں ہے

اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۗ وَاِنَّ اَوْهَنَ

کہ) یہ لوگ خود خدا کی نافرمانی کر کے آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔(۴۰) جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں۔

الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

ان کی مثل اس مکڑی کی سی ہے، جس نے (اپنے خیال ناقص میں) ایک گھر بنایا۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمام گھروں سے بودا گھر

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤٢﴾ وَتِلْكَ

مکڑی کا ہوتا ہے۔ اگر یہ لوگ (اتنا بھی) جانتے ہوں۔ (۴۱) خدا کو چھوڑ کر یہ لوگ جس چیز کو پکارتے ہیں اس سے خدا یقینی واقف ہے

الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللّٰهُ

اور وہ تو (سب پر) غالب اور حکمت والا ہے۔ (۴۲) اور ہم یہ مثالیں لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے بیان کرتے ہیں اور ان کو بس علماء

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٤﴾ ع اُتْلُ

ہی سمجھتے ہیں۔ (۴۳) خدا نے سارے آسمان اور زمین کو بالکل ٹھیک پیدا کیا۔ اس میں شک نہیں کہ اس میں ایمان داروں کے واسطے

مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ

(قدرت خدا کی) یقینی بڑی نشانی ہے۔ (۴۴) (اے رسولؐ) جو کتاب تمہارے پاس نازل کی گئی ہے، اس کی تلاوت کرو اور پابندی

الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا

سے نماز پڑھو بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے باز رکھتی ہے اور خدا کی یاد یقینی بڑا مرتبہ رکھتی ہے۔ اور تم لوگ جو کچھ کرتے ہو

تَصْنَعُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ ق

خدا اس سے واقف ہے۔ (۴۵) اور (اے ایماندارو) مناظرہ نہ کیا کرو اہل کتاب سے مگر عمدہ اور شائستہ الفاظ و عنوان سے لیکن ان میں

اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ

سے جن لوگوں نے تم پر ظلم کیا۔ (ان کے ساتھ رعایت نہ کرو) اور صاف صاف کہہ دو (کتاب) جو ہم پر نازل ہوئی اور جو کتاب تم پر

اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَكَذٰلِكَ

نازل ہوئی ہے ہم تو سب پر ایمان لا چکے اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں (۴۶) اور (اے رسولؐ

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ

جس طرح اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاریں) اسی طرح ہم نے تمہارے پاس کتاب نازل کی تو جن لوگوں کو ہم نے (پہلے) کتاب عطا کی

هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا

ہے وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اور ان (عربوں) میں سے بعض وہ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں کے تو بس پکے

كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ

کٹے کافر ہی منکر ہیں۔ (۴۷) اور (اے رسولؐ) قرآن سے پہلے نہ تو تم کوئی کتاب ہی پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے تم لکھا کرتے

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٤٨﴾ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

تھے۔ ایسا ہوتا تو یہ جھوٹے ضرور (تمہاری نبوت میں) شک کرتے (۴۸) مگر جن لوگوں کو (خدا کی طرف سے) علم عطا ہوا ہے ان کے

الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۹ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ
دل میں یہ (قران واضح وروشن آیتیں ہیں اور سرکشوں کے سوا ہماری آیتوں سے کوئی انکار نہیں کرتا۔ (۴۹) اور (کفّار عرب) کہتے ہیں
عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ
کہ اس (رسولؐ) پر اس کے پروردگار کی طرف سے معجزے کیوں نہیں نازل ہوئے (اے رسولؐ) کہہ دو کہ معجزے تو بس خدا ہی کے
مُّبِيْنٌ ۝۵۰ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ
پاس ہیں اور میں تو صرف صاف صاف (عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں۔ (۵۰) کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر قران
فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۱ ع قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَ
نازل کیا جو ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایماندار لوگوں کے لیے اس میں (خدا کی) بڑی مہربانی اور (اچھی
بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
خاصی) نصیحت ہے۔ (۵۱) تم کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے واسطے خدا کافی ہے جو سارے آسمان وزمین کی چیزوں کو
بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۵۲ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ
جانتا ہے۔ اور جن لوگوں نے باطل کو مانا اور خدا سے انکار کیا وہی لوگ بڑے گھاٹے میں رہیں گے۔ (۵۲) اور (اے رسولؐ) تم سے
بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ
لوگ عذاب کے نازل ہونے کی جلدی کرتے ہیں اور اگر (عذاب کا) وقت معین نہ ہوتا تو یقیناً ان کے پاس اب تک عذاب آ جاتا اور
بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۳ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ
(آخر ایک دن) ان پر اچانک ضرور آ پڑے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی۔ (۵۳) یہ لوگ تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور یہ یقینی
لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝۵۴ ۙ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ
بات ہے کہ دوزخ کافروں کو (اس طرح) گھیر کر رہے گی (کہ رُک نہ سکیں گے)۔ (۵۴) جس دن عذاب ان کے سر کے اوپر سے اور
اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۵ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ
ان کے پاؤں کے نیچے ان کو ڈھانکے ہوگا اور خدا (ان سے) فرمائے گا کہ جو جو کارستانیاں تم (دنیا میں) کرتے تھے اب ان کا مزہ
اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝۵۶ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ
چکھو۔ (۵۵) اے میرے ایماندار بندو میری زمین تو یقیناً کشادہ ہے اور تم میری ہی عبادت کرو۔ (۵۶) ہر نفس کے لئے (ایک نہ
الْمَوْتِ ۫ قف ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝۵۷ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
ایک دن) موت کا مزا ہے پھر تم سب آخر ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (۵۷) اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ
کیے ان کو ہم بہشت کے جھروکوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اچھے چلن والوں کی بھی کیا
نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۞۵۸ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۞۵۹
خوب کھری مزدوری ہے۔ (۵۸) جنہوں نے (دنیا میں مصیبتوں پر) صبر کیا اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں (۵۹) اور زمین
وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ
پر چلنے والوں میں بہتیرے ایسے ہیں جو اپنی روزی اپنے اوپر لادے نہیں پھرتے خدا ہی ان کو بھی روزی دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ بڑا
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞۶۰ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ
سننے والا واقف کار ہے۔ (۶۰) اور (اے رسولؐ) اگر تم ان سے پوچھو کہ (بھلا) کس نے سارے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سورج
سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۞۶۱ اَللّٰهُ يَبْسُطُ
اور چاند کو کام میں لگایا تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر وہ کہاں بہکے چلے جا رہے ہیں۔ (۶۱) خدا ہی اپنے بندوں میں سے جن
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کے لیے) چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا ہی ہر چیز سے واقف
عَلِيْمٌ ۞۶۲ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ
ہے۔ (۶۲) اور (اے رسولؐ) اگر تم اُن سے پوچھو کہ کس نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو اِس کے مرنے
مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
(پڑتی ہونے) کے بعد زندہ (آباد) کیا تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو الحمد للہ۔ مگر ان میں سے بہتیرے
لَا يَعْقِلُوْنَ ۞۶۳ ع وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ
(اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔ (۶۳) اور یہ دنیاوی زندگی تو کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں۔ اور اگر یہ لوگ سمجھیں بوجھیں تو اس میں شک نہیں کہ
الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۞۶۴ فَاِذَا رَكِبُوْا
ابدی زندگی (کی جگہ) تو بس آخرت کا گھر ہے۔ (باقی لغو) (۶۴) پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو نہایت خلوص سے اِس
فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ۵ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى
کی عبادت کرنے والے بن کر خدا سے دعا کرتے ہیں پھر جب انہیں خشکی میں (پہنچا کر) نجات دیتا ہے تو فوراً شرک کرنے لگتے ہیں۔
الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۞۶۵ لا لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا وقفة
(۶۵) تا کہ جو (نعمتیں) ہم نے انہیں عطا کی ہیں اُن کا اِنکار کر بیٹھیں اور تا کہ (دنیا میں) خوب چین لیں۔ تو عنقریب ہی (اس کا

فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ يُتَخَطَّفُ

نتیجہ) انہیں معلوم ہوجائے گا۔(۶۶) کیا ان لوگوں نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے حرم (مکہ) امن واطمینان کی جگہ بنایا حالانکہ ان

النَّاسُ مِنۡ حَوۡلِهِمۡ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ يُؤۡمِنُوۡنَ وَبِنِعۡمَةِ اللّٰهِ يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۶۷﴾

کے گردونواح سے اچک لیے جاتے ہیں تو کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان لاتے ہیں اور خدا کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں (۶۷)

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوۡ كَذَّبَ بِالۡحَقِّ لَمَّا

اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب اس کے پاس کوئی سچّی بات آئے تو جھٹلا دے اس سے بڑھ کر

جَآءَهٗ ؕ اَلَيۡسَ فِىۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًى لِّلۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيۡنَ جَاهَدُوۡا

ظالم کون ہوگا۔ کیا (ان) کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے (ضرور ہے)۔ (۶۸) اور جن لوگوں نے ہماری راہ

فِيۡنَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۶۹﴾ ع

میں جہاد کیا انہیں ہم ضرور اپنی راہ کی ہدایت کریں گے۔ اور اس میں شک نہیں کہ خدا نیکوکاروں کا ساتھی ہے۔ (۶۹)

فضیلت سورۂ روم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ماہ رمضان کی تیئسویں شب کو سورہ روم پڑھے، وہ اہل بہشت سے ہوگا اور اس کلیہ میں کوئی استثنا نہیں۔

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں: ''جو شخص سورہ روم پڑھے گا اسے ہر اس فرشتہ کے حسنات کے مقابل جو زمین اور آسمان کے درمیان اللہ کی تسبیح کرتا ہے، دس گنا اگر ملے گا اور جو کچھ اس نے رات یا دن میں تلف کیا ہے اس کی بھی تلافی ہوجائے گا''

جو شخص اس سورہ کے مضامین کو جو کہ سراسر درس توحید باری تعالیٰ اور براز قیامت عدل وانصاف کے بیان پر مشتمل ہیں اپنے قلب وروح میں جگہ دیگا وہ محسوس کرے گا کہ اللہ تعالیٰ ہر لحظہ اس کا محافظ ونگران ہے، وہ روز جزا اور براز قیامت عدل الٰہی کا یقین رکھے گا اور اس طرح معمور ہاجائے گا کہ وہ اجر عظیم کا مستحق ٹھہرے گا۔

۳۰ سُوۡرَةُ الرُّوۡمِ مَكِّيَّةٌ ۸۴

سورۂ روم مکی سورہ ہے اور اس میں ساٹھ (۶۰) آیات ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ﴿۲﴾ ۙ فِيۡۤ اَدۡنَى الۡاَرۡضِ وَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِهِمۡ

الٓمّٓ۔ (۱) (یہاں سے) بہت قریب کے ملک میں رُومی (نصاریٰ اہل فارس آتش پرستوں سے) ہار گئے (۲) مگر یہ لوگ عنقریب ہی اپنے

سَيَغۡلِبُوۡنَ ﴿۳﴾ ۙ فِىۡ بِضۡعِ سِنِيۡنَ ؕ لِلّٰهِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَمِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَ

ہار جانے کے بعد چند سالوں میں پھر (اہل فارس پر) غالب آجائیں گے۔ (۳) کیونکہ (اس سے) پہلے اور بعد (غرض ہر زمانہ میں) ہر امر کا

يَوۡمَئِذٍ يَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۴﴾ ۙ بِنَصۡرِ اللّٰهِ ؕ يَنۡصُرُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ

اختیار خدا ہی کو ہے اور اس دن ایماندار لوگ خدا کی مدد سے خوش ہو جائیں گے۔ (۴) وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ (سب پر)

الرَّحِيۡمُ ﴿۵﴾ ۙ وَعۡدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخۡلِفُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا

غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ (۵) (یہ) خدا کا وعدہ (ہے) خدا اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (٦) یہ لوگ

يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶﴾ يَعۡلَمُوۡنَ ظَاهِرًا مِّنَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۖۚ وَهُمۡ عَنِ الۡاٰخِرَةِ هُمۡ

بس دُنیاوی زندگی کی ظاہری حالت کو جانتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے بالکل غافل ہیں۔ (۷) کیا ان لوگوں نے اپنے دل میں (اتنا بھی)

غٰفِلُوۡنَ ﴿۷﴾ اَوَلَمۡ يَتَفَكَّرُوۡا فِيۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ۗ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ

غور نہیں کیا کہ خدا نے سارے آسمانوں اور زمین کو اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں بس بالکل ٹھیک اور ایک مقرر معیاد کے

الۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَـقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ

واسطے پیدا کیا ہے اور کچھ شک نہیں کہ بہتیرے لوگ تو اپنے پروردگار (کی بارگاہ) کے حضور (قیامت) ہی کو کسی طرح نہیں مانتے۔ (۸) کیا

بِلِقَآئِ رَبِّهِمۡ لَـكٰفِرُوۡنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ

یہ لوگ روئے زمین پر چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے ان کا انجام کیسا (بُرا) ہوا حالانکہ وہ لوگ ان سے قوت میں

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً وَّاَثَارُوا

بھی کہیں زیادہ تھے اور جس قدر زمین ان لوگوں نے آباد کی ہے اس سے کہیں زیادہ (زمین کی) ان لوگوں نے کاشت بھی کی تھی اور اس کو آباد

الۡاَرۡضَ وَعَمَرُوۡهَاۤ اَكۡثَرَ مِمَّا عَمَرُوۡهَا وَجَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ ؕ

بھی کیا تھا اور ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر واضح و روشن معجزے لے کر آچکے تھے (مگر ان لوگوں نے نہ مانا) تو خدا نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۹﴾ ؕ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ

مگر وہ لوگ (کفر و سرکشی سے) آپ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ (۹) پھر جن لوگوں نے برائی کی تھی ان کا انجام بُرا ہی ہوا۔ کیونکہ ان لوگوں

الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓآٰی اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا

نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ان کے ساتھ مسخرا پن کیا کیے۔ (۱۰) خدا ہی نے مخلوقات کو پہلی بار پیدا کیا پھر وہی دوبارہ (پیدا) کرے گا۔

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ

پھر تم سب لوگ اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (۱۱) اور جس دن قیامت برپا ہوگی (اس دن) گنہگار لوگ ناامید ہو کر رہ جائیں گے۔ (۱۲)

يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ

اور ان کے (بنائے ہوئے خدا کے) شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور یہ لوگ خود بھی اپنے شریکوں سے انکار کر جائیں گے۔

شُرَكَآىِٕهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ

(۱۳) اور جس دن قیامت برپا ہوگی اُس دن (مومنوں سے) کفّار جُدا ہو جائیں گے۔ (۱۴) پھر جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے

السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

عمل کیے تو وہ باغِ بہشت میں نہال کر دیئے جائیں گے۔ (۱۵) مگر جن لوگوں نے کفّر اختیار کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کی حضوری کو

فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

جھٹلایا تو یہ لوگ عذاب میں گرفتار کیے جائیں گے۔ (۱۶) پھر جس وقت تم لوگوں کی شام ہو اور جس وقت تمہاری صبح ہو خدا کی پاکیزگی ظاہر

لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓىِٕكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ

کرو۔ (۱۷) اور سارے آسمان و زمین میں تیسرے پہر کو اور جس وقت تم لوگوں کی دوپہر ہو جائے (وہی قابل تعریف ہے) (۱۸) وہی زندہ

تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا

کو مردہ سے نکالتا ہے اور وہی مردہ کو زندہ سے پیدا کرتا ہے اور زمین کو مرنے (پڑتی ہونے) کے بعد زندہ (آباد) کرتا ہے۔ اور اسی طرح تم

وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ

لوگ بھی (مرنے کے بعد) نکالے جاؤ گے۔ (۱۹) اور اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تم کو مٹّی سے پیدا کیا پھر

وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ

یکایک تم آدمی بن کر (زمین پر) چلنے پھرنے لگے۔ (۲۰) اور اسی (کی قدرت) کی نشانیوں میں ایک یہ (بھی) ہے کہ اس نے تمہارے

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ

واسطے تمہاری ہی جنس کی بیبیاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ساتھ رہ کر چین کرو اور تم لوگوں کے درمیان پیار اور اُلفت پیدا کر دی۔ اس میں شک

لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ

نہیں کہ اس میں غور کرنے والوں کے واسطے (قدرتِ خدا کی) یقینی بہت سی نشانیاں ہیں (۲۱) اور اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں

رَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف بھی ہے یقیناً اس میں واقف کاروں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

(۲۲) اور رات اور دن کو تمہارا سونا اور اس کے فضل و کرم (روزی) کی تلاش کرنا بھی اس کی (قدرت کی) نشانیوں سے ہے۔ بے شک جو

لَآيَاتٍ لِّلْعَالِمِينَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُم

لوگ سُنتے ہیں ان کے لیے اس میں (قدرتِ خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں۔ (۲۳) اور اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے

مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ

کہ وہ تم کو ڈرانے اور اُمید دلانے کے واسطے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے اور اس کے ذریعے سے زمین کو اس کے پڑتی

الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ

ہونے کے بعد آباد کرتا ہے بے شک عقلمندوں کے واسطے اس میں (قدرت خدا کی) بہت سی دلیلیں ہیں (۲۴) اور اسی کی (قدرت کی)

مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَن تَقُومَ

نشانیوں میں ایک یہ بھی ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر (مرنے کے بعد) جس وقت تم کو ایک بار بلائے گا تو سب کے

السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ۚ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْأَرْضِ ۖ

سب زمین سے (زندہ ہو ہو کر) نکل پڑو گے۔ (۲۵) اور جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کے ہیں۔ اور سب اسی کے تابع

إِذَا أَنتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿٢٥﴾ وَلَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهُ

فرمان ہیں (۲۶) اور وہ ایسا (قادر مطلق) ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ (قیامت کے دن) پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت

قَانِتُونَ ﴿٢٦﴾ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَ

آسان ہے اور سارے آسمان و زمین میں سب سے بالاتر اسی کی شان ہے اور وہی (سب پر) غالب حکمت والا ہے۔ (۲۷) اور ہم نے

لَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾ ع

(تمہارے سمجھانے کے واسطے) تمہاری ہی ایک مثل بیان کی ہے ہم نے جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے کیا اس میں تمہارے لونڈی غلاموں میں

ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ ۖ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن

سے کوئی (بھی) تمہارا شریک ہے کہ (وہ اور) تم اس میں برابر ہو جاؤ (اور کیا) تم ان سے ایسا ہی خوف رکھتے ہو جتنا تمہیں اپنے لوگوں کا

شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ

(حق حصّہ نہ دینے میں) خوف ہوتا ہے (پھر بندوں کو خدا کا شریک کیوں بناتے ہو) عقلمندوں کے واسطے ہم یوں اپنی آیتوں کو تفصیل

اَنۡفُسَكُمۡ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿٢٨﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيۡنَ

وار بیان کرتے ہیں (۲۸) مگر سرکشوں نے تو بغیر سمجھے بوجھے اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرلی (اور خدا کا شریک ٹھہرادیا) غرض خدا جسے

ظَلَمُوۡۤا اَهۡوَآءَهُمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ۚ فَمَنۡ يَّهۡدِىۡ مَنۡ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ

گمراہی میں چھوڑ دے (پھر) اسے کون راہِ راست پر لاسکتا ہے اور ان کا کوئی مددگار (بھی) نہیں۔ (۲۹) تو (اے رسولؐ) تم باطل سے

نّٰصِرِيۡنَ ﴿٢٩﴾ فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ؕ فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ فَطَرَ النَّاسَ

کترا کے اپنا رُخ دین کی طرف کیے رہو۔ یہی خدا کی بناوٹ ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے خدا کی (درست کی ہوئی) بناوٹ میں

عَلَيۡهَا ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ ۙ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ

(تغیّر و) تبدل نہیں ہوسکتا یہی مضبوط (اور بالکل سیدھا) دین ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں۔ (۳۰) اسی کی طرف رجوع ہوکر

لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٣٠﴾ ۙ مُنِيۡبِيۡنَ اِلَيۡهِ وَاتَّقُوۡهُ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ

(خدا کی عبادت کرو) اور اسی سے ڈرتے رہو اور پابندی سے نماز پڑھو اور مشرکین سے نہ ہوجانا (۳۱) جنہوں نے اپنے (اصلی) دین میں

الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿٣١﴾ ۙ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا

تفرقہ پردازی کی اور مختلف فرقے بن گئے۔ جو (دین) جس فرقے کے پاس ہے اسی میں نہال نہال ہے۔ (۳۲) اور جب لوگوں کو کوئی

لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿٣٢﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوۡا رَبَّهُمۡ مُّنِيۡبِيۡنَ اِلَيۡهِ

مصیبت چھو بھی گئی تو اسی کی طرف رجوع ہوکر اپنے پروردگار کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب وہ اپنی رحمت کی لذّت چکھا دیتا ہے تو انہی میں

ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمۡ مِّنۡهُ رَحۡمَةً اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ بِرَبِّهِمۡ يُشۡرِكُوۡنَ ﴿٣٣﴾ ۙ

سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں (۳۳) تاکہ جو (نعمت) ہم نے انہیں دی ہے اس کی ناشکری کریں۔ خیر دنیا

لِيَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ ؕ فَتَمَتَّعُوۡا وقفة فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٣٤﴾ اَمۡ اَنۡزَلۡنَا

میں چند روز چین کرلو پھر تو بہت جلد (اپنے کیے کا مزا) تمہیں معلوم ہی ہوگا۔ (۳۴) کیا ہم نے ان لوگوں پر کوئی دلیل نازل کی ہے جو (اس

عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوۡا بِهٖ يُشۡرِكُوۡنَ ﴿٣٥﴾ وَاِذَاۤ اَذَقۡنَا النَّاسَ

کے حق ہونے) کو بیان کرتی ہے جس سے (یہ لوگ خدا کا) شریک ٹھہراتے ہیں۔ (ہرگز نہیں) (۳۵) اور جب ہم نے لوگوں کو اپنی رحمت

رَحۡمَةً فَرِحُوۡا بِهَا ؕ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ اِذَا هُمۡ

(کی لذّت) چکھادی تو وہ اس سے خوش ہوگئے اور جب انہیں اپنے ہاتھوں کی اگلی کارستانیوں کی بدولت کوئی مصیبت پہنچی تو یکبارگی مایوس

يَقۡنَطُوۡنَ ﴿٣٦﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ

ہوکر بیٹھ رہتے ہیں۔ (۳۶) کیا ان لوگوں نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ خدا ہی جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کردیتا ہے اور (جس کی چاہتا

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ

ہے) تنگ کر دیتا ہے کچھ شک نہیں کہ اس میں ایماندار لوگوں کے واسطے قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ (۳۷) تو (اے رسولؐ

وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ؗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اپنے) قرابتدار (فاطمہ زہراؑ) کا حق (فدک) دیدو اور محتاج پردیسی کا (بھی) جو لوگ خدا کی خوشنودی کے خواہاں ہیں ان کے حق میں سب

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا۠ فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا

سے یہی بہتر ہے اور ایسے ہی لوگ (آخرت میں) اپنی دلی مرادیں پائیں گے۔ (۳۸) اور تم لوگ جو سود دیتے ہو تا کہ لوگوں کے مال و

عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

دولت میں ترقی ہو تو (یاد رہے کہ ایسا مال) خدا کے ہاں پھولتا پھلتا نہیں۔ اور تم لوگ جو خدا کی خوشنودی کے ارادہ سے زکوٰۃ دیتے ہو تو ایسے

الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ

ہی لوگ خدا کی بارگاہ سے) دونا دون لینے والے ہیں۔ (۳۹) خدا وہ (قادر و توانا) ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ پھر اسی نے روزی دی پھر وہی تم

هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا

کو مار ڈالے گا پھر وہی تم کو (دوبارہ) زندہ کرے گا بھلا تمہارے (بنائے ہوئے خدا کے) شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان کاموں

یُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ

میں سے کچھ بھی کر سکے جسے یہ لوگ (اس کا) شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاک و پاکیزہ اور برتر ہے۔ (۴۰) خود لوگوں ہی کے اپنے

لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِیْرُوْا فِی

ہاتھوں کی کارستانیوں کی بدولت خشک و تر میں فساد پھیل گیا تا کہ جو کچھ یہ لوگ کر چکے ہیں خدا ان کو ان میں سے بعض کرتوتوں کا مزہ چکھا

الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ

دے گا تا کہ یہ لوگ (اب بھی) باز آئیں۔ (۴۱) (اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ جو لوگ اس کے قبل گزر

مُّشْرِكِیْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ

گئے ان (کے افعال) کا انجام کیا ہوا ان میں سے بہتیرے تو مشرک ہی ہیں (۴۲) تو (اے رسولؐ) تم اپنا رخ مضبوط (اور سیدھے) دین

لَهٗ مِنَ اللّٰهِ یَوْمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَ مَنْ عَمِلَ

کی طرف کئے رہو اس دن کے آنے سے پہلے جو خدا کی طرف سے آ کر رہے گا (اور) کوئی اسے روک نہیں سکتا۔ اس دن لوگ (پریشان

صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ یَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لا لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

ہو کر) الگ الگ ہو جائیں گے۔ (۴۳) جو کافر بن بیٹھا اس پر اس کے کفر کا وبال ہے اور جنہوں نے اچھے کام کیے وہ اپنے ہی لیے آسائش

الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٤٥﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ

کا سامان کر رہے ہیں (۴۴) تا کہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کیے ان کو خدا اپنے فضل (وکرم) سے اچھی جزاء عطا کرے گا۔ وہ

یُّرْسِلَ الرِّیٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّ لِیُذِیْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ

یقینا کفّار سے اُلفت نہیں رکھتا۔ (۴۵) اسی (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ہواؤں کو (بارش کی) خوشخبری کے واسطے

وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

(قبل سے) بھیج دیا کرتا ہے اور تا کہ تمہیں اپنی رحمت کی لذّت چکھائے اور اس لیے بھی کہ (اس کی بدولت) کشتیاں اس کے حکم سے چل

رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ؕ

کھڑی ہوں اور تا کہ تم اس کے فضل (وکر) م سے (اپنی روزی کی) تلاش کرو اور اس لیے بھی تا کہ تم شکر کرو۔ (۴۶) اور (اے رسولؐ) ہم

وَ كَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٤٧﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ

نے تم سے پہلے اور بھی بہت سے پیغمبران کی قوموں کے پاس بھیجے تو وہ پیغمبر واضح و روشن معجزے لے کر آئے (مگر ان لوگوں نے نہ مانا) تو

سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَ یَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ

ان مجرموں سے ہم نے (خوب) بدلہ لیا اور ہم پر تو مومنین کی مدد کرنا لازم تھا ہی۔ (۴۷) خدا ہی وہ (قادر و توانا) ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے تو

یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ

وہ بادلوں کو اڑائے اڑائے پھرتی ہیں۔ پھر وہی خدا بادل کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور (کبھی) اس کو ٹکڑے (ٹکڑے)

یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ

کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ لوندیاں اس کے درمیان سے نکل پڑتی ہیں۔ پھر جب خدا انہیں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے برسا

لَمُبْلِسِیْنَ ﴿٤٩﴾ فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ

دیتا ہے تو وہ لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں۔ (۴۸) اگرچہ یہ لوگ ان پر (بارانِ رحمت) نازل ہونے سے پہلے (بارش سے) شروع ہی سے

مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٥٠﴾

بالکل مایوس (اور مجبور) تھے۔ (۴۹) غرض خدا کی رحمت کے آثار کی طرف دیکھو تو کہ وہ کیوں کر زمین کو اس کی پڑتی ہونے کے بعد آباد کرتا

وَ لَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ ﴿٥١﴾

ہے۔ بے شک یقینی وہی مُردوں کو زندہ کرنے والا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ (۵۰) اور اگر ہم (کھیتی کی نقصان دہ) ہوا بھیجیں پھر لوگ کھیتی کو

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿٥٢﴾

(اسی ہوا کی وجہ سے) زرد (پژمردہ) دیکھیں تو وہ لوگ اس کے بعد (فوراً) ناشکری کرنے لگیں۔ (۵۱) (اے رسولؐ) تم تو (اپنی) آواز نہ

وَمَآ اَنۡتَ بِهٰدِ الۡعُمۡىِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا

مُردوں ہی کو سنا سکتے ہو اور نہ بہروں کو سنا سکتے ہو (خصوصاً) جب وہ پیٹھ پھیر کر چلے جائیں۔ (۵۲) اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے

فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ؏ ۝۵۳ اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ

(پھیر کر) راہ پر لا سکتے ہو۔ تم تو بس انہی لوگوں کو سنا (سمجھا) سکتے ہو جو ہماری آیتوں کو دل سے مانیں پھر یہی لوگ اسلام لانے والے

ضُعۡفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ ضُعۡفًا وَّشَيۡبَةً ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَ

ہیں۔ (۵۳) خدا ہی تو ہے جس نے تمھیں ایک (نہایت) کمزور چیز (نطفہ) سے پیدا کیا پھر اسی نے (تم میں بچپنے کی) کمزوری کے بعد

هُوَ الۡعَلِيۡمُ الۡقَدِيۡرُ ۝۵۴ وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ يُقۡسِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۙ۬

(شباب کی) قوّت عطا کی پھر اسی نے (تم میں جوانی کی) قوّت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا پیدا کر دیا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور

مَا لَبِثُوۡا غَيۡرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوۡا يُؤۡفَكُوۡنَ ۝۵۵ وَقَالَ الَّذِيۡنَ

وہی بڑا واقف کار اور (ہر چیز پر) قابو رکھتا ہے۔ (۵۴) اور جس دن قیامت برپا ہوگی تو گنہگار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ وہ (دنیا میں) گھڑی

اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَالۡاِيۡمَانَ لَقَدۡ لَبِثۡتُمۡ فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوۡمِ الۡبَعۡثِ ۖ

بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرے یوں ہی لوگ (دنیا میں بھی) افترا پردازیاں کرتے رہے۔ (۵۵) اور جن لوگوں کو (خدا کی بارگاہ سے) علم اور

فَهٰذَا يَوۡمُ الۡبَعۡثِ وَلٰـكِنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝۵۶ فَيَوۡمَئِذٍ لَّا

ایمان دیا گیا ہے جواب دیں گے کہ (ہائیں) تم تو خدا کی کتاب کے مطابق روز قیامت تک (برابر) ٹھہرے رہے پھر یہ تو قیامت ہی کا دن

يَنۡفَعُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مَعۡذِرَتُهُمۡ وَلَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ۝۵۷ وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا

ہے مگر تم لوگ تو اس کا یقین ہی نہ رکھتے تھے۔ (۵۶) تو اس دن سرکش لوگوں کو نہ ان کی عذر معذرت کچھ کام آئے گی اور نہ ان کی شنوائی

لِلنَّاسِ فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنۡ جِئۡتَهُمۡ بِاٰيَةٍ

ہوگی۔ (۵۷) اور ہم نے تو اس قرآن میں (لوگوں کے سمجھانے کو) ہر طرح کی مثل بیان کر دی۔ اور اگر تم ان کے پاس کوئی سا معجزہ لے آؤ تو

لَّيَـقُوۡلَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا مُبۡطِلُوۡنَ ۝۵۸ كَذٰلِكَ يَطۡبَعُ

بھی یقیناً کفّار بول اٹھیں گے کہ تم لوگ نرے دغا باز ہو۔ (۵۸) جو لوگ سمجھ (اور علم) نہیں رکھتے ان کے دلوں پر (نظر کر کے) خدا یوں

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۵۹ فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ

تصدیق کرتا ہے (کہ یہ ایمان نہ لائیں گے)۔ (۵۹) تو (اے رسولؐ) تم صبر کرو بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے اور (کہیں) ایسا نہ ہو کہ

وَّلَا يَسۡتَخِفَّنَّكَ الَّذِيۡنَ لَا يُوۡقِنُوۡنَ ؏ ۝۶۰

جو لوگ (تمہاری) تصدیق نہیں کرتے تمھیں (بہکا کر) خفیف کر دیں۔ (۶۰)

فضیلت سورۂ دخان

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص شبِ جمعہ اور جمعہ کے دن سورۂ دخان کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت میں گھر بنائے گا۔

آپؐ ہی سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورہ کو رات کو پڑھے گا تو ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہوں گے۔

ایک اور حدیث میں ابوحمزہ ثمالی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یوں روایت کی ہے:

''جو شخص اپنی فرض ونفل نمازوں میں سورۂ دخان کی تلاوت کرے گا خدا اسے ان لوگوں کے ساتھ محشور کرے گا۔ جو قیامت کے دن امن وامان میں ہونگے اسے اپنے عرش کے زیر سایہ رکھے گا۔ اس کا حساب آسان طریقے سے لے گا اور اس کے نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا''۔

۴۴ سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ ۶۴

سورۂ دخان مکی سورہ ہے اور اس میں انسٹھ (۵۹) آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا

حٰمٓ۔ (۱) واضح و روشن کتاب (قرآن) کی قسم (۲) ہم نے اس کو مبارک رات (شب قدر) میں نازل کیا بے شک ہم (عذاب

كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ

سے) ڈرانے والے تھے۔ (۳) اسی رات کو تمام دنیا کے حکمت و مصلحت کے (سال بھر کے) کام فیصل کیے جاتے ہیں (۴) یعنی

اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾ ۚ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

ہمارے ہاں سے حکم ہو کر (بے شک) ہم ہی (پیغمبروں کے) بھیجنے والے ہیں۔ (۵) یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے۔ وہ بے شک

الْعَلِيْمُ ۙ ﴿۶﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ

بڑا سننے والا واقف کار ہے۔ (۶) سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا مالک۔ اگر تم میں یقین کرنے کی

مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ

صلاحیت ہے (تو کرو) (۷) اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی جلاتا اور مارتا ہے تمہارا مالک اور تمہارے اگلے

اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ

باپ داداؤں کا بھی مالک ہے (۸) لیکن یہ لوگ تو شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ (۹) تو تم اس دن

يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ

کا انتظار کرو کہ آسمان سے ظاہر بظاہر دھواں نکلے گا (۱۰) (اور) لوگوں کو ڈھانک لے گا یہ دردناک

اَلِيْمٌ ﴿١١﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ اَنّٰى لَهُمُ

عذاب ہے۔ (۱۱) (کہ کفّار بھی گھبرا کر کہیں گے کہ) پروردگارا ہم سے عذاب کو دُور دفع کر دے ہم ابھی ایمان لاتے ہیں۔ (۱۲) (اس

الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا

وقت) بھلا کیا ان کو نصیحت ہوگی جب ان کے پاس پیغمبر آ چکے جو صاف صاف بیان کر دیتے تھے (۱۳) اس پر بھی ان لوگوں نے اس سے منہ پھیرا

مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿١٤﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿١٥﴾

اور کہنے لگے یہ تو (سکھایا) پڑھایا ہوا دیوانہ ہے۔ (۱۴) (اچھا خیر) ہم تھوڑے دن کے لیے عذاب کو ٹال دیتے ہیں مگر (ہم جانتے ہیں) تم

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا

ضرور پھر کفر کرو گے۔ (۱۵) ہم بے شک (ان سے) پورا بدلہ تو بس اس دن لیں گے جس دن سخت پکڑ پکڑیں گے۔ (۱۶) اور ان سے

قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿١٧﴾ اَنْ اَدُّوْٓا

پہلے ہم نے قوم فرعون کی آزمائش کی اور ان کے پاس ایک عالی قدر پیغمبر (موسیٰؑ) آئے (۱۷) (اور کہا) کہ خدا کے بندوں (بنی اسرائیل)

اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى

کو میرے حوالے کر دو میں (خدا کی طرف سے) تمہارا ایک امانتدار پیغمبر ہوں (۱۸) اور خدا کے سامنے سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس ایک واضح

اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٩﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ

وروشن دلیل لے کر آیا ہوں (۱۹) اور اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو گے میں اپنے اور تمہارے رب (خدا) کی پناہ مانگتا ہوں (۲۰) اور

اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿٢١﴾ فَدَعَا

اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لائے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ (مگر وہ ستانے لگے) (۲۱) تب موسیٰؑ نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ بڑے شریر

رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ

لوگ ہیں۔ (۲۲) تو (خدا نے حکم دیا کہ) تم میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو راتوں رات لے کر چلے جاؤ اور تمہارا پیچھا بھی ضرور

مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٤﴾

کیا جائے گا (۲۳) اور دریا کو اپنی حالت پر ٹھہرا ہوا چھوڑ (کر پار ہو) جاؤ (تمہارے بعد) ان کا سارا لشکر ڈبو دیا جائے گا (۲۴)

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۙ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ۙ﴿۲۶﴾

وہ لوگ (خدا جانے) کتنے باغ اور چشمے (۲۵) اور کھیتیاں اور نفیس مکانات اور آرام کی چیزیں (۲۶) جس میں وہ عیش اور چین کیا

وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۙ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ قف وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾

کرتے تھے چھوڑ گئے۔ (۲۷) یوں ہی ہوا، اور ہم نے ان تمام چیزوں کا دوسرے لوگوں کو مالک بنایا۔ (۲۸)

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ع ﴿۲۹﴾

تو ان لوگوں پر آسمان و زمین کو بھی رونا نہ آیا اور نہ انہیں مہلت ہی دی گئی۔ (۲۹)

وَ لَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۙ﴿۳۰﴾ مِنْ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے (۳۰) فرعون (کے پنجہ)

فِرْعَوْنَ ط اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ لَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ

سے نجات دی۔ وہ بے شک سرکش اور حد سے باہر نکل گیا تھا۔ (۳۱) اور ہم نے بنی اسرائیل کو

عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ج ﴿۳۲﴾ وَ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا

سمجھ بوجھ کر سارے جہان سے برگزیدہ کیا تھا۔ (۳۲) اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں ان کی صریحی

مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۙ﴿۳۴﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى

آزمائش تھی۔ (۳۳) یہ (کفّارِ مکّہ مسلمانوں سے) کہتے ہیں (۳۴) کہ ہمیں تو صرف ایک بار مرنا ہے اور پھر ہم دوبارہ (زندہ

وَ مَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾

کرکے) اٹھائے نہ جائیں گے۔ (۳۵) تو اگر تم سچّے ہو تو ہمارے باپ داداؤں کو (زندہ کرکے) لے تو آؤ۔ (۳۶)

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط اَهْلَكْنٰهُمْ ز

بھلا یہ لوگ (قوت میں) اچھے ہیں یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے ہو چکے ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا (کیونکہ) وہ

اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

ضرور گنہگار تھے۔ (۳۷) اور ہم نے سارے آسمانوں اور زمین اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں ان کو کھیلتے

وَ مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

ہوئے نہیں بنایا۔ (۳۸) ان دونوں کو ہم نے بس ٹھیک (مصلحت سے) پیدا کیا مگر ان میں کے بہتیرے لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿۴۰﴾ يَوْمَ

نہیں جانتے۔ (۳۹) بے شک فیصلہ (قیامت) کا دن ان سب (کے دوبارہ زندہ ہونے) کا مقرر وقت ہے۔ (۴۰) جس

لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَنْ

دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ (۴۱) مگر جس پر خدا رحم فرمائے بے شک وہ

رَّحِمَ اللّٰهُ ۚ إِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿٤٣﴾

(خدا) سب پر غالب بڑا رحم والا ہے۔ (۴۲) (آخرت میں) تھوہر کا درخت (۴۳) ضرور گنہگار کا کھانا ہوگا (۴۴)

طَعَامُ الْأَثِيْمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٦﴾

جیسے پگھلا ہوا تانبا وہ پیٹوں میں اس طرح ابال کھائے گا (۴۵) جیسے کھولتا ہوا پانی ابال کھاتا ہے۔ (۴۶)

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ إِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَأْسِهٖ

(فرشتوں کو حکم ہوگا) اس کو پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ میں لے جاؤ (۴۷) پھر اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی

مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿٤٩﴾

کا عذاب ڈالو (۴۸) (پھر اس سے طعناً کہا جائے گا) اب مزا چکھ بے شک تو بڑی عزت والا سردار ہے۔ (۴۹)

إِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ أَمِيْنٍ ﴿٥١﴾

یہ وہی (دوزخ) تو ہے جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔ (۵۰) بے شک پرہیزگار لوگ امن کی جگہ (۵۱)

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٢﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّإِسْتَبْرَقٍ

(یعنی) باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ (۵۲) ریشم کی (کبھی) باریک اور کبھی دبیز پوشاکیں پہنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے

مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٥٣﴾ كَذٰلِكَ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا

سامنے بیٹھے ہوں گے (۵۳) ایسا ہی ہوگا اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کی تزویج کر دیں گے۔ (۵۴) وہاں

بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ

اطمینان سے ہر قسم کے میوے (کھانے کے لیے) منگوائیں گے (۵۵) وہاں پہلی دفعہ کی موت کے سوا ان کو موت کی تلخی

الْأُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ

چکھنی ہی نہ پڑے گی اور خدا ان کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ (۵۶) (یہ) تمہارے پروردگار کا فضل ہے یہی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾

تو بڑی کامیابی ہے۔ (۵۷) تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں (اس لیے) آسان کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں۔ (۵۸)

فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٥٩﴾

تو (نتیجہ کے) تم بھی منتظر رہو یہ لوگ بھی منتظر رہیں۔ (۵۹)

فضیلت سورۂ جمعہ

ایک حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے:

''جو شخص سورہ جمعہ کی تلاوت کرے، اللہ اسے بلاد مسلمین میں سے ان لوگوں کی تعداد سے جو نماز جمعہ میں شرکت کرتے ہیں اور ان لوگوں کی تعداد سے جو اس میں شرکت نہیں کرتے، دس گنا نیکیاں بخشے گا''۔

۶۲ سُوۡرَۃُ الۡجُمُعَۃِ مَدَنِیَّۃٌ ۱۱۰

سورۂ جمعہ مکی سورہ ہے اس میں ۱۱۰ آیات ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے (سب) خدا کی تسبیح کرتی ہے جو (حقیقی) بادشاہ پاک ذات غالب

الْحَكِيْمِ ۝١ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا

حکمت والا ہے (۱) وہی تو ہے جس نے مکہ والوں میں ان ہی میں کا ایک رسولؐ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا

آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور عقل کی باتیں سکھاتے ہیں اگرچہ اس کے پہلے تو یہ

مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢ ۙ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ

لوگ صریحی گمراہی میں (پڑے ہوئے) تھے۔(۲) اور ان میں سے ان لوگوں کی طرف بھی (بھیجا) جو ابھی تک

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٣ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

ان سے ملحق نہیں ہوئے اور وہ تو غالب حکومت والا ہے۔(۳) یہ خداوند تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٤ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ

اور خدا تو بڑے فضل (وکرم) کا مالک ہے۔(۴) جن لوگوں (کے سروں) پر توریت لدوائی گئی پھر

ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ

انہوں نے اس (کے بار) کو نہ اُٹھایا ان کی مثل گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں۔ جن لوگوں

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا ان کی بھی کیا بری مثال ہے اور خدا ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں

الظّٰلِمِيْنَ ۝٥ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ

پہنچایا کرتا۔(۵) (اے رسولؐ تم) کہہ دو اے یہودیو اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم ہی خدا کے دوست ہو

مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٦ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ

اورلوگ نہیں، تو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو موت کی تمنا کرو۔(۶) اور یہ لوگ ان اعمال کے

اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٧ قُلْ اِنَّ

سبب جو یہ پہلے کرچکے ہیں کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے اور خدا تو ظالموں کو جانتا ہے۔(۷) (اے رسولؐ) تم

الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى

کہہ دو کہ موت جس سے تم لوگ بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہارے سامنے آئے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨ۧ يٰٓاَيُّهَا

والے (خدا) کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے پس جو کچھ بھی تم کرتے تھے وہ تمہیں بتا دے گا۔(۸) اے ایماندارو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى

جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لیے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (نماز) کی

ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٩

طرف دوڑ پڑو اور (خرید و) فروخت چھوڑ دو۔ اگر تم سمجھتے ہو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔(۹)

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ

پھر جب نماز ہوچکے تو زمین میں (جہاں چاہو) جاؤ اور خدا کے فضل سے (اپنی روزی کی)

اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٠ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً

تلاش کرو اور خداکو بہت یاد کرتے رہو تاکہ تم دلی مرادیں پاؤ۔(۱۰) اور (ان کی حالت تو یہ ہے) جب یہ لوگ

اَوْ لَهْوَۨا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑیں اور تم کو کھڑا ہوا چھوڑ دیں۔(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ جو چیز خدا کے ہاں ہے

مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝١١ۧ

وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔(۱۱)

فضیلت سورۂ منافقون

ایک حدیث میں پیغمبر گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے:

''جو شخص سورہ منافقون کو پڑھے وہ ہر قسم کے نفاق سے پاک ہوجاتا ہے''۔

ایک اور حدیث میں امام صادق علیہ السلام سے آیا ہے:

''ہمارے شیعوں میں سے ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ شب جمعہ میں ''سورہ اعلیٰ'' پڑھے اور جمعہ کے دن نماز ظہر میں ''سورۂ جمعہ'' اور ''سورۂ منافقون'' پڑھے''۔

اس کے بعد آپ علیہ السلام نے مزید فرمایا:

''جب وہ ایسا کرے گا تو گویا اس نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کو انجام دیا اور اس کی جزا اور ثواب اللہ کے ہاں جنت ہے''۔

٦٣ سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ ١٠٤

سورۂ منافقون مکی سورہ ہے اس میں ١١ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

(اے رسولؐ) جب تمہارے پاس منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو اقرار کرتے ہیں کہ آپ یقیناً خدا کے رسولؐ ہیں اور خدا بھی

اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ ① اِتَّخَذُوْٓا

جانتا ہے کہ تم یقینی اس کے رسولؐ ہو۔ مگر خدا ظاہر کیے دیتا ہے کہ یہ لوگ (اپنے اعتقاد کے لحاظ سے) ضرور جھوٹے ہیں۔ (١) ان لوگوں

اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے تو (اسی کے ذریعہ سے لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ بے شک یہ لوگ جو کام کرتے ہیں بُرے

يَعْمَلُوْنَ ② ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ

ہیں۔ (٢) یہ اس سبب سے کہ (ظاہر میں) ایمان لائے پھر کافر ہوگئے تو ان کے دلوں پر (گویا) مہر لگا دی گئی ہے تو اب

لَا يَفْقَهُوْنَ ③ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا

یہ سمجھتے ہی نہیں۔ (٣) اور جب تم ان کو دیکھو گے تو (تناسب اعضا کی وجہ سے) ان کا قد و قامت تمہیں بہت اچھا معلوم ہوگا اور اگر

تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ

گفتگو کریں گے تو ایسی کہ تم توجہ سے سنو (مگر عقل سے خالی) گویا دیواروں سے لگائی ہوئی بیکار لکڑیاں ہیں ہر چیخ کی آواز کو

عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ④ وَ

سنتے ہیں کہ ان پر ہی آپڑی یہ لوگ (تمہارے) دشمن ہیں تم ان سے بچے رہو خدا انہیں مار ڈالے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔(۴) اور

اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَ

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہؐ تمہارے واسطے مغفرت کی دعا کریں تو وہ لوگ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور

رَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ⑤ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ

تم ان کو دیکھو گے کہ تکبّر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔(۵) تم ان کی مغفرت کی دعا مانگو یا نہ مانگو ان

لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى

کے حق میں برابر ہے کیونکہ خدا تو انہیں ہرگز بخشے گا نہیں۔ خدا تو ہرگز بدکاروں کو منزل مقصود

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑥ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ

تک نہیں پہنچایا کرتا۔(۶) یہ وہی لوگ تو ہیں جو (انصار سے) کہتے ہیں کہ جو (مہاجرین) رسولؐ خدا

رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

کے پاس رہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ یہ لوگ خود تتّر بتّر ہو جائیں حالانکہ سارے آسمان اور زمین کے

لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ⑦ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

خزانے خدا ہی کے پاس ہیں مگر منافقین نہیں سمجھتے۔(۷) یہ لوگ تو کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینہ پہنچے تو

لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

عزت دار لوگ (خود) ذلیل (رسولؐ) کو ضرور باہر کر دیں گے حالانکہ عزّت تو خاص خدا اور اس کے

وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ⑧ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ

رسولؐ اور مومنین کے لیے ہے مگر منافقین نہیں جانتے۔(۸) اے ایماندارو تمہارے مال اور

اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

تمہاری اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے گا تو وہی

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ⑨ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

لوگ گھاٹے میں رہیں گے۔(۹) اور ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کر ڈالو قبل

يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ

اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو (اس کی نوبت نہ آئے کہ) کہنے لگے کہ پروردگارا تونے مجھے

قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٠ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا

تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دی تاکہ خیرات کرتا اور نیکو کاروں سے ہوجاتا۔(۱۰) اور جب کسی کی موت آجاتی ہے

اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١١ ع

تو خدا اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔(۱۱)

فضیلت سورۂ اعلیٰ

اس سورہ کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے:

''جو شخص سورہ اعلیٰ کی تلاوت کرے، اللہ ہر اس حرف کے بدلے جو اس نے ابراہیم، موسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا ہے دس نیکیاں اسے عطا فرمائے گا۔''

ایک حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

''جو شخص اپنے فرائض یا نوافل میں سورۂ اعلیٰ کی تلاوت کرے تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجا (انشاءاللہ)''۔

مجموعہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ یہاں تک کہ ایک حدیث میں حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ سورہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب سورہ تھا۔

۸۷ سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ ۸

سورۂ اعلیٰ مکی سورہ ہے اس میں ۸ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢ ۠ وَالَّذِيْ قَدَّرَ

(اے رسولؐ) اپنے عالی شان پروردگار کے نام کی تسبیح کرو(۱) جس نے (ہر چیز) کو پیدا کیا اور درست کیا(۲) اور جس نے (اس کا)

فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ

اندازہ مقرر کیا پھر راہ بتائی (۳) اور جس نے (حیوانات کے لیے) چارہ اگایا (۴) پھر اُسے خشک سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا۔ (۵) ہم

فَلَا تَنْسٰٓى ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ

تمہیں (ایسا) پڑھا دیں گے کہ کبھی بھولو ہی نہیں۔ (۶) مگر جو خدا چاہے (منسوخ کردے) بے شک وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور

لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾ وَ

چھپے ہوئے کو بھی (۷) اور ہم تم کو آسان طریقہ کی توفیق دیں گے (۸) تو جہاں تک سمجھانا مفید ہو سمجھاتے رہو۔ (۹) جو خوف رکھتا ہو وہ تو

يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِیْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا

فوری سمجھ جائے گا (۱۰) اور بدبخت اس سے پہلوتہی کرے گا (۱۱) جو (قیامت میں) بڑی (تیز) آگ میں داخل ہوگا (۱۲) پھر نہ

يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ

وہاں مرے ہی گا نہ جیئے گا۔ (۱۳) وہ یقیناً دلی مراد کو پہنچا جو (شرک سے) پاک ہوا (۱۴) اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا اور نماز

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ

پڑھتا رہا۔ (۱۵) مگر تم لوگ تو دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو (۱۶) حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور دیرپا ہے۔ (۱۷) بیشک یہی بات اگلے

الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

صحیفوں (۱۸) ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی ہے۔ (۱۹)

فضلیت سورۂ شمس

یہ سورہ جو حقیقت میں ''تہذیب نفس'' اور دلوں کو آلائشوں اور ناپاکیوں سے پاک کرنے والا سورہ ہے، اسی معنی کے محور پر گردش کرتا ہے البتہ اس سورہ کے آغاز میں، اس مطلب کو ثابت کرنے کے لئے فلاح ورستگاری تہذیب نفس کی مرہون منت ہے، عالم خلقت کے گیارہ اہم موضوعات اور اللہ کی ذات پاک کی قسم کھائی گئی ہے۔

اس سورہ کی فضلیت کے بارے میں بس اتنا ہی کافی ہے کہ ایک حدیث میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے:

''جو شخص اس سورہ کو پڑھے گا تو گویا اس نے ان تمام چیزوں کی تعداد میں جن پر سورج اور چاند طلوع کرتے ہیں صدقہ دیا ہے''

اور مسلمہ طور پر یہ فضیلت اس شخص کے لئے ہے جو اس چھوٹے سے سورہ کے عظیم مطالب پر دل و جان سے عمل کرے اور تہذیب نفس کو اپنا قطعی وظیفہ سمجھے۔

۹۱ سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ۲٦

سورۂ شمس مکی سورہ ہے اس میں ۲٦ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۞١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۞٢ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۞٣

سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی (۱) اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے (۲) اور دن کی جب اسے چمکا دے (۳) اور رات کی جب

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۞٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۞٥ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۞٦

اسے ڈھانک لے (۴) اور آسمان کی جس نے اُسے بنایا (۵) اور زمین کی اور جس نے اُسے بچھایا (٦) اور جان کی اور

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۞٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۞٨ قَدْ اَفْلَحَ

جس نے اُسے درست کیا (۷) پھر اس کی بدکاری اور پرہیزگاری کو اسے سمجھا دیا (۸) (قسم ہے) جس نے اس (جان) کو گناہ

مَنْ زَكّٰهَا ۞٩ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۞١٠ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا ۞١١

سے) پاک رکھا وہ تو کامیاب ہوا (۹) اور جس نے اسے دبا دیا وہ نامراد رہا۔ (۱۰) قوم ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا (۱۱)

اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ۞١٢ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۞١٣

جب ان میں ایک بڑا بدبخت اُٹھ کھڑا ہوا (۱۲) تو خدا کے رسول نے ان سے کہا کہ خدا کی اونٹنی ہے اور اسے پانی پینے دینا۔ (۱۳)

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۞ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۞١٤

مگر ان لوگوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو خدا نے ان کے گناہ کے سبب سے ان پر عذاب نازل کیا پھر برابر کر دیا (۱۴)

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۞١٥

اور اس کو ان کے بدلے کا کوئی خوف تو ہے نہیں (۱۵)

فضیلت آیت الکرسی

مصباح کفعمی میں جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص آیت الکرسی پابندی سے پڑھے گا خداوند عالم اس

کے قلب کو حکمت، ایمان، خلوص، توکل اور وقار سے بھر دے گا اور جو اس کو آب زمزم یا آب باراں سے لکھ کر پئے گا اس کے جسم سے ہر بیماری دور ہو جائے گی نیز وسوسۂ شیاطین اور مرض نسیاں سے نجات پائے گا اور جو اس کو تعویذ بنا کر پہنے گا وہ وحشی جانوروں، حشرات الارض، سحر اور ہر مرض سے بچا رہے گا اور جو آیت الکرسی کا ورد کرے گا وہ عذاب الٰہی سے محفوظ رہے گا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى

خدا ہی وہ (ذات پاک) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) زندہ ہے (اور) سارے جہاں کا سنبھالنے والا ہے۔ اس کو نہ اُونگھ آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ يَعۡلَمُ مَا

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے کون ایسا ہے جو بغیر اس کی اجازت کے اس کے پاس (کسی کی) سفارش کرے۔

بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ ۚ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ

جو کچھ ان کے سامنے (موجود) ہے (وہ) اور جو کچھ ان کے پیچھے (ہو چکا) ہے (خدا سب کو) جانتا ہے اور لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز پر بھی احاطہ نہیں

كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا يَـُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۲۵۵﴾

کر سکتے مگر وہ (جسے) جتنا چاہے (سکھا دے) اس کی کرسی سب آسمانوں اور زمینوں کو گھیرے ہوئے ہے اور ان دونوں (آسمان و زمین) کی نگہداشت

لَاۤ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَىِّ ۚ فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ

اس پر (کچھ بھی) گراں نہیں اور وہ (بڑا) عالی شان بزرگ مرتبہ ہے۔ (۲۵۵) دین میں کسی طرح کی زبردستی نہیں کیونکہ ہدایت گمراہی سے (الگ) ظاہر

وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ

ہو چکی تو جس شخص نے جھوٹے خداؤں (بتوں) سے انکار کیا اور خدا ہی پر ایمان لایا تو اس نے وہ مضبوط رسّی پکڑ لی ہے جو ٹوٹ ہی نہیں سکتی اور خدا (سب

عَلِيۡمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ يُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ؕ وَالَّذِيۡنَ

کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے۔ (۲۵۶) خدا ان لوگوں کا سرپرست ہے جو ایمان لا چکے کہ انہیں (گمراہی کی) تاریکیوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی میں

كَفَرُوۡۤا اَوۡلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوۡتُ ۙ يُخۡرِجُوۡنَهُمۡ مِّنَ النُّوۡرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ

لاتا ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے سرپرست شیطان ہیں کہ ان کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں ڈال دیتے ہیں

اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۵۷﴾

یہی لوگ تو جہنمی ہیں (اور) یہی اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (۲۵۷)

فضیلت سورۂ قدر

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس سورت کو ایک بار پڑھنے کا ثواب ماہِ رمضان کے روزوں کے برابر ہے۔ اِس سورت کی بکثرت تلاوت رزق کی ترقی کا باعث ہے۔ سوتے وقت گیارہ بار پڑھے تو موجبِ حفاظت ہے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص سواری پر سوار ہوتے وقت اس سورہ کو پڑھے تو یہ سورہ اس کے لئے موجبِ سلامتی ہے۔

۹۷ سُوْرَۃُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ ۲۵

سورۂ قدر مکی ہے اور اس سورہ میں پانچ (۵) آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا (۱) اور تم کو کیا معلوم شب قدر کیا ہے۔ (۲)

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

شب قدر (مرتبہ اور عمل میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے (۳) اس (رات) میں اپنے پروردگار کی طرف سے (سال بھر کی) ہر بات کا حکم

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵

لے کر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور روح (امری) آتی ہے۔ (۴) یہ رات صبح کے طلوع ہونے تک (از سر تا پا) سلامتی ہے۔ (۵)

فضیلت سورۂ کافرون

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس سورت کے پڑھنے والے چوتھائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ سرکش شیاطین پڑھنے والے سے دُور ہوجاتے ہیں۔ شرک سے بری اور قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

۱۰۹ سُوْرَۃُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ ۱۸

سورۂ کافرون مکی سورہ ہے اور اس میں چھ (۶) آیت ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ

کہہ دو کہ اے کافرو (۱) تم جن چیزوں کو پوجتے ہو میں ان کو نہیں پوجتا (۲) اور جس کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں

اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾

کرتے۔(۳) اور جنہیں تم پوجتے ہو میں اُن کا پوجنے والا نہیں (۵) اور جس کی میں عبادت کرتا ہوں تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں۔(۵)

لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ﴿۶﴾

تمہارے لئے اپنا دین ہے میرے لئے میرا دین۔(۶)

فضیلت سورۂ کوثر

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص واجب اور نفل نمازوں میں اس سورۃ کی تلاوت کرے گا اس کو کوثر نصیب ہوگا۔

ایک حدیث میں ہے کہ اسے جنّت کی نہر سے سیراب کیا جائے گا اور قیامت تک عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربان ہونے والے جانوروں سے دس گُنا زیادہ ثواب ملے گا۔

۱۰۸ سُوۡرَۃُ الۡکَوۡثَرِ مَکِّیَّۃٌ ۱۵

سورۂ کوثر مکی سورہ ہے اور اس میں تین (۳) آیت ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ؕ﴿۲﴾

(اے رسُولؐ) ہم نے تم کو کوثر عطا کیا۔(۱) تو تم اپنے پروردگار کی نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو (۲)

اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾

بے شک تمہارا دشمن بے اولاد رہے گا۔(۳)

فضیلت سورۂ اخلاص

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس سورت کو جس نے ایک بار پڑھا اس نے گویا ایک تہائی قرآن ختم کیا۔

۱۱۲ سُوْرَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ ۲۲

سورۂ اخلاص مکی ہے اس میں چار (۴) آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝۳

(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ خدا ایک ہے۔ (۱) خدا برحق بے نیاز ہے۔ (۲) نہ اس نے کسی کو جنا نہ اس کو کسی نے جنا (۳)

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

اور اس کا کوئی ہم سر نہیں۔ (۴)

فضیلت سورۃ الفلق

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص ماہِ صیام میں اس سورت کو واجب اور نفل نمازوں میں پڑھے گا تو گویا اس نے مکہ میں روزے رکھے اور اسے حج اور عمرہ ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔ معوذتین یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس کے تعویذ کا پاس رکھنا نظرِ بد کے لئے مفید ہے۔

حضرت امام باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ دو رکعت نماز شُفع میں سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھنا چاہیے اور آخری رکعت یعنی وتر میں سورۂ اخلاص پڑھنا چاہیے، خداوند عالم کے نزدیک ایسی نماز مقبول ہے۔

۱۱۳ سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ ۲۰

سورۂ فلق مکی سورہ ہے اور اس میں پانچ (۵) آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾

کہہ دو کہ میں صبح کے مالک کی (۱) ہر چیز کی بُرائی سے جو اس نے پیدا کی پناہ مانگتا ہوں (۲) اور اندھیری رات کی برائی سے جب اس کا اندھیرا

وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

چھا جائے (۳) اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کی برائی سے (جب پھونکے) (۴) اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرے۔ (۵)

فضیلت سورۃ الناس

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں اس سورت کی تلاوت ہر شب کرے گا اس کا گھر جنّات اور وسواس سے نجات پائے گا۔ نیز جس بچے کے گلے میں اس سورت کا تعویذ رہے گا وہ بچہ جنّات کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اگر سونے سے پہلے معوذتین کو پڑھے تو ہر آفت سے امن میں رہے گا۔ اگر ان سورتوں کو درد کی جگہ پر پڑھے تو خداوند عالم شفا عطا فرمائے گا۔

۱۱۴ سُوۡرَۃُ النَّاسِ مَکِّیَّۃٌ ۲۱

سورۂ ناس مکی سورہ ہے اور اس میں چھ (۶) آیات ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ

(اے رسولؐ) تم کہو کہ میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے پروردگار (۱) لوگوں کے بادشاہ (۲) لوگوں کے معبود کی (۳) (شیطانی) وسوسہ

الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾

کی برائی سے جو (خدا کے نام سے) پیچھے ہٹ جاتا ہے (۴) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا کرتا ہے (۵)

مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

جنات میں سے ہو خواہ آدمیوں میں سے۔ (۶)

قرآنی دعائیں

۱- رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ [۱]

پروردگار ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہم کو عذاب جہنّم سے محفوظ فرما۔

۲- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ

ان کا کہنا ہے کہ پروردگار جب تو نے ہمیں ہدایت دے دی ہے تو اب ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا ہونے پائے اور ہمیں اپنے پاس

اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۸﴾ [۲]

سے رحمت عطا فرما کہ تو بہترین عطا کرنے والا ہے۔

۳- رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ [۳]

پرودگار سے دعا کی کہ مجھے اپنی طرف سے ایک پاکیزہ اولاد عطا فرما کہ تو ہر ایک کی دعا کا سننے والا ہے۔

۴- رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

خدایا ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ ہمارے امور میں زیادتیوں کو معاف فرما۔ ہمارے قدموں کو ثبات عطا فرما اور کافروں

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ [۴]

کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

۵- رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ

پروردگار ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اب اگر تو معاف نہ کرے گا اور رحم نہ کرے گا تو ہم خسارہ اٹھانے والوں میں

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ [۵]

ہو جائیں گے۔

---

[۱] سورۂ بقرہ

[۲] سورۂ آلِ عمران

[۳] سورۂ آلِ عمران

[۴] سورۂ آلِ عمران

[۵] سورۂ اعراف

٦- رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٦﴾ ع [1]

خدایا ہم پر صبر کی بارش فرما اور ہمیں مسلمان دنیا سے اٹھانا۔

٧- فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِيْ

تو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے اور دنیا و آخرت میں میرا ولی اور سرپرست ہے مجھے دنیا سے فرمانبردار

مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠١﴾ [2]

اٹھانا اور صالحین سے ملحق کر دینا۔

٨- رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾ [3]

پروردگار ہم کو اپنی رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے کام میں کامیابی کا سامان فراہم کردے۔

٩- فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾ لا وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾ [4]

تو اب مجھے ایک ایسا ولی اور وارث عطا فرما دے۔(۵) پروردگار اسے اپنا پسندیدہ بھی قرار دے دے۔

١٠- رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ لا وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ لا وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ

پروردگار میرے سینے کو کشادہ کردے (۲۵) میرے کام کو آسان کردے (۲۶) اور میری زبان کی گرہ کو کھول

لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ لا يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ ص [5]

دے (۲۷) کہ یہ لوگ میری بات سمجھ سکیں (۲۸)

١١- رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ صلے رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿٤٠﴾ [6]

پروردگار مجھے اور میری ذریت میں نماز قائم کرنے والے قرار دے اور پروردگار میری دعا کو قبول کرلے (۴۰)

١٢- رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ ع [7]

پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنین کو اس دن بخش دینا جس دن حساب قائم ہوگا (۴۱)

---

[1] سورۂ اعراف

[2] سورۂ یوسف

[3] سورۂ کہف

[4] سورۂ مریم

[5] سورۂ طٰہ

[6] سورۂ ابراہیم

[7] سورۂ ابراہیم

۱۳۔ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾ [۱]

پروردگار مجھے اچھی طرح سے آبادی میں داخل کر اور بہترین انداز سے باہر نکال اور میرے لئے ایک طاقت قرار دے دے جو میری مددگار ثابت ہو(۸۰)

۱۴۔ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾ [۲]

(پروردگار) مجھے بیماری نے چھولیا ہے اورتو بہترین رحم کرنے والا ہے(۸۳)

۱۵۔ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ [۳]

(پروردگار) تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو پاک و بے نیاز ہے اور میں اپنے نفس پر ظلم کرنے والوں میں سے تھا(۸۷)

۱۶۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ [۴]

پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ دینا کہ تو تمام وارثوں سے بہتر وارث ہے(۸۹)

۱۷۔ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ [۵]

پروردگار میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر کہ تو بہترین رحم کرنے والا ہے(۱۱۸)

۱۸۔ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ [۶]

پروردگار ہم سے عذاب جہنم کو پھیر دے کہ اس کا عذاب بہت سخت اور پائیدار ہے(۶۵)

۱۹۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ [۷]

خدایا ہمیں ہماری ازواج اور اولاد کی طرف سے خنکی چشم عطا فرما اور ہمیں صاحبانِ تقویٰ کا پیشوا بنا دے(۷۴)

---

[۱] سورۂ بنی اسرائیل

[۲] سورۂ انبیا

[۳] سورۂ انبیا

[۴] سورۂ انبیا

[۵] سورۂ مومنون

[۶] سورۂ فرقان

[۷] سورۂ فرقان

۲۰۔ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ

خدایا مجھے علم وحکمت عطا فرما اور مجھے صالحین کے ساتھ ملحق کردے (۸۳) اور میرے لئے آئندہ نسلوں میں سچی زبان اور ذکر خیر

فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ

قرار دے (۸۴) اور مجھے جنت کے وارثوں میں سے قرار دے (۸۵) اور میرے مربی کو بخش دے کہ وہ گمراہوں میں سے ہے

مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا

(۸۶) اور مجھے اس دن رسوا نہ کرنا جب سب قبروں سے اٹھائے جائیں گے (۸۷) جس دن مال اور اولاد کوئی کام نہ آئے گا

بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾ [۱]

(۸۸) مگر وہ جو قلب سلیم کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو (۸۹)

۲۱۔ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ

پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تونے مجھے اور میرے والدین کو عطا کی ہے اور ایسا نیک عمل کروں

اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ [۲]

کہ تو راضی ہوجائے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے (۱۹)

۲۲۔ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۱﴾ [۳]

پروردگار مجھے ظالم قوم سے محفوظ رکھنا (۲۱)

۲۳۔ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ [۴]

پروردگار مجھے ایک صالح فرزند عطا فرما (۱۰۰)

۲۴۔ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ [۵]

پروردگار اس عذاب کو ہم سے دور کردے ہم ایمان لے آنے والے ہیں (۱۲)

۲۵۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ

خدایا ہمیں معاف کردے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جنہوں نے ایمان میں ہم پر سبقت کی ہے اور ہمارے دلوں میں صاحبانِ

[۱] سورۂ شعراء
[۲] سورۂ نمل
[۳] سورۂ قصص
[۴] سورۂ صافات
[۵] سورۂ دخان

قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع [1]

ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ نہ قرار دینا کہ تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے (۱۰)

۲۶- رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۴﴾ [2]

خدایا! تیری ہی طرف رجوع کیا ہے اور تیری ہی طرف بازگشت بھی ہے (۴)

۲۷- رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

خدایا مجھے کفّار کے لئے فتنہ و بلا نہ قرار دینا اور مجھے بخش دینا کہ تو ہی صاحبِ عزت اور

الْحَكِيْمُ ﴿۵﴾ [3]

صاحبِ حکمت ہے (۵)

۲۸- رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ [4]

خدایا! ہم ان تمام باتوں پر ایمان لے آئے جو تو نے نازل کی ہیں اور تیرے رسول کی پیروی کی لہٰذا ہمارا نام اپنے رسول کے گواہوں میں درج کرلے (۵۳)

۲۹- رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ ج رَبَّنَا

پروردگار اب ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہماری برائیوں کی پردہ پوشی فرما اور ہمیں نیک بندوں کے ساتھ محشور فرما (۱۹۳) پروردگار

وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

جو تو نے اپنے رسولوں سے وعدہ کیا ہے اسے عطا فرما اور روزِ قیامت ہمیں رسوا نہ کرنا کہ تو وعدہ کے خلاف

الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ [5]

نہیں کرتا (۱۹۴)

۳۰- رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ ج [6]

پروردگار ہم ایمان لے آئے۔ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں آتشِ جہنّم سے بچالے (۱۶)

---

[1] سورۂ حشر

[2] سورۂ ممتحنہ

[3] سورۂ ممتحنہ

[4] سورۂ آلِ عمران

[5] سورۂ آلِ عمران

[6] سورۂ آلِ عمران

۳۱۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ
خدایا ہمیں معاف کر دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جنہوں نے ایمان میں ہم پر سبقت کی ہے اور ہمارے دلوں میں صاحبانِ
قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ [1]
ایمان کے لئے کسی طرح کا کینہ نہ قرار دینا کہ تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے (۱۰)

حضرت علی علیہ السلام کے تین دعائیہ کلمات

اِلٰهِىْ كَفٰى بِىْ عِزًّا اَنْ اَكُوْنَ لَكَ عَبْدًا
میرے معبود میری عزت کیلئے یہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں
وَ كَفٰى بِىْ فَخْرًا اَنْ تَكُوْنَ لِىْ رَبًّا
اور میرے فخر کے لئے یہی کافی ہے کہ تو میرا پروردگار ہے
اَنْتَ كَمَا اُحِبُّ فَاجْعَلْنِىْ كَمَا تُحِبُّ.
تو ایسا ہے جیسا کہ میں چاہتا ہوں پس مجھے ویسا بنادے جیسا کہ تو چاہتا ہے۔

امام صادق علیہ السلام سے مروی ایک دعا

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَ الْاَبْصَارِ — يَا مُدَبِّرَ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ
اے دلوں اور بصیرتوں کے پلٹنے والے — اے رات اور دن کی تدبیر کرنے والے
يَا مُحَوِّلَ الْحَوْلِ وَ الْاَحْوَالِ — حَوِّلْ حَالَنَا اِلٰى اَحْسَنِ الْحَالِ
اے خوف اور حالات کے پلٹنے والے — میرے حالات کو اچھے حالات میں بدل دے

[1] سورۂ حشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَشْرَفِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ.

اصول دین

ا۔توحید:

علمائے علم کلام کی اصطلاح میں توحید وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات اور افعال کا علم ہوتا ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ قَالَ: لَمَّا وَافَى اَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا بِنَيْسَابُورَ وَ اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا اِلَى الْمَاْمُونِ اجْتَمَعَ اِلَيْهِ اَصْحَابُ الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ تَرْحَلُ عَنَّا وَ لَا تُحَدِّثُنَا بِحَدِيثٍ فَنَسْتَفِيدَهُ مِنْكَ وَ كَانَ قَدْ قَعَدَ فِي الْعَمَّارِيَّةِ فَاَطْلَعَ رَاْسَهُ وَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبِي جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبِي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبِي عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبِي الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبِي اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ سَمِعْتُ جَبْرَئِيلَ يَقُولُ سَمِعْتُ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حِصْنِي فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِي اَمِنَ مِنْ عَذَابِي قَالَ فَلَمَّا مَرَّتِ الرَّاحِلَةُ نَادَانَا بِشُرُوطِهَا وَ اَنَا مِنْ شُرُوطِهَا.

قَالَ مُصَنِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ شُرُوطِهَا الْاِقْرَارُ لِلرِّضَا ع بِاَنَّهُ اِمَامٌ مِنْ قِبَلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الْعِبَادِ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ عَلَيْهِم. [1]

شیخ ابوجعفر الصدوق نے فرمایا کہ مجھ سے محمد بن موسیٰ بن متوکل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہا: مجھ سے بیان کیا محمد بن الصوفی نے کہا: مجھ سے بیان کیا یوسف بن عقیل نے، ان سے اسحاق بن راھویہ نے کہا جب اچانک ابوالحسن الرضا علیہ السلام مامون کے ملنے کے ارادے سے نیشاپور تشریف لائے تو آپ کے گرد اصحاب حدیث جمع ہوگئے اور انہوں نے آپ سے درخواست کی کہ اے فرزند رسول آپ یہاں سے تشریف لے جائیں گے اور کوئی حدیث نہیں بیان فرمائیں گے تاکہ ہم آپ سے استفادہ کریں۔ اس وقت آپ عماری میں تشریف فرما تھے، پس اس وقت آپ نے (امام علی رضا علیہ السلام نے) اپنا سر مبارک (محمل سے) نکالا اور فرمایا: میں نے اپنے پدر بزگوار موسیٰ بن جعفر (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے سنا، انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے پدر بزرگوار جعفر بن محمد (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سنا، انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے پدر بزگوار محمد بن علی (امام محمد باقر علیہ السلام) سے سنا، انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے پدر بزگوار علی بن الحسین (امام زین العابدینؑ) سے سنا، انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے پدر بزرگوار حسین بن علی علیہما السلام سے سنا، انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے پدر بزرگوار علی بن طالب علیہما السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، انہوں نے فرمایا: میں نے جبرئیل سے سنا، انہوں نے فرمایا: میں نے اللہ جل جلالہ سے سنا، کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے پس جو میرے قلعے میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہا، جب سواری امامؑ کی گزرنے لگی تو امام نے ندا دی اور فرمایا کہ یہ کچھ شرائط کے ساتھ ہے اور میں ان شرائط میں سے ہوں۔

شیخ ابوجعفر الصدوق فرماتے ہیں کہ ان شرائط میں امام رضا علیہ السلام کا اقرار ہے کیونکہ امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لئے آیا ہے اور اس کی اطاعت تمام بندوں پر فرض ہے۔ (اس طرح معلوم ہوا کہ کلمہ پڑھنے یعنی لا الہ الا اللہ کہنے کے لئے ایک مفترض الطاعۃ امام کا اقرار بھی ضروری ہے)

.........عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ع فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ- هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقَى وَ لَا يُشْرِكَ بِي عَبْدِي شَيْئًا وَ اَنَا اَهْلٌ اِنْ لَمْ يُشْرِكْ بِي عَبْدِي شَيْئًا اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَ

---

[1] التوحید (للصدوق)، ص ۲۵

قَالَ﴿ع﴾ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اَقْسَمَ بِعِزَّتِهِ وَ جَلَالِهِ اَنْ لَا يُعَذِّبَ اَهْلَ تَوْحِيدِهِ بِالنَّارِ اَبَداً. [1]

علی بن حمزۃ نے ابوبصیر سے، ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے، اللہ عزوجل کے اس قول کی (وہ اہل تقویٰ میں سے ہے اور اہل مغفرت میں سے ہے) روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اہل ہوں کہ بندہ مجھ سے ڈرے اور کہ میں اہل ہوں اس بات کا کہ میرا بندہ کوئی شرک نہ کرے، اور میں اہل ہوں کہ میرے جس بندے نے کبھی کوئی شرک نہیں کیا بے شک میں اس کو جنت میں داخل کروں۔ اور فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قسم کھائی ہے اپنی عزت وجلال کی کہ اہل توحید پر کبھی بھی جہنم میں عذاب نہیں کیا جائے گا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: الْمُوجِبَتَانِ مَنْ مَاتَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ [وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ] دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ دَخَلَ النَّارَ. [2]

جابر بن عبداللہ الانصاریؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ یہ دونوں امر موجبات میں سے ہیں کہ جو مر جائے اور گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے اللہ کے (وہ ذات واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں) جنت میں داخل کیا جائے گا اور جو کوئی مر جائے اور اللہ کے لئے شرک کرے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ﴿ع﴾ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ضَمِنَ لِلْمُؤْمِنِ ضَمَاناً قَالَ قُلْتُ وَ مَا هُوَ قَالَ ضَمِنَ لَهُ اِنْ هُوَ اَقَرَّ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ بِالنُّبُوَّةِ وَ لِعَلِيٍّ﴿ع﴾ بِالْاِمَامَةِ وَ اَدَّى مَا افْتُرِضَ عَلَيْهِ اَنْ يُسْكِنَهُ فِي جِوَارِهِ قَالَ قُلْتُ فَهٰذِهِ وَ اللهِ الْكَرَامَةُ الَّتِي لَا يُشْبِهُهَا كَرَامَةُ الْآدَمِيِّينَ. [3]

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ مومنین کے لئے ضامن ہے چند باتوں میں، میں نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ اس بات کی ضمانت کہ وہ اقرار کنندہ ہے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت

---

[1] التوحید (للصدوق)، ص: ۴۰

[2] التوحید (للصدوق)، ص: ۴۰

[3] التوحید (للصدوق)، ص: ۱۹

کا، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اور حضرت علی علیہ السلام کی امامت کا اور ان اعمال کی ادائیگی کا جو اس پر فرض ہیں۔ تو وہ سکونت کرے گا اسکے جوار میں (یعنی جنت میں) میں نے کہا خدا کی قسم یہ مومن کی وہ کرامت ہے جس کی تشبیہ عام انسانوں میں نہیں ملتی۔

(الف)۔صفات ثبوتیہ:

جو صفتیں حضرت ذات باری تعالیٰ کے لائق ہیں۔اس کی تمام صفات عین ذات ہیں یعنی کوئی صفت اس کی ذات سے کبھی بھی الگ تھی نہ ہوگی۔

(۱) قدیم: یعنی وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ [۱] وہی اول ہے اور وہی آخر۔

(۲) قادر: یعنی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے جیسے اس عالم کو پیدا کیا ہے چاہے تو دوسرا پیدا کرے۔اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ [۲] بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۳) عالم: یعنی ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ. (البقرہ۔۲۹) وہ (اللہ) ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

(۴) حی: زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔اَلْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ [۳] وہ (اللہ) ایسا زندہ ہے جس کو موت نہیں ہے۔

(۵) مُرید: یعنی صاحب ارادہ ہے جو چیز وقوع پذیر ہوتی ہے اس کے ارادہ اور اختیار سے ہوتی ہے۔وہ اپنے افعال میں مجبور نہیں ہے۔اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ. [۴] بے شک ہر چیز اس کے (اللہ) کے امر میں ہے جب وہ کسی چیز کے کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ چیز ہو جاتی ہے۔

(۶) مُدرک: ہر چیز کے ظاہر و باطن کا ادراک رکھنے والا ہے۔بغیر حواس خمسہ کے۔اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ. [۵] بے شک اللہ سے آسمان اور زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

---

[۱] الحدید۔۳

[۲] البقرہ۔۲۰

[۳] الفرقان۔۵۸

[۴] یٰسین۔۸۲

[۵] آل عمران۔۵

(۷) متکلم: خود کلام نہیں کرتا مگر جس چیز میں چاہے تو کلام کی صلاحیت پیدا کر دیتا ہے: وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا [۱] اور اللہ نے موسیٰؑ سے کلام بھی کیا۔

(۸) صادق: وہ صادق الوعد ہے۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. [۲] بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر ان میں کے اکثر نہیں جانتے۔

(ب) صفات سلبیہ:

جو صفات اللہ تعالیٰ کی ذات کے لائق نہیں ہیں۔

(۱) لاشریک: یعنی وہ اپنی ذات میں کوئی مثل و نظیر نہیں رکھتا، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۣ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ [۳] اور جب لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے نصیحت کرتے ہوئے کہا اے بیٹا اللہ کے بارے میں کبھی شرک نہ کرنا (اللہ کا شریک کسی کو نہ بنانا)، بے شک شرک ایک بہت بڑا گناہ ہے جس کی بخشش نہیں۔

(۲) مرکب نہیں: وہ اپنے وجود میں مادہ کا محتاج نہیں ہے جس طرح دوسری تمام اشیاء اپنے وجود میں مادہ (ایٹم) کی محتاج ہیں۔

(۳) وہ زمان و مکان نہیں رکھتا: وہ کسی جگہ اور کسی مقام میں نہیں ہے وہ زمان و مکان کی قید سے منزہ ہے۔ وہ اپنی قدرت کاملہ سے ہر جگہ موجود ہے۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ. [۴] اور ہم (اللہ) تو اس (انسان) کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

(۴) حلول نہیں کرتا: یعنی کسی کے بدن میں سماتا نہیں ہے۔ جیسے انسان کے بدن میں روح سماتی ہے۔ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ. [۵] مشرق و مغرب اللہ ہی کے ہیں پس جہاں کہیں (قبلہ کی طرف) رخ کرلو خدا ہی کا سامنا ہے، بے شک خدا بڑی گنجائش والا ہے۔

---

[۱] النساء۔۱۶۴

[۲] یونس۔۵۵

[۳] لقمان۔۱۳

[۴] قٓ۔۱۶

[۵] البقرہ۔۱۱۵

(۵) محل حوادث نہیں: یعنی اللہ مختلف حالات اور کیفیات سے منزہ ہے جیسے بچپن جوانی اور بڑھاپا یا سونا اور جاگنا وغیرہ۔اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ.[۱] خدا ہی وہ (ذات پاک) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) زندہ ہے (اور) سارے جہان کا سنبھالنے والا ہے اس کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔

(۶) غیر مرئی: یعنی اللہ کو دیکھ نہیں سکتے نہ دنیا میں نہ آخرت میں۔لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ ۫ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ ۚ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ.[۲] اس (اللہ) کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں نہ دنیا میں نہ آخرت میں، اور وہ لوگوں کی نظروں کو خوب دیکھتا ہے، اور وہ بڑا باریک بین خبردار ہے۔

(۷): محتاج ذات وصفات نہیں:۔اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ.[۳] بے شک اللہ ہر (ہر چیز سے) بے پروا (اور بہر حال) قابل حمد وثنا ہے۔

(۸): سب صفات عین ذات ہیں:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِیدِ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ وَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ جَمِیعاً عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی عَنْ اَبِیہِ وَ الْحُسَیْنِ بْنِ سَعِیدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِی عُمَیْرٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی اَبِی عَبْدِ اللّٰہِ ؑ فَقَالَ لِی اَ تَنْعَتُ اللّٰہَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ ھَاتِ فَقُلْتُ ھُوَ السَّمِیعُ الْبَصِیرُ قَالَ ھَذِہِ صِفَةٌ یَشْتَرِکُ فِیھَا الْمَخْلُوقُونَ قُلْتُ فَکَیْفَ تَنْعَتُہُ فَقَالَ ھُوَ نُورٌ لَا ظُلْمَةَ فِیہِ وَ حَیَاةٌ لَا مَوْتَ فِیہِ وَ عِلْمٌ لَا جَھْلَ فِیہِ وَ حَقٌّ لَا بَاطِلَ فِیہِ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِہِ وَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِالتَّوْحِیدِ.[۴]

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالی کی توصیف بیان کرتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا کس طرح میں نے کہا وہ سمیع البصیر ہے یعنی سنتا اور دیکھتا ہے۔آپ نے فرمایا یہ وہ صفت ہے جس میں مخلوق مشترک ہے، میں نے کہا آپ کس طرح اللہ تعالٰی کی تعریف بیان کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ نور ہے جس کی کوئی ظلمت نہیں، اور حی

---

[۱] البقرہ۔۲۵۵

[۲] الانعام۔۱۰۳

[۳] لقمان۔۲۶

[۴] التوحید (للصدوق)، ص: ۱۴۶

ہے جس کے لئے کوئی موت نہیں، اور وہ علم ہے جس میں کوئی جہل نہیں، اور وہ حق ہے جس میں کوئی باطل نہیں، ہشام کہتے ہیں اس کے بعد میں امام کی خدمت سے ایسا نکلا کہ میں اب توحید میں تمام عام انسانوں سے بہتر علم رکھتا ہوں۔

ایک عالم پڑھنے لکھنے کے بعد عالم بنتا ہے ایک کاتب کتابت سیکھنے کے بعد کاتب بنتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اس کی عین ذات ہیں، مصنف کتاب التوحید، الشیخ ابوجعفر الصدوق فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی ذات کا وصف بیان کریں گے تو ہم اس کی صفات کی اضداد کی نفی کریں گے جب ہم کہیں گے کہ وہ 'حی' یعنی زندہ ہے تو حیات کی ضد موت کی اس کی ذات میں نفی کریں گے، اور جب ہم کہیں گے کہ وہ 'علیم' یعنی ہر چیز جانتا ہے تو ہم اسکی ضد، جہل کی اسکی ذات میں نفی کریں گے، اور جب ہم کہیں گے کہ وہ 'سمیع' ہے یعنی سننے والا تو اس کی ضد نہ سننے والا کی نفی کریں گے۔ اور جب ہم کہیں گے کہ وہ 'بصیر' یعنی سب کچھ دیکھنے والا ہے تو اس کی ضد نہ دیکھ سکنے والا کی اس کی ذات میں نفی کریں گے وغیرہ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اس کی عین ذات ہیں، اس کی تمام صفات اسکی ذات سے الگ نہیں ہیں۔

۲۔عدل:

یہ عقیدہ کہ اللہ عادل ہے ظالم نہیں ہے۔ ہر انسان حتیٰ کہ وہ شخص بھی جو دین کو التزامی نہیں قرار دیتا فطری طور پر حسن عدل اور قبح ظلم کا ادراک کرتا ہے۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ [۱]

ضرور خدا اور فرشتوں اور علم والوں نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود قابل پرستش نہیں ہے اور وہ خدا عدل و انصاف کے ساتھ (کارخانہ عالم کا سنبھالنے والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی ہر چیز پر) غالب و دانا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بھی عدل کا حکم دیا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ۔ [۲]

---

[۱] آل عمران۔۱۸

[۲] النحل۔۹۰

''بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے''۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ. [۱]

''(اے رسول) کہہ دو میرے پروردگار کا حکم عدالت کے ساتھ ہے۔

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. [۲]

''اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں (اپنا) نائب قرار دیا ہے تم لوگوں کے درمیان بالکل ٹھیک فیصلہ کر لیا کرو اور نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ یہ پیروی تمہیں خدا کی راہ سے بہکا دے گی''۔

یہ بات عدالت الٰہی سے بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ خود تو اپنے بندوں کو عدل کا حکم دے مگر خود بندوں پر ظلم کرے۔ظلم تین اسباب سے خالی نہیں جہل، عجز، لغو اور عبث۔

اور یہ تینوں اسباب اللہ تعالیٰ سے محال ہیں۔اللہ تعالیٰ ان تینوں اسباب سے منزہ بالذات ہے تو واجب ہوا کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے ظالم نہیں۔

۳۔نبوت:

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. [۳]

''(پہلے) سب لوگ ایک ہی دین رکھتے تھے پھر (آپس میں جھگڑنے لگے) خدا نے (نجات سے) خوشخبری دینے والے اور (عذاب سے) ڈرانے والے پیغمبروں کو بھیجا اور ان پیغمبروں کے ساتھ برحق کتاب بھی نازل کی تاکہ جن باتوں میں لوگ جھگڑتے تھے (کتاب خدا) اس کا فیصلہ کر دے اور پھر (افسوس تو یہ ہے کہ)

---

[۱] الاعراف۔۲۹

[۲] سورہ ص۔۲۶

[۳] بقرہ۔آیت ۲۱۳

اس حکم سے اختلاف کیا بھی توان لوگوں نے جن کو کتاب دی گئی تھی (اور وہ بھی) جب ان کے پاس خدا کے صاف صاف احکام آ چکے اس کے بعد (اور وہ بھی) آپس کی شرارت سے تب خدا نے اپنی مہربانی سے (خالص) ایمانداروں کووہ راہ حق دکھادی جس مین ان لوگوں نے اختلاف ڈال رکھا تھااور خداجس کو چاہے راہ راست کی ہدایت کرتا ہے۔''

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ. [1]

''اور ہم نے جب کبھی کوئی پیغمبر بھیجا تو اسکو اسکی قوم کی زبان میں باتیں کرتا ہوا تا کہ ان کے سامنے (ہمارے احکام) بیان کرسکیں تو یہی خدا جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور وہی سب پر غالب حکمت والا ہے۔''

ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی و رسول اللہ کی طرف سے تمام بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں۔قرآن مجید میں چوبیس انبیاء کے نام مذکور ہوئے ہیں۔۱۔حضرت آدمؑ ۲۔حضرت شیثؑ ۳۔حضرت نوحؑ ۴۔حضرت ہودؑ ۵۔حضرت صالحؑ ۶۔حضرت شعیبؑ ۷۔حضرت یحیٰؑ ۸۔حضرت ذکریاؑ ۹۔حضرت ہارونؑ ۱۰۔حضرت ذوالکفلؑ ۱۱۔حضرت ابراہیمؑ ۱۲۔حضرت لوطؑ ۱۳۔حضرت موسیٰؑ ۱۴۔حضرت اسمٰعیلؑ ۱۵۔حضرت اسحٰقؑ ۱۶۔حضرت یعقوبؑ ۱۷۔حضرت یوسفؑ ۱۸۔حضرت داؤدؑ ۱۹۔حضرت سلیمانؑ ۲۰۔حضرت ایوبؑ ۲۱۔حضرت یونسؑ ۲۲۔حضرت الیاسؑ ۲۳۔حضرت عیسیٰؑ ۲۴۔آخری نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ چودہ بڑے رسول ہیں اور پانچ اولی العزم پیغمبر ہیں۔شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کا قول یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں اوران سے کسی قسم کی نافرمانی کا صادر ہونا جائز نہیں ہے۔خواہ کبیرہ ہو یا صغیرہ۔نہ نبوت سے پہلے۔نہ اس کے بعد اور ائمہ علیہ السلام کے بارے میں بھی یہی عقیدہ ہے۔

قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ جَعْفَرٍ اعْتِقَادُنَا فِي الْاَنْبِيَاءِ وَ الرُّسُلِ وَ الْاَئِمَّةِ اَنَّهُمْ مَعْصُومُونَ مُطَهَّرُونَ مِنْ كُلِّ دَنَسٍ وَ اَنَّهُمْ لَا يُذْنِبُونَ ذَنْباً صَغِيراً وَلَا كَبِيراً وَلَا يَعْصُونَ اللّٰهَ ما اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُونَ ما يُؤْمَرُونَ وَ مَنْ نَفَى الْعِصْمَةَ عَنْهُمْ فِي شَيْءٍ مِنْ اَحْوَالِهِمْ فَقَدْ جَهِلَهُمْ وَ اعْتِقَادُنَا فِيهِمْ اَنَّهُمُ الْمَوْصُوفُونَ بِالْكَمَالِ وَ التَّمَامِ وَ الْعِلْمِ مِنْ اَوَائِلِ اُمُورِهِمْ اِلَى آخِرِهَا لَا يُوصَفُونَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَحْوَالِهِمْ بِنَقْصٍ وَلَا

[1] ابراھیم۔آیت ۴

عِصْيَانٍ وَلَا جَهْلٍ.[۱]

الشیخ ابوجعفر الصدوقؒ نے فرمایا کہ ہمارا اعتقاد انبیاء، رسول، ائمہ اور ملائکہ کے بارے میں یہ ہے کہ وہ سب کے سب معصوم ہیں اور تمام عیوب سے پاک ہیں اور ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا نہ تو کوئی گناہ کبیرہ میں سے اور نہ ہی کوئی گناہ صغیرہ میں سے۔ اور وہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی فعل انجام نہیں دیتے جو اللہ تعالیٰ انہیں حکم صادر فرماتا ہے اس کو انجام دیتے ہیں۔ اور جو کوئی ان لوگوں کی کسی بھی حالت عصمت کی نفی کرتا ہے ان کے بارے میں (اپنی) جہالت کی وجہ سے رکھتا ہے اور ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ بے شک وہ سب کے سب (انبیاء و مرسلین، ائمہ اور ملائکہ) متصف ہیں تمام و کمال علم سے اپنے اوائل و اواخر امور میں اور کوئی وصف نقص عصیان و جہل کا ان میں نہیں پایا جاتا۔

۴۔امامت:

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ.[۲]

ہم ہی یقیناً مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ لوگ پہلے کر چکے ہیں (ان کو) اور ان کی اچھی اور بری نشانیوں کو لکھتے جاتے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کو ایک صریح اور روشن امام میں رکھ دیا ہے۔

حدیث رسول ہے:

وَ اَنَّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.[۳]

آگاہ ہو جاؤ کہ جو مر جائے اور اس کو اپنے زمانے کے امام کی معرفت نہ ہو وہ جہالت کی موت مرتا ہے۔

قال الشيخ رحمة الله عليه. . . . اَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقاً اَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ الْاَئِمَّةِ وَ اَنَّهُمْ اَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَكْرَمُهُمْ وَ اَوَّلُهُمْ اِقْرَاراً بِهِ لَمَّا اَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ فِي الذَّرِّ وَ اَنَّ اللهَ تَعَالَى اَعْطَى كُلَّ نَبِيٍّ عَلَى قَدْرِ

---

[۱] بحار الانوار (ط۔بیروت)، ج ۲۵، ص:۲۱۱

[۲] یٰسین۔۱۲

[۳] کمال الدین و تمام النعمۃ، ج ۲، ص ۴۱۰

مَعْرِفَتِهِ نَبِيِّنَا ص وَ سَبْقِهِ إِلَى الْإِقْرَارِ بِهِ وَ يُعْتَقَدَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ مَا خَلَقَ لَهُ وَ لِأَهْلِ بَيْتِهِ ع وَ أَنَّهُ لَوْلَاهُمْ مَا خَلَقَ السَّمَاءَ وَ لَا الْأَرْضَ وَ لَا الْجَنَّةَ وَ لَا النَّارَ وَ لَا آدَمَ وَ لَا حَوَّاءَ وَ لَا الْمَلَائِكَةَ وَ لَا شَيْئاً مِمَّا خَلَقَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. [۱]

الشیخ ابوجعفر الصدوق علیہ الرحمۃ نے فرمایا: اور بے شک اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انبیاء کے لئے عالم ذر میں مبعوث فرمایا، اور بے شک ہر نبی کو ہمارے نبیؐ کی معرفت کے مطابق عطا فرمایا اور سبقت دی اس کو (نبی کو) نبیؐ کے اقرار میں، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے جمیع خلائق کو نبیؐ اور ان کے اہلبیتؑ کے لئے خلق فرمایا۔ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ زمین وآسمان کو خلق فرماتا نہ جنت اور جہنم کو نہ آدم وحوا کو نہ ملائکہ کو۔ کوئی شے خلق نہیں ہوئی تھی جب آپ سب صلوات اللہ علیہم اجمعین خلق ہوئے تھے۔

اِعْتِقَادُنَا أَنَّ حُجَجَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى خَلْقِهِ بَعْدَ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْأَئِمَّةُ الِاثْنَا عَشَرَ أَوَّلُهُمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ الْحُجَّةُ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ صَاحِبُ الزَّمَانِ (علیهم السلام). [۲]

اور ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ وہ سب (ائمہ اثناعشر) نبیؐ کے بعد مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں ان میں اول امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ، پھر حسنؑ، پھر حسینؑ، پھر علی بن الحسینؑ، پھر محمد بن علیؑ، پھر جعفر بن محمدؑ، پھر موسیٰ بن جعفرؑ، پھر علی بن موسیٰؑ، پھر محمد بن علیؑ، پھر علی بن محمدؑ، پھر حسن بن علیؑ، پھر محمد بن الحسنؑ۔

۵۔قیامت (معاد):

قیامت سے مراد یہ ہے کہ تمام لوگ اسی بدن عنصری کے ساتھ روز قیامت محشور ہوں گے اور ان کے نیک وبد اعمال کا جائزہ لیا جائے گا۔ جن کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ نیک لوگ ہوں گے اور جنت میں داخل کردیئے جائیں گے اور جن کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ہوگا وہ برے لوگ ہوں گے اور وہ جہنم میں داخل کردیئے جائیں گے۔ پہلی صور کی آواز

---

[۱] بحارالانوار (ط۔بیروت)، ج۲۶ ص:۲۹۷

[۲] بحارالانوار (ط۔بیروت)، ج۴۶ ص:۲۶۳

سے مردے قبر سے زندہ ہو کر نکلیں گے دوسری آواز میں سب جاندار مر جائیں گے سوائے ذات خدا کے کوئی باقی نہ رہے گا اور صور کی تیسری آواز میں پھر سب زندہ ہوں گے اور ان کا حساب و کتاب ہوگا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمۃ الھدیٰ علیہم السلام ہر شخص کی موت کے وقت اور قبر میں ہر شخص کی تشریف لاتے ہیں مومن کو موت کی آسانی کی بشارت دیتے ہیں اور کافر و منافق کو شدت عذاب اور عقاب کی خبر دیتے ہیں، اس طرح قیامت میں اپنے دوستوں کی شفاعت کریں گے اور دشمنوں کو دوزخ میں ڈالیں گے۔

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔[1]

(اے رسول) کہہ دو اللہ ہی نے تم کو زندگی دی ہے پھر وہی تم کو مار دے گا اور پھر تم کو جمع کرے گا قیامت کے دن اس میں کوئی شک نہیں ہے مگر اکثر لوگ یہ بات نہیں سمجھتے ہیں۔

فروع دین

نماز:

ایک بالغ مسلمان کے لئے کلمۂ توحید کے ذریعہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار اور رسولؐ کی نبوت کی گواہی دینے کے بعد روزانہ پانچ وقت ادا کرنے والی عبادت نماز ہے۔ جو سن بلوغ سے موت کی آخری سانس تک ہر حال میں واجب ہے۔ اگر کسی وقت کی نماز کی ادائیگی بغیر عذر شرعی رہ گئی ہے تو اس کی قضا واجب ہے۔ نماز عبد و معبود کے رشتہ کو استوار کرتی ہے۔ اپنے روزمرہ کے معمولات میں ہر انسان کسی نہ کسی کا تابع رہتا ہے۔ دفتر مین کام کرنے والا انسان اپنے سے بلند منصب والے کا، زوجہ اپنے شوہر کی، اولادیں اپنے والدین کی، ایک مزدور اپنے اجرت دینے والے کا وغیرہ۔۔۔

دنیاوی اور سماجی اعتبار سے وہ شخص قابل اعتنا نہیں سمجھا جاتا جو اپنے فرائض منصبی میں کوتاہی کرے اور جسکا تابع اور مطیع رہنا چاہئے اسکی نافرمانی کرے جبکہ یہ اطاعت اور فرماں برداری اسی وقت تک ہے جب تک اسکے فرائض کا رشتہ باقی ہے یعنی یہ تمام رشتے دائمی نہیں ہیں۔ مگر وہ خالق حقیقی جس نے ہم کو پیدا کیا، عدم کی پنہائیوں سے ہم کو شرف وجود بخشا، اشرف المخلوقات کا درجہ عطا فرمایا زمین و آسمان کی لاتعداد نعمتیں عطا فرمائیں۔۔۔

---

[1] الجاثیہ۔۲۶

اور ہم اس کی اطاعت کے آگے سربسجود نہ ہوں تو یہ کہاں کا انصاف ہے؟ قران کریم میں صریحی حکم نماز کا موجود ہے۔ احادیث نبویؐ میں نماز کی صراحت ہے۔ اس کو سبک اور خفیف سمجھنے والا خارج از اسلام ہے، کافر ہے۔ ذیل میں چند آیات قرآنی اور احادیث معصومینؑ سے مروی ہیں۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ [۱]

''بے شک نماز مومنین پر وقت معین کر کے واجب کی گئی ہے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ۔ [۲]

''(اے رسول) دن کے دونوں کنارے اور کچھ رات گئے تک نماز پڑھا کرو۔

حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ۔ [۳]

''(اے مسلمانو!) تم تمام نمازوں کی اور خصوصاً بیچ والی نماز (صبح یا ظہر یا عصر) کی پابندی کرو اور خاص خدا ہی کے لئے (نماز میں) قنوت پڑھنے والے بنو۔

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ۔ [۴]

اور مصیبت کے وقت صبر اور نماز کا سہارا پکڑو۔ البتہ نماز دوبھر تو ہے مگر ان خاکساروں پر نہیں۔

وسائل میں بسند امام جعفر صادق علیہ السلام مروی ہے کہ امامؑ نے فرمایا:

وَ قَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام مَنْ صَلَّی الصَّلَاۃَ الْمَفْرُوضَاتِ فِی اَوَّلِ وَقْتِهَا فَاَقَامَ حُدُودَهَا رَفَعَهَا الْمَلَكُ اِلَی السَّمَاءِ بَیْضَاءَ نَقِیَّةً فَهِیَ تَهْتِفُ بِهِ حَفِظَكَ اللهُ كَمَا حَفِظْتَنِی وَ اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ كَمَا اسْتَوْدَعْتَنِی مَلَكاً كَرِیماً وَ مَنْ صَلَّاهَا بَعْدَ وَقْتِهَا مِنْ غَیْرِ عِلَّةٍ فَلَمْ یُقِمْ حُدُودَهَا رَفَعَهَا الْمَلَكُ سَوْدَاءَ مُظْلِمَةً فَهِیَ تَهْتِفُ بِهِ ضَیَّعْتَنِی ضَیَّعَكَ اللهُ كَمَا ضَیَّعْتَنِی وَلَا رَعَاكَ اللهُ كَمَا لَمْ تَرْعَنِی۔ [۵]

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جو کوئی نماز کو اول وقت ادا کرتا ہے اور اس کے حدود کی حفاظت کرتا

[۱] نساء۔ ۱۰۳

[۲] هود۔ ۱۱۴

[۳] البقرۃ۔ ۲۳۸

[۴] البقرۃ۔ ۴۵

[۵] روضۃ الواعظین وبصیرۃ المتعظین (ط۔ القدیمۃ)، ج۱، ص: ۳۱۸

ہے اس کو فرشتہ سپید و پاکیزہ آسمان کی طرف لے جاتا ہے، اور نماز (نماز گذار سے کہتی ہے) خدا تیری حفاظت کرے جس طرح تونے میری حفاظت کی ہے اور مجھ کو بزرگ فرشتہ کے سپرد کیا اور جو کوئی نماز کو بغیر کسی سبب تاخیر سے ادا کرتا ہے اور اس کے حدود کی حفاظت نہیں کرتا ہے فرشتہ اسکی نماز کو سیاہ و تاریک حالت میں آسمان پر پہونچا تا ہے اس حال میں کہ نماز بلند آواز میں نمازی سے کہتی ہے کہ تونے مجھ کو ضائع کیا خدا تجھ کو ضائع کرے اور خدا تیری رعایت نہ کرے جس طرح تونے میری رعایت نہیں کی''۔

اور یہ نماز اس کی بائیں جانب سایہ فگن ہوتی ہے اور یہ تنہائی قبر میں اس کو صبر عطا کرتی ہے اور جب منکر نکیر سوال کے لئے قبر میں آتے ہیں تو یہ نماز اور زکوٰۃ اس سے کہتی ہے کہ ہم تمہارے دو رفیق ہیں اگر سوال کے جواب میں کوئی عاجزی ہوئی تو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

نماز کے وسیلہ سے بندہ قرب الٰہی کی لذتوں سے ہمکنار ہوسکتا ہے اگر یہ وسیلہ ہاتھ سے چلا گیا تو دوسرے وسائل منقطع ہوجاتے ہیں۔

اِنْ قُبِلَتْ قُبِلَ مَا سِوَاهَا وَاِنْ رُدَّتْ رُدَّ مَا سِوَاهَا.[۱]

اگر (یہ) نماز قبول ہوگئی تو سارے اعمال قبول اگر (یہ) رد کر دی گئی تو سارے اعمال رد کر دیئے جائیں گے۔

اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ عَلَى الصَّلَاةِ فَاِذَا قُبِلَتْ قُبِلَ مِنْهُ سَآئِرُ عَمَلِهِ وَ اِذَا رُدَّتْ عَلَيْهِ رُدَّ عَلَيْهِ سَآئِرُ عَمَلِهِ.[۲]

جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے جب یہ قبول ہوجائے گی تو سارے اعمال قبول ہوجائیں گے، اگر یہ رد ہوگئی تو سارے اعمال رد کر دیئے جائیں گے۔ ربوبیّت کے حقائق کو سمجھنے کے لئے مدارج عبودیت کی منزلیں طے کرنا پڑتی ہیں اور وہ منزل ایسی ہے جہاں عبد کی انا کو مفقود ہونا پڑتا ہے۔

۲۔روزہ:

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

---

[۱] فلاح السائل: ص ۱۲۷

[۲] من لایحضرہ الفقیہ، ج۱، ص: ۲۰۸، ح ۶۲۶

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. [۱]

''اے صاحبان ایمان تم پر بھی روزہ رکھنا فرض قرار دیا ہے جس طرح پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا۔ تا کہ تم (اسکی وجہ سے) بہت سے گناہوں سے بچو۔''

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. [۲]

''رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ اسمیں ہدایت اور حق و باطل کی تمیز کی روشن نشانیاں ہیں (مسلمانوں) تم میں سے جو کوئی اپنی جگہ (گھر) پر ہو تو اسکو چاہئے کہ روزہ رکھے اور جو شخص مرض میں ہو یا سفر میں ہو اور دنوں سے (روزہ کی) گنتی پوری کرے اللہ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتا ہے اور شمار کا حکم اس لئے فرمایا تا کہ تم روزوں کی گنتی پوری کرو۔ ۔خدا نے جو تم کو راہ پر لگا دیا ہے اس نعمت پر اسکی بڑائی کرو تا کہ تم شکر گزار بنو''۔

اسی مہینے میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ ① وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۭ ② لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۥ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۭ ③ [۳]

''بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا اور شب قدر کا تم ادراک نہیں کر سکتے ، شب قدر (مرتبہ اور عمل میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمان مرد اور عورتوں پر ہجرت کے دوسرے سال مدینہ منورہ میں روزے واجب فرمائے۔

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عليه السلام فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَا اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَقَالَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عليه السلام اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ الْوَرَعُ عَنْ مَحَارِمِ

---

[۱] البقرۃ۔۳۸۱

[۲] البقرہ۔۱۸۵

[۳] سورۃ القدر

اللہ.[۱]

''امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب رمضان کے روزے فرض کئے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بہت جامع خطبہ فضائل رمضان کے لئے ارشاد فرمایا اس وقت امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے آپ سے سوال فرمایا اے خدا کے رسول اس مہینے میں سب سے افضل ترین عمل کون سا ہے تو آپؐ نے ارشاد فریا اے ابوالحسن افضل ترین عمل اس مہینے میں محارم الٰہی (اللہ نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے) ان سے پرہیز کرنا ہے۔''

قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ.[۲]

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ جہنم سے بچاتا ہے۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ اَنَّهُ سَئَلَ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَنْ عِلَّةِ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنَّمَا فَرَضَ اللهُ الصِّيَامَ لِيَسْتَوِيَ بِهِ الْغَنِيُّ وَ الْفَقِيرُ وَ ذٰلِكَ اَنَّ الْغَنِيَّ لَمْ يَكُنْ لِيَجِدَ مَسَّ الْجُوعِ فَيَرْحَمَ الْفَقِيرَ لِاَنَّ الْغَنِيَّ كُلَّمَا اَرَادَ شَيْئًا قَدَرَ عَلَيْهِ فَاَرَادَ اللهُ تَعَالٰى اَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَ خَلْقِهِ وَ اَنْ يُذِيقَ الْغَنِيَّ مَسَّ الْجُوعِ وَ الْاَلَمِ لِيَرِقَّ عَلَى الضَّعِيفِ وَ يَرْحَمَ الْجَآئِعَ.[۳]

ہشام ابن الحکم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے رمضان کے روزوں کی علت (وجہ) کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ماہ صیام کے روزے امیر وغریب میں مساوات رکھنے کے لئے فرض کئے ہیں کیوں کہ ایک غنی (مالدار) کبھی بھوک (کی سختی) کو نہیں پاتا، تاکہ وہ فقیر (غریب) پر رحم کرے کیوں کہ غنی تمام تر قدرت رکھتا ہے کہ (اپنی بھوک) پر قابو پائے، پس اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ ان دونوں میں مساوات رکھے اور ایک غنی بھی بھوک اور آلام کا مزہ چکھے (روزوں کی صورت میں) اور ایک ضعیف وناتواں پر مہر ومروت کرے، اور بھوکے پر رحم کرے۔

---

[۱] الامالی (للصدوق)، النص، ص:۹۵

[۲] وسائل الشیعۃ، ج۱۰، ص:۳۹۵، ح۱۳۶۷۳۔۱

[۳] وسائل الشیعۃ، ج۱۰، ص:۷، ح:۱۲۶۹۷۔۱

۳۔زکوٰۃ:

قرآن مجید میں زکوٰۃ اور صدقات ادا کرنے کے لئے بے شمار آیات وارد ہوئی ہیں۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔[۱]

(اے ایمانداروں) نماز پابندی سے پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو (اور دل سے) رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

زکوٰۃ کے لغوی معانی طہارت، نمو اور صلاح کے ہیں۔ زکوٰۃ المال ہر مسلمان جو بالغ، عاقل، آزاد اور مال پر حق تصرف رکھتا ہو اس پر واجب ہوتی ہے۔ چوپائے، غلہ اور نقدی پر (مستحب ہے) اور سونے چاندی کے سکوں کی صورت میں جو بھی مال ہو اس پر زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ غرباء مساکین اور فقراء کا حق ہے۔

اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: اَرْسَلْتُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ع اَنَّ لِي اِخْوَةً صِغَاراً فَمَتَى تَجِبُ عَلَى اَمْوَالِهِمُ الزَّكَاةُ قَالَ اِذَا وَجَبَتْ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَجَبَتِ الزَّكَاةُ۔[۲]

یونس بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک سوال حضرت ابی عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا کہ میرے چھوٹے بھائی ہیں ان کے مال میں زکوٰۃ کب واجب ہوگی؟

امام نے فرمایا: جب ان پر نماز واجب ہوجائے گی تو زکوٰۃ بھی واجب ہوجائے گی۔

۴۔خمس:

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ۔[۳]

اور جان لو جو کچھ تم مال (راہ خدا میں جہاد کرکے) حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ، رسول اور

---

[۱] النور۔۵۶

[۲] تہذیب الاحکام (تحقیق خرسان)، ج۴، ص:۲۷

[۳] سورۃ الانفال۔۴۱

(رسول کے) قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور پردیسیوں کا ہے۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا [1].

اور قرابت داروں اور محتاج پردیسی کو ان کا حق دے دو اور خبردار فضول خرچی مت کیا کرو۔

و أخرج ابن جرير عن عليّ بن الحسين رضى الله عنه انه قال لرجل من أهل الشام: أ قرأت القرآن؟ قال: نعم. قال: أ فما قرأت فى بنى إسرائيل (وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ)

قال: و انكم للقرابة الذى أمر الله أن يؤتى حقه؟

قال: نعم. [2]

ابن جریر نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک مرد شامی سے پوچھا تو نے قرآن پڑھا ہے اس نے کہا: جی ہاں آپنے پھر پوچھا کیا تو نے بنی اسرائیل میں وات ذالقربیٰ حقہ نہیں پڑھا ہے اس نے کہا یقیناً آپ ہی وہ قرابت دار ہیں جس کے حق دینے کا خدا نے حکم فرمایا ہے۔فرمایا: ہاں۔

اس کے علاوہ بزاز ابویعلی، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو بلایا اور فدک عطا فرمایا اسی طرح کی روایت ابن عباسؓ نے بھی بیان کی ہے۔ [3]

پانچواں حصہ خاص خدا اور رسولؐ اور رسولؐ کے قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور پردیسیوں کا ہے۔

کسی مال کا پانچواں حصہ خمس ہے جسمیں نصف سہم امام علیہ السلام جو کہ غیبت امام میں مجتہد جامع الشرائط کو یا اسکی اجازت سے خرچ کرنا چاہئے اور دوسرا نصف حصہ سادات کا حق ہے۔خمس سات چیزوں پر واجب ہے:

(۱) کفار و مشرکین سے دین کی لڑائی میں وہ مال ہے جو بشرائط ہاتھ آئے۔

(۲) جو اشیاء معدن سے نکلیں جیسے سونا، چاندی، فیروزہ، عقیق، ہیرہ یا قوت وغیرہ۔

(۳) خزانہ جو ملک کفار سے حاصل ہو اسی طرح اگر کافر کی حرام نوکری کرے تو وہ نوکری حرام ہے لیکن اس کی تنخواہ میں

---

[1] سورہ بنی اسرائیل۔۲۶

[2] السیوطی فی الدر المنثور جلد ۴ فی ذیل الآیۃ

[3] تفسیر درمنثور ج ۴ و معارج النبوۃ

اگرخمس ادا کرے گاتو مال پاک وحلال ہوجائیگا، ورنہ وہ مال بھی حرام رہے گااور کھانا پینااور لباس وغیرہ سب حرام ہوگا۔

(۴) پیشہ یا زراعت کے نفع میں سے جو مال اور منافع سال بھر کے اخراجات سے بچے اس میں سے نصف سہم امام ہے اور نصف سہم سادات ہے۔

(۵) جو مال حلال حرام میں مل جائے اور مالک یا مقداراس کی نہ معلوم ہوتو پانچواں حصہ اس میں سے خمس نکالے اگر اجمالاً یہ معلوم ہوجائے کہ وہ مقدار حرام مقدار خمس سے زائد ہے توتقریباًاور تخمیناًاس مقدار کا نکالنالازم ہے۔

(۶) جو چیزیں سمندر، دریاوغیرہ سے پانی میں غوطہ لگانے سے ہاتھ آئیں۔اس میں بھی پانچواں حصہ خمس کا ہے۔

(۷) جوزمین، مکان وباغ ذمی کافر مسلمانوں سے مول لیں تو پانچواں حصہ اس میں سے بھی خمس کا ہے۔

۵۔حج:

اِنَّ اَوَّلَ بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلۡعٰلَمِيۡنَ‌ۚ ﴿۹۶﴾ فِيۡهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِيۡمَ‌ ۚ وَمَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ‌ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الۡبَيۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا ‌ؕ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۷﴾ [1]

لوگوں کی (عبادت) کے واسطے جو گھر سب سے پہلے بنایا گیا وہ تو یقیناً یہی (کعبہ) ہے جو مکہ میں بڑی (خیرو) برکت والا ہے اور سارے جہان کے لوگوں کا رہنما۔اس میں (حرمت کی) واضح اور روشن نشانیاں ہیں (من جملہ اسکے) مقام ابراہیم ہے (جہاں آپ کے قدموں کا پتھر پر نشان ہے) اور جو اس گھر میں داخل ہوا امن میں آگیا اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کے لئے حج کریں جنہیں وہاں تک پہنچنے کی استطاعت اور قدرت ہو اور جس نے باوجود قدرت حج سے انکار کیا تو (یادرکھئے کہ) خدا سارے جہان سے بے پرواہے۔

جس شخص میں شرائط حج پائے جاتے ہوں اس پر عمر میں ایک مرتبہ حج واجب ہوتا ہے اور اس کا مکرر بجالانا مستحب ہے شرائط درج ذیل ہیں

۱۔بالغ ہو، ۲۔عاقل ہو، ۳۔آزاد ہو، ۴۔حج کے بجالانے کی وجہ سے کسی امر حرام کے بجالانے یا کسی واجب کے ترک کرنے پر مجبور نہ ہو، ۵۔صاحب استطاعت ہو۔

---

[1] آل عمران۔۹۶۔۹۷

٦۔ جہاد:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا. [1]

اے ایماندارو جب تم خدا کی راہ میں جہاد کرنے کو سفر کرو (تو کسی کے قتل کرنے میں جلدی نہ کرو) بلکہ اچھی طرح جانچ لیا کرو۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ [2]

(مسلمانوں) تم پر جہاد فرض کیا گیا اگرچہ تم پر شاق ضرور ہے اور عجب نہیں کہ تم جس چیز (جہاد) کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور عجب نہیں کہ تم جس چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے حق میں بڑی بری ہو اور خدا (تو) جانتا ہی ہے مگر تم نہیں جانتے۔

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ۗ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ. [3]

اور جس طرح مشرکین تم سے سب کے سب مل کر لڑتے ہیں تم بھی اسی طرح سب کے سب مل کر ان سے لڑو اور یہ جان لو کہ خدا تو یقیناً پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ. [4]

اور جو حق جہاد کرنے کا ہے خدا کی راہ میں جہاد کرو۔

جہاد غیبت امام علیہ السلام میں مفقود ہے۔ کیونکہ اس میں شرط ہے کہ امام کے ہمراہ یا امام کے حکم سے کفار یا دشمنان خدا سے لڑے۔ اور اس میں تین شرائط اور ہیں ١۔ بالغ ہو، ٢۔ عاقل ہو، ٣۔ آزاد ہو۔

٧۔ امر بالمعروف:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ

---

[1] النساء۔ ٩٤

[2] البقرہ۔ ٢١٦

[3] التوبہ۔ ٣٦

[4] الحج۔ ٧٨

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ۔ [۱]

اورتم میں سے ایک گروہ (ایسے لوگوں کا) بھی ہونا چاہئے جو(لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائیں اوراچھے کام کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں اور ایسے ہی لوگ آخرت میں دلی مرادیں پائیں گے۔امر بالمعروف ونہی عن المنکر اجتماعی طور سے واجب ہیں۔معروف وہ ہے جس کا ہر فعل حسن ہو۔

۸۔نہی عن المنکر:

منکر وہ ہے جس کا ہر فعل قبیح ہو۔مراتب انکار تین ہیں دل سے انکار، زبان سے انکار اور ہاتھ سے انکار۔

۹۔تولاّ:

اللہ تعالیٰ، رسولؐ اور اہلبیت علیہم السلام اور ان کے دوستوں سے دوستی رکھے۔

قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى. [۲]

(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں اس کا (رسالت کا) کوئی اجر نہیں چاہتا، مگر یہ کہ میرے قرابت داروں سے محبت کرو۔

۱۰۔تبرّا:

اللہ تعالیٰ، رسولؐ اور اہلبیت علیہم السلام کے دشمنوں سے دشمنی رکھے اور ان سے اظہار بیزاری کرے۔

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ‏ ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ﴿۷﴾ [۳]

(اے اللہ) تو ہم کو سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ ان کی راہ جنہیں تو نے اپنی نعمتیں عطا فرمائیں ہیں نہ کہ ان کی راہ جن پر تیرا غضب ڈھایا گیا نہ گمراہوں کی راہ پر۔

---

[۱] آل عمران۔۱۰۴

[۲] شوریٰ۔۲۳

[۳] سورۃ الحمد

احکام تقلید

مسئلہ(۱): ہر مسلمان کے لئے اصول دین کو از روئے بصیرت جاننا ضروری ہے اصول دین میں تقلید نہیں کی جا سکتی یعنی اصول دین میں کسی صاحب علم کی بات اس وجہ سے مانی جائے کہ وہ کہہ رہا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اسلام کے صحیح عقائد پر یقین رکھتا ہو اور اس کا اظہار کرتا ہو اور اگرچہ یہ اظہار از روئے بصیرت نہ ہو تب بھی وہ مسلمان اور مومن ہے اور اس پر ایمان اور اسلام کے تمام احکام جاری ہوں گے۔

جہاں تک دینی احکام کا تعلق ہے ''مسلمہ اور قطعی امور'' کو چھوڑ کر باقی احکامات میں ضروری ہے کہ انسان یا تو خود مجتہد ہو یعنی احکام کو دلیل کے ذریعہ سے حاصل کرے یا کسی مجتہد کی تقلید کرے یا از راہ احتیاط اپنا فریضہ یوں ادا کرے کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے اپنی شرعی ذمہ داری پوری کر دی ہے۔ مثلاً اگر چند مجتہد کسی عمل کو حرام قرار دیں اور چند دوسرے کہیں کہ حرام نہیں ہے تو اس عمل سے باز رہے اور اگر بعض مجتہد کسی عمل کو واجب اور بعض مستحب گردانیں تو اسے بجا لائے۔ لہٰذا جو اشخاص نہ تو مجتہد ہوں اور نہ ہی احتیاط پر عمل پیرا ہو سکیں ان کے لئے واجب ہے کہ مجتہد کی تقلید کریں۔

مسئلہ(۲): دینی احکامات میں تقلید کا مطلب یہ ہے کہ کسی مجتہد کے فتوی پر عمل کیا جائے اور ضروری ہے کہ جس مجتہد کی تقلید کی جائے وہ مرد بالغ، عاقل، شیعہ اثناء عشری، حلال زادہ، زندہ اور عادل ہو۔

عادل وہ ہے جو ان تمام کاموں کو بجا لائے جو اس پر واجب ہیں اور ان تمام کاموں کو ترک کرے جو اس پر حرام ہیں۔ عادل ہونے کی نشانی یہ ہے کہ وہ بظاہر ایک اچھا شخص ہو اور اس کے اہل محلہ، ہمسایوں یا ہمنشینوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا جائے تو وہ اس کی اچھائی کی تصدیق کریں۔

اگر یہ بات اجمالاً معلوم ہو کہ درپیش مسائل میں مجتہدین کے فتوے ایک دوسرے سے مختلف ہیں تو ضروری ہے کہ اس مجتہد کی تقلید کی جائے جو ''اعلم'' ہو یعنی اپنے زمانے کے دیگر مجتہدین کی نسبت احکام الٰہی سمجھنے کی بہتر صلاحیت رکھتا ہو۔

احکام طہارت

پانی ہراس چیز کو جو کسی نجاست سے نجس ہو جائے اور طہارت کے قابل ہو پاک کر دیتا ہے، بشرطیکہ وہ خود بھی پاک اور خالص ہو۔ پانی کی دو اقسام ہیں:

مطلق اور مضاف پانی:

مسئلہ(۳): پانی یا مطلق ہوتا ہے یا مضاف۔ مضاف پانی وہ ہے جو کسی چیز سے حاصل کیا جائے۔ مثلاً تربوز کا پانی ناریل کا پانی، گلاب کا عرق (وغیرہ)۔ اس پانی کو بھی مضاف کہتے ہیں جو کسی دوسری چیز سے آلودہ ہو مثلاً گدلا پانی جو اس حد تک میلا ہو کہ اسے پھر پانی نہ کہا جا سکے۔ اس کے علاوہ جو پانی ہو اسے آب مطلق کہتے ہیں اور اس کی پانچ اقسام ہیں۔

(۱)......کُر پانی:

مسئلہ(۴): کُر وہ پانی ہے جس کے برتن کی گنجائش ۳۶ کیوبک بالشت ہو جو تقریباً ۳۸۴ لیٹر ہوتا ہے۔

مسئلہ(۵) اگر کُر پانی کی بو، مزہ یا ذائقہ نجاست کے علاوہ کسی اور چیز سے تبدیل ہو جائے تو وہ پانی نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ(۶): اگر کوئی عین نجاست مثلاً خون ایسے پانی میں جا گرے جس کی مقدار ایک کُر سے زیادہ ہو اور اس کی بو، رنگ یا ذائقہ تبدیل کر دے تو اس صورت میں اگر پانی کے اس حصہ کی مقدار جس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ایک کُر سے کم ہو تو سارا پانی نجس ہو جائے گا لیکن اگر اس کی مقدار ایک کُر یا اس سے زیادہ ہو تو صرف وہ حصہ نجس ہوگا جس کی بو رنگ یا ذائقہ نجس ہوا ہے۔

(۲)......قلیل پانی:

ایسے پانی کو قلیل پانی کہتے ہیں جو زمین سے نہ ابلے اور جس کی مقدار ایک کُر سے کم ہو۔

مسئلہ(۷): جب قلیل پانی کسی نجس چیز پر گرے یا کوئی نجس چیز اس پر گرے تو پانی نجس ہو جائے گا۔ البتہ اگر پانی نجس چیز پر زور سے گرے تو اس کا اتنا حصہ جس نجس چیز سے ملے گا نجس ہو جائے گا لیکن باقی پاک ہوگا۔

مسئلہ(۸): جو قلیل پانی کسی نجس چیز پر عین نجاست دور کرنے کے لئے ڈالا جائے تو ان مقامات پر جہاں نجس چیز ایک بار دھونے سے پاک نہیں ہوتی، وہ نجاست سے جدا ہونے کے بعد نجس ہو جاتا ہے اور اسی طرح وہ قلیل پانی جو عین نجاست

کے الگ ہونے کے بعد نجس چیز کو پاک کرنے کے لئے اس پر ڈالا جائے اس سے جدا ہونے کے بعد بنا بر احتیاط لازم نجس ہے۔

مسئلہ(۹): جس قلیل پانی سے پیشاب یا پاخانے کے مخرج دھوئے جائیں وہ اگر کسی چیز کو لگ جائے تو پانچ شرائط کے ساتھ اس کو نجس نہیں کرے گا۔

(۱) پانی میں نجاست کی بو، رنگ یا ذائقہ پیدا نہ ہوا ہو۔ (۲) باہر سے کوئی نجاست اس سے نہ آملی ہو۔ (۳) پیشاب یا پاخانے کے ساتھ کوئی اور نجاست مثلاً خون خارج نہ ہوا ہو۔ (۴) پاخانے کے ذرّات پانی میں نہ دکھائی دیں۔ (۵) پیشاب پاخانے کے مخارج کے اطراف میں معمول سے زیادہ نجاست نہ لگی ہو۔

(۳)......آب جاری:

جاری پانی وہ ہوتا ہے (۱) جس کا قدرتی منبع ہو (۲) جو بہہ رہا ہو چاہے اسے کسی مصنوعی طریقے سے بہایا جا رہا ہو (۳) اس میں کسی حد تک سہی، تسلسل ہو اور یہ ضروری نہیں کہ یہ پانی کسی قدرتی ذخیرے سے متصل ہی ہو، لہٰذا اگر قدرتی ذخیرے سے وہ پانی کے ذخیرے سے جدا ہو مثلاً اگر پانی اوپر سے قطروں کی صورت میں ٹپک رہا ہو تو نیچے گر کر دوبارہ بہنے کی صورت میں اسے جاری ہی مانا جائے گا۔ ہاں اگر کوئی چیز پانی کے ذخیرے سے اتصال میں رکاوٹ بن جائے مثلاً پانی کے بہاؤ یا ابال میں رکاوٹ بنے یا ذخیرے سے اتصال ہی توڑ دے تو باقی ماندہ پانی کو جاری نہیں مانا جائے گا، چاہے وہ پانی بہہ بھی رہا ہو۔

مسئلہ(۱۰): جاری پانی اگرچہ کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو نجاست کے آملنے سے تب تک نجس نہیں ہوتا جب تک نجاست کی وجہ سے اس کی بو، رنگ یا ذائقہ نہ بدل جائے۔

مسئلہ(۱۱): اگر نجاست جاری پانی سے آملے تو اس کی اتنی مقدار جس کی بو، رنگ یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے بدل جائے نجس ہے۔ البتہ اس پانی کا وہ حصہ جو چشمہ سے متصل ہو پاک ہے خواہ اس کی مقدار کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو۔ ندی کی دوسری طرف کا پانی اگر ایک کُر جتنا ہو یا اس پانی کے ذریعے جس میں (بو، رنگ یا ذائقہ کی) کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی چشمے کی طرف کے پانی سے ملا ہو تو پاک ہے ورنہ نجس ہے۔

مسئلہ(۱۲): اگر کسی چشمے کا پانی جاری نہ ہو لیکن صورت حال یہ ہو کہ جب اس میں سے پانی نکالیں تو دوبارہ اس میں پانی ابل پڑتا ہو تو وہ پانی جاری پانی کا حکم نہیں رکھتا یعنی اگر نجاست اس سے آملے اور اس کی مقدار کُر سے کم ہو تو نجس ہو جاتا ہے۔

مسئلہ(۱۳): ندی یا نہر کے کنارے کا پانی جو ساکن ہو اور جاری پانی سے متصل ہو، جاری پانی کا حکم نہیں رکھتا۔

مسئلہ(۱۴): اگر ایک ایسا چشمہ ہو جو مثال کے طور پر سردیوں میں ابل پڑتا ہو لیکن گرمیوں میں خشک ہو جاتا ہو تو اسی وقت جاری پانی کے حکم میں آئے گا جب اس کا پانی ابل پڑتا ہو۔

مسئلہ(۱۵): اگر کسی (ترکی یا ایرانی طرز) کے حمام کے چھوٹے حوض کا پانی ایک کُر سے کم ہو لیکن وہ ایسے مخزن سے متصل ہو جس کا پانی حوض کے پانی سے مل کر ایک کُر بن جاتا ہو تو جب تک نجاست کے مل جانے سے اس کی بو، رنگ اور ذائقہ تبدیل نہ ہو جائے وہ نجس نہیں ہوتا۔

مسئلہ(۱۶): حمام اور بلڈنگ کے نلکوں کا پانی جو ٹونٹیوں اور شاوروں کے ذریعے بہتا ہے اگر اس مخزن کے پانی سے مل کر جو ان نلکوں سے متصل ہو ایک کُر کے برابر ہو جائے تو نلکوں کا پانی بھی کُر کے پانی کے حکم میں شامل ہوگا۔

مسئلہ(۱۷): جو پانی زمین پر بہہ رہا ہو لیکن زمین سے ابل نہ رہا ہو اگر وہ ایک کُر سے کم ہو اور اس میں نجاست مل جائے تو وہ نجس ہو جائے گا لیکن اگر وہ پانی تیزی سے بہہ رہا ہو اور مثال کے طور پر نجاست اس کے نچلے حصے کو لگے تو اس کا اوپر والا حصہ نجس نہیں ہوگا۔

(۴) بارش کا پانی:

مسئلہ(۱۸): جو چیز نجس ہو اور عین نجاست اس میں نہ ہو اس پر جہاں جہاں ایک بار بارش کا پانی پہنچ جائے پاک ہو جاتی ہے لیکن اگر بدن اور لباس پیشاب سے نجس ہو جائے تو بنا بر احتیاط ان پر دو بار بارش کا پانی پہنچنا ضروری ہے، البتہ قالین اور لباس وغیرہ کا نچوڑنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن ہلکی سی بوندا باندی کافی نہیں بلکہ اتنی بارش لازمی ہے کہ لوگ کہیں کہ بارش ہو رہی ہے۔

مسئلہ(۱۹): اگر بارش کا پانی عین نجس پر برسے اور برس کر دوسری جگہ پہنچ جائے لیکن عین نجاست اس میں شامل نہ ہو اور نجاست کی بو، رنگ یا ذائقہ بھی اس میں پیدا نہ ہوا ہو تو وہ پانی پاک ہے۔ پس اگر بارش کا پانی خون پر برسنے کے بعد رسے اور اس میں خون کے ذرات شامل ہوں یا خون کی بو، رنگ اور ذائقہ پیدا ہو گیا ہو تو وہ پانی نجس ہوگا۔

مسئلہ(۲۰): اگر مکان کے اندرونی یا اوپری چھت پر عین نجاست موجود ہو تو بارش کے دوران جو پانی نجاست کو چھو کر اندورونی چھت سے ٹپکے یا پرنالے سے گرے وہ پاک ہے۔ لیکن جب بارش تھم جائے اور یہ بات علم میں آئے کہ اب جو پانی گر رہا ہے وہ کسی نجاست کو چھو کر آ رہا ہے تو وہ پانی نجس ہوگا۔

مسئلہ(۲۱): جس زمین پر بارش برس جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے اور اگر باش کا پانی زمین پر بہنے لگے اور بارش کے دوران ہی چھت کے نیچے کسی نجس مقام تک جا پہنچے تو اسے بھی پاک کر دے گا۔

مسئلہ(۲۲):نجس مٹی کے تمام اجزاء تک اگر بارش کا پانی پہنچ جائے تو وہ پاک ہوجائے گی، بشرطیکہ انسان کو یہ یقین نہ ہو جائے کہ مٹی کے ملنے سے بارش کا پانی مضاف ہو چکا ہے۔

مسئلہ(۲۳):اگر بارش کا پانی ایک جگہ جمع ہوجائے خواہ ایک کُر سے کم ہی کیوں نہ ہو بارش برسنے کے وقت اگر کوئی نجس چیز اس میں دھوئی جائے اور پانی نجاست کی بو، رنگ یا ذائقہ قبول نہ کرے تو وہ نجس چیز پاک ہوجائے گی۔

مسئلہ(۲۴):اگر نجس زمین پر بچھے ہوئے پاک قالین وغیرہ پر بارش برسے اور اس کا پانی برسنے کے وقت قالین سے نجس زمین پر پہنچ جائے تو قالین بھی نجس نہیں ہوگا اور زمین بھی پاک ہوجائے گی۔

(۵) کنویں کا پانی:

مسئلہ(۲۵):ایک ایسے کنویں کا پانی جو زمین سے ابلتا ہو اگرچہ مقدار میں ایک کُر سے کم ہو نجاست پڑنے سے اس وقت تک نجس نہیں ہوگا جب تک اس نجاست سے اس کی بو، رنگ یا ذائقہ نہ بدل جائے۔

مسئلہ(۲۶):اگر نجاست کنویں میں گر جائے اور اس کے پانی کی بو، رنگ یا ذائقہ کو تبدیل کردے تو جب کنویں کے پانی میں پیدا شدہ یہ تبدیلی ختم ہوجائے تو پانی پاک ہوجائے گا۔ البتہ احتیاط واجب کی بنا پر اس پانی کے پاک ہونے کی شرط یہ ہے کہ یہ پانی کویں سے ابلنے والے پانی سے مخلوط ہوجائے۔

مستحب ہے کہ نجاست وغیرہ گرنے سے حسب ذیل پانی کی مقدار اس میں سے نکالی جائے۔

کنوئیں کو پاک کرنے احکام

نمبر شمار	وہ چیز جس کے گرنے سے پانی نکالنا مستحب ہے	پانی کی مقدار
۱	دودھ پیتے بچے کا پیشاب گرنا۔ چڑیا یا اس کی مانند پرندکا گر کر مرجانا۔	ا ڈول
۲	سانپ بچھو یا چوہے کا گر کر مر جانا۔ بشرطیکہ وہ پھولا یا پھٹا نہ ہو۔	۳ ڈول
۳	مرغ وغیرہ یا گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی بیٹ کا گرنا خواہ وہ فضلہ کھاتا ہو یا نہ ہو۔	۵ ڈول
۴	کسی پرندے کا (کبوتر سے لے کر شتر مرغ) کا گر کر مرجانا، چوہے کا مرکر پھول جانا، جانا یا پھٹ جانا۔ غذا کھانے والے نابالغ بچے کا پیشاب گر جانا۔ کتے کا زندہ نکل آنا، چھپکلی کا مرکر پھول جانا۔ بدن کا کسی نجاست کے بغیر جنب کا داخل ہونا۔	۷ ڈول

۵	تھوڑے سے خون کا گرنا جیسے مرغ کے ذبح کا خون، خشک فضلہ کا گرنا بشرطیکہ پھٹ کر پھیلا نہ ہو۔	۱۰ ڈول
٦	بارش کے اس پانی کا گرنا جس میں آدمی کا پیشاب، فضلہ یا کتے کا فضلہ مخلوط ہو گیا ہو۔ دماغ یا ناک سے جو خون نکلتا ہے وہ گرا ہو۔	۳۰ ڈول
۷	حیض، نفاس و استحاضہ کے علاوہ طاہر العین کا خون گرنا ایسے جانور کا خون گرنا جس کا خون زیادہ نکلتا ہو جیسے بکری وغیرہ ادمی کا فضلہ گرنا جو پھٹ گیا ہو۔	۵۰ ڈول
۸	کتا، بلی، گیدڑ، لومڑی، خرگوش یا ان کے مشابہ جانور کا گر کر جانا اور مرد کا پیشاب گرنا۔	۴۰ ڈول
۹	مسلمان آدمی کا گر کر مرجانا خواہ مرد ہو یا عورت۔ بالغ ہو یا نابالغ۔	ستر ڈول
۱۰	گھوڑا، خچر گدھا گائے وغیرہ کا گر کر مرجانا۔	ایک کر
۱۱	شراب اور ہر سیال نشہ آوار چیز کا گرنا۔ منی کا گرنا، ہر اس حیوان کے پیشاب کا گرنا جس کا گوشت حرام ہے، خون حیض یا نفاس یا استحاضہ کا گرنا، نجس العین کا پیشاب، فضلہ اور اس کا خون گرنا، انسان کے خون کا گرنا، حرام سے جنب یا نجاست خور جانور کے پسینہ کا گرنا، بیل اور اونٹ کا گرنا، خواہ نر ہو یا مادہ، اور تمام ان نجاستوں کا گرنا جن کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار نکالنے کی بیان نہیں کی گئی ہے۔	تمام پانی

ڈول کا تعلق کوئیں کی نوعیت سے ہے یا جو مناسب ہو یا جو اس شہر میں معمول ہو۔ تمام پانی کھینچنے میں کسی خاص ڈول کا لحاظ نہیں ہے۔ اگر چھوٹے ڈول کے بجائے بڑا ڈول بھی استعمال کریں تو کافی ہے مگر عدد میں کمی نہ ہونا چاہئے۔ اگر کنوئیں میں دو مختلف چیزیں گر جائیں جنمیں ڈولوں کی تعداد مختلف ہو مثلاً ایک کے لئے پانچ دوسرے کے لئے سات تو صرف سات ڈول نکالنا کافی نہیں ہے بلکہ پانچ بھی نکالے جائیں گے۔ اگر پانی کی زیادتی کی وجہ سے کنوئیں کا کل پانی کھینچنا ممکن نہ ہو یا دشوار ہو تو چار مرد باری باری دو دو کر کے اول صبح صادق سے لے کر شام تک برابر پانی کھینچتے جائیں اور جب کنواں پاک ہو جاتا ہے تو اسی کے اتباع میں ڈول رسی دیوار اور کنویں سے متعلقہ سب چیزیں پاک ہو جاتی ہیں۔

پانی کے احکام:

مسئلہ (۲۷): مضاف پانی کسی نجس چیز کو پاک نہیں کرتا۔ ایسے پانی سے وضو اور غسل کرنا بھی باطل ہے۔

مسئلہ(۲۸): مضاف پانی کی مقدار اگرچہ ایک کر کے برابر ہو اگر اس میں نجاست کا ایک ذرّہ بھی پڑ جائے تو نجس ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر ایسا پانی کسی نجس چیز پر زور سے گرے تو اس کا جتنا حصہ نجس چیز سے متصل ہوگا نجس ہو جائے گا اور جو متصل نہیں ہوگا پاک ہوگا۔ مثلاً اگر عرق گلاب کو گلاب دان سے نجس ہاتھ پر چھڑکا جائے تو اس کا جتنا حصہ ہاتھ کو لگے گا نجس ہوگا اور جو نہیں لگے گا پاک ہوگا۔

مسئلہ(۲۹): اگر وہ مضاف پانی جو نجس ہو ایک کر کے برابر پانی یا جاری پانی سے یوں مل جائے کہ پھر اسے مضاف پانی نہ کہا جا سکے تو وہ پاک ہو جائے گا۔

بیت الخلاء کے احکام:

مسئلہ(۳۰): انسان پر واجب ہے کہ پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت اور دوسرے مواقع پر اپنی شرم گاہوں کو ان لوگوں سے جو مکلّف ہوں خواہ وہ ماں اور بہن کی طرح اس کے محرم ہی کیوں نہ ہوں اور اسی طرح دیوانوں اور ان بچوں سے جو اچھے برے کی تمیز رکھتے ہوں چھپا کر رکھے۔ لیکن بیوی اور شوہر کے لئے اپنی شرم گاہوں کو ایک دوسرے سے چھپانا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ(۳۱): اپنی شرم گاہوں کو کسی مخصوص چیز سے چھپانا لازم نہیں۔ مثلاً اگر ہاتھ سے بھی چھپا لے تو کافی ہے۔۔

مسئلہ(۳۲): پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت کسی شخص کے بدن کا اگلا حصہ یعنی پیٹ اور سینہ قبلے کی طرف نہ ہو اور نہ ہی پشت قبلے کی طرف ہو۔

مسئلہ(۳۳): اگر پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت کسی شخص کے بدن کا اگلا حصہ رو بقبلہ یا پشت بقبلہ ہو اور وہ اپنی شرمگاہ کو قبلے کی طرف سے موڑ لے تو یہ کافی نہیں ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت شرمگاہ کو رو بقبلہ یا پشت بقبلہ نہ موڑے۔

مسئلہ(۳۴): احتیاط مستحب یہ ہے کہ استبراء کے موقع پر، جس کے احکام بعد میں بیان کئے جائیں گے، نیز اگلی اور پچھلی شرمگاہوں کو پاک کرتے وقت بدن کا اگلا حصہ یا پچھلا حصہ رو بقبلہ یا پشت بقبلہ نہ ہو۔

مسئلہ(۳۵): اگر کوئی شخص اس لئے کہ نامحرم اسے نہ دیکھے رو بقبلہ یا پشت بقبلہ بیٹھنے پر مجبور ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ پشت بقبلہ بیٹھ جائے۔

مسئلہ(۳۶): احتیاط مستحب ہے کہ بچے کو رفع حاجت کے لئے رو بقبلہ یا پشت بقبلہ نہ بٹھائے۔

مسئلہ(۳۷): چار جگہوں پر رفع حاجت حرام ہے:

(۱) بند گلی میں جبکہ وہاں رہنے والوں نے اس کی اجازت دے نہ رکھی ہو۔ اسی طرح اگر گزرنے والوں کے

لئے ضرر کا باعث ہو تو عمومی گلی کوچوں اور راستوں پر بھی رفع حاجت کرنا حرام ہے۔

(۲) اس جگہ میں جو کسی کی نجی ملکیت ہو جبکہ اس نے رفع حاجت کی اجازت نہ دے رکھی ہو۔

(۳) ان جگہوں میں جو مخصوص لوگوں کے لئے وقف ہوں مثلاً مدرسے۔

(۴) مومنین کی قبروں پر جبکہ اس فعل سے ان کی بے حرمتی ہوتی ہو بلکہ اگر بے حرمتی نہ بھی ہوتی ہو۔ ہاں! اگر زمین بالاصل مباح ہو تو کوئی حرج نہیں۔ یہی صورت ہر اس جگہ کی ہے جہاں رفع حاجت دین یا مذہب کے مقدس مقامات کی توہین کا سبب نہ بنے۔

مسئلہ (۳۸): تین صورتوں میں مقعد (پاخانہ خارج ہونے کا مقام) فقط پانی سے پاک ہوتا ہے۔

(۱) پاخانے کے ساتھ کوئی اور نجاست مثلاً خون باہر آیا ہو۔

(۲) کوئی بیرونی نجاست مقعد پر لگ گئی ہو، سوائے اس کے کہ خواتین میں پیشاب، پاخانے کے مخرج تک پہنچ جائے۔

(۳) مقعد کا اطراف معمول سے زیادہ آلودہ ہو گیا ہو۔

ان تین صورتوں کے علاوہ مقعد کو یا تو پانی سے دھویا جا سکتا ہے اور یا اس طریقے کے مطابق جو بعد میں بیان کیا جائے گا، کپڑے یا پتھر وغیرہ سے بھی پاک کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ پانی سے دھونا بہتر ہے۔

مسئلہ (۳۹): پیشاب کا مخرج پانی کے علاوہ کسی چیز سے پاک نہیں ہوتا اور اسے یک مرتبہ دھونا کافی ہے البتہ احتیاط مستحب ہے کہ دو مرتبہ دھوئیں اور بہتر یہ ہے کہ تین مرتبہ دھوئیں۔

مسئلہ (۴۰): اگر مقعد کو پانی سے دھویا جائے تو ضروری ہے کہ پاخانے کا کوئی ذرہ باقی نہ رہے البتہ رنگ یا بو باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں اور اگر پہلی بار ہی وہ مقام یوں دھل جائے کہ پاخانے کا کوئی ذرہ باقی نہ رہے تو دوبارہ دھونا لازم نہیں۔

مسئلہ (۴۱): پتھر، ڈھیلا، کپڑا یا ان ہی جیسی دوسری چیزیں اگر خشک اور پاک ہوں تو ان سے مقعد کو پاک کیا جا سکتا ہے اور اگر ان میں معمولی نمی بھی جو مقعد کو تر نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ (۴۲): اگر مقعد کو پتھر، ڈھیلے یا کپڑے سے ایک مرتبہ بالکل صاف کر دیا جائے تو کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ تین مرتبہ صاف کیا جائے بلکہ جس چیز سے صاف کیا جائے اس کے تین ٹکڑے بھی ہوں اگر تین ٹکڑوں سے صاف نہ ہو تو اتنے مزید ٹکڑوں کا اضافہ کرنا ضروری ہے کہ مقعد بالکل صاف ہو جائے۔ البتہ اگر اتنے چھوٹے ذرے باقی رہ جائیں جو عام طور پر دھوئے بغیر نہیں نکلتے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ (۴۳): مقعد کو ایسی چیزوں سے پاک کرنا حرام ہے جن کا احترام لازم ہو مثلاً کاپی یا اخبار کا ایسا کاغذ جس پر اللہ

سبحانہ وتعالیٰ، انبیاء اور ائمہ کے نام لکھے ہوں۔ مقعد کے ہڈی یا گوبر سے پاک ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ(۴۴): اگر ایک شخص کو شک ہو کہ مقعد پاک کیا ہے یا نہیں تو اس پر لازم ہے کہ اسے پاک کرے اگرچہ پاخانہ کرنے کے بعد وہ ہمیشہ متعلقہ مقام کو فوراً پاک کرتا ہو۔

مسئلہ(۴۵): اگر کسی شخص کو نماز کے بعد شک گزرے کہ نماز سے پہلے پیشاب یا پاخانے کا مخرج پاک کیا تھا یا نہیں تو اس نے جو نماز ادا کی ہے وہ صحیح ہے لیکن آئندہ نمازوں کے لئے اسے پاک کرنا ضروری ہے۔

استبراء:

مسئلہ(۴۶): استبراء ایک مستحب عمل ہے جو مرد پیشاب کرنے کے بعد اس غرض سے انجام دیتے ہیں تاکہ اطمینان ہو جائے کہ پیشاب نالی میں باقی نہیں رہا۔ اس کی کئی ترکیبیں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ پیشاب سے فارغ ہوجانے کے بعد اگر مقعد نجس ہو گیا ہو تو اسے پاک کرے اور پھر تین دفعہ بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کے ساتھ مقعد سے لے کر عضو تناسل کی جڑ تک سونتے اور اس کے بعد انگوٹھے کو عضو تناسل کے اوپر اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اس کے نیچے رکھے اور تین دفعہ سپاری تک سونتے اور پھر تین دفعہ سپاری کو جھٹکے۔

مسئلہ(۴۷): وہ رطوبت جو کبھی کبھی شہوت ابھرنے پر مرد کے اعضاء تناسل سے خارج ہوتی ہے، جسے وذی کہا جاتا ہے یا وہ رطوبت جو بعض اوقات پیشاب کے بعد نکلتی ہے جسے ودی کہا جاتا ہے اگر پیشاب اس سے نہ ملا ہو تو پاک ہے۔ مزید یہ کہ جب کسی شخص نے پیشاب کے بعد استبراء کیا ہو اور اس کے بعد رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں شک ہو کہ وہ پیشاب ہے یا مذکورہ بالا تینوں رطوبتوں میں سے کوئی ایک تو وہ بھی پاک ہے

مسئلہ(۴۸): اگر کسی شخص کو شک ہو کہ استبراء کیا ہے یا نہیں اور اس کے بعد پیشاب کے مخرج سے رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں وہ نہ جانتا ہو کہ پاک ہے یا نہیں تو وہ نجس ہے نیز اگر وہ وضو کر چکا ہو تو وہ بھی باطل ہوگا۔ لیکن اگر اسے اس بارے میں شک ہو کہ استبراء اس نے کیا تھا وہ صحیح تھا یا نہیں اور اس دوران رطوبت خارج ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ رطوبت پاک ہے یا نہیں، تو وہ پاک ہوگی اور اس کا وضو بھی باطل نہ ہوگا۔

مسئلہ(۴۹): اگر کسی شخص نے استبراء نہ کیا ہو اور پیشاب کرنے کے بعد کافی وقت گزر جانے کی وجہ سے اسے اطمینان ہو کہ پیشاب نالی میں باقی نہیں رہا تھا اور اس دوران رطوبت خارج ہو اور اسے شک ہو کہ پاک ہے یا نہیں، تو وہ رطوبت پاک ہوگی اور اس سے وضو بھی باطل نہ ہوگا۔

مسئلہ(۵۰): اگر کوئی شخص پیشاب کے بعد استبراء کر کے وضو کر لے اور اس کے بعد رطوبت خارج ہو جس کے بارے

میں اسے یقین ہو کہ پیشاب ہے یا منی تو اس پر واجب ہے کہ غسل اور وضو دونوں کرے۔[1]

مسئلہ(۵۱): عورت کے لئے پیشاب کے بعد استبراء نہیں ہے۔ پس اگر کوئی رطوبت خارج ہو اور شک ہو کہ پیشاب ہے یا نہیں تو وہ رطوبت پاک ہوگی اور اس کے وضو اور غسل کو بھی باطل نہیں کرے گی۔

رفع حاجت کے مستحبات ومکروہات:

مسئلہ(۵۲): ہر شخص کے لئے مستحب ہے کہ جب بھی رفع حاجت کے لئے جائے تو ایسی جگہ بیٹھے جہاں اسے کوئی نہ دیکھے۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھے اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر رکھے اور یہ بھی مستحب ہے کہ رفع حاجت کے وقت سر ڈھانپ کر رکھے اور بدن کا بوجھ بائیں پاؤں پر ڈالے۔

مسئلہ(۵۳): رفع حاجت کے وقت سورج اور چاند کی طرف منہ کر کے بیٹھنا مکروہ ہے، لیکن اگر اپنی شرم گاہ کو کسی طرح ڈھانپ لے تو مکروہ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں رفع حاجت کے لئے ہوا کے رخ کے بالمقابل نیز گلی، کوچوں، راستوں، مکان کے دروازوں کے سامنے اور میوہ دار درختوں کے نیچے بیٹھنا بھی مکروہ ہے اور اس حالت میں کوئی چیز کھانا یا زیادہ وقت لگانا یا دائیں ہاتھ سے طہارت کرنا بھی مکروہ ہے، اور اس حالت میں کوئی چیز کھانا یا زیادہ وقت لگانا یا دائیں ہاتھ سے طہارت کرنا بھی مکروہ ہے اور یہی صورت باتیں کرنے کی بھی ہے لیکن اگر مجبوری ہو یا ذکر خدا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ(۵۴): کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور سخت زمین پر یا جانوروں کے بلوں میں یا پانی میں، بالخصوص ساکن پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ(۵۵): پیشاب اور پاخانہ روکنا مکروہ ہے اور اگر بدن کے لئے مکمل طور پر مضر ہو تو حرام ہے۔

مسئلہ(۵۶): نماز سے پہلے، سونے سے پہلے، مباشرت کرنے سے پہلے اور منی نکلنے کے بعد پیشاب کرنا مستحب ہے۔

نجاسات

مسئلہ(۵۷): دس چیزیں نجس ہیں (۱۔۲۔) پیشاب اور پاخانہ (۳) منی (۴) مُردار (۵) خون (۶۔۷) کتّا اور سور

---

[1] آقائی سید علی سیستانی مدظلہ العالی کے نزدیک احتیاطاً غسل کرے اور وضو بھی کرے البتہ اگر اس نے پہلے وضو نہ کیا ہو تو وضو کر لینا کافی ہے۔

(کافر)(۹) شراب (۱۰) نجاست خور حیوان کا پسینہ۔[1]

۱۔۲ پیشاب اور پاخانہ:

مسئلہ(۵۸): انسان اور ہر اس حیوان کا جس کا گوشت حرام ہے اور جس کا خون جہندہ ہے۔ یعنی اگر اس کی رگ کاٹی جائے تو خون اچھل کر نکلتا ہے، پیشاب اور پاخانہ نجس ہے۔ ہاں! ان حیوانوں کا پاخانہ پاک ہے جن کا گوشت حرام ہے مگر ان کا خون اچھل کر نہیں نکلتا مثلاً وہ مچھلی جس کا خون حرام ہے اور اسی طرح گوشت نہ رکھنے والے چھوٹے حیوانوں مثلاً مکھی، کھٹمل اور پسو کا فضلہ یا آلائش بھی پاک ہے لیکن حرام گوشت حیوان کہ جو اچھلنے والا خون نہ رکھتا ہو، احتیاط لازم کی بنا پر اس کے پیشاب سے بھی پرہیز کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۵۹): جن پرندوں کا گوشت حرام ہے ان کا پیشاب اور فضلہ پاک ہے۔

مسئلہ(۶۰): نجاست خور حیوان کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اور اسی طرح اس بھیڑ کے بچے کا پیشاب اور پاخانہ جس نے سورنی کا دودھ پیا ہو جس کی تفصیل کھانے پینے کے احکام میں آئے گی۔ اسی طرح اس حیوان کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے جس سے کسی انسان نے بدفعلی کی ہو۔

۳۔ منی:

مسئلہ(۶۱): مردہ اور خون جہندہ رکھنے والے ہر نر حرام گوشت جانور کی منی نجس ہے۔ وہ رطوبت بھی منی کا حکم رکھتی ہے جو عورت کے بدن سے اس طرح شہوت کے ساتھ نکلے جو اس کی جنابت کا سبب بنے جس کی تفصیل مسئلہ نمبر ۳۱۸ میں آئے گی۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ خون جہندہ رکھنے والے نر حلال گوشت جانور کی منی سے بھی اجتناب کیا جائے۔

۴۔ مُردار

مسئلہ(۶۲): انسان کی اور اچھلنے والا خون رکھنے والے ہر حیوان کی لاش نجس ہے خواہ وہ (قدرتی طور پر) خود مرا ہو یا شرعی طریقے کے علاوہ کسی اور طریقے سے ذبح کیا گیا ہو۔ مچھلی چونکہ اچھلنے والا خون نہیں رکھتی اس لئے اگر پانی میں مر جائے تو

---

[1] رہبر معظم آقائی سید علی الحسینی الخامنہ ای مدظلہ العالی کے نزدیک صرف نجاست خور اونٹ کا پسینہ نجس ہے اس کے علاوہ باقی کسی نجاست خور حیوان کا پسینہ نجس نہیں ہے۔ حتی کی جنب از حرام کا پسینہ بھی نجس نہیں ہے لیکن احتیاواجب کی بنا پر اس لباس میں نماز نہ پڑھی جائے۔ لہٰذا اس حوالے سے تمام فتاویٰ حضرت آیت اللہ سیستانی مدظلہ العالی کے ذکر کئے گئے ہیں۔

بھی پاک ہے۔

مسئلہ(۶۳): لاش کے وہ اجزاء جن میں جان نہیں ہوتی پاک ہیں۔مثلاً اون، بال ہڈیاں اور دانت۔

مسئلہ(۶۴): جب کسی انسان یا جہندہ خون والے حیوان کے بدن سے اس کی زندگی کے دوران گوشت یا کوئی دوسرا ایسا حصہ جس میں جان ہو جدا کرلیا جائے تو وہ نجس ہے۔

مسئلہ(۶۵): اگر ہونٹوں یا بدن کی کسی اور جگہ سے باریک سی تہہ (پپڑی) اکھیڑ لی جائے تو اگر اس میں روح نہ ہو اور آسانی سے اکھڑ جائے تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ(۶۶): مُردہ مرغی کے پیٹ سے جو انڈا نکلے وہ پاک ہے چاہے اس کے اوپر کا چھلکا ابھی سخت نہ ہوا ہو لیکن اس کا چھلکا دھو لینا ضروری ہے۔

مسئلہ(۶۷): اگر بھیڑ یا بکری کا بچہ (میمنا) گھاس کھانے کے قابل ہونے سے پہلے مرجائے تو وہ پنیر مایہ جو اس کے شیر دان میں ہوتا ہے پاک ہے لیکن اگر ثابت نہ ہو سکے کہ یہ عموماً مائع ہوتا ہے تو ضروری ہے کہ اس کے ظاہر کو دھو لیا جائے جو مُردار کے بدن سے مس ہو چکا ہے۔

مسئلہ(۶۸): سیال دوائیاں، عطر، روغن (تیل، گھی) جوتوں کی پالش اور صابن جنہیں باہر سے درآمد کیا جاتا ہے، اگر ان کی نجاست کے بارے میں یقین نہ ہو تو پاک ہیں۔

مسئلہ(۶۹): گوشت، چربی اور چمڑا جس کے بارے میں احتمال ہو کہ کسی ایسے جانور کا ہے جسے شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہے پاک ہے۔لیکن اگر یہ چیزیں کسی کافر سے لی گئی ہوں یا کسی ایسے مسلمان سے لی گئی ہوں جس نے کافر سے لی ہوں اور یہ تحقیق نہ کی ہو کہ آیا یہ کسی ایسے جانور کی ہیں جسے شرعی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہے یا نہیں تو ایسے گوشت اور چربی کا کھانا حرام ہے البتہ ایسے چمڑے پر نماز جائز ہے۔لیکن اگر یہ چیزیں مسلمانوں کے بازار سے یا کسی مسلمان سے خریدی جائیں اور یہ معلوم نہ ہو کہ اس سے پہلے یہ کسی کافر سے خریدی گئی تھیں یا احتمال اس بات کا ہو کہ تحقیق کرلی گئی ہے تو خواہ کافر ہی سے خریدی جائیں اس گوشت اور اس چربی کا کھانا اس شرط پر جائز ہے کہ وہ مسلمان اس میں کوئی ایسا تصرف کرے جو حلال گوشت سے مخصوص ہے، مثلاً اسے کھانے کے لئے بیچ دے جائز ہے۔

۵۔خون:

مسئلہ(۷۰) ہر انسان کا اور ہر خون جہندہ رکھنے والے حیوان کا خون نجس ہے۔پس ایسے جانوروں مچھلی اور مچھر کا خون جو اچھل کر نہیں نکلتا پاک ہے۔

مسئلہ(۷۱): جن جانوروں کا گوشت حلال ہے اگر انہیں شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے اور ضروری مقدار میں اس کا خون خارج ہو جائے تو جو خون بدن میں باقی رہ جائے وہ پاک ہے لیکن اگر (نکلنے والا) خون جانور کے سانس لینے یا اس کا سر بلند ہونے کی وجہ سے بدن میں پلٹ جائے تو وہ نجس ہوگا۔

مسئلہ(۷۲): جس انڈے میں خون کا ذرہ موجود ہو اسم کا کھانا حرام ہے۔[1]

مسئلہ(۷۳): وہ خون جو بعض اوقات دودھ دوہتے وقت نظر آتا ہے نجس ہے اور دودھ کو بھی نجس کر دیتا ہے۔

مسئلہ(۷۴): اگر دانتوں کی ریخوں سے نکلنے والا خون لعاب دہن سے مخلوط ہو جانے پر ختم ہو جائے تو اس لعاب سے پرہیز لازم نہیں ہے۔

مسئلہ(۷۵): جو خون چوٹ لگنے کی وجہ سے ناخن یا کھال کے نیچے جم جائے اگر اس کی شکل ایسی ہو کہ لوگ اسے خون نہ کہیں تو وہ پاک ہے اور اگر خون کہیں اور وہ ظاہر ہو جائے تو نجس ہوگا۔ ایسی صورت میں اگر ناخن یا کھال میں سوراخ ہو جائے کہ خون بدن کا ظاہری حصہ سمجھا جا رہا ہو اور خون کو نکال کر وضو یا غسل کے لئے اس مقام کا پاک کرنا بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہو تو ضروری ہے کہ تیمّم کر لے۔

مسئلہ(۷۶): اگر کسی شخص کو یہ پتا نہ چلے کہ کھال کے نیچے خون جم گیا ہے یا چوٹ لگنے کی وجہ سے گوشت نے ایسی شکل اختیار کر لی ہے تو وہ پاک ہے۔

مسئلہ(۷۷): اگر کھانا پکاتے ہوئے خون کا ایک ذرہ بھی اس میں گر جائے تو سارے کا سارا کھانا اور برتن احتیاط لازم کی بنا پر نجس ہو جائے گا۔ ابال، حرارت اور آگ انہیں پاک نہیں کر سکتے

مسئلہ(۷۸): پیپ یعنی وہ زرد مواد جو زخم کی حالت بہتر ہونے پر اس کے چاروں طرف پیدا ہوتا ہے اس کے متعلق اگر یہ معلوم نہ ہو کہ اس میں خون ملا ہوا ہے تو وہ پاک ہوگا۔

۶۔۷۔ کتّا اور سور:

مسئلہ(۷۹): کتا اور سور نجس ہیں حتیٰ کہ ان کے بال، ہڈیاں، پنجے، ناخن اور رطوبتیں بھی نجس ہیں۔

۸۔ کافر:

---

[1] آقائی سیستانی مدظلہ العالی: احتیاط مستحب ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔

مسئلہ(۸۰): کافر یعنی وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے وجود یا اس کی وحدانیت کا اقرار نہ کرتا ہو نجس ہے۔اسی طرح غالی (یعنی وہ لوگ جو ائمہ علیہم السلام میں سے کسی کو خدا کہیں یا یہ کہیں کہ خدا، امام میں حلول کر گیا ہے) اور خارجی و ناصبی (وہ لوگ جو ائمہ علیہم السلام سے بیر یا بغض کا اظہار کریں) بھی نجس ہیں۔اسی طرح وہ شخص جو کسی نبی کی نبوت یا ضروریات دین میں سے کسی ایک کا ایسا انکار کرے جو جزوی طور پر ہی سہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کا سبب بنے، نجس ہے۔البتہ اہل کتاب یعنی یہودی، عیسائی اور مجوسی پاک مانے جائیں گے۔

مسئلہ(۸۱): کافر کا تمام بدن حتیٰ کہ اس کے بال، ناخن اور رطوبتیں بھی نجس ہیں۔

مسئلہ(۸۲): اگر کسی نابالغ بچے کے ماں، باپ، دادا، دادی کافر ہوں تو وہ بچہ بھی نجس ہے۔البتہ اگر وہ سوجھ بوجھ رکھتا ہو اور اسلام کا اظہار کرتا ہو تو وہ پاک ہے لیکن اگر اپنے والدین سے منہ موڑ کر مسلمانوں کی طرف مائل ہو یا تحقیق کر رہا ہو تو اس کے نجس ہونے کا حکم لگانا مشکل ہے۔ہاں! اگر اس کے ماں، باپ، دادا اور دادی یا ان میں سے کوئی ایک بھی مسلمان ہو مسئلہ نمبر ۱۸۹ میں آنے والی تفصیل کے مطابق وہ بچہ پاک ہوگا۔

مسئلہ(۸۳): اگر کسی شخص کے متعلق یہ علم نہ ہو کہ مسلمان ہے یا نہیں اور کوئی علامت اس کے مسلمان ہونے کی نہ ہو تو وہ پاک سمجھا جائے گا لیکن اس پر اسلام کے دوسرے احکام کا اطلاق نہیں ہوگا، مثلاً نہ ہی وہ مسلمان عورت سے شادی کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ(۸۴): جو شخص ائمہ معصومین علیہم السلام میں سے کسی ایک کو بھی گالی دے، وہ نجس ہے۔رہبر معظم مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ علی اللہی [1] فرقے کے ماننے والے اگر یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام معبود ہیں تو وہ کافر اور نجس ہیں۔

۹۔شراب اور جو چیز مسکر (نشہ آور) کے حکم میں ہو:

مسئلہ(۸۵): شراب نجس ہے اس کے علاوہ انسان کو مست کر دینے والی چیزیں نجس نہیں ہیں۔

مسئلہ(۸۶): صنعتی اور طبّی الکحل کی تمام اقسام پاک ہیں۔

مسئلہ(۸۷): اگر انگور کے رس میں خود بخود یا پکانے پر ابال آ جائے تو پاک ہے لیکن اس کا کھانا پینا حرام ہے۔اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر ابلا ہوا انگور حرام ہے لیکن نجس نہیں۔

---

[1] علی اللہی ایک فرقہ ہے جو حضرت علی علیہ السلام کے خدا ہونے کا قائل ہے۔

مسئلہ(۸۸): کھجور، منقّیٰ، کشمش اوراُنکے شیرے میں چاہے ابال آجائے تو بھی پاک ہیں اوران کا کھانا حلال ہے۔

مسئلہ(۸۹): فُقّاع جو عام طور پر جَو سے تیار ہوتی ہے اور ہلکے نشے کا سبب بنتی ہے حرام ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر نجس ہے۔ لیکن وہ آب جَو پاک اور حلال ہے جو کسی قسم کے نشے کا سبب نہیں بنتی۔

۱۰۔نجاست خور حیوان کا پسینہ:

مسئلہ(۹۰): اس اونٹ کا پسینہ جسے انسانی نجاست کھانے کی عادت ہو نجس ہے۔ اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر اس قسم کے دوسرے حیوانات کا پسینہ بھی نجس ہے۔

مسئلہ(۹۱): جو شخص فعل حرام سے جنب ہوا ہو اُس کا پسینہ پاک ہے اور اس کے ساتھ نماز بھی صحیح ہے۔

نجاست ثابت ہونے کے طریقے:

مسئلہ(۹۲): کسی چیز کی نجاست تین طریقوں سے ثابت ہوتی ہے۔

(۱) خود انسان کو یقین یا عقلی طریقے سے اطمینان ہو جائے کہ فلاں چیز نجس ہے۔ اگر کسی کے متعلق محض گمان ہو کہ نجس ہے تو اس سے پرہیز کرنا لازم نہیں لہٰذا قہوہ خانوں اور ہوٹلوں جہاں لاپرواہ لوگ اور ایسے لوگ کھاتے پیتے ہیں جو نجاست اور طہارت کا لحاظ نہیں کرتے کھانا کھانے کی صورت یہ ہے کہ جب تک انسان کو اطمینان نہ ہو کہ جو کھانا اس کے لئے لایا گیا ہے وہ نجس ہے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲) کسی کے اختیار میں کوئی چیز ہو اور وہ اس چیز کے بارے میں کہے کہ نجس ہے اور وہ شخص غلط بیانی نہ کرتا ہو مثلاً کسی شخص کی بیوی، نوکر یا ملازمہ کہے کہ برتن یا کوئی دوسری چیز جو اس کے اختیار میں ہے نجس تو وہ نجس شمار ہوگی۔

(۳) اگر دو عادل آدمی کہیں کہ ایک چیز نجس ہے تو وہ نجس شمار ہوگی۔ بشرطیکہ وہ اس کے نجس ہونے کی وجہ بیان کریں۔ مثلاً یہ کہیں کہ یہ چیز خون یا مثلاً پیشاب سے نجس ہوئی ہے۔ ہاں! اگر ایک عادل یا قابل اطمینان شخص اطلاع دے لیکن اس کی بات سے اطمینان نہ آئے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۹۳): اگر کوئی شخص مسئلہ سے عدم واقفیت کی بنا پر یہ نہ جان سکے کہ ایک چیز نجس ہے یا پاک۔ مثلاً اسے یہ علم نہ ہو کہ چوہے کی مینگنی پاک ہے یا نہیں تو اسے چاہئے کہ مسئلہ پوچھ لے۔ لیکن اگر مسئلہ جانتا ہو اور کسی چیز کے بارے میں اسے شک ہو کہ وہ چیز خون ہے یا نہیں یا یہ نہ جانتا ہو کہ مچھر کا خون ہے یا انسان کا تو وہ چیز پاک شمار ہوگی اور اس کے بارے میں چھان بین کرنا یا پوچھنا لازم نہیں۔

مسئلہ(۹۴):اگر کسی نجس چیز کے بارے میں شک ہو کہ پاک ہوگئی ہے یا نہیں تو وہ نجس ہے۔اسی طرح اگر کسی پاک چیز کے بارے میں شک ہو کہ نجس ہوگئی ہے یا نہیں تو وہ پاک ہے۔اگر کوئی شخص ان چیزوں کے نجس یا پاک ہونے کے متعلق پتا چلا بھی سکتا ہو تو تحقیق ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ(۹۵):اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ جو برتن یا وہ کپڑے وہ استعمال کرتا ہے ان میں سے ایک نجس ہوگیا ہے لیکن اسے یہ علم نہ ہو کہ ان میں سے کون سا نجس ہوا ہے تو دونوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے اور مثال کے طور پر اگر یہ نہ جانتا ہو کہ خود اس کا کپڑا نجس ہوا ہے یا وہ کپڑا جو اس کے زیر استعمال نہیں ہے اور کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہے تو یہ ضروری نہیں ہے کہ اپنے کپڑے سے اجتناب کرے۔

پاک چیز نجس کیسے ہوتی ہے؟

مسئلہ(۹۶):اگر کوئی پاک چیز کسی نجس چیز سے لگ جائے اور دونوں یا ان میں سے ایک اس قدر تر ہو ایک کی تری دوسری تک پہنچ جائے تو پاک چیز نجس ہو جائے گی لیکن اگر واسطہ متعدد ہو جائے تو نجس نہیں ہوگی۔مثلاً اگر دایاں ہاتھ پیشاب سے نجس ہو اور یہ ہاتھ ایک نئی رطوبت کے ساتھ بائیں ہاتھ کو لگے تو بایاں ہاتھ نجس ہو جائے گا۔اب اگر بایاں ہاتھ خشک ہونے کے بعد مثلاً تر لباس سے لگے تو وہ لباس بھی نجس ہو جائے گا لیکن اگر وہ لباس کسی دوسری تر چیز کو لگ جائے تو وہ چیز نجس نہیں ہوگی خواہ وہ عین نجس کو ہی کیوں نہ لگی ہو۔

مسئلہ(۹۷):اگر کوئی پاک چیز کسی نجس چیز کو لگ جائے اور ان دونوں یا کسی ایک کے تر ہونے کے متعلق شک ہو تو پاک چیز نجس نہیں ہوتی۔

مسئلہ(۹۸):ایسی دو چیزیں جن کے بارے میں انسان کو علم نہ ہو کہ ان میں کون سی پاک ہے اور کون سی نجس، اگر ایک پاک اور تر چیز ان میں سے کسی ایک کو چھو جائے تو اس سے پرہیز کرنا ضروری نہیں ہے سوائے بعض صورتوں میں جیسے اس صورت میں جب ان دونوں مشکوک نجس چیزوں کی سابقہ یقینی حالت نجاست کی حالت ہو یا مثلاً اس صورت میں جب کوئی اور پاک چیز رطوبت کے ساتھ دوسری مشکوک چیز سے لگ جائے۔

مسئلہ(۹۹):اگر زمین، کپڑا یا ایسی دوسری چیزیں تر ہوں تو ان کے جس حصے کو نجاست لگے گی وہ نجس ہو جائے گا اور باقی حصہ پاک رہے گا۔یہی حکم کھیرے یا خربوزے وغیرہ کا ہے۔

مسئلہ(۱۰۰): جب شیرے، تیل، (گھی) یا ایسی ہی کسی اور چیز کی صورت ایسی ہو کہ اگر اس کی کچھ مقدار نکال لی جائے تو اس کی جگہ خالی نہ رہے تو جوں ہی وہ ذرہ بھر نجس ہوگا سارے کا سارا نجس ہو جائے گا۔لیکن اگر اس کی صورت ایسی ہو کہ

نکالنے کے مقام پر جگہ خالی رہے اگر چہ بعد میں پُر ہی ہو جائے تو صرف وہی حصہ نجس ہوگا جسے نجاست لگی ہے۔لہٰذا اگر چوہے کی مینگنی اس میں گر جائے تو جہاں وہ مینگنی گری ہے وہ جگہ نجس اور باقی پاک ہوگی۔

مسئلہ(۱۰۱): اگر مکھی یا ایسا ہی کوئی اور جاندار ایک ایسی تر چیز پر بیٹھے جو نجس ہو اور بعد از آں ایک تر پاک چیز پر جا بیٹھے اور یہ علم ہو جائے کہ اس جاندار کے ساتھ نجاست تھی تو پاک چیز نجس ہو جائے گی اور اگر علم نہ ہو تو پاک رہے گی۔

مسئلہ(۱۰۲): اگر بدن کے کسی حصے پر پسینہ ہو اور وہ نجس ہو جائے اور پھر پسینہ بہہ کر بدن کے دوسرے حصوں تک چلا جائے تو جہاں جہاں پسینہ بہے گا بدن کے وہ حصے نجس ہو جائیں گے لیکن اگر پسینہ آگے نہ بہے تو باقی بدن پاک رہے گا۔

مسئلہ(۱۰۳) جو بلغم ناک یا گلے سے خارج ہو اگر اس میں خون ہو تو بلغم میں جہاں خون ہوگا نجس اور باقی حصہ پاک ہو گا۔لہٰذا اگر یہ بلغم منہ یا ناک کے باہر لگ جائے تو بدن کے جس مقام کے بارے میں یقین ہو کہ نجس بلغم اس پر لگا ہے نجس ہے اور جس جگہ کے بارے میں شک ہو کہ وہاں بلغم کا نجاست والا حصہ پہنچا ہے یا نہیں وہ پاک ہوگا۔

مسئلہ(۱۰۴): اگر ایسا لوٹا جس کے پیندے میں سوراخ ہو نجس زمین پر رکھ دیا جائے اور اس سے بہنے والا پانی آگے بہنا بند ہو کر لوٹے کے نیچے اس طرح جمع ہو جائے کہ لوٹے کے اندر والے پانی کے ساتھ اسے ایک ہی پانی کہا جا سکے تو لوٹے کا پانی نجس ہو جائے گا لیکن اگر لوٹے کا پانی تیزی کے ساتھ بہتا رہے تو نجس نہیں ہوگا۔

مسئلہ(۱۰۵): اگر کوئی چیز بدن میں داخل ہو کر نجاست سے جا ملے لیکن بدن سے باہر آنے پر نجاست آلودہ نہ ہو تو وہ چیز پاک ہے۔ چنانچہ اگر انیما کا سامان یا اس کا پانی مقعد میں داخل کیا جائے یا سوئی، چاقو یا کوئی اور ایسی چیز بدن میں چبھ جائے اور باہر نکلنے پر نجاست آلودہ نہ ہو تو نجس نہیں ہے۔اگر تھوک اور ناک کا پانی جسم کے اندر خون سے جا ملے لیکن باہر نکلنے پر خون آلودہ نہ ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

احکام نجاسات:

مسئلہ(۱۰۶): قرآن مجید کی تحریر اور ورق کو نجس کرنا جب کہ یہ فعل بے حرمتی میں شمار ہوتا ہو بلا شبہ حرام ہے اور اگر نجس ہو جائے تو فوراً پانی سے دھونا ضروری ہے بلکہ اگر بے حرمتی کا پہلو نہ بھی نکلے تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر کلام پاک کو نجس کرنا حرام اور پانی سے دھونا واجب ہے۔

مسئلہ(۱۰۷): اگر قرآن مجید کی جلد نجس ہو جائے اور اس سے قرآن مجید کی بے حرمتی ہوتی ہو تو جلد کو پانی سے دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ(۱۰۸): قرآن مجید کو کسی عین نجاست مثلاً خون یا مُردار پر رکھنا خواہ وہ عین نجاست خشک ہی کیوں نہ ہو اگر قرآن

مجید کی بے حرمتی کا باعث ہو تو حرام ہے۔

مسئلہ(۱۰۹): قرآن مجید کو نجس روشنائی سے لکھنا خواہ ایک حرف ہی کیوں نہ ہو اسے نجس کرنے کا حکم رکھتا ہے۔ اگر لکھا جا چکا ہو تو اسے پانی سے دھو کر یا چھیل کر یا کسی اور طریقہ سے مٹا دینا ضروری ہے۔

مسئلہ(۱۱۰): اگر کافر کو قرآن دینا بے حرمتی کا موجب ہو تو حرام ہے اور اس سے قرآن مجید واپس لینا واجب ہے۔

مسئلہ(۱۱۱): اگر قرآن مجید کا ورق یا کوئی ایسی چیز جس کا احترام ضروری ہو، مثلاً ایسا کاغذ جس پر اللہ تعالیٰ کا یا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی امام علیہ السلام کا نام لکھا ہو بیت الخلاء میں گر جائے تو اس کا باہر نکالنا اور اسے دھونا واجب ہے خواہ اس پر کچھ رقم ہی کیوں نہ خرچ کرنی پڑے اور اگر اس کا باہر نکالنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس وقت تک اس بیت الخلاء کا استعمال نہ کیا جائے جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ گل کر ختم ہو گیا ہے۔ اسی طرح اگر خاک شفا بیت الخلاء میں گر جائے اور اس کا نکالنا ممکن نہ ہو تو جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ بالکل ختم ہو چکی ہے، اس بیت الخلاء کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

مسئلہ(۱۱۲): نجس چیز کا کھانا پینا یا کسی دوسرے کو کھلانا پلانا حرام ہے لیکن بچہ یا دیوانے کو کھلانا پلانا جائز ہے اور اگر بچہ یا دیوانہ نجس غذا کھائے پیئے یا نجس ہاتھ سے غذا کو نجس کر کے کھائے تو اسے روکنا ضروری نہیں۔

مسئلہ(۱۱۳): جو چیز پاک کی جاسکتی ہے اسے بیچنے یا ادھار دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس کے نجس ہونے کے بارے میں جب یہ دو شرطیں موجود ہوں تو خریدنے یا ادھار لینے والے کو بتانا ضروری ہے۔

(۱) جب اندیشہ ہو کہ دوسرا فریق کسی واجب حکم کی مخالفت کا مرتکب ہو گا مثلاً اس (نجس چیز) کو کھانے یا پینے میں استعمال کرے گا۔ اگر ایسا نہ ہو تو بتانا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً لباس کے نجس ہونے کے بارے میں بتانا ضروری نہیں ہے جسے پہن کر دوسرا فریق نماز پڑھے گا کیوں کہ لباس کا پاک ہونا شرط واقعی نہیں ہے۔

(۲) جب بیچنے یا ادھار دینے والے کو توقع ہو کہ دوسرا فریق اس کی بات پر عمل کرے گا اور اگر وہ جانتا ہو کہ دوسرا فریق اس کی بات پر عمل نہیں کرے گا تو اسے بتانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ(۱۱۴): اگر ایک شخص کسی دوسرے کو نجس چیز کھاتے یا نجس لباس میں نماز پڑھتے دیکھے تو اسے اس بارے میں کچھ کہنا ضروری نہیں۔

مسئلہ(۱۱۵): اگر گھر کا کوئی حصہ یا قالین یا (دری) نجس ہو اور وہ دیکھے کہ اس کے گھر آنے والوں کا بدن، لباس یا کوئی اور چیز تری کے ساتھ نجس جگہ سے جا لگی ہے اور صاحب خانہ اس کا باعث ہوا ہو تو دو شرطوں کے ساتھ جو گزشتہ سلسلہ میں بیان ہوئی ہیں ان لوگوں کو اس بارے میں آگاہ کر دینا ضروری ہے۔

مسئلہ(۱۱۶): اگر میزبان کو کھانا کھانے کے دوران پتا چلے کہ غذا نجس ہے تو دونوں شرطوں کے مطابق جو مسئلہ ۱۱۳ میں

بیان ہوئی ہیں ضروری ہے کہ مہمانوں کو اس کے متعلق آگاہ کردے لیکن اگر مہمانوں میں سے کسی کو اس بات کا علم ہو جائے تو اس کے لئے دوسروں کو بتانا ضروری نہیں۔ البتہ وہ ان کے ساتھ یوں گھل مل کر رہتا ہو کہ وہ ان کے نجس ہونے کی وجہ سے وہ خود نجاست میں مبتلا ہو کر واجب احکام کی مخالفت کا مرتکب ہوگا تو ان کو بتادینا ضروری ہے۔

مسئلہ (۱۱۷): اگر کوئی ادھار لی ہوئی چیز نجس ہو جائے تو اس کے مالکوں کو دو شرطوں کے ساتھ جو مسئلہ ۱۱۳ میں بیان ہوئی ہیں آگاہ کرے۔

مسئلہ (۱۱۸): اگر بچہ کہے کہ کوئی چیز نجس ہے یا کہے کہ اس نے کسی چیز کو دھولیا ہے تو اس بات پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر بچہ ممیّز ہو اور نجاست وطہارت کو بخوبی سمجھتا ہو اور وہ کہے کہ اس نے ایک چیز پانی سے دھوئی ہے جبکہ وہ چیز اس کے استعمال میں ہو یا بچے کا قول اعتماد کے قابل ہو تو اس کی بات قبول کر لینا چاہئے اور یہی حکم ہے جبکہ بچہ کہے کہ وہ چیز نجس ہے۔

مطہرات

نجس چیزوں کو پاک کرنے والی چیزیں بارہ ہیں:

مسئلہ (۱۱۹): بارہ چیزیں ایسی ہیں جو نجاست کو پاک کرتی ہیں اور انہیں مطہرات کہا جاتا ہے۔ (۱) پانی (۲) زمین (۳) سورج (۴) استحالہ (۵) انقلاب (۶) انتقال (۷) اسلام (۸) تبعیت (۹) عین نجاست کا زائل ہو جانا (۱۰) نجاست خور حیوان کا استبراء (۱۱) مسلمان کا غائب ہو جانا (۱۲) ذبیحہ کے بدن سے خون کا نکل جانا۔[1]

۱۔ پانی:

مسئلہ (۱۲۰): پانی چار شرائط کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتا ہے:

(۱) پانی مطلق ہو۔ مضاف پانی مثلاً عرق گلاب یا عرق بیدمشک سے نجس چیز پاک نہیں ہوتی۔

(۲) پانی پاک ہو۔

(۳) نجس چیز کو دھونے کے دوران پانی مضاف نہ بن جائے۔ جب کسی چیز کو پاک کرنے کے لئے پانی سے دھویا جائے اور اس کے بعد مزید دھونا ضروری نہ ہو تو یہ بھی لازم ہے کہ اس پانی میں نجاست کی بو، رنگ، یا ذائقہ موجود نہ ہو لیکن اگر

[1] آقائی رہبر معظم مدظلہ العالی کے نزدیک دس چیزیں پاک کرنے والی ہیں مذکورہ چیزوں میں سے انقلاب اور ذبیحہ کے بدن سے خون کا نکل جانے کو مطہرات میں شمار نہیں کیا گیا۔

دھونے کی صورت میں اس سے مختلف ہو (یعنی وہ آخری دھونا نہ ہو) اور پانی کی بو، رنگ اور ذائقہ بدل جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً اگر کوئی چیز کُر پانی یا قلیل پانی سے دھوئی جائے اور اسے دو مرتبہ دھونا ضروری ہو تو خواہ پانی کی بو، رنگ اور ذائقہ پہلی دفعہ دھونے کے وقت بدل جائے لیکن دوسری دفعہ استعمال کئے جانے والے پانی میں کوئی ایسی تبدیلی رونما نہ ہو تو وہ چیز پاک ہو جائے گی۔

(۴) نجس چیز کو پانی سے دھونے کے بعد اس میں عین نجاست کے ذرات باقی نہ رہیں۔ نجس چیز کو قلیل پانی یعنی ایک کر سے کم پانی سے پاک کرنے کی کچھ شرائط بھی ہیں جن کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

مسئلہ (۱۲۱) نجس برتن کے اندرونی حصہ کو قلیل پانی سے تین دفعہ دھونا ضروری ہے اور کر یا جاری پانی ایک مرتبہ دھونا کافی ہے[1] لیکن جس برتن سے کتے نے پانی یا کوئی اور مائع چیز پی ہو اسے پہلے پاک مٹی سے مانجھنا چاہئے پھر اس برتن سے مٹی کو دور کرنا چاہئے اس کے بعد قلیل یا کر یا جاری پانی سے دو دفعہ دھونا چاہئے۔ اسی طرح اگر کتے نے کسی برتن کو چاٹا ہو اور کوئی چیز اس میں باقی رہ جائے تو اسے دھونے سے پہلے مٹی سے مانجھ لینا ضروری ہے۔ البتہ اگر کتے کا لعاب کسی برتن میں گر جائے یا اس کے بدن کا کوئی اور حصہ اس برتن سے لگے تو احتیاط لازم کی بنا پر اسے مٹی سے مانجھنے کے بعد تین دفعہ پانی سے دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ (۱۲۲): جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہے اگر اس کا منہ تنگ ہو تو اس میں مٹی ڈال کر خوب ہلائیں تاکہ مٹی برتن کے تمام اطراف میں پہنچ جائے۔ اس کے بعد اسے اس ترتیب کے مطابق دھوئیں جس کا ذکر سابقہ مسئلے میں ہو چکا ہے۔

مسئلہ (۱۲۳): اگر کسی برتن کو سور چاٹے یا اس میں سے کوئی سیال چیز پی لے یا اس برتن میں جنگلی چوہا مر گیا ہو تو اسے قلیل یا کر یا جاری پانی سے سات مرتبہ دھونا ضروری ہے لیکن مٹی سے مانجھنا ضروری نہیں۔

مسئلہ (۱۲۴): جو برتن شراب سے نجس ہو گیا ہو اسے تین مرتبہ دھونا ضروری ہے۔ اس بارے میں قلیل یا کُر یا جاری پانی کا کوئی فرق نہیں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے۔

مسئلہ (۱۲۵): اگر ایک ایسے برتن کو جو نجس مٹی سے تیار ہوا ہو یا جس میں نجس پانی سرایت کر گیا ہو کر یا جاری پانی میں ڈال دیا جائے تو جہاں جہاں وہ پانی پہنچے گا برتن پاک ہو جائے گا اور اگر اس برتن کے اندرونی اجزاء کو بھی پاک کرنا مقصود ہو تو اسے کر یا جاری پانی میں اتنی دیر تک پڑے رہنے دینا چاہئے کہ پانی تمام برتن میں سرایت کر جائے اور اگر اس برتن میں کوئی ایسی نمی ہو جو پانی کے اندرونی حصوں تک پہنچنے میں مانع ہو تو پہلے اسے خشک کر لینا ضروری ہے اور پھر برتن کو کُر یا جاری پانی میں ڈال دینا چاہئے۔

---

[1] آقائی سیستانی مدظلہ العالی: کُر یا جاری پانی کا بھی احتیاط واجب کی بنا پر تین مرتبہ دھونا چاہئے۔

مسئلہ(۱۲۶) نجس برتن کو قلیل پانی سے دو طریقے سے دھویا جا سکتا ہے۔

پہلا طریقہ: برتن کو تین دفعہ بھرا جائے اور ہر دفعہ خالی کر دیا جائے۔

دوسرا طریقہ: برتن میں تین دفعہ مناسب مقدار میں پانی ڈالیں اور ہر دفعہ پانی کو یوں گھمائیں کہ وہ تمام نجس مقامات تک پہنچ جائے اور پھر اسے گرا دیں۔

مسئلہ(۱۲۷): اگر بڑا سا برتن مثلاً دیگ یا مرتبان نجس ہو جائے تو تین دفعہ پانی سے بھرنے اور ہر دفعہ خالی کرنے کے بعد پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر اس میں تین دفعہ اوپر سے اس طرح پانی انڈیلیں کہ اس کے تمام اطراف تک پانی پہنچ جائے اور ہر دفعہ اس کی تہہ میں جو پانی جمع ہو جائے اس کو نکال دیں تو برتن پاک ہو جائے گا۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوسری اور تیسری بار جس برتن کے ذریعے پانی باہر نکالا جائے اسے بھی دھو لیا جائے۔

مسئلہ(۱۲۸): اگر نجس تانبے وغیرہ کو پگھلا کر پانی سے دھو لیا جائے تو اس کا ظاہری حصہ پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ(۱۲۹): اگر تنور پیشاب سے نجس ہو جائے اور اس میں اوپر سے ایک مرتبہ یوں پانی ڈالا جائے کہ اس کی تمام اطراف تک پہنچ جائے تو تنور پاک ہو جائے گا اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ یہ عمل دو دفعہ کیا جائے اور اگر تنور پیشاب کے علاوہ کسی اور چیز سے نجس ہوا ہو تو نجاست دور کرنے کے بعد مذکورہ طریقے کے مطابق اس میں ایک دفعہ پانی ڈالنا کافی ہے اور بہتر یہ ہے کہ تنور کی تہہ میں ایک گڑھا کھود لیا جائے جس میں پانی جمع ہو سکے پھر اس پانی کو نکال لیا جائے اور گڑھے کو پاک مٹی سے پر کر دیا جائے۔

مسئلہ(۱۳۰): اگر کسی نجس چیز کو کر یا جاری پانی میں ایک دفعہ یوں ڈبو دیا جائے کہ پانی اس کے تمام نجس مقامات تک پہنچ جائے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی اور قالین یا دری اور لباس وغیرہ کو پاک کرنے کے لئے اسے نچوڑنا اور اسی طرح سے ملنا یا پاؤں سے رگڑنا ضروری نہیں ہے اور اگر بدن یا لباس پیشاب سے نجس ہو گیا ہو تو اسے کر پانی میں دو دفعہ دھونا بھی لازم ہے البتہ جاری پانی میں ایک بار دھونا کافی ہے۔

مسئلہ(۱۳۱): اگر کسی ایسی چیز کو جو پیشاب سے نجس ہو گئی ہو قلیل پانی سے دھونا مقصود ہو تو اس پر ایک دفعہ یوں پانی بہا دیں کہ پیشاب اس چیز میں باقی نہ رہے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی۔ البتہ لباس اور بدن پر دو دفعہ پانی بہانا ضروری ہے تا کہ پاک ہو جائیں۔ لیکن جہاں تک لباس، قالین، دری اور ان سے ملتی جلتی چیزوں کا تعلق ہے انہیں ہر دفعہ پانی ڈالنے کے بعد نچوڑنا چاہئے تا کہ غسالہ ان میں سے نکل جائے (غسالہ یا دھوون اس پانی کو کہتے ہیں جو کسی دھوئی جانے والی چیز سے دھلنے کے دوران یا دھل جانے کے بعد خود بخود یا نچوڑنے سے نکلتا ہے)۔

مسئلہ(۱۳۲): جو چیز ایسے شیر خوار لڑکے یا لڑکی کے پیشاب سے نجس ہو جائے جس نے دودھ کے علاوہ کوئی غذا کھانا

شروع نہ کی ہو اگر اس پر ایک دفعہ اس طرح پانی ڈالا جائے کہ تمام نجس مقامات تک پہنچ جائے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ کہ مزید ایک بار اس پر پانی ڈالا جائے۔ لباس، قالین اور دری وغیرہ کو نچوڑنا ضروری نہیں۔

مسئلہ (۱۳۳): اگر کوئی چیز پیشاب کے علاوہ کسی نجاست سے نجس ہو جائے تو وہ نجاست دور کرنے کے بعد ایک دفعہ قلیل پانی اس پر ڈالا جائے۔ جب وہ پانی بہہ جائے تو وہ چیز پاک ہو جاتی ہے۔ البتہ لباس اور اس سے ملتی جلتی چیزوں کو نچوڑنا ضروری ہے تاکہ ان کا دھوون نکل جائے۔

مسئلہ (۱۳۴): اگر کسی نجس چٹائی کو جو دھاگوں سے بنی ہوئی ہو کر یا جاری پانی میں ڈبو دیا جائے تو عین نجاست دور ہونے کے بعد وہ پاک ہو جائے گی لیکن اگر اسے قلیل پانی سے دھویا جائے تو جس طرح بھی ممکن ہو اس کا نچوڑنا ضروری ہے خواہ اس میں پاؤں ہی کیوں نہ چلانے پڑیں تاکہ اس کا دھوون الگ ہو جائے۔

مسئلہ (۱۳۵): اگر گندم، چاول، صابن وغیرہ کا بالائی حصہ نجس ہو جائے تو وہ کر یا جاری پانی میں ڈبونے سے پاک ہو جائے گا۔ انہیں قلیل پانی سے بھی پاک کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر ان کا اندرونی حصہ نجس ہو جائے تو کر یا جاری پانی کے ان چیزوں کے اندر تک پہنچنے پر یہ پاک ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ (۱۳۶): اگر صابن کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے تو اسے پاک کیا جا سکتا ہے جبکہ اگر اس کا باطنی حصہ نجس ہو جائے تو وہ پاک نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر کسی شخص کو اس بارے میں شک ہو کہ نجس پانی صابن کے اندرونی حصے تک سرایت کر گیا یا نہیں تو وہ حصہ پاک ہوگا۔

مسئلہ (۱۳۷): اگر چاول یا گوشت یا ایسی ہی کسی چیز کا ظاہری حصہ نجس ہو جائے تو کسی پاک پیالے یا اس کے مثل کسی چیز میں رکھ کر ایک دفعہ اس پر پانی ڈالنے اور پھر پھینک دینے کے بعد وہ چیز پاک ہو جاتی ہے اور اگر کسی نجس برتن میں رکھیں تو یہ کام تین دفعہ انجام دینا ضروری ہے اور اس صورت میں وہ برتن بھی پاک ہو جائے گا لیکن اگر لباس یا کسی دوسری ایسی چیز کو برتن میں ڈال کر پاک کرنا مقصود ہو جس کا نچوڑنا لازم ہے تو جتنی بار اس پر پانی ڈالا جائے اسے نچوڑنا ضروری ہے اور برتن کو الٹ دینا چاہئے تاکہ جو دھوون اس میں جمع ہو گیا ہو وہ بہہ جائے۔

مسئلہ (۱۳۸): اگر کسی نجس لباس کو جو نیل یا اس جیسی چیز سے رنگا گیا ہو کر یا جاری پانی میں ڈبویا جائے اور کپڑے کے رنگ کی وجہ سے پانی مضاف ہونے سے قبل تمام جگہ پہنچ جائے تو وہ پاک ہو جائے گا اور اگر اسے قلیل پانی سے دھویا جائے اور نچوڑنے پر اس میں مضاف پانی نہ نکلے تو وہ لباس پاک ہو جاتا ہے۔

مسئلہ (۱۳۹): اگر کپڑے کو کر یا جاری پانی میں دھویا جائے اور مثال کے طور پر بعد میں کائی وغیرہ کپڑے میں نظر آئے اور یہ احتمال نہ ہو کہ یہ کپڑے کے اندر پانی کے پہنچنے میں مانع ہوئی ہے تو وہ کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ (۱۴۰): اگر لباس یا اس سے ملتی جلتی چیز کے دھونے کے بعد مٹی کا ذرہ یا صابن اس میں نظر آئے اور احتمال ہو کہ یہ کپڑے کے اندر پانی کے پہنچنے میں مانع ہوا ہے تو وہ پاک نہیں ہے لیکن اگر نجس پانی مٹی یا صابن میں سرایت کر گیا ہو تو مٹی اور صابن کا اوپر والا حصہ پاک اور اس کا اندرونی حصہ نجس ہوگا۔

مسئلہ (۱۴۱) جب تک عین نجاست کسی نجس چیز سے الگ نہ ہو وہ پاک نہیں ہوگی لیکن اگر بو یا نجاست کا رنگ اس میں باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ لہٰذا خون اگر لباس پر سے ہٹا دیا جائے اور لباس دھولیا جائے اور خون کا رنگ لباس پر باقی بھی رہ جائے تو لباس پاک ہوگا۔

مسئلہ (۱۴۲): اگر کر یا جاری پانی میں نجاست دور کرلی جائے تو بدن پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر بدن پیشاب سے نجس ہوا ہو تو اس صورت میں ایک دفعہ سے پاک نہیں ہوگا لیکن پانی سے نکل آنے کے بعد دوبارہ اس میں داخل ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر پانی کے اندر ہی بدن پر اس طرح ہاتھ پھیرلے کہ پانی بدن سے جدا ہو کر دو دفعہ بدن تک پہنچ جائے تو کافی ہے۔

مسئلہ (۱۴۳): اگر نجس غذا دانتوں کی ریخوں میں رہ جائے اور پانی منہ میں بھر کر یوں گھمایا جائے کہ تمام نجس غذا تک پہنچ جائے تو وہ غذا پاک ہو جاتی ہے۔

مسئلہ (۱۴۴): اگر سر یا چہرے کے بالوں کو قلیل پانی سے دھویا جائے اور وہ بال گھنے نہ ہوں تو ان سے دھوون جدا کرنے کے لئے انہیں نچوڑنا ضروری نہیں کیونکہ پانی معمول کے مطابق خود جدا ہو جاتا ہے۔

مسئلہ (۱۴۵): اگر بدن یا لباس کا کوئی حصہ قلیل پانی سے دھویا جائے تو نجس مقام کے پاک ہونے سے اس مقام سے متصل وہ جگہیں بھی پاک ہو جائیں گی جن تک دھوتے وقت عموماً پانی پہنچ جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نجس مقام کے اطراف کو علیٰحدہ دھونا ضروری نہیں بلکہ وہ نجس مقام کو دھونے کے ساتھ ہی پاک ہو جاتے ہیں اور اگر ایک پاک چیز ایک نجس چیز کے برابر رکھ دیں اور دونوں پر پانی ڈالیں تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ لہٰذا اگر ایک نجس انگلی کو پاک کرنے کے لئے سب انگلیوں پر پانی ڈالیں اور نجس پانی یا پاک پانی سب انگلیوں تک پہنچ جائے تو نجس انگلی کے پاک ہونے پر تمام انگلیاں پاک ہو جائیں گی۔

مسئلہ (۱۴۶): جو گوشت یا چربی نجس ہو جائے دوسری چیزوں کی طرح پانی سے دھوئی جا سکتی ہے۔ یہی صورت اس بدن یا لباس کی ہے جس پر تھوڑی بہت چکنائی ہو جو پانی کو بدن یا لباس تک پہنچنے سے نہ روکے۔

مسئلہ (۱۴۷): اگر برتن یا بدن نجس ہو جائے اور بعد میں اتنا چکنا ہو جائے کہ پانی اس تک نہ پہنچ سکے اور برتن یا بدن کو پاک کرنا مقصود ہو تو پہلے چکنائی دور کرنی چاہئے کہ پانی ان تک (یعنی برتن یا بدن تک) پہنچ سکے۔

مسئلہ (۱۴۸): جو نل کر پانی سے متصل ہو وہ کر پانی کا حکم رکھتا ہے۔

مسئلہ(۱۴۹): اگر کسی چیز کو دھویا جائے اور یقین ہو جائے کہ پاک ہوگئی ہے لیکن بعد میں شک گزرے کہ عین نجاست اس سے دور ہوئی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ اسے دوبارہ پانی سے دھولیا جائے تاکہ یقین آجائے کہ عین نجاست دور ہوگئی ہے۔

مسئلہ(۱۵۰): وہ زمین جس میں پانی جذب ہو جاتا ہو مثلاً ایسی زمین جس کی سطح ریت یا بجری پر مشتمل ہو اگر نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک ہو جاتی ہے۔

مسئلہ(۱۵۱): اگر وہ زمین جس کا فرش پتھر یا اینٹوں کا ہو یا دوسری سخت زمین جس میں پانی جذب نہ ہوتا ہو نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک ہو سکتی ہے لیکن ضروری ہے کہ اس پر اتنا پانی ڈالا جائے کہ بہنے لگے۔ جو پانی اوپر ڈالا جائے اگر کسی گٹر وغیرہ سے باہر نہ نکل سکے اور کسی جگہ جمع ہو جائے تو اس جگہ کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جمع شدہ پانی کو کپڑے یا برتن سے باہر نکال دیا جائے۔

مسئلہ(۱۵۲): اگر معدنی نمک کا ڈلا یا اس جیسی کوئی چیز اوپر سے نجس ہو جائے تو قلیل پانی سے پاک ہو سکتی ہے۔

مسئلہ(۱۵۳): اگر پگھلی ہوئی نجس شکر سے قند بنالیں اور کر یا جاری پانی میں رکھ دیں تو وہ پاک نہیں ہوگی۔

۲۔ زمین:

مسئلہ(۱۵۴): زمین پاؤں کے تلوے اور جوتے کے نچلے حصے کو چار شرطوں سے پاک کرتی ہے۔

(۱) یہ کہ زمین پاک ہو

(۲) یہ کہ زمین خشک ہو

(۳) احتیاط لازم کی بنا پر نجاست زمین سے لگی ہو۔

(۴) عین نجاست مثلاً خون اور پیشاب اور متنجّس چیز مثلاً متنجّس مٹی جو پاؤں کے تلوے یا جوتے کے نچلے حصے میں لگی ہو وہ راستہ چلنے یا پاؤں زمین پر رگڑنے سے دور ہو جائے لیکن اگر عین نجاست زمین پر چلنے یا زمین پر رگڑنے سے پہلے ہی دور ہوگئی ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر پاک نہیں ہوں گے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ زمین مٹی یا پتھر یا اینٹوں کے فرش یا ان سے ملتی جلتی چیز پر مشتمل ہو۔ قالین، دری، چٹائی، گھاس پر چلنے سے پاؤں کا نجس تلوا یا جوتے کا نجس حصہ پاک نہیں ہوتا۔

مسئلہ(۱۵۵): پاؤں کا تلوا یا جوتے کا نچلہ حصہ نجس ہو تو ڈامر پر یا لکڑی پر بنے ہوئے فرش پر چلنے سے پاک ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ(۱۵۶): پاؤں کے تلوے یا جوتے کے نچلے حصے کو پاک کرنے کے لئے بہتر ہے کہ پندرہ ذراع یا اس سے زیادہ

فاصلہ زمین پر چلے خوہ پندرہ ذراع یا اس سے کم چلنے یا پاؤں زمین پر رگڑنے سے نجاست دور ہوگئی ہو۔

مسئلہ(۱۵۷): پاک ہونے کے لئے پاؤں یا جوتے کے نجس تلوے کا تر ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر خشک بھی ہوں تو زمین پر چلنے سے پاک ہوجاتے ہیں۔

مسئلہ(۱۵۸): جب پاؤں یا جوتے کا نجس تلوا زمین پر چلنے سے پاک ہوجائے تو اس کے اطراف کے وہ حصے بھی جنہیں عموماً کیچڑ وغیرہ لگ جاتی ہے پاک ہوجاتے ہیں۔

مسئلہ(۱۵۹): اگر کسی ایسے شخص کی ہتھیلی یا گھٹنا نجس ہوجائیں جو ہاتھ اور گھٹنوں کے بل چلتا ہو تو اس کے راستہ چلنے سے اس کی ہتھیلی یا گھٹنے کا پاک ہوجانا محل اشکال ہے۔ یہی صورت لاٹھی اور مصنوعی ٹانگ کے نچلے حصے، چوپائے کے نعل، موٹر گاڑیوں اور دوسری گاڑیوں کے پہیوں کی ہے۔

مسئلہ(۱۶۰): اگر زمین پر چلنے کے بعد نجاست کی بو، رنگ یا باریک ذرے جو نظر نہ آئیں، پاؤں یا جوتے کے تلوے سے لگے رہ جائیں تو کوئی حرج نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ زمین پر اس قدر چلا جائے کہ وہ بھی زائل ہوجائیں۔

مسئلہ(۱۶۱): جوتے کا اندرونی حصہ زمین پر چلنے سے پاک نہیں ہوتا اور زمین پر چلنے سے موزے کے نچلے حصے کا پاک ہونا بھی محل اشکال ہے لیکن اگر موزے کا نچلا حصہ چمڑے یا چمڑے سے ملتی جلتی چیز کا بنا ہوا اور اسے پہن کر چلنے کا رواج بھی ہو تو وہ زمین پر چلنے سے پاک ہوجائے گا۔

۳۔سورج:

مسئلہ(۱۶۲): سورج۔ زمین، عمارت اور دیوار کو پانچ شرطوں کے ساتھ پاک کرتا ہے۔

(۱) نجس چیز اس طرح تر ہو کہ اگر دوسری چیز اس سے لگے تو وہ تر ہوجائے۔ لہٰذا اگر وہ چیز خشک ہو تو اسے کسی طرح تر کرلینا چاہئے تاکہ دھوپ سے خشک ہو۔

(۲) اس میں کوئی نجاست باقی نہ رہ گئی ہو۔

(۳) کوئی چیز دھوپ میں رکاوٹ نہ ڈالے۔ پس اگر دھوپ پردے، بادل یا ایسی ہی کسی چیز کے پیچھے سے نجس چیز پر پڑے اور اسے خشک کردے تو وہ چیز پاک نہیں ہوگی۔ البتہ بادل اگر اتنا ہلکا ہو کہ دھوپ کو نہ روکے تو کوئی حرج نہیں۔

(۴) فقط سورج نجس چیز کو خشک کرے۔ لہٰذا مثال کے طور پر اگر نجس چیز ہوا اور دھوپ سے خشک ہو تو پاک نہیں ہوتی۔ ہاں اگر کیفیت یہ ہو کہ یہ کہا جاسکے کہ یہ نجس چیز دھوپ سے خشک ہوئی ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۵) عمارت کے جس حصے میں نجاست سرایت کرگئی ہے دھوپ سے ایک ہی مرتبہ خشک ہوجائے۔ پس اگر ایک دفعہ

دھوپ نجس زمین اور عمارت پر پڑے اور اس کا سامنے والا حصہ خشک کرے اور دوسری دفعہ نچلے حصے کو خشک کرے تو اس کا سامنے والا حصہ پاک ہوگا اور نچلا حصہ نجس رہے گا۔

مسئلہ (۱۶۳): سورج نجس چٹائی کو پاک کر دیتا ہے لیکن اگر اس کی بناوٹ میں دھاگے استعمال ہوئے ہیں تو انہیں پاک نہیں کرتا اس طرح درخت، گھاس اور دروازے، کھڑکیاں سورج سے پاک ہونے میں اشکال ہے

مسئلہ (۱۶۴): اگر دھوپ نجس زمین پر پڑے، بعد از آں شک پیدا ہو کہ دھوپ پڑنے کے وقت زمین تر تھی یا نہیں یا تری دھوپ کے ذریعہ خشک ہوئی یا نہیں تو وہ زمین نجس ہوگی اور اگر شک پیدا ہو کہ دھوپ پڑنے سے پہلے عین نجاست زمین پر سے ہٹا دی گئی تھی یا نہیں یا یہ کہ کوئی چیز دھوپ کو مانع تھی یا نہیں تو پھر زمین کا پاک ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ (۱۶۵): اگر دھوپ نجس دیوار کی ایک طرف پڑے اور اس کے ذریعہ دیوار کی وہ جانب بھی خشک ہو جائے جس پر دھوپ نہیں پڑی تو بعید نہیں کہ دیوار دونوں طرف سے پاک ہو جائے۔ لیکن اگر ایک دن اس کے ظاہری حصہ کو خشک کرے اور اگلے دن باطنی حصہ کو خشک کرے تو صرف اس کا ظاہری حصہ پاک ہوگا۔

۴۔ استحالہ:

مسئلہ (۱۶۶): اگر کسی نجس چیز کی جنس یوں بدل جائے کہ ایک پاک چیز کی شکل اختیار کر لے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر نجس لکڑی جل کر راکھ ہو جائے یا کتا نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے۔ لیکن اگر اس چیز کی جنس نہ بدلے مثلاً نجس گیہوں کا آٹا پیس لیا جائے یا (نجس آٹے کی) روٹی پکالی تو وہ پاک نہیں ہوگی۔

مسئلہ (۱۶۷): مٹی کا کوزہ اور دوسری ایسی چیزیں جو نجس مٹی سے بنائی جائیں نجس ہیں لیکن وہ کوئلہ جو نجس لکڑی سے تیار کیا جائے اگر اس میں لکڑی کی کوئی خاصیت باقی نہ رہے تو وہ کوئلہ پاک ہے۔ اگر گیلی مٹی کو آگ میں پکا کر اینٹ یا سفال بنا لیا جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر نجس ہے۔

مسئلہ (۱۶۸): ایسی نجس چیز جس کے متعلق علم نہ ہو کہ آیا اس کا استحالہ ہوا یا نہیں (یعنی جنس بدلی ہے یا نہیں) نجس ہے۔

۵۔ انقلاب:

مسئلہ (۱۶۹): اگر شراب خود بخود یا کوئی چیز ملانے سے مثلاً سرکہ اور نمک ملانے سے سرکہ بن جائے تو پاک ہو جاتی ہے۔

مسئلہ (۱۷۰): وہ شراب جو نجس انگور یا اس جیسی کسی دوسری چیز سے تیار کی گئی ہو یا کوئی نجس چیز شراب میں گر جائے تو

سرکہ بن جانے سے پاک نہیں ہوتی ہے۔

مسئلہ(۱۷۱): نجس انگور، اور نجس کھجور سے جو سرکہ تیار کیا جائے وہ نجس ہے۔

مسئلہ(۱۷۲): اگر انگور یا کھجور کے ڈنٹھل بھی ان کے ساتھ ہوں اور ان سے سرکہ تیار کیا جائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اسی برتن میں کھیرے اور بینگن وغیرہ ڈالنے میں بھی کوئی خرابی نہیں خواہ انگور یا کھجور کے سرکہ بننے سے پہلے ہی ڈالے جائیں بشرطیکہ سرکہ بننے سے پہلے ان میں نشہ نہ پیدا ہوا ہو۔

مسئلہ(۱۷۳): اگر انگور کے رس میں آگ پر رکھنے سے یا خود بخود ابال آجائے تو وہ حرام ہو جاتا ہے اور اگر وہ اتنا ابل جائے کہ اس کا دو تہائی حصہ کم ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے تو حلال ہو جاتا ہے جبکہ یہ بات اگر ثابت ہو جائے کہ یہ نشہ آور بن چکا ہے جیسا کہ بعض کا کہنا ہے کہ خود بخود ابال آنے پر ایسا ہو جاتا ہے تو پھر صرف اسی صورت میں پاک ہو سکتا ہے جب سرکہ بن جائے۔ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ انگور کا رس ابال آجانے پر نجس نہیں ہوتا۔

مسئلہ(۱۷۴): اگر انگور کے رس کا دو تہائی بغیر جوش میں آئے کم ہو جائے اور جو باقی بچے اس میں جوش آجائے تو اگر لوگ اسے انگور کا رس کہیں، شیرہ نہ کہیں تو احتیاط لازم کی بنا پر وہ حرام ہے۔

مسئلہ(۱۷۵): اگر انگور کے رس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ جوش میں آیا ہے یا نہیں تو وہ حلال ہے لیکن اگر جوش میں آجائے اور یہ یقین نہ ہو کہ اس کا دو تہائی کم ہوا ہے یا نہیں تو وہ حلال نہیں ہوتا۔

مسئلہ(۱۷۶): اگر کچے انگور کے خوشے میں کچھ پکے انگور بھی ہوں اور جو رس اس انگور کے خوشے سے لیا جائے اسے لوگ انگور کا رس نہ کہیں اور اس میں جوش آجائے تو اس کا پینا حلال ہے۔

مسئلہ(۱۷۷): اگر انگور کا ایک دانہ کسی ایسی چیز میں گر جائے جو آگ پر جوش کھا رہی ہو اور وہ بھی جوش کھانے لگے لیکن وہ اس چیز میں حل نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر فقط اس دانے کا کھانا حرام ہے۔

مسئلہ(۱۷۸): اگر چند دیگوں میں شیرہ پکایا جائے تو جو چمچہ جوش میں آئی ہوئی دیگ میں ڈالا جا چکا ہو اس کا ایسی دیگ میں ڈالنا بھی جائز ہے جس میں جوش نہ آیا ہو۔

۶۔ انتقال:

مسئلہ(۱۷۹): اگر انسان یا اچھلنے والا خون رکھنے والے حیوان کا خون، کوئی ایسا حیوان چوس لے جسمیں عرفاً خون نہیں ہوتا، وہ خون اس حیوان کے بدن کا جز بن جانے کے قابل ہو، مثلاً مچھر، انسان یا حیوان کے بدن سے خون چوسے تو وہ پاک ہو جاتا ہے اور اسے انتقال کہتے ہیں۔ لیکن علاج کی غرض سے انسان کا جو خون جونک چوستی ہے چونکہ یہ طے نہیں ہے کہ وہ

جونک کے بدن کا حصہ بن جائے گا لہٰذا نجس ہی رہتا ہے۔

مسئلہ(۱۸۰): اگر کوئی شخص اپنے بدن پر بیٹھے ہوئے مچھر کو مار دے اور وہ خون جو مچھر نے چوسا ہو اس کے بدن سے نکلے تو وہ خون پاک ہے[1] کیونکہ وہ خون اس قابل تھا کہ مچھر کی غذا بن جائے، اگر چہ مچھر کے خون چوسنے اور مارے جانے کے درمیان وقفہ بہت کم ہو۔لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس خون سے اس حالت میں پرہیز کرے۔

۷۔اسلام:

مسئلہ(۱۸۱): اگر کوئی کافر شہادتین (لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) پڑھ لے یعنی کسی بھی زبان میں اللہ کی وحدانیت اور خاتم النبیین حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی گواہی دے دے تو مسلمان ہو جاتا ہے اگر چہ وہ مسلمان ہونے سے پہلے نجس کے حکم میں تھا۔لیکن مسلمان ہو جانے کے بعد اس کا بدن، تھوک، ناک کا پانی اور پسینہ پاک ہو جاتا ہے، لیکن مسلمان ہونے کے وقت اگر اس کے بدن پر کوئی عین نجاست ہو تو اسے دور کرنا اور اس مقام کو پانی سے دھونا ضروری ہے بلکہ اگر مسلمان ہونے سے پہلے ہی عین نجاست دور ہو چکی ہو تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اس مقام کو پانی سے دھو ڈالے۔

مسئلہ(۱۸۲): ایک کافر کے مسلمان ہونے سے پہلے اگر اس کا گیلا لباس اس کے بدن سے چھو گیا ہو تو اس کے مسلمان ہونے کے وقت وہ لباس اس کے بدن پر ہو یا نہ ہو احتیاط واجب کی بنا پر اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۱۸۷): اگر کافر شہادتین پڑھ لے اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ دل سے مسلمان ہوا ہے یا نہیں تو وہ پاک ہے اور اگر یہ علم ہو کہ وہ دل سے مسلمان نہیں ہوا لیکن ایسی کوئی بات اس سے ظاہر نہ ہوئی ہو جو توحید اور رسالت کی شہادت کے منافی ہو تو صورت وہی ہے (یعنی وہ پاک ہے)۔

۸۔تبعیت:

مسئلہ(۱۸۴): تبعیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نجس چیز کسی دوسری چیز کے پاک ہونے کی وجہ سے پاک ہو جائے۔

مسئلہ(۱۸۸): اگر شراب سرکہ ہو جائے تو اس کا برتن بھی اس جگہ تک پاک ہو جاتا ہے جہاں تک شراب جوش کھا کر پہنچی ہو اور اگر کپڑا یا کوئی دوسری چیز جو عموماً اس (شراب کے برتن) پر رکھی جاتی ہے اور اس سے نجس ہو تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے

---

[1] رہبر معظم سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی: اگر اس خون کو انسان کا خون کہا جائے تو نجس ہے۔

لیکن اگر برتن کی بیرونی سطح اس شراب سے آلودہ ہوجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ شراب کے سرکہ ہوجانے کے بعد اس سطح سے پرہیز کیا جائے۔

مسئلہ(۱۸۹): کافر کا بچہ بذریعہ تبعیت دو صورتوں میں پاک ہوجاتا ہے۔

(۱) جو کافر مرد مسلمان ہوجائے اس کا بچہ طہارت میں اس کے تابع ہے اور اسی طرح بچے کی ماں یا دادی یا دادا مسلمان ہوجائیں تب بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اس صورت میں بچے کی طہارت کا حکم اس سے مشروط ہے کہ بچہ اس نو مسلم کے ساتھ اور اس کے زیر کفالت ہو نیز بچے کا کوئی اور زیادہ قریبی کافر رشتہ دار اس بچے کے ہمراہ نہ ہو۔

(۲) ایک کافر بچے کو کسی مسلمان نے قید کرلیا ہو اور اس بچے کے باپ، دادا یا پردادا میں سے کوئی ایک بھی اس کے ہمراہ نہ ہو۔

ان دونوں صورتوں میں بچے کی تبعیت کی بنا پر پاک ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ جب باشعور ہوجائے تو کفر کا اظہار نہ کرے۔

مسئلہ(۱۹۰): وہ تختہ یا سل جس پر میت کو غسل دیا جاتا ہے اور وہ کپڑا جس سے میت کی شرم گاہ ڈھانپی جاتی ہے نیز غسال کے ہاتھ نیز یہ تمام چیزیں جو میت کے غسل کے ساتھ دھل جاتی ہیں، غسل مکمل ہونے کے بعد پاک ہوجاتی ہیں۔

مسئلہ(۱۹۱): اگر کوئی شخص کسی چیز کو پانی سے دھوئے تو اس چیز کے پاک ہونے پر اس شخص کا وہ ہاتھ بھی پاک ہوجاتا ہے جو اس چیز کے ساتھ دھل جاتا ہے۔

مسئلہ(۱۹۲): اگر لباس یا اس جیسی کسی چیز کو قلیل پانی سے دھویا جائے اور اتنا نچوڑ دیا جائے جتنا عام طور پر نچوڑا جاتا ہو، تاکہ جس پانی سے دھویا گیا ہے اس کا دھوون نکل جائے تو جو پانی اس میں رہ جائے وہ پاک ہے۔

مسئلہ(۱۹۳): جب نجس برتن کو قلیل پانی سے دھویا جائے تو جو پانی پاک کرنے کے لئے اس پر ڈالا جائے اس کے بہہ جانے کے بعد جو معمولی پانی اس میں باقی رہ جائے وہ پاک ہے۔

۹۔ عین نجاست کا دور ہونا:

مسئلہ(۱۹۴): اگر کسی حیوان کا بدن عین نجاست مثلاً خون یا نجس شدہ چیز مثلاً نجس پانی سے آلودہ ہوجائے تو جب وہ نجاست دور ہوجائے حیوان کا بدن پاک ہوجاتا ہے۔۔ یہی صورت انسانی بدن کے اندرونی حصوں کی ہے، مثلاً منہ یا ناک اور کان کہ وہ باہر نجاست لگنے سے نجس ہوجائیں گے اور جب نجاست دور ہوجائے تو پاک ہوجائیں گے لیکن داخلی نجاست مثلاً دانتوں کے ریخوں سے خون نکلنے سے بدن کا اندرونی حصہ نجس نہیں ہوتا اور یہی حکم ہے جب کسی خارجی چیز کو بدن کے

اندرونی حصے میں نجاست داخلی لگ جائے تو وہ چیز نجس نہیں ہوتی۔اس بنا پر اگر مصنوعی دانت منہ کے اندر دوسرے دانتوں کے ریخوں سے نکلنے والے خون سے آلودہ ہو جائیں تو ان دانتوں کو دھونا لازم نہیں ہے لیکن اگر ان مصنوعی دانتوں کو نجس غذا لگ جائے تو ان کا دھونا لازم ہے۔

مسئلہ(۱۹۵): اگر دانتوں کی ریخوں میں غذا لگی رہ جائے اور پھر منہ کے اندر خون نکل آئے تو وہ غذا خون ملنے سے نجس نہیں ہوگی۔

مسئلہ(۱۹۶): ہونٹوں اور آنکھ کی پلکوں کے وہ حصے جو بند کرتے وقت ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں وہ اندرونی حصے کا حکم رکھتے ہیں۔اگر اس اندرونی حصے میں خارج سے کوئی نجاست لگ جائے تو اس اندرونی حصے کو دھونا ضروری نہیں ہے لیکن وہ مقامات جن کے بارے میں انسان کو یہ علم نہ ہو کہ آیا انہیں اندرونی حصے سمجھا جائے یا بیرونی، اگر خارج سے نجاست ان مقامات پر لگ جائے تو انہیں دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ(۱۹۷): اگر نجس مٹی یا دھول کپڑے یا خشک قالین، دری یا ایسی ہی کوئی اور چیز کو لگ جائے اور کپڑے وغیرہ کو یوں جھاڑا جائے کہ نجس مٹی کی یقینی مقدار اس سے الگ ہو جائے تو وہ لباس اور فرش پاک مانے جائیں گے اور انہیں دھونا بھی ضروری نہیں۔

۱۰۔نجاست خور حیوان کا استبراء:

مسئلہ(۱۹۸): جس حیوان کو انسانی نجاست کھانے کی عادت پڑ گئی ہو اس کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے اور اگر اسے پاک کرنا مقصود ہو تو اس کا استبراء کرنا ضروری ہے یعنی ایک عرصہ تک اسے نجاست نہ کھانے دیں اور پاک غذا دیں حتیٰ کہ اتنی مدت گزر جائے کہ پھر اسے نجاست کھانے والا نہ کہا جا سکے اور احتیاط مستحب کی بنا پر نجاست کھانے والے اونٹ کو چالیس دن تک، گائے کو بیس دن تک، بھیڑ کو دس دن تک، مرغابی کو سات یا پانچ دن تک، اور پالتو مرغی کو تین دن تک نجاست کھانے سے باز رکھا جائے۔اگرچہ مقررہ مدت گزرنے سے پہلے بھی انہیں نجاست کھانے والا حیوان نہ کہا جا رہا ہو۔

۱۱۔مسلمان کا غائب ہو جانا:

مسئلہ(۱۹۹): اگر بالغ یا طہارت کی سمجھ رکھنے والے مسلمان کا بدن یا لباس یا دوسری اشیاء مثلاً برتن اور دری وغیرہ جو اس کے استعمال میں ہوں نجس ہو جائیں اور پھر وہ وہاں سے چلا جائے اور پھر انسان کو اس بات کا عقلی احتمال ہو کہ اس نے یہ چیزیں دھولی ہیں تو وہ پاک ہوں گی۔

مسئلہ(۲۰۰):اگر کسی شخص کو یقین یا اطمینان ہو کہ جو چیز پہلے نجس تھی اب پاک ہوگئی ہے یا دو عادل اشخاص اس کے پاک ہونے کی گواہی دیں اور گواہی میں اس سبب کو بیان کریں جس سے وہ چیز پاک ہوئی ہو،مثلاً یہ گواہی دیں کہ پیشاب سے نجس شدہ فلاں لباس کو دوبارہ دھولیا گیا ہے تو وہ چیز پاک ہے۔اسی طرح اگر وہ شخص جس کے پاس کوئی نجس چیز ہو کہے کہ وہ چیز پاک ہوگئی ہے اور وہ غلط بیان نہ ہو یا کسی مسلمان نے ایک نجس چیز کو پاک کرنے کی غرض سے دھویا ہو تو چاہے یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے ٹھیک طرح سے دھویا ہے یا نہیں تو چیز بھی پاک ہے۔

مسئلہ(۲۰۱):اگر کسی نے ایک شخص کا لباس دھونے کی ذمہ داری لی ہو اور کہے کہ میں نے اسے دھو دیا ہے اور اس شخص کو اس کے یہ کہنے سے تسلی ہو جائے تو وہ لباس پاک ہے۔

مسئلہ(۲۰۲):اگر کسی طہارت ونجاست کے معاملہ میں شکی مزاج شخص کی یہ حالت ہو جائے کہ اسے کسی نجس چیز کے پاک ہونے کا یقین ہی نہ آئے اگر وہ اس چیز کو معمول کے مطابق دھولے تو کافی ہے۔

۱۲۔ذبیحہ کے بدن سے خون کا نکل جانا:

مسئلہ(۲۰۳)؛جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ کسی جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کرنے کے بعد اس کے بدن سے معمول کے مطابق (ضروری مقدار میں) خون نکل جائے تو جو خون اس کے بدن کے اندر باقی رہ جائے وہ پاک ہے۔

مسئلہ(۲۰۴):مذکورہ بالا حکم جس کا بیان ہوا ہے احتیاط کی بنا پر اس جانور سے مخصوص ہے جس کا گوشت حلال ہو۔جس جانور کا گوشت حرام ہو اس پر یہ حکم جاری نہیں ہوسکتا۔

برتنوں کے احکام:

مسئلہ(۲۰۵):جو برتن کتے،سور یا مُردار کے چمڑے سے بنایا جائے اس میں کسی چیز کا کھانا پینا جبکہ تری اس کی نجاست کا موجب بنی ہو،حرام ہے اور اس برتن کو وضو اور غسل اور ایسے دوسرے کاموں میں استعمال نہیں کرنا چاہئے جنہیں پاک چیز سے انجام دینا ضروری ہو اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ کتے،سور اور مُردار کے چمڑے کو خواہ وہ برتن کی شکل میں نہ بھی ہو استعمال نہ کیا جائے۔

مسئلہ(۲۰۶):سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر ان کو کسی بھی طرح استعمال کرنا حرام ہے لیکن ان سے کمرہ وغیرہ سجانا یا انہیں اپنے پاس رکھنے میں کوئی حرج نہیں گو ان کا ترک کر دینا احوط ہے اور سجاوٹ یا قبضے میں رکھنے کے لئے سونے اور چاندی کے برتن بنانے اور ان کی خرید وفروخت کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ(۲۰۷): استکان (شیشے کا چھوٹا سا گلاس جس میں قہوہ پیتے ہیں) کا ہولڈر جو سونے یا چاندی کا بنا ہوا ہو اگر اسے برتن کہا جائے تو وہ سونے، چاندی کے برتن کا حکم رکھتا ہے اور اگر اسے برتن نہ کہا جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ(۲۰۸): ایسے برتنوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں جن پر سونے یا چاندی کا پانی چڑھایا گیا ہو۔

مسئلہ(۲۰۹): اگر کسی دھات کو سونے یا چاندی میں مخلوط کر کے برتن بنائے جائیں اور وہ دھات اتنی زیادہ مقدار میں ہو کہ اس برتن کو سونے یا چاندی کا برتن نہ کہا جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ(۲۱۰): اگر غذا سونے یا چاندی کے برتن میں رکھی ہو اور کوئی شخص اسے دوسرے برتن میں انڈیل دے تو اگر دوسرا برتن عام طور پر پہلے برتن میں کھانے کا ذریعہ شمار نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ(۲۱۱): حقے کے چلم کا سوراخوں والا ڈھکنا، تلوار، چھری یا چاقو کا میان اور قرآن مجید رکھنے کا ڈبہ اگر سونے یا چاندی سے بنے ہوں تو کوئی حرج نہیں تاہم احتیاط مستحب یہ ہے کہ سونے چاندی سے بنی ہوئی عطر دانی، سرمہ دانی اور افیم دانی استعمال نہ کی جائیں۔

مسئلہ(۲۱۲) مجبوری کی حالت میں سونے چاندی کے برتنون میں اتنا کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں جس سے مجبوری ختم ہو جائے لیکن اس سے زیادہ کھانا پینا جائز نہیں۔

مسئلہ(۲۱۳): ایسا برتن استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ سونے یا چاندی کا ہے یا کسی اور چیز سے بنا ہوا ہے۔

وضو:

وضو کا طریقہ قرآن مجید کی ذیل کی آیت میں بہت واضح انداز میں دیا گیا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ.[1]

اے ایمانداروں جب تم نماز کے لئے آمادہ ہوتو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولیا کرو اور اپنے سروں کا اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح کرلیا کرو، اور اگر تم حالت جنابت میں ہوتو طہارت (غسل) کرلو (ہاں) اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی کو پاخانہ نکل آئے یا عورتوں سے ہمبستری کی ہو اور تم کو پانی نہ مل سکے تو پاک خاک سے تیمّم کرلو (یعنی دونوں ہاتھ مار کر) اس سے اپنے منہ اور ہاتوں کا مسح کرلو (دیکھو تو خدا نے کیسی آسانی کردی) خدا تو یہ چاہتا ہی نہیں کہ تم پر کسی طرح کی تنگی کرے بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ پاک و پاکیزہ کردے اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے تاکہ تم شکرگزار بن جاؤ۔

مسئلہ (۲۱۴): وضو میں واجب ہے کہ چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے جائیں اور سر کے اگلے حصے اور دونوں پاؤں کے سامنے حصے کا مسح کیا جائے۔

مسئلہ (۲۱۵): چہرے کو لمبائی میں پیشانی کے اوپر اس جگہ سے لے کر جہاں سر کے بال اگتے ہیں ٹھوڑی کے آخری کنارے تک دھونا ضروری ہے اور چوڑائی میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے پھیلاؤ میں جتنی جگہ آجائے اسے دھونا ضروری ہے۔ اگر اس مقدار کا ذرا سا حصہ بھی چھوٹ جائے تو وضو باطل ہے۔ اور اگر انسان کو یہ یقین نہ ہو کہ ضروری حصہ پورا دھل گیا ہے تو یقین کرنے کے لئے تھوڑا تھوڑا ادھر اُدھر سے بھی دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ (۲۱۶): اگر کسی شخص کے ہاتھ یا چہرہ عام لوگوں کی بہ نسبت بڑے یا چھوٹے ہوں تو اسے دیکھنا چاہئے کہ عام لوگ کہاں تک اپنا چہرہ دھوتے ہیں اور پھر وہ بھی اتنا دھوڈالے۔ علاوہ ازایں اگر اس کی پیشانی پر بال اگے ہوں یا سر کے اگلے حصے پر بال نہ ہوں تو بھی ضروری ہے کہ عام اندازے کے مطابق پیشانی دھوڈالے۔

مسئلہ (۲۱۷): اگر اس بات کا احتمال ہو کہ کسی شخص کی بھوؤں، آنکھ کے گوشوں اور ہونٹوں پر میل یا کوئی دوسری چیز ہے جو پانی کے ان تک پہنچنے میں رکاوٹ ہے اور اس کا یہ احتمال دوسروں کی نظروں میں درست ہو تو ضروری ہے کہ وضو سے پہلے تحقیق کرلے اور اگر کوئی ایسی چیز ہو تو اسے دور کرلے۔

مسئلہ (۲۱۸): اگر چہرے کی جلد بالوں کے نیچے سے نظر آتی ہو تو پانی جلد تک پہنچانا ضروری ہے اور اگر نہ نظر آتی ہو تو بالوں کا دھونا کافی ہے اور ان کے نیچے تک پانی پہنچانا ضروری نہیں۔

مسئلہ (۲۱۹): اگر کسی شخص کو شک ہو کہ آیا اس کے چہرے کی جلد بالوں کے نیچے سے نظر آتی ہے یا نہیں تو احتیاط واجب

---

[1] المائدہ۔٦

کی بنا پر ضروری ہے کہ بالوں کو دھوئے اور پانی جلد تک بھی پہنچائے۔

مسئلہ (۲۲۰): ناک کے اندرونی حصے اور ہونٹوں اور آنکھوں کے ان حصوں کا جو بند کرنے پر نظر نہیں آتے دھونا واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی انسان کو یہ یقین نہ ہو کہ جن جگہوں کا دھونا ضروی ہے ان میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی تو واجب ہے کہ ان اعضاء کا کچھ اضافی حصہ بھی دھولے تاکہ اسے یقین ہو جائے اور جس شخص کو اس بات کا علم نہ تھا اگر اس نے وضو کیا ہے اس میں ضروری حصے دھونے یا نہ دھونے کے بارے میں نہ جانتا ہو تو اس وضو سے اس نے جو نماز پڑھی ہے وہ صحیح ہے اور بعد کی نمازوں کے لئے وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ (۲۲۱): واجب ہے [1] کہ ہاتھوں اور اسی طرح چہرے کو اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے۔ اگر نیچے سے اوپر کی طرف دھوئے جائیں تو وضو باطل ہوگا۔

مسئلہ (۲۲۲): اگر ہتھیلی پانی سے تر کر کے چہرے اور ہاتھوں پر پھیری جائے اور ہاتھ میں اتنی تری ہو کہ اسے پھیرنے سے پورے چہرے اور ہاتھوں پر پانی پہنچ جائے تو کافی ہے۔ ان پر پانی کا بہنا ضروری نہیں۔

مسئلہ (۲۲۳): چہرہ دھونے کے بعد پہلے دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ کہنی سے انگلیوں کے سروں تک دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ (۲۲۴): اگر انسان کو یقین نہ ہو کہ کہنی کو پوری طرح دھولیا ہے تو یقین حاصل کرنے کے لئے کہنی سے اوپر کا کچھ حصہ دھونا بھی ضروری ہے۔

مسئلہ (۲۲۵): جس شخص نے چہرہ دھونے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو کلائی کے جوڑ تک دھویا ہو ضروری ہے کہ وضو کرتے وقت انگلیوں کے سروں تک دھوئے۔ اگر وہ صرف کلائی کے جوڑ تک دھوئے گا تو اس کا وضو باطل ہوگا۔

مسئلہ (۲۲۶): وضو میں چہرے اور ہاتھوں کا ایک دفعہ دھونا واجب، دوسری دفعہ دھونا مستحب اور تیسری دفعہ یا اس سے زیادہ بار دھونا حرام ہے۔ ایک دفعہ دھونا اس وقت مکمل ہوگا جب وضو کی نیت سے اتنا پانی چہرے یا ہاتھ پر ڈالے کہ وہ پانی پورے چہرے یا ہاتھ پر پہنچ جائے اور احتیاط کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔ لہٰذا اگر پہلی دفعہ دھونے کی نیت سے دس بار بھی چہرے پر پانی ڈالے تاکہ پانی تمام مقامات تک پہنچ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جب تک وضو کرنے یا چہرہ دھونے کی نیت نہ کرے پہلی بار دھونا شمار نہیں ہوگا۔ لہٰذا اگر چاہے تو چند بار چہرے کو دھولے اور آخری بار چہرہ دھوتے وقت وضو کی نیت کر لے لیکن دوسری دفعہ دھونے میں نیت کا معتبر ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ ایک مرتبہ

---

[1] آقائی سیستانی مدظلہ العالی: احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے۔

چہرہ یا ہاتھوں کو دھو لینے کے بعد دوسری دفعہ دھونے کے لئے ایک بار سے زیادہ نہ دھوئے اگرچہ وضو کی نیت سے نہ بھی ہو۔

مسئلہ(۲۲۷): دونوں ہاتھ دھونے کے بعد سر کے اگلے حصے کا مسح وضو کے پانی کی اس تری سے کرنا چاہئے جو ہاتھوں کو لگی رہ گئی ہو اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مسح دائیں ہاتھ سے کیا جائے اور اوپر سے نیچے کی طرف ہو۔

مسئلہ(۲۲۸): سر کے چار حصوں میں سے پیشانی سے ملا ہوا ایک حصہ وہ مقام ہے جہاں مسح کرنا چاہئے۔اس حصے میں جہاں بھی اور جس انداز سے بھی مسح کریں کافی ہے۔اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ لمبائی میں ایک انگلی کی لمبائی کے لگ بھگ اور چوڑائی میں تین ملی ہوئی انگلیوں کے لگ بھگ جگہ پر مسح کیا جائے۔

مسئلہ(۲۲۹): یہ ضروری نہیں کہ سر کا مسح جلد پر کیا جائے بلکہ سر کے اگلے حصے کے بالوں پر بھی کرنا درست ہے لیکن اگر کسی کے سر کے بال اتنے لمبے ہوں کہ مثلاً اگر کنگھا کرے تو چہرے پر آ گریں یا سر کے کسی دوسرے حصے تک جا پہنچیں تو ضروری ہے کہ وہ بالوں کی جڑوں پر مسح کرے اور اگر وہ چہرے پر آ گرنے والے یا دوسرے حصوں کے بالوں کو سر کے اگلے حصے میں جمع کر کے ان پر مسح کرے تو ایسا مسح باطل ہے۔

مسئلہ(۲۳۰): سر کے مسح کے بعد وضو کے پانی کی اس تری سے جو ہاتھوں میں باقی ہو پاؤں کی کسی ایک انگلی سے لے کر پاؤں کے جوڑ تک مسح کرنا ضروری ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ داہنے پیر کا داہنے ہاتھ سے اور بائیں پیر کا بائیں ہاتھ سے مسح کیا جائے۔

مسئلہ(۲۳۱): پاؤں پر مسح جتنا بھی چوڑائی میں ہو کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ تین ملی ہوئی انگلیوں کی چوڑائی کے برابر ہو اور اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ پاؤں کے پورے حصے کا مسح پوری ہتھیلی سے کیا جائے۔

مسئلہ(۲۳۲): ضروری نہیں ہے کہ پاؤں کا مسح کرتے وقت ہاتھ انگلیوں کے سروں پر رکھے اور پھر پاؤں کے اوپر کھینچے بلکہ یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ پورا ہاتھ پاؤں پر رکھے اور تھوڑا سا کھینچے۔

مسئلہ(۲۳۳): سر اور پاؤں کا مسح کرتے وقت ہاتھ ان پر کھینچنا ضروری ہے اور اگر ہاتھ کو ساکن رکھے اور سر یا پاؤں کو چلائے تو باطل ہے لیکن ہاتھ کھینچتے وقت سر اور پاؤں معمولی حرکت کریں تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ(۲۳۳): جس جگہ مسح کرانا ہو ضروری ہے کہ وہ خشک ہو۔اگر وہ اس قدر تر ہو کہ ہتھیلی کی تری اس پر اثر نہ کرے تو مسح باطل ہے۔لیکن اگر اس پر نمی ہو یا تری اتنی کم ہو کہ وہ ہتھیلی کی تری سے ختم ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ(۲۳۴): اگر مسح کرنے کے لئے ہتھیلی پر تری باقی نہ رہی ہو تو اسے دوسرے پانی سے تر نہیں کیا جا سکتا بلکہ ایسی

صورت میں ضروری ہے کہ اپنی ڈاڑھی یا ابروؤں کی تری لے کراس سے مسح کرلے۔[1]

مسئلہ(۲۳۵): اگر ہتھیلی کی تری صرف سر کے مسح کے لئے کافی ہوتو احتیاط واجب ہے کہ سر کا مسح اس تری سے کرے اور پاؤں کے مسح کے لئے اپنی ڈاڑھی سے تری حاصل کرے۔

مسئلہ(۲۳۶): موزے اور جوتے پر مسح کرنا باطل ہے ہاں اگر سخت سردی کی وجہ سے یا چور یا درندے وغیرہ کے خوف سے موزے نہ اتارے جاسکیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ موزے اور جوتے پر مسح کرے اور تیمّم بھی کرے تقیہ کی صورت میں موزے اور جوتے پر مسح کرنا کافی ہے۔

مسئلہ(۲۳۷): اگر پاؤں کے اوپر والا حصہ نجس ہو اور مسح کرنے کے لئے اسے دھویا بھی نہ جاسکتا ہو تو تیمّم کرنا ضروری ہے۔

ارتماسی وضو:

مسئلہ(۲۳۸): ارتماسی وضو یہ ہے کہ انسان چہرے اور ہاتھوں کو وضو کی نیت سے پانی میں ڈبو دے۔ بظاہر ارتماسی طریقے سے دھلے ہوئے ہاتھ کی تری سے مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر چہ ایسا کرنا خلاف احتیاط ہے۔

مسئلہ(۲۳۹): ارتماسی وضو میں بھی چہرہ اور ہاتھ اوپر سے نیچے کی طرف دھونے چاہئیں۔ لہٰذا جب کوئی شخص وضو کی نیت سے چہرہ اور ہاتھ پانی میں ڈبوئے تو ضروری ہے کہ چہرہ پیشانی کی طرف سے اور ہاتھ کہنیوں کی طرف سے ڈبوئے۔

مسئلہ(۲۴۰): اگر کوئی شخص بعض اعضاء کا وضو ارتماسی طریقے سے اور بعض کا غیر ارتماسی طریقے سے کرے تو کوئی حرج نہیں۔

وضو کے وقت کی مستحب دعائیں:

جب وضو کا ارادہ کرے تو آب وضو داہنی جانب رکھے اور یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَآءَ طَهُوْرًا وَ لَمْ یَجْعَلْهُ نَجِسًا.

داہنے ہاتھ کی ہتھیلی میں پانی لے تسمیہ یعنی پانی کو مس کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے تسمیہ کے وقت یہ دعا پڑھے:

---

[1] آقائی سیستانی مدظلہ العالی: ڈاڑھی کے علاوہ اور کسی جگہ سے تری لے کر مسح کرنا محل اشکال ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ.

دونوں ہاتھ کی کہنیوں کے اوپر سے انگلیوں کے سرے تک پانی کو پہنچائے پھر مضمضہ یعنی پانی منہ میں لے کر دانتوں کے اطراف تک پہنچائے پھر کلی کرے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ حُجَّتِیْ یَوْمَ اَلْقَاكَ وَاَطْلِقْ لِسَانِیْ بِذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ.

استنشاق۔یعنی چلو میں پانی لے کر ناک میں پہنچائے اور باہر پانی کو نکال دے اس وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَیَّ رِیْحَ الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَشُمُّ رِیْحَھَا وَرُوْحَھَا وَرَیْحَانِھَا وَطِیْبِھَا.

چہرے کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ فِیْهِ الْوُجُوْهُ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ فِیْهِ الْوُجُوْهُ.

داہنے ہاتھ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَالْخُلْدَ فِی الْجِنَانِ بِیَسَارِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا.

بائیں ہاتھ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ وَلَا تَجْعَلْھَا مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّقَطَّعَاتِ النِّیْرَانِ.

سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ وَعَفْوِكَ وَبَرَکَاتِكَ.

پیروں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْیِیْ فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

جب وضو سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَالْجَنَّةَ.

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہے کہ اگر کوئی بندہ آخر وضو یا آخر جنابت میں یہ دعا پڑھے تو اس کے گناہ اس طرح سے زائل ہو جائیں گے جس طرح سے درخت سے پتے زائل ہوتے ہیں۔ اور خداوند عالم اس کے لئے غسل یا وضو کے ہر قطرے کے عوض فرشتہ پیدا کرے گا جو تسبیح و تقدیس و تہلیل کریں گے خدا کی اور درود بھیجیں گے محمد و آل محمد علیہم السلام پر اور اس کا ثواب اس وضو کرنے والے کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّكَ وَ خَلِيْفَتُكَ بَعْدَ نَبِيِّكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَ اَنَّ اَوْلِيَآئَهٗ خُلَفَآئُكَ وَ اَوْصِيَآئَهٗ اَوْصِيَآئُكَ.

شرائط وضو:

۱۔ آب وضو پاک ہو۔

ایک قول کی بنا پر وضو کا پانی ایسی چیزوں مثلاً حلال گوشت، حیوان کے پیشاب، پاک مردار اور زخم کی ریم سے آلودہ نہ ہو جن سے انسان کو گھن آتی، اگرچہ شرعی لحاظ سے ایسا پانی پاک ہے اور یہ قول احتیاط کی بنا پر ہے۔

۲۔ آب وضو مطلق (خالص) ہو۔

آب مضاف (کسی دوسری شے جیسے گلاب، کیوڑا یا دوسری محلول شے کی آمیزش نہ) ہو۔

مسئلہ (۲۴۱): نجس یا مضاف پانی سے وضو کرنا باطل ہے خواہ وضو کرنے والا شخص اس کے نجس یا مضاف ہونے کے بارے میں علم نہ رکھتا ہو یا بھول گیا ہو۔ لہٰذا اگر وہ ایسے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھ چکا ہو تو صحیح وضو کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ (۲۴۲): اگر ایک شخص کے پاس مٹی ملے ہوئے مضاف پانی کے علاوہ اور کوئی پانی وضو کے لئے نہ ہو اور نماز کا وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ تیمم کرلے لیکن اگر وقت تنگ نہ ہو تو ضروری ہے کہ پانی کے صاف ہونے کا انتظار کرے یا کسی طریقے سے اس پانی کو صاف کرے اور وضو کرے۔ ہاں! مٹی ملا ہوا پانی اسی وقت مضاف بنتا ہے جب اسے پانی نہ کہا جا سکے۔

۳۔ آب وضو مباح ہو غصبی نہ ہو

دریا یا چشمہ سے وضوء کرنا جائز ہے جبکہ اس کے مالک کا بھی علم نہ ہو اور اس کے غصبی ہونے کا علم نہ ہو۔

مسئلہ(۲۴۳): ایسے پانی سے وضو کرنا جو غصب کیا گیا ہو یا جس کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ اس کا مالک اس کے استعمال پر راضی ہے یا نہیں حرام اور باطل ہے۔علاوہ ازیں اگر چہرے اور ہاتھوں سے وضو کا پانی غصب کی ہوئی جگہ پر گرتا ہو یا وہ فضا جس میں وضو کر رہا ہے غصبی ہے اور وضو کرنے کے لئے کوئی اور جگہ بھی نہ ہو تو اس شخص کا فریضہ تیمم ہے اور اگر کسی دوسری جگہ وضو کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ دوسری جگہ وضو کرے۔لیکن اگر دونوں صورتوں میں گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے اسی جگہ وضو کر لے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ(۲۴۴): کسی مدرسے کے ایسے حوض سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں جس کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ آیا وہ تمام لوگوں کے لئے وقف کیا گیا ہے یا صرف مدرسے کے طلباء کے لئے وقف ہے اور صورت یہ ہو کہ لوگ عموماً اس حوض سے وضو کرتے ہوں اور کوئی منع نہ کرتا ہو۔

مسئلہ(۲۴۵): اگر کوئی شخص ایک مسجد میں نماز پڑھنا نہ چاہتا ہو اور یہ بھی نہ جانتا ہو کہ آیا اس مسجد کا حوض تمام لوگوں کے لئے وقف ہے یا صرف ان لوگوں کے لئے جو اس مسجد میں نماز پڑھتے ہیں تو اس کے لئے اس حوض سے وضو کرنا درست نہیں لیکن اگر عموماً وہ لوگ بھی اس حوض سے وضو کرتے ہوں جو اس مسجد میں نماز نہ پڑھنا چاہتے ہوں اور کوئی منع نہ کرتا ہو تو وہ شخص بھی اس مسجد سے وضو کر سکتا ہے۔

مسئلہ(۲۴۶): سرائے، مسافر خانوں اور دوسرے ایسے ہی مقامات کے حوض سے ان لوگوں کا جو اس میں مقیم نہ ہوں، وضو کرنا اسی صورت میں درست ہے جب عموماً ایسے لوگ بھی جو وہاں مقیم نہ ہوں اس حوض سے وضو کرتے ہوں اور کوئی منع نہ کرتا ہو۔

مسئلہ(۲۴۷): ان نہروں سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں جن پر عقلاء کا طریقہ یہ ہے کہ تصرف کیا کرتے ہیں، چاہے نہریں بڑی ہوں یا چھوٹی اور چاہے انسان کو مالک کی رضایت کا علم بھی نہ ہو بلکہ اگر مالک وضو کرنے سے روکے یا انسان جانتا ہو کہ مالک راضی نہیں یا مالک نابالغ بچہ یا پاگل ہو، پھر بھی ان نہروں میں تصرف جائز ہے۔

مسئلہ(۲۴۸): اگر کوئی شخص یہ بھول جائے کہ یہ پانی غصبی ہے اور اس سے وضو کر لے تو اس کا وضو صحیح ہے۔لیکن اگر کسی شخص نے خود پانی غصب کیا ہو اور بعد میں یہ بھول جائے کہ یہ پانی غصبی ہے اور اس سے وضو کر لے تو اس کا وضو صحیح ہونے میں اشکال ہے۔

مسئلہ(۲۴۹): اگر وضو کا پانی تو اس کا اپنا ہو لیکن غصبی برتن میں ہو اور اس شخص کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی پانی نہ ہو تو اگر وہ اس پانی کو شرعی طریقہ سے انڈیل سکتا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اسے کسی دوسرے برتن میں انڈیل لے اور پھر اس سے وضو کرے اور اگر ایسا کرنا آسان نہ ہو تو تیمّم کرنا ضروری ہے اور اگر اس کے پاس اس کے علاوہ دوسرا پانی موجود ہو تو

ضروری ہے کہ اس سے وضو کرے اور اگر ان دونوں صورتوں میں وہ صحیح طریقے پر عمل نہ کرتے ہوئے اس پانی سے جو اس غصبی برتن میں ہے وضو کرلے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ (۲۵۰): اگر کسی حوض میں مثال کے طور پر غصب کی ہوئی ایک اینٹ یا ایک پتھر لگا ہو اور عرف عام میں اس حوض میں سے پانی نکالنا اس اینٹ یا پتھر پر تصرف نہ سمجھا جائے تو (پانی لینے میں) کوئی حرج نہیں لیکن اگر تصرف سمجھا جائے تو پانی کا نکالنا حرام لیکن اس سے وضو کرنا صحیح ہے۔

مسئلہ (۲۵۱): اگر ائمہ طاہرین علیہم السلام یا ان کی اولاد کے مقبرے کے صحن میں جو پہلے قبرستان تھا کوئی حوض یا نہر کھودی جائے اور یہ علم نہ ہو کہ صحن کی زمین قبرستان کے لئے وقف ہو چکی ہے تو اس حوض یا نہر کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۴۔ وضو کے اعضاء دھوتے وقت اور مسح کرتے وقت پاک ہوں۔

چاہے انہیں وضو کے دوران ہی یا دھونے یا مسح کرنے سے پہلے پاک کرلے جبکہ اگر کُر یا اس جیسے پانی سے دھو رہا ہو تو دھونے سے پہلے پاک کرنا بھی ضروری نہیں۔

مسئلہ (۲۵۲): اگر وضو مکمل ہونے سے پہلے وہ مقام نجس ہو جائے جسے دھویا جا چکا ہے یا جس کا مسح کیا جا چکا ہے تو وضو صحیح ہے۔

مسئلہ (۲۵۳): اگر اعضائے وضو کے سوا بدن کا کوئی حصہ نجس ہو تو وضو صحیح ہے لیکن اگر پاخانے یا پیشاب کے مقام کو پاک نہ کیا ہو تو پھر احتیاط مستحب یہ ہے کہ پہلے انہیں پاک کرے اور پھر وضو کرے۔

مسئلہ (۲۵۴): اگر وضو کے اعضاء میں سے کوئی عضو نجس ہو اور وضو کرنے کے بعد شک گزرے کہ آیا وضو کرنے سے پہلے اس عضو کو دھویا تھا یا نہیں تو وضو صحیح ہے لیکن اس نجس مقام کو دھو لینا ضروری ہے۔

مسئلہ (۲۵۵): اگر کسی کے چہرے یا ہاتھوں پر کوئی ایسی خراش یا زخم جس سے خون نہ رکتا ہو اور پانی اس کے لئے مضر ہو تو ضروری ہے کہ اس عضو کو صحیح سالم اجزاء کو ترتیب وار دھونے کے بعد زخم یا خراش والے حصے کو کر برابر یا جاری پانی میں ڈبو دے اور اس قدر دبائے کہ خون بند ہو جائے اور پانی کے اندر ہی اپنی انگلی زخم یا خراش پر رکھ کر اوپر سے نیچے کی طرف کھینچے تا کہ اس (خراش یا زخم) پر پانی جاری ہو جائے اور پھر اس سے نچلے حصوں کو دھولے۔ اس طرح اس کا وضو صحیح ہو جائے گا۔

۵۔ وضو کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے وقت کافی ہو۔

مسئلہ (۲۵۶): اگر وقت اتنا کم ہو کہ وضو کرے تو ساری کی ساری نماز یا اس کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھنا پڑے تو ضروری ہے کہ تیمّم کرلے لیکن اگر تیمّم اور وضو کے لئے تقریباً یکساں وقت درکار ہو تو پھر وضو کرے۔

مسئلہ(۲۵۷):جس شخص کے لئے نماز کا وقت تنگ ہونے کے باعث تیمّم کرنا ضروری ہوا گر وہ قصد قربت کی نیت سے یا مستحب کام مثلاً قرآن مجید پڑھنے کے لئے وضو کرے تو اس کا وضو صحیح ہے اور اگر اسی نماز کو پڑھنے کے لئے وضو کرے تو بھی یہی حکم ہے سوائے اس کے کہ اسے قصد قربت حاصل نہ ہو سکے۔

۶۔وضو بقصد قربت کرے اور اس کے لئے اتنا کافی ہے کہ حکم الٰہی کی بجا آوری کے قصد سے کیا جائے۔اگر اپنے آپ کو ٹھنڈک پہنچانے یا کسی اور نیت سے کیا جائے تو وضو باطل ہے۔

مسئلہ(۲۵۸):وضو کی نیت زبان سے یا دل میں کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر ایک شخص وضو کے تمام افعال اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے بجالائے تو کافی ہے۔

۷۔وضو اس ترتیب سے کیا جائے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یعنی پہلے چہرہ اور اس کے بعد دایاں اور پھر بایاں ہاتھ دھویا جائے اس کے بعد سر کا اور پھر پاؤں کا مسح کیا جائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ دونوں پاؤں کا ایک ساتھ مسح نہ کیا جائے بلکہ بائیں پاؤں کا مسح دائیں پاؤں کے بعد کیا جائے۔

۸۔وضو کے افعال پے درپے انجام دے۔

مسئلہ(۲۵۹):اگر وضو کے افعال کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جائے کہ عرف عام میں پے در پے دھونا نہ کہلائے تو وضو باطل ہے لیکن اگر کسی شخص کو کوئی عذر پیش آجائے مثلاً یہ کہ بھول جائے یا پانی ختم ہو جائے تو اس صورت میں بلا فاصلہ دھونے کی شرط معتبر نہیں ہے بلکہ وضو کرنے والا شخص جس وقت کسی عضو کو دھونا یا اس کا مسح کرنا چاہے اس وقت تک ان تمام مقامات کی تری خشک ہو چکی ہو جنہیں وہ پہلے دھو چکا ہے یا جن کا مسح کر چکا ہے تو وضو باطل ہو گا۔لیکن جس عضو کو دھونا یا مسح کرنا ہے صرف اس سے پہلے دھوئے ہوئے یا مسح کئے ہوئے عضو کی تری خشک ہو گئی ہو مثلاً بایاں ہاتھ دھوتے وقت دائیں ہاتھ کی ترئی خشک ہو چکی ہو لیکن چہرہ تر ہو تو وضو صحیح ہے۔

مسئلہ(۲۶۰):اگر کوئی شخص وضو کے افعال بلا فاصلہ انجام دے لیکن گرم ہوا یا بدن کی زیادہ حرارت اور کسی اور ایسی ہی وجہ سے پہلی جگہوں کی تری خشک ہو جائے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ(۲۶۱):وضو کے دوران چند قدم چلے اور بعد چند قدم چلے اور پھر سر اور پاؤں کا مسح کرے تو اس کا وضو صحیح ہے۔

۹۔انسان خود اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے اور پھر سر اور پاؤں کا مسح کرے اگر کوئی دوسرا اسے وضو کرائے یا اس کے چہرے یا ہاتھوں پر پانی ڈالنے یا سر اور پاؤں کا مسح کرنے میں اس کی مدد کرے تو اس کا وضو باطل ہے۔

مسئلہ(۲۶۲):جو شخص خود وضو نہ کر سکتا ہو ضروری ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص سے مدد لے،اگر چہ دھونا اور مسح کرنا دونوں کی مشارکت سے ہو اور اگر وہ شخص اجرت مانگے تو اگر اس کی ادائیگی کر سکتا ہو اور ایسا کرنا اس کے لئے مالی طور پر نقصان دہ نہ

ہوتو اجرت ادا کرنا ضروری ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ وضو کی نیت خود کرے اور مسح بھی اپنے ہاتھ سے کرے اور اگر خود دوسرے کے ساتھ شرکت نہ کرسکتا ہوتو ضروری ہے کہ کسی دوسرے شخص سے مدد لے جو اسے وضو کروائے اور اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ دونوں وضو کی نیت کریں اور اگر یہ ممکن نہ ہوتو ضروری ہے کہ اس کا نائب اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی مسح کی جگہوں پر پھیرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہوتو ضروری ہے کہ نائب اس کے ہاتھ سے تری حاصل کرے اور اس تری سے اس کے سر اور پاؤں پر مسح کرے۔

مسئلہ(۲۶۳): وضو کے جو افعال بھی انسان بذات خود انجام دے سکتا ہو ضروری ہے کہ انہیں انجام دینے کے لئے دوسروں کی مدد نہ لے۔

۱۰۔ وضو کرنے والے کے لئے پانی کے استعمال میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

مسئلہ(۲۶۴): جس شخص کو خوف ہو کہ وضو کرنے سے بیمار ہو جائے گا یا اس پانی سے وضو کرے گا تو پیاسا رہ جائے گا اس کا فریضہ وضو نہیں ہے اور اگر اسے علم نہ ہو کہ پانی اس کے لئے مضر ہے اور وہ وضو کر لے جبکہ وضو کرنا اس کے لئے واقعاً نقصان دہ تھا تو اس کا وضو باطل ہے۔

مسئلہ(۲۶۵): اگر چہرے اور ہاتھوں کو اتنے کم پانی سے دھونا جس سے وضو صحیح ہو جاتا ہو ضرر رساں نہ ہو اور اس سے زیادہ ضرر رساں ہو تو ضروری ہے کہ کم مقدار ہی سے وضو کرے۔

۱۱۔ وضو کے اعضاء تک پانی پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

مسئلہ(۲۶۶): اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ اس کے وضو کے اعضاء پر کوئی چیز لگی ہوئی ہے لیکن اس کے بارے میں اسے شک ہو کہ آیا وہ چیز پانی کے ان اعضاء تک پہنچنے میں مانع ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ یا تو اس چیز کو ہٹا دے یا پانی اس کے نیچے تک پہنچائے۔

مسئلہ(۲۶۷): اگر ناخن کے نیچے میل ہو تو وضو درست ہے لیکن اگر ناخن کاٹا جائے اور میل اس کی وجہ سے پانی کی کھال تک نہ پہنچے تو وضو کے لئے اس میل کا دور کرنا ضروری ہے۔ علاوہ ازآں اگر ناخن معمول سے زیادہ بڑھ جائیں تو جتنا حصہ معمول سے زیادہ بڑھا ہوا ہو اس کے نیچے سے میل نکالنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۲۶۸): اگر کسی شخص کے چہرے، ہاتھوں، سر کے اگلے حصے یا پاؤں کے اوپر والے حصے پر جل جانے سے یا کسی اور وجہ سے آبلہ پڑ جائے تو اسے دھو لینا اور اس پر مسح کر لینا کافی ہے اور اگر اس میں سوراخ ہو جائے تو پانی جلد کے نیچے پہنچانا ضروری نہیں بلکہ اگر جلد کا ایک حصہ اکھڑ جائے تب بھی یہ ضروری نہیں کہ جو حصہ نہیں اکھڑا اس کے نیچے تک پانی پہنچایا جائے لیکن جب اکھڑی ہوئی جلد کبھی بدن سے چپک جاتی ہو اور کبھی اوپر اٹھ جاتی ہو تو ضروری ہے یا تو اسے کاٹ دے یا اس کے

نیچے پانی پہنچائے۔

مسئلہ(۲۶۹): اگر کسی کو شک ہو کہ اس کے وضو کے اعضاء سے کوئی چیز چپکی ہوئی ہے یا نہیں اور اس کا یہ احتمال لوگوں کی نظر میں درست بھی ہو مثلاً گارے سے کوئی کام کرنے کے بعد شک ہو کہ گارا اس کے ہاتھ سے لگا رہ گیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ تحقیق کر لے یا ہاتھ کو اتنا ملے کہ اطمینان ہو جائے کہ اگر اس پر گارا لگا رہ گیا تھا تو دور ہو گیا ہے یا پانی اس کے نیچے پہنچ گیا ہے۔

مسئلہ(۲۷۰): جس جگہ کو دھونا ہو یا جس جگہ کا مسح کرنا ہو اگر اس پر میل ہو لیکن وہ میل پانی کے جلد تک پہنچنے میں رکاوٹ نہ ڈالے تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر پلستر وغیرہ کا کام کرنے کے بعد سفیدی ہاتھ پر لگی رہ جائے جو پانی کو جلد تک پہنچنے سے نہ روکے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر شک ہو کہ ان چیزوں کی موجودگی پانی کے جلد تک پہنچنے میں مانع ہے یا نہیں تو انہیں دور کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۲۷۱): اگر کوئی شخص وضو کرنے سے پہلے جانتا ہو کہ بعض اعضاء پر ایسی چیز موجود ہے جو ان تک پانی پہنچنے میں مانع ہے اور وضو کے بعد شک کرے کہ وضو کرتے وقت پانی ان اعضاء پر پہنچا ہے یا نہیں تو اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ(۲۷۲): اگر وضو کے بعض اعضاء میں کوئی ایسی رکاوٹ ہو کہ جس کے نیچے پانی کبھی تو خود بخود چلا جاتا ہو اور کبھی نہ پہنچتا ہو اور انسان وضو کے بعد شک کرے کہ پانی اس کے نیچے پہنچا ہے یا نہیں جبکہ وہ جانتا ہو کہ وضو کے وقت وہ اس رکاوٹ کے نیچے پانی پہنچنے کی جانب متوجہ تھا تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ وضو کرے۔

مسئلہ(۲۷۳): اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد وضو کے اعضاء پر کوئی ایسی چیز دیکھے جو پانی کے بدن تک پہنچنے میں مانع ہو اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وضو کے وقت یہ چیز موجود تھی یا بعد میں پیدا ہوئی تو اس کا وضو صحیح ہے لیکن اگر وہ جانتا ہو کہ وضو کرتے وقت وہ اس کی رکاوٹ کی جانب متوجہ نہ تھا تو وضو صحیح ہے۔[1]

مسئلہ(۲۷۴): اگر کسی شخص کو وضو کے بعد شک ہو کہ جو چیز پانی کے پہنچنے میں مانع ہے وضو کے اعضاء پر تھی یا نہیں تو اس کا وضو صحیح ہے۔

وضو کے احکام:

مسئلہ(۲۷۵): اگر کوئی شخص وضو کے افعال مثلاً پانی کے پاک ہونے یا غصبی نہ ہونے کے بارے میں بہت زیادہ

---

[1] آقائی سیستانی مدظلہ العالی: احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ وضو کرے۔

شک کرتا ہواس کے لئےضروری ہے کہ اپنے شک کی پروانہ کرے۔

مسئلہ(۲۷۶): اگرکسی شخص کوشک ہوکہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یانہیں تواسے یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کا وضو باقی ہےلیکن اگراس نے پیشاب کرنے کے بعد استبراء کے بغیر وضوکرلیا ہواور وضوکرنے کے بعد اس کے مخرج پیشاب سے ایسی رطوبت خارج ہوجس کے بارے میں وہ یہ نہ جانتا ہوکہ پیشاب ہے یا کوئی اور چیز تواس کا وضو باطل ہے۔

مسئلہ(۲۷۷): اگرکسی شخص کوشک ہوکہ اس نے وضوکیا ہے یانہیں توضروری ہے کہ وضوکرے۔

مسئلہ(۲۷۸): جس شخص کومعلوم ہوکہ اس نے وضوکیا ہےاوراس سے حدث بھی واقع ہوگیا ہے، مثلاً اس نے پیشاب کیا ہےلیکن اسے یہ نہ معلوم ہوکہ کون سی بات پہلے واقع ہوئی ہے اگر یہ صورت نماز سے پہلے پیش آئے تو وضوکرنا ضروری ہے اوراگرنماز کے بعد پیش آئے تو جونماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے۔البتہ دوسری نمازوں کے لئے نیا وضوکرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۲۷۹): اگرکسی شخص کو وضو کے بعد یا وضو کے دوران یقین ہوجائے کہ اس نے بعض جگہیں نہیں دھوئیں یا ان کا مسح نہیں کیا اور جن اعضاء کو پہلے دھویا ہو یا ان کا مسح کیا ہوان کی تری زیادہ وقت گزرجانے کی وجہ سے خشک ہوچکی ہوتو ضروری ہے کہ دوبارہ وضوکرےلیکن اگر وہ تری خشک نہ ہوئی ہو یا ہوا کی گرمی یا کوئی اور ایسی وجہ سے خشک ہوگئی ہوتو ضروری ہے کہ جن جگہوں کے بارے میں بھول گیا ہوانہیں اوران کے بعد آنے والی جگہوں کو دھوئے یا ان کا مسح کرے اور اگر وضو کے دوران کسی عضو کے دھونے یا ان کا مسح کرنے کے بارے میں شک کرے تواسی حکم پرعمل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۲۸۰): اگرکسی شخص کونماز پڑھنے کے بعد شک ہوکہ اس نے وضوکیا تھا یانہیں تواس کی نماز صحیح ہےلیکن آئندہ نمازوں کے لئے وضوکرے۔

مسئلہ(۲۸۱): اگرکسی شخص کونماز کے دوران شک ہوکہ آیا اس نے وضوکیا تھا یانہیں تواس کی نماز باطل ہےاورضروری ہے کہ وہ وضوکرےاورنماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ(۲۸۲): اگرکسی شخص کونماز کے بعد پتا چلے کہ اس کا وضو باطل ہوگیا تھالیکن شک ہوکہ اس کا وضونماز سے پہلے باطل ہوا تھا یا بعد میں تو جونماز پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے۔

مسئلہ(۲۸۳): اگرکوئی شخص ایسے مرض میں مبتلا ہوکہ پیشاب کے قطرے گرتے رہتے ہوں یا پاخانہ روکنے پرقادر نہ ہوتو اگراسے یقین ہوکہ نماز کے اول وقت سے لےکرآخروقت تک اسے اتنا وقفہ مل جائے گا کہ وضوکرکےنماز پڑھ سکےتو ضروری ہے کہ اس وقفہ کے دوران نماز پڑھ لےاوراگراسے صرف اتنی مہلت ملے جونماز کے واجبات ادا کرنے کے لئے کافی ہوتو اس دوران صرف نماز کے واجبات انجام دے اورضروری ہے کہ مستحب افعال مثلاً اذان، اقامت اورقنوت کوترک کر دے۔

مسئلہ(۲۸۴): اگر کسی شخص کو (بیماری کی وجہ سے) وضو کرکے نماز کا کچھ حصہ پڑھنے کی مہلت ملتی ہو اور نماز کے دوران ایک دفعہ یا چند دفعہ اس کا پیشاب یا پاخانہ خارج ہوتا ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اس مہلت کے دوران وضو کرکے نماز پڑھے لیکن نماز کے دوران لازم نہیں ہے کہ پیشاب یا پاخانہ خارج ہونے کی وجہ سے دوبارہ وضو کرے۔

مسئلہ(۲۸۵): اگر کسی شخص کو پیشاب یا پاخانہ بار بار یوں آتا ہو کہ اسے وضو کرکے نماز کا کچھ حصہ پڑھنے کی بھی مہلت نہ ملتی ہو تو اس کا ایک وضو چند نمازوں کے لئے بھی کافی ہے۔ ماسوا اس کے کہ کوئی اور ایسی چیز پیش آجائے جس سے وضو باطل ہو جاتا ہے۔ مثلاً وہ سو جائے یا اس کا پیشاب و پاخانہ طبعی انداز سے معمول کے مطابق خارج ہو۔ البتہ یہ بہتر ہے کہ ایک نماز کے لئے ایک بار وضو کرے لیکن قضا سجدے، قضا تشہد اور نماز احتیاط کے لئے دوسرا وضو ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ(۲۸۶): اگر کسی شخص کو پیشاب یا پاخانہ بار بار آتا ہو تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ وضو کے بعد فوراً نماز پڑھے اگرچہ بہتر ہے کہ نماز پڑھنے میں جلدی کرے۔

مسئلہ(۲۸۷): اگر کسی شخص کو پیشاب یا پاخانہ بار بار آتا ہو تو وضو کرنے کے بعد اگر وہ نماز کی حالت میں نہ ہو تب بھی اس کے لئے قرآن مجید کے الفاظ کو مس کرنا جائز ہے۔

مسئلہ(۲۸۸): جس شخص کو قطرہ قطرہ پیشاب آتا رہتا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ نماز کے لئے ایک ایسی تھیلی استعمال کرے جس میں روئی یا کوئی ایسی چیز رکھی ہو جو پیشاب کو دوسری جگہوں تک پہنچنے سے روکے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر نماز سے پہلے نجس شدہ مقام پیشاب کو دھولے۔ علاوہ ازایں جو شخص پاخانہ روکنے پر قادر نہ ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو نماز پڑھنے تک پاخانے کو دوسری جگہوں تک پھیلنے سے روکے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر باعث زحمت نہ ہو تو ہر نماز کے لئے مقعد کو دھوئے۔

مسئلہ(۲۸۹): جو شخص پیشاب یا پاخانہ روکنے پر قادر نہ ہو تو جہاں تک ممکن ہو نماز میں پیشاب یا پاخانہ روکے اور بہتر یہ ہے کہ اگر اس پر کچھ خرچ کرنا پڑے تو خرچ بھی کرے بلکہ اگر اس کا مرض آسانی سے دور ہو سکتا ہو تو اپنا علاج بھی کرائے۔

مسئلہ(۲۹۰): جو شخص اپنا پیشاب یا پاخانہ روکنے پر قادر نہ ہو اس کے لئے صحت یاب ہونے کے بعد یہ ضروری نہیں کہ جو نمازیں اس نے مرض کی حالت میں اپنے فریضے کے مطابق پڑھی ہوں ان کی قضا کرے لیکن اگر اس کا مرض نماز کے وقت کے دوران ہی ختم ہو جائے تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ جو نماز اس وقت پڑھی ہو اسے دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ(۲۹۱): اگر کسی شخص کو یہ عارضہ لاحق ہو کہ ریاح روکنے پر قادر نہ ہو تو ضروری ہے کہ ان لوگوں کے فریضہ کے مطابق عمل کرے جو پیشاب اور پاخانہ روکنے پر قادر نہ ہوں۔

وہ چیزیں جن کے لئے وضو کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۲۹۲): چھ چیزوں کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔

۱۔نماز میت کے علاوہ واجب نمازوں کے لئے۔مستحب نمازوں میں وضو شرط ہے۔

۲۔بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کو انجام دینے کے لئے جبکہ ان کے اور نماز کے دوران کوئی حدث اس سے سرزد ہوا ہو مثلاً اس نے پیشاب کیا ہو لیکن سجدۂ سہو کے لئے وضو کرنا واجب نہیں۔

۳۔خانہ کعبہ کے طواف کے لئے جو حج اور عمرہ کا جز ہوتا ہے۔

۴۔اگر وضو کرنے کی نذر کی ہو (منت مانی ہو) یا عہد کیا ہو یا قسم کھائی ہو۔

۵۔جب کسی نے منت مانی ہو کہ مثلاً قرآن مجید کا بوسہ لے گا۔

۶۔نجس شدہ قرآن مجید کو دھونے کے لئے یا بیت الخلاء وغیرہ سے نکالنے کے لئے جبکہ متعلقہ شخص مجبور ہو کہ اس مقصد کے لئے اپنا ہاتھ یا بدن کا کوئی اور حصہ قرآن مجید کے الفاظ سے مس کرے لیکن وضو میں صرف ہونے والا وقت قرآن مجید کو دھونے یا اسے بیت الخلاء سے نکالنے میں اتنی تاخیر کا باعث ہو جس سے کلام اللہ کی بے حرمتی ہوتی ہو تو ضروری ہے کہ وہ وضو کئے بغیر قرآن مجید کو بیت الخلاء وغیرہ سے باہر نکال لے یا اگر نجس ہو گیا ہو تو اسے دھوڈالے۔

مسئلہ(۲۹۳): جو شخص باوضو نہ ہو اس کے لئے قرآن مجید کے الفاظ کو مس کرنا یعنی اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ سے لگانا حرام ہے لیکن اگر قرآن مجید کا فارسی زبان میں یا کسی اور زبان میں ترجمہ کیا گیا ہو تو اسے مس کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ(۲۹۴): بچے اور دیوانے کو قرآن مجید کے الفاظ کو مس کرنے سے روکنا واجب نہیں لیکن اگر ان کے ایسا کرنے سے قرآن مجید کی توہین ہوتی ہو تو انہیں ایسا کرنے سے روکنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۲۹۵): جو شخص باوضو نہ ہو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ناموں اور ان صفتوں کا مس کرنا جو صرف اسی کے لئے مخصوص ہیں خواہ کسی زبان میں لکھی ہوں احتیاط واجب کی بنا پر حرام ہے اور بہتر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین علیہم السلام اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے اسمائے مبارکہ کو بھی مس نہ کرے۔

مبطلات وضو:

مسئلہ(۲۹۶): سات چیزیں وضو کو باطل کر دیتی ہیں:

(۱) پیشاب۔ جو مشکوک رطوبت پیشاب کے بعد اور استبراء سے پہلے انسان سے خارج ہوتی ہے وہ بھی پیشاب کا حکم رکھتی ہے (۲) پاخانہ (۳) ریاح یعنی معدے اور آنتوں کی ہوا جو مقعد سے خارج ہوتی ہے (۴) نیند جس کی وجہ سے نہ آنکھیں دیکھ سکیں اور نہ کان سن سکیں لیکن اگر آنکھیں نہ دیکھ رہی ہوں اور مگر کان سن رہے ہوں تو وضو باطل نہیں ہوتا۔ (۵) ایسی حالت جن میں عقل زائل ہو جاتی ہو مثلاً دیوانگی، مستی یا بے ہوشی (۶) عورتوں کا استحاضہ جس کا ذکر بعد میں آئے گا۔ (۷) جنابت بلکہ احتیاط مستحب کی بنا پر ہر وہ کام جس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

جبیرہ وضو کے احکام:

وہ چیز جس سے زخم یا ٹوٹی ہوئی ہڈی باندھی جاتی ہے اور وہ دوا جو زخم یا ایسی ہی کسی چیز پر لگائی جاتی ہے جبیرہ کہلاتی ہے۔

مسئلہ (۲۹۷): اگر وضو کے اعضا میں کسی پر زخم یا پھوڑا ہو یا ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو اور اس کا منہ کھلا ہو اور پانی اس کے لئے مضر نہ ہو تو اسی طرح وضو کرنا ضروری ہے جیسے عام طور پر کیا جاتا ہے۔

مسئلہ (۲۹۸): اگر کسی شخص کے چہرے یا ہاتھوں پر زخم یا پھوڑا ہو، یا ان میں سے کسی کی (چہرے یا ہاتھوں کی) ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو، اس کا منہ کھلا ہو اور اس پر پانی ڈالنا نقصان دہ ہو تو اسے زخم یا پھوڑے کے آس پاس کا حصہ اس طرح اوپر سے نیچے دھونا چاہئے جیسا وضو میں بتایا گیا ہے اور بہتر یہ ہے کہ اگر اس پر تر ہاتھ پھیرنا نقصان دہ نہ ہو تو تر ہاتھ اس پر کھینچے اور اس کے بعد پاک کپڑا اس پر ڈال دے اور گیلا ہاتھ اس کپڑے پر بھی کھینچے۔ البتہ اگر ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو تو تیمّم کرنا لازم ہے۔

مسئلہ (۲۹۹): اگر زخم یا پھوڑا یا ٹوٹی ہوئی ہڈی کسی شخص کے سر کے اگلے حصے یا پاؤں پر ہو اور اس کا منہ کھلا ہو اور وہ اس پر مسح نہ کر سکتا ہو کیونکہ زخم مسح کی پوری جگہ پر پھیلا ہوا ہو یا مسح کی جگہ کا جو حصہ صحیح و سالم ہو اس پر مسح کرنا بھی اس کی قدرت سے باہر ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ تیمّم کرے اور احتیاط مستحب کی بنا پر وضو بھی کرے اور پاک کپڑا زخم وغیرہ پر رکھے اور وضو کے پانی کی تری جو ہاتھوں پر لگی ہو کپڑے پر مسح کرے۔

مسئلہ (۳۰۰): اگر پھوڑے یا زخم یا ٹوٹی ہوئی ہڈی کا منہ کسی چیز سے بند ہو اور اس کا کھولنا بغیر تکلیف کے ممکن ہو اور پانی بھی اس کیلئے مضر نہ ہو تو اسے کھول کر وضو کرنا ضروری ہے خواہ زخم وغیرہ چہرے اور ہاتھوں پر ہو یا سر کے اگلے حصے اور پاؤں کے اوپر والے حصے پر ہو۔

مسئلہ (۳۰۱): اگر کسی شخص کا زخم یا پھوڑا یا ٹوٹی ہوئی ہڈی جو کسی چیز سے بندھی ہوئی ہو اس کے چہرے اور ہاتھوں پر ہو اور اس کا کھولنا اور اس پر پانی ڈالنا مضر ہو تو ضروری ہے کہ آس پاس کے جتنے حصے کو دھونا ممکن ہو اسے دھوئے اور احتیاط واجب کی بنا پر جبیرہ پر مسح کرے۔

مسئلہ(۳۰۱): اگر زخم کا منہ نہ کھل سکتا ہو اور خود زخم اور جو چیز اس پر لگائی گئی ہو پاک ہو اور زخم تک پانی پہنچانا ممکن ہو اور مضر بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ پانی کے زخم کو اوپر سے نیچے کی طرف پہنچائے اور اگر زخم یا اس کے اوپر لگائی گئی چیز نجس ہو اور اس کا دھونا اور زخم کے منہ تک پانی پہنچانا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ اسے دھوئے اور وضو کرتے وقت پانی زخم تک پہنچائے اور اگر پانی زخم کے لئے مضر تو نہ ہو لیکن زخم کو دھونا ممکن نہ ہو یا اسے کھولنا ضرر یا مشقت کا باعث ہو تو ضروری ہے کہ تیمّم کرے۔

مسئلہ(۳۰۲): اگر جبیرہ اعضائے وضو میں کسی ایک یا پورے حصے پر پھیلا ہو تو جبیرہ وضو کافی ہے لیکن اگر جبیرہ تمام اعضائے وضو یا زیادہ تر اعضاء پر پھیلا ہوا ہو تو احتیاط کی بنا پر تیمّم کرنا ضروری ہے اور جبیرہ وضو بھی کرے۔

مسئلہ(۳۰۳): یہ ضروری نہیں کہ جبیرہ ان چیزوں میں سے ہو جن کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے بلکہ اگر وہ ریشم یا ان حیوانات کے اجزاء سے بنی ہو جن کا گوشت کھانا جائز نہیں تو ان پر بھی مسح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ(۳۰۴) جس شخص کی ہتھیلی اور انگلیوں پر جبیرہ ہو اور وضو کرتے وقت اس نے تر ہاتھ اس پر کھینچا ہو تو وہ سر اور پاؤں کا مسح اسی تری سے کرے۔

مسئلہ(۳۰۵) اگر کسی شخص کے پاؤں کے اوپر والے حصے پر جبیرہ ہو لیکن کچھ حصہ انگلیوں کی طرف سے اور کچھ حصہ پاؤں کے اوپر والے حصے کی طرف سے کھلا ہو تو جو جگہیں کھلیں ہیں وہاں پاؤں کے اوپر والے حصے پر اور جن جگہوں پر جبیرہ ہے وہاں جبیرہ پر مسح کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۳۰۶): اگر چہرے اور ہاتھوں پر کئی جبیرے ہوں تو ان کا درمیانی حصہ دھونا ضروری ہے اور اگر سر یا پاؤں کے اوپر والے حصے پر جبیرے ہوں تو ان کے درمیانی حصے کا مسح کرنا ضروری ہے اور جہاں جبیرے ہوں وہاں جبیرے کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۳۰۷): اگر جبیرہ زخم کے آس پاس کے حصوں کو معمول سے زیادہ گھیرے ہوئے ہو اور اس کو بغیر تکلیف کے ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ تیمّم کرے بجز اس کے کہ جبیرہ تیمّم کی جگہوں پر ہو کیونکہ اس صورت میں ممکن ہے کہ تیمّم اور وضو دونوں کرے اور دونوں صورتوں میں اگر جبیرہ کا ہٹانا بغیر تکلیف کے ممکن ہو تو ضروری ہے کہ اسے ہٹا دے۔ پس اگر زخم چہرے یا ہاتھوں پر ہو تو آس پاس کی جگہوں کو دھوئے اور اگر سر یا پاؤں کے اوپر والے حصے پر ہو تو اس کے آس پاس کی جگہوں کا مسح کرے اور زخم کی جگہ کے لئے جبیرہ کے احکام پر عمل کرے۔

مسئلہ(۳۰۸): اگر وضو کے اعضاء پر زخم نہ ہو یا ان کی ہڈی ٹوٹی ہوئی نہ ہو لیکن کسی اور وجہ سے پانی ان کے لئے مضر ہو تو تیمّم کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۳۰۹): اگر وضو کے اعضاء کی کسی رگ سے فصد کھلوانے کے طریقے سے خون نکالا گیا ہو اور اسے دھونا ممکن نہ ہو

تو تیمّم کرنا لازم ہے۔لیکن اگر پانی اس کے لئے مضر ہو تو جبیرہ کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ (۳۱۰): اگر وضو یا غسل کی جگہ پر کوئی ایسی چیز چپک گئی ہو جس کا اتارنا ممکن نہ ہو یا اسے اتارنے کی تکلیف نا قابل برداشت ہو تو متعلقہ شخص کا فریضہ تیمّم ہے۔لیکن اگر چپکی ہوئی چیز تیمّم کے مقامات پر ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ وضو اور تیمّم دونوں کرے اور اگر چپکی ہوئی چیز دوا ہو تو وہ جبیرہ کے حکم میں آتی ہے۔

مسئلہ (۳۱۱): غسل مس میت کے علاوہ تمام غسلوں میں جبیرہ غسل، جبیرہ وضو کی طرح ہے لیکن احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ غسل کو ترتیبی طریقے سے انجام دیا جائے اور اگر بدن پر زخم یا پھوڑا ہو تو مکلّف کو غسل یا تیمّم کا اختیار ہے۔اگر وہ غسل کو اختیار کرتا ہے اور زخم یا پھوڑے پر جبیرہ نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ زخم یا پھوڑے پر پاک کپڑا رکھے اور کپڑے کے اوپر مسح کرے۔اگر بدن کا کوئی حصہ ٹوٹا ہوا ہو تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور احتیاطاً جبیرہ کے اوپر بھی مسح کرے اور اگر جبیرہ پر مسح کرنا ممکن نہ ہو یا جو جگہ ٹوٹی ہوئی ہے وہ کھلی ہو تو تیمّم کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ (۳۱۲): جس شخص کا فریضہ تیمّم ہو اگر اس کی تیمّم کی بعض جگہوں پر زخم یا پھوڑا ہو یا ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو تو ضروری ہے کہ وہ جبیرہ وضو کے احکام کے مطابق جبیرہ تیمّم کرے۔

مسئلہ (۳۱۳): جس شخص کو جبیرہ وضو یا جبیرہ غسل کر کے نماز پڑھنا ضروری ہو اگر اسے علم ہو کہ نماز کے آخر وقت تک اس کا عذر دور نہیں ہوگا تو وہ اول وقت میں نماز پڑھ سکتا ہے لیکن اگر اسے امید ہو کہ آخر وقت تک اس کا عذر دور ہو جائے گا تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ انتظار کرے اور اگر اس کا عذر دور نہ ہو تو آخر وقت جبیرہ وضو یا جبیرہ غسل کے ساتھ نماز ادا کرے لیکن اگر اول وقت میں نماز پڑھ لے اور آخر وقت تک اس کا عذر دور ہو جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وضو یا غسل کرے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

مسئلہ (۳۱۴): اگر کسی شخص نے آنکھ کی کسی بیماری کی وجہ سے پلکوں کے بالوں کو چپکا رکھا ہو تو ضروری ہے کہ وہ تیمّم کرے۔

مسئلہ (۳۱۵): اگر کسی شخص کو یہ علم نہ ہو کہ آیا اس کا فریضہ تیمّم ہے یا جبیرہ وضو، تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے تیمّم اور جبیرہ وضو دونوں بجالانا چاہئیں۔

مسئلہ (۳۱۶): جو نمازیں کسی انسان نے جبیرہ وضو سے پڑھی ہوں وہ صحیح ہیں اور وہ اسی وضو کے ساتھ آئندہ کی نمازیں بھی پڑھ سکتا ہے۔

غسل: نجاسات کے ازالہ کے لئے درج ذیل سات غسل واجب ہیں۔

۱۔ جنابت ۲۔ غسل استحاضہ ۳۔ غسل حیض ۴۔ غسل نفاس ۵۔ غسل مس میت ۶۔ غسل میت ۷۔ وہ غسل جو منت یا قسم

وغیرہ کی وجہ سے واجب ہو جائے۔

اگر چاند یا سورج کو مکمل گرہن لگا ہو اور مکلف جان بوجھ کر نماز آیات نہ پڑھے یہاں تک کہ نماز قضا ہو جائے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس کی قضا کے لئے غسل کرے۔

جنابت کے احکام:

مسئلہ(۳۱۷): دو چیزوں سے انسان مجنب ہو جاتا ہے ایک جماع اور دوسرے منی خارج ہونے سے، خواہ وہ نیند کی حالت میں نکلے یا جاگتے میں، کم ہو یا زیادہ، شہوت کے ساتھ نکلے یا بغیر شہوت کے اور اس کا نکلنا اختیار میں ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ(۳۱۸): اگر کسی شخص کے بدن سے کوئی رطوبت خارج ہو اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ منی ہے یا پیشاب یا کوئی اور چیز، اگر وہ رطوبت شہوت کے ساتھ اچھل کر نکلی ہو اور اس کے نکلنے کے بعد بدن سست ہو گیا ہو تو وہ رطوبت منی کا حکم رکھتی ہے۔ لیکن اگر ان تین علامات میں ساری کی ساری یا کچھ موجود نہ ہوں تو وہ رطوبت منی کے حکم میں نہیں آئے گی۔ لیکن اگر انسان بیمار ہو تو پھر ضروری نہیں کہ وہ رطوبت اچھل کر نکلی ہو اور اس کے نکلنے کے وقت بدن سست ہو جائے بلکہ اگر صرف شہوت کے ساتھ نکلے تو منی کے حکم میں ہوگی۔ جو رطوبت چھیڑ چھاڑ یا شہوت انگیز تصورات کے وقت انسان اپنی شرم گاہ میں محسوس کرتا ہے وہ پاک ہے، اس سے غسل بھی واجب نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ وضو کو باطل کرتی ہے۔ ہاں! وہ رطوبت جو عورت سے شہوت کے ساتھ خارج ہوتی ہے اگر اس حد تک ہو کہ اسے انزال کہا جا سکے اور لباس کو آلودہ کر دے، جو عام طور پر اس وقت نکلتی ہے جب عورت جنسی شہوت کی انتہا تک پہنچ جائے، تو یہ نجس بھی ہے اور اس سے عورت مجنب بھی ہو جاتی ہے۔

مسئلہ(۳۱۹): اگر ایسے شخص کے مخرج پیشاب سے جو بیمار نہ ہو کوئی ایسا پانی خارج ہو جس میں ان تین علامات میں سے جن کا ذکر اوپر والے مسئلے میں کیا گیا ہے ایک علامت موجود ہو اور اسے یہ علم نہ ہو کہ باقی علامات بھی اس میں موجود ہیں یا نہیں تو اگر اس پانی کے خارج ہونے سے پہلے اس نے وضو کیا ہو تو ضروری ہے کہ اسی وضو کو کافی سمجھے اور اگر وضو نہیں کیا تھا تو صرف وضو کرنا کافی ہے اور اس پر غسل کرنا لازم نہیں۔

مسئلہ(۳۲۰): منی خارج ہونے کے بعد انسان کے لئے پیشاب کرنا مستحب ہے اور اگر پیشاب نہ کرے اور غسل کے بعد اس کے مخرج سے رطوبت خارج ہو جس کے بارے میں وہ نہ جانتا ہو کہ منی ہے یا کوئی اور رطوبت تو وہ رطوبت منی کا حکم رکھتی ہے۔

مسئلہ(۳۲۱): اگر کوئی شخص جماع کرے اور عضو تناسل سپاری کی مقدار تک یا اس سے زیادہ عورت کی فرج میں داخل ہو جائے تو خواہ یہ دخول عورت کی فرج میں ہو یا دبر میں اور خواہ وہ بالغ ہوں یا نابالغ اور خواہ منی خارج ہو یا نہ ہو دونوں

مجنب (دونوں پر غسل واجب ہوجاتا ہے) ہوجاتے ہیں۔

مسئلہ(۳۲۲): اگر کسی کو شک ہو کہ عضوتناسل سپاری کی مقدار تک داخل ہوا ہے یا نہیں تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ(۳۲۳): نعوذ باللہ اگر کوئی شخص کسی حیوان کے ساتھ وطی کرے اور اس کی منی خارج ہو تو صرف غسل کرنا کافی ہے اور اگر منی خارج نہ ہو اور اس نے وطی کرنے سے پہلے وضو کیا ہو تب بھی صرف غسل کرنا کافی ہے اور اگر وضو نہ کر رکھا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ غسل کرے اور وضو بھی کرے اور مرد یا لڑکے سے (نعوذ باللہ) وطی کرنے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ(۳۲۴): اگر منی اپنی جگہ سے حرکت کرے لیکن خارج نہ ہو یا انسان کو شک ہو کہ منی خارج ہوئی ہے یا نہیں تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ(۳۲۵): جو شخص غسل نہ کر سکے لیکن تیمّم کر سکتا ہو وہ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد بھی اپنی بیوی سے جماع کر سکتا ہے۔

مسئلہ(۳۲۶): اگر کوئی شخص اپنے لباس میں منی دیکھے اور جانتا ہو کہ اس کی اپنی منی ہے اور اس نے اس منی کے لئے غسل نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور جن نمازوں کے بارے میں اسے یقین ہو کہ اس نے وہ منی خارج ہونے کے بعد پڑھی تھیں ان کی قضا کرے لیکن ان نمازوں کی قضا ضروری نہیں جن کے بارے میں احتمال ہو کہ وہ اس نے منی خارج ہونے سے پہلے پڑھی تھیں۔

محرمات مجنب:

مسئلہ(۳۲۷): مجنب کے لئے پانچ چیزیں حرام ہیں:

(۱) اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ یا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے نام سے خواہ وہ کسی بھی زبان میں ہو مس کرنا اور بہتر یہ ہے [1] کہ انبیاء، ائمہ اور حضرت زہرا علیہم السلام کے ناموں سے بھی اپنا بدن مس نہ کرے۔

(۲) مسجد الحرام یا مسجد نبویؐ میں جانا، خواہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل آئے۔

(۳) مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ کے علاوہ دوسری مساجد میں ٹھہرنا، اور احتیاط واجب کی بنا پر ائمہ علیہم السلام کے حرم میں ٹھہرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اگر ان مساجد میں سے کسی مسجد کو عبور کرے مثلاً ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے باہر نکل جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

---

[1] رہبر معظم آقائی خامنہ ای مدظلہ العالی: احتیاط واجب ہے۔

(۴) کسی مسجد میں کوئی چیز رکھنے کے لئے داخل ہونا۔ احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم کسی مسجد سے کوئی چیز اٹھانے کے لئے بھی ہے چاہے مسجد میں داخل نہ بھی ہو۔

(۵) ان آیات میں سے کسی آیت کا پڑھنا جن کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہوجاتا ہے۔ وہ آیتیں:

(۱) سورہ سورۂ سجدہ آیت ۱۵ (۲) سورہ فصلت آیت ۳۷

(۳) سورہ والنجم آیت ۶۲ (۴) سورہ علق آیت ۱۹

قرآنی سجدے:

قرآن مجید میں آیات سجدہ پندرہ ہیں مگر واجب ان میں سے چار ہیں۔ پہلا الم و حم لا یستکبرون کے بعد دوسرا حمٓ ان کنتم ایاہ تعبدون پر اہل سنت حضرات و هم لا یسا مون پر سجدہ کرتے ہیں۔ تیسرا سورۂ والنجم کے آخر سورہ پر چوتھا اقراء کے آخر سورہ پر اور یہ سجدہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب آیت پوری پڑھی جائے۔ یا پوری آیت سنی جائے اور یہ سجدہ قاری اور سامع دونوں پر واجب ہوتا ہے واجب ہے کہ سجدہ فوراً ادا کیا جائے اگر آیت سجدہ کے بعض الفاظ پڑھے جائیں یا بعض الفاظ سنے جائیں یا فقط آنکھ سے ان آیات کو دیکھے تو سجدہ واجب نہیں ہے۔ اس سجدہ میں طہارت اور رو بقبلہ ہونا شرط نہیں ہے اور جنب اور حائض وغیرہ بھی سجدہ کریں اپنی اسی حالت میں البتہ سجدہ انہی چیزوں پر کریں جن پر سجدہ کرنا درست ہو۔ اس سجدہ میں تاخیر جائز نہیں ہے اور سجدہ کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَّ تَصْدِيْقًا، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عُبُوْدِيَةً وَّ رِقًّا سَجَدْتُّ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا لَا مُسْتَكْبِرًا عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا مُسْتَنْكِفًا بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِيْلٌ خَآئِفٌ مُّسْتَجِيْرٌ.

اگر اس کا پڑھنا ممکن نہ ہو تو تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ یا ایک مرتبہ کہہ لے کافی ہے۔

وہ چیزیں جو مجنب کے لئے مکروہ ہیں:

مسئلہ (۳۲۸): نو چیزیں مجنب پر مکروہ ہیں:

(۱۔۲) کھانا اور پینا لیکن اگر ہاتھ منہ دھولے اور کلی کرلے تو مکروہ نہیں ہے اور اگر صرف ہاتھ دھولے تو بھی کراہت کم ہو جائے گی۔

(۳) قرآن مجید کی سات سے زیادہ ایسی آیات پڑھنا جن میں سجدۂ واجب نہ ہو۔

(۴) اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کی جلد، حاشیہ یا الفاظ کی درمیانی جگہ سے چھونا۔

(۵) قرآن مجید اپنے ساتھ رکھنا۔

(۶) سونا۔ البتہ اگر وضو کر لے یا پانی نہ ہونے کی صورت میں غسل کے بدلے تیمّم کر لے تو پھر سونا مکروہ نہیں ہے۔

(۷) مہندی یا اس سے ملتی جلتی چیز سے خضاب کرنا۔

(۸) بدن پر تیل ملنا۔

(۹) احتلام یعنی سوتے میں منی خارج ہونے کے بعد جماع کرنا۔

(بعض علماء کے نزدیک محترم مقامات مثلاً مقابر علماء میں داخل ہونا، اور ہر محترم کام کرنا مثلاً نماز میت یا غسل میت وغیرہ بھی مکروہات میں سے ہیں)

غسل جنابت:

غسل جنابت دو طرح سے واجب ہوتا ہے ایک تو منی نکلنے سے جاگتے یا سوتے میں دوسرے جماع کرنا قبل یا دبر میں اگرچہ منی باہر نہ آئے اور اگرچہ صرف سر ذکر ہی داخل ہوا ہو۔ اور جس وقت نجس ہوا اسی وقت غسل کر لے کیونکہ احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جب تک نجس رہتا ہے رحمت خدا سے دور رہتا ہے۔ اور جب ارادہ غسل کا کرے تو وہ جگہ مباح ہو اور پاک ہو اور پاک اور مباح پانی سے غسل کرے پہلے جسم سے تمام میل اور چکنائی کو دور کرے یہ واجب ہے۔ اور ہاتھوں کو تین مرتبہ کہنی تک دھوئے اور تین مرتبہ کلی کرے اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے اور یہ امور سنت ہیں۔

غسل جنابت کی دو اقسام ہیں:

(۱) غسل ارتماسی: اول دل میں نیت کرے کہ غسل ارتماسی بجالاتا ہوں قربتاً الی اللہ اور اس کے بعد ایک ہی دفعہ پانی میں غوطہ کھائے کہ سارا جسم دفعتاً دھل جائے اور یہ ضروری نہیں کہ پورا جسم پانی سے باہر ہو۔ اور غسل ہی کے واسطے پانی میں داخل کیا ہو بلکہ یہ بھی کافی ہے کہ جسم پہلے سے پانی میں ہو۔ اور بقصد غسل پانی کے اندر ہی دھل جائے۔

(۲) غسل ترتیبی: اول دل میں نیت کرے کہ غسل ترتیبی بجالاتا ہوں قربتاً الی اللہ پھر اول سر اور گردن کو اس طرح سے دھوئے کہ بال کی جڑ تک پانی اچھی طرح پہنچ جائے۔ پھر اسی طرح داہنی طرف کے جسم کے حصہ کو گردن سے لے کر پیروں کی انگلیوں تک کو مع تلوے کے دھوئے پھر اسی طرح جسم کے بائیں حصہ کو دھوئے۔ بہتر ہے کہ داہنا اور بایاں حصہ دھوتے وقت شرم گاہ اور ناف کو اچھی طرح دھو لینا چاہئے یعنی داہنی جانب دھوتے وقت داہنی جانب کا حصہ اور بائیں جانب دھوتے وقت

بائیں جانب کا کچھ حصہ بھی شامل کرنا چاہئے۔

فعل حرام سے جنب ہونے والے کو چاہئے کہ گرم پانی سے غسل نہ کرے کیونکہ گرم پانی سے پسینہ آتا رہے گا اور بدن پاک ہونے کے بجائے نجس رہے گا۔

مستحبات غسل جنابت: غسل کرتے وقت یہ امور مستحب ہیں: (۱) انزال کے بعد اور غسل جنابت سے پہلے پیشاب کرنا۔ (۲) بوقت غسل بسم اللہ الرَّحمٰن الرّحیم کہنا (۳) تین مرتبہ دونوں ہاتوں کا دھونا اگر چہ ایک مرتبہ بھی سنت ہے۔ (۴) تین مرتبہ کلی کرنا۔ (۵) تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا۔ (۶) غسل کے دوران پورے جسم پر ہاتھ پھیرنا تاکہ اطمینان ہو جائے کہ پانی ہر جگہ پہنچ گیا ہے۔ (۷) ہاتھ کی انگلیوں میں انگوٹھی اور چھلے وغیرہ کو حرکت دینا جس کے نیچے پانی خود پہنچتا ہے۔ (۸) جسم کے ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا۔ (۹) غسل کرتے وقت یہ دعا پڑھنا۔ غسل کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ وَ طَھِّرْ قَلْبِیْ وَ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ اَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِدْحَتَكَ وَ مَحَبَّتَكَ وَ الثَّنَآءَ عَلَیْكَ فَاِنَّهٗ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ وَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قُوَّةَ دِیْنِیْ اَلتَّسْلِیْمُ لِاَمْرِكَ وَ الْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ وَ الشَّهَادَةُ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِكَ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لِیْ شِفَآءً وَّ نُوْرًا۔ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

واجبات غسل: غسل کے بھی واجبات اور شرائط وہی ہیں جو وضوء کے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ غسل میں موالات اور اوپر سے نیچے پانی پہنچانا واجب نہیں ہے۔ غسل جنابت میں وضوء کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف غسل کافی ہوتا ہے اور غسل جنابت کے بعد نماز کے واسطے وضو کرنا حرام ہے۔ بخلاف دوسرے غسلوں کے کہ ان میں وضو علی الاحوط واجب ہے۔ اور بہتر ہے کہ ان میں غسل سے پہلے وضو کرلے۔ اور اگر کسی کو بیک وقت کئی غسل کرنا ہوں جیسے حیض، جنابت، مس میت وغیرہ تو ایک غسل سب کے قصد سے کرلے تو کافی ہے، اسی طرح اغسال مستحبہ میں ایک ہی غسل کافی ہے جب کہ ہر ایک کا عنوان پیش نظر رکھے مثلاً یہ نیت کہ میں غسل زیارت، غسل جمعہ، غسل توبہ وغیرہ کرتا ہوں۔

مسئلہ (۳۲۹): غسل جنابت واجب نماز پڑھنے کے لئے اور ایسی دوسری عبادت کے لئے واجب ہو جاتا ہے لیکن نماز میت، سجدۂ سہو، سجدۂ شکر اور قرآن مجید کے واجب سجدوں کے لئے غسل جنابت ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ (۳۳۰): یہ ضروری نہیں کہ غسل کے وقت نیت کرے کہ واجب غسل کر رہا ہے بلکہ فقط قُرْبَةً اِلَی اللہِ یعنی بارگاہ الٰہی میں عاجزی اور فروتنی کے ساتھ غسل کرے تو کافی ہے۔

مسئلہ (۳۳۱): اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور غسل واجب کی نیت کرلے لیکن بعد میں پتا چلے کہ اس

نے وقت سے پہلے غسل کرلیا ہے تو اس کا غسل صحیح ہوگا۔

مسئلہ(۳۳۲): غسل جنابت دو طریقوں سے انجام دیا جاسکتا ہے ترتیبی اور ارتماسی۔

ا۔ترتیبی غسل:

مسئلہ(۳۳۳): ترتیبی غسل میں احتیاط لازم کی بنا پر غسل کی نیت کے ساتھ پہلے پورا سر و گردن اور بعد میں بدن دھونا ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ بدن کو پہلے دائیں طرف سے اور بعد میں بائیں طرف سے دھوئے۔تینوں اعضاء میں سے ہر ایک کو غسل کی نیت سے پانی کے اندر حرکت دینے سے ترتیبی غسل کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں اور احتیاط اس پر اکتفا کرنے میں ہے اور اگر وہ شخص جان بوجھ یا بھول کر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے بدن کو سر سے پہلے دھوئے تو اس کا غسل باطل ہے۔

مسئلہ(۳۳۴): اگر کوئی شخص بدن کو سر سے پہلے دھوئے تو اس کے لئے غسل کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے اگر بدن کو دوبارہ دھولے تو اس کا غسل صحیح ہوجائے گا۔

مسئلہ(۳۳۵): اگر کسی شخص کو اس بات کا یقین نہ ہو کہ اس نے دونوں حصوں سر و گردن اور بدن کو مکمل طور پر دھولیا ہے تو اس بات کا یقین کرنے کے لئے جس حصے کو دھوئے اس کے ساتھ دوسرے حصے کی کچھ مقدار بھی دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ(۳۳۶): اگر کسی شخص کو غسل کے بعد پتا چلے کہ بدن کا کچھ حصہ دھلنے سے رہ گیا ہے لیکن یہ علم نہ ہو کہ وہ کون سا حصہ ہے تو سر کا دوبارہ دھونا ضروری نہیں اور بدن کا صرف وہ حصہ دھونا ضروری ہے جس کے نہ دھوئے جانے کے بارے میں احتمال پیدا ہوا ہے۔

مسئلہ(۳۳۷): اگر کسی شخص کو غسل کے بعد پتا چلے کہ اس نے بدن کا کچھ حصہ نہیں دھویا تو اگر وہ بائیں طرف ہو تو صرف اسی مقدار کا دھولینا کافی ہے اور اگر دائیں طرف ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اتنی مقدار دھونے کے بعد بائیں طرف کو دوبارہ دھوئے اور اگر سر اور گردن دھلنے سے رہ گئی ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اتنی مقدار دھونے کے بعد بائیں طرف کو دوبارہ دھوئے اور اگر سر اور گردن دھلنے سے رہ گئی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اتنی مقدار دھونے کے بعد دوبارہ بدن کو دھوئے۔

مسئلہ(۳۳۸): اگر کسی شخص کو غسل مکمل ہونے سے پہلے دائیں یا بائیں طرف کا کچھ حصہ دھوئے جانے کے بارے میں شک گزرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اتنی مقدار دھوئے اور اگر اسے سر اور گردن کا کچھ حصہ دھوئے جانے کے بارے میں شک ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر سر اور گردن دھونے کے بعد بدن کو دوبارہ دھونا ضروری ہے۔

۲۔ارتماسی غسل:

ارتماسی غسل دوطریقے سے انجام دیا جاسکتا ہے۔دفعی اور تدریجی:

مسئلہ(۳۳۹): غسل ارتماسی تدریجی میں ضروری ہے کہ ایک لمحے کے لئے پورا بدن پانی میں گھر جائے لیکن غسل کرنے سے پہلے ایک شخص کا سارے بدن کا پانی سے باہر ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر بدن کا کچھ حصہ پانی سے باہر ہو اور غسل کی نیت سے پانی میں غوطہ لگائے تو کافی ہے۔

مسئلہ(۳۴۰): غسل ارتماسی تدریجی میں ضروری ہے کہ غسل کی نیت سے عرفی اعتبار سے ایک ہی دفعہ میں بدن کو پانی میں ڈبودے۔اس غسل میں ضروری ہے کہ بدن کا پورا حصہ غسل کرنے سے پہلے پانی سے باہر ہو۔

مسئلہ(۳۴۱): اگر کسی شخص کو ارتماسی کے بعد پتا چلے کہ اس کے بدن کے کچھ حصے تک پانی نہیں پہنچا ہے تو خواہ وہ اس مخصوص حصے کے متعلق جانتا ہو یا نہ جانتا ہو ضروری ہے کہ دوبارہ غسل کرے۔

غسل کے احکام:

مسئلہ(۳۴۱): غسل ارتماسی یا ترتیبی میں غسل سے پہلے سارے جسم کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر پانی میں غوطہ لگانے یا غسل کے ارادے سے پانی بدن پر ڈالنے سے بدن پاک ہوجائے تو غسل صحیح ہوگا۔البتہ یہ ضروری ہے کہ جس پانی سے غسل کررہا ہے وہ طہارت کی حالت سے خالی نہ ہوجائے۔مثلاً کُر پانی سے غسل کررہا ہو۔

مسئلہ(۳۴۲): اگرچہ کوئی شخص حرام سے جنب ہوا ہو اور گرم پانی سے غسل کرلے تو اگرچہ پسینہ بھی آئے تب بھی اس کا غسل صحیح ہے۔

مسئلہ(۳۴۳): غسل میں بال برابر بھی بدن اگر ان دھلا رہ جائے تو غسل باطل ہے لیکن کان اور ناک کے اندرونی حصوں کا اور ہر اس چیز کا دھونا جو باطن شمار ہو واجب نہیں ہے۔

مسئلہ(۳۴۴): اگر کسی شخص کو بدن کے کسی حصے کے بارے میں شک ہو کہ اس کا شمار بدن کے ظاہر میں ہے یا باطن میں تو ضروری ہے کہ اسے دھولے۔

مسئلہ(۳۴۵): اگر کان کی بالی یا اس جیسا کوئی اور سوراخ اس قدر کھلا ہو کہ اس کا اندرونی حصہ بدن کا ظاہر شمار کیا جائے تو اسے دھونا ضروری ہے ورنہ اس کا دھونا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ(۳۴۶): جو چیز بدن تک پانی پہنچنے میں مانع ہو ضروری ہے کہ انسان اسے ہٹادے اور اگر اس کے ہٹ جانے کا

یقین کرنے سے پہلے غسل کرے تو اس کا غسل باطل ہے۔

مسئلہ(۳۴۷): اگر غسل کے وقت کسی شخص کو شک گزرے کہ کوئی ایسی چیز اس کے بدن پر ہے یا نہیں جو بدن تک پانی پہنچنے میں مانع ہو تو ضروری ہے کہ چھان بین کرے حتیٰ کہ مطمئن ہو جائے کہ ایسی رکاوٹ نہیں ہے۔

مسئلہ(۳۴۸): غسل میں ان چھوٹے چھوٹے بالوں کو جو بدن کا جز شمار ہوتے ہیں دھونا ضروری ہے اور لمبے بالوں کا دھونا واجب نہیں ہے بلکہ اگر پانی کو جلد تک اس طرح پہنچائے کہ لمبے بال تر نہ ہوں تو غسل صحیح ہے لیکن اگر انہیں دھوئے بغیر جلد تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو تو انہیں بھی دھونا ضروری ہے تا کہ پانی بدن تک پہنچ جائے۔

مسئلہ(۳۴۹) وہ تمام شرائط جو وضو کے صحیح ہونے کے لئے بتائی جا چکی ہیں مثلاً پانی کا پاک ہونا اور غصبی نہ ہونا وہی شرائط غسل کے صحیح ہونے کے لئے بھی ہیں۔لیکن غسل میں یہ ضروری نہیں کہ انسان بدن کو اوپر سے نیچے کی جانب دھوئے۔ علاوہ ازایں ترتیبی میں یہ ضروری نہیں کہ سر اور گردن دھونے کے بعد فوراً بدن کو دھوئے لہٰذا اگر سر اور گردن دھونے کے بعد توقف کرے اور کچھ وقت گزرنے کے بعد بدن کو دھوئے تو کوئی حرج نہیں بلکہ ضروری نہیں کہ سر اور گردن یا تمام بدن کو ایک ساتھ دھوئے پس اگر مثال کے طور پر اور کچھ دیر بعد گردن دھوئے تو جائز ہے لیکن جو پیشاب اور پاخانہ کے نکلنے کو نہ روک سکتا ہو تاہم اسے پیشاب اور پاخانہ اندازاً اتنے وقت تک نہ آتا ہو کہ غسل کر کے نماز پڑھ لے تو ضروری ہے کہ فوراً غسل کرے اور غسل کے بعد فوراً نماز پڑھے۔

مسئلہ(۳۵۰): اگر کوئی شخص یہ جانے بغیر کہ حمام والا راضی ہے یا نہیں اس کی اجرت ادھار رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو تو خواہ حمام والے کو بعد میں اس بات پر راضی بھی کر لے تو اس کا غسل باطل ہے۔

مسئلہ(۳۵۱): اگر حمام والا ادھار پر غسل کی اجازت دینے کے لئے راضی ہو لیکن غسل کرنے والا اس کی اجرت نہ دینے یا حرام مال سے دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کا غسل باطل ہے۔

مسئلہ(۳۵۲): اگر کوئی شخص حمام والے کو ایسی رقم بطور اجرت دے جس کا خمس ادا نہ کیا گیا ہو تو اگر چہ وہ حرام کا مرتکب ہوگا لیکن بظاہر اس کا غسل صحیح ہوگا اور مستحقین کو خمس ادا کرنا اس کے ذمہ رہے گا۔

مسئلہ(۳۵۳): اگر کوئی شخص شک کرے کہ اس نے غسل کیا ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ غسل کرے لیکن اگر غسل کے بعد شک کرے کہ غسل صحیح کیا ہے یا نہیں تو دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ(۳۵۴): اگر غسل کے دوران کسی شخص سے حدث اصغر سرزد ہو جائے مثلاً پیشاب کر دے تو اس کو غسل ترک کر کے نئے سرے سے غسل کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ وہ اپنے اس غسل کو مکمل کر سکتا ہے۔اس صورت میں احتیاط لازم کی بنا پر وضو کرنا بھی ضروری ہے۔لیکن اگر وہ شخص غسل ترتیبی سے غسل ارتماسی کی طرف یا غسل ارتماسی سے غسل ترتیبی کی طرف پلٹ

جائے تو وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ(۳۵۵): اگر وقت کی تنگی کی وجہ سے مکلّف کا فریضہ تیمّم ہو لیکن اس خیال سے کہ غسل اور نماز کے لئے اس کے پاس وقت ہے غسل کرے تو اگر اس نے غسل قصد قربت کیا ہے تو اس کا غسل صحیح ہے۔ اگر چہ اس نے نماز پڑھنے کے لئے غسل کیا ہو۔

مسئلہ(۳۵۶): جو شخص جنب ہو، اگر وہ نماز پڑھنے کے بعد شک کرے کہ اس نے غسل کیا ہے یا نہیں تو جو نمازیں وہ پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہیں۔ لیکن بعد کی نمازوں کے لئے غسل کرنا ضروری ہے اور اگر نماز کے بعد اس سے حدث اصغر صادر ہوا ہو تو لازم ہے کہ وضو بھی کرے اور اگر وقت ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر جو نماز پڑھ چکا ہے اسے دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ(۳۵۷): جس شخص پر کئی غسل واجب ہوں وہ ان سب کی نیّت کر کے ایک غسل کر سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اگر ان میں سے کسی ایک مخصوص غسل کا قصد کرے تو وہ باقی غسلوں کے لئے بھی کافی ہے۔

مسئلہ(۳۵۸): اگر بدن کے کسی حصے پر قرآن مجید کی آیت یا اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہو تو غسل کو ترتیبی صورت میں انجام دینے کی صورت میں ضروری ہے کہ پانی اپنے بدن پر اس طرح پہنچائے کہ اس کا ہاتھ ان تحریروں کو نہ لگے۔ وضو کرتے وقت آیات قرآنی بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے ناموں کے لئے بھی یہی حکم ہے

مسئلہ(۳۵۹): جس شخص نے غسل جنابت کیا ہو ضروری ہے کہ نماز کے لئے وضو نہ کرے بلکہ غسل استحاضہ متوسطہ کے سوا تمام واجب غسلوں کے بعد نماز پڑھ سکتا ہے۔

۲۔ غسل استحاضہ: استحاضہ اس خون کو کہتے ہیں جو ایام حیض سے زیادہ عورت کو آئے۔ یہ خون اکثر زرد رنگ کا پتلا اور سرد ہوتا ہے۔ بعض عورتیں اکثر اس کو پاؤں کا چھٹنا بھی بولتی ہیں۔ مثلاً عورت کو عادت ہے کہ ہر مہینے میں اس کو چار یا پانچ یا چھ روز خون حیض آتا ہے تو اتنے روز وہ حائضہ شمار کی جائے گی۔ اور اس کے بعد جو خون آیا کرے گا اس کو استحاضہ میں محسوب کرے گی اگر وہ خون دس روز سے بڑھ جائے اور اگر دس روز سے زیادہ نہ ہوا گرچہ عادت سے زیادہ ہے وہ سب خون حیض ہے یا اگر عادت نہیں ہے اور اس کو حیض آتا ہے اور دونوں کی قید نہیں رہتی ہے تو دس روز کے بعد ہر طرح اس خون کا نام استحاضہ ہے اور اس کی تین اقسام ہیں اور اس کی جانچ کا طریقہ یہ ہے کہ عورت اپنی فرج میں روئی رکھے اور تھوڑی دیر صبر کرنے کے بعد نکال کر دیکھے اگر خون روئی کے اوپر لپٹ کر رہ گیا ہے اور روئی کے اندر تری نہیں ہے تو استحاضہ قلیلہ ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ عورت نماز پڑھے مگر ہر نماز کے لئے الگ الگ وضوء کرے یعنی پانچ نمازیں پانچ وضو سے پڑھے۔ اور ہر مرتبہ روئی بدلتی جائے اور اگر روئی اتنی ہی دیر میں بالکل خون سے ڈوب گئی اور خون اس روئی سے باہر نہیں نکلا ہے تو وہ خون استحاضہ متوسطہ ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ نماز صبح کے وقت وضو کر کے غسل استحاضہ کرے اور نماز صبح پڑھ لے اور باقی نمازیں ظہر و عصر و مغرب

وعشاء الگ الگ چار وضو سے پڑھے اور روئی بدستور بدلتی جائے اور اگر روئی اس خون کو نہیں روک سکتی اور اور خون اس روئی سے باہر آجاتا ہے تو یہ استحاضہ کثیرہ ہے۔ اور اس کا حکم یہ ہے کہ ایک غسل نماز صبح کے لئے کرے اور ایک غسل ظہر وعصر کی نماز کے لئے اور ایک مغرب وعشاء کی نماز کے لئے باقی کا حکم بدستور یعنی ہر نماز کے لئے الگ الگ وضو کرتی جائے اور باہر کا کپڑا اور اندر کی روئی ہر مرتبہ بدلتی جائے۔ اور ایام استحاضہ میں جس طرح نماز پڑھنے کا حکم ہے اسی طرح روزے کا بھی حکم ہے اور برابر روزے رکھتی جائے کہ صحیح ہے گویا خون بمنزلہ ایک عارضہ ہے لیکن جو غسل بیان ہوئے ہیں اگر نہ کرے گی تو روزے کا صحیح ہونا مشکل ہے۔

استحاضہ کے احکام:

مسئلہ(۳۶۰): استحاضہ قلیلہ میں ہر نماز کے لئے علیٰحدہ وضو کرنا ضروری ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر روئی کو دھولے یا اسے تبدیل کردے اور ضروری ہے کہ شرم گاہ کے ظاہری حصے پر خون لگا ہونے کی صورت میں اسے بھی دھولے۔

مسئلہ(۳۶۱): استحاضہ متوسطہ میں احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ عورت اپنی نمازوں کے لئے روزانہ ایک غسل کرے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ استحاضہ قلیلہ کے وہ افعال انجام دے جو سابقہ مسئلے میں بیان ہو چکے ہیں۔ چنانچہ اگر صبح کی نماز سے پہلے یا نماز کے دوران عورت کو استحاضہ آجائے تو صبح کی نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔ اگر جان بوجھ کر یا بھول کر نماز کے لئے غسل نہ کرے تو ظہر اور عصر کی نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے اور اگر نماز ظہر اور عصر کے لئے غسل نہ کرے تو نماز مغرب وعشاء سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے، خواہ خون آرہا ہو یا بند ہو چکا ہو۔

مسئلہ(۳۶۲): استحاضہ کثیرہ میں احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ عورت ہر نماز کے لئے روئی اور کپڑے کا ٹکڑا تبدیل کرے یا اسے دھوئے اور ایک غسل فجر کی نماز کے لئے اور ایک غسل ظہر وعصر کی نماز اور ایک غسل مغرب وعشاء کی نماز کے لئے کرنا ضروری ہے اور ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازوں کے درمیان فاصلہ نہ رکھے اور اگر فاصلہ رکھے تو عصر اور عشاء کی نمازوں کے لئے دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے۔ یہ مذکورہ احکام اس صورت میں ہیں اگر خون بار بار روئی سے پٹی پر پہنچ جائے۔ اگر روئی سے پٹی تک پہنچنے میں اتنا فاصلہ ہو جائے کہ عورت اس فاصلے کے اندر ایک نماز یا ایک سے زیادہ نمازیں پڑھ سکتی ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ جب خون روئی سے پٹی تک پہنچ جائے تو روئی اور پٹی کو تبدیل کرلے یا دھولے اور غسل کرلے۔ اس بنا پر اگر عورت غسل کرے اور مثلاً ظہر کی نماز پڑھے لیکن عصر کی نماز سے پہلے یا نماز کے دوران دوبارہ خون روئی سے پٹی پر پہنچ جائے تو عصر کی نماز کے لئے بھی غسل کرنا ضروری ہے۔ لیکن اگر فاصلہ اتنا ہو کہ عورت اس دوران دو یا دو سے زیادہ نمازیں پڑھ سکتی ہو، مثلاً مغرب اور عشاء کی نماز خون کے دوبارہ پٹی پر پہنچنے سے پہلے پڑھ سکتی ہو تو ظاہر یہ ہے کہ

ان نمازوں کے لئے دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں ہے اور بہرحال استحاضۂ کثیرہ میں غسل کرنا وضو کے لئے بھی کافی ہے۔

مسئلہ (۳۶۳): اگر خون استحاضہ نماز کے وقت سے پہلے بھی آئے اور عورت نے اس خون کے لئے غسل اور وضو نہ کیا ہو تو نماز کے وقت وضو یا غسل کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ وہ اس وقت مستحاضہ نہ ہو۔

مسئلہ (۳۶۴): مستحاضہ متوسطہ جس کے لئے وضو کرنا اور احتیاط لازم کی بنا پر غسل کرنا ضروری ہے۔ اسے چاہئے کہ پہلے غسل کرے اور بعد میں وضو کرے لیکن مستحاضہ کثیرہ میں اگر وضو کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ وضو غسل سے پہلے کرے۔

مسئلہ (۳۶۵): اگر عورت کا استحاضۂ قلیلہ صبح کی نماز کے بعد متوسطہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز کے لئے غسل کرے اور اگر ظہر اور عصر کی نماز کے بعد متوسطہ ہو تو مغرب اور عشاء کی نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ (۳۶۶): اگر عورت کا استحاضۂ قلیلہ یا متوسطہ صبح کی نماز کے بعد کثیرہ ہو جائے اور وہ عورت اسی حالت پر باقی رہے تو مسئلہ ۳۶۲ میں جو احکام گزر چکے ہیں نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء پڑھنے کے لئے ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ (۳۶۷): مستحاضہ کثیرہ کی جس صورت میں نماز اور غسل کے درمیان ضروری ہے کہ فاصلہ نہ ہو جیسا کہ مسئلہ ۳۶۲ میں گزر چکا ہے۔ اگر نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے غسل کرنے کی وجہ سے نماز اور غسل میں فاصلہ ہو جائے تو اس غسل میں نماز صحیح نہیں ہے اور یہ مستحاضہ نماز کے لئے دوبارہ غسل کرے اور یہی حکم مستحاضہ متوسطہ کے لئے بھی ہے۔

مسئلہ (۳۶۸): ضروری ہے کہ مستحاضۂ قلیلہ و متوسطہ روزانہ کی نمازوں کے علاوہ جن کے بارے میں حکم اوپر بیان ہو چکا ہے ہر نماز کے لئے خواہ واجب ہو یا مستحب، وضو کرے لیکن اگر وہ چاہے کہ روزانہ کی وہ نمازیں جو وہ پڑھ چکی ہو احتیاطاً دوبارہ پڑھے یا جو نماز اس نے تنہا پڑھی ہے دوبارہ با جماعت پڑھے تو ضروری ہے کہ وہ تمام افعال بجالائے جن کا ذکر استحاضہ کے سلسلے میں کیا گیا ہے۔ البتہ اگر وہ نماز احتیاط، بھولے ہوئے سجدے اور بھولے ہوئے تشہد کی بجا آوری نماز کے فوراً بعد کرے اور اس طرح سجدۂ سہو کسی بھی صورت میں کرے تو اس کے لئے استحاضہ کے افعال انجام دینا ضروری نہیں ہیں۔

مسئلہ (۳۶۹): اگر کسی مستحاضہ عورت کا خون رک جائے تو اس کے بعد جب پہلی نماز پڑھے صرف اس کے لئے استحاضہ کے افعال انجام دینا ضروری ہے۔ لیکن بعد کی نمازوں کے لئے ایسا کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ (۳۷۰): اگر کسی عورت کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا استحاضہ کون سا ہے تو جب نماز پڑھنا چاہے بر بنائے احتیاط ضروری ہے کہ پہلے تحقیق کرے۔ مثلاً تھوڑی سی روئی شرم گاہ میں رکھے اور کچھ دیر انتظار کرے اور پھر روئی نکال لے اور جب اسے پتا چل جائے کہ اسکا استحاضہ تین اقسام میں سے کون سی قسم کا ہے تو اس قسم کے استحاضہ کے لئے جن افعال کا حکم دیا گیا ہے انہیں انجام دے۔ لیکن اگر وہ جانتی ہو کہ جس وقت وہ نماز پڑھنا چاہتی ہے اس کا استحاضہ تبدیل نہیں ہوگا تو نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے بھی وہ اپنے بارے میں تحقیق کر سکتی ہے۔

مسئلہ(۳۷۱): اگر مستحاضہ اپنے بارے میں تحقیق کرنے سے پہلے نماز میں مشغول ہو جائے تو اگر وہ قربت کا قصد رکھتی ہو اور اس نے اپنے وظیفے کے مطابق عمل کیا ہو، مثلاً اس کا استحاضہ قلیلہ ہو اور اس نے استحاضہ قلیلہ کے مطابق عمل کیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن وہ اگر قربت کا قصد نہ رکھتی ہو یا اس کا عمل اس کے وظیفے کے مطابق نہ ہو، مثلاً اس کا استحاضہ متوسطہ ہو اور اس نے عمل استحاضہ قلیلہ کے مطابق کیا ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ(۳۷۲): اگر مستحاضہ اپنے بارے میں تحقیق نہ کرے تو ضروری ہے کہ جو اس کا یقینی فریضہ ہو اس کے مطابق عمل کرے، مثلاً اگر وہ یہ نہ جانتی ہو کہ اس کا استحاضہ قلیلہ ہے یا متوسطہ تو ضروری ہے کہ استحاضہ قلیلہ کے افعال انجام دے اور اگر وہ یہ نہ جانتی ہو کہ اس کا استحاضہ متوسطہ ہے یا کثیرہ تو تو ضروری ہے کہ استحاضہ متوسطہ کے افعال انجام دے لیکن اگر وہ جانتی ہو کہ اس سے پیشتر اسے ان تین اقسام میں سے کون سی قسم کا استحاضہ تھا تو ضروری ہے کہ اسی قسم کے استحاضے کے مطابق اپنا فریضہ انجام دے۔

مسئلہ(۳۷۲): اگر استحاضہ کا خون اپنے ابتدائی مراحل پر جسم کے اندر ہی ہو اور باہر نہ نکلے تو عورت نے جو وضو یا غسل کیا ہو اسے باطل نہیں کرتا لیکن اگر باہر آجائے خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو وضو اور غسل کو باطل کر دیتا ہے۔

مسئلہ(۳۷۳): مستحاضہ اگر نماز کے بعد اپنے بارے میں تحقیق کرے اور خون نہ دیکھے تو اگر چہ اسے علم ہو کہ دوبارہ خون آئے گا جو وضو وہ کئے ہوئے ہے اسی سے نماز پڑھ سکتی ہے۔

مسئلہ(۳۷۴): مستحاضہ عورت اگر یہ جانتی ہو کہ جس وقت وہ وضو یا غسل میں مشغول ہوئی ہے خون اس کے بدن سے باہر نہیں آیا اور نہ ہی شرمگاہ کے اندر ہے تو جب تک اسے پاک رہنے کا یقین ہو نماز پڑھنے میں تاخیر کر سکتی ہے۔

مسئلہ(۳۷۵): اگر مستحاضہ کو یقین ہو کہ نماز کا وقت گزرنے سے پہلے پوری طرح پاک ہو جائے گی یا اندازاً جتنا وقت نماز پڑھنے میں لگتا ہے اس میں خون آنا بند ہو جائے گا تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ انتظار کرے اور اس وقت نماز پڑھے جب پاک ہو۔

مسئلہ(۳۷۶): اگر وضو اور غسل کے بعد خون آنا بظاہر بند ہو جائے اور مستحاضہ کو معلوم ہو کہ اگر نماز پڑھنے میں تاخیر کرے تو اتنی دیر کے لئے مکمل پاک ہو جائے گی جس میں وضو، غسل اور نماز بجا لا سکے تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز کو مؤخر کر دے اور جب بالکل پاک ہو جائے تو دوبارہ وضو اور غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر خون کے بظاہر بند ہونے کے وقت نماز کا وقت تنگ ہو تو وضو اور غسل دوبارہ کرنا ضروری نہیں بلکہ جو وضو اور غسل اس نے کئے ہوئے ہیں انہی کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے۔

مسئلہ(۳۷۷): مستحاضہ کثیرہ جب خون سے بالکل پاک ہو جائے اگر اسے معلوم ہو کہ جس وقت سے اس نے گزشتہ

نماز کے لئے غسل کیا تھا پھر اب تک خون نہیں آیا تو دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں ہے بصورت دیگر غسل کرنا ضروری ہے۔ اگر چہ اس حکم کا بطور کلی احتیاط کی بنا پر ہے اور مستحاضۂ متوسطہ میں ضروری نہیں ہے کہ خون سے بالکل پاک ہونے پر غسل کرے۔

مسئلہ(۳۷۸): ضروری ہے کہ مستحاضۂ قلیلہ وضو کے بعد، مستحاضۂ متوسطہ غسل اور وضو کے بعد اور مستحاضۂ کثیرہ غسل کے بعد (ان دونوں صورتوں کے علاوہ جو مسئلہ ۳۶۲ اور ۳۷۳ میں آئی ہیں) فوراً نماز میں مشغول ہوجائے۔ البتہ پہلے اذان اور اقامت کہنے میں کوئی حرج نہیں اور وہ نماز کے مستحب کام، مثلاً قنوت وغیرہ بھی پڑھ سکتی ہے۔

مسئلہ(۳۷۹): اگر مستحاضہ جس کا فریضہ یہ ہو کہ وضو یا غسل اور نماز کے درمیان فاصلہ نہ رکھے اگر اس نے اپنے وظیفے کے مطابق عمل نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ وضو یا غسل کرنے کے بعد فوراً نماز میں شامل ہوجائے۔

مسئلہ(۳۸۰): اگر عورت کا خون استحاضہ جاری ہے اور بند ہونے میں نہ آئے اور خون کا روکنا اس کے لئے مضر نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ غسل سے پہلے خون کو باہر آنے سے روکے اور اگر ایسا کرنے میں کوتاہی برتے اور خون نکل آئے تو جو نماز پڑھ لی ہوا سے دوبارہ پڑھے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ غسل کرے۔

مسئلہ(۳۸۱): اگر غسل کرتے وقت خون نہ رکے تو غسل صحیح ہے لیکن اگر غسل کے دوران استحاضۂ متوسطہ استحاضۂ کثیرہ ہوجائے تو ازسرنو غسل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۳۸۲): احتیاط مستحب یہ ہے کہ مستحاضہ روزے سے ہو تو سارا دن جہاں تک ممکن ہو خون نکلنے سے روکے۔

مسئلہ(۳۸۳): مشہور قول کی بنا پر مستحاضۂ کثیرہ کا روزہ اس صورت میں صحیح ہوگا کہ جس رات کے بعد کے دن وہ روزہ رکھنا چاہتی ہو اس رات کی مغرب اور عشاء کی نماز کا غسل کرے۔ علاوہ ازیں دن کے وقت وہ غسل انجام دے جو دن کی نمازوں کے لئے واجب ہیں لیکن کچھ بعید نہیں کہ اس کے روزے صحیح ہونے کے لئے غسل کی شرط نہ ہو جیسا کہ بنا براقویٰ مستحاضۂ متوسطہ میں یہ غسل شرط نہیں ہے۔

مسئلہ(۳۸۴): اگر عورت عصر کی نماز کے بعد مستحاضہ ہوجائے اور غروب آفتاب تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ بلا اشکال صحیح ہے۔

مسئلہ(۳۸۵): اگر کسی عورت کا استحاضۂ قلیلہ نماز سے پہلے متوسطہ یا کثیرہ ہوجائے تو ضروری ہے کہ متوسطہ یا کثیرہ کے افعال جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے انجام دے اور اگر استحاضۂ متوسطہ، کثیرہ ہوجائے تو چاہیئے کہ استحاضۂ کثیرہ کے افعال انجام دے۔ چنانچہ اگر وہ استحاضۂ متوسطہ کے لئے غسل کر چکی ہو تو اس کا یہ غسل بے فائدہ ہوگا اور اسے استحاضۂ کثیرہ کے لئے دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۳۸۶): اگر نماز کے دوران کسی عورت کا استحاضۂ متوسطہ، کثیرہ میں بدل جائے تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ دے

اور استحاضہ کثیرہ کے لئے غسل کرے اور اس کے دوسرے افعال انجام دے اور پھر اسی نماز کو پڑھے اور احتیاط مستحب کی بنا پر غسل سے پہلے وضو کرے اور اگر اس کے پاس غسل کے لئے وقت نہ ہو تو غسل کے بدلے تیمّم کرنا ضروری ہے اور اگر تیمّم کے لئے بھی وقت نہ ہو تو احتیاط مستحب کی بنا پر نماز نہ توڑے اور اسی حالت میں ختم کرے لیکن ضروری ہے کہ وقت گزرنے کے بعد اس نماز کی قضا کرے۔ اسی طرح اگر نماز کے دوران اس کا استحاضہ قلیلہ، استحاضہ متوسطہ یا کثیرہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ دے اور استحاضہ متوسطہ یا کثیرہ کے افعال انجام دے۔

مسئلہ(۳۸۷): اگر نماز کے دوران خون بند ہو جائے اور مستحاضہ کو معلوم نہ ہو کہ باطن میں خون بند ہوا ہے یا نہیں یا نہ جانتی ہو کہ آیا اتنی دیر پاک رہ سکے گی جس میں طہارت کر کے مکمل نماز یا اس کا کچھ حصہ ادا کر سکے تو احتیاط واجب کی بنا ضروری ہے کہ اپنے وظیفے کے مطابق وضو یا غسل کرے اور نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ(۳۸۸): اگر کسی عورت کا استحاضہ کثیرہ متوسطہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ پہلی نماز کے لئے کثیرہ کا عمل اور بعد کی نمازوں کے لئے متوسطہ کا عمل بجالائے۔ مثلاً اگر ظہر کی نماز سے پہلے استحاضہ کثیرہ، متوسطہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ ظہر کی نماز کے لئے غسل کرے اور نماز عصر و مغرب وعشاء کے لئے صرف وضو کرے لیکن اگر نماز ظہر کے لئے غسل نہ کرے اور اس کے پاس صرف نماز عصر کے لئے وقت باقی ہو تو ضروری ہے کہ نماز عصر کے لئے غسل کرے اور اگر نماز عصر کے لئے بھی غسل نہ کرے تو ضروری ہے کہ نماز مغرب کے لئے غسل کرے اور اگر اس کے لئے بھی غسل نہ کرے اور اس کے پاس صرف نماز عشاء کے لئے وقت ہو تو نماز عشاء کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۳۸۹): اگر ہر نماز سے پہلے مستحاضہ کثیرہ کا خون بند ہو جائے اور دوبارہ آجائے تو ہر نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۳۹۰): اگر استحاضہ کثیرہ، قلیلہ ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ عورت پہلی نماز کے لئے کثیرہ والے اور بعد کی نمازوں کے لئے قلیلہ والے افعال بجالائے اور اگر استحاضہ متوسطہ، قلیلہ ہو جائے تو پہلی نماز کے لئے متوسطہ والے اور بعد کی نمازوں کے لئے قلیلہ والے افعال بجالانا ضروری ہیں۔

مسئلہ(۳۹۱): مستحاضہ کے لئے جو افعال واجب ہیں اگر وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی ترک کردے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ(۳۹۲): مستحاضہ قلیلہ یا متوسطہ اگر نماز کے علاوہ وہ کام انجام دینا چاہتی ہو جس کے لئے وضو کا ہونا شرط ہے، مثلاً اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید سے مس کرنا چاہتی ہو تو نماز ادا کرنے کے بعد وضو کرنا ضروری ہے اور وہ وضو جو نماز کے لئے کیا تھا وہ کافی نہیں ہے۔

مسئلہ(۳۹۳): جس مستحاضہ نے اپنے واجب غسل کر لئے ہوں اس کا مسجد میں جانا اور وہاں ٹھہرنا اور وہ آیات پڑھنا جن کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور اس کے شوہر کا اس کے ساتھ مجامعت کرنا حلال ہے۔ خواہ اس نے وہ افعال جو وہ نماز کے لئے انجام دیتی تھی (مثلاً روئی اور کپڑے کے ٹکڑے کا تبدیل کرنا) انجام نہ دیئے ہوں بلکہ یہ افعال بغیر غسل بھی جائز ہیں سوائے مجامعت کے جو احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں

مسئلہ(۳۹۴): جو عورت استحاضۂ کثیرہ یا متوسطہ میں ہو اگر وہ چاہے کہ نماز کے وقت سے پہلے اس آیت کو پڑھے جس کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے یا مسجد میں جائے تو احتیاط مستحب کی بنا پر ضروری ہے کہ غسل کرے اور اگر اس کا شوہر اس سے مجامعت کرنا چاہے تب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ(۳۹۵): مستحاضہ پر نماز آیات پڑھنا واجب ہے اور نماز آیات ادا کرنے کے لئے یومیہ نمازوں کے لئے بیان کئے گئے تمام اعمال انجام دینا ضروری ہیں۔

مسئلہ(۳۹۶): جب بھی یومیہ نماز کے وقت میں نماز آیات مستحاضہ پر واجب ہو جائے اور وہ چاہے کہ ان دونوں نمازوں کو یکے بعد دیگرے ادا کرے تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر وہ ان دونوں کو ایک وضو اور ایک غسل سے نہیں پڑھ سکتی۔

مسئلہ(۳۹۷): اگر مستحاضہ قضا نماز پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ نماز کے لئے وہ فعل انجام دے جو ادا نماز کے لئے اس پر واجب ہیں اور احتیاط کی بنا پر قضا نماز کے لئے ان افعال پر اکتفا نہیں کر سکتی جو کہ اس نے ادا نماز کے لئے انجام دیئے ہوں۔

مسئلہ(۳۹۸): اگر کوئی عورت جانتی ہو کہ جو خون اسے آ رہا ہے وہ زخم کا خون نہیں ہے لیکن اس خون کے استحاضہ، حیض یا نفاس ہونے کے بارے میں شک کرے اور شرعاً وہ خون حیض و نفاس کا حکم بھی نہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ استحاضہ والے احکام کے مطابق عمل کرے بلکہ اگر اسے شک ہو کہ یہ خون استحاضہ ہے یا کوئی دوسرا اور وہ دوسرے خون کی علامات بھی نہ رکھتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر استحاضہ کے افعال انجام دینا ضروری ہیں۔

۳۔غسل حیض:

حیض اس خون کو کہتے ہیں جو بعد بلوغ عورت کے رحم سے باہر آتا ہے۔ یہ خون اکثر سیاہ اور گرم گرم آتا ہے اور تین دن سے کم اور دس روز سے زیادہ نہیں آتا ہے۔ اگر عورت صاحب عادت اس خون کو دیکھے اور خون حیض کی صفات نہ رکھتا ہو تو وہ عورت روزہ نماز ترک کرے گی، لیکن اگر خون تین دن سے قبل بند ہو جائے تو وہ خون حیض نہ شمار کیا جائے گا۔ اور جو نماز یا روزے اس نے بخیال حیض ترک کئے ہوں گے وہ ان کو ادا کرے گی۔ اگر عورت صاحب عادات عددیہ و وقتیہ (یعنی ایام

حیض معین ہیں) ہے مثلاً اس کی عادت ہے کہ پہلی تاریخ سے چھٹی تاریخ تک برابر ہمیشہ خون آیا کرتا ہے اور اتفاق سے کبھی قبل عادت کے موقوف ہو گیا ہو تو اس عورت کو چاہئے کہ استبرا کرے یعنی روئی کو فرج میں رکھے اور تھوڑی دیر صبر کر کے نکال کے دیکھے اگر روئی میں خون بھرا ہے تو ابھی حیض باقی ہے اور اگر روئی صاف ہے تو اس پر واجب ہے کہ فوراً غسل کر کے نماز پڑھے اور اپنی عادت کا انتظار نہ کرے کہ اس کا پکا نہان دسویں دن ہوتا ہے اور وہ یہ خیال کرے کہ دسویں روز غسل کرنا چاہئے ، اگر ایسا کرے گی تو گنہگار ہو گی اور نمازیں اس کے ذمہ قضا رہیں گی خلاصہ یہ ہے کہ جب بھی خون آنا موقوف ہو تو فوراً غسل کرے اور نماز پڑھے یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ سوائے غسل جنابت کے اور غسلوں میں بغیر وضو کے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ مرد و عورت نیت میں غسل جنابت کے برابر ہیں۔ اگر عورت کو غسل جنابت، حیض، وغیرہ یکبارگی واقع ہوں تو نیت جنابت کافی ہے سب غسلوں کا نام لینا ضروری نہیں ہے۔ لیکن قصد کر لے کہ حدث حیض بھی رفع ہو گا جس ترتیب سے غسل جنابت ہے اسی ترتیب سے غسل حیض کرے اور وضو غسل حیض میں نماز کے لئے واجب ہے۔ احتیاط یہ ہے کہ غسل سے پہلے وضو کرے۔ قرآن شریف کے یہ چار سورے **الم**، **والنجم**، **حم** اور **اقراء** کے علاوہ جنب اور حائض پورا قرآن پڑھ سکتی ہے بشرطیکہ یا تو قرآن یاد ہو یا دور سے بغیر قران کو مس کئے پڑھے۔

مسئلہ(۳۹۹): حیض کا خون عموماً گاڑھا اور گرم ہوتا ہے اور اس کا رنگ سیاہ یا سرخ ہوتا ہے۔ وہ تیزی سے اور تھوڑی سی جلن کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔

مسئلہ(۴۰۰): وہ خون جو عورتوں کو ساٹھ برس پورے کرنے کے بعد آتا ہے حیض کا حکم نہیں رکھتا۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ عورتیں جو غیر قریشی ہیں وہ پچاس سے ساٹھ سال عمر کے دوران خون اس طرح دیکھیں کہ اگر وہ پچاس سال پہلے خون دیکھتیں تو وہ خون یقیناً حیض کا حکم رکھتا تو وہ مستحاضہ والے افعال بجالائیں اور ان کاموں کو ترک کریں جنہیں حائض ترک کرتی ہے۔

مسئلہ(۴۰۱): اگر کسی لڑکی کو نو سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے خون آئے تو وہ حیض نہیں ہے۔

مسئلہ(۴۰۲): حاملہ اور بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو بھی حیض آنا ممکن ہے اور حاملہ اور غیر حاملہ کا حکم ایک ہی ہے۔ ہاں اگر حاملہ عورت اپنی عادت کے ایام شروع ہونے کے بیس روز بعد حیض کی علامتوں کے ساتھ خون دیکھے تو اس کے لئے احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ ان کاموں کو ترک کر دے جنہیں حائض ترک کرتی ہے اور مستحاضہ کے افعال بھی بجالائے۔

مسئلہ(۴۰۳): اگر کسی ایسی لڑکی کو خون آئے جسے اپنی عمر کے نو سال پورے ہونے کا علم نہ ہو اور اس خون میں حیض کی علامات نہ ہوں تو وہ حیض نہیں ہے اور اگر اس خون میں حیض کی علامات ہوں تو اس پر حیض کا حکم لگانا محل اشکال ہے۔ مگر یہ اطمینان ہو جائے کہ یہ حیض ہے اور اس کی عمر پورے نو سال ہو گئی ہے۔

مسئلہ(۴۰۴): جس عورت کو شک ہو کہ اس کی عمر ساٹھ سال ہوگئی ہے یا نہیں، اگر وہ خون دیکھے اور یہ نہ جانتی ہو کہ یہ حیض ہے یا نہیں تو اسے سمجھنا چاہئے کہ اس کی عمر ساٹھ سال نہیں ہوئی ہے۔

مسئلہ(۴۰۵): حیض کی مدت تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوتی اور اگر خون آنے کی مدت تین دن سے ذرا بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں ہوگا۔

مسئلہ(۴۰۶): حیض کے لئے ضروری ہے کہ پہلے تین دن لگا تار آئے۔ لہٰذا اگر مثال کے طور پر کسی عورت کو دو دن خون آئے پھر ایک دن نہ آئے اور پھر ایک دن آجائے تو وہ حیض نہ ہوگا۔

مسئلہ(۴۰۷): حیض کی ابتدا میں خون کا باہر آنا ضروری ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ پورے تین دن خون نکلتا رہے بلکہ اگر شرمگاہ میں خون موجود ہو تو کافی ہے اور اگر تین دن میں تھوڑے سے وقت کے لئے کوئی عورت پاک ہو بھی جائے جیسا کہ تمام یا بعض عورتوں کے درمیان متعارف ہے تب بھی وہ حیض ہے۔

مسئلہ(۴۰۸): ایک عورت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اس کا خون پہلی رات اور چوتھی رات کو باہر نکلے لیکن ضروری ہے کہ دوسری اور تیسری رات کو منقطع نہ ہو پس اگر پہلے دن صبح سویرے سے تیسرے دن غروب آفتاب تک متواتر خون آتا رہے اور کسی وقت بند نہ ہو تو وہ حیض ہے اور اگر پہلے دن دوپہر سے خون آنا شروع ہو اور چوتھے دن اسی وقت بند ہو تو اس کی صورت بھی یہی ہے (یعنی وہ بھی حیض ہے)۔

مسئلہ(۴۰۹): اگر کسی عورت کو تین دن متواتر خون آتا رہے پھر وہ پاک ہو جائے۔ چنانچہ اگر وہ دوبارہ خون دیکھے تو جن دنوں میں وہ خون دیکھے اور جن دنوں میں وہ پاک ہوان تمام دنوں کو ملا کر اگر دس دن سے زیادہ نہ ہوں تو جن دنوں میں وہ خون دیکھے وہ حیض کے دن ہیں لیکن احتیاط لازم کی بنا پر پاکی کے دنوں میں وہ ان تمام امور کو جو پاک عورت پر واجب ہیں انجام دے اور جو امور حائضہ پر حرام ہیں انہیں ترک کردے۔

مسئلہ(۴۱۰): اگر کسی عورت کو تین دن سے زیادہ اور دس دن سے کم خون آئے اور اسے یہ علم نہ ہو کہ یہ خون پھوڑے یا زخم کا ہے یا حیض کا تو اسے چاہئے کہ اس خون کو حیض کا نہ سمجھے۔

مسئلہ(۴۱۱): اگر کسی عورت کو ایسا خون آئے جس کے بارے میں اسے علم نہ ہوا ہو کہ زخم کا خون ہے یا حیض کا تو ضروری ہے کہ اپنی عبادات بجالاتی رہے۔ لیکن اگر اس کی سابقہ حالت حیض کی رہی ہو تو اس صورت میں اسے حیض قرار دے۔

مسئلہ(۴۱۲): اگر کسی عورت کو خون آئے اور اسے شک ہو کہ یہ خون حیض ہے یا استحاضہ تو ضروری ہے کہ حیض کی علامات موجود ہونے کی صورت میں اسے حیض قرار دے۔

مسئلہ(۴۱۳): اگر کسی عورت کو خون آئے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ حیض ہے یا بکارت کا خون ہے تو ضروری ہے کہ

اپنے بارے میں تحقیق کرے یعنی کچھ روئی شرمگاہ میں رکھے اور تھوڑی دیر انتظار کرے۔ پھر روئی باہر نکالے۔ پس اگر خون روئی کے اطراف میں لگا ہو تو خون بکارت ہے اور اگر ساری کی ساری روئی خون میں تر ہو جائے تو حیض ہے۔

مسئلہ (۴۱۴): اگر کسی عورت کو تین دن سے کم مدت تک خون آئے اور پھر بند ہو جائے اور پھر تین دن تک خون آئے تو دوسرا خون حیض ہے اور پہلا خون خواہ وہ اس کی عادت کے دنوں میں آیا ہو حیض نہیں ہے۔

حائض کے احکام

مسئلہ (۴۱۵): چند چیزیں حائض پر حرام ہیں:

(۱) نماز اور اس جیسی دیگر عبادتیں جنہیں وضو، غسل یا تیمّم کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر اس نیت سے انجام دے کہ صحیح عمل انجام دے رہی ہوں جائز نہیں ہے۔ لیکن ان عبادتوں کے ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جن کے لئے وضو، غسل یا تیمّم کرنا ضروری نہیں جیسے نماز میت۔

(۲) وہ تمام چیزیں جو مجنب پر حرام ہیں اور جن کا ذکر جنابت کے احکام میں آچکا ہے۔

(۳) عورت کی فرج میں جماع کرنا جو مرد اور عورت دونوں کے لئے حرام ہے خواہ دخول سرف سپاری حد تک ہی ہو اور منی بھی خارج نہ ہو اور احتیاط واجب یہ ہے کہ سپاری سے کم مقدار میں بھی دخول نہ کیا جائے۔ البتہ یہ حکم عورت سے دبر میں مجامعت کے لئے نہیں لیکن دبر میں مجامعت، عورت کے راضی نہ ہونے کی صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے چاہے وہ حائض ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ (۴۱۶): ان دنوں میں بھی جماع کرنا حرام ہے جن میں عورت کا حیض یقینی نہ ہو لیکن شرعاً اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو حائض قرار دے۔ پس جس عورت کو دس دن سے زیادہ خون آیا ہو اور اس کے لئے ضروری ہو کہ اس حکم کے مطابق جس کا ذکر بعد میں کیا جائے گا اپنے آپ کو اتنے دن کے لئے حائض قرار دے جتنے دن اس کے کنبے کی عورتوں کی عادت ہو تو اس کا شوہر ان دنوں میں اس سے مجامعت نہیں کر سکتا۔

مسئلہ (۴۱۷): اگر مرد اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں مجامعت کرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ استغفار کرے اور کفارہ دینا واجب نہیں ہے۔ اگرچہ بہتر ہے کہ کفارہ بھی دے۔

مسئلہ (۴۱۸): حائض سے مجامعت کے علاوہ دوسری لطف اندوزیوں مثلاً بوس و کنار کی ممانعت نہیں ہے۔

مسئلہ (۴۱۹): جیسا کہ طلاق کے احکام میں بتایا جائے گا کہ عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دینا باطل ہے۔

مسئلہ (۴۲۰): اگر عورت کہے کہ میں حائض ہوں یا یہ کہے کہ میں حیض سے پاک ہوں اور وہ غلط بیانی نہ کرتی ہو تو اس

کی بات قبول کی جائے لیکن اگر غلط بیاں ہو تو اس کی بات قبول کرنے میں اشکال ہے۔

مسئلہ (۴۲۱): اگر کوئی عورت نماز کے دوران حائض ہو جائے تو بنا بر احتیاط واجب اس کی نماز باطل ہے چاہے یہ حیض آخری سجدے کے بعد اور سلام کے آخری حرف سے پہلے ہی آیا ہو۔

مسئلہ (۴۲۲): اگر عورت نماز کے دوران شک کرے کہ حائض ہوئی ہے یا نہیں تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر نماز کے بعد اسے پتا چلے کہ نماز کے دوران حائض ہوگئی تھی تو جیسا کہ پچھلے مسئلے میں بتایا گیا جو نماز اس نے پڑھی ہے وہ باطل ہے۔

مسئلہ (۴۲۳): عورت کے حیض سے پاک ہو جانے کے بعد اس پر واجب ہے کہ نماز اور دوسری عبادات کے لئے جو وضو، غسل یا تیمّم کر کے بجالانا چاہئیں غسل کرے اور اس کا طریقہ غسل جنابت کی طرح ہے۔ یہ غسل وضو کی جگہ کافی ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ غسل سے پہلے وضو بھی کرے۔

مسئلہ (۴۲۴): عورت کے حیض سے پاک ہو جانے کے بعد اگر چہ اس نے غسل نہ کیا ہو اسے طلاق دینا صحیح ہے اور اس کا شوہر اس سے جماع بھی کر سکتا ہے لیکن احتیاط لازم یہ ہے کہ جماع شرم گاہ دھونے کے بعد کیا جائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کے غسل کرنے سے پہلے مرد اس سے جماع نہ کرے۔ البتہ اس کے علاوہ دوسرے کام جو طہارت کی شرط کی وجہ سے اس پر حرام تھے جیسے قرآن کے حروف کو مس کرنا، جب تک غسل نہ کرلے اس پر حلال نہیں ہوتے بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر وہ کام بھی حلال نہیں ہوتے جن کے بارے میں یہ ثابت نہیں ہو سکا ہے کہ یہ طہارت کی شرط کی وجہ سے حرام تھے، جیسے مسجد میں ٹھہرنا۔

مسئلہ (۴۲۵): اگر پانی وضو اور غسل کے لئے کافی نہ ہو اور تقریباً اتنا ہو کہ اس سے غسل کر سکے تو ضروری ہے کہ غسل کرے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کے بدلے تیمّم کرے اور اگر پانی صرف وضو کے لئے کافی ہو اور اتنا نہ ہو کہ اس سے غسل کیا جا سکے تو بہتر یہ ہے کہ وضو کرے اور غسل کے بدلے تیمّم کرنا ضروری ہے اور اگر دونوں میں سے کسی کے لئے بھی پانی نہ ہو تو غسل کے بدلے تیمّم کرنا ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کے بدلے بھی تیمّم کرے۔

مسئلہ (۴۲۶): جو نمازیں عورت نے حیض کی حالت میں نہ پڑھی ہوں ان کی قضا نہیں لیکن رمضان کے وہ روزے جو حیض کی حالت میں نہ رکھے ہوں ضروری ہے کہ ان کی قضا کرے اور اسی طرح احتیاط لازم کی بنا پر جو روزے منت کی وجہ سے معین دنوں میں واجب ہوئے ہوں اور اس نے حیض کی حالت میں وہ روزے نہ رکھے ہوں تو ضروری ہے کہ ان کی قضا کرے۔

مسئلہ (۴۲۷): جب نماز کا وقت آجائے اور عورت کو معلوم ہو کہ اگر وہ نماز پڑھنے میں دیر کرے گی تو حائض ہو جائے گی تو ضروری ہے کہ فوراً نماز پڑھے اور اگر اسے فقط احتمال ہو کہ نماز میں تاخیر کرنے سے وہ حائض ہو جائے گی تب بھی احتیاط

لازم کی بنا پر یہی حکم ہے۔

مسئلہ(۴۲۸): اگر عورت نماز پڑھنے میں تاخیر کرے اور اول وقت میں اتنا وقت گزر جائے جس میں ایک نماز تمام مقدمات جیسے کہ پاک لباس کا انتظام اور وضو، کے ساتھ انجام دی جاسکے اور پھر اسے حیض آجائے تو اس نماز کی قضا اس عورت پر واجب ہے بلکہ اگر وقت آنے کے بعد اتنا وقت گزرا ہو کہ ایک نماز وضو یا غسل بلکہ تیمّم کر کے پڑھ سکتی تھی اور نہ پڑھی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے، چاہے وہ وقت اتنا کم تھا جس میں دوسری شرائط حاصل نہیں کی جاسکتی تھیں۔ لیکن جلد پڑھنے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور دوسری باتوں کے بارے میں ضروری ہے کہ اپنی کیفیت کے مطابق نماز پڑھے۔ مثلاً اگر ایک عورت جو سفر میں نہیں ہے اول وقت میں نماز ظہر نہ پڑھے تو اس کی قضا اس صورت میں واجب ہوگی جبکہ حدث سے طہارت حاصل کرنے کے بعد چار رکعت نماز پڑھنے کے برابر وقت اول ظہر سے گزر جائے اور وہ حائض ہو جائے اور اس عورت کے لئے جو سفر میں ہو طہارت حاصل کرنے کے بعد دو رکعت پڑھنے کے برابر وقت گزر جانا بھی کافی ہے۔

مسئلہ(۴۲۹): اگر ایک عورت نماز کے آخر وقت میں خون سے پاک ہو جائے اور اس کے پاس اندازاً اتنا وقت ہو کہ غسل کر کے ایک یا ایک سے زائد رکعت نماز پڑھ سکے تو ضروری ہے کہ نماز پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو ضروری ہے کہ اس کی قضا بجالائے۔

مسئلہ(۴۳۰): اگر ایک حائض کے پاس (حیض سے پاک ہونے کے بعد) غسل کے لئے وقت نہ ہو لیکن تیمّم کر کے نماز پڑھ سکتی ہو تو احتیاط واجب ہے کہ وہ نماز تیمّم کے ساتھ پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو قضا کرے، لیکن اگر وقت کی تنگی سے قطع نظر کسی اور وجہ سے اس کا فریضہ ہی تیمّم کرنا ہو۔ مثلاً اگر پانی اس کے لئے مضر ہو تو ضروری ہے کہ تیمّم کر کے وہ نماز پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے۔

مسئلہ(۴۳۱): اگر کسی عورت کو حیض سے پاک ہو جانے کے بعد شک ہو کہ نماز کے لئے وقت باقی ہے یا نہیں تو ضروری ہے کہ نماز پڑھ لے۔

مسئلہ(۴۳۲): اگر کوئی عورت اس خیال سے نماز نہ پڑھے کہ حدث سے پاک ہونے کے بعد ایک رکعت نماز پڑھنے کے لئے بھی اس کے پاس وقت نہیں ہے لیکن بعد میں اسے پتا چلے کہ وقت تھا تو اس نماز کی قضا بجالانا ضروری ہے۔

مسئلہ(۴۳۳): حائض کے لئے مستحب ہے کہ نماز کے لئے اپنے آپ کو خون سے پاک کرے اور روئی اور کپڑے کا ٹکڑا بدلے اور وضو کرے اور اگر وضو نہ کر سکے تو تیمّم کرے اور نماز کی جگہ پر رو بقبلہ بیٹھ کر ذکر، دعا اور صلوات میں مشغول ہو جائے۔

مسئلہ(۴۳۴): ایک حائض کے لئے قرآن مجید کا پڑھنا اور اسے اپنے ساتھ رکھنا اور اپنے بدن کا کوئی حصہ اس کے

الفاظ کے درمیانی حصہ سے مس کرنا نیز مہندی یا اس جیسی کسی اور چیز سے خضاب کرنا بعض فقہاء کے قول کے مطابق مکروہ ہے۔

حائض کی قسمیں:

مسئلہ(۴۳۵): حائض کی چھ قسمیں ہیں:

(۱) وقت اور عدد کی عادت رکھنے والی عورت: یہ وہ عورت ہے جسے یکے بعد دیگرے دومہینوں میں ایک معین وقت پر حیض آئے اور اس کے حیض کے دنوں کی تعداد بھی دومہینوں میں ایک جیسی ہو۔ مثلاً اسے یکے بعد دیگرے دومہینوں میں مہینے کی پہلی تاریخ سے ساتویں تاریخ تک خون آئے۔

(۲) وقت کی عادت رکھنے والی عورت: یہ وہ عورت ہے جسے یکے بعد دیگرے دومہینوں میں معین وقت پر حیض آئے لیکن اس حیض کے دنوں کی تعداد دونوں، مہینوں میں ایک جیسی نہ ہو۔ مثلاً یکے بعد دیگرے دومہینوں میں اسے مہینے کی پہلی تاریخ سے خون آنا شروع ہو لیکن وہ پہلے مہینے میں ساتویں دن اور دوسرے مہینے میں آٹھویں دن خون سے پاک ہو۔

(۳) عدد کی عادت رکھنے والی عورت: یہ وہ عورت ہے جس کے حیض کے دنوں کی تعداد یکے بعد دیگرے دومہینوں میں ایک جیسی ہو لیکن ہر مہینے میں خون آنے کا وقت یکساں نہ ہو۔ مثلاً پہلے مہینے میں اسے پانچویں سے دسویں تاریخ تک اور دوسرے مہینے میں بارہویں سے سترویں تاریخ تک خون آئے۔

(۴) مضطربہ: یہ وہ عورت ہے جسے چند مہینے خون آیا ہو لیکن اس کی عادت معین نہ ہوئی ہو یا اس کی سابقہ عادت بگڑ گئی ہو اور نئی عادت نہ بنی ہو۔

مبتدیہ: وہ عورت ہے جسے پہلی بار خون آیا ہو۔

(۶) ناسیہ: یہ وہ عورت ہے جو اپنی عادت بھول چکی ہو۔ (ان میں سے ہر قسم کی عورت کیلئے علیحدہ، علیحدہ احکام ہیں جن کا ذکر آئندہ مسائل میں کیا جائے گا۔

۱۔ وقت اور عدد کی عادت رکھنے والی عورت:

مسئلہ(۴۳۶): جو عورتیں وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہیں ان کی دوقسمیں ہیں

(۱) وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دومہینوں میں ایک معین وقت پر خون آئے اور وہ ایک معین وقت پر پاک بھی ہو جائے مثلاً یکے بعد دیگرے دومہینوں میں اسے مہینے کی پہلی تاریخ کو خون آئے اور وہ ساتویں روز پاک ہو جائے تو اس عورت کی حیض کی عادت مہینے کی پہلی تاریخ سے ساتویں تاریخ تک ہے۔

(۲) وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دومہینوں میں معین وقت پر خون آئے اور جب تین یا زیادہ دن خون آچکے تو وہ

ایک یا زیادہ دنوں کے لئے پاک ہوجائے اور پھر اسے دوبارہ خون آجائے اور ان تمام دنوں کی تعداد جن میں اسے خون آیا ہے بشمول ان درمیانی دنوں کے جن میں وہ پاک رہی ہے دس دن سے زیادہ نہ ہو اور دونوں مہینوں میں تمام دن جن میں اسے خون آیا اور بیچ کے وہ دن جن میں پاک رہی ہو ایک جتنے ہوں تو اس کی عادت ان تمام دنوں کے مطابق قرار پائے گی جن میں اسے خون آیا لیکن ان دنوں کو شامل نہیں کرسکتی جن کے درمیان پاک رہی ہو۔ پس لازم ہے کہ جن دنوں میں اسے خون آیا ہو اور جن دنوں میں وہ پاک رہی ہو دونوں مہینوں میں ان دونوں کی تعداد ایک جتنی ہو مثلاً اگر پہلے مہینے میں اور اسی طرح دوسرے مہینے میں اسے پہلی تاریخ سے تیسری تاریخ تک خون آئے اور پھر تین دن پاک رہے اور پھر تین دن دوبارہ خون آئے تو اس عورت کی عادت چھ متفرق دن کی ہوجائے گی اور درمیان کے طہارت والے تین دنوں میں احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہیں کہ حائض پر جو کام حرام ہیں انہیں ترک کردے اور مستحاضہ کے اعمال کو انجام دے۔ ہاں اگر اسے دوسرے مہینے میں آنے والے خون کے دنوں کی تعداد اس سے کم یا زیادہ ہو تو یہ عورت وقت کی عادت رکھتی ہے، عددکی نہیں۔

مسئلہ (۴۳۷): جو عورت وقت کی عادت رکھتی ہو خواہ عدد کی عادت رکھتی ہو یا نہ رکھتی ہو اگر اسے عادت کے وقت یا اس سے ایک دو دن یا اس سے بھی کچھ پہلے خون آجائے جبکہ یہ کہا جائے کہ اس کی عادت وقت سے قبل ہوگئی ہے اگر اس خون میں حیض کی علامت نہ بھی ہوں تب بھی ضروری ہے کہ ان احکام پر عمل کرے جو حائض کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔ اور اگر بعد میں اسے پتا چلے کہ وہ حیض کا خون نہیں تھا مثلاً وہ تین دن سے پہلے پاک ہوجائے تو ضروری ہے کہ جو عبادات اس نے انجام نہ دیں ہوں ان کی قضا کرے۔

مسئلہ (۴۳۸): جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے عادت کے تمام دنوں میں اور عادت سے چند دن پہلے اور عادت کے چند دن بعد خون آئے اور وہ کل ملا کر دس دن سے زیادہ نہ ہوں تو وہ سارے کا سارا حیض ہے اور اگر یہ مدت دس دن سے بڑھ جائے تو جو خون اسے عادت کے دنوں میں آیا ہے وہ حیض ہے اور جو عادت سے پہلے یا بعد میں آیا ہے وہ استحاضہ ہے اور جو عبادات وہ عادت سے پہلے اور بعد کے دنوں میں بجا نہیں لائی ان کی قضا کرنا ضروری ہے اور اگر عادت کے تمام دنوں میں اور ساتھ ہی عادت سے کچھ دن پہلے اسے خون آئے اور ان سب دنوں کو ملا کر ان کی تعداد دس سے زیادہ نہ ہو تو سارا حیض ہے اگر چہ اس میں حیض کی علامات نہ ہوں اور اس سے پہلے آنے والا خون حیض کی علامت کے ساتھ ہو اور جو خون اس سے پہلے آئے وہ استحاضہ ہے اور اگر ان دنوں میں عبادت نہ کی ہو تو ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے اور اگر عادت کے تمام دنوں میں اور ساتھ ہی عادت کے چند دن بعد خون آئے اور کل دنوں کی تعداد ملا کر دس سے زیادہ نہ ہو تو سارے کا سارا حیض ہے اور اگر یہ تعداد دس سے بڑھ جائے تو صرف عادت کے دنوں میں آنے والا خون حیض ہے اور باقی استحاضہ ہے۔

مسئلہ (۴۳۹): جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو، اگر اسے عادت کے کچھ دن اور کچھ عادت سے پہلے خون

آئے اوران تمام دنوں کو ملا کران کی تعداد دس سے زیادہ نہ ہوتو وہ سارے کا سارا حیض ہے اور اگران دنوں کی تعداد دس سے بڑھ جائے تو جن دنوں میں اسے حسب عادت خون آیا ہے اور پہلے کے چند دن شامل کر کے عادت کے دنوں کی تعداد پوری ہونے تک حیض اور شروع کے دنوں کو استحاضہ قرار دے اور اگر عادت کے کچھ دنوں کے ساتھ ساتھ عادت کے بعد کے کچھ دنوں میں خون آئے اوران سب دنوں کو ملا کران کی تعداد دس سے زیادہ نہ ہوتو سارے کا سارا حیض ہے اور اگر دس سے بڑھ جائے تو اسے چاہئے کہ جن دنوں میں عادت کے بعد کے مطابق خون آیا ہے اس میں بعد کے چند دن ملا کر جن دنوں کی مجموعی تعداد اس کی عادت کے دنوں کے برابر ہوجائے انہیں حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ(۴۴۰): جو عورت عادت رکھتی ہو اگر اس کا خون تین یا زیادہ دن تک آنے کے بعد رک جائے اور پھر دوبارہ خون آئے اوران دنوں خون کا درمیانی فاصلہ دس دن سے کم ہو اوران سب دنوں کی تعداد جن میں خون آیا ہے بشمول ان درمیانی دنوں کے جن میں پاک رہی ہو دس سے زیادہ ہو۔ مثلاً پانچ دن خون آیا ہو پھر پانچ دن رک گیا ہو اور پھر پانچ دن دوبارہ آیا ہوتو اس کی چند صورتیں ہیں:

(۱) وہ تمام خون یا اس کی کچھ مقدار جو پہلی بار دیکھے عادت کے دنوں میں ہو اور دوسرا خون جو پاک ہونے کے بعد آیا ہے عادت کے دنوں میں نہ ہو۔ اس صورت میں ضروری ہے کہ پہلے تمام خون کو حیض اور دوسرے خون کو استحاضہ قرار دے سوائے اس کے کہ دوسرے خون میں حیض کی علامات موجود ہوں کہ اس صورت میں دوسرے خون کی اتنی مقدار جو پہلے خون اور درمیان کی پاکی کے ایام سے مل کر دس دن سے زیادہ نہ ہوتی ہو، حیض اور باقی سب استحاضہ ہے۔ مثلاً اگر تین دن خون دیکھے، پھر تین دن پاک ہوجائے اور پھر پانچ دن خون دیکھے جس میں حیض کی علامات موجود ہوں تو پہلے خون کے ابتدائی چار دن حیض ہیں اور درمیان کے طہارت کے ایام کے لئے احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ حائض کے محرمات سے بچے اور غیر حائض کے واجبات پر عمل کرے۔

(۲) پہلا خون عادت کے دنوں میں نہ آئے اور دوسرا تمام خون یا اس کی کچھ مقدار عادت کے دنوں میں آئے تو ضروری ہے کہ دوسرے تمام خون کو حیض اور پہلے کو استحاضہ قرار دے۔

(۳) پہلے اور دوسرے خون کی کچھ مقدار عادت کے دنوں میں آئے اور ایام عادت میں آنے والا پہلا خون تین دن سے کم نہ ہو اس صورت میں وہ مدت بمع درمیان میں پاک رہنے کی مدت اور عادت کے دنوں میں آنے والے دوسرے خون کی مدت دس دن سے زیادہ نہ ہو تو دونوں خون حیض ہیں اور احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ پاکی کی مدت میں پاک عورت کے کام بھی انجام دے اور وہ کام جو حائض پر حرام ہیں ترک کرے دوسرے خون کی وہ مقدار جو عادت کے دنوں بعد آئے استحاضہ ہے۔ خون اول کی وہ مقدار جو ایام عادت سے پہلے آئی ہو اور عرفاً کہا جائے کہ اس کی عادت وقت سے قبل ہوگئی ہے تو

وہ خون، حیض کا حکم رکھتا ہے۔لیکن اگراس خون پر حیض کا حکم لگانے سے دوسرے خون کی بھی کچھ مقدار جو عادت کے دنوں میں تھی یا سارے کا سارا خون، حیض کے دس دن سے زیادہ ہو جائے تو اس صورت میں وہ خون، خون استحاضہ کا حکم رکھتا ہے۔مثلاً اگر عورت کی عادت مہینے کی تیسری سے دسویں تاریخ تک ہو اور اسے کسی مہینے کی پہلی سے چھٹی تاریخ تک خون آئے اور پھر دو دن کے لئے بند ہو جائے اور پھر پندرہویں تاریخ تک آئے تو پہلی سے دسویں تاریخ تک حیض ہے اور گیارہویں سے پندرہویں تاریخ تک آنے والا خون استحاضہ ہے۔

(۴) پہلے اور دوسرے خون کی کچھ مقدار عادت کے دنوں میں آئے لیکن پہلے خون میں ایام عادت میں آنے والے خون کی مقدار تین دن سے کم ہو۔اس صورت میں ضروری ہے کہ پہلے خون کے آخری تین دن، درمیان میں پاکی کے دن اور دوسرے خون کے اتنے دنوں کو حیض قرار دے جو سب مل کر دس دن بنتے ہوں اور اس کے بعد والے سارے خون کو استحاضہ قرار دے۔لہذا اگر پاکی کے ایام سات دن ہوں تو دوسرا خون سارا کا سارا استحاضہ ہوگا۔البتہ دو شرائط کے ساتھ ضروری ہے کہ پہلے آنے والے پورے خون کو حیض قرار دے:

(۱) اسے اپنی عادت سے کچھ دن پہلے خون آیا ہو کہ اس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ اس کی عادت تبدیل ہو کر وقت سے پہلے ہوگئی ہے۔

(۲) وہ اسے حیض قرار دے تو یہ لازم نہ آئے کہ اس کے دوسرے خون کی کچھ مقدار جو کہ عادت کے دنوں میں آیا ہو حیض کے دس دن سے باہر ہو جائے۔مثلاً اگر عورت کی عادت مہینے کی چوتھی تاریخ سے دس تاریخ تک تھی اور اسے مہینے کے پہلے دن سے چوتھے دن کے آخری وقت تک خون آئے اور دو دن کے لئے پاک ہو اور پھر دوبارہ اسے پندرہ تاریخ تک خون آئے تو اس صورت میں پہلا پورے کا پورا خون حیض ہے اور اسی طرح دوسرا وہ خون بھی جو دسویں دن کے آخری وقت تک آئے حیض کا خون ہے۔

مسئلہ (۴۴۱): جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے عادت کے وقت خون نہ آئے بلکہ اس کے علاوہ کسی اور وقت حیض کے دنوں کی تعداد میں خون آئے تو ضروری ہے کہ اسی خون کو حیض قرار دے خواہ وہ عادت کے وقت سے پہلے آئے یا بعد میں آئے۔

مسئلہ: (۴۴۲): جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اور اسے عادت کے وقت تین یا تین سے زیادہ دن تک خون آئے لیکن اس کے دنوں کی تعداد اس کی عادت کے دنوں سے کم یا زیادہ ہو اور پاک ہونے کے بعد اسے دوبارہ اتنے دنوں کے لئے خون آئے جتنی اس کی عادت ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں:

(۱) دونوں خون کے دنوں اور ان کے درمیان پاک رہنے کے دنوں کو ملا کر دس دن سے زیادہ نہ ہوں تو اس صورت میں

دونوں خون ایک حیض شمار ہوں گے۔

(۲) دونوں خون کے درمیان پاک رہنے کی مدت دس دن یا دس دن سے زیادہ ہو تو اس صورت میں دونوں خون میں سے ہر ایک مستقل حیض قرار دیا جائے گا۔

(۳) ان دونوں خون کے درمیان پاک رہنے کی مدت دس دن سے کم ہو جب کہ یہ دونوں خون اور درمیان میں پاک رہنے کی ساری مدت مجموعی طور پر دس دن سے زیادہ ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ پہلے آنے والے خون کو حیض اور دوسرے خون کو استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ (۴۴۳): جو عورت وقت اور عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے دس دن سے زیادہ تک خون آئے تو جو خون اسے عادت کے دنوں میں آئے خواہ وہ حیض کی علامت نہ بھی رکھتا ہو تب بھی حیض ہے اور جو خون عادت کے دنوں کے بعد آئے خواہ وہ حیض کی علامات بھی رکھتا ہو استحاضہ ہے۔ مثلاً اگر ایک ایسی عورت جس کی حیض کی عادت مہینے کی پہلی سے ساتویں تاریخ تک ہو اسے پہلی سے بارہویں تک خون آئے تو پہلے سات دن حیض اور بقیہ پانچ دن استحاضہ کے ہوں گے۔

۲۔ وقت کی عادت رکھنے والی عورت:

مسئلہ (۴۴۴): جو عورتیں وقت کی عادت رکھتی ہیں اور ان کی عادت کی پہلی تاریخ معین ہو ان کی دو قسمیں ہیں

(۱) وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں معین وقت پر خون آئے اور چند دنوں بعد بند ہو جائے لیکن دونوں مہینوں میں خون آنے کے دنوں کی تعداد مختلف ہو۔ مثلاً چاہے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں مہینے کی پہلی تاریخ کو خون آئے لیکن پہلے مہینے میں ساتویں دن اور دوسرے مہینے میں آٹھویں دن بند ہو۔ ایسی عورت کو چاہئے کہ مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنی عادت قرار دے۔ (۲) وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں معین وقت پر تین یا زیادہ دن تک خون آئے اور پھر کچھ دن پاک ہونے کے بعد دوبارہ خون آئے اور ان تمام دنوں کی تعداد جن میں خون آیا ہے مع ان درمیانی دنوں کے جن میں خون بند رہا ہے دس سے زیادہ نہ ہو لیکن دوسرے مہینے میں دنوں کی تعداد پہلے مہینے سے کم یا زیادہ ہو مثلاً پہلے مہینے میں آٹھ دن اور دوسرے مہینے میں نو دن بنتے ہوں جبکہ دونوں مہینوں میں پہلی تاریخ سے ہی خون شروع ہوا ہو تو اس عورت کو بھی چاہئے کہ مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنی عادت کا پہلا دن قرار دے۔

مسئلہ (۴۴۵): وہ عورت جو وقت کی عادت رکھتی ہے اگر اس کو عادت کے دنوں میں یا عادت سے دو تین دن پہلے خون آئے تو ضروری ہے کہ وہ عورت ان احکام پر عمل کرے جو حائض کے لئے بیان کئے گئے ہیں اور اس صورت کی تفصیل مسئلہ ۴۰۴ میں گزر چکی ہے۔ لیکن ان دونوں صورتوں کے علاوہ مثلاً یہ کہ عادت سے اس قدر پہلے خون آئے کہ یہ نہ کہا جا سکے کہ عادت وقت سے قبل ہو گئی ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ عادت کے ایام سے ہٹ کر خون آیا ہے یا یہ کہا جائے کہ عادت کے بعد

خون آیا ہے۔ چنانچہ وہ خون حیض کی علامات کے ساتھ آئے تو ضروری ہے کہ ان احکام پر عمل کرے جو حائض کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔ اس طرح اگر اس خون میں حیض کی علامات نہ ہوں لیکن وہ عورت یہ جانتی ہو کہ خون تین دن تک جاری رہے گا تب بھی یہی حکم ہے۔ اگر یہ نہ جانتی ہو کہ خون تین دن تک جاری رہے گا یا نہیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جو کام مستحاضہ پر واجب ہیں انجام دے اور وہ کام جو حائض پر حرام ہیں ترک کرے۔

مسئلہ (۴۴۶): جو عورت وقت کی عادت رکھتی ہے اگر اسے عادت کے دنوں میں خون آئے اور اس خون کی مدت دس دن سے زیادہ ہو تو اس صورت میں کہ چند دنوں تک خون میں علامات حیض ہوں اور چند دن نہ ہوں اور علامات والے دنوں کی تعداد تین دن سے زیادہ ہو اور دس دن سے کم ہو تو اس تعداد کو حیض اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔ اگر علامتوں والا خون دو مرتبہ آئے مثلاً پہلے چار دن حیض کی علامات والا خون، پھر چار دن استحاضہ کی علامات والا اور پھر چار دن حیض کی علامات والا خون آئے تو صرف پہلے خون کو حیض اور باقی سب کو استحاضہ قرار دے۔ اگر حیض کی علامات والا خون تین دن سے کم ہو تو اتنی تعداد کو حیض قرار دے کر حیض کے دنوں کی تعداد بعد میں آنے والے دو میں سے ایک طریقے (نزدیکی خواتین سے رجوع یا عدد کا انتخاب) سے معین کرے جبکہ اگر حیض کی علامات والا خون دس دن سے زیادہ ہو تو انہیں دو طریقوں میں سے کسی ایک کے ذریعے حیض کے دنوں کو معین کرلے۔ اگر اس کے لئے علامات حیض کے ذریعے مدت معین کرنا ممکن نہ ہو یعنی اس کا سارا خون ایک جیسا ہو یا علامات والا خون تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے رشتہ داروں میں سے بعض عورتوں کی عادت کے مطابق حیض قرار دے۔ چاہے وہ رشتہ دار ماں کی طرف سے ہوں یا باپ کی طرف سے زندہ ہو یا مُردہ لیکن اس کی دو شرطیں ہیں:

(۱) اسے اپنے حیض کی مقدار اور اس رشتہ دار عورت کی عادت مقدار میں فرق کا علم نہ ہو مثلاً یہ کہ وہ خود نوجوان ہو یا اور طاقت کے لحاظ سے قوی اور دوسری عورت عمر کے لحاظ سے یائسہ ہونے کے نزدیک ہو جبکہ معمولاً عادت کی مقدار کم ہوتی ہے۔ اسی طرح وہ خود عمر کے لحاظ سے یائسہ کے نزدیک ہو یا ایسی عورت ہو جو ناقص عادت والی ہو، جس کے معنی اور احکام مسئلہ ۴۵۶ میں بیان کئے جائیں گے۔

(۲) اسے اس عورت کی عادت کی مقدار میں اور اس کی دوسری رشتہ دار عورتوں کی عادت کی مقدار میں کہ جن میں پہلی شرط موجود ہے اختلاف کا علم نہ ہو لیکن اگر اختلاف اتنا کم ہو کہ اسے اختلاف نہ شمار کیا جاتا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اس عورت کے لئے بھی یہی حکم ہے جو وقت کی عادت رکھتی ہے اور عادت کے دنوں میں کوئی خون ہی نہ آئے لیکن عادت کے وقت کے علاوہ کوئی خون آئے جو دس دن سے زیادہ ہو اور حیض کی مقدار کو نشانیوں کے ذریعے معین نہ کر سکے۔

مسئلہ (۴۴۷): وقت کی عادت رکھنے والی عورت اپنی عادت کے علاوہ وقت میں آنے والے خون کو حیض قرار نہیں

دے سکتی، لہٰذا اگر اسے عادت کا ابتدائی وقت معلوم ہو مثلاً ہر مہینے کی پہلی کو خون آتا ہو اور کبھی پانچویں کبھی چھٹی کو خون سے پاک ہوتی ہو چنانچہ اسے ایک مہینے میں بارہ دن خون آئے اور وہ حیض کی نشانیوں کے ذریعے اس کی مدت معین نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ مہینے کی پہلی کو حیض کی پہلی تاریخ قرار دے اور اس کی تعداد کے بارے میں جو کچھ پچھلے مسئلے میں بیان کیا گیا ہے اس پر عمل کرے۔ اگر اس کی عادت کی درمیانی یا آخری تاریخ معلوم ہو چنانچہ اگر اسے دس دن سے زیادہ خون آئے تو ضروری ہے کہ اس کا حساب اس طرح کرے کہ آخری یا درمیانی تاریخ میں سے ایک اس کی عادت کے دنوں کے مطابق ہو۔

مسئلہ (۴۴۸): جو عورت وقت کی عادت رکھتی ہو اور اسے دس دن سے زیادہ خون آئے اور اس خون کو مسئلہ ۴۱۲ میں بتائے گئے طریقے سے معین نہ کر سکے تو اسے اختیار ہے کہ تین دن سے دس دن تک جتنے دن حیض کی مقدار سے مناسب سمجھے حیض قرار دے۔ بہتر یہ ہے کہ سات دنوں کو حیض قرار دے۔ لیکن ضروری ہے کہ جن دنوں کو وہ حیض قرار دے وہ دن اس کی عادت کے مطابق ہوں جیسا کہ پچھلے مسئلہ میں بیان کیا جا چکا ہے۔

۳۔ عدد کی عادت رکھنے والی عورت:

مسئلہ (۴۴۹): جو عورتیں عدد کی عادت رکھتی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:

(۱) وہ عورت جس کے حیض کے دنوں کی تعداد یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں یکساں ہو لیکن اس کے خون آنے کا وقت ایک نہ ہو اس صورت میں جتنے دن اسے خون آئے وہی اس کی عادت ہو گی۔ مثلاً اگر پہلے مہینے میں اسے پہلی تاریخ سے پانچویں تاریخ تک اور دوسرے مہینے میں گیارہویں سے پندرہویں تاریخ تک خون آئے تو اس کی عادت پانچ دن ہو گی۔

(۲) وہ عورت جسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں سے ہر ایک میں تین یا تین سے زیادہ دنوں تک خون آئے اور ایک یا اس سے زائد دنوں کے لئے بند ہو جائے اور پھر دوبارہ خون آئے اور خون آنے کا وقت پہلے مہینے اور دوسرے مہینے میں مختلف ہو اس صورت میں ان تمام دنوں کی تعداد جن میں خون آیا ہے مع ان درمیانی دنوں کے جن میں خون بند رہا ہے دس سے زیادہ نہ ہو اور دونوں مہینوں میں سے ہر ایک میں ان کی تعداد بھی یکساں ہو تو وہ تمام دن جن میں خون آیا ہے اس کے حیض کی عادت کے دن شمار کئے جائیں گے اور ان درمیانی دنوں میں جن میں خون نہیں آیا ضروری ہے کہ احتیاط کرتے ہوئے جو کام پاک عورت پر واجب ہیں انجام دے اور جو کام حائض پر حرام ہیں انہیں ترک کرے۔ مثلاً اگر پہلے مہینے میں اسے پہلی تاریخ سے تیسری تاریخ تک خون آئے اور دو دن کے لئے بند ہو جائے اور پھر دوبارہ تین دن خون آئے تو اس عورت کی عادت چھ دن کی ہو گی اگر پہلے مہینے میں اسے آٹھ دن خون آئے اور دوسرے مہینے میں چار دن خون آئے اور پھر بند ہو جائے اور پھر دوبارہ آئے اور خون کے دنوں اور درمیان میں خون بند ہو جانے والے دنوں کی مجموعی تعداد آٹھ دن ہو تو یہ عورت عدد کی عادت نہیں رکھتی بلکہ مضطربہ شمار ہو گی جس کا حکم بعد میں بیان کیا جائے گا۔

مسئلہ (۴۵۰): جو عورت عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے اپنی عادت کی تعداد سے کم یا زیادہ خون آئے اور دنوں کی تعداد دس سے زیادہ نہ ہو تو ان تمام دنوں کو حیض قرار دے۔ اگر اس کی عادت سے زیادہ خون آئے اور دس دن سے تجاوز کر جائے تو اگر تمام کا تمام خون ایک جیسا ہو تو خون آنے کی ابتدا سے لے کر اس کی عادت کے دنوں تک حیض اور باقی خون کو استحاضہ قرار دے۔ اگر آنے والا تمام خون ایک جیسا نہ ہو بلکہ کچھ دن حیض کی علامات کے ساتھ اور کچھ دن استحاضہ کی علامات کے ساتھ ہو پس اگر حیض کی علامات کے ساتھ آنے والے خون کے دنوں کی تعداد اس کی عادت کے دنوں کے برابر ہو تو ضروری ہے کہ ان دنوں کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دے اور اگر ان دنوں کی تعداد جن میں خون حیض کی علامات کے ساتھ آیا ہو عادت کے دنوں سے زیادہ ہو تو صرف عادت کے دن حیض اور باقی استحاضہ ہے اور اگر حیض کی علامات کے ساتھ آنے والے خون کے دنوں کی تعداد علامات کے دنوں سے کم ہو تو ضروری ہے کہ ان دنوں کے ساتھ چند اور دنوں کو ملا کر عادت کی مدت پوری کرے اور ان کو حیض اور باقی دنوں کو استحاضہ قرار دے۔

۴۔ مضطربہ:

مسئلہ (۴۵۱): مضطربہ یعنی وہ عورت جسے دو ماہ خون آئے لیکن وقت اور عدد دونوں لحاظ سے اس کی عادت معین نہ ہوئی ہو اگر اسے دس دن سے زیادہ خون آئے اور سارا خون ایک جیسا ہو مثلاً تمام خون یا حیض کی نشانیوں کے ساتھ یا استحاضہ کی نشانیوں کے ساتھ آیا ہو تو اس کا حکم وقت کی عادت رکھنے والی عورت کا حکم ہے، کہ جسے اپنی عادت کے علاوہ وقت میں خون آئے اور علامات کے ذریعے حیض کو استحاضہ سے تمیز نہ دے سکتی ہو تو ضروری ہے کہ اپنی رشتہ دار عورتوں میں سے بعض عورتوں کی عادت کے مطابق حیض قرار دے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو تین سے دس دن میں سے کسی ایک عدد کو اس تفصیل کے مطابق جو مسئلہ ۴۴۶ اور ۴۴۹ میں بیان کی گئی ہے اپنی حیض کی عادت قرار دے۔

مسئلہ (۴۵۲): اگر مضطربہ کو دس دن سے زیادہ خون آئے جس میں چند دنوں کے خون میں حیض کی علامات اور چند دوسرے دنوں کے خون میں استحاضہ کی علامات ہوں تو ضروری ہے کہ مسئلہ ۴۴۶ کی ابتدا میں بیان کئے گئے حکم کے مطابق عمل کرے۔

۵۔ مبتدیہ:

مسئلہ (۴۵۳): مبتدیہ یعنی اس عورت کو جسے پہلی بار خون آیا ہو اگر دس دن سے زیادہ خون آئے اور وہ تمام خون ایک جیسا ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے کنبہ والیوں کی عادت کی مقدار کو حیض اور باقی کو ان شرطوں کے ساتھ استحاضہ قرار دے جو مسئلہ ۴۴۶ میں بیان ہوئی ہیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ مسئلہ ۴۴۹ میں دی تفصیل کے مطابق تین سے دس دن میں کسی ایک عدد کو اپنے حیض کے دن قرار دے۔

مسئلہ(۴۵۴): اگر مبتدیہ کو دس دن سے زیادہ دن تک خون آئے جبکہ چند دن آنے والے خون میں حیض کی علامات اور چند دن آنے والے خون میں استحاضہ کی علامات ہوں تو جس خون میں حیض کی علامات ہوں اگر وہ تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو سارا حیض ہے۔لیکن جس خون میں حیض کی علامات تھیں اس کے بعد دس دن گزرنے سے پہلے دوبارہ خون آئے اور اس میں بھی حیض کی علامات ہوں مثلاً پانچ دن سیاہ خون اور نو دن زرد خون اور پھر دوبارہ پانچ دن سیاہ خون آئے تو اسے چاہئے کہ پہلے آنے والے خون کو حیض اور بعد میں آنے والے دونوں خون کو استحاضہ قرار دے جیسا کہ مضطربہ کے متعلق بتایا گیا ہے۔

مسئلہ(۴۵۵): اگر مبتدیہ کو دس سے زیادہ دنوں تک خون آئے جو چند دن حیض کی علامات کے ساتھ اور چند دن استحاضہ کی علامات کے ساتھ ہو لیکن جس خون میں حیض کی علامات ہوں وہ تین دن سے کم یا دس دنوں سے زیادہ مدت تک آیا ہو تو ضروری ہے کہ مسئلہ ۴۴۶ کی ابتدا میں بتائے گئے طریقے کے مطابق عمل کرے۔

۶۔ناسیہ:

مسئلہ(۴۵۶): ناسیہ یعنی وہ عورت جو اپنی عادت کی مقدار، ایام یا دونوں کو بھول چکی ہو۔ایسی عورت اگر خون دیکھے جس کی مدت تین دن سے کم اور دس دنوں سے زیادہ نہ ہو تو سارا حیض ہے، لیکن اگر اس خون کی مقدار دس دنوں سے زیادہ ہو تو اس کی چند قسمیں ہیں:

(۱) اس کی عادت عدد، وقت یا دونوں کی تھی اور اپنی عادت کو اس طرح بھول چکی ہو کہ اجمالی طور پر بھی اسے وقت یا عدد یاد نہ رہا ہو ایسی عورت مبتدیہ کا حکم رکھتی ہے جس کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

(۲) اس کی عادت وقت کی تو تھی ہی، اب چاہے عدد کی عادت تھی یا نہ تھی، لیکن اپنی وقت کی عادت سے اسے اجمالی طور پر وقت یاد ہے۔مثلاً اسے اتنا یاد ہے کہ فلاں دن اس کی عادت کا دن تھا یا یہ کہ اس کی عادت مہینے کے ابتدائی پندرہ دنوں میں ہوتی تھی، یہ عورت بھی مبتدیہ کا حکم رکھتی ہے لیکن وہ ان ایام کو حیض کے ایام قرار نہیں دے سکتی جو یقیناً اس کی عادت کے ایام کے برخلاف ہیں۔مثلاً اگر اسے معلوم ہو کہ مہینے کا سترواں دن اس کی عادت کا دن ہوتا تھا یا یہ معلوم ہو کہ اس کی عادت کے ایام مہینے کے دوسرے پندرہ دنوں میں ہوتے تھے اور وہ عورت مہینے کی پہلی تاریخ سے بیس تاریخ تک خون دیکھے تو چاہے ابتدائی دس دنوں میں حیض کی علامات ہوں اور دوسرے دس دنوں میں استحاضہ کی علامات ہوں، وہ پہلے دس دنوں کو ایام حیض قرار نہیں دے سکتی۔

(۳) اس کی عادت عدد کی تھی اور اب اسے بھول چکی ہے، یہ عورت بھی مبتدیہ کا حکم رکھتی ہے لیکن ضروری ہے کہ جس مقدار کے بارے میں اسے یقین ہے کہ اس کی عادت کے ایام اس سے کم نہیں تھے، اس سے کم دنوں کو اپنے حیض کے ایام

قرار نہ دے۔ اسی طرح ان ایام سے زیادہ کو بھی حیض نہیں قرار دے سکتی جن کے بارے میں اسے یقین ہے کہ اس کی عادت کے ایام اس مقدار سے زیادہ نہیں تھے۔

اسی طرح کا حکم اس عورت کے لئے بھی ہے جو ناقص عدد کی عادت رکھتی ہے یعنی ایسی عورت جو ہر مہینے دو میں سے ایک مقدار میں خون دیکھتی ہے جو بہر حال تین دنوں سے زیادہ اور دس دنوں سے کم ہے۔ مثلاً ایسی عورت ہے جو ہر مہینے یا چھ دن خون دیکھتی ہے یا سات دن، تو وہ حیض کی علامات یا اپنے خاندان کی بعض خواتین کی عادت کے مطابق یا دس دنوں سے زیادہ خون آجانے کی صورت میں کسی عدد کو اختیار کرتے ہوئے چھ دن سے کم یا سات دنوں سے زیادہ حیض کو قرار نہیں دے سکتی۔

حیض کے متفرق مسائل:

مسئلہ (۴۵۷): مبتدیہ، ناسیہ اور عدد کی عادت رکھنے والی عورتوں کو اگر خون آئے جس میں حیض کی علامات ہوں یا یقین ہو کہ یہ خون تین دن تک آئے گا تو انہیں چاہئے کہ عبادات ترک کر دیں اور اگر بعد میں انہیں پتا چلے کہ یہ حیض نہیں تھا تو انہیں چاہئے کہ جو عبادات بجا نہ لائی ہوں ان کی قضا کریں۔

مسئلہ (۴۵۸): جو عورت حیض کی عادت رکھتی ہو خواہ یہ عادت حیض کے وقت کے اعتبار یا حیض کے عدد کے اعتبار سے ہو۔ اگر اسے یکے بعد دیگرے دو مہینوں میں اپنی عادت کے برخلاف خون آئے جس کا وقت یا دنوں کی تعداد یا وقت اور دن دونوں کی تعداد یکساں ہو تو اس کی عادت جس طرح ان دونوں مہینوں میں خون آیا ہے اس میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر پہلے اسے مہینے کی پہلی تاریخ سے ساتویں تاریخ تک خون آتا تھا اور پھر بند ہو جاتا تھا مگر دو مہینوں میں اسے دسویں تاریخ سے سترہویں تاریخ تک خون آیا ہو اور پھر بند ہوا ہو تو اس کی عادت دسویں تاریخ سے سترہویں تاریخ تک ہو جائے گی۔

مسئلہ (۴۵۹): عدت وقتیہ کا تعین کرنے کے علاوہ امور میں ایک مہینے سے مراد خون کے شروع ہونے سے تیس دن تک ہے۔ مہینے کی پہلی تاریخ سے مہینے کے آخر تک نہیں ہے جبکہ وقت کی عادت کو معین کرنے کے لئے قمری مہینہ ہے، شمسی نہیں۔

مسئلہ (۴۶۰): اگر کسی عورت کو مہینے میں ایک مرتبہ خون آتا ہو لیکن کسی ایک مہینے میں دو مرتبہ آجائے تو اگر ان درمیانی دنوں کی تعداد جن میں اسے خون نہیں آیا دس دن سے کم نہ ہو تو اسے چاہئے کہ دونوں خون کو حیض قرار دے۔ چاہے ان میں سے کسی ایک میں حیض کی علامات موجود نہ ہوں۔

مسئلہ (۴۶۱): جس عورت کی ذمہ داری یہ ہو کہ وہ حیض کی علامات کے ذریعے حیض کا تعین کرے اگر اس عورت کو تین یا اس سے زیادہ دنوں تک ایسا خون آئے جس میں حیض کی علامات ہوں اور اس کے بعد دس یا اس سے زیادہ دنوں تک ایسا خون

آئے جس میں استحاضہ کی علامات ہوں اور پھر اس کے بعد دوبارہ تین دن تک حیض کی علامتوں کے ساتھ خون آئے تو اسے چاہئے کہ پہلے اور آخری خون کو جس میں حیض کی علامات ہوں حیض قرار دے۔لیکن اگران دو میں سے ایک خون عادت کے ایام میں آئے اور یہ نہ معلوم ہو کہ درمیان کے دس دن سب کے سب استحاضہ کے ہیں یا کچھ ایام حیض کے بھی ہیں تو عادت کے ایام والا خون حیض اور باقی سب استحاضہ مانا جائے گا۔

مسئلہ(۴۶۲):اگر کسی عورت کا خون دس دن سے پہلے رک جائے اور اسے یقین ہو کہ اس کے باطن میں خون حیض نہیں ہے تو اسے چاہئے کہ اپنی عبادات کے لئے غسل کرے اگر چہ گمان رکھتی ہو کہ دس دن پورے ہونے سے پہلے دوبارہ خون آجائے گا تو جیسا پہلے بیان ہو چکا ہے کہ احتیاطاً غسل کرے اور اپنی عبادات بجالائے اور جو چیزیں حائض پر حرام ہیں انہیں ترک کرے۔

مسئلہ(۴۶۳):اگر کسی عورت کا خون دس دن گزرنے سے پہلے بند ہو جائے اور اس بات کا احتمال ہو کہ اس کے باطن میں خون حیض ہے تو ضروری ہے کہ یا احتیاط کرتے ہوئے عبادتوں کو انجام دے یا استبراء کرے اور استبراء کئے بغیر عبادات کو ترک کرنا جائز نہیں ہے۔استبراء یہ ہے کہ اپنی روئی رکھ کر کچھ دیر انتظار کرے۔ہاں اگر اس کی عادت ایسی ہے کہ حیض کے دوران بھی اس کا خون کچھ دیر کے لئے رک جاتا ہے،جیسا کہ بعض عورتوں کے بارے میں ایسا کہا جاتا ہے تو ضروری ہے کہ اس مقدار سے زیادہ دیر تک انتظار کرے اس کے بعد نکالے۔پس اگر خون ختم ہو گیا ہو تو غسل کرے اور عبادات بجالائے اور اگر خون بند نہ ہوا ہو یا تھوڑا سا زرد پانی لگا ہو۔پس اگر وہ حیض کی معین عادت نہ رکھتی ہو یا اس کی عادت دس دن کی ہو یا ابھی اس کی عادت کے دن تمام نہ ہوئے ہوں تو اسے چاہئے کہ انتظار کرے اور اگر دس دن سے پہلے خون ختم ہو جائے تو غسل کرے اور اگر دسویں دن کے خاتمے پر خون آنا بند ہو یا خون دس دن کے بعد بھی آتا رہے تو دسویں دن کے اختتام پر غسل کرے اور اگر اس کی عادت دس دنوں سے کم ہو اور وہ جانتی ہو کہ دس دن ختم ہونے سے پہلے یا دسویں دن کے اختتام پر خون بند ہو جائے گا تو وہ غسل نہیں کر سکتی۔

مسئلہ(۴۶۴):اگر کوئی عورت چند دنوں کو حیض قرار دے اور عبادت نہ کرے لیکن بعد میں اسے پتا چلے کہ حیض نہیں تھا تو اسے چاہئے ہے کہ جو نمازیں اور روزے وہ ان دنوں میں بجا نہیں لائی ان کی قضا کرے اور اگر چند دن اس خیال سے عبادات بجالاتی رہی ہو کہ حیض نہیں ہے اور بعد میں اسے پتا چلے کہ حیض تھا تو اگر ان دنوں میں اس نے روزے بھی رکھے ہوں تو ان کی قضا ضروری ہے۔

۴۔نفاس

عورت کو جوخون ولادت کے وقت یا ولادت کے بعد آتا ہے اس کا نام نفاس ہے۔اس کی زیادہ سے زیادہ مدت دس روز ہے اور کم سے کم مدت کے لئے کوئی حد مقرر نہیں ہے۔صاحب عادت عورت کا خون نفاس اس کی مقررہ عادت کے مطابق ہوگا۔اگر خون آنے کے ایام مقررہ عادت سے بڑھ جائیں تو جتنی اس کی مقررہ عادت کا ہوگا وہ خون نفاس ہے اور اس کے بعد والا استحاضہ کا خون ہے۔اگرچہ احوط یہ ہے کہ عادت کے بعد والے خون میں جو اعمال استحاضہ والی عورت کرے اور جو امور نفاس والی عورت ترک کرے ان دونوں کو جمع کرے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس احتیاط پر اٹھارہ دن تک عمل کرتی رہے۔ولادت سے پہلے یا دس روز کے بعد آنے والا خون نفاس نہیں ہے۔اور اگر دس روز کے اندر بالکل خون بند ہو جائے تو احکام نفاس جاری نہ ہوں گے۔اور اگر ایک روز خون آکر بند ہو جائے تو وہی دن نفاس کا شمار ہوگا۔اور اگر مثلاً پہلے روز خون آئے اور پھر پانچویں دن خون آئے اور پھر بند ہو جائے تو وہی روز نفاس کے ہوں گے۔اور درمیانی تین دن جن میں پاک رہی ہے ان میں احتیاط پر عمل کرے یعنی حالت نفاس اور پاکیزگی دونوں کے احکام جمع کرے۔ایام حیض کی طرح نفاس کے دنوں میں بھی نماز معاف اور روزے کی قضا واجب ہے اور جو کچھ حیض والی عورت کے لئے حرام، واجب اور مکروہ ہے وہ سب نفاس والی عورت کے لئے بھی ہے۔اس کے غسل کا وہی طریقہ ہے جو جنابت حیض یا استحاضہ کا ہے۔(بچہ پیدا ہونے پر اگرچہ خون نہ آئے لیکن عورت کا اپنے آپ کو نجس سمجھنا یا دوسری عورتوں کا اس کو نجس سمجھنا بیہودگی اور خلاف شرع ہے۔اسی طرح اگر ایک دو روز یا اس سے بھی کم خون آئے لیکن فوراً غسل نہ کرنا اور خواہ مخواہ چھٹی وغیرہ کے دن کا انتظار کرنا اور نجس رہنا اور اس طرح نماز کا ترک کرنا سخت گناہ ہے۔اور دس روز کے بعد جو خون آئے اس کو بھی نفاس سمجھنا حالانکہ وہ استحاضہ ہے اور نجاست پر باقی رہنا بڑی جہالت اور ناشکرا پن ہے)۔

مسئلہ(۴٦۵): بچے کا پہلا جزو ماں کے پیٹ سے باہر آنے کے وقت سے دس دن تک عورت کو جو خون آئے وہ خون نفاس ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کو نفساء کہتے ہیں۔

مسئلہ(۴٦٦) جو خون عورت کو بچے کا پہلا جزو باہر آنے سے پہلے آئے وہ نفاس نہیں ہے۔

مسئلہ(۴٦۷): یہ ضروری نہیں کہ بچے کی خلقت مکمل ہو بلکہ اگر اس کی خلقت نامکمل ہو لیکن علقہ یعنی خون کا لوتھڑا یا مضغہ یعنی گوشت کا ٹکڑا ہونے کی حالت سے گزر چکا ہو اور پھر گر جائے تو بھی جو خون دس دن تک آئے نفاس ہے۔

مسئلہ(۴٦۸): یہ ہوسکتا ہے کہ خون نفاس ایک لحظہ تک نہ آئے لیکن دس دنوں کے بعد آنے والے خون کو نفاس نہیں

کہتے۔

مسئلہ(۴۶۹): اگر کسی عورت کو شک ہو کہ اسقاط ہوا ہے یا نہیں یا جو اسقاط ہوا وہ بچہ تھا یا نہیں تو اس کے لئے تحقیق کرنا ضروری نہیں اور جو خون اسے آئے وہ شرعاً نفاس نہیں ہے۔

مسئلہ(۴۷۰) جو کچھ حائض پر واجب ہے وہ نفساء پر بھی واجب ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر مسجد میں ٹھہرنا یا مسجد میں داخل ہونا جب کہ عبور نہ کرنا ہو یا مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں داخل ہونا چاہے عبور کرنے کے لئے ہو، قرآن کے واجب سجدے والی آیات کی تلاوت کرنا اور قرآن کے الفاظ یا خدا کے نام سے بدن کا کوئی حصہ مس کرنا نفساء پر حرام ہے۔

مسئلہ(۴۷۱): جو عورت نفاس کی حالت میں ہو اسے طلاق دینا اور اس سے جماع کرنا حرام ہے لیکن اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

مسئلہ(۴۷۲): جو عورت عدد کی عادت نہ رکھتی ہو اگر اسے دس دن سے زیادہ خون نہ آئے تو سارا کا سارا نفاس ہے، لہٰذا اگر وہ دس دن سے پہلے پاک ہو جائے تو اسے چاہئے کہ غسل کرے اور اپنی عبادات بجالائے اور اگر بعد میں ایک یا ایک بار سے زیادہ خون آئے تو خون آنے والے دنوں کو پاک رہنے والے دنوں سے ملا کر اگر دس دن یا دس سے کم ہو تو سارے کا سارا خون نفاس ہے۔ اور ضروری ہے کہ درمیان میں پاک رہنے کے دنوں میں احتیاط کرتی رہے، جو کام پاک عورت پر واجب ہیں انجام دے اور جو کام نفساء پر حرام ہیں انہیں ترک کرے لہٰذا اگر ان دنوں میں کوئی روزہ رکھا ہو تو ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے۔ اگر بعد میں آنے والا خون دس دن سے تجاوز کر جائے تو خون کی وہ مقدار جو دس دن کے اندر آئی ہے اسے نفاس اور اور دس دن کے بعد آنے والے خون کو استحاضہ قرار دے۔

مسئلہ(۴۷۳): جو عورت عدد کی عادت رکھتی ہے اگر اسے اپنی عادت سے زیادہ خون آئے تو چاہے یہ خون دس دن سے تجاوز نہ کرے، احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ عادت کا عدد پورا ہو جانے کے بعد نفساء کے محرمات کو ترک کر دے اور مستحاضہ کے واجبات پر عمل پیرا ہو اور اگر ایک سے زیادہ بار خون آئے جبکہ درمیان میں پاک بھی ہو جائے تو عادت کے عدد کے برابر ایام کو نفاس اور درمیان کے پاکی کے ایام اور عادت کے بعد کے خون والے ایام میں احتیاط کرتے ہوئے نفساء پر حرام امور کو ترک کر دے اور مستحاضہ کے واجبات پر عمل کرے۔

مسئلہ(۴۷۳): اگر عورت خون نفاس سے پاک ہو جائے اور احتمال ہو کہ اس کے باطن میں خون نفاس ہے تو ضروری ہے کہ یا احتیاط کرتے ہوئے غسل بجالائے اور عبادات کو انجام دے یا استبراء کرے۔ بغیر استبراء کئے عبادات کو ترک کرنا جائز نہیں ہے۔ استبراء کا طریقہ مسئلہ ۴۶۳ میں بیان ہو چکا ہے اور اگر اپنی عادت بھول چکی ہے تو ضروری ہے سب سے زیادہ جس عدد کا احتمال ہو اسے اپنی عادت فرض کر لے۔

مسئلہ (۴۷۴): اگر عورت کو نفاس کا خون دس دن سے زیادہ آئے اور وہ حیض میں عدد کی عادت رکھتی ہو تو عادت کے برابر دنوں کی مدت نفاس اور باقی استحاضہ ہے۔ اگر عادت نہ رکھتی ہو تو دس دن تک نفاس اور باقی استحاضہ ہے۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو عورت عادت رکھتی ہو وہ عادت کے بعد کے دس دن سے اور جو عورت عادت نہ رکھتی ہو وہ دسویں دن کے بعد سے بچے کی پیدائش کے اٹھارویں دن تک استحاضہ کے افعال بجالئے اور وہ کام جو نفساء پر حرام ہیں انہیں ترک کرے۔

مسئلہ (۴۷۵): جو عورت حیض میں عدد کی عادت رکھتی ہو اگر اسے بچہ جننے کے بعد ایک مہینے سے زیادہ مدت تک لگا تار خون آتا رہے تو اس کی عادت کے دنوں کی تعداد کے برابر خون نفاس ہے اور جو خون، نفاس کے بعد دس دن تک آئے خواہ وہ وقت کی عادت بھی رکھتی ہو اور وہ خون اس کی ماہانہ عادت کے دنوں میں آیا ہو، استحاضہ ہے۔ مثلاً ایسی عورت جس کے حیض کی عادت ہر مہینے کی بیس تاریخ سے ستائیس تاریخ تک ہو اگر وہ مہینے کی دس تاریخ کو بچہ جنے اور ایک مہینے یا اس سے زیادہ مدت تک اسے متواتر خون آئے تو سترہویں تاریخ تک نفاس اور سترہویں تاریخ سے دس دن تک کا خون حتیٰ کہ وہ خون بھی جو بیس تاریخ سے ستائیس تاریخ تک اس کی عادت کے دنوں میں آیا ہے استحاضہ ہوگا اور دس دن گزرنے کے بعد جو خون اسے آئے اگر وہ وقت کی عادت رکھتی ہو اور خون اس کی عادت کے دنوں میں نہ آیا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی عادت کے دنوں کا انتظار کرے اگرچہ اس کے انتظار کی مدت ایک مہینہ یا ایک مہینے سے زیادہ ہو جائے اور خواہ اس مدت میں جو خون آئے اس میں حیض کی علامات ہوں۔ اگر وہ وقت کی عادت والی عورت نہ ہو اور اس کے لئے ممکن ہو تو ضروری ہے کہ ہر مہینے میں اپنے کنبے کی بعض عورتوں کے حیض کی جو صورت ہو مسئلہ ۴۷۷ میں بیان شدہ تفصیل کے مطابق وہی اپنے لئے قرار دے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو جو عدد اپنے لئے مناسب سمجھتی ہے اختیار کرے جس کی تفصیل مسئلہ ۴۴۹ میں بیان کی گئی ہے۔

مسئلہ (۴۷۶): جو عورت حیض میں عدد کے لحاظ سے عادت نہ رکھتی ہو اگر اسے بچہ جننے کے بعد سے ایک مہینے تک یا ایک مہینے سے زیادہ مدت تک خون آئے تو اس کے پہلے دس دن نفاس اور اگلے دس دن استحاضہ کے ہوں گے اور جو خون اسے اس کے بعد آئے ممکن ہے وہ حیض ہو اور ممکن ہے استحاضہ ہو اور حیض قرار دینے کے لئے ضروری ہے کہ اس حکم کے مطابق عمل کرے جس کا ذکر سابقہ مسئلے میں گزر چکا ہے۔

۵۔ غسل مس میت

مسئلہ (۴۷۷): اگر کوئی شخص ایسے مردہ انسان کے بدن کو مس کرے جو ٹھنڈا ہو چکا ہو اور جسے غسل نہ دیا گیا ہو یعنی اپنے بدن کا کوئی حصہ اس سے لگائے تو ضروری ہے کہ غسل مسِ میّت کرے خواہ اس نے نیند کی حالت میں مُردے کا بدن مس

کیا ہو یا بیداری کے عالم میں اور خواہ ارادی طور پر مس کیا ہو یا غیر ارادی طور پر، حتیٰ کہ اگر اس کا ناخن یا ہڈی مردے کے ناخن یا ہڈی سے مس ہو جائے تب بھی غسل کرنا ضروری ہے لیکن اگر مردہ حیوان کو مس کرے تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ (۴۷۸): جس مُردے کا تمام بدن ٹھنڈا نہ ہوا ہو اسے مس کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا خواہ اس کے بدن کا جو حصہ مس کیا ہو وہ ٹھنڈا ہو چکا ہو۔

مسئلہ (۴۷۹): اگر کوئی شخص اپنے بال مُردے کے بدن سے لگائے یا اپنا بدن مُردے کے بالوں سے لگائے یا اپنے بال مُردے کے بالوں سے لگائے تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

مسئلہ (۴۸۰): اگر بچہ مُردہ پیدا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس کی ماں غسل کرے اور اگر ماں مرگئی ہو تو بچہ کے لئے ضروری ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے احتیاط واجب کی بنا پر غسل کرے۔

مسئلہ (۴۸۱): اگر کوئی شخص ایسی میت کو مس کرے جسے تین غسل مکمل طور پر دیئے جا چکے ہوں تو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا لیکن اگر وہ تیسرا غسل مکمل ہونے سے پہلے اس کے بدن کے کسی حصے کو مس کرے تو ضروری ہے کہ غسل مس میت کرے، چاہے اس حصے کا غسل مکمل ہو چکا ہو تو خواہ اس حصے کو تیسرا غسل دیا جا چکا ہو اس شخص کے لئے غسل مس میت کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ (۴۸۲): اگر کوئی دیوانہ یا نابالغ بچہ میت کو مس کرے تو دیوانے پر عاقل ہونے اور بچے پر بالغ ہونے کے بعد غسل مس میت کرنا ضروری ہے اگر وہ ممیّز ہو تو اس کا غسل صحیح ہے۔

مسئلہ (۴۸۳): اگر کسی زندہ شخص کے بدن سے جسے غسل نہ دیا گیا ہو ایک حصہ جدا ہو جائے اور اس سے پہلے کہ جدا ہونے والے حصے کو غسل دیا جائے کوئی شخص اسے مس کرلے تو اگرچہ اس حصے میں ہڈی ہو غسل میت کرنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر میت ٹکڑے ٹکڑے ہو چکی ہو اور کوئی شخص ان تمام یا زیادہ تر حصوں کو مس کرے تو اس پر غسل واجب ہے۔

مسئلہ (۴۸۴): ایک ایسی ہڈی کے مس کرنے سے جسے غسل نہ دیا گیا ہو خواہ وہ مُردے کے بدن سے جدا ہوئی ہو یا زندہ شخص کے بدن سے، غسل واجب نہیں ہے۔ اور دانت خواہ وہ مُردے کے بدن سے جدا ہوئے ہوں یا زندہ شخص کے بدن سے ان کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ (۴۸۵): غسل مس میت غسل جنابت کی طرح ہے اس کے بعد وضو کی ضرورت بھی نہیں۔

مسئلہ (۴۸۶): اگر کوئی شخص کئی میتوں کو مس کرے یا ایک میت کو کئی بار مس کرے تو ایک غسل کافی ہے۔

مسئلہ (۴۸۷): جس شخص نے میت کو مس کرنے کے بعد غسل نہ کیا ہو اس کے لئے مسجد میں ٹھہرنا، بیوی سے جماع کرنا اور ان آیات کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہے، ممنوع نہیں ہے لیکن نماز اور اس جیسی عبادت کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔

دعائے توبہ اور وصیت:

توبہ واجب فوری ہے اور توبہ کے معنی ندامت اور پشیمانی اور یہ عزم کرنا کہ اب آئندہ اس گناہ کا کبھی مرتکب نہیں ہو گا کیا رحمت الٰہی ہے کہ جب انسان عمل بد کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کو سات ساعت کی مہلت دی جاتی ہے کہ اگر اس عرصہ میں وہ کوئی عمل خیر کرتا ہے یا استغفار بجالاتا ہے تو وہ عمل بد اس کے نامہ اعمال میں نہیں لکھا جاتا ہے اس لئے اگر گناہ کے واقع ہونے کے بعد سات ساعت کے درمیان اس استغفار کو پڑھے گا تو وہ گناہ اس کے نامۂ اعمال میں نہیں لکھا جائے گا۔

اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ.

اور بسند صحیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص سے شب و روز میں چالیس گناہ کبیرہ سرزد ہو جائیں اور وہ شخص از روئے ندامت و پشیمانی یہ استغفار پڑھے تو حق تعالیٰ ان گناہوں کو اپنے رحم سے معاف فرما دیتا ہے اور وہ استغفار یہ ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ وَ اَسْئَلُہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیَّ.

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کوئی عمل خیر اس سے بہتر نہیں کہ انسان ہر وقت محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجا کرے اس طرح اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت گناہوں سے توبہ کرتا رہے اور جس کا حق اپنے ذمہ رکھتا ہو ادا کرے اور وصیت کرتا رہے اگر قرض دار نہ ہو تو واجب حج بجالائے۔ عیال کے نان ونفقہ اور اپنی سواری کا مع آمد و رفت خرچ موجود ہو تو حج واجب ہو جاتا ہے۔ اور یہ سنت ہے کہ انسان ہمیشہ اپنا کفن مہیا رکھے تاکہ غافلوں میں محسوب نہ ہو۔ جب کفن پر نظر پڑتی ہے تو نامۂ اعمال میں حسنہ لکھا جاتا ہے اپنے کسب حلال سے کفن تیار کرے اور زوجہ کو اپنے مال میں سے کفن دے حدیث میں وارد ہے کہ اپنی اموات کو اچھا کفن دو کہ اسی کفن میں روز قیامت اپنی قبر سے اٹھیں گے مستحب ہے کہ کفن بیش قیمت ہو۔ اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے پہلے اپنے گناہوں پر نادم ہو اور دل سے توبہ کرے اور یہ ارادہ کرے کہ اگر زندہ رہوں گا تو آئندہ کبھی گناہ کا ارتکاب نہیں کروں گا غسل کرے اور دو رکعت نماز پڑھ کے یہ استغفار پڑھے۔

اِنِّیْٓ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ.

پھر کہے:

اُشْھِدُ اللہَ وَ جَمِیْعَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ حَمَلَۃِ عَرْشِہٖ وَ الْاَئِمَّۃِ

الْمَعْصُوْمِیْنَ وَ جَمِیْعِ خَلْقِهٖ اَنِّیْ نَادِمٌ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنِّیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ الْمَعَاصِیْ وَ مُعْتَرِفٌ بِهَا وَ اَنِّیْ عَازِمٌ عَلٰی اَنْ لَّا اَعُوْدَ اِلَیْهَا وَ قَدْ عَاهَدْتُّ اللّٰهَ عَلٰی ذَالِكَ اَلْفَ عَهْدٍ فِیْ عُنُقِیْ یُطَالِبُنِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ

گواہ کرتا ہوں میں خدا اور جمیع ملائکہ اور انبیاء اور رسولوں اور حاملان عرش کو اور ائمہ معصومین علیہم السلام کو اور جمیع مخلوقات کو کہ میں حقیقتاً شرمندہ ہوں اس امر پر کہ مجھ سے گناہ اور اور معصیتیں سرزد ہوئیں اور میں یہ اقرار کرتا ہوں اور میرا یہ ارادہ ہے کہ میں اب گناہوں کی طرف نہیں پلٹوں گا اور میں خدا کی قسم کھاتا ہوں اس پر کہ ہزار عہد میری گردن پر ہیں جس کا میں روز قیامت جواب دہ ہوں گا۔

اسکے بعد محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود پڑھے دعائے توبہ صحیفہ کاملہ میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے۔ اگر غسل و نماز کی طاقت نہ ہو تو فقط دعا پڑھ کے دل سے توبہ کرے۔ (امام سجاد علیہ السلام کی دعائے توبہ کی تلاوت کی جائے رجوع فرمائیں باب دعا میں) اور آثار موت ظاہر ہوں تو وصیت کرے اور جو حقوق خدا اور حقوق العباد اپنے ذمہ رکھتا ہو ادا کرے اور کسی پر نہ چھوڑے اور بعد ادائیگی حقوق اپنے مال کے تیسرے حصہ پر وصیت کرے کہ اپنے اقرباء مستحقین اور فقراء اور مساکین کو ملے اور سب امور خیر میں خرچ ہو برادران ایمانی سے بخشش طلب کرے۔ اگر کسی کو اذیت پہنچائی ہو یا کسی کی غیبت کی ہو تو بخشوائے اور اگر وہ موجود نہ ہوں تو لوگوں سے التماس کرے کہ اس کو راضی کر کے اس کے لئے استغفار کروائیں اپنے عیال اور اطفال کو توکل علی اللہ کسی امین وصی کے سپرد کرے پھر کفن مہیا کرے اور اس پر خاک تربت سے دعائے جوشن کبیر اور صغیر اور شہادتین لکھوائے۔ ہر مومن پر واجب ہے کہ اپنا اعتقاد درست رکھے اور اس طرح شہادت نامہ کے کپڑے پر کم از کم چالیس مومنین کی گواہی لکھوائے دعائے شہادت نامہ میں مرد کے لئے "شَهِدَ بِاِیْمَانِهٖ" اور عورت کے لئے "شَهِدَ بِاِیْمَانِهَا" لکھ کے مومنین ان الفاظ کے نیچے اپنا نام لکھ دیں پھر اس کپڑے کو کفن دیتے وقت سینہ پر رکھ دیں دعائے شہادت نامہ مرد کے لئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شَهِدَ الشُّهُوْدُ الْمُسَمُّوْنَ فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّ اَخَاهُمْ فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ....

(میت کا نام اور اس کے باپ کا لکھے) اَشْهَدَهُمْ وَ اسْتَوْدَعَهُمْ وَ اَقَرَّ عِنْدَهُمْ اَنَّهٗ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَنَّهٗ مُقِرٌّ بِجَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الرُّسُلِ وَ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰهِ اِمَامُهٗ وَ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُّلْدِهٖ اَئِمَّتُهٗ.

اور عورت کے لئے یہ عبارت لکھے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شَہِدَ الشُّہُوۡدُ الۡمُسَمُّوۡنَ فِیۡ ھٰذَا الۡکِتَابِ اَنَّ اُخۡتَہُمۡ فِی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ....

(میت کا نام اور اس کے باپ کا لکھے) اَشۡہَدَتۡہُمۡ وَ اسۡتَوۡدَعَتۡہُمۡ وَ اَقَرَّ عِنۡدَھُمۡ اَنَّہَا تَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ وَ اَنَّہَا مُقِرَّۃٌ بِجَمِیۡعِ الۡاَنۡبِیَآءِ وَ الرُّسُلِ وَ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ اِمَامُھَا وَ اَنَّ الۡاَئِمَّۃَ مِنۡ وُّلۡدِہٖ اَئِمَّتُہَا.

اور اس کے آگے جو دعا ہے وہ باقی تمام لکھے کیونکہ بقیہ دعا میں مرد و عورت کا فرق نہیں ہے۔

وَ اِنَّ اَوَّلَھُمُ الۡحَسَنُ ثُمَّ الۡحُسَیۡنُ وَ عَلِیُّ ابۡنُ الۡحُسَیۡنِ وَ مُحَمَّدُ ابۡنُ عَلِیٍّ وَ جَعۡفَرُ بۡنُ مُحَمَّدٍ وَ مُوۡسَی ابۡنُ جَعۡفَرٍ وَّ عَلِیُّ ابۡنُ مُوۡسٰی وَ مُحَمَّدُ ابۡنُ عَلِیٍّ وَ عَلِیُّ ابۡنُ مُحَمَّدٍ وَ الۡحَسَنُ ابۡنُ عَلِیٍّ وَ الۡقَآئِمُ الۡحُجَّۃُ عَلَیۡہِمُ السَّلَامُ وَ اَنَّ الۡجَنَّۃَ حَقٌّ وَ النَّارَ حَقٌّ وَ اَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیۡبَ فِیۡہَا وَ اَنَّ اللّٰہَ یَبۡعَثُ مَنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ جَآءَ بِالۡحَقِّ وَ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ وَ خَلِیۡفَتُہٗ مِنۡ بَعۡدِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ مُسۡتَخۡلِفُہٗ فِیۡ اُمَّتِہٖ مؤَدِّیًا بِاَمۡرِ رَبِّہٖ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی وَ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنۡتَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ وَ اَبۡنَیۡہَا الۡحَسَنِ وَ الۡحُسَیۡنِ اِبۡنَا رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَ سِبۡطَاہُ وَ اِمَامَا الۡھُدٰی وَ قَآئِدَ الرَّحۡمَۃِ وَ اَنَّ عَلِیًّا وَ الۡحَسَنًا وَ الۡحُجَّۃَ الۡقَآئِمِ عَلَیۡہِمُ السَّلَامُ اَئِمَّۃٌ وَ قَادَۃٌ وَ دُعَاۃٌ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ حُجَّۃٌ عَلٰی عِبَادِہٖ.

پس مومنین کو جمع کرے اور اپنا اعتقاد بیان کرے اور ان کی گواہی اس شہادت نامہ پر لکھوالے جس طرح ذکر کیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ وَ اَنَّ الۡجَنَّۃَ حَقٌّ وَ النَّارَ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیۡبَ فِیۡہَا وَ اَنَّ اللّٰہَ یَبۡعَثُ مَنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ.

جس وقت آثار موت واقع ہوں یہ دعا پڑھے یا کوئی پڑھادے کہ جان آسانی سے نکلے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ الْکَثِیْرَ مِنْ مَّعْصِیَتِكَ وَاقْبَلْ مِنِّیَ الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِكَ.

اور سنت ہے کہ یہ دعا پڑھادیں۔

یَا مَنْ یَّقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَ یَعْفُوْ عَنِ الْکَثِیْرِ اِقْبَلْ مِنِّیَ الْیَسِیْرَ وَ اعْفُ عَنِّیَ الْکَثِیْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.

حدیث معتبر میں وارد ہے جس کا آخری کلام لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہو وہ شخص داخل بہشت ہوگا اور سنت ہے کہ جو شخص جان کنی کے عالم میں ہو اس کو تنہا نہ چھوڑیں اور اعتقادات مکرر اس کو تلقین کریں، اگر وہ عربی نہ پڑھ سکے تو مضمون اس کا بیان کریں تا کہ اس پر شیطان قادر نہ ہو جائے اور اس کو دین حق سے نہ پھیر دے اور جس طرح ممکن ہو کلمات فرج اس کو پڑھادیں تا کہ آتش جہنم سے نجات کا باعث ہو۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَ مَا فِیْهِنَّ وَ مَا بَیْنَهُنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

اس کے بعد یہ عقائد اس کے سامنے بیان کریں (اگر مرد ہو تو) یَا عَبْدَ اللّٰهِ اذْكُرِ الْعَهْدَ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا (اور اگر عورت ہو تو) یَا اَمَةَ اللّٰهِ اذْكُرِی الْعَهْدَ الَّذِیْ فَارَقْتِنَا اس کے بعد کہے عَلَیْهِ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ. وَ اَنَّ الْخَلِیْفَةَ مِنْ بَعْدِهٖ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ سَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ثُمَّ وَلَدُهُ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَیْنُ ثُمَّ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ ثُمَّ مُحَمَّدُ ࣙالْبَاقِرُ ثُمَّ جَعْفَرُ ࣙالصَّادِقُ ثُمَّ مُوْسَی الْكَاظِمُ ثُمَّ عَلِیُّ ࣙالرِّضَا ثُمَّ مُحَمَّدُ ࣙالتَّقِیُّ ثُمَّ عَلِیُّ ࣙالنَّقِیُّ ثُمَّ الْحَسَنُ الْعَسْكَرِیُّ ثُمَّ الْخَلَفُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِیُّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ عَلٰی هٰذَا حَیْثُ وَ عَلٰی هٰذَا مُتَّ وَ عَلٰی هٰذَا تُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی.

اور اس کے پاس سورۂ یٰسین اور سورۂ والصّافات، سورۂ اعراف کی چوبیسویں آیت اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات

پڑھنا مستحب ہے بلکہ جتنا بھی قرآن مجید پڑھ سکیں پڑھیں اور دعائے عدیلہ پڑھیں اور پاؤں اس کے قبلہ کی طرف کر دیں اور حائض اور جنب اسکے نزدیک نہ جائیں کیونکہ ملائکہ نفرت کرتے ہیں اگر ان لوگوں کے سوا کوئی نہ ہو تو یہی لوگ خدمت کریں، جب یہ معلوم ہو جائے کہ روح اس کی اب مفارقت کرنے والی ہے تو اسے تنہا کر دیں سب ہٹ جائیں اگر جان کنی میں دشواری ہو تو جائے نماز یا اس مقام پر جہاں ہمیشہ نماز پڑھا کرتا تھا لٹا دیں اور کلمات فرج جن کا ذکر ہو چکا ہے دوبارہ پڑھائیں۔ جب روح مفارقت کرے تو سنت ہے کہ منہ اور آنکھیں بند کر دیں ہاتھوں کو اس کے پہلو کی طرف برابر کر دیں چادر اڑھا دیں شب ہو تو چراغ روشن رکھیں مومنین کو خبر کریں کہ جنازے کے ہمراہ ہوں۔ جنازہ اٹھانے میں جلدی کریں اگر شب ہو تو دن کا اور دن ہو تو شب کا انتظار نہ کریں۔ مگر مومنین کا انتظار جنازے کے ہمراہ جائز ہے۔ اگر میت حاملہ کی ہو اور بچہ اس کے شکم میں ہو تو اتنا انتظار واجب ہے کہ بایاں پہلو میت کا چاک کر کے بچہ نکال لیا جائے اور پھر وہ اسی مقام سے سی دیا جائے۔ یا اسی طرح کے دیگر مواقع میں تاخیر جائز ہے اس طرح اگر میت کو شب باش کریں تو اس کے نزدیک قرآن کی تلاوت کریں۔ جنازے کے آگے نہ چلیں، نہ سوار ہو کر جائیں، نہ جنازہ تیز قدم لے جائیں، یہ سب مکروہات میں سے ہیں۔ ہنسنا اور حرف باطل کہنا جائز نہیں گریبان اور کپڑے وغیرہ چاک کرنا غیر کے لئے جائز نہیں ہے مگر ماں باپ اور بھائی کے لئے جائز ہے۔ اور منہ پر طمانچے مارنا اور بال نوچنا کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔ اور سنت ہے کہ اور لوگ خصوصاً ہمسایہ کے واسطے صاحب مصیبت کے لئے تین دن کھانا بھیجیں اور تین دن سے زیادہ ماتم نہ کریں۔ مگر عورت شوہر کے مرنے میں چار مہینے دس دن سوگ کرے، رنگین کپڑے نہ پہنے اور زینت نہ کرے اور گھر سے باہر بغیر کسی ضرورت کے نہ نکلے۔

واجبات غسل وکفن:

معلوم ہونا چاہئے کہ غسل وکفن ونماز و دفن کرنا سب پر واجب ہے اگر ایک شخص سارے امور بجالائے تو سب سے ساقط ہو جائے گا اگر میت کا وارث موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر اور کوئی شخص ان امور کو انجام نہیں دے سکتا اور واجب ہے کہ مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے مگر زن و شوہر کے لئے بقول ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں۔ اور احتیاط یہ ہے کہ غسل دیتے وقت شرم گاہ پر آگے اور پیچھے کپڑا رکھیں تاکہ نگاہ نہ پڑے۔

جائز ہے کہ آقا کنیز کو غسل دے مگر وہ کنیز کسی کی زوجہ نہ ہو اور کنیز آقا کو غسل دے اس امر میں اختلاف ہے بہتر ہے کہ نہ دے۔ جائز ہے کہ مرد اجنبی تین برس کی دختر کو برہنہ اور عورت اجنبی تین برس کے پسر کو برہنہ غسل دے کچھ علماء نے پانچ برس بھی تجویز کیا ہے۔

اگر کسی مرد کی میت ہو اور یہ ممکن نہ ہو کہ مرد اسے غسل دے تو اس صورت میں ایک محرم عورت اس کو غسل دے سکتی ہے

پائجامہ پہنا کے اوراسی طرح اگرعورت کی میت ہوتو ایک مردمحرم اس کوغسل دے سکتا ہے۔ظاہراً محرم حالت مجبوری میں ایک دوسرے کوغسل دے سکتے ہیں۔مگراحتیاط یہ ہے کہ تاحدامکان مردکومرداورعورت کوعورت غسل دے۔

٦۔غسلِ میت:

میت کومقام غسل پر لائیں اور لاش کوتختہ پر رکھیں پاؤں قبلہ کی طرف ہوں، کپڑوں کو پاؤں کی طرف سے نکالیں اگر لباس تنگ ہوتو باذن ولی پھاڑ دیں اور مقام عورتین (شرم گاہوں) پر کپڑا ڈال دیں اگر نہر، دریا یا تالاب کے علاوہ غسل دیں تو ایک گڑھا پائینتی کھود دیں تا کہ غسل کا پانی اس میں جمع ہو سرہانے کو بلند رکھیں اور میت کے اطراف خیمہ وغیرہ سے سایہ کریں یہ تمام امور سنت ہیں۔

واجب ہے کہ پہلے میت کی تمام نجاست اور میل وکثافت میّت سے دور کریں۔غسل دینے والے دوشخص ہوں ایک میت پر پانی ڈالے اور دوسرا میت کو پھرائے اور نہلائے انگلیاں بہت آہستہ سے نرم کریں اگر ٹوٹنے کا خوف ہوتو رہنے دیں۔ پھرمیت کا آگا اور پیچھا اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر دھوئیں تا کہ مقام ستر پر ہاتھ نہ لگے۔اور بیری کی پتے یا اُشنان ایک گھاس کا نام ہےاس سے دھوئیں اور پانی بہت ڈالیں جو کہ پاک وصاف ہو اور میت کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کے بہت نرمی کے ساتھ کھینچیں کہ اگر فضلہ ہوتو باہر آجائے اگر کچھ نکلے تو پھر پاک کریں اگر حاملہ عورت ہو اور بچہ گرنے کا خوف ہوتو ہاتھ پیٹھ پر نہ کھینچیں۔

سنت ہے کہ سر اور ڈاڑھی کوغسل سے پہلے بیری کی پتی سے دھوئیں،

سنت ہے کہ دھونے والا ہاتھ اپنی کہنیوں تک دھوئے اور میت کے داہنی طرف روبقبلہ کھڑا ہو میت کو دونوں رانوں کے درمیان نہ لےمکروہ ہے اگر میت جنب یا حائض ہوتوغسل جنابت اور حیض بقصد استحباب دے یہ واجب نہیں ہے کیونکہ یہ غسل میت تمام غسلوں کے لئے کافی ہے۔

اب غسل شروع کرے ایک دوگھڑے پانی کے جس میں بیری کے پتے ملے ہوئے ہوں اس کو جب غسل دینے والا اور پانی ڈالنے والا پانی ڈالے تو دونوں نیت کریں کہ اس میت کوغسل دیتے ہیں ہم آب سدر سے (بیری کی پتوں والے پانی سے) اور آب کافور اور آب خالص سے واجب قربۃً الی اللہ اس کے بعد میت کا سرتین مرتبہ دھوئیں۔

بہتر یہ ہے کہ پہلے میت کے دائیں ہاتھ کی طرف سے میت کا سرآب سدر سے تین مرتبہ دھوئیں پھرمیت کے بائیں ہاتھ کی طرف سے کی طرف سرتین مرتبہ آب سدر سے دھوئیں پھرمیت کو بائیں کروٹ (الٹے ہاتھ کی طرف کرکے) داہنی طرف تین مرتبہ پانی ڈالیں اور ہر بار پانی کا سلسلہ قطع نہ کریں تا کہ پانی پاؤں تک پہنچ جائے۔

اور ہر بار پانی ڈالنے کے دوران میت کے پیٹ اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے جائیں اور آہستہ سے ملتے جائیں تاکہ پانی ہر جگہ پر خوب پہنچ جائے اور کوئی حصہ باقی نہ رہے۔

اور میت کے ہاتھ وغیرہ اس کے پہلو سے اٹھائیں تاکہ پانی میت کے زیر بغل پہنچ جائے میت کے اس مقام پر جہاں شرم گاہ پر کپڑا یا لنگی ہو آگے پیچھے اور ران وغیرہ تمام اعضاء پر پانی خوب جاری ہو اس کے بعد میت کو داہنی کروٹ (سیدھے ہاتھ کی طرف) لٹا کر بائیں طرف پانی ڈالیں جیسے پہلے بتایا ہے اسی طرح اس بار بھی کریں اور پانی ڈالنے والا یہ کوشش کرے کہ ہر جگہ پانی پہنچ جائے پھر میت کو پیٹھ کے بل لٹا دیں۔

اس کے بعد تمام برتن دھوئیں تاکہ آب سدر کا اثر نہ رہے یا دوسرے برتن استعمال کریں اور پھر غسل دینے والا اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے اور تھوڑا سا کافور مل کے اتنی ہی مقدار پانی میں ملا دیں کافور اتنا نہ ہو کہ پانی مضاف ہو جائے فقط اتنا ہو کہ کافور کی خوشبو پانی میں آنے لگے اور کپڑا ہاتھوں میں لپیٹ کر میت کا آگا پیچھا تین مرتبہ آب کافور سے دھوئے اور سر میت کا بلند کر کے ہاتھ پیٹ پر نرمی سے کھینچے کہ اگر فضلہ خارج ہو تو منہ سے نہ ہو۔

احتیاط یہ ہے کہ پھر دونوں شخص نیت کریں کہ اس میت کو غسل دیتے ہیں ہم آب کافور سے واسطے واجب قربۃً الی اللہ جس طرح غسل آب سدر سے دیا تھا اب اسی طرح آب کافور سے دے۔

جب اس سے بھی فارغ ہو جائیں تو آب خالص سے غسل دیں برتنوں کو دھو ڈالیں یا بدل دیں تاکہ کافور کا اثر نہ رہے پھر غسل دینے والا کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھوئے اور میت کا آگا پیچھا تین مرتبہ دھوئے آب خالص سے دونوں شخص نیت کریں کہ غسل دیتے ہیں ہم اس میت کو آب خالص سے واجب قربۃً الی اللہ اور اسی طرح تمام عمل انجام دیں اور غسل دیتے وقت نرمی سے میت پر ہاتھ کھینچیں اور پانی تمام بدن پر میت کے پہنچ جائے اگر خون یا نجاست نکلنے کا خوف ہو تو روئی فرج یا مبرز میں رکھیں اور ناک اور منہ میں بھی رکھ دیں پھر کپڑے سے میت کا بدن خشک کریں اگر کوئی ناخن یا بال اثنائے غسل میں میت سے جدا ہو جائے تو کفن میں رکھ دیں۔

اگر میت کا کوئی عیب دیکھیں تو کسی سے بیان نہ کریں اگر سدر یا کافور کسی مقام پر میسر نہ ہو تو تینوں غسل آب خالص سے دیں اگر میت مُحرم یعنی حالت احرام میں ہو تو آب کافور سے غسل نہ دیں اور نہ اس کا حنوط کریں۔

سنت ہے کہ ہر مرتبہ غسل دینے میں جب میت کو ایک جانب سے دوسری جانب پھیریں تو یہ کہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا بَدَنُ عَبْدِكَ الْمُؤْمِنِ وَ قَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَهٗ مِنْهُ وَفَرَّقْتَ بَيْنَهُمَا فَعَفْوُكَ عَفْوُكَ

اور عورت کے لئے اس طرح کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذا بَدَنُ اَمَتِكَ الْمُؤْمِنَةِ وَ قَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَھَا مِنْھَا وَفَرَّقْتَ بَيْنَھُمَا فَعَفْوُكَ عَفْوُكَ

احکام جنین:

جو بچہ شکم مادر سے ساقط ہو گیا ہو تو اس کو غسل و کفن و حنوط معمولی طور سے سب چاہئے مگر نماز اس کے لئے نہیں ہے۔ اور اگر چار مہینے سے کم ساقط ہوا ہے اور خلقت اس کی پوری نہیں ہے تو ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں اور اگر خلقت اس کی پوری ہو اگر چہ چار مہینے سے کم بھی ہو تو غسل و کفن و حنوط سب چاہئے

میت کو تیمّم دینا:

اگر پانی میسر نہ ہو یا میت کو غسل نہ دیا جا سکتا ہو بدن کے پھٹ جانے کے خوف سے اس وقت میت کو تیمّم دیں اور نیت یہ کریں کہ تیمّم دیتا ہوں میں اس میت کو بدلے میں آب سدر کے واجب قربۃً الی اللہ اس کے بعد تیمّم دے پھر نیت غسل آب کافوری کر کے دے پھر بدلے میں غسل آب خالص کی تیمّم کی نیت کر کے تیمّم دے ہر نیت کے بعد میت کے ہاتھوں کو خاک پر مارے اور میت کی پیشانی پر کھینچے اس کے بعد پشت دست پر بائیں اور داہنے ہاتھ کی اور احتیاط یہ ہے کہ ہر مرتبہ تیمّم دو ضربی دے ایک ضرب میت کی پیشانی کے واسطے اور دوسری ضرب دونوں ہاتھوں کی پشت کے لئے۔ اگر میت کو غسل جنابت کی احتیاج ہو تو پہلے تیمّم دو ضربی غسل جنابت کے دے لے پھر یہ تینوں تیمّم دے۔

میّت کو کفن دینا:

کفن دینا واجب ہے مثل غسل کے اور کفن پہنانے کے لئے بھی ولی کی اجازت ضروری ہے کفن غصبی ہر گز نہیں ہونا چاہئے اگر سوائے غصبی کفن کے کوئی اور کفن ممکن نہ ہو تو میت کو برہنہ دفن کر دینا لازم ہے اور مستحب ہے کہ کفن سفید ہو رنگین نہ ہو اور کفن کو سینے کے لئے ڈورا کفن ہی سے نکالنا مستحب ہے۔

کفن کو قینچی سے کاٹنا مکروہ ہے اور واجب ہے کہ کفن مال حرام سے نہ خریدا جائے۔ اور مستحب ہے کہ کفن اچھا، بیش قیمت دیا جائے حدیث میں ہے کہ روز قیامت اپنے اچھے کفن کی وجہ سے اموات باہم فخر کریں گے۔ کیوں کہ یہی کفن پہنے

ہوئے محشور ہوں گے۔

کفن کے پارچہ تین عدد واجب ہیں عورت ہو یا مرد۔ ایک لنگ یعنی لنگی اور یہ اتنی بڑی ہو کہ ناف سے پاؤں تک ڈھانک لے دوسرے پیراہن یعنی کفنی۔ یہ عرض میں بارہ گرہ اور طول میں سوا دو گز ہونا چاہئے بارہ گرہ پشت کے نیچے رہے اور باقی گردن سے پنڈلیوں تک پہنچ جائے۔

تیسرے چادر جو عرض میں ڈیڑھ گز کی ہونا چاہئے اور طول میں اڑھائی گز تا کہ تمام بدن کو لپیٹ لے اب سنّتی پارچوں میں مرد کے لئے ران پیچ ہے جو عرض میں دو بالشت تک اور طول میں چار ہاتھ تک، دوسرا عمامہ ہے جو عرض میں چار گرہ اور طول میں تین گز تخمیناً ہو اور عمامہ کے ساتھ تحت الحنک کا ہونا بھی ضروری ہے۔

عورت کے لئے سنّتی پارچوں میں ایک ران پیچ، دوسرے سینہ بند جو عرض میں آٹھ گرہ اور طول میں ڈیڑھ گز ہو تا کہ پشت پر گرہ بند سکے چوتھے اوڑھنی اور دوسری چادر کا دینا بھی سنت ہے۔ اگر ایک لکھی ہوئی ہو تو دوسری سادی ضرور ہو جو سب کے اوپر لپیٹی جائے

کفن پہنانے کا طریقہ:

کفن پہنانے اور حنوط کرنے کے لئے پہلے سادی چادر کسی پاک جگہ پر بچھا دیں اس پر دوسری چادر اگر لکھی ہو پھیلا دیں پھر کفنی گریبان پھاڑ کر اسی چادر پر بچھا دیں اور لکھی ہوئی آدھی کفنی سرہانے رہنے دیں پھر لنگی مقام ناف سے پنڈلیوں تک بچھا دیں پھر سرا ران پیچ کا پھاڑ کر برابر کمر کے رکھیں پھر میت کو کفن پر لٹا دیں اور وہ پھٹا سرا ران پیچ کا میت کی کمر میں باندھ دیں گرہ ناف پر ہونا چاہئے، اور روئی بہت سی آگے پیچھے رکھ دیں اس پر تھوڑا کافور چھڑکیں اور دوسرا سرا اس گرہ میں نکال کے کھینچ دیں مثل لنگوٹ کے کہ روئی نہ ہٹے اور دونوں پاؤں میت کے ملا دیں اور کپڑا لپیٹ دیں اور سرا کھونس دیں کہ کھل نہ جائے۔

پھر کافور ملیں نیت کریں کہ حنوط کرتا ہوں اس میت کو واجب قربۃً الی اللہ اور واجب ہے کہ سات اعضاء سجدہ یعنی پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنوں کی چپنیاں اور دونوں انگوٹھے پاؤں کے ان میں کافور مع سر بینی ملیں اور باقی جو بچے اس کو چھاتی پر ڈال دیں اور لکھا ہے کہ سب جوڑوں پر مل دیں کافور کا وزن تیرہ درہم موافق حنوط جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ساڑھے گیارہ ماشہ کافور کا وزن علاوہ کافور غسل ہونا چاہئے میّت چاہے بچہ کی ہو یا بڑے کی وزن کافور میں حکم دونوں کا برابر ہے۔

اس کے بعد لنگی باندھیں اگر میت عورت کی ہو تو پارچہ سینہ پر رکھ کر پشت پر گرہ دے دیں، کفنی پہنا دیں۔ اور مرد کے سر میں عمامہ باندھیں اس طرح کہ سرا اس کا تھوڑی کے نیچے لا کر گرہ دیں جسے تحت الحنک کہتے ہیں۔ اور داہنا سرا دائیں جانب

سینہ پر ڈالیں اور بایاں سرا بائیں جانب سینہ پر ڈالیں اور شہادت نامہ کو سینے پر رکھ دیں۔

اور ایک جریدہ (بیر کی تازہ لکڑی) داہنی طرف میت کے بدن سے ملا کر رکھیں اس طرح کے جریدے کا سرا گردن کے چنبر سے ملا ہو اور دوسرا جریدہ بائیں جانب رکھ دیں۔

یہ جریدے ہمراہ رکھنا سنت ہیں اور دونوں لکڑیاں تازہ درخت خرما، بیر یا بید یا انار کی ہوں ایک ہاتھ لمبی اور ان دونوں لکڑیوں پر خاک تربت سے شہادتیں لکھ کر روئی لپیٹ دیں۔ حدیث میں وارد ہے کہ جب تک یہ لکڑیاں تر رہیں گی مُردے پر عذاب نہیں ہوگا۔

اس کے بعد نیت کرے کہ ہم کفن دیتے ہیں اس میت کو واجب قربۃً الی اللہ پہلے چادر کا بایاں جانب میت پر ڈالیں پھر دایاں جانب چادر کا میت پر ڈالیں پھر اس کے بعد ایک دھجّی سے چادر کو سمیٹ کر باندھ دیں اور ایک دھجّی سے میت کی کمر کو باندھ دیں اور ایک دھجّی سے پاؤں پر تا کہ کفن کھل نہ جائے۔

کفن کے واسطے یہ ضروری ہے کہ میت کے اصل مال حلال سے ہو اور میت کا قرضہ وصیت اور اس کی میراث سب پر مقدم ہے اگر میت محتاج ہو اور کچھ نہ رکھتا ہو تو اس کے کپڑوں کو جو پہنے تھا پاک کر کے اس کو پہنا دیں یہی اس کا کفن ہوگا۔ اور اگر اس کے کپڑے بھی نہ ہوں تو غسل و نماز پڑھ کے برہنہ دفن کر دیں مگر سنت مؤکدہ ہے کہ مومنین اپنے پاس سے اس کا کفن مہیا کریں یہ ثواب عظیم ہے۔

عورت کا کفن اس کے شوہر پر واجب ہے اگر چہ عورت مال دار ہو۔ اور غلام کا کفن اس کے آقا پر واجب ہے اگر چہ غلام مالدار کیوں نہ ہو۔

نماز میّت:

نماز میت ہر مسلمان پر واجب ہے جسے خبر پہنچے اگر ایک شخص متوجہ ہو جائے تو سب پر ساقط ہے اور نماز واجب ہے ہر اثنا عشری بالغ میت پر جو بھی چھ برس کا تمام ہو جائے۔ نماز میت پڑھانے میں وارث اولیٰ تر ہے اگر وارث پیش نمازی کی لیاقت نہ رکھتا ہو جسے بہتر سمجھے اجازت دے اور اس نماز میں طہارت شرط نہیں ہے۔ جنب و حائض و بے وضو سب پڑھ سکتے ہیں لیکن احتیاطاً اگر سب شرائط مثل نماز یومیہ رکھے تو اولیٰ ہے اور سنت ہے کہ نماز پڑھنے والا وضو کرے اور واجب ہے کہ اگر میت مرد ہو تو رو بقبلہ ہو کر کھڑا ہو وسط جنازہ پر اور اگر میت عورت ہو تو برابر سینۂ میت کے اور لوگ اس کے پیچھے کھڑے ہوں اور نعلین کو پاؤں سے نکالیں۔

واجب ہے کہ نیت کریں کہ اس میت حاضر پر نماز پڑھتا ہوں میں واجب قربۃً الی اللہ اور دونوں ہاتھ دونوں کانوں تک

اٹھا کے پہلی تکبیر کہیں ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر کہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ.

پھر دوسری تکبیر کہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر کہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ.

پھر تیسری تکبیر کہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر کہیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَ الْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

پھر چوتھی تکبیر کہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر کہیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا. اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَ اِنْ كَانَ مُسِيْٓئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهٗ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْٓ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰٓى اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

اگر میت عورت کی ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَ ابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَ اَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا. اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهَا وَ اِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْٓ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰٓى اَهْلِهَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَ ارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

پھر پانچویں تکبیر کہیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ نماز تمام ہوئی ۔ نماز جنازہ مختصر بقدر واجب یہ ہے کہ نیت کے بعد پہلی تکبیر کہے اور پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دوسری مرتبہ تکبیر کہے اور

پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ تیسری مرتبہ تکبیر کہے اور پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ چوتھی تکبیر کے بعد مرد یا عورت ہر ایک کی نماز میں کہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِھٰذَا الْمَیِّتِ۔ اس کے بعد پانچویں تکبیر کہہ کے نماز تمام کرے۔

نماز جنازہ میں لازم ہے کہ ان دعاؤں کو ہر نمازی پڑھتا جائے اگرچہ پیش نماز کے پیچھے نماز پڑھیں اور پیش نماز کو چاہئے کہ ان دعاؤں کو باآواز بلند اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں تا کہ سب لوگ پڑھتے جائیں جو ماموین نماز جنازہ میں ساکت کھڑے رہتے ہیں ان کی نماز جنازہ صحیح نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے ماموین کو چاہئے کہ نماز جنازہ میں جو الفاظ پیش نماز باآواز بلند پڑھتا ہے چپکے چپکے پڑھیں اور سنت ہے کہ بعد فراغت نماز کہیں رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور سنت ہے کہ اسی جگہ پر ٹھہریں جب تک کہ جنازہ نہ اٹھائیں خصوصاً پیش نماز اگر میت نابالغ کی ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد کہیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَیْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَ فَرَطًا وَ اَجْرًا.

اگر میت ضعیف العقل کی ہو اور مذاہب کے درمیان تمیز نہ کرتا تھا یا مخالف حق تھا مگر شیعہ دشمنی نہ رکھتا تھا یا اہلبیتؑ سے عقیدت رکھتا تھا مگر ان کے دشمنوں سے برائت نہیں کرتا تھا تو چوتھی تکبیر کے بعد کہے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِھِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ.

اگر میت شیعہ نہ ہو اور دشمن اہلبیتؑ ہو اور نماز بضرورت پڑھنا پڑے تو بعد چوتھی تکبیر کہے:

اَللّٰھُمَّ اخْزِ عَبْدَكَ فِیْ عِبَادِكَ وَ بِلَادِكَ. اَللّٰھُمَّ اَصْلِهٖ حَرَّ نَارِكَ. اَللّٰھُمَّ اَذِقْهُ اَشَدَّ عَذَابِكَ فَاِنَّهٗ كَانَ یُوَالِیْ اَعْدَآئَكَ وَ یُعَادِیْ اَوْلِیَآئَكَ وَ یُبْغِضُ اَھْلَبَیْتِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

اور اگر مذہب میت کا معلوم نہ ہو تو بعد چوتھی تکبیر کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِهِ النَّفْسَ اَنْتَ اَحْیَیْتَھَا وَاَنْتَ اَمَتَّھَا اَللّٰھُمَّ وَلِّھَا مَا تَوَلَّتْ وَاحْشُرْھَا مَا مَنْ اَحَبَّتْ.

اگر کسی میت کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا گیا ہے تو احوط ہے کہ اس کی قبر پر نماز پڑھیں۔

مشایعت جنازہ:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جو مومن جنازہ کے ساتھ جاتا ہے تاکہ اس کو دفن کریں بحکم حق تعالی روز قیامت ستر ملک اس کے پاس آئیں گے اسکی ہمراہی کریں گے اور اس کے لئے استغفار کریں گے اس کی قبر سے تا روز حساب۔

اور فرمایا: جو شخص ایک طرف سے جنازے کو کاندھا دے گا پچیس گناہ کبیرہ اس کے بخش دیئے جائیں گے اگر چاروں طرف سے کاندھا دے گا تو وہ گناہوں سے باہر آجائے گا۔ اول دست راست (سیدھا ہاتھ) میت کا اپنے داہنے کاندھے پر رکھے اسکے بعد میت کا پائے راست (سیدھا پیر) اپنے داہنے کاندھے پر رکھے پھر میت کا پائے چپ (الٹا پیر) اپنے بائیں کاندھے پر رکھے پھر میت کا دست چپ (الٹا ہاتھ) اپنے بائیں کندھے پر رکھے۔ اگر دوبارہ کاندھا دینا چاہے تو پشت جنازہ جا کر اسی طرح بجالائے اور جنازہ اٹھانے کے وقت یہ کلمات دہرائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ.

اور جب جنازہ کو دیکھے تو یہ پڑھے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ صَدَقَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ. اَللّٰھُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَ تَسْلِیْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَۃِ وَ قَھَرَ عِبَادَہٗ بِالْمَوْتِ.

اور سنت ہے کہ قبر قد آدم یا گردن کی ہنسلی تک گہری کھودیں اور لحد کو قبلہ کی طرف اس وسعت سے کھودیں کہ آدمی بیٹھ سکے جب جنازہ قبر کے پاس پہنچے اگر مرد کا ہو تو نزدیک پائے قبر رکھیں اور اگر عورت کا ہو تو قبر کے برابر رکھیں ایک دم جنازہ کو قبر کے قریب نہ لے جائیں تین جگہ ٹھہر کر قبر کے قریب لے جائیں چوتھی مرتبہ قبر میں اتاریں جب جنازے کو قبر کے پاس رکھیں تو کہیں:

اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَ اَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ.

اور اگر جنازہ عورت کا ہو تو کہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَمَتُكَ وَ ابْنَۃُ عَبْدِكَ وَ ابْنَۃُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَ اَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ.

پھر پائین قبر جنازہ رکھ کر ایک ساعت صبر کریں تاکہ میّت سوال و جواب قبر کے لئے تہیّہ پکڑے جب قبر میں مرد کی میت کو اتاریں تو پہلے سر نیچا کر کے اس کی طرف سے اتاریں اگر عورت کی میت کو قبر میں اتاریں تو قبلہ کی طرف لا کر عرض قبر کی طرف برابر اتاریں سر نیچا نہ کریں جو شخص میت کا شانہ ہلائے وہ اپنے بند جامہ کو کھول دے آستینوں کے بٹن وغیرہ اور سر و پا

برہنہ ہونا چاہئے۔ بیٹے کی قبر میں باپ کا اترنا مکروہ ہے مگر دوسرے رشتہ داروں کے اترنے میں مضائقہ نہیں ہے۔ احتیاط یہ ہے کہ عورت کو قبر میں کوئی محرم اتارے اگر وہ نہ ہو تو عورت صالحہ اگر وہ بھی نہ ہو تو کوئی مرد صالح قبر میں اتارے۔ جب قبر میں میت کو رکھ چکیں تو بند ہائے کفن کھول دیں کہ میت کا منہ کھلا رہے اور داہنا رخسار زمین سے لگا دیں یا سجدہ گاہ یا صُرّہ خاک تربت کا منہ کے برابر رکھ دیں اور سر کے نیچے کے حصے کو مٹی سے بلند کر دیں اور کہیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

اور الحمد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس، قل ھو اللہ اور آیۃ الکرسی پڑھیں اور کہیں:

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَ صَاعِدْ عَمَلَهٗ وَلَقِّهٖ مِنْكَ رِضْوَانًا.

اور عورت کے واسطے یہ کہیں:

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَ صَاعِدْ عَمَلَهَا وَ لَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا.

بہتر ہے کہ جو شخص قبر میں اترے دونوں ہاتھ مثل قینچی کر کے اپنے داہنے ہاتھ سے میت کا داہنا کندھا اور اپنے بائیں ہاتھ سے میت کا بایاں کندھا پکڑ لے اور اس کو حرکت دیتا جائے اور دوسرا شخص قبر کے اوپر تلقین پڑھے۔

تلقین میت

میت مرد کے لئے تلقین

اِسْمَعْ، اِفْهَمْ، اِسْمَعْ، اِفْهَمْ، اِسْمَعْ، اِفْهَمْ، يَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ. (فلاں ابن فلاں کی جگہ میت کا اور اسکے باپ کا نام لے اور کہے:)

تو سن اور سمجھ اے فلاں بن فلاں۔

هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِيْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، وَ سَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَ خَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﷺ، وَ اَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ، وَ اِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعَالَمِيْنَ، وَ اَنَّ الْحَسَنَ، وَ الْحُسَيْنَ، وَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ، وَ جَعْفَرَ بْنَ

مُحَمَّدٍ، وَ مُوْسٰی بْنَ جَعْفَرٍ، وَ عَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی، وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ، وَ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ، وَ الْقَآئِمَ الْحُجَّۃَ الْمَھْدِیَّ، صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْھِمْ، اَئِمَّۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَ حُجَجُ اللہِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ، وَ اَئِمَّتُكَ اَئِمَّۃُ ھُدًی اَبْرَارٌ، یَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ (فلاں ابن فلاں کی جگہ میت کا اور اس کے باپ کا نام لے اور کہے:)

آیا تو اسی عہد پر قائم ہے جس پر تو ہمیں چھوڑ کر آیا ہے، یعنی یہ گواہی کہ نہیں ہے معبود مگر اللہ جو یکتا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، وہ نبیوں کے سردار اور پیغمبروں کے خاتم ہیں اور یہ کہ حضرت علی علیہ السلام مومنوں کے امیر اوصیاء کے سردار اور ایسے امام ہیں کہ اللہ نے ان کی اطاعت تمام جہانوں پر فرض کر دی ہے، نیز حسن وحسین، علی زین العابدین، محمد باقر، جعفر صادق، موسیٰ کاظم، علی رضا، محمد تقی، علی نقی، حسن عسکری اور حجت القائم مہدی علیہم السلام کہ ان سب پر خدا کی رحمت ہو، یہ مومنوں کے امام اور اللہ کی ساری مخلوق پر اس کی حجتیں ہیں۔ تیرے یہ امام ہدایت والے خوش کردار ہیں۔ اے فلاں بن فلاں

اِذَآ اَتَاكَ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَیْنِ مِنْ عِنْدِ اللہِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی، وَ سَئَلَكَ عَنْ رَّبِّكَ، وَعَنْ نَبِیِّكَ، وَعَنْ دِیْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ، وَعَنْ قِبْلَتِكَ، وَ عَنْ اَئِمَّتِكَ، فَلَا تَخَفْ وَ لَا تَحْزَنْ، وَ قُلْ فِیْ جَوَابِھِمَا، اَللہُ جَلَّ جَلَالُہٗ رَبِّیْ، وَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ نَبِیِّیْ، وَ الْاِسْلَامُ دِیْنِیْ، وَ الْقُرْاٰنُ كِتَابِیْ، وَ الْكَعْبَۃُ قِبْلَتِیْ، وَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِمَامِیْ، وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْمُجْتَبٰی اِمَامِیْ، وَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الشَّھِیْدُ بِكَرْبَلَآءَ اِمَامِیْ، وَعَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ اِمَامِیْ، وَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اِمَامِیْ، وَ جَعْفَرُ الصَّادِقُ اِمَامِیْ، وَ مُوْسَی الْكَاظِمُ اِمَامِیْ، وَعَلِیٌّ الرِّضَا اِمَامِیْ، وَمُحَمَّدٌ الْجَوَادُ اِمَامِیْ، وَ عَلِیٌّ الْھَادِیْ اِمَامِیْ، وَ الْحَسَنُ الْعَسْكَرِیُّ اِمَامِیْ، وَ الْحُجَّۃُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِیْ، ھٰٓؤُلَآءِ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ، اَئِمَّتِیْ وَ سَادَتِیْ وَ قَادَتِیْ، وَ شُفَعَآئِیْ بِھِمْ اَتَوَلّٰی، وَ مِنْ اَعْدَآئِھِمْ اَتَبَرَّاُ، فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ، ثُمَّ اِعْلَمْ یَا فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ (فلاں ابن فلاں کی جگہ میت کا اور اسکے باپ کا نام لے اور کہے:)

جب تیرے پاس دو مقرب فرشتے دو پیامبر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آئیں اور تجھ سے پوچھیں، تیرے رب تیرے نبی تیرے دین، تیری کتاب، تیرے قبلہ اور تیرے ائمہ کے متعلق تو ڈرمت اور ان کے

جواب میں کہہ کہ اللہ جل وجلالہ میرا رب ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہیں۔ اسلام میرا دین ہے، قرآن میری کتاب ہے، کعبہ میرا قبلہ ہے اور امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہما السلام میرے امام ہیں، ان کے بعد حسن مجتبیٰ علیہ السلام میرے امام ہیں اور حسین بن علی علیہما السلام جو کربلا میں شہید ہوئے میرے امام ہیں، علی زین العابدین علیہ السلام میرے امام ہیں، نبیوں کے علم پھیلانے والے محمد باقر علیہ السلام میرے امام ہیں جعفر صادق علیہ السلام میرے امام ہیں، موسیٰ کاظم علیہ السلام میرے امام ہیں، علی رضا علیہ السلام میرے امام ہیں، محمد تقی علیہ السلام جواد میرے امام ہیں، علی نقی ہادی علیہ السلام میرے امام ہیں، حسن عسکری علیہ السلام میرے امام ہیں حجت منتظر عجل اللہ فرجہ الشریف میرے امام ہیں۔ ان سب پر خدا کی رحمت ہو کہ یہی میرے امام میرے سردار، میرے پیشوا اور میرے شفیع ہیں، میں ان سے محبت کرتا ہوں، ان کے دشمنوں سے نفرت کرتا ہوں، دنیا وآخرت میں پس جان لے اے فلاں بن فلاں

اَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نِعْمَ الرَّسُوْلُ، وَ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، وَ اَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ، وَ اَنَّ مَا جَآءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَقٌّ، وَ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَ سُؤَالَ مُنْكَرٍ وَ نَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ، وَ الْبَعْثَ حَقٌّ، وَ النُّشُوْرَ حَقٌّ، وَ الصِّرَاطَ حَقٌّ، وَ الْمِيْزَانَ حَقٌّ، وَ تَطَآئُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ، وَ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَ النَّارَ حَقٌّ، وَ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا، وَ اَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ۔

یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بہترین رب ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین رسولؐ ہیں، امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ اور ان کی اولاد سے گیارہ امام بہترین ائمہ ہیں اور یہ کہ جس چیز کو لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے وہ حق ہے، موت حق ہے، قبر میں منکر ونکیر کا سوال کرنا حق ہے، قبروں سے اٹھنا حق ہے، حشر ونشر حق ہے، صراط حق ہے، میزان عمل حق ہے نامہ اعمال کا کھولا جانا حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور یقیناً قیامت آکر رہے گی اس میں شک نہیں اور خدا انہیں اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں۔

اس کے بعد کہے:

اَفَهِمْتَ يَا فُلَانُ؟ ثَبَّتَكَ اللهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكَ اللهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَرَّفَ اللهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَوْلِيَآئِكَ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ۔

اے فلاں کیا تو نے سمجھ لیا ہے؟ خدا تجھے اس مضبوط قول پر قائم رکھے خدا تجھے صراط مستقیم کی ہدایت کرے خدا اپنی رحمت کی قرارگاہ میں تیرے اور تیرے اولیاء کے درمیان جان پہچان کرائے۔

پھر کہے:

اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَ اصْعَدْ بِرُوْحِہٖ اِلَیْكَ وَ لَقِّہٖ مِنْكَ بُرْھَانًا. اَللّٰھُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ.

اے معبود! اس کی قبر کی دونوں اطراف کو کشادہ کر اس کی روح کو اپنی طرف اٹھالے اور اسے دلیل و برہان عطا فرما۔ اے معبود اسے معاف فرما، معاف فرما۔

پھر لحد کو لکڑی کے پٹروں یا پتھر سے بند کردیں تا کہ مٹی اندر نہ گرے اور قبر کو بند کرتے وقت پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِ وَحْدَتَہٗ وَ اٰنِسْ وَحْشَتَہٗ وَ اٰمِنْ رَوْعَتَہٗ وَ اَسْكِنْ اِلَیْہِ مِنْ رَّحْمَتِكَ رَحْمَۃً تُغْنِیْہِ بِھَا عَنْ رَّحْمَۃٍ مِّنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِمِیْنَ.

اے معبود! اس کی قبر کی دونوں اطراف کو کشادہ کر اس کی روح کو اپنی طرف اٹھالے اور اسے دلیل و برہان عطا فرما۔ اے معبود اسے معاف فرما، معاف فرما۔

میت عورت کے لئے تلقین:

اگر میت عورت کی ہو تو تلقین پڑھیں پھر کہیں:

اِسْمَعِیْ، اِفْھَمِیْ، اِسْمَعِیْ، اِفْھَمِیْ، اِسْمَعِیْ، اِفْھَمِیْ، یَا فُلَانَۃَ ابْنَ فُلَانٍ. (فلاں ابن فلاں کی جگہ میت کا اور اسکے باپ کا نام لے اور کہے:)

ھَلْ اَنْتِ عَلَی الْعَھْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا عَلَیْہِ، مِنْ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ، وَ سَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ، وَ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ، وَ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَ سَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ، وَ اِمَامٌ افْتَرَضَ اللہُ طَاعَتَہٗ عَلَی الْعَالَمِیْنَ، وَ اَنَّ الْحَسَنَ، وَ الْحُسَیْنَ، وَ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ، وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ، وَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَ مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ، وَ عَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی، وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ، وَ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ، وَ الْقَآئِمَ الْحُجَّۃَ الْمَھْدِیَّ، صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْھِمْ، اَئِمَّۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَ حُجَجُ اللہِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ، وَ اَئِمَّتُكِ اَئِمَّۃُ ھُدًی اَبْرَارٌ، یَا فُلَانَۃَ ابْنِ فُلَانٍ (فلاں ابن فلاں کی جگہ میت کا اور اس کے باپ کا نام لے اور کہے:)

اِذَآ اَتَاكِ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى، وَ سَئَلَكِ عَنْ رَّبِّكِ، وَعَنْ نَبِيِّكِ، وَعَنْ دِيْنِكِ وَ عَنْ كِتَابِكِ، وَ عَنْ قِبْلَتِكِ، وَ عَنْ اَئِمَّتِكِ، فَلَا تَخَافِيْ وَ لَا تَحْزَنِيْ، وَ قُلْ فِيْ جَوَابِهِمَا، اَللهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّيْ، وَ مُحَمَّدٌ ﷺ نَبِيِّيْ، وَ الْاِسْلَامُ دِيْنِيْ، وَ الْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ، وَ الْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ، وَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِمَامِيْ، وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ، وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَآءَ اِمَامِيْ، وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ اِمَامِيْ، وَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اِمَامِيْ، وَ جَعْفَرُ الصَّادِقُ اِمَامِيْ، وَ مُوْسَى الْكَاظِمُ اِمَامِيْ، وَعَلِيٌّ الرِّضَا اِمَامِيْ، وَمُحَمَّدٌ الْجَوَادُ اِمَامِيْ، وَ عَلِيٌّ الْهَادِيْ اِمَامِيْ، وَ الْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِيْ، وَ الْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِيْ، هٰؤُلَآءِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ، اَئِمَّتِيْ وَ سَادَتِيْ، وَ قَادَتِيْ، وَ شُفَعَآئِيْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى، وَ مِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّاُ، فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ، ثُمَّ اِعْلَمْ يَا فُلَانَةَ ابْنَ فُلَانٍ (فلاں ابن فلاں کی جگہ میت کا اور اسکے باپ کا نام لے اور کہے:)

اَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ نِعْمَ الرَّسُوْلُ، وَ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، وَ اَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ، وَ اَنَّ مَا جَآءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَ سُؤَالَ مُنْكَرٍ وَ نَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ، وَ الْبَعْثَ حَقٌّ، وَ النُّشُوْرَ حَقٌّ، وَ الصِّرَاطَ حَقٌّ، وَ الْمِيْزَانَ حَقٌّ، وَ تَطَآئُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ، وَ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَ النَّارَ حَقٌّ، وَ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا، وَ اَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ.

اس کے بعد کہے:

اَفَهِمْتِ يَا فُلَانَةُ (میت کا بمعہ ولدیت نام لیں) ثَبَّتَكِ اللهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكِ اللهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ عَرَّفَ اللهُ بَيْنَكِ وَ بَيْنَ اَوْلِيَآئِكِ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهٖ.

پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَ اصْعَدْ بِرُوْحِهَا اِلَيْكَ وَ لَقِّهَا مِنْكَ بُرْهَانًا. اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ.

پھر لحد کو لکڑی کے پٹروں یا پتھر سے بند کر دیں تا کہ مٹی اندر نہ گرے اور قبر کو بند کرتے وقت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ صِلْ وَحْدَتِھَا وَ اٰنِسْ وَحْشَتَھَا وَ اٰمِنْ رَوْعَتَھَا وَ اَسْکِنْ اِلَیْھَا مِنْ رَّحْمَتِکَ رَحْمَۃً تُغْنِیْھَا بِھَا عَنْ رَّحْمَۃٍ مِّنْ سِوَاکَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُکَ لِلظَّالِبِیْنَ.

پھر سنت ہے کہ سب لوگ سوائے اقربا کے مٹی ڈالیں پشت دست سے تین مرتبہ اور یہ کہتے جائیں:

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصدِیْقًا بِکِتَابِکَ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللہُ وَ رَسُوْلُہٗ و صَدَقَ اللہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَمَا زَادَنَا اِلَّا اِیْمَانًا وَتَسْلِیْمًا

سنّت ہے بقدر چار انگل یا ایک بالشت قبر کو بلند کریں چوکور برابر رکھیں پھر پانی قبر پر ڈالیں اور پانی ڈالنے والا رو بقبلہ کھڑا ہو ابتدا پیش سر سے کرکے پاؤں تک لائے پھر درمیان قبر پانی چھڑکے، اور پانی متصل ڈالے درمیان میں قطع نہ کرے اور اس کے بعد رو بقبلہ نزدیک سر میت بیٹھ کر قبر پر انگلیاں ہاتھوں کی کھلی ہوئی رکھیں اور زور کریں کہ قبر کی مٹی پر انگلیوں کے نشان بن جائیں اور یہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَاصْعَدْ اِلَیْکَ رُوْحَہٗ وَلَقِّہٖ مِنْکَ رِضْوَانًا وَاَسْکِنْ قَبْرَہٗ مِنْ رَحْمَتِکَ مَا تُغْنِیْہِ بِہٖ عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ.

اور عورت کے واسطے یہ پڑھیں

اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَاصْعَدْ اِلَیْکَ رُوْحَھَا وَلَقِّھَا مِنْکَ رِضْوَانًا وَاَسْکِنْ قَبْرِھَا مِنْ رَحْمَتِکَ مَا تُغْنِیْھَا بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ.

پھر سات مرتبہ سورۂ انا انزلنا پڑھیں اور جب لوگ ہٹ جائیں تو خویشان میت میں سے نزدیک قبر سر میت بیٹھ کر باآواز بلند دوبارہ تلقین پڑھیں اگر کسی کو اجازت دیں تو یہ بھی بہتر ہے، اور قبر پختہ کرنا مکروہ ہے نشان قبر کے واسطے ایک پتھر سرہانے قبر نصب کر دیں اگر قبر دھنس جائے تو مٹی ڈال دیں قبر کھول کے تعمیر نہ کریں۔

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ حق تعالیٰ شکستہ دلوں اور ٹوٹی ہوئی قبروں کو دوست رکھتا ہے۔ اور حالت اختیار میں دو میتوں کو ایک قبر میں دفن کرنا مکروہ ہے۔ اور میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا مکروہ ہے۔ مگر مشاہد مشرفہ ائمہ معصومین علیہم السلام میں دفن کرنے کے لئے جانا بہتر ہے اور قبر پر بیٹھنا اور قبر پر سے راستہ چلنا مکروہ ہے۔ میت کو بعد دفن کھولنا جائز نہیں ہے مگر چند صورت میں:

(۱) اگر کوئی قیمتی شے قبر میں رہ گئی ہو

(۲) اگر میت کو غصبی زمین میں دفن کیا ہو اور مالک زمین کسی طرح راضی نہ ہو

(۳) اگر میت کو غصبی کفن دیا ہو اور مالک کفن کسی طرح راضی نہ ہو

(۴) اگر میت کو بلا غسل و کفن دفن کر دیا ہو مگر اس صورت میں شرط ہے کہ میت کا بدن سالم ہو اور پوشیدہ نہ ہو گیا ہو اور اس کا قیاس مدت دفن سے ہو سکتا ہے۔

محتضر کے احکام:

مسئلہ (۴۸۸): جو شخص جان کنی کے عالم میں ہو اسے تنہا چھوڑنا، کوئی بھاری چیز اس کے پیٹ پر رکھنا، جنب اور حائض کا اس کے قریب ہونا، اسی طرح اس کے پاس زیادہ باتیں کرنا، رونا اور صرف عورتوں کو چھوڑنا مکروہ ہے۔

مرنے کے بعد کے احکام:

مسئلہ (۴۸۹): مستحب ہے کہ مرنے کے بعد میت کی آنکھیں اور ہونٹ بند کر دیئے جائیں، اور اس کی ٹھوڑی کو باندھ دیا جائے، نیز اس کے ہاتھ اور پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں اور اس کے اوپر کپڑا ڈال دیا جائے۔ اگر موت رات کو واقع ہو تو جہاں موت واقع ہوئی ہو وہاں چراغ جلائیں (روشنی کر دیں) اور جنازے میں شرکت کے لئے مومنین کو اطلاع دیں اور میت کو دفن کرنے میں جلدی کریں لیکن اگر اس شخص کے مرنے کا یقین نہ ہو تو انتظار کریں تا کہ صورت حال واضح ہو جائے۔ علاوہ ازیں اگر میت حاملہ ہو اور بچہ اس کے پیٹ میں زندہ ہو تو ضروری ہے کہ دفن کرنے میں اتنا توقف کریں کہ اس کا پہلو چاک کر کے بچہ باہر نکال لیں اور پھر اس کو سی دیں۔

غسل، کفن، نماز میت اور دفن کا وجوب:

مسئلہ (۴۹۰): مسلمان کا غسل، حنوط، کفن نماز میت اور دفن خواہ وہ اثناعشری نہ بھی ہو اس کے ولی پر واجب ہے ضروری ہے کہ ولی خود ان کاموں کو انجام دے یا کسی دوسرے کو ان کاموں کے لئے معین کرے اگر کوئی شخص ان کاموں کو ولی کی اجازت سے انجام دے تو ولی پر سے وجوب ساقط ہو جاتا ہے بلکہ اگر دفن اور اس کی مانند دوسرے امور کو کوئی شخص ولی کی اجازت کے بغیر انجام دے تب بھی ولی سے وجوب ساقط ہو جاتا ہے اور ان امور کو دوبارہ انجام دینے کی ضرورت نہیں اور اگر میت کا کوئی ولی نہ ہو یا ولی ان کاموں کو انجام دینے سے منع کرے تب بھی باقی مکلّف لوگوں پر واجب کفائی ہے کہ میت کے ان کاموں کو انجام دیں اور اگر بعض مکلف لوگوں نے انجام دیا تو دوسروں پر سے وجوب ساقط ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی بھی انجام نہ دے تو تمام مکلف لوگ گنہگار رہوں گے اور ولی کے منع کرنے کی صورت میں اس سے اجازت لینے کی شرط ختم ہو جاتی

ہے۔

مسئلہ(۴۹۱): اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ میت کا غسل یا کفن یا نماز غلط طریقے سے ہوا ہے تو ضروری ہے کہ ان کاموں کو دوبارہ انجام دے لیکن اگر اسے باطل ہونے کا گمان ہو یا شک ہو کہ درست تھا یا نہیں تو پھر اس بارے میں کوئی اقدام کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ(۴۹۲): عورت کا ولی اس کا شوہر ہے اور عورت کے علاوہ وہ اشخاص کہ جن کو میت سے میراث ملتی ہے اسی ترتیب سے جس کا ذکر میراث کے مختلف طبقوں میں آئے گا دوسروں پر مقدم ہیں۔ میت کا باپ میت کے بیٹے پر، میت کا دادا اس کے بھائی پر، میت کا پدری و مادری بھائی اس کے صرف پدری بھائی یا مادری بھائی پر، اس کا پدری بھائی اس کے مادری بھائی پر اور اس کے چچا کے اس کے ماموں پر مقدم ہونے میں اشکال ہے چنانچہ اس سلسلے میں احتیاط کے (تمام) تقاضوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ہاں اگر ولی ایک سے زیادہ ہوں تو ان میں کسی ایک کی اجازت کافی ہے۔

مسئلہ(۴۹۳): اگر مرنے والا اپنے غسل، کفن، دفن اور نماز کے لئے اپنے ولی کے علاوہ کسی اور کو مقرر کرے تو ان امور کی ولایت اسی شخص کے ہاتھ میں ہے اور یہ ضروری نہیں کہ جس شخص کو میت نے وصیت کی ہو، وہ خود ان کاموں کو انجام دینے کا ذمہ دار بنے اور اس وصیت کو قبول کرے لیکن اگر قبول کرلے تو ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے۔

غسل میت کی کیفیت:

مسئلہ(۴۹۴): میت کو ترتیب سے تین غسل دینے واجب ہیں: پہلا ایسے پانی سے جس میں بیری کے پتے ملے ہوئے ہوں، دوسرا ایسے پانی سے جس میں کافور ملا ہوا ہو اور تیسرا خالص پانی سے۔

مسئلہ(۴۹۵): ضروری ہے کہ بیری اور کافور نہ اس قدر زیادہ ہوں کہ پانی مضاف ہو جائے اور نہ اس قدر کم ہوں کہ یہ کہا جا سکے کہ بیری اور کافور اس پانی میں نہیں ملائے گئے ہیں۔

مسئلہ(۴۹۶): اگر بیری اور کافور اتنی مقدار میں نہ مل سکیں جتنی کہ ضروری ہے تو احتیاط مستحب کی بنا پر جتنی مقدار میسر آئے پانی میں ڈال دی جائے۔

مسئلہ(۴۹۷): اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں مر جائے تو اسے کافور کے پانی سے غسل نہیں دینا چاہئے بلکہ اس کے بجائے خالص پانی سے غسل دینا چاہئے لیکن اگر وہ حج تمتع کا احرام ہو اور وہ طواف، نماز طواف اور سعی کو مکمل کر چکا ہو یا حج قران یا افراد کے احرام میں ہو اور سر منڈا چکا ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس کو کافور کے پانی سے غسل دینا ضروری ہے۔

مسئلہ(۴۹۸): اگر بیری یا کافور یا ان میں سے کوئی ایک نہ مل سکے یا اس کا استعمال جائز نہ ہو مثلاً یہ کہ غصبی ہو تو احتیاط کی

بنا پر ضروری ہے کہ اسے ایک تیمّم کرایا جائے اور ان میں سے ہر اس چیز کے بجائے جس کا ملنا ممکن نہ ہو میت کو خالص پانی سے غسل دیا جائے۔

مسئلہ(۴۹۹): جو شخص میت کو غسل دے ضروری ہے کہ وہ عقل مند اور مسلمان ہو اور احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ وہ اثنا عشری ہو۔ نیز یہ ضروری ہے کہ غسل کے مسائل سے بھی واقف ہو۔ ممیّز بچہ اگر غسل کو صحیح طریقے سے انجام دے سکتا ہو تو اس کا غسل دینا بھی کافی ہے۔ چنانچہ اگر غیر اثنا عشری مسلمان کی میت کو اس کا ہم مذہب اپنے مذہب کے مطابق غسل دے تو مومن اثنا عشری سے ذمہ داری ساقط ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ اثنا عشری شخص میت کا ولی ہو تو اس صورت میں اس سے ذمہ داری ساقط نہیں ہوتی۔

مسئلہ(۵۰۰): جو شخص غسل دے ضروری ہے کہ وہ قربت کی نیت رکھتا ہو اور یہ کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کی نیت سے غسل دے۔

مسئلہ(۵۰۱): مسلمان بچے کو خواہ وہ ولد الزنا کیوں نہ ہو غسل دینا واجب ہے اور کافر اور اس کی اولاد کا غسل، کفن اور دفن واجب نہیں ہے۔ کافر کا بچہ اگر ممیّز ہو اور اسلام کا اظہار کرتا ہو تو وہ مسلمان ہے اور جو شخص بچپن سے دیوانہ ہو اور دیوانگی کی حالت میں ہی بالغ ہو جائے اگر اس کا باپ یا ماں مسلمان ہو تو ضروری ہے کہ اسے غسل دیں۔

مسئلہ(۵۰۲)؛ اگر ایک بچہ چار مہینے یا اس سے زیادہ ہو کر ساقط ہو جائے تو اسے غسل دینا ضروری ہے بلکہ اگر چار مہینے سے بھی کم کا ہو لیکن اس کا پورا بدن بن چکا ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کو غسل دینا ضروری ہے۔ ان دونوں صورتوں کے علاوہ اس کو کپڑے میں لپیٹ کر بغیر غسل دیئے دفن کر دینا چاہئے۔

مسئلہ(۵۰۳): اگر میت کے بدن کے کسی حصے پر عین نجاست ہو تو ضروری ہے کہ اس حصے کو غسل دینے سے پہلے عین نجاست دور کرے اور اولیٰ یہ ہے کہ غسل شروع کرنے سے پہلے میت کا تمام بدن پاک کر لیا جائے۔

مسئلہ(۵۰۴): غسل میت غسل جنابت کی طرح ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک کہ میت کو غسل ترتیبی دینا ممکن ہو غسل ارتماسی نہ دیا جائے اور غسل ترتیبی میں بھی ضروری ہے کہ داہنی طرف کو بائیں طرف سے پہلے دھویا جائے۔

مسئلہ(۵۰۵): میت کو غسل دینے کی اجرت لینا احتیاط کی بنا پر حرام ہے اور اگر کوئی شخص اجرت لینے کے لئے میت کو اس طرح غسل دے کہ یہ غسل دینا قصد قربت کے منافی ہو تو غسل باطل ہے لیکن غسل کے ابتدائی کاموں کی اجرت لینا حرام نہیں ہے۔

مسئلہ(۵۰۶): میت کے غسل میں جبیرہ غسل جائز نہیں ہے اور اگر پانی میسر نہ ہو یا اس کے استعمال میں کوئی رکاوٹ ہو تو ضروری ہے کہ غسل کے بدلے میت کو ایک تیمّم کرائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ تین تیمّم کرائے جائیں۔

مسئلہ(۵۰۷): جو شخص میت کو تیمّم کرار ہا ہو اسے چاہئے کہ اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور میت کے چہرے اور ہاتھوں کی پشت پر پھیرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو میت کو اس کے اپنے ہاتھوں سے بھی تیمّم کرائے۔

کفن کے احکام:

مسئلہ(۵۰۸): مسلمان میت کو تین کپڑوں کا کفن دینا ضروری ہے جنہیں لنگ، کرتہ اور چادر کہا جاتا ہے۔

مسئلہ(۵۰۹): عورت کے کفن کی ذمہ داری شوہر پر ہے خواہ عورت اپنا مال بھی رکھتی ہو۔ اسی طرح اگر عورت کو اس تفصیل کے مطابق جو طلاق کے احکام میں آئے گی طلاق رجعی دی گئی ہو اور وہ عدت ختم ہونے سے پہلے مر جائے تو شوہر کے لئے ضروری ہے کہ اسے کفن دے۔ اگر شوہر بالغ نہ ہو یا دیوانہ ہو تو شوہر کے ولی کو چاہئے اس کے مال سے عورت کو کفن دے۔

مسئلہ(۵۱۰): اگر میت کے پاس کفن کا انتظام کرنے کے لئے کوئی مال نہ ہو تو اسے برہنہ دفن کر دینا جائز نہیں ہے بلکہ بنا بر احتیاط مسلمانوں پر واجب ہے کہ اسے کفن پہنائیں۔ یہ جائز ہے کہ اس کے اخراجات کو زکات کی بابت میں حساب کر لیا جائے۔

مسئلہ(۵۱۱): اگر میت کا کفن اس کی اپنی نجاست یا کسی دوسری نجاست سے نجس ہو جائے اور اگر ایسا کرنے سے کفن ضائع نہ ہوتا ہو تو جتنا حصہ نجس ہوا سے دھونا یا کاٹنا ضروری ہے خواہ میت کو قبر ہی میں کیوں نہ اتارا جا چکا ہو۔ اگر اس کا دھونا یا کاٹنا ممکن نہ ہو لیکن بدل لینا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ بدل لیں۔

حنوط کے احکام:

مسئلہ(۵۱۲) غسل دینے کے بعد واجب ہے کہ میت کو حنوط کیا جائے یعنی اس کی پیشانی، دونوں ہتھیلیوں دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں پر کافور اس طرح لگائیں کچھ کافور اس پر باقی رہے چاہے اسے ملا بھی نہ گیا ہو۔ اور مستحب یہ ہے کہ میت کی ناک پر بھی کافور ملا جائے۔ ضروری ہے کہ کافور پسا ہوا، تازہ، پاک اور مباح (غیر غصبی) ہو اگر پرانا ہونے کی وجہ سے اس کی خوشبو زائل ہو گئی ہو تو کافی نہیں۔

مسئلہ(۵۱۳): اعتکاف میں بیٹھے ہوئے شخص اور ایسی عورت جس کا شوہر مر گیا ہو اور ابھی اس کی عدت باقی ہو اگر چہ خوشبو لگانا ان کے لئے حرام ہے لیکن ان میں سے کوئی مر جائے تو اسے حنوط کرنا واجب ہے۔

مسئلہ(۵۱۴): احتیاط مستحب یہ ہے کہ میت کو مشک، عنبر، عود اور دوسری خوشبوئیں نہ لگائیں اور انہیں کافور کے ساتھ بھی

نہ ملایا جائے۔

مسئلہ(۵۱۵): مستحب ہے کہ سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی مٹی کی کچھ مقدار کافور میں ملالی جائے لیکن اس کافور کو ایسے مقامات پر نہیں لگانا چاہئے جہاں لگانے سے خاک شفا کی بے حرمتی ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ خاک شفا اتنی زیادہ نہ ہو کہ جب وہ کافور کے ساتھ مل جائے تو اسے کافور نہ کہا جاسکے۔

مسئلہ(۵۱۶): مستحب ہے کہ دو تر و تازہ ٹہنیاں میت کے ساتھ قبر میں رکھی جائیں۔

نماز میت کے احکام:

مسئلہ(۵۱۷): ہر مسلمان کی میت پر اور ایسے بچے کی میت پر جو اسلام کے حکم میں ہو اور پورے چھ سال کا ہو چکا ہو نماز پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ(۵۱۸): ضروری ہے کہ میت کی نماز اسے غسل دینے، حنوط کرنے اور کفن پہنانے کے بعد پڑھی جائے اور اگر ان امور سے پہلے یا ان کے دوران پڑھی جائے تو ایسا کرنا خواہ بھول چوک یا مسئلے سے لاعلمی کی بنا پر ہی کیوں نہ ہو کافی نہیں ہے۔

مسئلہ(۵۱۹): جو شخص میت کی نماز پڑھنا چاہے اس کے لئے ضروری نہیں کہ اس نے وضو، غسل یا تیمّم کیا ہو اور اس کا بدن اور لباس پاک ہوں اور اگر لباس غصبی ہو تب بھی کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ بہتر ہے کہ ان تمام چیزوں کا لحاظ رکھے جو دوسری نمازوں میں لازمی ہیں۔

مسئلہ(۵۲۰): ضروری ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ میت کے مقام سے اونچی یا نیچی نہ ہو لیکن معمولی پستی یا بلندی میں کوئی حرج نہیں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز میت پڑھنے کی جگہ غصبی نہ ہو۔

مسئلہ(۵۲۱): ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والا میت سے دور نہ ہو لیکن جو شخص نماز میت با جماعت پڑھ رہا ہو اگر وہ میت سے دور ہو جبکہ صفیں باہم متصل ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ(۵۲۲): ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والا میت کے سامنے کھڑا ہو لیکن جماعت کی صورت میں ان لوگوں کی نماز میں جو میت کے سامنے نہ ہوں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ(۵۲۳): ضروری ہے کہ میت اور نماز پڑھنے والے کے درمیان پردہ، دیوار یا کوئی اور ایسی چیز حائل نہ ہو لیکن اگر میت تابوت میں یا ایسی ہی کسی اور چیز میں رکھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ(۵۲۴): ضروری ہے کہ نماز میت کھڑے ہو کر اور قربت کی نیت سے پڑھی جائے اور نیت کرتے وقت میت کو معین کر لیا جائے مثلاً نیت کر لی جائے کہ میں اس میت پر قُربَۃً اِلَی اللہ نماز پڑھ رہا ہوں۔ اور احتیاط واجب کی بنا پر ضروری

ہے کہ یومیہ نمازوں میں حالت قیام میں جو استقرار ضروری ہے اس کا خیال رکھا جائے

مسئلہ(۵۲۵): اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا کوئی شخص نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ(۵۲۶) اگر مرنے والے نے وصیت کی ہو کہ کوئی مخصوص شخص اس کی نماز پڑھائے تو اس کے لئے ولی سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے، اگرچہ بہتر ہے۔

مسئلہ(۵۲۷): بعض فقہاء کے نزدیک میت پر کئی دفعہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ لیکن یہ بات ثابت نہیں ہے اور اگر میت کسی صاحب علم وتقویٰ کی ہو تو بغیر کسی اشکال کے مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ(۵۲۸): اگر میت کو جان بوجھ کر یا بھول چوک کی وجہ سے یا کسی ڈر کی بنا پر بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا جائے یا دفن کر دینے کے بعد پتا چلے کہ جو نماز اس پر پڑھی جا چکی ہے وہ باطل ہے تو میت پر نماز پڑھنے کے لئے اس کی قبر کھولنا جائز نہیں لیکن جب تک اس کا بدن پاش پاش نہ ہو جائے اور جن شرائط کا نماز میت کے سلسلے میں ذکر آچکا ہے ان کے ساتھ رجاء کی نیت سے اس کی قبر پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ(۵۲۹): ضروری ہے کہ تکبیریں اور دعائیں تسلسل کے ساتھ یکے بعد دیگرے اس طرح پڑھی جائیں کہ نماز اپنی شکل نہ کھودے۔

مسئلہ(۵۳۰): جو شخص میت کی نماز باجماعت پڑھ رہا ہو خواہ وہ مقتدی ہو ضروری ہے کہ اس کی تکبیریں اور دعائیں بھی پڑھے۔

نماز میت کے مستحبات:

مسئلہ(۵۳۱): چند چیزیں نماز میت میں مستحب ہیں:

(۱) نماز میت پڑھنے والے نے وضو، غسل یا تیمّم کیا ہو اور احتیاط اس میں ہے کہ جب وضو اور غسل کرنا ممکن نہ ہو یا اسے خدشہ ہو کہ اگر وضو یا غسل کرے گا تو نماز میت میں شریک نہ ہو سکے گا۔

(۲) اگر میت مرد ہو تو امام یا جو شخص اکیلا میت پر نماز پڑھ رہا ہو میت کے بدن کے درمیانی حصے کے سامنے کھڑا ہو اور اگر میت عورت ہو تو اس کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔

(۳) نماز ننگے پاؤں پڑھی جائے۔

(۴) ہر تکبیر میں ہاتھوں کو بلند کیا جائے۔

(۵) نمازی اور میت کے درمیان اتنا فاصلہ کم ہو کہ اگر ہوا نمازی کے لباس کو حرکت دے تو وہ جنازے کو جا چھوئے۔

(۶) نماز میت جماعت کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۷) امام تکبیریں اور دعائیں بلند آواز سے پڑھے اور مقتدی آہستہ پڑھیں۔

(۸) نماز با جماعت میں مقتدی خواہ ایک شخص ہی کیوں نہ ہو امام کے پیچھے کھڑا ہو۔

(۹) نماز پڑھنے والا میت اور مومنین کے لئے کثرت سے دعا کرے۔

(۱۰) با جماعت نماز سے پہلے تین مرتبہ الصلوٰۃ کہے۔

(۱۱) نماز ایسی جگہ پڑھی جائے جہاں نماز میت کے لئے لوگ زیادہ تر جاتے ہیں۔

(۱۲) اگر حائض نماز میت جماعت کے ساتھ پڑھے تو اکیلی کھڑی ہو اور نمازیوں کی صف میں نہ کھڑی ہو۔

مسئلہ (۵۳۲) نماز میت مسجدوں میں پڑھنا مکروہ ہے لیکن مسجد الحرام میں پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

دفن کے احکام:

مسئلہ (۵۳۳): میت کو اس طرح زمین میں دفن کرنا واجب ہے کہ اس کی بو باہر نہ آئے اور درندے بھی اس کا بدن باہر نہ نکال سکیں اور اگر اس بات کا خوف ہو کہ درندے اس کا بدن باہر نکال لیں گے تو ضروری ہے کہ قبر کو اینٹوں وغیرہ سے پختہ کر دیا جائے۔

مسئلہ (۵۳۴): اگر میت کو زمین میں دفن کرنا ممکن نہ ہو تو دفن کے بجائے اسے کمرے یا تابوت میں رکھا جا سکتا ہے۔

مسئلہ (۵۳۵): میت کو قبر میں دائیں پہلو اس طرح لٹانا ضروری ہے کہ اس کے بدن کے سامنے کا حصہ رو بقبلہ ہو۔

مسئلہ (۵۳۶): اگر کوئی شخص کشتی میں مرجائے اور اس کی میت کے خراب ہونے کا امکان نہ ہو اور اسے کشتی میں رکھنے میں کوئی امر مانع نہ ہو تو ضروری ہے کی انتظار کریں تا کہ خشکی تک پہنچ جائیں اور اسے زمین میں دفن کر دیں ورنہ اسے کشتی ہی میں غسل دے کر حنوط کریں اور کفن پہنائیں اور نماز میت پڑھنے کے بعد اسے مرتبان میں رکھ کر اس کا منہ بند کر دیں اور سمندر میں ڈال دیں یا کوئی بھاری چیز اس کے پاؤں میں باندھ کر سمندر میں ڈال دیں اور جہاں تک ممکن ہو اسے ایسی جگہ گرائیں جہاں جانور اسے فوراً لقمہ نہ بنا لیں۔

مسئلہ (۵۳۷): اگر اس بات کا خوف ہو کہ دشمن قبر کو کھود کر میت کا جسم باہر نکال لے گا اور اس کے کان یا ناک یا دوسرے اعضاء کاٹ لے گا تو اگر ممکن ہو تو ضروری ہے کہ سابقہ مسئلے میں بیان کئے گئے طریقے کے مطابق اسے سمندر میں ڈال دیا جائے۔

مسئلہ (۵۳۸): اگر کوئی کافر عورت مرجائے اور اس کے پیٹ میں مردہ بچہ ہو اور اس بچے کا باپ مسلمان ہو تو اس کو قبر

میں بائیں پہلو قبلے کی طرف پیٹھ کر کے لٹانا چاہئے تا کہ بچے کا منہ قبلے کی طرف ہو اور اگر پیٹ میں موجود بچے کے بدن میں ابھی جان نہ پڑی ہو تب بھی احتیاط مستحب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

مسئلہ(۵۳۹): مسلمانوں کو کافر کے قبرستان میں دفن کرنا اور کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ(۵۴۰): مسلمانوں کو ایسی جگہ جہاں اس کی بے حرمتی ہوتی ہو، مثلاً جہاں کوڑا کرکٹ اور گندگی پھینکی جاتی ہو دفن کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ(۵۴۱): میت غصبی زمین میں یا ایسی زمین میں جو دفن کے علاوہ کسی دوسرے مقصد، مثلاً مسجد کے لئے وقف ہو دفن کرنا اگر وقف کے لئے نقصان دہ ہو یا وقف کے مقصد سے مزاحمت کا باعث ہوتا ہو دفن کرنا جائز نہیں یہی حکم احتیاط کی بنا پر اس وقت بھی ہے جب نقصان دہ یا مزاحم نہ ہو۔

مسئلہ(۵۴۲): کسی میت کی قبر کو اس لئے کھودنا کہ اس میں کسی دوسرے مُردے کو دفنایا جاسکے جائز نہیں ہے۔لیکن اگر قبر پرانی ہوگئی ہو اور پہلی قبر کا نشان باقی نہ رہا ہو تو دفن کر سکتے ہیں۔

مسئلہ(۵۴۳): جو چیز میت سے جدا ہو جائے خواہ وہ اسکے بال، ناخن یا دانت ہی ہوں اسے اس کے ساتھ ہی دفن کر دینا ضروری ہے اور اگر جدا ہونے والی چیزیں اگرچہ وہ دانت، ناخن یا بال ہی کیوں نہ ہوں میت کو دفنانے کے بعد ملیں تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ انہیں کسی دوسری جگہ دفن کر دیا جائے۔ جو ناخن اور دانت انسان کی زندگی میں ہی اس سے جدا ہو جائیں انہیں دفن کرنا ہے۔

مسئلہ(۵۴۴): اگر کوئی شخص کنوئیں میں مرجائے اور اسے باہر نکالنا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ کنوئیں کا منہ بند کر دیں اور اس کنوئیں کو ہی اس کی قبر قرار دیں۔

مسئلہ(۵۴۶): اگر کوئی بچہ ماں کے پیٹ میں مرجائے اور اس کا پیٹ میں رہنا ماں کی زندگی کے لئے خطرناک ہو تو ضروری ہے کہ اسے آسان طریقے سے باہر نکالیں۔ چنانچہ اگر اسے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر مجبور بھی ہوں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن ضروری ہے اگر اس عورت کا شوہر اہل فن ہو تو بچہ کو اس کے ذریعے باہر نکالیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کوئی اہل فن عورت اسے باہر نکالے۔عورت کو یہ اختیار ہے کہ وہ اس سلسلے میں کسی ایسے فرد سے رجوع کرے جو اس کام کو بہتر طریقے سے انجام دے سکے اور اس کی حالت کے اعتبار سے زیادہ مناسب ہو چاہے نامحرم ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ(۵۴۷): اگر ماں مرجائے اور بچہ اس کے پیٹ میں زندہ ہو اور چاہے مختصر مدت کے لئے ہی سہی، اس بچے کے زندہ رہنے کی امید ہو تو ضروری ہے کہ جو جگہ بھی بچے کی سلامتی کے لئے بہتر ہے اسے چاک کریں اور بچے کو باہر نکالیں اور پھر اس جگہ کو ٹانکے لگا دیں۔لیکن اگر یقین یا اطمینان ہو کہ ایسا کرنے سے بچہ مرجائے گا تو پھر جائز نہیں ہے۔

دفن کے مستحبات:

مسئلہ(۵۴۸): مستحب ہے کہ جو شخص میت کو قبر میں اتارے وہ با طہارت، برہنہ سر اور برہنہ پا ہو اور میت کی پائینتی طرف سے قبر سے باہر نکلے اور میت کے عزیز واقرباء کے علاوہ جو لوگ موجود ہوں وہ ہاتھ کی پشت سے قبر پر مٹی ڈالیں اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ پڑھیں۔ اگر میت عورت ہو تو اس کا محرم اسے قبر میں اتارے اور اگر محرم نہ ہو تو اس کے عزیز واقرباء اسے قبر میں اتاریں۔

مسئلہ(۵۴۹): دفن کے بعد مستحب ہے کہ میت کے پسماندگان کو پرسا دیا جائے لیکن اگر اتنی مدت گزر چکی ہو کہ پرسا دینے سے ان کا دکھ تازہ ہو جائے گا تو پرسا نہ دینا بہتر ہے۔ یہ بھی مستحب ہے کہ میت کے اہل خانہ کے لئے تین دن تک کھانا بھیجا جائے۔ ان کے پاس بیٹھ کر اور ان کے گھر میں کھانا کھانا مکروہ ہے۔

نماز وحشت:

مسئلہ(۵۵۰): سزاوار ہے کہ میت کے دفن کی پہلی رات کو اس کے لئے دو رکعت نماز وحشت پڑھی جائے اور اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد ایک دفعہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد دس دفعہ سورۂ قدر پڑھا جائے اور سلام نماز کے بعد کہا جائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَابۡعَثۡ ثَوَابَھَا اِلٰی قَبۡرِ فلان اور لفظ فلاں کے بجائے میت کا نام لیا جائے۔

مسئلہ(۵۵۱): نماز وحشت میت کے دفن کے بعد پہلی رات کو کسی وقت بھی پڑھی جاسکتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اول شب میں نماز عشاء کے بعد پڑھی جائے۔

مسئلہ(۵۵۲): اگر میت کو کسی دوسرے شہر میں لے جانا مقصود ہو یا کسی اور وجہ سے اس کے دفن میں تاخیر ہو جائے تو نماز وحشت کو اس کے دفن کی پہلی رات تک ملتوی کر دینا چاہئے۔

قبر کشائی:

مسئلہ(۵۵۳): امام زادوں، شہیدوں، عالموں اور صالح لوگوں کی قبروں کو اجاڑنا خواہ انہیں فوت ہوئے سالہا سال گزر چکے ہوں اور ان کے بدن پیوند زمیں ہو گئے ہوں، اگر ان کی بے حرمتی ہوتی ہو تو حرام ہے۔

مسئلہ(۵۵۴): میت نے وصیت کی ہو کہ اسے دفن کرنے سے پہلے مقدس مقامات کی طرف منتقل کیا جائے اور ان

مقامات کی طرف منتقل کرنے میں کوئی رکاوٹ بھی نہ ہولیکن جان بوجھ کر، لاعلمی یا بھولے سے کسی دوسری جگہ دفنا دیا گیا ہوتو اگر بے حرمتی نہ ہوتی ہو اور کوئی رکاوٹ بھی نہ ہو تو اس صورت میں قبر کھول کر اسے مقدس مقامات کی طرف لے جا سکتے ہیں، بلکہ مذکورہ صورت میں تو قبر کو کھولنا اور میت کو منتقل کرنا واجب ہے۔

مستحب غسل:

مسئلہ(۵۵۵): اسلامی شریعت میں بہت سے غسل ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں:

(۱) غسل جمعہ: اس کا وقت صبح کی اذان کے بعد سے سورج غروب ہونے تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ ظہر کے قریب بجا لایا جائے اور اگر کوئی شخص اسے ظہر تک انجام نہ دے تو بہتر ہے کہ ادا اور قضا کی نیت کئے بغیر غروب آفتاب تک بجالائے اور اگر جمعہ کے دن غسل نہ کرے تو مستحب ہے کہ ہفتے کے دن صبح سے غروب آفتاب تک اس کی قضا بجالائے۔ جو شخص جانتا ہو کہ اسے جمعہ کے دن پانی میسر نہ ہوگا تو وہ رجا کی نیت سے جمعرات کے دن یا شب جمعہ میں غسل انجام دے سکتا ہے اور مستحب ہے کہ انسان غسل جمعہ کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

(۲تا۷) رمضان کی پہلی، سترہویں، انیسویں، اکیسویں، تیئیسویں، اور چوبیسویں رات کا غسل۔

(۸۔۹) عید الفطر اور عید قربان کے دن کا غسل۔ اس کا وقت صبح کی اذان سے سورج غروب ہونے تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز سے پہلے کرلیا جائے۔

(۱۰۔۱۱) ذی الحجہ کے آٹھویں اور نویں دن کا غسل اور بہتر یہ ہے کہ نویں دن کا غسل ظہر کے نزدیک کیا جائے۔

(۱۲) اس شخص کا غسل جس نے اپنے بدن کا کوئی حصہ ایسی میت کے بدن سے مس کیا ہو جسے غسل دے دیا گیا ہو۔

(۱۳) احرام کا غسل۔

(۱۴) حرم مکہ میں داخل ہونے کا غسل۔

(۱۵) مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا غسل۔

(۱۶) خانہ کعبہ کی زیارت کا غسل۔

(۱۷) کعبہ میں داخل ہونے کا غسل۔

(۱۸) ذبح اور نحر کے لئے غسل۔

(۱۹) بال مونڈنے کے لئے غسل۔

(۲۰) حرم مدینہ میں داخل ہونے کا غسل۔

(۲۱) مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا غسل۔

(۲۲) مسجد نبویؐ میں داخل ہونے کا غسل۔

(۲۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مطہر سے وداع ہونے کا غسل۔

(۲۴) دشمن کے ساتھ مباہلہ کرنے کا غسل۔

(۲۵) نوزائدہ بچے کو غسل دینا۔

(۲۶) استخارہ کرنے کا غسل۔

(۲۷) طلب باراں کا غسل۔

مسئلہ (۵۵۶): فقہاء نے مستحب غسلوں کے باب میں بہت سے غسلوں کا ذکر فرمایا ہے جن میں چند یہ ہیں:

(۱) رمضان کی تمام طاق راتوں کا غسل اور اس کی آخری دہائی کی تمام راتوں کا غسل اور اس کی تیئسویں رات کے آخری حصے میں دوسرا غسل۔

(۲) ذی الحج کے چوبیسویں دن کا غسل (یوم مباہلہ)۔

(۳) پندرہویں شعبان، نویں اور سترہویں ربیع الاول اور ذی القعدہ کے پچیسویں دن کا غسل۔

(۴) اس عورت کا غسل جس نے اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لئے خوشبو استعمال کی ہو۔

(۵) اس شخص کا غسل جو مستی کی حالت میں سو گیا ہو۔

(۶) اس شخص کا غسل جو کسی سولی چڑھے ہوئے انسان کو دیکھنے گیا ہو اور اسے دیکھا بھی ہو لیکن اگر اتفاقاً یا مجبوری کی حالت میں نظر گئی ہو یا مثال کے طور پر اگر شہادت دینے گیا ہو تو غسل مستحب نہیں ہے۔

(۷) دور یا نزدیک سے معصومین علیہم السلا کی زیارت کے لئے غسل۔ ان میں سے کسی غسل کا مستحب ہونا ثابت نہیں اور جو شخص بھی ان میں سے کسی غسل کو انجام دینا چاہے ضروری ہے کہ رجا کی نیت سے انجام دے۔

مسئلہ (۵۵۷): انسان ان تمام غسلوں کے ساتھ جن کا مستحب ہونا شرعاً ثابت ہو گیا ہے، مثلاً وہ غسل جن کا تذکرہ مسئلہ ۵۵۵ میں کیا گیا ہے، ایسے کام مثلاً نماز انجام دے سکتا ہے جن کے لئے وضو لازم ہے (یعنی وضو کرنا ضروری نہیں ہے)۔ لیکن جو غسل بطور رجاء کئے جائیں مثلاً وہ غسل جن کا تذکرہ مسئلہ ۵۵۶ میں کیا گیا، وضو کے لئے کفایت نہیں کرتے

(یعنی ساتھ ساتھ وضو کرنا بھی ضروری ہے)۔

مسئلہ(۵۵۸): اگر کئی مستحب غسل کسی شخص کے ذمے ہوں اور وہ سب کی نیت کر کے ایک غسل کر لے تو وہ سب کے لئے کافی ہے۔ ہاں اگر غسل مکلف کے کسی عمل کی وجہ سے مستحب ہوا ہو، مثلاً ایسے شخص کا غسل جس نے اپنے بدن کا کوئی حصہ کسی ایسی میت سے مس کیا ہو جس کو غسل دیا جا چکا ہو، تو ایسی صورت میں چند مختلف وجوہات کی بنا پر مستحب ہونے والے غسلوں کے لئے ایک غسل پر اکتفا کرنا محل اشکال ہے۔

نوٹ: بعض علماء نے مستحب اغسال میں یوم عرفہ، ۱۵ویں شب رجب، ۲۷ویں شب رجب، یوم غدیر ۱۸ویں ذی الحجہ، زیارت ائمہ معصومین علیہم السلام کے لئے غسل، غسل توبہ، غسل مولود، غسل صلاۃ الکسوف (جبکہ پورا گہن لگے اور اس کو جان بوجھ کے قضا کیا ہو)، غسل صلوٰۃ الحاجۃ کا ذکر بھی کیا ہے۔

تیمّم:

سات مقامات ہیں جہاں بجائے وضو تیمّم کرنے کا حکم ہے۔

(۱) اگر بقدر غسل اور وضو پانی ممکن نہ ہو۔ (۲) ضعیفی، بیماری، درندوں کے خوف، چوروں کے ڈر، ڈول یا رسی کے نہ ہونے کی وجہ سے، یا اتنی قوت نہ ہو کہ پانی کو حاصل کر سکے۔ (۳) پانی اگر مضر صحت ہو جائے اور طول مرض یا علاج میں دشواری کا مسئلہ ہو۔ (۴) اگر یہ علم ہو جائے کہ وضو کرنے کی وجہ سے بیوی، بچے، اہل وعیال، نوکر یا کسی ذی روح کے جان جانے کا خطرہ لاحق ہے۔ تو تیمم کر لے۔ (۵) وہ شخص جس کا بدن یا لباس نجس ہو اور اتنا پانی میسر نہ ہو کہ غسل کے بعد بدن یا لباس کو پاک کر سکے تو ایسی صورت میں بدن یا لباس کو پاک کرے گا اور تیمّم کرے گا لیکن اگر تیمّم کے لئے کوئی شے ممکن نہ ہو کہ جس پر تیمّم کرے تو پھر اس پانی سے غسل یا وضو کرے اور نجس بدن یا لباس سے نماز پڑھے۔ (۶)۔ پانی ایسے برتن میں ہو جسکا استعمال حرام ہو مثلاً غصبی ہو اور دوسرا برتن ممکن نہ جس میں پانی رکھ سکے یا پانی غصبی ہو اور دوسرا پانی ممکن نہ ہو تو تیمّم کرے۔ (۷)۔ وقت اتنا تنگ ہو کہ اگر وضو کرے گا تو نماز کا کچھ حصہ یا کل حصہ نماز کا وقت گذرنے کے بعد پڑھے گا تو تیمّم سے نماز پڑھے۔

وہ چیزیں جن پر تیمّم کرنا صحیح ہے:

مسئلہ(۵۵۹): مٹی، ریت، ڈھیلے اور پتھر پر تیمّم کرنا صحیح ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر مٹی میسر ہو تو کسی دوسری چیز پر تیمّم نہ کیا جائے۔ اگر مٹی نہ ہو تو انتہائی باریک بجری پر جسے مٹی کہا جا سکے، اگر یہ بھی نہ ممکن نہ ہو تو ڈھیلے پر، اگر ڈھیلا بھی نہ ہو تو پھر ریت پر اور اگر ریت اور ڈھیلا بھی نہ ہو تو پھر پتھر پر تیمّم کیا جائے۔

مسئلہ(۵۶۰): جپسم اور چونے کے پتھر پر تیمّم کرنا صحیح ہے نیز اس گردوغبار پر جو قالین، کپڑے اور ان جیسی دوسری چیزوں پر جمع ہوجاتا ہے اگر عرف عام میں اسے نرم مٹی شمار کیا جاتا ہوتو اس پر تیمّم صحیح ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اختیار کی حالت میں اس پر تیمّم نہ کرے۔ اسی طرح احتیاط مستحب کی بنا پر اختیار کی حالت میں پکے جپسم اور چونے پر اور پکی اینٹ اور دوسرے معدنی پتھر مثلاً عقیق وغیرہ پر تیمّم نہ کرے۔

وضو یا غسل کے بدلے تیمّم کرنے کا طریقہ:

مسئلہ(۵۶۱): اگر کسی شخص کو مٹی ریت اور ڈھیلے یا پتھر نہ مل سکیں تو ضروری ہے کہ تر مٹی پر تیمّم کرے اور اگر تر مٹی نہ ملے تو ضروری ہے قالین، دری یا لباس اور ان جیسی دوسری چیزوں کے اندر یا اوپر موجود اس مختصر سے گردوغبار سے جو عرف عام میں مٹی شمار نہ ہوتا ہو تیمّم کرے اور اگر ان میں سے کوئی چیز دستیاب نہ ہو تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمّم کے بغیر نماز پڑھے لیکن واجب ہے کہ بعد میں اس نماز کی قضا پڑھے۔

مسئلہ(۵۶۲): اگر کوئی شخص قالین، دری اور ان جیسی دوسری چیزوں کو جھاڑ کر مٹی مہیا کرسکتا ہے تو اس کا گردآلود چیز پر تیمّم کرنا باطل ہے اور اسی طرح اگر تر مٹی کو خشک کر کے اس سے سوکھی مٹی حاصل کرسکتا ہو تو تر مٹی پر تیمّم کرنا باطل ہے۔

مسئلہ(۵۶۳): جس چیز پر تیمّم کیا جائے احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ اس پر کچھ گردوغبار موجود ہو جو کہ ہاتھوں پر لگ جائے اور اس پر ہاتھ مارنے کے بعد ضروری ہے کہ اتنے زور سے ہاتھوں کو نہ جھاڑے کہ ساری گرد گر جائے۔

مسئلہ(۵۶۴): گڑھے والی زمین، راستے کی مٹی اور ایسی شور زمین جس پر نمک کی تہہ جمی ہو تیمّم کرنا مکروہ ہے اور اگر اس پر نمک کی تہہ جم گئی ہو تو تیمّم باطل ہے۔

وضو یا غسل کے بدلے تیمّم کا طریقہ

مسئلہ(۵۶۵): وضو یا غسل کے بدلے کئے جانے والے تیمّم میں تین چیزیں واجب ہیں:

(۱) دونوں ہتھیلیوں کو ایک ساتھ ایسی چیز پر مارنا یا رکھنا جس پر تیمّم کرنا صحیح ہو احتیاط لازم کی بنا پر دونوں ہاتھ ایک ساتھ زمین پر مارنے یا رکھنے چاہئیں۔

(۲) دونوں ہتھیلیوں کو پوری پیشانی پر سر کے بال اگنے کی جگہ سے ابرو اور ناک کے بالائی حصے تک پھیرنا اور اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر پیشانی کے دونوں طرف ہتھیلیوں کو پھیرنا۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ہاتھ ابرو کے اوپر بھی پھیرے جائیں۔

(۳) بائیں ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی تمام پشت پر اور اس کے بعد دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی تمام پشت پر پھیرنا۔ ضروری ہے کہ تیمّم قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہ کی نیت سے انجام دے جیسا کہ وضو کے مسائل میں بتایا جا چکا ہے۔

(۵۶۶): احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمّم خواہ وضو کے بدلے ہو یا غسل کے بدلے اسے ترتیب سے کیا جائے یعنی ایک دفعہ ہاتھ زمین پر مارے جائیں اور پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر ہاتھ پھیرے جائیں اور پھر ایک دفعہ زمین پر مارے جائیں اور ہاتھوں کی پشت کا مسح کیا جائے۔

غیبت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف میں چھ نمازیں واجب ہیں:

(۱) (نماز پنجگانہ) صبح۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء (۲) نماز آیات (۳) نماز طواف (۴) نماز نذر، نماز قسم یا نماز اجارہ (۵) والدین کی قضا نمازیں (۶) نماز میت روزانہ کی واجب نمازیں پانچ ہیں: ظہر اور عصر (ہر ایک چار رکعت) مغرب (تین رکعت) عشاء (چار رکعت) اور فجر (دو رکعت)

ظہر اور عصر کی نماز کا وقت:

مسئلہ (۵۶۷): ظہر اور عصر کی نماز کا وقت زوال آفتاب (ظہر شرعی) کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے لیکن کوئی جان بوجھ کر عصر کی نماز کو ظہر کی نماز سے پہلے پڑھے تو اس کی عصر کی نماز باطل ہے سوائے اس کے کہ وقت کے آخر تک ایک نماز سے زیادہ پڑھنے کا وقت باقی نہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں اگر اس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی تو اس کی ظہر کی نماز قضا ہوگی اور ضروری ہے کہ ظہر کی نماز پڑھے اور اگر کوئی شخص اس وقت سے پہلے غلط فہمی کی بنا پر عصر کی پوری نماز ظہر کی نماز سے پہلے پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے اور ضروری ہے کہ پھر ظہر کی نماز پڑھے۔ احتیاط مستحب یہ ہے کہ بعد میں پڑھی جانے والی چار رکعت نماز کو مافی الذمہ کی نیت سے پڑھے۔

مسئلہ (۵۶۸): اگر کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھنے سے پہلے غلطی سے عصر کی نماز شروع کردے اور نماز کے دوران اسے پتا چلے کہ اس سے غلطی ہوئی ہے تو اسے چاہئے کہ نیت نماز ظہر کی جانب پھیر دے یعنی نیت کرے کہ جو کچھ میں پڑھ چکا ہوں اور پڑھ رہا ہوں اور پڑھوں گا وہ تمام کی تمام نماز ظہر ہے اور جب نماز ختم کرے تو اس کے بعد عصر کی نماز پڑھے۔

نماز جمعہ اور اس کے احکام:

مسئلہ (۵۶۹): جمعہ کی نماز صبح کی نماز کی طرح دو رکعت ہے۔ اس میں اور صبح کی نماز میں فرق یہ ہے کہ اس نماز سے پہلے دو خطبے ہیں۔ جمعہ کی نماز واجب تخیری ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جمعہ کے دن مکلف کو اختیار ہے کہ اگر شرائط نماز جمعہ موجود ہوں تو جمعہ کی نماز پڑھے یا ظہر کی نماز پڑھے لہٰذا اگر انسان جمعہ کی نماز پڑھے تو وہ ظہر کی نماز کی کفایت کرتی ہے (یعنی پھر ظہر کی نماز پڑھنا ضروری نہیں)۔

جمعہ کی نماز واجب ہونے کی چند شرائط ہیں:

ظہر شرعی کا مطلب ہے آدھا دن گزر جانا۔ مثلاً اگر دن بارہ گھنٹے کا ہو تو سورج نکلنے کے چھ گھنٹے کے بعد ظہر شرعی کا وقت ہو گا اور اگر دن تیرہ گھنٹوں کا ہو تو طلوع آفتاب کے ساڑھے چھ گھنٹے بعد ظہر شرعی کا وقت شروع ہو گا۔ ظہر شرعی جو کہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب کے درمیان نصف وقت گزرنے کا نام ہے۔

(۱) وقت کا داخل ہونا جو کہ زوال آفتاب ہے اور اس کا وقت اول زوال عرفی ہے۔ پس جب بھی اس سے تاخیر ہو جائے، اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور پھر ضروری ہے کہ ظہر کی نماز ادا کی جائے۔

(۲) نماز پڑھنے والوں کی تعداد جو کہ مع امام پانچ افراد ہے اور جب تک پانچ مسلمان اکھٹے نہیں ہوتے جمعہ کی نماز واجب نہیں ہوتی۔

(۳) امام کا جامع شرائط ہونا مثلاً عدالت وغیرہ جو کہ امام جماعت میں معتبر ہیں اور نماز جماعت کی بحث میں بتایا جائے گا۔ اگر یہ شرط پوری نہ ہو تو جمعہ کی نماز واجب نہیں ہوتی۔

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کی چند شرطیں ہیں

(۱) با جماعت پڑھا جانا۔ پس یہ فرادیٰ ادا کرنا صحیح نہیں اور جب مقتدی نماز کی دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے امام کے ساتھ شامل ہو جائے تو اس کی نماز صحیح ہے اور وہ اس کے ساتھ ایک رکعت فرادیٰ پڑھ لے گا اور اگر وہ دوسری رکعت کے رکوع میں شامل ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس نماز جمعہ پر اکتفا نہیں کر سکتا اور ضروری ہے کہ ظہر کی نماز پڑھے۔

(۲) نماز سے پہلے دو خطبے پڑھنا۔ پہلے خطبے میں خطیب اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے نیز نمازیوں کو تقویٰ اور پرہیزگاری کی تلقین کرے اور قران مجید کا ایک چھوٹا سورہ پڑھے اور دوسرے خطبے میں ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بجا لائے۔ پھر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ مسلمین علیہم السلام پر درود بھیجے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مومنین اور مومنات کے لئے استغفار (بخشش کی دعا) کرے۔ ضروری ہے کہ خطبے نماز سے پہلے پڑھے جائیں پس اگر نماز دو خطبوں سے پہلے شروع کر لی جائے تو صحیح نہیں ہو گیا اور زوال آفتاب سے پہلے خطبہ پڑھنے میں اشکال ہے اور ضروری ہے جو شخص خطبے پڑھے وہ خطبے پڑھنے کے وقت کھڑا ہو۔ لہٰذا اگر وہ بیٹھ کر خطبے پڑھے گا تو صحیح نہیں ہو گا اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ دینا لازم ہے جو کہ ضروری ہے کہ چند لمحوں کے لئے ہو۔ یہ بھی ضروری ہے کہ امام جماعت ہی خطبے پڑھے۔ احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، اسی طرح پیغمبر اکرم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیہم السلام پر درود عربی زبان میں ہو اور اس سے زیادہ میں عربی معتبر نہیں ہے بلکہ اگر حاضرین کی اکثریت عربی نہ جانتی ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ بطور خاص تقویٰ کے بارے میں وعظ ونصیحت کرتے وقت جو زبان حاضرین جانتے ہیں اسی میں تقویٰ کی نصیحت کرے۔

(۳) یہ کہ جمعہ کی دو نمازوں کے درمیان ایک فرسخ سے کم فاصلہ نہ ہو۔ پس جب جمعہ کی دوسری نماز ایک فرسخ سے کم فاصلہ پر قائم ہو اور دو نمازیں بیک وقت پڑھی جائیں تو دونوں باطل ہوں گی اور اگر ایک نماز کو دوسری پر سبقت حاصل ہو خواہ وہ تکبیرۃ الاحرام ہی کی حد تک کیوں نہ ہو تو وہ (نماز جسے سبقت حاصل ہو) صحیح ہوگی اور دوسری باطل ہوگی۔ لیکن اگر نماز کے بعد پتا چلے کہ ایک فرسخ سے کم فاصلے پر جمعہ کی ایک اور نماز اس نماز سے پہلے یا اس کے ساتھ ساتھ قائم ہوئی تھی تو ظہر کی نماز بجالانا واجب نہیں ہوگی۔ جمعہ کی نماز کا قائم کرنا مذکورہ فاصلے کے اندر جمعہ کی دوسری نماز قائم کرنے میں اس وقت مانع ہوتا ہے جب وہ نماز خود صحیح اور جامع الشرائط ہو اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر یہ جماعت مانع نہیں ہوتی۔

مسئلہ (۵۷۰): جب جمعہ کی نماز ایک ایسی نماز قائم ہو جو شرائط کو پورا کرتی ہو اور نماز قائم کرنے والا امام وقت یا اس کا نائب خاص ہو تو اس صورت میں نماز جمعہ کے لئے حاضر ہونا واجب ہے۔ اس صورت کے علاوہ حاضر ہونا واجب نہیں ہے۔ پہلی صورت میں بھی چند افراد پر نماز میں شرکت واجب نہیں ہے۔

(۱) عورت (۲) غلام (۳) مسافر، چاہے وہ مسافر ایسا ہو جس کی ذمہ داری پوری نماز پڑھنا ہو جیسے وہ مسافر جس نے کسی مقام پر دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کرلیا ہو۔ (۴) بیمار نابینا اور بوڑھے افراد (۵) ایسے افراد جن کا فاصلہ قائم شدہ نماز جمعہ سے دو شرعی فرسخ سے زیادہ ہو۔ (۶) وہ افراد جن کے لئے جمعہ کی نماز میں بارش یا سخت سردی وغیرہ کی وجہ سے حاضر ہونا زحمت یا تکلیف کا باعث ہو۔

نماز جمعہ کے چند احکام:

مسئلہ (۵۷۱): نماز جمعہ کے چند احکام یہ ہیں:

(۱) اس بنیاد پر کہ غیبت کے زمانے میں نماز جمعہ واجب عینی نہیں ہے، انسان اول وقت میں بلاتاخیر ظہر کی نماز پڑھ سکتا ہے۔

(۲) امام کے خطبے کے دوران باتیں کرنا مکرہ ہے لیکن اگر باتوں کی وجہ سے خطبہ سننے میں رکاوٹ ہو تو احتیاط کی بنا پر باتیں کرنا جائز نہیں ہے۔

(۳) احتیاط کی بنا پر دونوں خطبوں کا سننا واجب ہے لیکن جو لوگ خطبوں کے معنی نہ سمجھتے ہوں ان کے لئے سننا واجب نہیں ہے۔

(۴) جب امام جمعہ خطبہ پڑھ رہا ہو تو حاضر ہونا واجب نہیں ہے۔

مغرب اور عشاء کی نماز کا وقت:

مسئلہ(۵۷۲): اگر شک ہو کہ سورج غروب ہوا یا نہیں اور اس بات کا احتمال ہو کہ سورج پہاڑوں، عمارتوں یا درختوں کے پیچھے چھپ گیا ہے تو ضروری ہے کہ جب تک مشرق کی طرف کی سرخی جو سورج غروب ہونے کے بعد نمودار ہوتی ہے، انسان کے سر کے اوپر سے نہ گزر جائے، مغرب کی نماز نہ پڑھے بلکہ اگر شک نہ تب بھی احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ مذکورہ وقت تک صبر کرے۔

مسئلہ(۵۷۳): مغرب اور عشاء کی نماز کا وقت مختار شخص کے لئے آدھی رات تک رہتا ہے لیکن جن لوگوں کو کوئی عذر ہو مثلاً بھول جانے کی وجہ سے یا نیند یا حیض یا ان جیسے دوسرے امور کی وجہ سے آدھی رات سے پہلے نماز نہ پڑھ سکے ہوں تو ان کے لئے مغرب اور عشاء کی نماز کا وقت فجر طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے' لیکن ان دونوں نمازوں کے درمیان متوجہ ہونے کی صورت میں ترتیب معتبر ہے یعنی عشاء کی نماز کو جان بوجھ کر مغرب کی نماز سے پہلے پڑھ لے تو باطل ہے۔ لیکن اگر عشاء کی نماز ادا کرنے کی مقدار سے زیادہ وقت باقی نہ رہا تو اس صورت میں لازم ہے کہ عشاء کی نماز کو مغرب کی نماز سے پہلے پڑھے۔

مسئلہ(۵۷۴): عشاء کی نماز کا وقت مختار شخص کے لئے آدھی رات تک ہے اور رات کا حساب سورج غروب ہونے سے ابتداء طلوع فجر تک ہے۔

صبح کی نماز کا وقت:

مسئلہ(۵۷۵): صبح کی اذان کے قریب مشرق کی طرف سے ایک سفیدی اوپر اٹھتی ہے جسے فجر اول کہا جاتا ہے جب یہ سفیدی پھیل جائے تو وہ فجر دوم اور صبح کی نماز کا اول وقت ہے اور صبح کی نماز کا آخر وقت سورج نکلنے تک ہے۔

اوقات نماز کے احکام:

مسئلہ(۵۷۶): انسان نماز میں اس وقت مشغول ہوسکتا ہے جب اسے یقین ہوجائے کہ وقت داخل ہوگیا ہے یا دو عادل مرد وقت داخل ہونے کی خبر دیں بلکہ کسی ایسے شخص کی اذان یا گواہی پر بھی اکتفا کیا جا سکتا ہے جس کے بارے میں مکلف جانتا ہو کہ یہ وقت کا بڑی شدت سے خیال رکھتا ہے جبکہ اس کی بات پر اطمینان بھی آجائے۔

مسئلہ(۵۷۷): اگر نماز کا اتنا تنگ وقت ہو کہ نماز کے بعض مستحب افعال ادا کرنے سے نماز کی کچھ مقدار وقت کے بعد پڑھنی پڑتی ہو تو ضروری ہے کہ وہ مستحب امور چھوڑ دے۔ مثلاً اگر قنوت پڑھنے کی وجہ سے نماز کا کچھ حصہ وقت کے بعد پڑھنا

پڑتا ہوتو ضروری ہے کہ قنوت نہ پڑھے اور اگر پھر بھی قنوت پڑھ لے تو اس صورت میں نماز صحیح ہوگی جب کم از کم ایک رکعت نماز وقت میں پڑھی گئی ہو۔

وہ نمازیں جو ترتیب سے پڑھنی ضروری ہیں:

مسئلہ(۵۷۸): ضروری ہے کہ انسان نماز عصر، ظہر کے بعد اور نماز عشاء، مغرب کے بعد پڑھے۔ اگر جان بوجھ کر نماز عصر، ظہر سے پہلے اور نماز عشاء، مغرب سے پہلے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ(۵۷۹): نماز قضا کی نیت ادا کی طرف اور مستحب نماز کی نیت واجب کی طرف موڑنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ(۵۸۰): اگر ادا نماز کا وقت وسیع ہو تو انسان نماز کے دوران یاد آنے پر کہ اس کے ذمہ کوئی قضا نماز ہے، نیت کو نماز قضا کی طرف موڑ سکتا ہے بشرطیکہ نماز قضا کی طرف نیت کا موڑنا ممکن ہو۔ مثلاً اگر وہ نماز ظہر میں مشغول ہو تو نیت کو قضائے صبح کی طرف اسی صورت میں موڑ سکتا ہے کہ تیسری رکعت کے رکوع میں داخل نہ ہوا ہو۔

مستحب نمازیں:

جناب امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کی علامات پانچ چیزیں ہیں اول اکاون رکعت نماز واجب و نافلہ پڑھنا، دوم زیارت جناب امام حسین علیہ السلام اربعین کے دن پڑھنا، سوم انگوٹھی اپنے داہنے ہاتھ میں پہننا، چہارم سجدے میں خاک پر پیشانی رکھنا، پنجم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نماز میں بلند آواز سے پڑھنا امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ملائکہ بعض بندوں کا نصف، بعض کا تیسرا حصہ بعض کا چوتھائی حصہ، بعض کا پانچواں حصہ نماز کا جس طرح بھی حضور قلب کے ساتھ پڑھی جاتی ہے آسمان پر لے جاتے ہیں اور جو حضور قلب سے نہیں پڑھی جاتی ہیں ان کو نہیں لے جاتے ہیں اور بدرجہ قبولیت نہیں پہنچاتے ہیں۔ اسی لئے حکم ہوا ہے کہ نماز نوافل بجالائیں کہ اگر واجبی نماز میں دنیاوی اسباب کے سبب کوئی نقص ہو جائے اور نماز نافلہ حضور قلب سے پڑھی جائے تو واجب نماز کی قائم مقام ہو کر درجہ قبولیت حاصل کرتی ہے حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے مجھ سے نماز نافلہ پڑھ کر تقرب حاصل کریں تاکہ وہ میرے محبوب ہو جائیں اور جب وہ میرے محبوب ہو جائیں گے اس وقت میں بمنزلہ آنکھ کان اور ہاتھ ان کے ہو جاؤں گا۔ اور جو کچھ مجھ سے طلب کریں گے قبول کروں گا اگر مجھ سے سوال کریں گے عطا کروں گا۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ نماز نافلہ پڑھنے والے کا چہرہ روز محشر چودھویں کے چاند کی مانند ہو گا، اس کی قبر نورانی اور جنت کی خوشبوؤں سے معطر ہو گی۔ ادعیہ نماز نوافل بہت ہیں ان کو اختصار کے ساتھ ذکر کیا جائے گا تاکہ مومنین اور مومنات آسانی کے ساتھ ان کو یاد کر سکیں۔ نماز نافلہ ظہر کا وقت قبل نماز ظہر ہے اور آٹھ رکعات ہیں اسی طرح نماز نافلہ عصر کا وقت قبل نماعصر ہے اور یہ بھی آٹھ رکعات ہیں ہر دو رکعات ایک سلام کے ساتھ ہیں جو سورے یاد ہوں وہ

پڑھے اور چار رکعات نماز نافلہ مغرب بعد نماز مغرب ہیں نوافل کو ترک نہیں کرنا چاہئے خواہ سفر میں ہو یا حضر میں اگر ترک کرے تو قضا کرے۔ پہلی رکعت میں بعد الحمد تین مرتبہ قل ھواللہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد انا انزلنا پڑھ کے سلام کہے اور تیسری رکعت میں بعد الحمد یہ آیات پڑھے۔

اور اگر ہر رکعت میں بعد سورۂ حمد یہی سورہائے مختصر مثلاً انا انزلناہ یا انا اعطینا ک الکوثر یا قل ھواللہ احد وغیرہ ایک ایک مثل نماز صبح کے پڑھے تو بھی کافی ہے اور سنتی نمازوں کو بیٹھ کر بھی پڑھ سکتا ہے اور درمیان مغرب وعشاء بعد نافلہ مغرب دو رکعت نماز غفیلہ بھی وارد ہے۔ رکعت اول میں بعد الحمد پڑھے:

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾

دوسری رکعت میں بعد الحمد کے پڑھے:

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ.

اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر بجائے قنوت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِيْ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ............

اپنی حاجات طلب کرے اور پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِيْ وَالْقَادِرُ عَلٰى طَلَبَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمِ السَّلَامُ لَمَّا قَضَيْتَهَا لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

پس بعد ختم نماز اپنی حاجات اللہ تعالیٰ سے طلب کرے روا ہوگی۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز درمیان مغرب وعشاء پڑھے گا ہر مہم اس کی کفایت ہوگی اور وہ شخص متقین سے ہوگا، اگر ہر سال پڑھے تو محسنین میں ہوگا اگر ہر شب جمعہ پڑھے تو مخلصین میں سے ہوگا۔ اور اگر ہر شب پڑھے تو وہ شخص میری ہمنشینی کرے گا بہشت میں کوئی اس کا سوائے اللہ تعالیٰ حساب نہ کرے گا۔ پس پہلی رکعت میں بعد الحمد کے تیرہ

مرتبہ اِذا زُلزِلَتِ الارْضِ دوسری رکعت میں بعد الحمد کے پندرہ مرتبہ قل ھواللہ اور بعد فارغ نماز عشا کے دو رکعت نماز نافلہ وتیرہ بیٹھ کر پڑھے۔

نماز شب

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جو کوئی نماز شب تمام پڑھے تو اس جا سے نہ اٹھے گا کہ حق تعالی اس کے گزشتہ پچاس سال کے گناہ اور آئندہ پچاس سال کے گناہ بخش دے گا، اور اس کے عوض اس کے نامہ اعمال میں ہزار سالہ عبادت لکھی جائے گی، اور وہ شخص اپنے عزیزوں میں سے ستر ایسے افراد کی سفارش کر سکے گا جو قابل جہنم ہوں گے اور قاضی الحاجات اس کی ہزار حاجات کو بر لائے گا جن میں سے کم ترین یہ ہے کہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے ابھی بطن مادر سے متولد ہوا ہے۔ اور عذاب قبر سے بے خوف ہوگا اور اس کو آتش دوزخ، اور نفاق سے بیزاری کا پروانہ عطا ہوگا۔ اور دوسری حدیث میں جناب امیر المومنینؑ سے وارد ہے کہ جو کوئی نماز شب پڑھتا ہے تو خداوند عالم اس کو وہ چیز عطا فرمائے گا جو کسی آنکھ نے نہ دیکھی ہوگی اور نہ کسی کان نے سنی ہوگی اور جب قبر سے باہر نکلے گا تو ستر ہزار ملائکہ اس کے پس و پیش اس کی ہمراہی میں ہوں گے اور اس کو بہشت کی بشارت دیں گے اور اس کی بہشت تک ہمراہی کریں گے۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نماز شب پڑھتا ہے وہ مثل روز روشن خوبصورت ہوتا ہے اور نیک خو ہوتا ہے اور اس کی روزی کشادہ ہوتی ہے، غم دور ہوتا ہے اور آنکھیں روشن ہوتی ہیں اگر بیمار ہوتا ہے تو برکت نماز شب سے نجات پاتا ہے۔ اور رات کے تیسرے حصہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو حاجت طلب کرے روا ہوتی ہے۔ وارد ہے کہ جب نماز شب کو بندہ اٹھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں تو وہ عمل کرتا ہے جو پیغمبر اور صدیق کرتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نماز شب موجب رضائے الٰہی ہے محبت ملائکہ اور سنت انبیاء ہے، نور معرفت ہے اور اصل ایمان ہے، بدن کی راحت اور کراہت یا ناخوشنودیِ شیطان ہے، دشمنوں کے مقابل سلاح (ہتھیار) اجابت دعا کی موجب، قبولیِ اعمال اور رزق میں برکت کا باعث، انسان اور ملک الموت کے درمیان شفیع، انسان کے قبر میں چراغ، پہلوئے انسان میں قبر کا فرش، منکر ونکیر کا جواب، قیامت تک کے لئے انسان کا وحشت قبر میں مونس اور زائر، روز قیامت سر پر سایہ اور مثل تاج کے، عریاں بدن کا لباس، اس کے آگے حرکت کرتا ہوا نور، آتش جہنم اور اس کے درمیان پوشش، خدا اور بندے کے درمیان حجت، اس کے نامۂ اعمال کا وزن، پل صراط سے گزرنے کا جواز اور جنت کی کلید ہے۔

اگر یقین ہو کہ آخر شب میں آنکھ نہ کھلے گی جس وقت سوئے نماز شب پڑھ کر سور ہے مگر اس سے بہتر ہے کہ قضا پڑھے اور

نصف شب سے قبل نہ پڑھے۔

نماز شب کا مختصر طریقہ

اگر دو گھڑی قبل صبح اٹھے تو گیارہ رکعت نماز شب بجالائے جس میں پہلی آٹھ رکعات نماز نافلہ شب ہیں پہلی دو رکعات میں چھوٹے سوروں سے قبل بعد الحمد ایک مرتبہ قل یا ایھا الکافرون اور باقی چھ رکعات میں جو سورہ چاہے پڑھے جب آٹھ رکعات نافلہ شب سے فارغ ہو جائے تو تسبیح جناب فاطمہؑ پڑھے۔ پھر دو رکعت نماز شفع بجالائے اور ہر رکعت میں بعد الحمد ایک مرتبہ قل ھو اللہ احد اور دوسری رکعت میں قل یا ایھا الکافرون پڑھے اور بعد سلام اور تسبیح یہ دعا پڑھے۔

اِلٰهِیْ تَعَرَّضَ لَكَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَ قَصَدَكَ فِیْهِ الْقَاصِدُوْنَ وَ اَمَّلَ فَضْلَكَ وَ مَعْرُوْفَكَ الطَّالِبُوْنَ وَلَكَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ نَفَحَاتٌ وَ جَوَآئِزُ وَ عَطَایَا وَ مَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلٰى مَنْ تَشَآءُ مِنْ عِبَادِكَ وَ تَمْنَعُهَا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَایَةُ مِنْكَ وَهَا اَنَا ذَا عَبْدُكَ الْفَقِیْرُ اِلَیْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَ مَعْرُوْفَكَ فَاِنْ كُنْتَ یَا مَوْلَایَ تَفَضَّلْتَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَعُدْتَ عَلَیْهِ بِعَآئِدَةٍ مِّنْ عَطْفِكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ الْخَیِّرِ مِنَ الْفَاضِلِیْنَ وَ جُدْ عَلَیَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَآلِهِ الطَّاهِرِیْنَ الَّذِیْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِیْرًا اِنَّ اللّٰهَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا وَعَدْتَّ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.

اس کے بعد ایک رکعت نماز وتر پڑھے بعد الحمد تین مرتبہ قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک مرتبہ پڑھے پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعائے قنوت پڑھے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَ مَا فِیْهِنَّ وَمَا بَیْنَهُنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اس کے بعد صلوٰت اور جو دعائے قنوت چاہے پڑھے اور پھر سو مرتبہ یا ستر مرتبہ یہ استغفار پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

اور سات مرتبہ کہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ بِجَمِیْعِ ظُلْمِیْ وَ اِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

پھر کہے:

اَسَأْتُ وَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَبِئْسَ مَا صَنَعْتُ وَ ھٰذِہٖ یَدَایَ یَارَبِّ جَزَآءً بِمَا کَسَبَتْ وَھٰذِہٖ رَقَبَتِیْ خَاضِعَۃً لِمَا اَتَیْتُھَا اَنَا ذَابَیْنَ یَدَیْکَ فَخُذْ لِنَفْسِکَ مِنْ نَفْسِی الرِّضَا حَتّٰی تَرْضٰی لَکَ الْعُتْبٰی لَا اَعُوْدُ

پھر تین سو مرتبہ کہے:

اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ

پھر اس کے بعد کہے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ

پھر اس کے بعد چالیس مومنین کے لئے نام بنام دعا کرے کہ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ لِفُلَانٍ وَ فُلَانٍ

پس سعی کرے کہ آنکھ میں آنسو بھر آئیں کہ خدائے تعالیٰ بخش دے گا، آگ اس پر حرام ہوگی اور ہرگز خواری نہ دیکھے گا کیونکہ ایک قطرہ آنسو آگ کے دریا کو بجھا دیتا ہے اس کے بعد رکوع اور سجدے بجالائے اور نماز کو تمام کرے کیونکہ یہ نماز وتر ایک ہی رکعت ہے۔ اس کہ بعد دعا مانگے کیونکہ اس وقت کی دعا مستجاب ہے اور نماز شب کے بعد نماز نافلہ صبح دو رکعت پڑھے رکعت اول میں بعد الحمد کے قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں بعد الحمد قل ھو اللہ احد ہے پھر سلام پڑھ کے سجدۂ شکر بجا لئے اور حاجات طلب کرے اس کے بعد نماز فجر پڑھے۔

نماز شب کا تفصیلی طریقہ

مناسب ہے کہ انسان جب نماز شب کے لئے نیند سے بیدار ہو تو پہلے سجدہ بجالائے۔ بہتر ہے کہ اسی حال میں یا سجدے سے سر اٹھا کر یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ

رُوْحِیْ لِاَحْمَدَہٗ وَاَعْبُدَہٗ۔

ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے موت دینے کے بعد زندہ کیا اور قبروں سے اٹھ کر اسی کی طرف جانا ہے، ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے میری روح کو واپس پلٹایا تاکہ میں اس کی حمد کروں اور اس کی عبادت بجالاؤں۔

پس جب اٹھ کھڑا ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ھَوْلِ الْمُطَّلَعِ، وَ وَسِّعْ عَلَیَّ الْمَضْجَعَ وَارْزُقْنِیْ خَیْرَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ۔

خدایا روزِ جزا کی ہولنا کی میں میری مدد فرمانا، اور میری آرامگاہ (قبر) کو وسیع فرمانا، اور موت کے بعد مجھے خیر وخوبی نصیب فرمانا۔

پھر سورۂ عمران کی یہ پانچ آیات پڑھے:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات اور دن کے بدلنے میں صاحبان عقل کے لیے نشانیاں ہیں؛ جو اٹھتے بیٹھتے اور اپنی کروٹوں پر لیٹتے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی خلقت میں غور وفکر کرتے ہیں، (اور کہتے ہیں:) ہمارے پروردگار! یہ سب کچھ تو نے بے حکمت نہیں بنایا، تیری ذات (ہر عبث سے) پاک ہے، پس ہمیں عذاب جہنم سے بچالے؛ اے ہمارے پروردگار! تو نے جسے جہنم میں ڈالا اسے یقیناً رسوا کیا پھر ظالموں کا کوئی مددگار بھی نہ ہوگا؛ اے ہمارے رب! ہم نے ایک ندا دینے والے کو سنا جو ایمان کی دعوت دے رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے، تو اے ہمارے رب!

ہمارے گناہوں سے درگزر فرما اور ہماری خطاؤں کو دور فرما اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمارا خاتمہ فرما؛ پروردگارا! تو نے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے جو وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عطا کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

پھر وضو کرے، مسواک کرے اور خوشبو لگائے اور جب نماز شب کے لئے آمادہ ہو کر مصلائے عبادت پر آجائے تو یہ دعا پڑھے (صحیفہ کاملہ کی ۵۰ ویں دعا جو دعائے رہبہ کے نام سے معروف ہے) جسے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام محراب عبادت میں کھڑے ہوتے وقت پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَنِیْ سَوِیًّا وَ رَبَّیْتَنِیْ صَغِیْرًا وَ رَزَقْتَنِیْ مَكْفِیًّا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَجَدْتُ فِیْمَا اَنْزَلْتَ مِنْ كِتَابِكَ وَ بَشَّرْتَ بِهٖ عِبَادَكَ اَنْ قُلْتَ: یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَ قَدْ تَقَدَّمَ مِنِّیْ مَا قَدْ عَلِمْتَ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، فَیَا سَوْاَتَاهُ مِمَّا اَحْصَاهُ عَلَیَّ كِتَابُكَ فَلَوْ لَا الْمَوَاقِفُ الَّتِیْ اُؤَمِّلُ مِنْ عَفْوِكَ الَّذِیْ شَمِلَ كُلَّ شَیْءٍ لَاَلْقَیْتُ بِیَدِیْ، وَ لَوْ اَنَّ اَحَدًا اسْتَطَاعَ الْهَرَبَ مِنْ رَّبِّهٖ لَكُنْتُ اَنَا اَحَقَّ بِالْهَرَبِ مِنْكَ، وَ اَنْتَ لَا تَخْفٰی عَلَیْكَ خَافِیَةٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ اِلَّاۤ اَتَیْتَ بِهَا وَ كَفٰی بِكَ جَازِیًا وَ كَفٰی بِكَ حَسِیْبًا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ طَالِبِیْ اِنْ اَنَا هَرَبْتُ وَ مُدْرِكِیْ اِنْ اَنَا فَرَرْتُ فَهَا اَنَا ذَا بَیْنَ یَدَیْكَ خَاضِعٌ ذَلِیْلٌ رَاغِمٌ اِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاِنِّیْ لِذٰلِكَ اَهْلٌ وَ هُوَ یَا رَبِّ مِنْكَ عَدْلٌ وَ اِنْ تَعْفُ عَنِّیْ فَقَدِیْمًا شَمَلَنِیْ عَفْوُكَ، وَ اَلْبَسْتَنِیْ عَافِیَتَكَ فَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِالْمَخْزُوْنِ مِنْ اَسْمَآئِكَ وَ بِمَا وَارَتْهُ الْحُجُبُ مِنْ بَهَآئِكَ اِلَّا رَحِمْتَ هٰذِهِ النَّفْسَ الْجَزُوْعَةَ وَ هٰذِهِ الرِّمَّةَ الْهَلُوْعَةَ الَّتِیْ لَا تَسْتَطِیْعُ حَرَّ شَمْسِكَ فَكَیْفَ تَسْتَطِیْعُ حَرَّ نَارِكَ، وَالَّتِیْ لَا تَسْتَطِیْعُ صَوْتَ رَعْدِكَ فَكَیْفَ تَسْتَطِیْعُ غَضَبَكَ فَارْحَمْنِی اللّٰهُمَّ فَاِنِّی امْرُؤٌ حَقِیْرٌ وَ خَطَرِیْ یَسِیْرٌ وَ لَیْسَ عَذَابِیْ مِمَّا یَزِیْدُ فِیْ مُلْكِكَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَ لَوْ اَنَّ عَذَابِیْ مِمَّا یَزِیْدُ فِیْ مُلْكِكَ لَسَئَلْتُكَ الصَّبْرَ عَلَیْهِ وَ اَحْبَبْتُ اَنْ یَكُوْنَ ذٰلِكَ لَكَ وَ لٰكِنْ سُلْطَانُكَ اللّٰهُمَّ اَعْظَمُ وَ مُلْكُكَ اَدْوَمُ مِنْ اَنْ تَزِیْدَ فِیْهِ طَاعَةُ الْمُطِیْعِیْنَ اَوْ تَنْقُصَ مِنْهُ مَعْصِیَةُ الْمُذْنِبِیْنَ فَارْحَمْنِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَ تَجَاوَزْ عَنِّیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَ تُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔

بارالہا! تو نے مجھے اس طرح پیدا کیا کہ میرے اعضا بالکل صحیح وسالم تھے اور جب کم سن تھا، تو نے میری پرورش کا سامان کیا اور بے رنج وکاوش رزق دیا، بارالہا! تو نے جس کتاب کو نازل کیا اور جس کے ذریعے اپنے بندوں کو نوید و بشارت دی اس میں تیرے اس ارشاد کو دیکھا ہے کہ: ’’اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا، یقیناً اللہ تمہارے تمام گناہ معاف کر دے گا‘‘ اس سے پیشتر مجھ سے ایسے گناہ سرزد ہو چکے ہیں جن سے تو واقف ہے اور جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، ہائے بدبختی ورسوائی ان گناہوں کے ہاتھوں جنہیں تیری کتاب نے قلمبند کیا ہوا ہے، اگر تیرے ہمہ گیر عفو ودرگزر کے وہ مواقع نہ ہوتے جن کا میں امیدوار ہوں تو میں اپنے ہاتھوں اپنی ہلاکت کا سامان کر چکا تھا، اگر ایک بھی اپنے پروردگار سے نکل بھاگنے پر قادر ہوتا تو میں تجھ سے بھاگنے کا زیادہ سزاوار تھا، اور تو وہ ہے جس سے زمین وآسمان کے اندر کا کوئی راز مخفی نہیں ہے مگر یہ کہ تو (قیامت کے دن) اسے لا حاضر کرے گا، تو جزا دینے اور حساب کرنے کے لئے بہت کافی ہے، اے اللہ! میں اگر بھاگنا چاہوں تو تو مجھے ڈھونڈ لے گا، اور اگر راہ گریز اختیار کروں، تو تو مجھے پالے گا، لے دیکھ میں عاجز وذلیل اور شکستہ حال تیرے سامنے کھڑا ہوں، اگر تو مجھ پر عذاب کرے تو میں اس کا سزاوار ہوں، اے میرے پروردگار! یہ تیری جانب سے عین عدل ہے اور اگر تو معاف کر دے تو تیرا عفو ودرگزر ہمیشہ میرے شامل حال رہا ہے، اور تو نے صحت وسلامتی کے لباس مجھے پہنائے ہیں، بارالہا! میں تیرے ان پوشیدہ ناموں کے وسیلہ سے اور تیری اس بزرگی کے واسطہ سے جو (جلال وعظمت کے) پردوں میں مخفی ہے تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اس بے تاب نفس اور بیقرار ہڈیوں کے ڈھانچے پر ترس کھا (اس لئے کہ) جو تیرے سورج کی تپش کو برداشت نہیں کر سکتا وہ تیری جہنم کی تیزی کو کیسے برداشت کرے گا، اور جو تیرے بادل کی گرج سے کانپ اٹھتا ہے تو وہ تیرے غضب کی آواز کو کیسے سن سکتا ہے، لہٰذا میرے حال زار پر رحم فرما، اس لئے کہ اے میرے معبود! میں ایک حقیر فرد ہوں جس کا مرتبہ پست تر ہے اور مجھ پر عذاب کرنا، تیری سلطنت میں ذرہ بھر اضافہ نہیں کر سکتا، اور اگر مجھے عذاب کرنا تیری سلطنت کو بڑھا دیتا تو میں تجھ سے عذاب پر صبر وشکیبائی کا سوال کرتا اور یہ چاہتا کہ وہ اضافہ تجھے حاصل ہو۔ لیکن اے میرے معبود! تیری سلطنت اس سے زیادہ عظیم اور اس سے زیادہ دوام پذیر ہے کہ فرماں برداروں کی اطاعت اس میں کچھ اضافہ کر سکے، یا گنہگاروں کی معصیت اس میں سے کچھ گھٹا سکے تو پھر اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے مجھ پر رحم فرما اور اے جلال و

بزرگی والے مجھ سے درگزر کر اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جب نمازشب کے لئے آمادہ ہو جاؤ تو یہ کہو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَ آلِہٖ وَ اُقَدِّمُھُمْ بَیْنَ یَدَیْ حَوَآئِجِیْ فَاجْعَلْنِیْ بِھِمْ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ. اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِھِمْ وَ لَا تُعَذِّبْنِیْ بِھِمْ وَ اھْدِنِیْ بِھِمْ وَ لَا تُضِلَّنِیْ بِھِمْ وَارْزُقْنِیْ بِھِمْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ بِھِمْ وَاقْضِ لِیْ حَوَائِجَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَبِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔

بارِالٰہا، میں تیرے نبی رحمت اور ان کی آلؑ کے واسطہ سے تیری طرف متوجہ ہوں اور انہیں اپنی حاجات کے لئے بطورِ وسیلہ پیش کرتا ہوں، پس تو ان حضرات کے طفیل مجھے دنیا و آخرت میں عزت دار اور مقرب بنا دے، خدایا ان کے طفیل مجھ پر رحم فرما، مجھ پر عذاب نہ فرما، میری ہدایت فرما، اور مجھے گمراہ نہ کر، مجھے روزی عنایت فرما اور محروم نہ رکھ، میری دنیا و آخرت کی حاجتوں کو پورا فرما، بیشک تو ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے اور شئے کا جاننے والا ہے۔

نمازشب کی پہلی آٹھ رکعتیں:

خشوع وخضوع کے ساتھ دو دو رکعت کر کے آٹھ رکعت نماز 'نافلۂ شب' کی نیت سے بجالائے جن میں حمد کے بعد کوئی سا بھی سورہ پڑھا جا سکتا ہے لیکن مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ قل ھواللہ اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورۂ قل یاایھا الکافرون کی تلاوت کرے اور باقی کی چھ رکعت میں لمبی سورتیں جیسے سورۂ انعام، سورۂ کہف، سورۂ انبیاء، سورۂ یس وغیرہ کی تلاوت کرے لیکن اگر دامن وقت میں اس قدر گنجائش نہ ہو تو پھر سورۂ قل ھواللہ احد پر اکتفا کرے؛ اور نمازشب میں بالجہر قرأت کرنا مستحب ہے۔

مستحب ہے کہ ہر دو رکعت کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَلَمْ یُسْئَلْ مِثْلُكَ. اَنْتَ مَوْضِعُ مَسْئَلَۃِ السَّآئِلِیْنَ وَ مُنْتَھٰی رَغْبَۃِ الرَّاغِبِیْنَ. اَدْعُوْكَ وَلَمْ یُدْعَ مِثْلُكَ وَ اَرْغَبُ اِلَیْكَ وَ لَمْ یُرْغَبْ اِلٰی مِثْلِكَ اَنْتَ مُجِیْبُ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَسْئَلُكَ بِاَفْضَلِ الْمَسَآئِلِ وَ اَنْجَحِھَا وَ اَعْظَمِھَا. یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ وَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰی وَ اَمْثَالِكَ الْعُلْیَا وَ نِعَمِكَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی وَ بِاَكْرَمِ اَسْمَآئِكَ وَ اَحَبِّھَا اِلَیْكَ وَ اَقْرَبِھَا مِنْكَ وَسِیْلَۃً وَ اَشْرَفِھَا عِنْدَكَ

مَنْزِلَةً وَ اَجْزَلِهَا لَدَيْكَ ثَوَابًا وَ اَسْرَعِهَا فِي الْاُمُوْرِ اِجَابَةً وَ بِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْاَكْبَرِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَعْظَمِ الْاَكْرَمِ الَّذِىْ تُحِبُّهٗ وَ تَهْوَاهُ وَ تَرْضٰى بِهٖ عَمَّنْ دَعَاكَ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ دُعَآءَهٗ وَ حَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ لَّا تَحْرِمَ سَآئِلَكَ وَ لَا تَرُدَّهٗ وَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ فِي التَّوْرَاتِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الزَّبُوْرِ وَ الْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ وَ بِكُلِّ اسْمٍ دَعَاكَ بِهٖ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَ مَلَآئِكَتُكَ وَ اَنْبِيَآءُكَ وَ رُسُلُكَ وَ اَهْلُ طَاعَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ وَلِيِّكَ وَ تُعَجِّلَ خِزْيَ اَعْدَآئِهٖ۔

خدایا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور کوئی ایسا نہیں جس سے تیری طرح سوال کیا گیا ہو، تو سوال کرنے والوں کا مرکز، اور رغبت کرنے والوں کا آخری مقام ہے، میں تجھے پکارتا ہوں اور کوئی ایسا نہیں جسے تیری طرح پکارا گیا ہو، میں تیری طرف راغب ہوا ہوں اور کوئی ایسا نہیں جس کی طرف تیری طرح رغبت کی گئی ہو، تو بے چین لوگوں کی پکار کا جواب دینے والا اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، میں تجھ سے بہترین، کامیاب ترین اور عظیم ترین مسائل کے ذریعہ سوال کرتا ہوں، اے اللہ، اے مہربان، اے رحم کرنے والے، اور میں تیرے اسمائے حسنیٰ، تیری بلند مثالوں اور تیری ان نعمتوں کے ذریعے سوال کرتا ہیں جنہیں شمار نہیں کیا جاسکتا ہے، اور میں تیرے انتہائی قابل احترام، تجھے انتہائی محبوب، تجھ سے باعتبارِ وسیلہ انتہائی قریب، باعتبارِ منزلت انتہائی با شرافت، باعتبارِ ثواب انتہائی فراواں، باعتبارِ قبولیت انتہائی سریع ناموں، نیز تیرے اس نام کے واسطہ سے (سوال کرتا ہوں) جو پوشیدہ، انتہائی بزرگ، انتہائی باعزت، انتہائی جلیل القدر، انتہائی عظیم، انتہائی قابل احترام ہے جسے تو چاہتا اور پسند کرتا ہے اور اس سے راضی ہوجاتا ہے جو تجھے (اس کے ذریعے) پکارے، اور اس کی دعا کو بھی قبول کرتا ہے اور تیرے لئے سزاوار بھی ہے کہ تو اپنے سائل کو محروم اور اسے مسترد نہ کرے، نیز تیرے ہر اس نام کے ذریعے جو توراۃ، انجیل، زبور اور قرآن عظیم میں ہے، اور ہر اس نام کے ذریعہ جس کے وسیلہ سے حاملین عرش، ملائکہ، انبیاء و رسولوں اور تیری اطاعت گزار مخلوق نے تجھے پکارا ہے (سوال یہ ہے) کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور اپنے ولی کے ظہور اور اس کے دشمنوں کی رسوائی میں جلدی فرما۔

پھر جب ان آٹھ رکعت نماز سے فارغ ہوجائے تو سجدہ میں جا کر یہ دعا پڑھے جسے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نماز شب کی آٹھ رکعتوں سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں پڑھا کرتے تھے:

لَكَ الْمَحْمَدَةُ اِنْ اَطَعْتُكَ، وَلَكَ الْحُجَّةُ اِنْ عَصَيْتُكَ، لَا صُنْعَ لِيْ وَلَا لِغَيْرِيْ فِيْ

اِحْسَانٍ اِلَّا بِكَ، يَا كَآئِنًا قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، وَ يَا مُكَوِّنَ كُلِّ شَيْءٍ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَدِيْلَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَ مِنْ شَرِّ الْمَرْجِعِ فِي الْقُبُوْرِ، وَ مِنَ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَجْعَلَ عَيْشِيْ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَ مِيْتَتِيْ مِيْتَةً سَوِيَّةً وَ مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلَبًا كَرِيْمًا غَيْرَ مُخْزٍ وَلَا فَاضِحٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْاَئِمَّةِ يَنَابِيْعِ الْحِكْمَةِ، وَ اُوْلِي النِّعْمَةِ، وَمَعَادِنِ الْعِصْمَةِ، وَاعْصِمْنِيْ بِهِمْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، وَلَا تَاْخُذْنِيْ عَلٰى غِرَّةٍ وَلَا عَلٰى غَفْلَةٍ، وَ لَا تَجْعَلْ عَوَاقِبَ اَعْمَالِيْ حَسْرَةً، وَ ارْضَ عَنِّيْ، فَاِنَّ مَغْفِرَتَكَ لِلظَّالِمِيْنَ وَ اَنَا مِنَ الظَّالِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ وَ اَعْطِنِيْ مَا لَا يَنْقُصُكَ فَاِنَّكَ الْوَسِيْعُ رَحْمَتُهُ، اَلْبَدِيْعُ حِكْمَتُهُ، وَ اَعْطِنِي السَّعَةَ وَالدَّعَةَ وَالْاَمْنَ وَالصِّحَّةَ وَالنُّجُوْعَ وَالْقُنُوْعَ وَالشُّكْرَ وَالْمُعَافَاةَ وَالتَّقْوٰى وَالصَّبْرَ وَالصِّدْقَ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اَوْلِيَآئِكَ وَالْيُسْرَ وَالشُّكْرَ، وَاعْمِمْ بِذٰلِكَ يَا رَبِّ اَهْلِيْ وَ وَلَدِيْ وَ اِخْوَانِيْ فِيْكَ وَ مَنْ اَحْبَبْتُ وَاَحَبَّنِيْ وَ وَلَدْتُ وَ وَلَدَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

پروردگارا اگر میں تیری اطاعت کروں تو تیرا شکر ہے اور اگر میں معصیت کروں تو تیری حجت مجھ پر تمام ہے میرے لئے میرے غیر کے پاس کوئی نیکی نہیں ہے مگر وہ سب تیرا ہی عطیہ ہے، اے تمام چیزوں سے پہلے موجود اے ہر چیز کے بنانے والے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، خدایا میں تیری پناہ چاہتا ہوں موت کے وقت دین سے عدول کرنے اور قبر میں بدترین بازگشت سے اور روز قیامت کی ندامت سے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ درود نازل کر محمدؐ وآل محمدؐ پر اور میری زندگی کو پاکیزہ زندگی بنا اور موت کو معتدل موت بنا اور میری بازگشت باعزت بازگشت قرار دے جس میں کوئی رسوائی اور ذلت نہ ہو، خدایا درود نازل کر محمدؐ وآل محمدؐ پر جو امام اور حکمت کے سرچشمہ ہیں اور اولیائے نعمت ہیں اور معدن عصمت ہیں اور مجھ کو ان کے ذریعہ سے بچالے ہر برائی سے اور مجھ کو نہ لے جا غرور اور غفلت کے مقام میں اور میرے اعمال کے انجام کو حسرت نہ بنا اور مجھ سے راضی ہوجا کہ تیری مغفرت اپنے نفس پر ظلم کرنے والوں کے لئے ہے اور میں ظالموں میں سے ہوں، خدایا میرے گناہ کو بخش دے جو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے اور مجھ کو وہ عطا کردے جو تیرے اندر کمی نہیں پیدا کرتا کیونکہ تو وہ ہے جس کی رحمت وسیع ہے، حکمت بے مثل ہے اور مجھ کو وسعت آسائش، حفظ وامان، صحت،

انکساری، قناعت، شکر، عافیت، پرہیزگار، صبر اور تیری اور تیرے اولیاء کی صداقت اور آسانی اور شکر عطا کر، اور خدایا اس کو عام کردے، میرے گھر والوں، اولاد، ایمانی بھائیوں اور جس سے میں محبت کرتا ہوں اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور جس سے میں پیدا ہوا اور جو مجھ سے پیدا ہوا، مسلمین اور مومنین سے، اے عالمین کے پروردگار۔

دو رکعت نماز شفع:

پھر دو رکعت نماز شفع بجالائے جس میں حمد کے بعد کوئی بھی سورہ پڑھ سکتا ہے لیکن بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ فلق اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورۂ والناس پڑھے یا نماز شفع اور وتر کی تین رکعتوں میں حمد کے بعد سورۂ توحید کی تلاوت کرے تا کہ اسے ختم قرآن کا ثواب حاصل ہو سکے۔ نماز شفع میں قنوت کا مستحب ہونا ثابت نہیں ہے پس اگر کوئی شخص قنوت پڑھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ رجاء کی نیت سے پڑھے۔ نماز شفع سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے اور نماز وتر میں مشغول ہونے سے پہلے مستحب ہے کہ یہ دعا پڑھے:

اِلٰهِیْ تَعَرَّضَ لَكَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَكَ فِیْهِ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ فَضْلَكَ وَ مَعْرُوْفَكَ الطَّالِبُوْنَ وَ لَكَ فِیْ هٰذَا اللَّیْلِ نَفَحَاتٌ وَ جَوَآئِزُ وَعَطَایَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلٰی مَنْ تَشَآءُ مِنْ عِبَادِكَ وَ تَمْنَعُهَا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَایَةُ مِنْكَ، وَ هَا اَنَا ذَا عَبْدُكَ الْفَقِیْرُ اِلَیْكَ، اَلْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ فَاِنْ كُنْتَ یَا مَوْلَایَ تَفَضَّلْتَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَ عُدْتَ عَلَیْهِ بِعَآئِدَةٍ مِّنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ الْخَیِّرِیْنَ الْفَاضِلِیْنَ وَ جُدْ عَلَیَّ بِطَوْلِكَ وَ مَعْرُوْفِكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْماً اِنَّ اللّٰهَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا وَعَدْتَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.

میرے معبود! طلب کرنے والوں نے آج رات خود کو تیرے ہی سامنے پیش کیا ہے ارادہ کرنیوالوں نے تیری ہی بارگاہ کا ارادہ کیا ہے اور حاجتمندوں نے تیرے ہی فضل و احسان سے امید باندھی ہوئی ہے آج کی رات تیری مہربانیاں، تیری بخشش، تیری عطائیں اور تیرے ہی انعام ہیں کہ تو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے ان سے احسان فرمائے اور جس پر تیری توجہ اور عنایت نہ ہوئی ہو اس سے روک لے اور یہ میں ہوں تیرا

حقیر بندہ کہ تیرا محتاج ہوں اور تیرے فضل واحسان کا امیدوار ہوں پس اے میرے مولا! اگر آج کی رات میں تو اپنی مخلوق میں کسی پر فضل وکرم کرے اور اس کو انعام عطا فرمائے اور وہ انعام عطا فرمائے جو تیری مہربانی کے ساتھ ہو تو محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما جو پاک وپاکیزہ ہیں، نیکوکار وبا فضیلت ہیں اور اپنے فضل واحسان سے مجھ پر بخشش کر اے جہانوں کے پالنے والے، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نبیوں میں آخری نبیؐ ہیں اور ان کی آلؑ پر جو پاکیزہ ہیں اور سلام ہو بہت سلام، بے شک اللہ خوبی والا اور شان والا ہے اے معبود! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں جیسے تو نے حکم دیا تو اپنے وعدے کے مطابق اسے قبول فرما کیونکہ تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

اس دعا کا پڑھنا بھی مناسب ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِلَیْكَ فَقِیْرٌ، وَ مِنْ عَذَابِكَ خَآئِفٌ مُسْتَجِیْرٌ ، اَللّٰهُمَّ لَا تُبَدِّلِ اسْمِیْ وَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ، وَلَا تَجْهَدْ بَلَآئِیْ وَلَا تُشْمِتْ بِیْ اَعْدَآئِیْ، اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِكَ وَ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، جَلَّ ثَنَآءُكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰى نَفْسِكَ وَفَوْقَ مَا یَقُوْلُ الْقَآئِلُوْنَ.

خدایا میں تیرا محتاج ہوں، اور تیرے عذاب سے خوفزدہ اور پناہ کا طلبگار ہوں، خدایا میرے نام کو بدل نہ دینا اور میرے جسم کو دگرگوں نہ کر دینا، میری بلاؤں کو سخت نہ کرنا، اور میرے دشمنوں کو طعنے کا موقع نہ دینا، خدایا میں تیرے عقاب سے تیرے عفو کی پناہ چاہتا ہوں، اور تیرے عذاب سے تیری رحمت کا سہارا چاہتا ہوں، اور تیری ناراضگی سے تیری رضا اور تجھ سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں، تیری ثنا جلیل ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف کی ہے اور اس سے بالاتر ہے جو تمام تعریف کرنے والے کرتے ہیں

ایک رکعت نماز وتر:

پھر ایک رکعت نمازِ وَتر پڑھے اور بہتر ہے کہ اس میں حمد کے بعد قل ھو اللہ احد تین مرتبہ، قل اعوذ برب الفلق تین مرتبہ اور قل اعوذ برب الناس تین مرتبہ پڑھے اور ہاتھوں کو قنوت کے لئے بلند کر کے جو دعا چاہے کرے۔ نماز وتر کے قنوت میں جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا احصاء نہیں ہوسکتا۔ مستحب ہے کہ انسان خوفِ خدا سے گریہ کرے اور برادرانِ مومن کے لئے دعا کرے، مستحب ہے کہ چالیس افراد کا نام لے کر ذکر کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا مستجاب کرے ؛اور مستحب ہے کہ یہ دعا پڑھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ

السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَ مَا فِيْهِنَّ وَ مَا بَيْنَهُنَّ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کوئی خدا پرستش کے لائق نہیں سوائے اس خدا کے جو صاحب حلم وکرم ہے، کوئی خدا پرستش کے لائق نہیں سوائے اس خدا کے جو بلند مرتبہ اور بزرگ ہے، پاک اور منزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں اور سات زمینوں کا پروردگار ہے، اور ہر اس چیز کا پروردگار ہے جو آسمانوں اور زمینوں میں اور ان کے درمیان ہے، اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے، حمد وثنا اس خدا کے لئے مخصوص ہے جو تمام موجودات کا پالنے والا ہے۔

شیخ صدوق نے فقیہ میں فرمایا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز وتر کے قنوت میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِیْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنِیْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَ بَارِكْ لِیْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَ لَا يُقْضٰى عَلَيْكَ سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ وَ اُوْمِنُ بِكَ وَ اَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ يَا رَحِيْمُ۔

خدایا جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی ہے اور عافیت دی ہے اور جن کا تو ذمہ دار ہے، جن کی عطا میں برکت دی ہے، جن کو شر سے بچایا ہے، انہیں میں سے ہم کو بھی قرار دے، اس لئے کہ تو فیصلہ کرنے والا ہے، تیرے اوپر کسی کا فیصلہ چلنے والا نہیں ہے؛ تو بے نیاز ہے، کعبہ کا مالک ہے، میں تجھ سے استغفار وتوبہ کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان رکھتا ہوں، تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیرے علاوہ کسی کے پاس کوئی طاقت نہیں، اے رحم کرنے والے۔

اور اس دعا کا پڑھنا بھی مستحب ہے:

اِلٰهِیْ كَيْفَ اَصْدُرُ عَنْ بَابِكَ بِخَيْبَةٍ مِنْكَ وَ قَدْ قَصَدْتُهُ عَلٰى ثِقَةٍ بِكَ. اِلٰهِیْ كَيْفَ تُؤْيِسُنِیْ مِنْ عَطَائِكَ وَ قَدْ اَمَرْتَنِیْ بِدُعَائِكَ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْحَمْنِیْ اِذَا اشْتَدَّ الْاَنِيْنُ وَ حُظِرَ عَلَیَّ الْعَمَلُ وَانْقَطَعَ مِنِّی الْاَمَلُ وَاَفْضَيْتُ اِلَى الْمَنُوْنِ وَ بَكَتْ عَلَیَّ الْعُيُوْنُ وَ وَدَّعَنِی الْاَهْلُ وَالْاَحْبَابُ وَ حُثِیَ عَلَیَّ التُّرَابُ وَ نُسِیَ اسْمِیْ وَ بَلِیَ جِسْمِیْ وَانْطَمَسَ ذِكْرِیْ وَ هُجِرَ قَبْرِیْ فَلَمْ يَزُرْنِیْ زَائِرٌ وَ لَمْ يَذْكُرْنِیْ ذَاكِرٌ وَ ظَهَرَتْ مِنِّی الْمَاٰثِمُ وَاسْتَوْلَتْ عَلَیَّ الْمَظَالِمُ وَ طَالَتْ شِكَايَةُ الْخُصُوْمِ وَ اتَّصَلَتْ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَرْضِ خُصُوْمِیْ عَنِّیْ بِفَضْلِكَ وَ اِحْسَانِكَ

وَ جُدْ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ وَ رِضْوَانِكَ، اِلٰهِيْ ذَهَبَتْ اَيَّامُ لَذَّاتِيْ وَ بَقِيَتْ مَاٰثِمِيْ وَ تَبِعَاتِيْ وَ قَدْ اَتَيْتُكَ مُنِيْبًا تَآئِبًا فَلَا تَرُدَّنِيْ مَحْرُوْمًا وَ لَا خَائِبًا، اَللّٰهُمَّ اٰمِنْ رَوْعَتِيْ وَاغْفِرْ زَلَّتِيْ وَ تُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

خدایا میں تیرے دروازے سے مایوس کیسے جا سکتا ہوں جب کہ میں بڑے اعتماد سے آیا ہوں تو مجھے اپنی عطا سے کیسے مایوس کرے گا جب کہ تونے دعا کا حکم دیا ہے، محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور مجھ پر رحم فرمانا جب نالہ وفریاد شدید اور عمل مشکل ہو جائے، امیدیں قطع ہونے لگیں، میں موت کی طرف آگے بڑھوں اور لوگ مجھ پر رونے لگیں اور اہل واحباب سب مجھے چھوڑ دیں، مٹی مجھ پر ڈال دی جائے، میرا نام بھلا دیا جائے، میرا جسم بوسیدہ ہو جائے، میرا ذکر ختم ہو جائے، میری قبر کی کوئی زیارت کرنے والا نہ رہ جائے، میرا کوئی یاد کرنے والا نہ رہ جائے، میرے گناہ ظاہر ہو جائیں، میرے مظالم عذر پر غالب آ جائیں، دشمن میری شکایت کرنے لگیں، مظلومین میرے خلاف دعا کرنے لگیں تو خدایا محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کرنا اور میرے دشمنوں اور میرے مخالفین کو مجھ سے راضی کر دینا اپنے فضل واحسان سے، مجھ پر کرم کرنا اپنے عفو اور رضوان سے، خدایا لذتوں کا زمانہ گزر گیا اب تو صرف ان کے آثار ونتائج باقی رہ گئے ہیں اور میں تیری بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتا ہوا آیا ہوں، پس مجھے محروم واپس نہ کرنا، مایوس نہ کرنا، خدایا میرے خوف کو امن عطا فرما، میری لغزش کو معاف کر دے، میری توبہ کو قبول کر لے، اس لئے کہ تو بہترین توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز وتر میں ستر مرتبہ استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ) کرتے تھے اور سات مرتبہ کہتے تھے: هٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ بہتر ہے کہ بائیں ہاتھ کو دعا کے لئے بلند کرے اور دائیں ہاتھ سے استغفار کو شمار کرے۔

روایت ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سحر کو نماز وتر میں تین سو مرتبہ پڑھتے تھے: اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ، اس کے بعد:

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ ارْحَمْنِيْ وَ تُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

پروردگار میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر اور میری توبہ قبول فرما کہ تو بہترین توبہ قبول کرنے والا، بہت بخشنے والا، مہربان ہے۔

اور اگر دامن وقت میں گنجائش ہو تو یہ دعا بھی پڑھے جسے امام زین العابدین علیہ السلام پڑھا کرتے تھے:

سَيِّدِيْ سَيِّدِيْ، هٰذِهٖ يَدَايَ قَدْ مَدَدْتُهُمَا اِلَيْكَ بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّةً، وَ عَيْنَايَ

بِالرَّجَاۗءِ مَمْدُوْدَةً، وَ حَقٌّ لِمَنْ دَعَاكَ بِالنَّدَمِ تَذَلُّلًا اَنْ تُجِيْبَهٗ بِالْكَرَمِ تَفَضُّلًا، سَيِّدِيْ اَمِنْ اَهْلِ الشَّقَاۗءِ خَلَقْتَنِيْ فَاُطِيْلُ بُكَاۗئِيْ اَمْ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ خَلَقْتَنِيْ فَاُبَشِّرُ رَجَاۗئِيْ، سَيِّدِيْ اَلِضَرْبِ الْمَقَامِعِ خَلَقْتَ اَعْضَاۗئِيْ، اَمْ لِشُرْبِ الْحَمِيْمِ خَلَقْتَ اَمْعَاۗئِيْ، سَيِّدِيْ لَوْ اَنَّ عَبْدًا اِسْتَطَاعَ الْهَرَبَ مِنْ مَوْلَاهُ لَكُنْتُ اَوَّلَ الْهَارِبِيْنَ مِنْكَ لٰكِنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ لَا اَفُوْتُكَ، سَيِّدِيْ لَوْ اَنَّ عَذَابِيْ مِمَّا يَزِيْدُ فِيْ مُلْكِكَ لَسَأَلْتُكَ الصَّبْرَ عَلَيْهِ، غَيْرَ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَزِيْدُ فِيْ مُلْكِكَ طَاعَةُ الْمُطِيْعِيْنَ، وَ لَا يَنْقُصُ مِنْهُ مَعْصِيَةُ الْعَاصِيْنَ، سَيِّدِيْ مَا اَنَا وَ مَا خَطَرِيْ؟ هَبْ لِيْ بِفَضْلِكَ، وَ جَلِّلْنِيْ بِسِتْرِكَ، وَ اعْفُ عَنْ تَوْبِيْخِيْ بِكَرَمِ وَجْهِكَ، اِلٰهِيْ وَ سَيِّدِيْ اِرْحَمْنِيْ مَصْرُوْعًا عَلَى الْفِرَاشِ تُقَلِّبُنِيْ اَيْدِيْ اَحِبَّتِيْ وَارْحَمْنِيْ مَطْرُوْحًا عَلَى الْمُغْتَسَلِ يُغَسِّلُنِيْ صَالِحُ جِيْرَتِيْ وَارْحَمْنِيْ مَحْمُوْلًا قَدْ تَنَاوَلَ الْاَقْرِبَاۗءُ اَطْرَافَ جَنَازَتِيْ وَارْحَمْ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ الْمُظْلِمِ وَحْشَتِيْ وَ غُرْبَتِيْ وَ وَحْدَتِيْ.

میرے آقا گناہوں سے سرشار اپنے دونوں ہاتھوں کو میں نے تیری طرف پھیلا رکھا ہے، میری دونوں آنکھیں امید لگائے بیٹھی ہیں، تیرے لئے سزاوار ہے کہ جو شخص فروتنی و پشیمانی کے ساتھ تجھے پکارے تو اپنے کرم اور بزرگواری کے ساتھ اسے جواب دے، میرے آقا اگر تو نے مجھے بد بخت لوگوں میں خلق کیا ہے تو میں اپنے گریہ کو طول دوں اور اگر تو نے مجھے خوش بخت لوگوں میں خلق کیا ہے تو میں اپنی امید کو خوش خبری سناؤں، آقا کیا تو نے میرے اعضاء بدن کو گرز لگانے کے لئے خلق کیا ہے اور کیا تو نے میری آنتوں کو جہنم کا کھولتا ہوا پانی پینے کے لئے خلق کیا ہے، آقا اگر کوئی بندہ اپنے آقا سے بھاگ سکتا تو میں سب سے پہلے تجھ سے بھاگ نکلا کرتا لیکن میں جانتا ہوں کہ میں تجھ سے بھاگ نہیں سکتا، آقا اگر مجھے عذاب دینا تیری سلطنت میں اضافہ کر سکتا تو میں تجھ سے اس پر صبر کی درخواست کرتا، لیکن میں جانتا ہوں کہ اطاعت گزاروں کی اطاعت اس میں اضافہ نہیں کر سکتی اور نہ ہی گناہگاروں کی معصیت اس میں کمی کر سکتی ہے، میرے آقا میں کیا اور میری اوقات کیا؟ اپنے فضل و کرم سے مجھے عطا فرما، اپنی پوشش سے مجھے ڈھانپ لے، اپنی ذات کی کرامت کے طفیل میری سرزنش سے درگزر فرما، خدایا، میرے آقا مجھ پر رحم فرما اس حال میں کہ بستر بیماری پر میرے عزیز مجھے کروٹ دلا رہے ہوں، مجھ پر رحم کر اس حال میں کہ غسل میت کے تختہ پر میرے نیک ہمسائے مجھے غسل دے رہے ہوں،

مجھ پر رحم فرما اس حال میں کہ رشتہ دار میرے جنازے کو اٹھائے ہوئے ہوں، اور رحم کر اس اندھیرے گھر میں میری وحشت، غربت اور تنہائی پر۔

اور جب قنوت سے فارغ ہو تو رکوع میں جائے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد (قبل اس کے کہ سجدے میں جائے) اس دعا کو پڑھے جسے شیخ نے تہذیب میں حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ذکر کیا ہے:

هٰذَا مَقَامُ مَنْ حَسَنَاتُهُ نِعْمَةٌ مِنْكَ وَ شُكْرُهُ ضَعِيفٌ وَ ذَنْبُهُ عَظِيمٌ وَلَيْسَ لِذٰلِكَ اِلَّا رِفْقُكَ وَ رَحْمَتُكَ فَاِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰى نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: (كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ) طَالَ هُجُوعِي وَ قَلَّ قِيَامِي وَ هٰذَا السَّحَرُ وَ اَنَا اَسْتَغْفِرُكَ لِذُنُوبِي، اِسْتِغْفَارَ مَنْ لَا يَجِدُ لِنَفْسِهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا.

خدایا تیرے سامنے وہ بندہ کھڑا ہے جس کی نیکیاں تیری نعمت کا نتیجہ ہیں، مگر اس کا شکر کمزور ہے، اس کے گناہ عظیم ہیں اور اس کے لئے سوائے تیری رحمت اور مہربانی کے کوئی سہارا نہیں، اس لئے کہ تو نے خود اپنے نبی مرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کردہ کتاب میں فرمایا ہے کہ اللہ کے نیک بندے رات کو بہت کم سوتے ہیں اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں، تو میں بیدار ہوں خدایا، میری نیند طولانی ہوگئی اور میرا قیام کم ہوگیا، یہ سحر کا وقت ہے اور میں اپنے گناہوں کا استغفار کر رہا ہوں، یہ استغفار اس کا ہے جس کے اختیار میں نہ نفع ہے نہ نقصان ہے، نہ موت ہے نہ زندگی ہے، نہ حشر ونشر ہے۔

پھر سجدہ میں جائے اور نماز کو تمام کرے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا تَنْفَدُ خَزَائِنُهُ وَلَا يَخَافُ آمِنُهُ، رَبِّ اِنِ ارْتَكَبْتُ الْمَعَاصِيَ فَذٰلِكَ ثِقَةٌ مِنِّي بِكَرَمِكَ، اِنَّكَ تَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِكَ، وَ تَعْفُو عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ وَتَغْفِرُ الزَّلَلَ وَ اِنَّكَ مُجِيبٌ لِدَاعِيكَ وَمِنْهُ قَرِيبٌ وَ اَنَا تَائِبٌ اِلَيْكَ مِنَ الْخَطَايَا وَ رَاغِبٌ اِلَيْكَ فِي تَوْفِيرِ حَظِّي مِنَ الْعَطَايَا، يَا خَالِقَ الْبَرَايَا، يَا مُنْقِذِي مِنْ كُلِّ شَدِيدَةٍ، يَا مُجِيرِي مِنْ كُلِّ مَحْذُورٍ، وَفِّرْ عَلَيَّ السُّرُورَ، وَاكْفِنِي شَرَّ عَوَاقِبِ الْاُمُورِ، فَاَنْتَ اللّٰهُ عَلٰى نَعْمَائِكَ وَجَزِيلِ عَطَائِكَ مَشْكُورٌ، وَلِكُلِّ خَيْرٍ مَذْخُورٌ.

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کے خزانے ختم نہیں ہوتے، اور جس پر ایمان لانے والا خوفزدہ نہیں

ہوتا، پروردگار اگر مجھ سے گناہ سرزد ہوئے ہیں تو یہ تیرے کرم پر میرا اعتماد ہے، اس لئے کہ تو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، ان کی برائیوں اور لغزشوں کو معاف کر دیتا ہے، اور اس لئے کہ تو اپنے داعی کو جواب دیتا ہے، اور اس سے قریب ہوتا ہے، میں تجھ سے اپنی خطاؤں پر توبہ کرتا ہوں، اور تیری بخششوں میں اضافے کی غرض سے تیری طرف راغب ہوتا ہوں، اے مخلوقات کے خالق، اے ہر مشکل میں میرے نجات دہندہ، اے ہر خطرے میں میرے پناہ دہندہ، میری خوشیوں میں اضافہ فرما، کاموں کے برے انجام میں تو میرے لئے کافی ہوجا، اس لئے کہ اے اللہ تیری نعمتوں اور عظیم عطاؤں پر تیرا شکریہ ادا کیا جاتا ہے، اور ہر خیر کے لئے ذخیرہ شدہ ہے۔

پھر تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا پڑھنے کے بعد کہے:

اَلْحَمْدُ لِرَبِّ الصَّبَاحِ ، اَلْحَمْدُ لِفَالِقِ الْاِصْبَاحِ ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔

ساری حمد اس مالک کے لئے ہے جو صبح کا پروردگار ہے، صبح کو ایجاد کرنے والا ہے، تسبیح میرے اس خدا کے لئے ہے جو کائنات کا بادشاہ، پاکیزہ صفات کا مالک اور غالب وحکمت والا ہے۔

پھر تین مرتبہ کہے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا بَرُّ يَا رَحِيْمُ يَا غَنِيُّ يَا كَرِيْمُ، اُرْزُقْنِيْ مِنَ التِّجَارَةِ اَعْظَمَهَا فَضْلًا وَاَوْسَعَهَا رِزْقًا وَخَيْرَهَا لِيْ عَاقِبَةً، فَاِنَّهُ لَا خَيْرَ فِيْمَا لَا عَاقِبَةَ لَهُ۔

اے زندہ ونگہدار، اے محسن، اے رحیم، اے غنی، اے کریم، مجھے وہ تجارت عطا فرما جس میں سب سے زیادہ فضیلت ہو، جس کا رزق وسیع تر ہو اور جو میرے لئے انجام میں بہترین ہو، اس لئے کہ اس میں کوئی خیر نہیں ہے، جس کی عاقبت (بخیر) نہ ہو۔

مناسب ہے کہ اس کے بعد دعائے حزین پڑھے، جو یہ ہے:

اُنَاجِيْكَ يَا مَوْجُوْدًا فِيْ كُلِّ مَكَانٍ لَعَلَّكَ تَسْمَعُ نِدَآئِيْ فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِيْ وَ قَلَّ حَيَائِيْ، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اَيَّ الْاَهْوَالِ اَتَذَكَّرُ وَ اَيَّهَا اَنْسٰى وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ اِلَّا الْمَوْتُ لَكَفٰى، كَيْفَ وَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَعْظَمُ وَ اَدْهٰى، مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ حَتّٰى مَتٰى وَ اِلٰى مَتٰى اَقُوْلُ: "لَكَ الْعُتْبٰى" مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰى ثُمَّ لَا تَجِدُ عِنْدِيْ صِدْقًا وَ لَا وَفَآءً فَيَا غَوْثَاهُ ثُمَّ وَاغَوْثَاهُ، بِكَ يَا اَللّٰهُ مِنْ هَوًى قَدْ غَلَبَنِيْ وَ مِنْ عَدُوٍّ قَدِ اسْتَكْلَبَ عَلَيَّ وَ مِنْ دُنْيَا قَدْ

تَزَيَّنَتْ لِيْ وَ مِنْ نَفْسٍ اَمَّارَةٍ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ. مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ اِنْ كُنْتَ رَحِمْتَ مِثْلِيْ فَارْحَمْنِيْ وَاِنْ كُنْتَ قَبِلْتَ مِثْلِيْ فَاقْبَلْنِيْ يَا قَابِلَ السَّحَرَةِ اقْبَلْنِيْ يَا مَنْ لَمْ اَزَلْ اَتَعَرَّفُ مِنْهُ الْحُسْنٰى يَا مَنْ يُغَذِّيْنِيْ بِالنِّعَمِ صَبَاحًا وَ مَسَآءً، اِرْحَمْنِيْ يَوْمَ اٰتِيْكَ فَرْدًا شَاخِصًا اِلَيْكَ بَصَرِيْ مُقَلِّدًا عَمَلِيْ قَدْ تَبَرَّءَ جَمِيْعُ الْخَلْقِ مِنِّيْ نَعَمْ وَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ وَ مَنْ كَانَ لَهٗ كَدِّيْ وَ سَعْيِيْ فَاِنْ لَمْ تَرْحَمْنِيْ فَمَنْ يَرْحَمُنِيْ وَ مَنْ يُّؤْنِسُ فِي الْقَبْرِ وَحْشَتِيْ وَ مَنْ يُّنْطِقُ لِسَانِيْ اِذَا خَلَوْتُ بِعَمَلِيْ وَ سَآئَلْتَنِيْ عَمَّا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ فَاِنْ قُلْتُ نَعَمْ فَاَيْنَ الْمَهْرَبُ مِنْ عَدْلِكَ وَ اِنْ قُلْتُ لَمْ اَفْعَلْ قُلْتَ: اَلَمْ اَكُنِ الشَّاهِدَ عَلَيْكَ، فَعَفْوَكَ عَفْوَكَ يَا مَوْلَايَ قَبْلَ سَرَابِيْلِ الْقَطِرَانِ، عَفْوَكَ عَفْوَكَ يَا مَوْلَايَ قَبْلَ جَهَنَّمَ وَالنِّيْرَانِ، عَفْوَكَ عَفْوَكَ يَا مَوْلَايَ قَبْلَ اَنْ تُغَلَّ الْاَيْدِيْ اِلَى الْاَعْنَاقِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ.

میں تجھ سے مناجات کرتا ہوں اے وہ پروردگار جو ہر جگہ موجود ہے۔ شاید تو میری آواز کو سن لے اس لئے کہ میرا جرم بہت عظیم ہے میری حیا ختم ہوگئی ہے۔ خدایا میں کس کس خوفناک منزل کو یاد کروں اور کس کو بھول جاؤں۔ اگر صرف موت ہی ہوتی تب بھی کافی تھا چہ جائیکہ موت کے بعد بہت ہی سخت منزل ہے۔ خدایا کب تک اور کہاں تک میں تجھ سے برابر رضا کی درخواست کرتا رہوں گا اور تو میرے اندر کوئی صداقت اور وفاداری نہ پائے گا۔ فریاد، فریاد، خدایا اس خواہش سے جو مجھ پر غالب آ گئی ہے، اس دشمن سے جس نے مجھ پر قبضہ کرلیا ہے، اس دنیا سے جو میرے سامنے آراستہ ہوگئی اور اس نفس امارہ سے جو برائیوں کا حکم دینے والا ہے جب تک خدا رحم نہ کرے۔ میرے پروردگار اگر تو نے مجھ جیسوں پر رحم کیا ہے تو مجھ پر بھی رحم فرما؛ اگر مجھ جیسوں کی توبہ قبول کی ہے تو میری توبہ بھی قبول کرلے اے (حضرت موسیٰ کے مقابل آنے والے فرعون کے) جادوگروں کی توبہ قبول کرنے والے میری توبہ قبول فرما اے وہ خدا جس کو میں نے ہمیشہ نیکی میں ہی دیکھا ہے؛ اے وہ پروردگار جو صبح و شام مجھے غذا عنایت فرماتا ہے؛ مجھ پر رحم کرنا اس دن جس دن میں تنہا تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، جھکی ہوئی نگاہوں کے ساتھ، اعمال کا بوجھ لئے؛ اس حال میں کہ تمام مخلوقات حتیٰ میرے ماں باپ اور جن کے لئے میں نے ساری زندگی دوڑ دھوپ کی، سب مجھ سے بیزار ہو جائیں؛ خدایا اگر تو رحم نہ کرے گا تو کون کرے گا، کون میری قبر میں انس کا سامان کرے گا، کون شخص میری زبان کو گویا بنائے گا جب میں اپنے اعمال کے ساتھ حاضر

ہوں گا اور تو مجھ سے ان باتوں کا سوال کرے گا جن کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اگر میں اقرار کرلوں تو تیرے انصاف سے بھاگ کر کہاں جاسکوں گا؛ اور اگر یہ کہہ دوں کہ میں نے نہیں کیا تو تو کہے گا: کیا میں تجھ پر گواہ نہیں تھا؛ خدایا بس مجھے معاف کر دے، مجھے معاف کر دے اس سے پہلے کہ آگ کا لباس مجھے پہنایا جائے، خدایا معاف فرما دے، معاف فرما دے، اس سے پہلے کہ جہنم کی آگ میں ڈال دیا جاؤں، خدایا معاف فرما دے، معاف فرما دے، اس سے پہلے کہ ہاتھوں کو گردنوں میں باندھ دیا جائے اے بہترین رحم کرنے والے اور بہترین معاف کرنے والے۔

پھر سجدہ میں جائے اور پانچ بار کہے:

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ۔

ہر عیب سے منزہ و پاک ہے، فرشتوں اور روح کا پروردگار۔

پھر بیٹھے اور آیت الکرسی پڑھے اور دوبارہ سجدہ میں جائے اور ذکر سابق کو پانچ مرتبہ پڑھے۔

ان اذکار سے فارغ ہونے کے بعد اپنی حوائج شرعیہ کی روائی اور دفع مشکلات کے لئے دعا کرے انشاء اللہ خداوند مستجاب فرمائے گا۔

اور اگر فرصت ہو تو نماز شب سے فارغ ہونے کے بعد صحیفہ کاملہ کی درج ذیل بتیسویں دعا بھی پڑھے:

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمُلْكِ الْمُتَأَبِّدِ بِالْخُلُودِ وَالسُّلْطَانِ الْمُمْتَنِعِ بِغَيْرِ جُنُودٍ وَلَا أَعْوَانٍ، وَالْعِزِّ الْبَاقِي عَلَى مَرِّ الدُّهُورِ، وَ خَوَالِي الْأَعْوَامِ، وَ مَوَاضِي الْأَزْمَانِ وَالْأَيَّامِ، عَزَّ سُلْطَانُكَ عِزًّا لَا حَدَّ لَهُ بِأَوَّلِيَّةٍ وَلَا مُنْتَهَى لَهُ بِآخِرِيَّةٍ، وَاسْتَعْلَى مُلْكُكَ عُلُوًّا سَقَطَتِ الْأَشْيَاءُ دُونَ بُلُوغِ أَمَدِهِ وَ لَا يَبْلُغُ أَدْنَى مَا اسْتَأْثَرْتَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ أَقْصَى نَعْتِ النَّاعِتِينَ، ضَلَّتْ فِيكَ الصِّفَاتُ وَ تَفَسَّخَتْ دُونَكَ النُّعُوتُ وَ حَارَتْ فِي كِبْرِيَائِكَ لَطَائِفُ الْأَوْهَامِ، كَذٰلِكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْأَوَّلُ فِي أَوَّلِيَّتِكَ، وَعَلَى ذٰلِكَ أَنْتَ دَائِمٌ لَا تَزُولُ، وَ أَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيفُ عَمَلًا، الْجَسِيمُ أَمَلًا، خَرَجَتْ مِنْ يَدِي أَسْبَابُ الْوُصُلَاتِ إِلَّا مَا وَصَلَهُ رَحْمَتُكَ، وَتَقَطَّعَتْ عَنِّي عِصَمُ الْآمَالِ إِلَّا مَا أَنَا مُعْتَصِمٌ بِهِ مِنْ عَفْوِكَ، قَلَّ عِنْدِي مَا أَعْتَدُّ بِهِ مِنْ طَاعَتِكَ وَ كَثُرَ عَلَيَّ مَا أَبُوءُ بِهِ مِنْ مَعْصِيَتِكَ، وَلَنْ يَضِيقَ عَلَيْكَ عَفْوٌ عَنْ عَبْدِكَ وَ إِنْ أَسَاءَ فَاعْفُ عَنِّي، اَللّٰهُمَّ وَقَدْ أَشْرَفَ عَلَى

خَفَايَا الْاَعْمَالِ عِلْمُكَ وَانْكَشَفَ كُلُّ مَسْتُوْرٍ دُوْنَ خُبْرِكَ وَلَا تَنْطَوِیْ عَنْكَ دَقَائِقُ
الْاُمُوْرِ وَ لَا تَعْزُبُ عَنْكَ غَيِّبَاتُ السَّرَآئِرِ، وَقَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيَّ عَدُوُّكَ الَّذِیْ
اسْتَنْظَرَكَ لِغِوَايَتِیْ فَاَنْظَرْتَهٗ، وَاسْتَمْهَلَكَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ لِاِضْلَالِیْ فَاَمْهَلْتَهٗ،
فَاَوْقَعَنِیْ وَقَدْ هَرَبْتُ اِلَيْكَ مِنْ صَغَآئِرِ ذُنُوْبٍ مُوْبِقَةٍ وَ كَبَآئِرِ اَعْمَالٍ مُرْدِيَةٍ حَتّٰى اِذَا
قَارَفْتُ مَعْصِيَتَكَ وَاسْتَوْجَبْتُ بِسُوْٓءِ سَعْيِیْ سَخْطَتَكَ فَتَلَ عَنِّیْ عِذَارَ غَدْرِهٖ،
وَتَلَقَّانِیْ بِكَلِمَةِ كُفْرِهٖ، وَ تَوَلَّى الْبَرَآءَةَ مِنِّیْ وَ اَدْبَرَ مُوَلِّيًا عَنِّیْ، فَاَصْحَرَنِیْ لِغَضَبِكَ فَرِيْدًا،
وَ اَخْرَجَنِیْ اِلٰى فِنَآءِ نَقِمَتِكَ طَرِيْدًا لَا شَفِيْعٌ يَشْفَعُ لِیْ اِلَيْكَ، وَلَا خَفِيْرٌ يُؤْمِنُنِیْ عَلَيْكَ
وَ لَا حِصْنٌ يَحْجُبُنِیْ عَنْكَ وَ لَا مَلَاذٌ اَلْجَاُ اِلَيْهِ مِنْكَ، فَهٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ، وَ مَحَلُّ
الْمُعْتَرِفِ لَكَ، فَلَا يَضِيْقَنَّ عَنِّیْ فَضْلُكَ، وَلَا يَقْصُرَنَّ دُوْنِیْ عَفْوُكَ، وَ لَا اَكُنْ اَخْيَبَ
عِبَادِكَ التَّآئِبِيْنَ، وَلَا اَقْنَطَ وُفُوْدِكَ الْاٰمِلِيْنَ وَاغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ
اِنَّكَ اَمَرْتَنِیْ فَتَرَكْتُ، وَنَهَيْتَنِیْ فَرَكِبْتُ، وَ سَوَّلَ لِیَ الْخَطَاَ خَاطِرُ السُّوْٓءِ فَفَرَّطْتُ، وَلَا
اَسْتَشْهِدُ عَلٰى صِيَامِیْ نَهَارًا، وَلَا اَسْتَجِيْرُ بِتَهَجُّدِیْ لَيْلًا، وَلَا تُثْنِیْ عَلَيَّ بِاِحْيَآئِهَا
سُنَّةٌ، حَاشَا فُرُوْضِكَ الَّتِیْ مَنْ ضَيَّعَهَا هَلَكَ، وَلَسْتُ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِفَضْلِ نَافِلَةٍ مَعَ
كَثِيْرِ مَا اَغْفَلْتُ مِنْ وَظَآئِفِ فُرُوْضِكَ، وَتَعَدَّيْتُ عَنْ مَقَامَاتِ حُدُوْدِكَ اِلٰى
حُرُمَاتٍ انْتَهَكْتُهَا، وَ كَبَآئِرِ ذُنُوْبٍ اجْتَرَحْتُهَا كَانَتْ عَافِيَتُكَ لِیْ مِنْ فَضَآئِحِهَا سِتْرًا،
وَ هٰذَا مَقَامُ مَنِ اسْتَحْيٰى لِنَفْسِهٖ مِنْكَ، وَ سَخِطَ عَلَيْهَا، وَ رَضِیَ عَنْكَ فَتَلَقَّاكَ بِنَفْسٍ
خَاشِعَةٍ، وَ رَقَبَةٍ خَاضِعَةٍ، وَظَهْرٍ مُثْقَلٍ مِنَ الْخَطَايَا، وَاقِفًا بَيْنَ الرَّغْبَةِ اِلَيْكَ
وَالرَّهْبَةِ مِنْكَ، وَ اَنْتَ اَوْلٰى مَنْ رَجَاهُ، وَ اَحَقُّ مَنْ خَشِيَهٗ وَ اتَّقَاهُ، فَاَعْطِنِیْ يَا رَبِّ مَا
رَجَوْتُ، وَ اٰمِنِّیْ مَا حَذِرْتُ، وَ عُدْ عَلَيَّ بِعَآئِدَةِ رَحْمَتِكَ اِنَّكَ اَكْرَمُ الْمَسْؤُوْلِيْنَ، اَللّٰهُمَّ
وَاِذْ سَتَرْتَنِیْ بِعَفْوِكَ وَتَغَمَّدْتَنِیْ بِفَضْلِكَ فِیْ دَارِ الْفَنَآءِ بِحَضْرَةِ الْاَكْفَآءِ فَاَجِرْنِیْ مِنْ
فَضِيْحَاتِ دَارِ الْبَقَآءِ عِنْدَ مَوَاقِفِ الْاَشْهَادِ مِنَ الْمَلَآئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ الرُّسُلِ
الْمُكَرَّمِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ، مِنْ جَارٍ كُنْتُ اُكَاتِمُهٗ سَيِّئَاتِیْ، وَ مِنْ ذِیْ رَحِمٍ
كُنْتُ اَحْتَشِمُ مِنْهُ فِیْ سَرِيْرَاتِیْ، لَمْ اَثِقْ بِهِمْ رَبِّ فِی السِّتْرِ عَلَيَّ، وَوَثِقْتُ بِكَ رَبِّ فِیْ

الْمَغْفِرَةِ لِیْ، وَ اَنْتَ اَوْلٰی مَنْ وُثِقَ بِهٖ وَ اَعْطَفُ مَنْ رُغِبَ اِلَیْهِ وَ اَرْاَفُ مَنِ اسْتُرْحِمَ فَارْحَمْنِیْ، اَللّٰهُمَّ وَ اَنْتَ حَدَرْتَنِیْ مَآءً مَهِیْنًا مِنْ صُلْبٍ مُتَضَآئِقِ الْعِظَامِ حَرِجِ الْمَسَالِكِ اِلٰی رَحِمٍ ضَیِّقَةٍ سَتَرْتَهَا بِالْحُجُبِ تُصَرِّفُنِیْ حَالًا عَنْ حَالٍ حَتّٰی انْتَهَیْتَ بِیْ اِلٰی تَمَامِ الصُّوْرَةِ وَ اَثْبَتَّ فِیَّ الْجَوَارِحَ كَمَا نَعَتَّ فِیْ كِتَابِكَ نُطْفَةً ثُمَّ عَلَقَةً ثُمَّ مُضْغَةً ثُمَّ عِظَامًا ثُمَّ كَسَوْتَ الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْتَنِیْ خَلْقًا اٰخَرَ كَمَا شِئْتَ، حَتّٰی اِذَا احْتَجْتُ اِلٰی رِزْقِكَ، وَلَمْ اَسْتَغْنِ عَنْ غِیَاثِ فَضْلِكَ جَعَلْتَ لِیْ قُوْتًا مِنْ فَضْلِ طَعَامٍ وَ شَرَابٍ اَجْرَیْتَهٗ لِاَمَتِكَ الَّتِیْ اَسْكَنْتَنِیْ جَوْفَهَا وَاَوْدَعْتَنِیْ قَرَارَ رَحِمِهَا، وَلَوْ تَكِلُنِیْ یَا رَبِّ فِیْ تِلْكَ الْحَالَاتِ اِلٰی حَوْلِیْ، اَوْ تَضْطَرُّنِیْ اِلٰی قُوَّتِیْ لَكَانَ الْحَوْلُ عَنِّیْ مُعْتَزِلًا، وَ لَكَانَتِ الْقُوَّةُ مِنِّیْ بَعِیْدَةً، فَغَذَوْتَنِیْ بِفَضْلِكَ غِذَآءَ الْبَرِّ اللَّطِیْفِ، تَفْعَلُ ذٰلِكَ بِیْ تَطَوُّلًا عَلَیَّ اِلٰی غَایَتِیْ هٰذِهٖ، لَا اَعْدَمُ بِرَّكَ وَلَا یُبْطِئُ بِیْ حُسْنُ صَنِیْعِكَ، وَلَا تَتَاَكَّدُ مَعَ ذٰلِكَ ثِقَتِیْ، فَاَتَفَرَّغَ لِمَا هُوَ اَحْظٰی لِیْ عِنْدَكَ، قَدْ مَلَكَ الشَّیْطَانُ عِنَانِیْ فِیْ سُوْٓءِ الظَّنِّ وَضَعْفِ الْیَقِیْنِ، فَاَنَا اَشْكُوْ سُوْٓءَ مُجَاوَرَتِهٖ لِیْ وَطَاعَةَ نَفْسِیْ لَهٗ، وَ اَسْتَعْصِمُكَ مِنْ مَلَكَتِهٖ، وَ اَتَضَرَّعُ اِلَیْكَ فِیْ صَرْفِ كَیْدِهٖ عَنِّیْ، وَ اَسْئَلُكَ فِیْ اَنْ تُسَهِّلَ اِلٰی رِزْقِیْ سَبِیْلًا، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَی ابْتِدَآئِكَ بِالنِّعَمِ الْجِسَامِ، وَ اِلْهَامِكَ الشُّكْرَ عَلَی الْاِحْسَانِ وَالْاِنْعَامِ، فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَسَهِّلْ عَلَیَّ رِزْقِیْ وَ اَنْ تُقَنِّعَنِیْ بِتَقْدِیْرِكَ لِیْ، وَ اَنْ تُرْضِیَنِیْ بِحِصَّتِیْ فِیْمَا قَسَمْتَ لِیْ، وَاَنْ تَجْعَلَ مَا ذَهَبَ مِنْ جِسْمِیْ وَعُمُرِیْ فِیْ سَبِیْلِ طَاعَتِكَ اِنَّكَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَارٍ تَغَلَّظْتَ بِهَا عَلٰی مَنْ عَصَاكَ، وَتَوَعَّدْتَ بِهَا مَنْ صَدَفَ عَنْ رِضَاكَ، وَمِنْ نَارٍ نُوْرُهَا ظُلْمَةٌ وَهَیِّنُهَا اَلِیْمٌ، وَبَعِیْدُهَا قَرِیْبٌ، وَمِنْ نَارٍ یَاْكُلُ بَعْضَهَا بَعْضٌ، وَیَصُوْلُ بَعْضُهَا عَلٰی بَعْضٍ، وَمِنْ نَارٍ تَذَرُ الْعِظَامَ رَمِیْمًا، وَتَسْقِیْ اَهْلَهَا حَمِیْمًا، وَمِنْ نَارٍ لَا تُبْقِیْ عَلٰی مَنْ تَضَرَّعَ اِلَیْهَا، وَلَا تَرْحَمُ مَنِ اسْتَعْطَفَهَا، وَلَا تَقْدِرُ عَلَی التَّخْفِیْفِ عَمَّنْ خَشَعَ لَهَا وَاسْتَسْلَمَ اِلَیْهَا، تَلْقٰی سُكَّانَهَا بِاَحَرِّ مَا لَدَیْهَا مِنْ اَلِیْمِ النَّكَالِ وَشَدِیْدِ الْوَبَالِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَقَارِبِهَا الْفَاغِرَةِ اَفْوَاهُهَا، وَحَیَّاتِهَا الصَّالِقَةِ بِاَنْیَابِهَا، وَشَرَابِهَا الَّذِیْ یُقَطِّعُ اَمْعَآءَ وَاَفْئِدَةَ

سُكَّانِهَا، وَيَنْزِعُ قُلُوبَهُمْ، وَاسْتَهْدِيكَ لِمَا بَاعَدَ مِنْهَا وَأَخَّرَ عَنْهَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَأَجِرْنِيْ مِنْهَا بِفَضْلِ رَحْمَتِكَ، وَأَقِلْنِيْ عَثَرَاتِيْ بِحُسْنِ إِقَالَتِكَ، وَلَا تَخْذُلْنِيْ يَا خَيْرَ الْمُجِيْرِيْنَ، إِنَّكَ تَقِي الْكَرِيْهَةَ، وَتُعْطِي الْحَسَنَةَ، وَتَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ إِذَا ذُكِرَ الْأَبْرَارُ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ مَا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ صَلَاةً لَا يَنْقَطِعُ مَدَدُهَا، وَلَا يُحْصٰى عَدَدُهَا صَلَاةً تَشْحَنُ الْهَوَآءَ، وَتَمْلَأُ الْأَرْضَ وَالسَّمَآءَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَرْضٰى، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ بَعْدَ الرِّضَا صَلَاةً لَا حَدَّ لَهَا وَلَا مُنْتَهٰى يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اے اللہ، اے دائمی و ابدی بادشاہت والے اور لشکر و اعوان کے بغیر مضبوط فرمانروائی والے، اور ایسی عزت و رفعت والے جو صدیوں، سالوں، زمانوں اور دنوں کے بیتنے کے باوجود پائندہ و برقرار ہے، تیری بادشاہی ایسی غالب ہے جس کی ابتدا کی کوئی حد ہے اور نہ انتہا کا کوئی آخری کنارہ ہے، اور تیری جہانداری کا پایہ اتنا بلند ہے کہ تمام چیزیں اس کی بلندی کو چھونے سے قاصر ہیں، اور تعریف کرنے والوں کی انتہائی تعریف تیری اس بلندی کے پست ترین درجہ تک بھی نہیں پہنچ سکتی، جسے تو نے اپنے لئے مخصوص کیا ہے، صفتوں کے کارواں تیرے بارے میں سرگرداں ہیں، اور توصیفی الفاظ تیرے لائق حال مدح تک پہنچنے سے عاجز ہیں اور نازک تصورات تیرے مقام کبریائی میں ششدر و حیران ہیں، تو وہ خدائے ازلی ہے جو ازل ہی سے ایسا ہے اور ہمیشہ بغیر زوال کے ایسا ہی رہے گا، میں تیرا وہ بندہ ہوں جس کا عمل کمزور اور سرمایۂ امید زیادہ ہے، میرے ہاتھ سے تعلق اور وابستگی کے رشتے جاتے رہے ہیں، مگر وہ رشتہ جسے تیری رحمت نے جوڑ دیا ہے، اور امیدوں کے وسیلے بھی ایک ایک کرکے ٹوٹ گئے ہیں مگر تیرے عفو و درگزر کا وسیلہ جس پر سہارا کئے ہوئے ہوں، تیری اطاعت جسے کسی شمار میں لاسکوں، نہ ہونے کے برابر ہے اور وہ معصیت جس میں گرفتار ہوں بہت زیادہ ہے، تجھے اپنے کسی بندے کو معاف کر دینا اگرچہ وہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو دشوار نہیں ہے، تو پھر مجھے بھی معاف کر دے، اے اللہ، تیرا علم تمام پوشیدہ اعمال پر محیط ہے اور تیرے علم و اطلاع کے آگے ہر مخفی چیز ظاہر و آشکار ہے اور باریک سے باریک چیزیں بھی تیری نظر سے پوشیدہ نہیں ہیں، اور نہ رازہائے درونِ پردہ تجھ سے مخفی ہیں، تیرا وہ دشمن جس نے میرے بے راہرو ہونے کے سلسلہ میں تجھ سے مہلت مانگی اور تو نے اسے مہلت دی، اور مجھے گمراہ کرنے کے لئے روز قیامت تک فرصت طلب کی اور تو نے اسے فرصت دی پس وہ مجھ پر غالب آ گیا ہے، اور

جبکہ میں ہلاک کرنے والے صغیرہ گناہوں سے تیرے دامن میں پناہ لینے کے لئے بڑھ رہا تھا اس نے مجھے آ گرایا، اور جب میں گناہ کا مرتکب ہوا اور اپنی بداعمالی کی وجہ سے تیری ناراضی کا مستحق بنا تو اس نے اپنے حیلہ و فریب کی باگ مجھ سے موڑ لی، اور اپنے کفر کے کلمہ کے ساتھ میرے سامنے آ گیا اور مجھ سے بیزاری کا اظہار کیا اور میری جانب سے پیٹھ پھیرا کر چل دیا اور مجھے کھلے میدان میں تیرے غضب کے سامنے اکیلا چھوڑ دیا، اور تیرے انتقام کی منزل میں مجھے کھینچ تان کر لے آیا، اس حالت میں کہ نہ کوئی سفارش کرنے والا تھا جو تجھ سے میری سفارش کرے اور نہ کوئی پناہ دینے والا تھا، جو مجھے عذاب سے ڈھارس دے اور نہ کوئی چار دیواری تھی جو مجھے تیری نگاہوں سے چھپا سکے، اور نہ کوئی پناہ گاہ تھی جہاں تیرے خوف سے پناہ لے سکوں، اب یہ منزل میرے پناہ مانگنے اور یہ مقام میرے گناہوں کے اعتراف کرنے کا ہے، لہٰذا ایسا نہ ہو کہ تیرے دامن فضل (کی وسعتیں) میرے لئے تنگ ہو جائیں اور عفو و درگذر مجھ تک پہنچنے ہی نہ پائے اور نہ توبہ گزار بندوں میں سب سے زیادہ ناکام ثابت ہوں اور نہ تیرے پاس امیدیں لے کر آنیوالوں میں سب سے زیادہ ناامید رہوں (بارالہا) مجھے بخش دے اس لئے کہ تو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے؛ اے اللہ، تو نے مجھے (اطاعت کا) حکم دیا مگر میں اسے بجا نہ لایا اور (برے اعمال سے) مجھے روکا مگر ان کا مرتکب ہوتا رہا اور برے خیالات نے جب گناہ کو خوشنما کر کے دکھایا تو (تیرے احکام میں) کوتاہی کی، میں نہ روزہ رکھنے کی وجہ سے دن کو گواہ بنا سکتا ہوں اور نہ نماز شب کی وجہ سے رات کو اپنی سپر بنا سکتا ہوں اور نہ کسی سنت کو میں نے زندہ کیا ہے کہ اس سے تحسین وثنا کی توقع کروں سوائے واجبات کے کہ جو انہیں ضائع کرے وہ بہر حال ہلاکت و تباہ ہوگا اور نوافل و شرف کی وجہ سے جو تجھ سے توسّل نہیں کر سکتا درصورتی کہ تیرے واجبات کے بہت سے شرائط سے غفلت کرتا رہا اور تیرے احکام کے حدود سے تجاوز کرتا ہوا محارم شریعت کا دامن چاک کرتا رہا، اور کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوتا رہا جن کی رسوائیوں سے صرف تیرا دامن عفو و رحمت پردہ پوش رہا، یہ (میرا موقف) اس شخص کا موقف ہے جو تجھ سے شرم سے وحیا کرتے ہوئے اپنے نفس کو برائیوں سے روکتا ہو، اور اس پر ناراض ہو اور تجھ سے راضی ہو، اور تیرے سامنے خوفزدہ دل، خمیدہ گردن اور گناہوں سے بوجھل پیٹھ کے ساتھ امید و بیم کی حالت میں ایستادہ ہو، اور تو ان سب سے زیادہ سزاوار ہے جن سے اس نے آس لگائی اور ان سب سے زیادہ حقدار ہے جن سے وہ ہراساں و خائف ہوا، اے میرے پروردگار، جب یہی حالت میری ہے تو مجھے بھی وہ چیز مرحمت فرما، جس کا میں امیدوار ہوں، اور اس چیز سے امان عطا کر جس سے میں خائف ہوں اور اپنی رحمت کے انعام سے مجھ پر احسان فرما، اس لئے کہ تو ان تمام لوگوں سے جن سے سوال کیا جاتا ہے زیادہ سخی و کریم ہے؛ اے اللہ، جب کہ تو نے مجھے

اپنے دامن عفو میں چھپا لیا ہے اور ہمسروں کے سامنے اس دارفنا میں فضل وکرم کا جامہ پہنایا ہے تو دار بقا کی رسوائیوں سے بھی پناہ دے، اس مقام پر کہ جہاں مقرب فرشتے، معزز و باوقار پیغمبر، شہید وصالح افراد سب حاضر ہوں گے، کچھ تو ہمسائے ہوں گے جن سے میں اپنی برائیوں کو چھپاتا رہا ہوں، اور کچھ خویش واقارب ہوں گے جن سے میں اپنے پوشیدہ کاموں میں شرم وحیا کرتا رہا ہوں، اے میرے پروردگار، میں نے اپنی پردہ پوشی میں ان پر بھروسہ نہیں کیا اور مغفرت کے بارے میں پروردگارا تجھ پر اعتماد کیا ہے اور تو ان تمام لوگوں سے جن پر اعتماد کیا جاتا ہے، زیادہ سزاوار اعتماد اور ان سب سے زیادہ عطا کرنے والا ہے جن کی طرف رجوع ہوا جاتا ہے اور ان سب سے زیادہ مہربان ہے جن سے رحم کی التجا کی جاتی ہے، لہٰذا مجھ پر رحم فرما، اے اللہ، تو نے مجھے باہم پیوستہ ہڈیوں اور تنگ راہوں والی صلب سے تنگ نائے رحم میں کہ جسے تو نے پردوں میں چھپا رکھا ہے ایک ذلیل پانی (نطفہ) کی صورت میں اتارا جہاں تو مجھے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ تو نے مجھے اس حد تک پہنچا دیا جہاں میری صورت کی تکمیل ہوگئی۔ پھر مجھ میں اعضاء و جوارح ودیعت کئے جیسا کہ تو نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ (میں) پہلے نطفہ تھا، پھر منجمد خون ہوا، پھر گوشت کا ایک لوتھڑا، پھر ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ، پھر ان ہڈیوں پر گوشت کی تہیں چڑھا دیں، پھر جیسا تو نے چاہا ایک دوسری طرح کی مخلوق بنا دیا، اور میں تیری روزی کا محتاج ہوا اور لطف واحسان کی دستگیری سے بے نیاز نہ رہ سکا۔ تو تو نے اس بچے ہوئے کھانے پانی میں سے جسے تو نے اس کنیز کے لئے جاری کیا تھا جس کے شکم میں تو نے مجھے ٹھہرا دیا اور جس کے رحم میں مجھے ودیعت کیا تھا، میری روزی کا سروسامان کر دیا، اے میرے پروردگار، ان حالات میں اگر تو خود میری تدبیر پر مجھے چھوڑ دیتا یا میری ہی قوت کے حوالے کر دیتا تو تدبر مجھ سے کنارہ کش اور قوت مجھ سے دور رہتی، مگر تو نے اپنے فضل واحسان سے ایک شفیق ومہربان کی طرح میری پرورش کا اہتمام کیا جس کا تیرے فضل بے پایاں کی بدولت اس وقت تک سلسلہ جاری ہے کہ نہ تیرے حسن سلوک سے کبھی محروم رہا اور نہ تیرے احسانات میں کبھی تاخیر ہوئی، لیکن اس کے باوجود یقین واعتماد قوی نہ ہوا کہ میں صرف اسی کام کے لئے وقف ہو جاتا جو تیرے نزدیک میرے لئے زیادہ سودمند ہے (اس بے یقینی کا سبب یہ ہے کہ) بدگمانی اور کمزوریٔ یقین کے سلسلہ میں میری باگ شیطان کے ہاتھ میں ہے، اس لئے میں اس کی بدہمسائیگی اور اپنے نفس کی فرمانبرداری کا شکوہ کرتا ہوں اور اس کے تسلّط سے تیرے دامن میں تحفظ ونگہداشت کا طالب ہوں، اور تجھ سے عاجزی کے ساتھ التجا کرتا ہوں کہ اس کے مکروفریب کا رخ مجھ سے موڑ دے، اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری روزی کی آسان سبیل پیدا کر دے۔ تیرے ہی لئے حمد وستائش ہے کہ تو نے از خود بلند پایہ نعمتیں عطا

کیں اور احسان وانعام پر (دل میں) شکر کا القا کیا، تو محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور میرے لئے روزی کو سہل و آسان کر دے اور جو اندازہ تو نے میرے لئے مقرر کیا ہے، اس پر قناعت کی توفیق دے اور جو حصّہ میرے لئے معین کیا ہے، اس پر مجھے راضی کر دے اور جو جسم کام میں آچکا ہے اور عمر گزر چکی ہے، اسے اپنی اطاعت کی راہ میں محسوب فرما، بلاشبہ تو اسباب رزق مہیّا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے، بارالہا! میں اس آگ سے پناہ مانگتا ہوں جس کے ذریعے تو نے اپنے نافرمانوں کی سخت گرفت کی ہے، اور جس سے تو نے ان لوگوں کو جنہوں نے تیری رضا و خوشنودی سے رخ موڑ لیا' ڈرایا اور دھمکایا ہے اور اس آتش جہنّم سے پناہ مانگتا ہوں جس میں روشنی کے بجائے اندھیرا ہے، جس کا خفیف لپکا بھی انتہائی تکلیف دہ اور جو کوسوں دور ہونے کے باوجود (گرمی وتپش کے لحاظ سے) قریب ہے؛ اور اس آگ سے پناہ مانگتا ہوں جو آپس میں ایک دوسرے کو کھا لیتی ہے اور ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتی ہے اور اس آگ سے پناہ مانگتا ہوں جو ہڈیوں کو خاکستر کر دے گی اور دوزخیوں کو کھولتا ہوا پانی پلائے گی، اور اس آگ سے کہ جو اس کے آگے گڑ گڑائے گا، اس پر ترس نہیں کھائے گی اور جو اس سے رحم کی التجا کرے گا، اس پر رحم نہیں کرے گی اور جو اس کے سامنے فروتنی کرے گا اور خود کو اس کے حوالے کر دے گا، اس پر کسی طرح کی تخفیف کا اسے اختیار نہیں ہوگا، وہ دردناک عذاب اور شدید عقاب کی شعلہ سامانیوں کے ساتھ اپنے رہنے والوں کا سامان کرے گی؛ (بارالہا!) میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے بچھوؤں سے جن کے منہ کھلے ہوئے ہوں گے اور ان سانپوں سے جو دانتوں کو پیس پیس کر پھنکار رہے ہوں گے، اور اس کے کھولتے ہوئے پانی سے جو انتڑیوں اور دلوں کو ٹکرے ٹکرے کر دے گا اور (سینوں کو چیر کر) دلوں کو نکال لے گا، خدایا! میں تجھ سے توفیق مانگتا ہوں ان باتوں کی جو اس آگ سے دور کریں، اور اسے پیچھے ہٹا دیں؛ خداوندا! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور مجھے اپنی رحمت فراواں کے ذریعہ اس آگ سے پناہ دے اور حسن درگزر سے کام لیتے ہوئے میری لغزشوں کو معاف کر دے، اور مجھے محروم و ناکام نہ کر' اے پناہ دینے والوں میں سب سے بہتر پناہ دینے والے؛ خدایا تو سختی و مصیبت سے بچاتا اور اچھی نعمتیں عطا کرتا اور جو چاہے وہ کرتا ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اے اللہ! جب بھی نیکوکاروں کا ذکر آئے تو محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور جب تک شب و روز کے آنے جانے کا سلسلہ قائم رہے تو محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما، ایسی رحمت جس کا ذخیرہ ختم نہ ہو اور جس کی گنتی شمار نہ ہو سکے، ایسی رحمت جو فضائے عالم کو پُر کر دے اور زمین و آسمان کو بھر دے، خدا ان پر رحمت نازل کرے اس حد تک کہ وہ خوشنود ہو جائیں اور خوشنودی کے بعد بھی ان پر اور ان کی آل پر رحمت نازل کرتا رہے، ایسی رحمت جس کی کوئی حد نہ ہو اور نہ کوئی انتہا، اے تمام رحم کرنیوالوں میں

سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔
پھر سجدۂ شکر بجالائے۔

قبلہ اور اس کے احکام

قبلہ یعنی کعبہ ہے اس کے لئے جو کوئی مسجد حرام میں ہے اور جو کوئی حرم میں ہے اس کا قبلہ مسجد ہے اور جو کوئی حرم سے باہر ہے اس کا قبلہ حرم ہے۔ اہل عراق رکن عراقی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں، اور وہ رکن حجر اسود ہے۔ اہل یمن رکن یمانی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ اہل مغرب رکن غربی کی طرف اور اہل شام رکن شامی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

مسئلہ (۵۸۱): خانہ کعبہ کا مقام جو کہ مکہ مکرمہ میں ہے وہ ہمارا قبلہ ہے لہٰذا ضروری ہے کہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جائے۔ لیکن جو شخص اس سے دور ہو وہ اگر اس طرح کھڑا ہو کہ لوگ کہیں کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہے تو کافی ہے اور دوسرے کام جو قبلہ کی طرف منہ کر کے انجام دینا ضروری ہیں مثلاً حیوانات کو ذبح کرنا، ان کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ (۵۸۲): جو شخص واجب نماز کھڑے ہو کر پڑھ رہا ہو ضروری ہے کہ اس کا سینہ اور پیٹ قبلے کی طرف ہوں بلکہ اس کا چہرہ قبلے سے بہت زیادہ پھرا ہوا نہیں ہونا چاہئے اور احتیاط مستحب ہے کہ پاؤں کی انگلیاں بھی قبلہ کی طرف ہوں۔

مسئلہ (۵۸۳): جس کو بیٹھ کر نماز پڑھنی ہو ضروری ہے کہ اس کا سینہ اور پیٹ نماز کے وقت قبلے کی طرف ہو بلکہ اس کا چہرہ بھی قبلے سے بہت زیادہ پھرا ہوا نہ ہو۔

مسئلہ (۵۸۴): جو شخص بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکے ضروری ہے کہ پہلو کے بل یوں لیٹے کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلے کی طرف ہو اور جب تک دائیں پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھنا ممکن ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر بائیں پہلو کے بل لیٹ کر نماز نہ پڑھے۔ اگر یہ دونوں صورتیں ممکن نہ ہوں تو ضروری ہے کہ پشت کے بل یوں لیٹے کہ اس کے پاؤں کے تلوے قبلے کی طرف ہوں۔

مسئلہ (۵۸۵): نماز احتیاط، بھولا ہوا سجدہ اور بھولا ہوا تشہد قبلے کی طرف منہ کر کے ادا کرنا ضروری ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر سجدۂ سہو بھی قبلے کی طرف منہ کر کے ادا کرے۔

مسئلہ (۵۸۶): مستحب نماز راستہ چلتے اور سواری کی حالت میں بھی پڑھی جا سکتی ہے اور اگر انسان ان دونوں حالتوں میں مستحب نماز پڑھے تو ضروری نہیں کہ اس کا منہ قبلے کی طرف ہو۔

مسئلہ (۵۸۷): جو شخص نماز پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ قبلے کی سمت کا تعین کرنے کے لئے کوشش کرے تا کہ قبلے کی

سمت کے بارے میں یقین یا ایسی کیفیت جو یقین کے حکم میں ہو۔۔مثلاً ایسے دو عادلوں کی گواہی ہو جو حس یا اس جیسی کسی چیز کی بنیاد پر قبلے کی سمت کی گواہی دے رہے ہوں۔۔حاصل کر لے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو ضروری ہے کہ مسلمانوں کی مسجد کی محراب سے یا ان کی قبروں سے یا دوسرے طریقوں سے جو گمان پیدا ہو اس کے مطابق عمل کرے حتیٰ کہ اگر کسی ایسے فاسق یا کافر کے کہنے پر جو سائنسی قواعد کے ذریعے قبلے کا رخ پہچانتا ہو قبلے کے بارے میں گمان کرے تو وہ بھی کافی ہے۔

مسئلہ (۵۸۸): جو شخص قبلے کی سمت کے بارے میں گمان کرے، اگر وہ اس سے قوی تر گمان پیدا کر سکتا ہو تو وہ اپنے گمان پر عمل نہیں کر سکتا۔مثلاً اگر مہمان صاحب خانہ کے کہنے پر قبلے کی سمت کے بارے میں گمان پیدا کر لے لیکن کسی دوسرے طریقے پر زیادہ قوی گمان پیدا کر سکتا ہو تو اسے صاحب خانہ کے کہنے پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔

مسئلہ (۵۸۹): اگر کسی کے پاس قبلے کی سمت کا متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو یا کوشش کے باوجود اس کا گمان کسی ایک طرف نہ جاتا ہو تو اس کا کسی بھی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا کافی ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر نماز کا وقت وسیع ہو تو چاروں طرف منہ کر کے پڑھے یعنی چار بار نماز پڑھے۔

ستر پوشی: نماز میں بدن ڈھانپنا

مسئلہ (۵۹۰): ضروری ہے کہ مرد خواہ اسے کوئی بھی نہ دیکھ رہا ہو نماز کی حالت میں اپنی شرمگاہوں کو ڈھانپے اور بہتر یہ ہے کہ ناف سے گھٹنوں تک بدن بھی ڈھانپے۔

مسئلہ (۵۹۱): ضروری ہے کہ عورت نماز کے وقت اپنا تمام بدن حتیٰ کہ سر اور بال بھی ڈھانپے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اپنے آپ سے بھی چھپائے، لہٰذا اگر عورت چادر اس طرح پہنے کہ اسے اپنا بدن نظر آ رہا ہو تو اس میں بھی اشکال ہے۔البتہ چہرے کا جتنا حصہ وضو میں دھویا جاتا ہے اور کلائیوں تک ہاتھ اور ٹخنوں تک پاؤں کا ظاہری حصہ ڈھانپنا ضروری نہیں ہے لیکن یہ یقین کرنے کے لئے کہ اس نے بدن کی واجب مقدار ڈھانپ لی ہے ضروری ہے کہ چہرے کے اطراف کا کچھ حصہ اور کلائیوں وٹخنوں سے نیچے کا کچھ حصہ بھی ڈھانپے۔

مسئلہ (۵۹۲): اگر انسان جان بوجھ کر نماز میں اپنی شرمگاہ نہ ڈھانپے تو اس کی نماز باطل ہے۔اگر مسئلے سے لاعلمی کی بنا پر ایسا کرے جبکہ لاعلمی مسائل دین سیکھنے میں اس کی اپنی کوتاہی کا نتیجہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

نمازی کے لباس کی شرائط:

مسئلہ (۵۹۳): نماز پڑھنے والے کے لباس کی چھ شرائط ہیں: (۱) پاک ہو۔ (۲) مباح ہو بر بنا بر احتیاط واجب۔

(۳) مُردار کے اجزاء سے نہ بنا ہو۔ (۴) درندے کے اجزاء سے نہ بنا ہو بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر حرام گوشت حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہو۔ (۵-۶) اگر نماز پڑھنے والا مرد ہو تو اس کا لباس خالص ریشم اور زردوزی کا بنا ہوا نہ ہو۔

پہلی شرط

مسئلہ (۵۹۴): نماز پڑھنے والے کا لباس پاک ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص حالت اختیار میں نجس بدن یا نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ (۵۹۵): جس شخص کے پاس صرف ایک لباس ہو اگر اس کا بدن اور لباس نجس ہو جائیں اور اس کے پاس ان میں سے ایک کو پاک کرنے کے لئے پانی ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ بدن کو پاک کرے اور نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے۔ لباس کو پاک کر کے نجس بدن کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر لباس کی نجاست بدن کی نجاست سے زیادہ ہو یا لباس کی نجاست بدن کی نجاست کے لحاظ سے زیادہ شدید ہو تو اسے اختیار ہے کہ لباس اور بدن میں جسے چاہے پاک کرے۔

مسئلہ (۵۹۶): جس شخص کے پاس نجس لباس کے علاوہ کوئی لباس نہ ہو تو ضروری ہے کہ نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

دوسری شرط

مسئلہ (۵۹۷): نمازی کا وہ لباس جس سے اسنے اپنی شرمگاہ کو ڈھانپا ہوا ہو احتیاط واجب کی بنا پر مباح ہونا ضروری ہے۔ پس اگر ایک ایسا شخص جو جانتا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے یا کوتاہی کی وجہ سے مسئلہ کا حکم نہ جانتا ہو اور جان بوجھ کر اس لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔ لیکن اگر لباس میں وہ چیزیں شامل ہوں جو بہ تنہائی شرمگاہ کو نہیں ڈھانپ سکتیں اور اسی طرح وہ چیزیں جن سے اگر شرمگاہ کو ڈھانپا جا سکتا ہو لیکن نماز پڑھنے والے نے انہیں حالت نماز میں نہ پہن رکھا ہو مثلاً بڑا رومال یا لنگوٹی جو جیب میں رکھی ہو اور اسی طرح وہ چیزیں جنہیں نمازی نے پہن رکھا ہو جبکہ اس کے پاس ایک مباح ستر پوش بھی ہو۔ ایسی تمام صورتوں میں ان چیزوں کے غصبی ہونے سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا اگرچہ احتیاط ان کے ترک کر دینے میں ہے۔

مسئلہ (۵۹۸): اگر کوئی شخص اس رقم سے لباس خریدے جس کا خمس اس نے ادا نہ کیا ہو جبکہ سودے میں رائج طریقہ کار کے مطابق، قیمت اپنے ذمہ لے لی ہو تو لباس اس کے لئے حلال ہے البتہ وہ ادا شدہ قیمت کے خمس کا مقروض ہوگا۔ لیکن اگر اس نے عین اسی مال سے لباس خریدا ہو جس کا خمس ادا نہیں کیا تھا تو حاکم شرع کی اجازت کے بغیر اس لباس کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے وہی حکم ہے جو غصبی لباس کے ساتھ نماز پڑھنے کا ہے۔

تیسری شرط

مسئلہ(۵۹۹): ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا وہ لباس جس سے بہ تنہائی شرمگاہ کو چھپایا جا سکتا ہے، خون جہندہ رکھنے والے مُردار کے اجزا سے بنا ہوا نہ ہو۔ یہی حکم احتیاط واجب کی بنا پر اس لباس کے لئے بھی ہے جو شرمگاہ چھپانے کے لئے ناکافی ہے بلکہ لباس اگر اس مُردہ حیوان مچھلی اور سانپ سے تیار کیا جائے جس کا خون جہندہ نہیں ہوتا تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس لباس کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے۔

مسئلہ(۶۰۰): اگر نجس مُردار کی ایسی چیز مثلاً گوشت اور کھال جس میں روح ہوتی ہے، نماز پڑھنے والے کے ہمراہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ(۶۰۱): اگر حلال گوشت مُردار کی کوئی ایسی چیز جس میں روح نہیں ہوتی، مثلاً بال اور اون نماز پڑھنے والے کے ہمراہ ہو یا اس لباس کے ساتھ نماز پڑھے جو ان چیزوں سے تیار کیا گیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

چوتھی شرط

مسئلہ(۶۰۲): ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا لباس۔ ان چیزوں کے علاوہ جو صرف شرمگاہ چھپانے کے لئے ناکافی ہے مثلاً جراب، درندوں کے اجزاء سے تیار کیا ہوا نہ ہو بلکہ احتیاط لازم کی بنا پر کسی ایسے جانور کے اجزاء سے بنا ہوا نہ ہو جس کا گوشت کھانا حرام ہے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا لباس اور بدن حرام گوشت جانور کے پیشاب، پاخانے، پسینے، دودھ اور بال سے آلودہ نہ ہو لیکن اگر حرام گوشت جانور کا ایک بال اس کے لباس پر لگا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح نماز گزار کے ہمراہ ان میں سے کوئی چیز اگر ڈبیہ وغیرہ میں بند رکھی ہو تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ(۶۰۳): اگر کسی کو شک ہو کہ لباس حلال گوشت جانور سے تیار کیا گیا ہے یا حرام گوشت جانور سے تو خواہ وہ مقامی طور پر تیار کیا گیا ہو یا درآمد کیا گیا ہو تب بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔

پانچویں شرط

مسئلہ(۶۰۴): زردوزی کا لباس پہننا مردوں کے لئے حرام ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے لیکن عورتوں کے لئے نماز میں یا نماز کے علاوہ اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ(۶۰۵): سونا پہننا مثلاً سونے کی زنجیر گلے میں پہننا، سونے کی انگوٹھی ہاتھ میں پہننا، سونے کی گھڑی کلائی پر باندھنا اور سونے کی عینک لگانا مردوں کے لئے حرام ہے اور ان چیزوں کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے لیکن عورتوں کے لئے نماز میں اور نماز کے علاوہ ان چیزوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ(۶۰۷): اگر کوئی شخص نہ جانتا ہو یا بھول گیا ہو کہ اس کی انگوٹھی یا لباس سونے کا ہے یا شک رکھتا ہو اور اس کے

ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

چھٹی شرط

مسئلہ(۶۰۸): ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے مرد کا وہ لباس جس سے بہ تنہائی شرمگاہ کو چھپایا جاسکتا ہے خالص ریشم کا نہ ہو اور نماز کے علاوہ بھی خالص ریشم پہننا مردوں کے لئے حرام ہے۔

مسئلہ(۶۰۹): جس لباس کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ خالص ریشم کا ہے یا کسی اور چیز کا بنا ہوا ہے تو اس کا پہننا جائز ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ(۶۱۰): عورت کے لئے نماز میں یا اس کے علاوہ ریشمی لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ(۶۱۱): مجبوری کی حالت میں خالص ریشمی اور زردوزی کا لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ علاوہ ازیں جو شخص لباس پہننے پر مجبور ہو اور اس کے پاس کوئی اور لباس نہ ہو تو ان لباسوں کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

جن صورتوں میں نمازی کا بدن اور لباس پاک ہونا ضروری نہیں ہے

مسئلہ(۶۱۲): تین صورتوں میں جن کی تفصیل نیچے بیان کی جارہی ہے اگر نماز پڑھنے والے کا بدن یا لباس نجس بھی ہو تو اس کی نماز صحیح ہے:

(۱) اس کے بدن کے زخم، جراحت یا پھوڑے کی وجہ سے اس کے لباس یا بدن پر خون لگ جائے۔

(۲) اس کے بدن یا لباس پر درہم کی مقدار سے کم خون لگ جائے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ درہم کی مقدار انگوٹھے کے اوپر والی گرہ کے برابر سمجھی جائے۔

(۳) وہ نجس بدن کے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ہو۔ علاوہ ازیں ایک اور صورت میں اگر نماز پڑھنے والے کا لباس نجس بھی ہو تو اس کی نماز صحیح ہے اور وہ صورت یہ ہے کہ اس کا چھوٹا لباس مثلاً موزہ اور ٹوپی نجس ہو۔

وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مستحب ہیں

مسئلہ(۶۱۳): فقہائے کرام اعلی اللہ مقامھم نے چند چیزیں نمازی کے لباس میں مستحب قرار دی ہیں کہ جن میں سے تحت الحنک کے ساتھ عمامہ، عبا، سفید لباس، صاف ستھرا ترین لباس، خوشبو لگانا اور عقیق کی انگوٹھی پہننا شامل ہیں۔

وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مکروہ ہیں

مسئلہ(۶۱۴): فقہائے کرام اعلی اللہ مقامھم نے چند چیزیں نمازی کے لباس میں مکروہ قرار دی ہیں جن میں سے سیاہ، میلا اور تنگ لباس اور شرابی کا لباس پہننا یا اس شخص کا لباس پہننا جو نجاست سے پرہیز نہ کرتا ہو اور ایسا لباس پہننا جس پر چہرے کی تصویر بنی ہو۔ اس کے علاوہ لباس کے بٹن کھلے ہونا اور ایسی انگوٹھی پہننا جس پر چہرے کی تصویر بنی ہو، شامل ہو۔

مکان مصلی (جائے نماز):

نماز پڑھنے والے کی جگہ میں سات شرائط ہیں

پہلی شرط: وہ جگہ احتیاط واجب کی بنا پر مباح ہو:

مسئلہ(٦١٥): جو شخص غصبی جگہ پر نماز پڑھ رہا ہو اگر چہ وہ خود قالین، تخت اور اسی طرح کی دوسری چیز پر ہو احتیاط لازم کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔ لیکن غصبی چھت کے نیچے اور غصبی خیمے تلے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ(٦١٦): اگر کوئی شخص مسجد میں بیٹھا ہو اور دوسرا شخص اسے باہر نکال کر اس کی جگہ پر قبضہ کرے اور اس جگہ نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے اگر چہ اس نے گناہ کیا ہے۔

دوسری شرط: ضروری ہے کہ نمازی کی جگہ واجب نمازوں میں ایسی نہ ہو کہ تیز حرکت نمازی کے کھڑے ہونے یا اختیاری رکوع اور سجود کرنے میں مانع ہو بلکہ احتیاط لازم کی بنا پر ضروی ہے کہ اس کے بدن کو ساکن رکھنے میں بھی مانع ہو اور اگر وہ وقت کی تنگی یا کسی اور وجہ سے ایسی جگہ مثلاً بس، ٹرک، کشتی یا ریل گاڑی میں نماز پڑھے تو جس قدر ممکن ہو بدن کا ٹھہراؤ اور قبلے کی سمت کا خیال رکھے اور اگر ٹرانسپورٹ قبلے سے کسی دوسری طرف مڑ جائے تو اپنا منہ قبلے کی جانب موڑ دے۔ اگر مکمل طور پر قبلے کا خیال رکھنا ممکن نہ ہو تو کوشش کرے کہ ۹۰ ڈگری سے کم اختلاف ہو اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو صرف تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت قبلے کا خیال رکھے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو قبلے کا خیال رکھنا ضروری نہیں۔

مسئلہ(٦١٧): جب گاڑی، کشتی یا ریل گاڑی وغیرہ کھڑی ہوئی ہوں تو ان میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں یہی حکم اس وقت بھی ہے جب چل رہی ہوں لیکن اس حد تک نہ ہل جل رہی ہو کہ نمازی کے بدن کے ٹھہراؤ میں حائل ہوں۔

تیسری شرط: ضروری ہے کہ انسان ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں نماز پوری پڑھ لینے کا احتمال ہو۔ لیکن اگر کسی ایسی جگہ رجاء کی نیت سے نماز پڑھے جہاں اسے اطمینان ہو مثلاً ہوا اور بارش یا بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے وہاں پوری نماز نہ پڑھ سکے گا گو اتفاق سے پوری پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔

چوتھی شرط: جس جگہ انسان نماز پڑھے اس کی چھت اتنی نیچی نہ ہو کہ سیدھا کھڑا نہ ہو سکے اور نہ ہی وہ جگہ اتنی مختصر ہو کہ رکوع اور سجدے کی گنجائش نہ ہو۔

مسئلہ(٦١٨): اگر کوئی شخص ایسی جگہ نماز پڑھنے پر مجبور ہو جہاں بالکل سیدھا کھڑا ہونا ممکن نہ ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر رکوع اور سجود ادا کرنے کا امکان نہ ہو تو ان کے لئے سر سے اشارہ کرے۔

مسئلہ(٦١٩): ضروری ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی قبور مطہر کی جانب پشت کرکے، اگر ان کی بے

حرمتی ہوتی ہوتو نماز نہ پڑھے۔اس کے علاوہ کسی اور صورت میں اشکال نہیں لیکن نماز دونوں صورتوں میں صحیح ہے۔

پانچویں شرط: اگر نماز پڑھنے کی جگہ نجس ہو اور نجاست ایسی ہو کو نماز کو باطل کر دینے والی ہو تو اتنی مرطوب نہ ہو کہ اس کی رطوبت نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس تک پہنچے۔لیکن اگر سجدے میں پیشانی رکھنے کی جگہ نجس ہو تو خواہ وہ خشک بھی ہو نماز باطل ہے اور احتیاط مستحب ہے کہ نماز کی جگہ بالکل نجس نہ ہو۔

چھٹی شرط: احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ عورت مرد سے کم سے کم اتنا پیچھے کھڑی ہو کہ اس کے سجدہ کرنے کی جگہ سجدے کی حالت میں مرد کے دونوں زانو کے برابر کے فاصلے پر ہو۔

مسئلہ(۶۲۰): اگر کوئی عورت مرد کے برابر یا آگے کھڑی ہو اور دونوں بیک وقت نماز پڑھنے لگیں تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھیں۔یہی حکم ہے اگر ایک، دوسرے سے پہلے نماز شروع کر دے

مسئلہ(۶۲۱): اگر مرد اور عورت ایک دوسرے کے برابر کھڑے ہوں یا عورت آگے کھڑی ہو اور دونوں نماز پڑھ رہے ہوں لیکن دونوں کے درمیان دیوار یا پردہ یا کوئی اور چیز حائل ہو کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں یا ان کے درمیان دس ہاتھ سے زیادہ فاصلہ ہو تو دونوں کی نماز صحیح ہے۔

ساتویں شرط: نماز پڑھنے والے کی پیشانی رکھنے کی جگہ، دوزانو اور پاؤں کی انگلیاں رکھنے کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں کی مقدار سے زیادہ اونچی یا نیچی نہ ہو۔

وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے

مسئلہ(۶۲۲): اسلام کی مقدس شریعت میں بہت تاکید کی گئی ہے کہ نماز مسجد میں پڑھی جائے۔دنیا بھر کی ساری مساجد میں سب سے بہتر مسجد الحرام اور اس کے بعد مسجد نبویؐ ہے اور اس کے بعد مسجد کوفہ اور اس کے بعد مسجد بیت المقدس کا درجہ ہے۔اس کے بعد شہر کی جامع مسجد اور اس کے بعد محلہ کی مسجد اور اس کے بعد بازار کی مسجد کا نمبر آتا ہے۔

مسئلہ(۶۲۳): عورتوں کے لئے بہتر ہے کہ نماز ایسی جگہ پڑھیں جو نامحرم سے محفوظ ہونے کے لحاظ سے دوسری جگہوں سے بہتر ہو خواہ وہ جگہ مکان یا مسجد یا کوئی اور جگہ ہو۔

مسئلہ(۶۲۴): ائمہ اہلبیت علیہم السلام کے حرم میں نماز پڑھنا مستحب ہے بلکہ مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے حرم پاک میں نماز پڑھنا دولاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

مسئلہ(۶۲۵): جو شخص مسجد میں نہ آتا ہو، مستحب ہے کہ انسان اس کے ساتھ مل کر کھانا نہ کھائے، اپنے کاموں میں اس سے مشورہ نہ کرے، اس کے پڑوس میں نہ رہے اور نہ اس سے عورت کا رشتہ لے اور نہ اسے رشتہ دے وہ مقامات جہاں نماز

پڑھنا مکروہ ہے

مسئلہ(۶۲۶): چند مقامات پر نماز پڑھنا مکروہ ہے جن میں سے کچھ یہ ہیں:

(۱) حمام

(۲) شورزدہ زمین

(۳) کسی انسان کے مقابل

(۴) اس دروزے کے مقابل جو کھلا ہوا ہو

(۵) سڑک اور گلی کوچہ میں بشرطیکہ گزرنے والوں کے لئے باعث زحمت نہ ہو اور اگر انہیں زحمت ہو تو ان کے راستے میں رکاوٹ ڈالنا حرام ہے

(۶) آگ اور چراغ کے مقابل

(۷) باورچی خانے میں اور ہر اس جگہ جہاں آتش دان ہو

(۸) ایسے کنویں اور گڑھے کے مقابل جس میں پیشاب کیا جاتا ہو

(۹) جان دار کے فوٹو یا مجسمے کے مقابل مگر یہ کہ اسے ڈھانپ دیا جائے

(۱۰) ایسے کمرے میں جس میں جنب شخص موجود ہو

(۱۱) جس جگہ فوٹو ہو خواہ وہ نماز پڑھنے والے کے سامنے نہ ہو

(۱۲) قبر کے مقابل

(۱۳) قبر کے اوپر

(۱۴) دو قبروں کے درمیان

(۱۵) قبرستان میں

مسئلہ(۶۲۷): اگر کوئی شخص لوگوں کی رہگزر پر نماز پڑھ رہا ہو یا کوئی اور شخص تو نمازی کے لئے مستحب ہے کہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اور اگر وہ چیز لکڑی یا رسی ہو تو بھی کافی ہے۔

مسجد کے احکام

مسئلہ(۶۲۸): مسجد کی زمین، اندرونی اور بیرونی چھت اور اندرونی دیوار کو نجس کرنا حرام ہے اور جس شخص کو پتا چلے کہ ان میں سے کوئی مقام نجس ہو گیا ہے تو ضروری ہے کہ اس کی نجاست فوراً دور کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مسجد کی دیوار کے

بیرونی حصے کو بھی نجس نہ کیا جائے اور اگر وہ نجس ہو جائے تو نجاست کا ہٹانا لازم نہیں لیکن اگر دیوار کا بیرونی حصہ نجس کرنا مسجد کی بے حرمتی کا سبب ہو تو قطعی حرام ہے اور اس قدر نجاست کا زائل کرنا کہ جس سے بے حرمتی ختم ہو جائے ضروری ہے۔

مسئلہ(۶۲۹): اگر کوئی شخص مسجد کو پاک کرنے پر قادر نہ ہو یا اسے مدد کی ضرورت ہو جو دستیاب نہ ہو تو مسجد کا پاک کرنا اس پر واجب نہیں لیکن یہ سمجھتا ہو کہ اگر دوسرے کو اطلاع دے گا تو یہ کام ہو جائے گا اور نجاست کو وہاں رہنے دینا بے حرمتی کا باعث ہو تو ضروری ہے کہ اطلاع دے۔

مسئلہ(۶۳۰) ائمہ اہلبیت علیہم السلام میں سے کسی امام کا حرم نجس کرنا حرام ہے۔ اگر ان کے حرموں میں سے کوئی حرم نجس ہو جائے اور اس کا نجس رہنا بے حرمتی کا سبب ہو تو اس کا پاک کرنا واجب ہے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ خواہ بے حرمتی نہ ہوتی ہو تب بھی پاک کیا جائے۔

مسئلہ(۶۳۱): اگر مسجد کی چٹائی یا کارپٹ نجس ہو جائے تو ضروری ہے کہ اسے پاک کریں اور اگر نجس حصے کا کاٹ دینا بہتر ہو تو ضروری ہے کہ اسے کاٹ دیا جائے۔ البتہ ایک قابل توجہ حصہ کا کاٹ دینا یا اس طرح پاک کرنا کہ اس میں نقص آ جائے محل اشکال ہے سوائے اس کے کہ طہارت کو ترک کر دینا بے حرمتی کا سبب ہو۔

مسئلہ(۶۳۲): اگر مسجد میں مجلس عزاء کے لئے قنات تانی جائے اور فرش بچھایا جائے اور سیاہ پردے لٹکائے جائیں اور چائے کا سامان اس کے اندر لے جایا جائے تو اگر یہ چیزیں مسجد کے لئے نقصان دہ نہ ہوں اور نماز پڑھنے میں مانع نہ ہوتی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ(۶۳۳): احتیاط واجب یہ ہے کہ مسجد کی سونے سے زینت نہ کریں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مسجد کو انسان اور حیوان کی طرح جانداروں کی تصویروں سے بھی نہ سجایا جائے۔

مسئلہ(۶۳۴): اگر مسجد ٹوٹ پھوٹ بھی جائے تب بھی نہ تو اسے بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہی ملکیت اور سڑک میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ(۶۳۵): مسجد کے دروازوں، کھڑکیوں اور دوسری چیزوں کا بیچنا حرام ہے اور اگر مسجد ٹوٹ پھوٹ جائے تب بھی ضروری ہے کہ ان چیزوں کو اسی مسجد کی مرمت کے لئے استعمال کیا جائے اور اگر اس مسجد کے کام نہ آ رہی ہوں تو ضروری ہے کہ کسی دوسری مسجد کے کام میں لایا جائے اور اگر دوسری مسجدوں کے کام کی بھی نہ رہی ہوں تو انہیں بیچا جا سکتا ہے اور جو رقم حاصل ہو وہ بصورت امکان اسی مسجد کی مرمت پر خرچ کی جائے۔

مسئلہ(۶۳۶): مسجد کو صاف ستھرا رکھنا اور اس میں چراغ جلانا مستحب ہے اور اگر کوئی شخص مسجد میں جانا چاہے تو مستحب ہے کہ خوشبو لگائے اور پاکیزہ اور قیمتی لباس پہنے اور اپنے جوتے کے تلوں کے بارے میں تحقیق کرے کہ کہیں نجاست تو نہیں

لگی ہوئی۔ نیز یہ کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اور باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں رکھے اور اسی طرح مستحب ہے کہ سب لوگوں سے پہلے مسجد میں آئے اور سب سے بعد میں نکلے۔

مسئلہ(۶۳۷): جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز تحیت واحترام مسجد کی نیت سے پڑھے اور اگر واجب نماز یا کوئی اور مستحب نماز پڑھے تب بھی کافی ہے۔

مسئلہ(۶۳۸): اگر انسان مجبور نہ ہو تو مسجد میں سونا، دنیاوی کاموں کے بارے میں گفتگو کرنا اور کوئی کام کاج کرنا اور ایسے اشعار پڑھنا جن میں نصیحت اور کام کی کوئی بات نہ ہو مکروہ ہے۔ نیز مسجد میں تھوکنا ناک کی آلائش پھینکنا اور بلغم تھوکنا بھی مکروہ ہے بلکہ بعض صورتوں میں حرام ہے۔ اور اس کے علاوہ گمشدہ (شخص یا چیز) کو تلاش کرنا اور آواز کو بلند کرنا بھی مکروہ ہے۔ لیکن اذان کے لئے آواز بلند کرنے کی ممانعت نہیں ہے۔

مسئلہ(۶۳۹): دیوانے کو مسجد میں داخل ہونے دینا مکروہ ہے اور اسی طرح اس بچے کو بھی داخل ہونے دینا مکروہ ہے جو نمازیوں کے لئے باعث زحمت ہو یا احتمال ہو کہ وہ مسجد کو نجس کر دے گا۔ ان دونوں صورتوں کے علاوہ بچے کو مسجد میں آنے دینے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بعض اوقات بہتری اسی میں ہوتی ہے۔ اس شخص کا مسجد میں جانا بھی مکروہ ہے جس نے پیاز، لہسن یا ان سے مشابہ کوئی چیز کھائی ہو کہ جس کی بو لوگوں کو ناگوار گزرتی ہو۔

اذان واقامت:

نماز کا جس وقت ارادہ کرے ضروری ہے کہ بدن اور کپڑے پاک ہوں پھر وضو یا غسل یا تیمّم جس کی ضرورت ہو بجا لائے اور وقت نماز اور سمت قبلہ مشخص کر کے قبلہ رو کھڑا ہو اور سب سے پہلے اذان کہے:

چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه، دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ اس کے بعد دو مرتبہ تبرکاً اَشْهَدُ اَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ خَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ دو مرتبہ حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر دو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

مستحب ہے کہ اذان کی فصول ٹھہر ٹھہر کر کہے اور اقامت کی فصول میں نہ ٹھہرے اور درمیان اذان اور اقامت کے لحہ توقف کرے بہتر ہے کے بیٹھ جائے اور ہاتھ اٹھا کے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِيْ بَارًّا وَّ عَمَلِيْ سَارًّا وَّ عَيْشِيْ قَارًّا وَّ رِزْقِيْ دَارًّا وَّ اَوْلَادِيْ اَبْرَارًا

وَّ اجْعَلْ لِیْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ مُسْتَقَرًّا وَّ قَرَارًا بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

پھر کھڑا ہو کر اقامت کہے، اقامت میں اول دو مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ دو مرتبہ تبرکاً اَشْهَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰهِ دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، دو مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے۔

مسئلہ (۶۴۰): ہر مرد و عورت کے لئے مستحب ہے کہ روزانہ کی واجب نمازوں سے پہلے اذان اور اقامت کہے اور ایسا کرنا دوسری واجب یا مستحب نمازوں کے لئے مشروع نہیں۔ لیکن عید فطر اور عید قربان سے پہلے جبکہ نماز با جماعت پڑھیں تو مستحب ہے کہ تین مرتبہ "الصلوٰۃ" کہیں۔

مسئلہ (۶۴۱): مستحب ہے کہ بچے کی پیدائش کے پہلے دن یا ناف اکھڑنے سے پہلے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔

طریقہ نماز

بعد اذان و اقامت سات تکبیریں کہنا سنت ہے اس طرح کہ اول تین مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے اور ہر مرتبہ ہاتھ مقابل کانوں کے بلند کرے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ مَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

پھر دو مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ وَ سَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ وَ الشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ وَ الْمَهْدِیُّ مَنْ هَدَیْتَ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدَیْكَ ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَلَكَ وَاِلَیْكَ لَا مَلْجَاءَ وَ لَا مُنْجیٰ وَ لَا مَفَرَّ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ سُبْحَانَكَ وَ حَنَانَیْكَ وَ تَبَارَکْتَ وَ تَعَالَیْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَ رَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ.

اور پھر ایک مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے اور دل میں نیت کرے یعنی فقط قصد کرے کہ نماز صبح یا نماز ظہر پڑھتا ہوں واسطے

رضائے خدا کے قربۃً الی اللہ اور نیت کو زبان سے کہنا ضروری نہیں ہے بلکہ کلام بعد اقامت کے مکروہ ہے اور سنت ہے کہ اس کے بعد ساتویں تکبیر بقصد تکبیرۃ الاحرام کے کہے یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرے اور سنت ہے کہ بعد تکبیرۃ الاحرام یہ دعا پڑھے

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَيْبِ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَمِنْهَاجِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَيْهِ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ الصَّلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

پھر آہستہ کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یعنی پناہ چاہتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی شیطان کے شر سے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کیا گیا ہے ہر نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بلند آواز سے کہے اور حالت قیام میں جائے اور نگاہ سجدگاہ کی طرف رکھے اور دونوں ہاتھ رانوں پر مقابل زانو کے رکھے اور انگلیاں باہم ملا کر رکھے اور دونوں پاؤں کے درمیان تقریباً ایک بالشت کا فاصلہ رکھے اور پاؤں کے انگوٹھوں کا سر جانب قبلہ رکھے اور اس کو کبھی کسی اور جانب نہ رکھے، اگر عورت ہو تو اپنے دونوں ہاتھ سینے پر رکھے اس کے بعد سورۂ حمد پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یعنی ابتدا کرتا ہوں یا مدد چاہتا ہوں خدا کے نام سے جو دنیا میں مومنوں اور خلائق پر رحم کرنے والا ہے اور آخرت میں مومنوں کی نسبت اپنی مخصوص رحمت سے بخشش کرنے والا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سب قسم کی حمد خدا کے لئے ہی مخصوص ہے جو کہ کل اہل عالم کا پرورش کرنے والا ہے۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ دنیا میں نافرمانی کے باوجود مومنوں اور کافروں پر رحم کرنے والا ہے اور آخرت میں خاص مومنوں ہی کی نسبت بخشش اور رحمت کرنے والا ہے۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ مالک امور یا بادشاہ روز قیامت ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اے خدا ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ تو ہمیں راہ راست کی ہدایت فرما اور صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھ اور پیروی طریقہ ائمہ طاہرین علیہم السلام کی توفیق عنایت فرما۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہ جو راستہ مخصوص ان بندوں کا ہے جن پر تو نے اپنی ہر قسم کی نعمت تمام فرمائی ہے نہ کہ یہ ان لوگوں کی راہ اختیار کریں کہ جن پر تو نے اپنا غضب نازل کیا ہے اور نہ راہ ان لوگوں کی کہ جو گمراہ اور طریق محمد و آل محمد علیہم السلام سے برگشتہ ہیں۔ سورہ اس طرح پڑھیں کہ حرف باہم مشتبہ نہ ہوئیں رعایت تشدید اور مد متصل کی کریں۔

بعد تمام سورۂ حمد صبر کرے اور دوسرا سورۂ مقرر شروع کریں بہتر وافضل ہے کہ سورہ انا انزلنا پڑھیں بعد بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کہیں اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۔ خدا فرماتا ہے ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا، وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ اے محمدؐ شب قدر کی منزلت تم نے کہاں سے دریافت کی کہ شب قدر کیا قدرومنزلت رکھتی ہے۔ لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ۔ شب قدر کی عبادت ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ مِّنۡ كُلِّ اَمۡرٍ سَلٰمٌ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ۔ شب قدر میں فرشتے اور روح جو فرشتوں سے عظیم تر ہے امام عصر علیہ السلام پر نازل ہوتے ہیں اپنے پروردگار کے اذن سے ان امور کو عرض کرتے ہیں جو ہر شخص اور ہر شے کے واسطے مقدر ہو چکا ہے اور یہ شب طلوع صبح تک دوستان خدا کے واسطے سلامتی کا باعث ہے۔ پھر ایک سانس کے برابر توقف کرے ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرے اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ رو رہیں اور کہے اَللّٰهُ اَكۡبَرُ پھر رکوع میں جائے اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر پوری طرح رکھے اس طرح کہ انگلیاں آپس میں کھلی رہیں اور گھٹنوں کو پیچھے کی طرف اتنا دبائے کہ خم ہو کر پشت برابر رہے کہ اگر قطرہ پانی کا پیٹھ پر گرے تو کسی جانب حرکت نہ کر سکے اور سر کو پشت کے برابر رکھے اور حالت رکوع میں نظر کو دونوں قدموں کے درمیان رکھے اور تین مرتبہ کہے۔ سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡعَظِيۡمِ وَبِحَمۡدِهٖ ۔ یعنی ہر نقصان سے پاک جانتا ہوں میں اپنے پروردگار کو جو ہر شے سے بلند تر ہے اور مشغول ہوں اس کی حمد وثنا میں پھر سیدھے کھڑے ہو کر۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ کہے پھر سر اٹھا کر حالت قیام میں اَللّٰهُ اَكۡبَر کہے اور سجدے میں جائے پہلے ہاتھ پہنچائے پھر ہتھیلیاں زمیں پر ٹیکے اور انگلیاں آپس میں ملا کر رکھے اور حالت سجدہ میں دونوں بازو کشادہ رکھے اور سجدوں کی حالت میں کوئی عضو دوسرے عضو سے ملا کے نہ رکھے مگر عورت رکوع اور سجدوں کی حالت میں اعضا باہم ملا کر رکھے اور ہاتھوں کو مع کہنی تک زمیں پر پہنچائے اور بازو بھی ملا کر رکھے اور دونوں ہاتھ منہ کے برابر رکھے۔ حالت سجدہ میں سُبۡحَانَ رَبِّيَ الۡاَعۡلٰى وَبِحَمۡدِهٖ تین مرتبہ کہے اور حالت سجدہ میں نظر ناک کی جانب رکھے اور سات عضو زمین پر رکھے، پیشانی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کے انگوٹھوں کے سرے۔ ناک کی نوک اور پیشانی اس چیز پر رکھے جو زمین سے اگرا گی ہو مگر عادتاً اسے لوگ کھاتے نہ ہوں۔ پھر سجدے سے سر اٹھائے اور درست ہو کر بائیں ران پر بیٹھے اور پشت داہنے پاؤں کی بائیں پاؤں کے اوپری حصے پر رکھے۔ مگر عورت کو چاہئے کہ اپنے دونوں زانوں کو زمین سے بلند رکھے اس طرح کہ تلوے اس کے زمین پر ہوں۔ پھر اَللّٰهُ اَكۡبَرُ کہے اور ہاتھ کانوں تک بلند کرے۔ پھر اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡهِ کہے یعنی میں مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جو میرا پروردگار ہے اور اپنے گناہوں سے اس کی جناب میں توبہ کرتا ہوں پھر اَللّٰهُ اَكۡبَرُ کہے قدرے توقف کے بعد پھر اٹھے پہلے زانوں اٹھائے پھر ہاتھ پھر کہے بِحَوۡلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوۡمُ وَاَقۡعُدُ یعنی میں خدا کی مدد اور اسی کی قوت سے کھڑا ہوتا ہوں اور بیٹھتا ہوں۔ مگر عورت کو چاہئے کہ اول ہاتھ اٹھائے اور پھر زانوں۔ جب کھڑا ہو جائے دوسری رکعت پڑھے اور بعد

الحمد کے قل ھو اللہ پڑھے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۙ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ﴿۳﴾ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ یعنی خدا فرماتا ہے کہ اے محمدؐ یہودیوں سے کہہ دو کہ خدا واحد و یکتا ہے اور خدا بے نیاز ہے اور ہر قسم کے عیب و نقصان سے بری ہے نہ اس سے کوئی شے پیدا ہوئی اور نہ وہ کسی شے سے پیدا ہوا اور نہ اس کا کوئی نظیر ہے۔ بعد سورۂ قل ھو اللہ کے کَذٰلِکَ اللّٰہُ رَبِّیۡ تین بار کہے یعنی ایسا ہی ہے میرا پروردگار۔ پھر قنوت پڑھے اب ہاتھوں کو اوپر آسمان کی جانب بلند کرے اور ہتھیلیوں کی جانب نظر کرے اور یہ قنوت پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَعَافِنَا وَاعۡفُ عَنَّا فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

اے خدا رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور ہمیں ہر بلا سے عافیت عنایت فرما اور ہمارے گناہ دنیا اور آخرت میں عفو فرما دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

دعائے قنوت جو چاہے دعا مانگے اگر اول کلمات فرج پڑھے بہتر ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الۡحَلِیۡمُ الۡکَرِیۡمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ سُبۡحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَ رَبِّ الۡاَرَضِیۡنَ السَّبۡعِ وَ مَا فِیۡھِنَّ وَمَا بَیۡنَھُنَّ وَ رَبِّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ.

خدائے حلیم و کریم کے سوا کوئی معبود نہیں، خدائے علی و عظیم کے سوا کوئی معبود نہیں، پاک ہے اللہ جو رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور عرش عظیم کا مالک ہے۔ تعریفیں ساری کی ساری اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

پھر اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہے اور رکوع اور سجود بطور رکعت اول بجالائے اور دونوں سجدوں کے فارغ ہونے کے بعد درست ہو کر بیٹھے اور تشہد پڑھے۔

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے خدائے یکتا کے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں اے خدا رحمت نازل فرما محمدؐ اور آل محمدؐ پر

اگر نماز دو رکعتی ہے تو تشہد کے بعد سلام کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

سلام ہو آپ پر اے پیغمبر خدا اور رحمت اور برکت خدا آپ پر نازل ہوا اپ پر سلام ہو ہم پر اور خدا کے صالحین بندوں پر سب مومنین پر رحمت اور برکت خدا نازل ہو۔

پہلا سلام داخل تشہد ہے اور دوسرا جانب قبلہ کہے اور گوشہ چشم سے سیدھے ہاتھ کی طرف اشارہ کرے۔ تیسرا سلام سنت ہے اگر دوسرے کو واجب کی نیت سے بجالایا ہے لیکن احوط ہے کہ دونوں سلام بقصد قربت بجالائیں۔ اگر نماز تین یا چار رکعتی ہے تو بعد تشہد اٹھے ایک رکعت یا دو رکعات باقی بجالائے اب ان رکعات میں چاہے سورۂ حمد پڑھے یا چاہے یہ تسبیح اربعہ تین مرتبہ پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

آخر میں ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہے یعنی میرا پروردگار ہر عیب ونقصان سے پاک ہے اور سب طرح کی تعریف مخصوص خدا ہی کے لئے ہے اور کوئی خدا نہیں سوائے خدائے برحق اور معبود مطلق کے اور اللہ تعالی ہر شے سے بلند تر ہے مغفرت چاہتا ہوں میں اللہ تعالی سے۔ پھر رکوع اور سجود بجالائے اس کے بعد تشہد اور سلام کہہ کے تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور ہر مرتبہ کانوں تک ہاتھوں کو بلند کرے جب تکبیر کہے ہاتھ اٹھائے اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔

سجدہ جسم کے سات اعضاء کے ساتھ ہوتا ہے۔ پیشانی۔ دونوں ہاتھ۔ دونوں گھٹنے۔ دونوں پیروں کے انگوٹھے۔

وقت سجدہ یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ لَكَ وَجْهِيْ وَ شِعْرِيْ وَبُشْرِيْ وَفَمِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعُصْبِيْ وَ عِظَامِيْ سَجَدَ وَجْهِيَ الْبَالِي الْفَانِي الذَّلِيْلُ الْمُهِيْنُ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ

درمیان کہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدَانِيْ وَعَافِنِيْ فَاِنِّيْ بِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ

فضیلت تسبیح وسجدگاہ خاک تربت:

کتاب مصباح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے وارد ہے کہ مومن پانچ چیزوں سے خالی نہ رہے:

۱۔ کنگھی ۲۔ مسواک ۳۔ سجادہ ۴۔ انگشتری ۵۔ تسبیح کہ جس میں چونتیس دانے ہوں اس کو پھرائے اور ذکر خدا کرے ہر دانے کے عوض اس کے نامہ اعمال میں چالیس حسنہ اس کے نام لکھے جائیں گے اگر ذکر خدا نہ کرے اور خالی ہاتھ پھرائے تو بھی ہر دانے کے عوض بیس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو تسبیح خاک تربت سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام پر ایک تسبیح پڑھتا ہے خداوند عالم اس کے نامہ اعمال میں چار سو نیکیاں لکھتا ہے۔

تعقیبات نماز

جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے وارد ہے کہ ہر نماز کے بعد دعا بہترین فریضہ ہے اور تعقیبات (یعنی نماز کے بعد دعائیں مانگنا) طلب روزی کے لئے بہترین ہیں تردد کرنے سے اور طلب روزی میں شہر بشہر پھرنے سے شرح نفلیہ میں وارد ہے کہ جب بھی نماز واجب سے فارغ ہو اپنے پروردگار کی طرف دعا کے توسط سے رجوع کرو، جو سوال کرو گے عطا فرمائے گا۔

اور فرمایا جب بندہ نماز سے فارغ ہوتا ہے اور حاجت نہیں طلب کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کی طرف نظر کرو اور اس کی نماز اس کے منہ پر مار دو۔

اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزند آدم مجھے ایک ساعت بعدِ عصر یاد کر تا کہ میں تیرے مہمات میں کفایت کروں اور تیرے کاموں کی کارسازی کروں۔ جو بعد نماز صبح جانماز پر مصروف دعا رہے گا حق تعالیٰ اسے آتش جہنم سے اپنی پناہ میں رکھے گا۔

مصباح شیخ طوسیؒ میں منقول ہے کہ جب نماز کے سلام کو تمام کرے تین مرتبہ ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرے اور ہر مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر اس کے بعد کہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِلٰھًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ، وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، رَبُّنَا وَ رَبُّ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ، اَنْجَزَ وَعْدَہٗ، وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ، وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ، وَ ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ، فَلَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ، یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ، وَ یُمِیْتُ وَ یُحْیِیْ، وَ ھُوَ حَیٌّ

لَا یَمُوتُ، بِیَدِہِ الْخَیْرُ، وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہی معبود یگانہ ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہم بس اسی کی عبادت کرتے ہیں اسی کے دین کے ساتھ مخلص ہیں خواہ وہ مشرکین کو ناگوار ہی لگے، خدا کے سوائے کوئی معبود نہیں جو ہمارا اور ہمارے آباء واجداد کا رب ہے، خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا ہے جو یکتا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندے کی نصرت فرمائی اپنے لشکر کو غالب کیا اور اکیلے ہی جتھوں کو مار بھگایا، پس ملک اسی کا اور حمد اسی کے لیے ہے وہی زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے وہی موت دیتا ہے اور زندہ کرتا ہے وہ زندہ ہے اسے موت نہیں خیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وارد ہے کہ جو نماز کے بعد زانو نہ بدلے اور تین بار یہ استغفار پڑھے حق تعالیٰ اس کے سب گناہ بخش دے گا اگرچہ سمندر کے پانی کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

اِسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

میں بخشش چاہتا ہوں اس خدا سے جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ و پایندہ ہے وہ صاحب جلال و کرامت والا ہے اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

وارد ہے کہ جو بندہ بعد نماز صبح تین بار یہ کہے گا خدائے تعالیٰ اس سے ستر طرح کی بلائیں اس سے دفع فرمائے گا سب سے کمترین ان میں سے رنج وغم ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْراً مُبَارَکاً فِیْہِ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے حمد اللہ ہی کے لئے ہیں بہت زیادہ حمد جو بہت زیادہ پاک اور بابرکت ہے

وارد ہے کہ جو بعد ہر نماز کے یہ کہے اور عمداً ترک نہ کرے حق تعالیٰ اس کے لئے بہشت کے آٹھ دروزے کھولے گا کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ

اے اللہ اپنی جانب سے میری رہنمائی فرما اور مجھ پر اپنا فضل و کرم فرما، اور مجھ پر اپنی رحمت پھیلا دے اور مجھ پر اپنی برکات نازل فرما۔

وارد ہے کہ کسی نے کوئی دعا نہیں کی اگر یہ دعا نہیں کی اور وہ جو یہ دعا پڑھتا ہے وہ بخشا گیا اگر چہ اس کے گناہ بعدد ستارہائے آسمان، قطرہائے باراں (بارش کے قطروں کے برابر) ریگ زمیں اور ذرہ ہائے خاک کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اور یہ دعا حضرت پیغمبر اکرمؐ کی ہے۔

يَامَنْ لَّا يَشْغَلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ يَا مَنْ لَا يُغَلِّطُهُ السَّآئِلُوْنَ وَيَامَنْ لَّا يُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ اَذِقْنِيْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَحَلَاوَتَكَ وَرَحْمَتِكَ

اے وہ (خدا) جسے ایک سننا دوسرے سننے میں مانع نہیں اور سائلوں کی کثرت غلطی میں نہیں ڈالتی اے وہ ذات جسے اصرار کرنے والوں کا اصرار تنگ دل نہیں کرتا اپنے عفو و درگزر کی بدولت مجھے اپنی رحمت و بخشش کی لذت چکھا دے۔

وارد ہے کہ ایک شخص نے شکایت کی حضرت سے بیماری کی اور تنگدستی کی تو فرمایا کی بعد ہر نماز فریضہ کے پڑھا کرو۔

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا

اور میرا بھروسہ اس زندہ (خدا) پر ہے جس کے لیے موت نہیں، حمد اس خدا کے لیے جس نے نہ کسی کو فرزند بنایا نہ کوئی اس کے ملک میں شریک ہے اور نہ اس کی عاجزی کے سبب کوئی اس کا مددگار رہے اور تم اس کی بڑائی کا اظہار کرو۔

جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بعد ہر فریضہ نماز کے یہ مناجات پڑھے:

اِلٰهِيْ هٰذِهٖ صَلٰوتِيْ صَلَّيْتُهَا لَالِحَاجَةٍ مِنْكَ اِلَيْهَا وَلَا رَغْبَةٍ مِنْكَ فِيْهَا اِلَّا تَعْظِيْمًا وَّطَاعَةً وَّاِجَابَةً لَّكَ اِلٰى مَا اَمَرْتَنِيْ بِهٖ اِلٰهِيْ اِنْ كَانَ فِيْهَا خَلَلٌ اَوْنَقْصٌ مِّنْ رُكُوْعِهَا اَوْ سُجُوْدِهَا اَوْقِيَامِهَا اَوْقُعُوْدِهَا فَلَا تُوَاخِذْنِيْ وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ بِالْقَبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اے اللہ! میری یہ نماز جو میں نے پڑھی ہے نہ اس لیے ہے کہ تجھے اس کی حاجت تھی نہ اس لیے کہ تجھے اس میں رغبت تھی ہاں یہ صرف تیری تعظیم و اطاعت اور تیرے حکم کی اتباع ہے جو تو نے مجھے دیا خداوند! اگر اس

نماز میں کوئی خلل یا اس کے رکوع وسجود میں کچھ کمی ہو تو اس پر میری گرفت نہ فرما اور اس کی قبولیت اور بخشش کے ساتھ مجھ پر فضل وکرم کردے۔ اپنی رحمت کے صدقے میں اے رحم کرنے والوں میں بہت زیادہ رحم کرنے والے۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو یہ دعا بعد نماز صبح شام پڑھے گا حق تعالیٰ کہے گا کہ میرے بندے کے گناہوں کی بخشش لکھو کیونکہ یہ امر مقرر ہے کہ میرے سوا اس کے گناہ کوئی نہیں بخشے گا۔

سُبْحَانَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ كُلَّهَا جَمِیْعاً فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا جَمِیْعاً اِلَّا اَنْتَ.

تو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میرے سارے کے سارے گناہ معاف فرما کہ تیرے سوا کوئی سارے گناہ معاف نہیں کرسکتا۔

کتاب ثواب الاعمال میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کہے سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ لکھے گا خدا اس واسطے ہزار نیکیاں بڑھا دے گا، تین ہزار گناہ اس کے مٹا دے گا، تین ہزار درجے اس کے لئے بہشت میں بلند کرے گا ایک مرغ پیدا فرمائے گا کہ بہشت میں تسبیح الٰہی کرے اور اس ثواب اس کے نامہ اعمال میں ہوگا اور فرمایا جو کوئی بعد نماز تسبیحات اربعہ پڑھے اور پاؤں کو حرکت نہ دے پھر خدا سے سوال کرے اس کی حاجات عطا فرمائے گا۔

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو کوئی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے اعمال کی باز پرس نہ کرے اس کو چاہئے کہ بعد ہر نماز یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ مَغْفِرَتَكَ اَرْجٰی مِنْ عَمَلِیْ، وَ اِنَّ رَحْمَتَكَ اَوْسَعُ مِنْ ذَنْبِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ ذَنْبِیْ عِنْدَكَ عَظِیْمًا، فَعَفْوُكَ اَعْظَمُ مِنْ ذَنْبِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَهْلًا اَنْ اَبْلُغَ رَحْمَتَكَ، فَرَحْمَتُكَ اَهْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِیْ، وَ تَسَعَنِیْ لِاَنَّهَا وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ، بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

اے اللہ! تیری بخشش میرے عمل سے زیادہ امید افزا ہے اور تیری رحمت میرے گناہ سے زیادہ وسیع ہے

الٰہی اگر تیرے نزدیک میرا گناہ عظیم ہے تو تیرا عفو میرے گناہ سے عظیم تر ہے، الٰہی اگر میں تیری رحمت تک پہنچنے کا اہل نہیں تو تیری رحمت ضرور مجھ تک اور مجھ پر چھا جانے کی اہل ہے کیونکہ اس نے تیرے کرم سے ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی یہ دعا ہر صبح پڑھے اگر اس دن مرے گا تو داخل بہشت ہوگا اگر جو کوئی شام کو پڑھے گا اور اگر شب کو مرے گا تو داخل بہشت ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُكَ وَاُشْھِدُ مَلٰئِکَتِكَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ الْمُصْطَفَیْنَ اَنَّكَ اَنْتَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَاَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیّاً وَالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ ابْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَالْحُجَّةَ بْنَ الْحَسَنِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّتِیْ وَاَوْلِیَآئِیْ عَلٰى ذٰلِكَ اَحْیٰى وَعَلَیْهِ اُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاَبْرَاُ مِنْ اَعْدَآئِهِمْ فلان فلان فلان

اے معبود میں گواہی دیتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں تیرے ملائکہ مقربین اور اور جو تیرے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں تحقیق تو وہ ذات ہے کہ نہیں ہے تیرے سوا کوئی رحمن و رحیم اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے عبد اور رسول ہیں اور حضرت علی علیہ السلام امیر المومنین ہیں اور امام حسنؑ، امام حسینؑ، امام زین العابدینؑ، امام محمد باقرؑ، امام جعفر صادقؑ، امام موسیٰ کاظمؑ، امام علی رضاؑ، امام محمد تقیؑ، امام علی نقیؑ، امام حسن عسکریؑ اور حضرت حجتؑ میرے ائمہ اور اولیاء ہیں اسی پر مجھے زندہ رکھ اور روزِ قیامت اٹھانا اور ان کے دشمنوں (فلاں فلاں فلاں) سے دور رکھ۔

اگر اس دعا کو بعد ہر واجب نماز کے دس مرتبہ پڑھے تو اس کے چالیس ہزار گناہ معاف ہوں گے اور چالیس ہزار حسنہ اس کے نامہ اعمال میں لکھے جائیں گے اور گویا اس نے بارہ مرتبہ قرآن شریف ختم کیا ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اِلٰهاً وَّاحِداً اَحَداً صَمَداً لَّمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَداً

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں وہ معبود یگانہ، یکتا، واحد بے نیاز ہے کہ جس کی نہ زوجہ ہے اور نہ ہی اولاد ہے۔

مروی ہے کہ جو کوئی ایمان بخدا اور روز قیامت رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ ہر نماز واجب کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قل ھواللہ کا پڑھنا ترک نہ کرے۔

ہر نماز میں بعد سلام اپنی جگہ سے نہ حرکت کرے اور تسبیح جناب زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا ہر نماز کے بعد میرے نزدیک محبوب ترین عمل ہے ان ہزار رکعت نمازوں سے جو دن میں پڑھی جائیں۔34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور 33 بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ اگر آخر تسبیح میں ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو حق تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص ایک مرتبہ ہر روز اس دعا کو پڑھے جو حاجت رکھتا ہو بر آئے گی دشمنوں پر غالب رہے گا ہر رنج و غم دور ہوگا یہ دعا ساتویں آسمان تک بلند ہوتی ہے اور لوح محفوظ میں لکھی جاتی ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ کَمَا یَنْبَغِیْ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَعَلٰی اَھْلِبَیْتِہٖ

جو شخص بعد ہر نماز یہ دعا پڑھے سب گناہوں سے پاک ہو جائے گا اور جن لوگوں کے حقوق یا مظلمہ اس کی گردن پر ہوں گے قیامت میں اس سے مواخذہ نہیں کریں گے۔ اول بارہ مرتبہ سورۂ قل ھواللہ احد پڑھے اور دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے یہ دعا پڑھے جو کہ راز ہائے مکنونہ سے ہے اور اس دعا کو جناب امیر علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کو تعلیم فرمایا تھا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ الْمُبَارَكِ وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الْعَظِیْمِ وَسُلْطَانِكَ الْقَدِیْمِ یَا وَاھِبَ الْعَطَا یَا مُطْلِقَ الْاُسَارٰی یَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَفُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَخْرِجْنِیْ مِنَ الدُّنْیَا اٰمِنًا وَاَدْخِلْنِیْ الْجَنَّۃَ سَالِمًا وَّاجْعَلْ دُعَآئِیْ اَوَّلَہٗ فَلَاحًا وَاَوْسَطَہٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَہٗ صَلَاحًا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔

اے اللہ! میں تیرے پوشیدہ مخزون، پاک اور پاک کرنے والے اور بابرکت نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں اور تیرے بلند تر نام اور قدیم سلطنت کے واسطے سے سائل ہوں کہ اے انمول نعمتیں دینے والے، اے قیدیوں کو رہائی عطا کرنے والے، اے بندوں کو جہنم سے چھٹکارہ دینے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت فرما اور میری گردن آگ سے آزاد کر دے اور مجھے دنیا سے ایمان سالم کے ساتھ لے جا، اور امن و امان سے مجھے داخل جنت فرما اور میری دعا کے اول کو فلاح اور اوسط کو کامیابی اور آخر کو بہتری کا موجب بنا

دے بے شک تو ہر غیب کو خوب جانتا ہے۔

ہر نماز میں تسبیح زہراؑ کے بعد پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا لَبَّيْكَ

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبیؐ پاک پر تو اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام جو سلام کا حق ہے حاضر ہوں۔

شیخ طوسیؒ نے محمد بن سلیمان دیلمی سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ ایمان کی دو قسمیں ہیں: ایک ثابت و مستقر اور دوسرا جو زائل ہو سکتا ہے اور امانت میں دیا گیا ہے۔ لہٰذا آپ مجھ کو کوئی دعا تعلیم فرمائیں کہ جب میں اسے پڑھوں تو میرا ایمان کامل ہو اور زائل نہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھو:

رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ نَبِيًّا، وَ بِعَلِيٍّ اِمَامًا، وَ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ جَعْفَرٍ وَ مُوْسٰى وَ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ وَ الْخَلَفِ الصَّالِحِ، عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةً وَسَادَةً وَ قَادَةً بِهِمْ اَتَوَلّٰى، وَ مِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَتَبَرَّءُ۔

میں راضی ہوں اس پر کہ اللہ میرا رب، اسلام میرا دین، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی اور علیؑ میرے امام ہیں۔ نیز حضرت حسنؑ و حسینؑ و سجادؑ و محمد باقرؑ و جعفر صادقؑ و موسیٰ کاظمؑ و علی رضاؑ و محمد تقیؑ و علی نقیؑ و حسن عسکریؑ اور حضرت مہدیؑ القائم علیہم السلام میرے امام، سردار اور رہبر ہیں؛ میں ان سے محبت رکھتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے بیزار ہوں۔

روایات میں وارد ہے کہ ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ، اَللّٰهُمَّ اَغْنِ كُلَّ فَقِيْرٍ، اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ كُلَّ جَآئِعٍ، اَللّٰهُمَّ اكْسُ كُلَّ عُرْيَانٍ، اَللّٰهُمَّ اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِيْنٍ، اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ كُلِّ مَكْرُوْبٍ، اَللّٰهُمَّ رُدَّ كُلَّ غَرِيْبٍ، اَللّٰهُمَّ فُكَّ كُلَّ اَسِيْرٍ، اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِّنْ

اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اشْفِ کُلَّ مَرِیْضٍ، اَللّٰھُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاکَ، اَللّٰھُمَّ غَیِّرْ سُوْٓءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِکَ، اَللّٰھُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ، وَ اَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

یا بارِالٰہ! قبروں میں دفن شدہ مردوں کو شادمانی (اور خوشی) عطا فرما، (اے کائنات کی ہر شے کے مالک!) ہر محتاج کو غنی کردے، (اے خدا!) ہر بھوکے شکم کو سیر کردے، (اے ستار!) ہر بےلباس کو لباس مہیا کر دے، اے معبود! ہر مقروض کا قرض ادا کردے، (اے مصیبتوں کو دور کرنے والے!) ہر مصیبت زدہ کو آسودگی عطا فرما، (خداوندا!) ہر مسافر کو وطن واپس لا، (اے قیدیوں کو رہائی بخشنے والے!) ہر قیدی کو رہائی بخش دے، (اے معبود!) مسلمانوں کے امور میں ہر بگاڑ کی اصلاح فرمادے، (اے شفا بخشنے والے!) ہر مریض کو شفا عطا فرمادے، (پروردگارا!) اپنی ثروت سے ہماری محتاجی ختم کردے، (اے مالک!) ہماری بدحالی کو خوشحالی میں بدل دے، (اے معبود!) ہمیں اپنے قرض ادا کرنے کی توفیق عنایت فرما اور محتاجی سے بچالے، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

تعقیبات نماز صبح

بعد تسبیح زہرا سلام اللہ علیہا یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی مَا اَحْیَیْتَ عَلَیْهِ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَ اَمِتْنِیْ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْهِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ.

بارِالٰہا! مجھے ویسی حیات دے جیسی حیات حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دی تھی اور ویسی موت دے جیسی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دی تھی (یعنی ان کے نقش قدم پر چلا)

پھر 100 مرتبہ "اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَافِیَةَ"، 100 مرتبہ "اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ"، 100 مرتبہ "اَسْئَلُهُ الْجَنَّةَ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْحُوْرَ الْعِیْنَ"، 100 مرتبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ"، 100 مرتبہ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ"، 10 مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَسْئَلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی بعد نماز صبح و مغرب دس مرتبہ یہ دعا پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو ستر قسم کی بلاؤں سے محفوظ فرمائے گا۔ اس میں کمترین درجہ جذام، باد اور دیوانگی ہیں اور اگر شقی ہوگا تو اس کا نام محو ہو کر سعداء کی فہرست میں لکھا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

شروع خدائے رحمٰن و رحیم کے نام سے پاک کے اللہ جو عظیم ہے اور حمد اسی کے لئے ہے کوئی خوف و قوت نہیں ہے سوائے خدائے علی و عظیم کے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی تعقیب نماز صبح میں یہ دعا پڑھے گا اس کی تمام حاجات اللہ تعالیٰ مستجاب فرمائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا مَا شَاءَ النَّاسُ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَاِنْ كَرِهَ النَّاسُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ حَسْبِيَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ حَسْبِيْ مَنْ هُوَ حَسْبِيْ حَسْبِيْ مَنْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور خدا رحمت فرمائے محمدؐ و آل محمدؐ پر اور میں اپنا معاملہ سپرد خدا کرتا ہوں بے شک خدا بندوں کو دیکھتا ہے پس خدا اس شخص کو ان برائیوں سے بچائے جو لوگوں نے پیدا کیں اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں، پاک ہے تیری ذات بے شک میں ظالموں میں سے تھا تو ہم (خدا) نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دی اور ہم مومنوں کو اسی طرح نجات دیتے ہیں ہمارے لیے خدا کافی ہے اور بہترین سرپرست ہے پس (مجاہد) خدا کے فضل و کرم سے اس طرح آئے کہ انہیں تکلیف نہ پہنچی تھی جو اللہ چاہے وہ ہوگا نہیں کوئی حرکت و قوت مگر وہ جو اللہ سے ملتی ہے جو اللہ چاہے وہ ہوگا نہ وہ جو لوگ چاہیں اور جو اللہ چاہے وہ ہوگا

اگر چہ لوگوں پر گراں ہو میرے لئے پلنے والوں کے بجائے پالنے والا کافی ہے میرے لئے خلق ہونے والوں کی بجائے خلق کرنے والا کافی ہے میرے لیے رزق پانے والوں کی بجائے رزق دینے والا کافی ہے اللہ جو جہانوں کا پالنے والا ہے میرے لیے کافی ہے وہ جو میرے لیے کافی ہے میرے لیے کافی ہے وہ جو ہمیشہ سے کافی ہے میرے لیے کافی وہ جو کافی ہے میں جب سے ہوں اور کافی رہے گا میرے لیے کافی ہے وہ اللہ جسکے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

دس مرتبہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الْاَوْصِيَاۤءِ الرَّاضِيْنَ الْمَرْضِيِّيْنَ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ بِاَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَ عَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَ عَلٰى اَجْسَادِهِمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اے معبود! محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما جو اوصیاء ہیں کہ جو خدا سے راضی اور خدا ان سے راضی ہے، اپنی بہترین رحمتیں اور اپنی بہترین برکتیں ان کے لیے قرار دے، ان پر اور ان کی ارواح واجسام پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت وبرکت نازل ہو۔

ابن بابویہؒ نے بسند حضرت امام محمد باقر علیہ السلام روایت کی ہے کہ کوشخص بعد نماز صبح ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے اللہ تعالیٰ اس دن کے گناہ بخش دیتا ہے اگر چہ اس دن ستر گناہ اور بروایتے ستر ہزار گناہ کرے۔

جوشخص صبح بعد نماز گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے اس دن کوئی گناہ اس کے نامۂ اعمال میں نہیں لکھا جائے گا۔

ایک شخص درد میں مبتلا ہوا اطباء علاج سے عاجز ہو گئے اور جواب دے دیا۔ ایک دن اس کی نظر ایک کتاب میں اس حدیث پر پڑی جس میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جوشخص کسی مرض میں مبتلا ہو اور بعد نماز صبح چالیس مرتبہ اس دعا کو چالیس روز تک پڑھتا رہے شفا پائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

شروع خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے۔

حمد اللہ رب العالمین کے لئے ہے اور اللہ ہمارے لیے کافی ہے کارساز اللہ تبارک وتعالیٰ، خالقوں میں

بہترین خالق ہے اور کوئی خوف وقوت نہیں ہے مگر اللہ علی وعظیم کے سوا۔

جو شخص سورۂ قدر بعد نماز صبح دس مرتبہ اور بعد زوال آفتاب دس مرتبہ اور بعد نماز عصر دس مرتبہ پڑھے تو ہزار کاتبان اعمال تیس سال تک اس کے نامۂ اعمال میں ثواب لکھتے رہیں اور نہ لکھ سکیں گے اور جو شخص بعد طلوع صبح اس سورے کو پڑھے تو ستر صفیں ملائکہ کی ستر مرتبہ اس شخص پر درود بھیجتی ہیں اور ستر دفعہ اس کے لئے طلب رحمت کرتی ہیں۔

نماز صبح اور مغرب کے بعد یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْكَ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اجْعَلِ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ، وَ الْبَصِیْرَةَ فِیْ دِیْنِیْ، وَ الْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ، وَ الْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ، وَ السَّلَامَةَ فِیْ نَفْسِیْ، وَ السَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ، وَ الشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَّآ اَبْقَیْتَنِیْ.

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

خداوندا! محمد وآل محمد علیہم السلام کا جو تجھ پر حق ہے میں اس کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ وآل محمدؐ پر پر اپنی رحمت نازل فرما کہ میری آنکھوں میں نور، میرے دین میں بصیرت، میرے دل میں یقین، میرے عمل میں اخلاص، میرے نفس میں سلامتی میرے رزق میں کشادگی عطا فرما اور جب تک زندہ رکھے مجھے اپنے شکر کی توفیق دے۔

تعقیب نماز ظہر

مصباح متہجد میں منقول ہے کہ بعد نماز ظہر یہ دعا پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ الْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ. اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْباً اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَ لَا هَمّاً اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَ لَا سُقْماً اِلَّا شَفَیْتَهٗ وَ لَا عَیْباً اِلَّا سَتَرْتَهٗ وَ لَا رِزْقاً اِلَّا بَسَطْتَهٗ وَ لَا خَوْفاً اِلَّا آمَنْتَهٗ وَ لَا سُوْٓءاً اِلَّا صَرَفْتَهٗ وَ لَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا وَ لِیْ صَلَاحٌ اِلَّا قَضَیْتَهَا

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ.

خدائے عظیم وحلیم کے سوا کوئی معبود نہیں، رب عرش بریں کے سوا کوئی سزاوار عبادت نہیں حمد عالمین کو پالنے والے خدا ہی کیلئے ہے، اے خدا میں تجھ سے تیری رحمت اور یقینی مغفرت کے اسباب کا سوال کرتا ہوں ، ہر نیکی سے حصہ پانے اور ہر گناہ سے بچاؤ کا طلب گار ہوں، اے معبود! میرے ذمہ کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑ جسے تو معاف نہ کرے کوئی غم نہ دے مگر وہ جو تو دور کر دے، بیماری نہ دے مگر جس سے تو امن عطا کرے، برائی نہ آئے مگر وہ جسے تو ہٹا دے، کوئی حاجت نہ ہو مگر جسے تو پورا فرمائے اور اس میں تیری رضا اور میری بہتری ہو اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے آمین اے عالمین کے پالنے والے۔

پھر کہے:

بِاللهِ اعْتَصَمْتُ، وَبِاللهِ أَثِقُ، وَعَلَى اللهِ أَتَوَكَّلُ.

اللہ ہی سے متوسل ہوتا ہوں، اللہ ہی پر اعتماد ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ عَظُمَتْ ذُنُوبِي فَاَنْتَ اَعْظَمُ وَاِنْ كَبُرَ تَفْرِيطِي فَاَنْتَ اَكْبَرُ وَاِنْ دَامَ بُخْلِي فَاَنْتَ اَجْوَدُ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ عَظِيمَ ذُنُوبِي بِعَظِيمِ عَفْوِكَ وَ كَثِيرَ تَفْرِيطِي بِظَاهِرِ كَرَمِكَ وَ اقْمَعْ بُخْلِي بِفَضْلِ جُودِكَ اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوبُ اِلَيْكَ.

اے معبود! اگر میرا گناہ بڑا ہے تو تیری ذات سب سے بلند ہے اگر میری کوتاہی بڑی ہے تو تیری ذات بزرگ تر ہے اور اگر میرا بخل دائمی ہے تو، تو زیادہ دینے والا ہے اے اللہ! اپنے عظیم عفو سے میرے بڑے گناہ بخش دے، اپنے لطف وکرم سے میری بہت سی کوتاہیاں معاف کر دے اور اپنے فضل عطا سے میرا بخل دور کر دے یا خدایا! ہمارے پاس جو نعمت ہے وہ تیری طرف سے ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔

ابن ادریس نے بسند صحیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نماز ظہر وعصر کے درمیان محمدؐ وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیجنے کا ثواب ستر نمازوں کے برابر ہے اور کفعمیؒ نے انہیں حضرت سے روایت کی ہے کہ جو شخص بعد نماز صبح اور بعد ظہر کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ تو جب تک وہ حضرت قائم آل محمد علیہ السلام کی زیارت سے مشرف نہیں ہوگا اس کو موت نہیں آئے گی۔

يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَ سَتَرَ الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَىٰ يَا مُنْتَهَىٰ كُلِّ شَكْوَىٰ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا مُفَرِّجَ كُلِّ كُرْبَةٍ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِءاً بِالنِّعَمِ قَبْلَ اِسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ يَا غَايَةَ رُغْبَتَاهُ اَسْئَلُكَ بِكَ وَبِمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَىٰ بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَىٰ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ الْاَئِمَّةِ الْهَادِيَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِي بِالنَّارِ وَاَنْ تَفْعَلَ بِي مَا اَنْتَ اَهْلُهُ.

اے وہ جو اچھائی کو ظاہر اور برائی کو چھپاتا ہے اور وہ جو گناہ پر نہیں پکڑتا اور پردہ فاش نہیں کرتا اے عظیم عفو والے اے بہترین درگزر کرنے والے اے وسیع مغفرت والے اے رحمت کرنے کیلئے دونوں ہاتھ کھلے رکھنے والے اے ہر بھید کے جاننے والے اے تمام شکایتوں کی آخری بارگاہ اے چشم پوشی کرنے والے مہربان اے سب سے بڑی امیدگاہ اے کسی کے حقدار ہونے سے پہلے نعمتیں دینے والے اے ہمارے رب اے ہمارے سردار اے ہمارے آقا اے ہماری رغبت کی انتہا اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تیری ذات کے صدقے، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی مرتضیٰ، فاطمہ زہرا، امام حسن، امام حسین، امام زین العابدین، امام محمد باقر، امام جعفر صادق، امام موسیٰ کاظم، امام علی رضا، امام محمد تقی، امام علی نقی، امام حسن عسکری اور حضرت حجت علیہم السلام کے صدقے میں جو ہدایت کرنے والے ائمہ ہیں ان سب پر سلامتی ہو، خدایا! درود بھیج بارہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر۔

وارد ہوا ہے کہ نماز ظہر کے بعد یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اِيْمَانًا صَادِقًا وَّ لِسَانًا ذَاكِرًا وَّ قَلْبًا شَاكِرًا وَّ بَدَنًا صَابِرًا وَّ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَّ تَوْبَةً وَّ نَصُوحًا. وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ. بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

خداوندا! مجھے عطا فرما سچا ایمان، اپنا ذکر کرنے والی زبان اور خشوع وخضوع والا دل، صبر کرنے والا بدن، نفع پہنچانے والا علم، وسیع رزق، تیری بارگاہ میں قبول ہونے والا عمل کرنے اور توبہ نصوح کی توفیق عطا فرما اور درود بھیجتا رہ محمد و آلِ محمد علیہم السلام پر۔ تجھے تیری رحمت کا واسطہ اے رحم کرنے والوں میں سب سے رحم کرنے والے۔

تعقیب نمازعصر

شیخ طوسیؒ اور دوسرے علماء نے بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: یارسول اللہ مجھ کو ایسا عمل تعلیم فرمایئے کہ جب میں اس کو بجالاؤں تو میرے اور بہشت کے درمیان کوئی شے حائل نہ ہو۔

آپؐ نے فرمایا: کسی پر غصہ نہ کرو، کسی سے کسی شے کے طالب نہ رہو، اور لوگوں کے لئے وہ چیز پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

اس شخص نے کہا: یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کچھ مزید ارشاد فرمائیں تو آپؐ نے فرمایا جب نمازعصر ادا کیا کرو تو ستر مرتبہ استغفار کیا کرو تاکہ ستر سال کے گناہ بخشے جائیں۔

اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری عمر ستر سال کی نہیں ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے ماں باپ اور عزیزوں کے گناہ بخشے جائیں گے۔

شیخ طوسیؒ اور سید بن طاؤسؒ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہر روز بعد نمازعصر یہ استغفار ایک مرتبہ پڑھے تو خداوند عالم اس کے دونوں موکل فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ اس کے گناہوں کے دفتر کو پھاڑ ڈالیں اگرچہ وہ بہت ہی کیوں نہ ہوں۔

اِسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَسْئَلُہٗ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیَّ تَوْبَۃَ عَبْدٍ ذَلِیْلٍ خَاضِعٍ فَقِیْرٍ بَآئِسٍ مِسْکِیْنٍ مُسْتَکِیْنٍ مُسْتَجِیْرٍ لَا یَمْلِكُ لِنَفْسِہٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَیَاۃً وَّلَا نُشُوْرًا۔

اس خدا سے بخشش چاہتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ و پایندہ ہے بڑے رحم والا مہربان صاحب

جلال واکرام ہے، میں اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اپنے عاجز خاضع محتاج مصیبت زدہ مسکین بے چارہ طالب پناہ بندے کی توبہ قبول فرمائے جو اپنے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہے نہ ہی اپنی موت وحیات اور آخرت پر اختیار رکھتا ہے۔

بعد نماز عصر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ عَظُمَتْ فَأَنْتَ أَعْظَمُ، وَاِنْ كَبُرَ تَفْرِيطِي فَأَنْتَ أَكْبَرُ، وَاِنْ دامَ بُخْلِي فَأَنْتَ أَجْوَدُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي عَظِيمَ ذُنُوبِي بِعَظِيمِ عَفْوِكَ، وَكَثِيرَ تَفْرِيطِي بِظاهِرِ كَرَمِكَ، وَاقْمَعْ بُخْلِي بِفَضْلِ جُودِكَ اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ اِلَيْكَ.

اے معبود! اگر میرا گناہ بڑا ہے تو تیری ذات سب سے بلند ہے اگر میری کوتاہی بڑی ہے تو تیری ذات بزرگ تر ہے اور اگر میرا بخل دائمی ہے تو، تو زیادہ دینے والا ہے اے اللہ! اپنے عظیم عفو سے میرے بڑے گناہ بخش دے، اپنے لطف وکرم سے میری بہت سی کوتاہیاں معاف کردے اور اپنے فضل عطا سے میرا بخل دور کردے یا خدایا! ہمارے پاس جو نعمت ہے وہ تیری طرف سے ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔

نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِى لَااِلٰهَ اِلَّاهُوَ، الْحَيُّ الْقَيُّومُ، الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ذُوالْجَلالِ وَالْاِكْرامِ، وَاَسْاَلُهُ اَنْ يَّتُوبَ عَلَيَّ، تَوْبَةَ عَبْدٍ ذَلِيلٍ خاضِعٍ فَقِيرٍ، بَآئِسٍ مِسْكِيْنٍ مُسْتَكِيْنٍ، مُسْتَجِيرٍ لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهِ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا، وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَياةً وَّلَا نُشُورًا.

اس خدا سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ و پایندہ ہے بڑے رحم والا مہربان صاحب جلال واکرام ہے، میں اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اپنے عاجز، خاضع، محتاج، مصیبت زدہ، مسکین، بے چارہ، طالب پناہ بندے کی توبہ قبول فرمائے جو اپنے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہے نہ ہی اپنی موت وحیات اور آخرت پر اختیار رکھتا ہے۔

اس کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ،

وَمِنْ صَلَاةٍ لَا تُرْفَعُ، وَ مِنْ دُعَآءٍ لَّا يُسْمَعُ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْيُسْرَ بَعْدَ الْعُسْرِ، وَ الْفَرَجَ بَعْدَ الْكَرْبِ، وَالرَّخَآءَ بَعْدَ الشِّدَةِ. اَللّٰهُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.

اے معبود! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سیر نہ ہونے والے نفس خشوع نہ کرنے والے دل سے، نفع نہ دینے والے علم سے قبول نہ ہونے والی نماز سے اور نہ سنی جانے والی دعا سے۔ اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے تنگدستی کے بعد آسانی عطا فرما۔ رنج کے بعد کشائش عنایت فرما، اور سختی کے بعد نعمت کی فراوانی عطا فرما، خدایا! ہمارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ تیری طرف سے ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔ اپنے فضل اور رحمت کے صدقہ میں۔ اے بہت زیادہ رحم کرنے والے۔

تعقیب نماز مغرب

قبل طلوع آفتاب اور قبل غروب آفتاب بہت سی دعائیں حضرت رسول اکرم اور ائمہ طاہرین علیہم السلام سے مروی ہوئیں ہیں۔ ان دونوں اوقات کی تحریض اور ترغیب میں بے شمار آیات اور احادیث وارد ہوئی ہیں۔ چند دعائیں تحریر کی جارہیں ہیں۔

تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بعد کہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ عَلٰى ذُرِّيَّتِهٖ وَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ.

بے شک اللہ اور اسکے فرشتے نبی اکرمؐ پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان لانے والوتم بھی نبی پر درود بھیجو اور سلام بھیجو جس طرح سلام کا حق ہے، خداوندا! محمد النبی، ان کی اولاد اور ان کے اہلبیتؑ پر رحمت فرما۔

پھر سات مرتبہ کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو رحمٰن ورحیم ہے نہیں ہے حرکت وقوت مگر وہ خدائے بزرگ وبرتر ہے۔

تین مرتبہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ غَیْرُہٗ.

ہر قسم کی تعریف خدا کیلیے ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اسکے سوا کوئی نہیں جو جی چاہے کر سکے

پھر یہ کہے:

سُبْحَانَکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا جَمِیْعًا، فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ کُلَّھَا جَمِیْعًا اِلَّآ اَنْتَ.

پاک ہے تو کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میرے سارے کے سارے گناہ بخش دے کیونکہ سوائے تیرے کوئی اور تمام گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔

جب نافلہ مغرب سے فارغ ہو جائے تو تعقیبات میں جو دعا چاہے پڑھے پھر دس مرتبہ کہے:

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔

جو کچھ خدا چاہے نہیں کوئی قوت سوائے خدا کے میں اس سے بخشش چاہتا ہوں،

پھر یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ، وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ، وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ، وَمِنْ کُلِّ بَلِیَّۃٍ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ، وَالرِّضْوَانَ فِیْ دَارِ السَّلَامِ، وَجِوَارِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ۔ اَللّٰھُمَّ مَا بِنَا مِنْ نِّعْمَۃٍ فَمِنْکَ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ۔

خداوند میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے وسائل کا تیری طرف سے یقینی مغفرت کا، آتش جہنم سے نجات کا بلاؤں سے بچانے کا جنت میں داخل کیے جانے کا، دار السلام میں تیری خوشنودی حاصل ہونے کا اور تیرے نبی حضرت محمدؐ کے قرب کا، خداوندا ہمارے پاس جو نعمت ہے وہ تیری طرف سے ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔

نماز غفیلہ

نماز مغرب وعشاء کے درمیان نماز غفیلہ پڑھے کہ جو دو رکعتیں ہیں پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد پڑھے:

وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا، فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ، اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ، اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ، فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ۔

اور جب ذالنون غصے کی حالت میں چلا گیا تو اس کا گمان تھا کہ ہم اسے نہیں پکڑیں گے پھر اس نے تاریکیوں میں فریاد کی کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ہی خطا کاروں میں سے ہوں تب ہم نے اسکی گزارش قبول کی اور اسے پریشانی سے بچایا اور ہم مومنوں کو اسی طرح نجات دیتے ہیں۔

دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد پڑھے:

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ، لَايَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ، وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ، وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا، وَ لَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ، وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ، اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ۔

اور غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں جسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اسی کو معلوم ہے جو کچھ خشکی وتری میں ہے کوئی پتہ نہیں گرتا مگر یہ کہ وہ اسے جانتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں کوئی خشک وتر نہیں مگر وہ روشن کتاب میں مذکور ہے۔

اس کے بعد دعائے قنوت کیلئے ہاتھ اٹھائے اور پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِيْ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اَنْتَ، اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ .... (اپنی حاجات بیان کرے)

خداوندا میں تجھ سے کلید ہائے غیب کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جسے سوائے تیرے کوئی نہیں جانتا کہ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما اور میرے حق میں یہ کام کر دے۔

پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِيْ، وَ الْقَادِرُ عَلٰى طَلِبَتِيْ، تَعْلَمُ حَاجَتِيْ، فَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ

وَّ اٰلِہٖ، عَلَیْہِ وَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ لَمَّا، قَضَیْتَہَا لِیْ.

اے معبود! تو مجھے نعمت عطا کرنے والا اور میری حاجت پر قدرت رکھتا ہے میری حاجت کو جانتا ہے پس محمد وآل محمد علیہم السلام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ میری حاجت پوری فرما۔

اس کے بعد خدا سے اپنی حاجت طلب کرے۔ کیونکہ روایت ہے کہ جو یہ نماز پڑھے اور طلب حاجت کرے تو اس کی وہ حاجت پوری ہوجائے گی۔

تعقیب نماز عشاء

صادق آل محمد علیہم السلام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ دعا بعد نماز عشاء پڑھ کر اپنی عورتوں، بچوں اور مال کی حفاظت کیا کرو، طلب رزق کے لئے بھی یہ دعا مجرب ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِیْ، وَ اِنَّمَا اَطْلُبُہٗ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰی قَلْبِیْ، فَاَجُوْلُ فِیْ طَلَبِہِ الْبُلْدَانَ، فَاَنَا فِیْمَا اَنَا طَالِبٌ كَالْحَیْرَانِ، لَا اَدْرِیْ اَفِیْ سَھْلٍ ھُوَ اَمْ فِیْ جَبَلٍ، اَمْ فِیْ اَرْضٍ اَمْ فِیْ سَمَآءٍ، اَمْ فِیْ بَرٍّ اَمْ فِیْ بَحْرٍ، وَ عَلٰی یَدَیْ مَنْ، وَ مِنْ قِبَلِ مَنْ، وَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَہٗ عِنْدَكَ، وَ اَسْبَابَہٗ بِیَدِكَ، وَ اَنْتَ الَّذِیْ تَقْسِمُہٗ بِلُطْفِكَ وَ تُسَبِّبُہٗ بِرَحْمَتِكَ، اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ، وَاجْعَلْ یَا رَبِّ رِزْقَكَ لِیْ وَاسِعًا، وَ مَطْلَبَہٗ سَھْلًا، وَ مَاْخَذَہٗ قَرِیْبًا، وَ لَا تُعَنِّیْنِیْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِیْ فِیْہِ رِزْقًا، فَاِنَّكَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ، وَاَنَا فَقِیْرٌ اِلٰی رَحْمَتِكَ، فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ جُدْ عَلٰی عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ

خداوندا! مجھے اپنی روزی کے مقام کا علم نہیں اور میں اسے اپنے دل میں آنے والے خیالات کے مطابق ڈھونڈتا ہوں؛ پس میں طلب رزق میں شہر و دیار کے چکر کاٹتا ہوں؛ پس میں جس کی طلب میں ہوں، اس میں سرگرداں ہوں؛ اور میں نہیں جانتا کہ آیا میرا رزق صحرا میں ہے یا پہاڑ میں، زمین میں ہے یا آسمان میں، خشکی میں ہے یا تری میں، کس کے ہاتھ اور کس کی طرف سے ہے؛ اور میں جانتا ہوں کہ اسکا علم تیرے پاس ہے، اسکے اسباب تیرے قبضے میں ہیں اور تو اپنے کرم سے رزق تقسیم کرتا ہے؛ اپنی رحمت سے اس کے اسباب فراہم کرتا

ہے؛ خدایا! محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما؛ اور اے پروردگار! اپنا رزق میرے لیے وسیع کردے؛ اس کا طلب کرنا آسان بنادے اور اسکے ملنے کی جگہ قریب کردے جس چیز میں تو نے رزق نہیں رکھا مجھے اسکی طلب کے رنج میں نہ ڈال کہ تو مجھے عذاب دینے میں بے نیاز ہے؛ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں پس محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور اس ناچیز بندے کو اپنے فضل سے حصہ عطا فرما کہ تو بڑا افضل کرنے والا ہے۔

مصباح المتہجد میں منقول ہے کہ جو تعقیب نماز عشاء میں سات مرتبہ سورۂ انا انزلنا کی تلاوت کرے گا تو اس شب سے صبح تک اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں رہے گا۔ مستحب ہے کہ بعد نماز عشاء سو آیات قرآن شریف کی پڑھے یا اسکے عوض سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی بندہ بعد واجب نماز کے ان آیات کی تلاوت کرے گا تو حق تعالیٰ اپنی عزت جلال کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ میں اس بندے پر دن میں ستر مرتبہ نظر رحمت کروں گا، اس کی حاجات پوری کروں گا اور اس کی توبہ کو قبول کروں گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ② الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ③ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ④ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ⑤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ جو (سب پر) بڑا مہربان (اور خاص بندوں پر) نہایت رحم کرنے والا ہے۔ جزا و سزا کے دن کا مالک (و مختار) ہے۔ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے کی (اور اس پر چلنے کی) ہدایت کرتا رہ۔ راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام و احسان کیا نہ ان کا (راستہ) جن پر تیرا قہر و غضب نازل ہوا۔ اور نہ ان کا جو گمراہ ہیں۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ

الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾

اللہ (ہی وہ ذات) ہے۔جس کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے۔ زندہ (جاوید) ہے۔ جو (ساری کائنات کا) بندوبست کرنے والا ہے۔اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اسی کا ہے۔کون ہے جو اس کی (پیشگی) اجازت کے بغیر اس کی بارگاہ میں (کسی کی) سفارش کرے؟ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے وہ اسے بھی جانتا ہے۔اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اسے بھی جانتا ہے۔اور وہ (بندے) اس کے علم میں سے کسی چیز (ذرا) پر بھی احاطہ نہیں کر سکتے۔مگر جس قدر وہ چاہے۔اس کی کرسی (علم واقتدار) آسمان و زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ان دونوں (آسمان وزمین) کی نگہداشت اس پر گراں نہیں گزرتی وہ برتر ہے اور بڑی عظمت والا ہے۔ دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت گمراہی سے الگ واضح ہو چکی ہے۔ اب جو شخص طاغوت (شیطان اور ہر باطل قوت) کا انکار کرے اور خدا پر ایمان لائے اس نے یقینا مضبوط رسی تھام لی ہے۔جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں ہے۔اور خدا (سب کچھ) سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔اللہ ان لوگوں کا سرپرست ہے جو ایمان لائے وہ انہیں (گمراہی کے) اندھیروں سے (ہدایت کی) روشنی کی طرف نکالتا ہے۔اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے سرپرست طاغوت (شیطان اور باطل کی قوتیں) ہیں جو انہیں (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کے) اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔یہی دوزخی لوگ ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾

خود اللہ، اس کے ملائکہ اور صاحبانِ علم گواہ ہیں کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور وہ عدل و انصاف کے ساتھ قائم و برقرار ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے جو زبردست، حکمت والا (دانا) ہے۔ بے شک خدا کے

نزدیک سچا دین صرف اسلام ہے اور اہل کتاب نے (دین حق میں) اختلاف نہیں کیا مگر اپنے پاس علم آجانے (اور اصل حقیقت معلوم ہو جانے) کے بعد۔ محض آپس کی شرارت وضد اور ناحق کوشی کی بنا پر اور جو بھی آیاتِ الٰہیہ کا انکار کرے گا تو یقیناً خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

(اے رسول (ص)!) کہو: اے خدا تمام جہان کے مالک! تو جسے چاہتا ہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے۔ تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے، ہر قسم کی بھلائی تیرے قبضہ میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو (بڑھا کر) دن میں اور دن کو (بڑھا کر) رات میں داخل کرتا ہے اور تو جاندار کو بے جان اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے، بے حساب روزی عطا کرتا ہے۔

مستحب ہے کہ نماز عشاء کی تعقیب میں سات مرتبہ سورۂ قدر پڑھے اور یہ کہ نماز وتر میں (یعنی نماز عشاء کی دو رکعت نافلہ میں جو کہ نماز عشاء کے بعد بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے) قرآن کی سو آیات پڑھے۔

سجدۂ شکر

مذہب اثنا عشری میں اس قدر وظائف و اعمال ہیں کہ سب کو ضبط تحریر میں لانا مشکل ہے اور نہ ہر کوئی اس کا عشر عشیر بجا لا سکتا ہے بعد وظائف و تعقیبات نماز کے اختتام پر کہے:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اس کے بعد ہاتھوں کو بلند کر کے دعا مانگے۔ اول دس مرتبہ کہے یَا رَبِّ اور پوری سانس میں کہے یَا رَبِّیْ یَا اَللّٰہُ پھر مومنین و مومنات عزیز و اقارب، زندہ و مردہ اور خصوصاً اپنے والدین کے لئے دعائے مغفرت اور جائز حاجات طلب کرے۔ اس کے بعد سجدۂ شکر بجا لائے۔ بہتر ہے کہ بندہ سجدے میں تین مرتبہ کہے:

اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرُكَ یَا مَوْلَایَ

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب بندہ سجدے میں جائے اور یا ربِّ اس وقت تک کہے جب تک سانس نہ ٹوٹے، تو پروردگار فرماتا ہے کہ لَبَّیْكَ کیا حاجت رکھتا ہے تو داہنا رخسار تین دفعہ سجدگاہ پر رکھ کر تین دفعہ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ کہے اور پھر بایاں رخسار رکھے اور تین مرتبہ یہی کہے پھر پیشانی سجدہ گاہ پر رکھے اور سو مرتبہ شُکْرًا شُکْرًا کہے اور اپنی حاجات اللہ کی بارگاہ میں طلب کرے وسعت رزق کے لئے نہایت مجرب ہے۔ چودہ مرتبہ اَلْوَھَّابُ ہر نماز کے بعد سجدے میں کہے اور حاجات طلب کرنے کے بعد کہے:

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے اپنے ضعف کا اقرار کیا اور اور اپنے کاموں کو مجھ پر چھوڑا ہے، اے فرشتو! جو اس بندے کی قضائے حاجت پر مقرر ہو اس کی جلد حاجت روا کرو۔ اور نماز کے بعد زیارت امام حسین علیہ السلام پڑھے۔

واجبات نماز

واجبات نماز گیارہ ہیں:

(۱) نیت (۲) قیام (۳) تکبیرۃ الاحرام (۴) رکوع (۵) سجود (۶) قرأت (۷) ذکر (۸) تشہد (۹) سلام (۱۰) ترتیب (۱۱) موالات یعنی اجزاء نماز کا پے در پے بجالانا۔

مسئلہ (۹۲۹): نماز کے واجبات میں سے بعض اس کے رکن ہیں یعنی اگر انسان انہیں بجانہ لائے تو خواہ ایسا کرنا عمداً ہو یا غلطی سے ہو نماز باطل ہو جاتی ہے اور بعض واجبات رکن نہیں ہیں یعنی اگر وہ غلطی سے چھوٹ جائیں تو نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔

(۱) نیت:

عَنْ عَلِیٍّ علیہ السلام قَالَ: وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا قَوْلَ اِلَّا بِعَمَلٍ وَلَا قَوْلَ وَلَا عَمَلَ اِلَّا بِنِیَّۃٍ وَلَا قَوْلَ وَ عَمَلَ وَ نِیَّۃَ اِلَّا بِاِصَابَۃِ السُّنَّۃِ.[۱]

---

[۱] أعلام الدین فی صفات المؤمنین/ ۸۵ / أحادیث فی فضل العلم وأہلہ ص:۸۰

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی قول بغیر نیت اور اس پر عمل کے پورا نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی قول اور اس پر عمل بغیر نیت کے ہوسکتا ہے اور نہ ہی کوئی قول اور نہ ہی کوئی عمل ہے مگر یہ کہ وہ سنت کا قصد ہے۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ یَحْشُرُ النَّاسَ عَلٰی نِیَّاتِہِمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ روز قیامت لوگوں کو ان کی نیتوں کے حساب سے محشور فرمائے گا۔

عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ.[2]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے اعمال کا دارومدار ان کی نیتوں کے مطابق ہوگا۔

مسئلہ (۶۴۲): ضروری ہے کہ انسان نماز قربت کی نیت سے یعنی خداوند عالم کی بارگاہ میں پستی اور خضوع کے اظہار کے لئے پڑھے اور یہ ضروری نہیں کہ نیت کو اپنے دل سے گزارے یا مثلاً زبان سے یہ کہے کہ چار رکعت نماز پڑھتا ہوں قُرْبَۃً اِلَی اللّٰہِ

مسئلہ (۶۴۳): اگر کوئی شخص ظہر کی نماز میں یا عصر کی نماز میں نیت کرے کہ چار رکعت نماز پڑھتا ہوں لیکن اس امر کا تعین نہ کرے کہ نماز ظہر کی ہے یا عصر کی تو اس کی نماز باطل ہے۔ البتہ اتنا بھی کافی ہے کہ نماز ظہر کو پہلی نماز اور عصر کی نماز کو دوسری نماز کے طور پر معین کرے۔ اسی طرح اگر کسی شخص پر ظہر کی نماز قضا واجب ہو اور وہ اس قضا نماز یا نماز ظہر کو ''ظہر کے وقت'' میں پڑھنا چاہے تو ضروری ہے کہ جو نماز وہ پڑھے نیت میں اس کا تعین کرے۔

مسئلہ (۶۴۴): ضروری ہے کہ انسان شروع سے آخر تک اپنی نیت پر قائم رہے۔ اگر وہ نماز میں اس طرح غافل ہو جائے کہ اگر کوئی پوچھے کہ کیا کر رہا ہے تو اس کی سمجھ میں نہ آئے کہ کیا جواب دے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ (۶۴۵): ضروری ہے کہ انسان فقط خداوند عالم کی بارگاہ میں اپنی پستی کے اظہار کے لئے نماز پڑھے پس جو شخص ریا کرے یعنی لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے خواہ یہ نماز پڑھنا فقط لوگوں کو یا خدا اور لوگوں دونوں کو دکھانے کے لئے ہو۔

(۲) تکبیرۃ الاحرام: (یعنی نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہنا)

---

[1] المحاسن ص ۲۶۲

[2] التھذیب ج ص ۴۰۵

مسئلہ(۶۴۶): ہر نماز کے شروع میں اللہ اکبر کہنا واجب اور رکن ہے اور ضروری ہے کہ انسان ''اللہ'' کے حروف اور ''اکبر'' کے حروف اور ''اللہ'' اور ''اکبر'' کے الفاظ پے در پے کہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ یہ دولفظ صحیح عربی میں کہے جائیں اگر کوئی شخص غلط عربی میں کہے یا مثلاً ان کا اردو میں ترجمہ کر کے کہے تو یہ صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ(۶۴۷): احتیاط مستحب یہ ہے کہ انسان نماز کی تکبیرۃ الاحرام کو اس چیز سے مثلاً اقامت یا دعا سے جو وہ تکبیر سے پہلے پڑھ رہا ہو نہ ملائے۔

مسئلہ(۶۴۷): اگر کوئی شخص چاہے کہ ''اللہ اکبر'' کو اس جملے کے ساتھ جو بعد میں پڑھتا ہو مثلاً بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سے ملائے تو بہتر ہے کہ اکبر کے آخری حرف 'ر' پر پیش دے۔ لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ واجب نماز میں اسے نہ ملائے۔

مسئلہ(۶۴۸): نماز میں تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت ضروری ہے کہ انسان کا بدن ساکن ہو اور اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اس حالت میں تکبیرۃ الاحرام کہے کہ اس کا بدن حرکت میں ہو تو (اس کی تکبیر) باطل ہے۔

مسئلہ(۶۴۹): ضروری کہ تکبیر، الحمد، سورہ، ذکر، اور دعا اتنی آواز سے پڑھے کہ کم از کم خود سن سکے اور اگر اونچا سننے یا بہرہ ہونے کی وجہ سے یا شور و غل کی وجہ سے نہ سن سکے تو اس طرح کہنا ضروری ہے کہ اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو سن لے۔

مسئلہ: (۶۵۰): بہتر ہے کہ انسان تکبیرۃ الاحرام سے پہلے رجاء کی نیت سے کہے:

یَا مُحۡسِنُ قَدۡ اَتَاکَ الۡمُسِیۡٓءُ وَ قَدۡ اَمَرۡتَ الۡمُحۡسِنَ اَنۡ یَّتَجَاوَزَ عَنِ الۡمُسِیۡٓءِ اَنۡتَ الۡمُحۡسِنُ وَ اَنَا الۡمُسِیۡٓءُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ تَجَاوَزۡ عَنۡ قَبِیۡحِ مَا تَعۡلَمُ مِنِّیۡ.

اے اپنے بندوں پر احسان کرنے والے خدا! یہ گنہگار بندہ تیری بارگاہ میں آیا ہے اور تو نے حکم دیا ہے کہ نیک لوگ گناہگاروں سے درگزر کریں۔ تو احسان کرنے والا ہے اور میں گناہگار ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد علیہم السلام پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور میری برائیوں سے جنہیں تو جانتا ہے درگزر فرما۔

مسئلہ(۶۵۱): مستحب ہے کہ نماز کی پہلی تکبیر اور نماز کی درمیانی تکبیر کہتے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک لے جائے۔

مسئلہ(۶۵۲): اگر کوئی شخص شک کرے کہ تکبیرۃ الاحرام کہی ہے یا نہیں جبکہ قرأت میں مشغول ہو چکا ہو تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر ابھی کچھ نہ پڑھا ہو تو ضروری ہے کہ تکبیر کہے۔

مسئلہ(۶۵۳): اگر کوئی شخص تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد شک کرے کہ صحیح طریقے سے تکبیر کہی ہے یا نہیں تو خواہ اس نے

کچھ آگے پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے۔

(۳) قیام یعنی کھڑا ہونا:

مسئلہ (۶۵۴): تکبیرۃ الاحرام کہنے کے موقع پر قیام اور رکوع سے پہلے والا قیام۔ قیام متصل بر رکوع۔ رکن ہے لیکن الحمد سورہ پڑھنے کے موقع پر قیام اور رکوع کے بعد قیام رکن نہیں ہے جسے اگر کوئی شخص بھول کی وجہ سے ترک کر دے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ (۶۵۵): تکبیرۃ الاحرام کہنے سے پہلے اور اس کے بعد تھوڑی دیر کے لئے کھڑا ہونا واجب ہے تاکہ یقین ہو جائے کہ تکبیر قیام کی حالت میں کہی گئی ہے۔

مسئلہ (۶۵۶): اگر کوئی شخص رکوع کرنا بھول جائے اور الحمد اور سورے کے بعد بیٹھ جائے اور پھر اسے یاد آئے کہ رکوع نہیں کیا تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے اور رکوع میں جائے۔ لیکن اگر سیدھا کھڑا ہوئے بغیر جھکے ہونے کی حالت میں رکوع کرے تو چونکہ وہ قیام متصل بر رکوع بجا نہیں لایا اس لئے اس کا یہ رکوع کفایت نہیں کرتا۔

مسئلہ (۶۵۷): جس وقت ایک شخص تکبیرۃ الاحرام یا قرأت کے لئے کھڑا ہو ضروری ہے کہ چل نہ رہا ہو اور کسی طرف نہ جھکے اور احتیاط لازم کی بنا پر بدن کو حرکت نہ دے۔ اختیار کی حالت میں کسی جگہ ٹیک نہ لگائے لیکن ایسا کرنا بہ امر مجبوری ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ (۶۵۸): اگر قیام کی حالت میں کوئی شخص بھولے سے گر پڑے یا کسی طرف جھک جائے یا کسی جگہ ٹیک لگائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ (۶۵۹): جب انسان نماز میں کوئی واجب ذکر پڑھنے میں مشغول ہو تو ضروری ہے کہ اس کا بدن ساکن ہو اور جب مستحب ذکر میں مشغول ہو تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے اور جس وقت وہ قدرے آگے یا پیچھے ہونا چاہے یا بدن کو دائیں یا بائیں جانب تھوڑی سی حرکت دینا چاہے تو ضروری ہے کہ اس وقت کچھ نہ پڑھے۔

مسئلہ (۶۶۰): اگر متحرک بدن کی حالت میں کوئی شخص مستحب ذکر پڑھے مثلاً رکوع، سجدے میں جانے کے وقت تکبیر کہے اور اس ذکر کے قصد سے کہے جس کا نماز میں حکم دیا گیا ہے تو وہ ذکر صحیح نہیں لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔ ضروری ہے کہ انسان بِحَوْلِ اللهِ وَ قُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَ اَقْعُدُ اس وقت کہے جب کھڑا ہو رہا ہو۔

مسئلہ (۶۶۱): اگر کوئی شخص الحمد اور سورہ پڑھتے وقت یا تسبیحات پڑھتے وقت بے اختیار اتنی حرکت کرے کہ بدن کے ساکن ہونے کی حالت سے خارج ہو جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ بدن کے دوبارہ ساکن ہونے پر جو کچھ اس نے حرکت کی

حالت میں پڑھا تھا دوبارہ پڑھے۔

(۴) قرأت:

مسئلہ(۶۶۲): ضروری ہے کہ انسان روزانہ کی واجب نمازوں کی پہلی اور دوسری رکعت میں پہلے الحمد اور پھر کسی ایک سورے کی تلاوت کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک مکمل سورے کی کی تلاوت کرے۔ والضحیٰ اور الم نشرح، کی سورتیں اور اسی طرح سورہ فیل اور سورہ قریش احتیاط کی بنا پر نماز میں ایک سورت شمار ہوتی ہیں

مسئلہ(۶۶۳): اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا انسان کسی مجبوری کی وجہ سے سورہ نہ پڑھ سکتا ہو مثلاً اسے خوف ہو کہ اگر سورہ پڑھے گا چور یا درندہ یا کوئی اور چیز اسے نقصان پہنچائے گی یا اسے کوئی ضروری کام ہو تو اگر وہ چاہے تو سورہ نہ پڑھے بلکہ وقت تنگ ہونے کی صورت میں اور خوف کی بعض حالتوں میں ضروری ہے کہ سورہ نہ پڑھے۔

مسئلہ(۶۶۴): اگر کوئی شخص جان بوجھ کر الحمد سے پہلے سورہ پڑھے تو اس کی نماز باطل ہوگی لیکن اگر غلطی سے الحمد کے پہلے سورہ پڑھے اور پڑھنے کے دوران یاد آئے تو ضروری ہے کہ سورے کو چھوڑ دے اور اور الحمد پڑھنے کے بعد سورہ شروع کرے۔

مسئلہ(۶۶۵): اگر کوئی شخص الحمد اور سورہ یا ان میں سے کسی ایک کا پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں جانے کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ(۶۶۶): اگر رکوع کے لئے جھکنے سے پہلے کسی شخص کو یاد آئے کہ اس نے الحمد اور سورہ نہیں پڑھا تو ضروری ہے کہ پڑھے اور اگر یہ یاد آئے کہ سورہ نہیں پڑھا تو ضروری ہے کہ فقط سورہ پڑھے۔ لیکن اگر اسے یہ یاد آئے کہ فقط الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ پہلے الحمد اور اس کے بعد دوبارہ سورہ پڑھے اور اگر جھک بھی جائے لیکن رکوع کی حد تک پہنچنے سے پہلے یاد آئے کہ الحمد اور سورہ یا فقط سورہ یا فقط الحمد نہیں پڑھی تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے اور اسی حکم کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ(۶۶۷): اگر کوئی شخص جان بوجھ کر فرض نماز میں ان چار سوروں میں سے کوئی ایک سورہ پڑھے جن میں آیۂ سجدہ ہو اور جن کا ذکر مسئلہ ۷۲۳ میں کیا گیا ہے تو واجب ہے کہ آیۂ سجدہ پڑھنے کے بعد سجدہ کرے لیکن اگر سجدہ بجالائے تو اس کی نماز باطل ہے اور ضروری ہے کہ اسے دوبارہ پڑھے سوائے اس کے کہ اس نے بھولے سے سجدہ کر لیا ہو اور اگر سجدہ نہ کرے تو اپنی نماز جاری رکھ سکتا ہے اگر چہ سجدہ نہ کر کے اس نے گناہ کیا ہے۔

مسئلہ(۶۶۸): مستحب نماز میں سورہ پڑھنا ضروری نہیں ہے خواہ وہ نماز منت ماننے کی وجہ سے واجب ہی کیوں نہ ہوگئی ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص بعض ایسی مستحب نمازیں ان کے احکام کے مطابق پڑھنا چاہے مثلاً نماز وحشت جس میں مخصوص سورتیں

پڑھنی ہوتی ہیں تو ضروری ہے کہ وہی سورتیں پڑھے۔

مسئلہ(۶۶۹): جمعہ کی نماز میں اور جمعہ کے دن فجر ،ظہر اور عصر کی نمازوں اور شب جمعہ کی عشاء کی نماز میں پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ منافقون پڑھنا مستحب ہے۔ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن کی نمازوں میں ان میں سے کوئی ایک سورہ پڑھنا شروع کردے تو احتیاط واجب کی بنا پر اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا سورہ نہیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ(۶۷۰): اگر کوئی شخص الحمد کے بعد سورۂ اخلاص یا سورۂ کافرون پڑھنے لگے تو وہ اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا سورہ نہیں پڑھ سکتا البتہ اگر نماز جمعہ یا جمعہ کے دن کی نمازوں میں بھول کر سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کے بجائے ان دو سورتوں میں سے کوئی سورہ پڑھے تو انہیں چھوڑ سکتا ہے اور سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھ سکتا ہے اور احتیاط یہ ہے کہ اگر نصف تک پڑھ چکا ہو تو پھر ان سوروں کو نہ چھوڑے۔

مسئلہ(۶۷۱): مرد پر احتیاط کی بنا پر واجب ہے کہ صبح ،مغرب اور عشاء کی نمازوں میں الحمد اور سورہ بلند آواز سے پڑھے اور مرد اور عورت دونوں پر احتیاط کی بنا پر واجب ہے کہ نماز ظہر اور عصر میں الحمد اور سورہ آہستہ پڑھیں۔

مسئلہ(۶۷۲): صبح ،مغرب اور عشاء کی نماز میں عورت الحمد اور سورہ بلند آواز یا آہستہ جیسا چاہے پڑھ سکتی ہے لیکن اگر نامحرم اس کی آواز سن رہا ہو اور اس کا سننا حرام ہو تو احتیاط کی بنا پر آہستہ پڑھے۔اور کیفیت یہ ہو کہ اسے اپنی آواز سنانا حرام ہو تو ضروری ہے کہ آہستہ پڑھے اور اگر جان بوجھ کر بلند آواز سے پڑھے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ(۶۷۳): علمائے تجوید کا کہنا ہے کہ اگر کسی لفظ میں واؤ ہو اور اس لفظ سے پہلے والے حرف پر پیش ہو اور اس لفظ میں واؤ کے بعد والا حرف ہمزہ ہو مثلاً "سُوٓءِ" تو پڑھنے والے کو چاہئے کہ اس واؤ کو مد کے ساتھ کھینچ کر پڑھے۔اسی طرح اگر کسی لفظ میں ''الف'' ہو اور اس لفظ میں الف سے پہلے والے حرف پر زبر ہو اور اس لفظ میں الف کے بعد والا حرف ہمزہ ہو مثلاً "جَآءَ" تو ضروری ہے کہ اس لفظ کے الف کو کھینچ کر پڑھے۔اگر کسی لفظ میں ''ی'' ہو اور اس لفظ میں ''ی'' سے پہلے والے حرف پر زیر ہو اور اس لفظ میں ''ی'' کے بعد والا حرف ہمزہ ہو مثلاً "جِيٓءَ" تو ضروری ہے کہ ''ی'' کو مد کے ساتھ پڑھے اور اگر ان حروف ''واؤ، الف اور یا'' کے بعد ہمزہ کے بجائے کوئی ساکن حرف ہو یعنی اس پر زیر، زبر یا پیش (میں سے کوئی حرکت) نہ ہو تب بھی ان تینوں حروف کو مد کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔لیکن ظاہراً ایسے معاملے میں قرأت کا صحیح ہونا مد پر موقوف نہیں لہٰذا جو طریقہ بتایا گیا ہے اگر کوئی اس پر عمل نہ کرے تب بھی اس کی نماز صحیح ہے۔لیکن "وَلَا الضَّآلِّيْنَ" جیسے الفاظ میں جہاں تشدید اور الف کا پورا ادا ہونا مختصر مد پر موقوف ہے، ضروری ہے کہ الف کو تھوڑا سا کھینچ کر پڑھے۔

مسئلہ(۶۷۴): احتیاط مستحب یہ ہے کہ انسان نماز میں وقت بحرکت اور وصل بسکون نہ کرے اور وقف بحرکت کے معنی

یہ ہیں کہ کسی لفظ کے آخر میں زیر، زبر اور پیش پڑھے اور اس لفظ اور اس کے بعد کے لفظ کے درمیان فاصلہ دے۔ مثلاً کہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور الرَّحِيْمِ کے میم کو زیر دے اور اس کے بعد قدرے فاصلہ دے اور کہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اور وصل مسکون کے معنی یہ ہیں کہ کسی لفظ کی زیر، زبر، یا پیش نہ پڑھے اور اس لفظ کو بعد کے لفظ سے جوڑ دے۔ مثلاً یہ کہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور الرَّحِيْمِ کے میم کو زیر نہ دے اور فوراً مَا لِكِ يَوْ مِ الدِّ يْنِ کہے۔

مسئلہ(۶۷۵): نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں فقط ایک دفعہ الحمد یا ایک دفعہ تسبیحات اربعہ پڑھی جاسکتی ہے یعنی نماز پڑھنے والا ایک دفعہ کہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اور بہتر یہ ہے کہ تین دفعہ کہے۔ وہ ایک رکعت میں الحمد اور دوسری رکعت میں تسبیحات بھی پڑھ سکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں رکعتوں میں تسبیحات پڑھے۔

(۵) رکوع:

مسئلہ(۶۷۶): ضروری ہے کہ ہر رکعت میں قرأت کے بعد اس قدر جھکے کہ اپنی تمام انگلیوں، منجملہ انگوٹھے کے سرے گھٹنے پر رکھ سکے۔ اس عمل کو رکوع کہتے ہیں۔

مسئلہ(۶۷۷): اگر کوئی شخص عام طریقے کے مطابق نہ بجالائے مثلاً بائیں یا دائیں جانب جھک جائے یا گھٹنے آگے بڑھالے تو خواہ اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ بھی جائیں اس کا رکوع صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ(۶۷۸): ضروری ہے کہ جھکنا رکوع کی نیت سے ہو۔ لہٰذا اگر کسی اور کام کے لئے مثلاً کسی جانور کو مارنے کے لئے جھکے تو اسے کوئی رکوع نہیں سمجھ سکتا بلکہ ضروری ہے کہ کھڑا ہو اور دوبارہ رکوع کے لئے جھکے اور اس عمل کی وجہ سے رکن میں اضافہ نہیں ہوتا۔ اور نماز باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ(۶۷۹): جو شخص بیٹھ کر رکوع کر رہا ہو اسے اس قدر جھکنا ضروری ہے کہ اس کا چہرہ اس کے گھٹنوں کے بالمقابل جا پہنچے۔

مسئلہ(۶۸۰): بہتر ہے کہ اختیار کی حالت میں رکوع میں تین دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" یا ایک دفعہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ" کہے اگرچہ کوئی ذکر بھی کافی ہے جو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اتنی ہی مقدار میں ہو لیکن وقت کی تنگی اور مجبوری کی حالت میں ایک دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہنا ہی کافی ہے۔ جو شخص "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کو اچھی طرح نہ پڑھ سکتا ہو ضروری ہے کہ کوئی اور ذکر مثلاً تین بار "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہے۔

مسئلہ(۶۸۱): رکوع کی حالت میں ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا بدن ساکن ہو۔ نیز ضروری ہے کہ وہ اپنے اختیار سے بدن کو اس طرح حرکت نہ دے کہ اس پر ساکن ہونا صادق نہ آئے حتیٰ کہ احتیاط کی بنا پر اگر وہ واجب ذکر میں مشغول نہ

ہوتب بھی یہی حکم ہے اور اگر جان بوجھ کر اس ٹھہراؤ کا خیال نہ رکھے تو چاہے سکون کی حالت میں ذکر ادا کرلے احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ(۶۸۲): ضروری ہے کہ ذکر رکوع ختم ہونے کے بعد سیدھا کھڑا ہو جائے اور احتیاط واجب کی بنا پر جب اس کا بدن سکون حاصل کرلے تو اس کے بعد سجدے میں جائے اور اگر جان بوجھ کر کھڑا ہونے سے پہلے سجدے میں چلا جائے تو اس کی نماز باطل ہے۔اس طرح اگر بدن سکون حاصل کرنے سے پہلے سجدے میں چلا جائے تو بھی احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم ہے۔

مسئلہ(۶۸۳): اگر کوئی شخص رکوع ادا کرنا بھوک جائے اور اس سے پیشتر کہ سجدے کی حالت میں پہنچے اسے یاد آجائے تو ضروری ہے کہ کھڑا ہو جائے اور پھر رکوع میں جائے۔ جھکے ہوئے ہونے کی حالت میں اگر رکوع کی جانب لوٹ جائے تو کافی نہیں ہے۔

مسئلہ(۶۸۴): اگر کسی شخص کو پیشانی زمین پر رکھنے کے بعد یاد آئے کہ اس نے رکوع نہیں کیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ لوٹ جائے اور کھڑا ہونے کے بعد رکوع بجالائے۔اگر اسے دوسرے سجدے میں یاد آئے تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ(۶۸۵): مستحب ہے کہ انسان رکوع میں جانے سے پہلے جب سیدھا کھڑا ہو،تکبیر کہے رکوع میں گھٹنوں کو پیچھے کی طرف دھکیلے، پیٹھ کو ہموار رکھے، گردن کو کھینچ کر پیٹھ کے برابر رکھے، دونوں پاؤں کے درمیان دیکھے ذکر سے پہلے اور بعد میں درود پڑھے اور جب رکوع کے بعد اٹھے اور سیدھا کھڑا ہو تو بدن کے سکون کی حالت میں ہوتے ہوئے ”سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ“ کہے۔

مسئلہ(۶۸۶): عورتوں کے لئے مستحب ہے کہ رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں سے اوپر رکھیں اور گھٹنوں کو پیچھے کی طرف نہ دھکیلیں۔

(۶) سجود:

مسئلہ(۶۸۷): نماز پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ واجب اور مستحب نمازوں کی ہر رکعت میں رکوع کے بعد دو سجدے کرے۔ سجدہ یہ ہے کہ خاص شکل میں پیشانی کو خضوع کی نیت سے زمین پر رکھے اور نماز کے سجدے کی حالت میں واجب ہے کہ دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے زمین پر رکھے جائیں۔احتیاط واجب کی بنا پر پیشانی سے مراد پیشانی کا درمیانی حصہ ہے۔ یہ وہ مستطیل ہے جو پیشانی کے درمیانی حصے میں دو ابروؤں سے لے کر سر کے بال اگنے

کے مقام تک، دو فرضی خط کھینچنے پر بنے گا۔

مسئلہ (٦٨٨): دو سجدے مل کر ایک رکن ہیں اگر کوئی شخص واجب نماز میں بھولے سے یا مسئلے سے لاعلمی کی بنا پر ایک رکعت میں دونوں سجدے ترک کر دے تو اس کی نماز باطل ہے۔ اسی طرح اگر بھول کر یا جہل قصوری کی وجہ سے ایک رکعت میں دو سجدوں کا اضافہ کرے تو احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے (جہل قصوری یہ ہوتا ہے کہ انسان کے پاس اپنی لاعلمی کا معقول عذر موجود ہو)۔

مسئلہ (٦٨٩): اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ایک سجدہ کم یا زیادہ کر دے تو اس کی نماز باطل ہے اور اگر سہواً سجدہ کم یا زیادہ کرے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔ ہاں کم ہونے کی صورت کا حکم، سجدۂ سہو کے احکام میں بیان کیا جائے گا۔

مسئلہ (٦٩٠): بہتر یہ ہے کہ اختیار کی حالت میں تین دفعہ "سُبْحَانَ اللهِ" یا ایک دفعہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَ بِحَمْدِهٖ" پڑھے اور ضروری ہے کہ یہ جملے مسلسل اور صحیح عربی میں کہے جائیں اور ظاہر یہ ہے کہ کسی بھی ذکر کا پڑھنا کافی ہے لیکن احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ اتنی ہی مقدار میں ہو اور مستحب ہے کہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَ بِحَمْدِهٖ" تین یا پانچ یا سات دفعہ یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ پڑھے۔

مسئلہ (٦٩١) سجدے کی حالت میں ضروری ہے کہ نمازی کا بدن ساکن ہو اور حالت اختیار میں اسے اپنے بدن کو اس طرح حرکت نہیں دینا چاہئے کہ سکون کی حالت سے نکل جائے اور جب واجب ذکر میں مشغول نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر یہی حکم ہے۔

مسئلہ (٦٩٢): اگر کسی شخص کو پتا چلے کہ اس نے ذکر سجدہ ختم ہونے سے پہلے سر اٹھا لیا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ (٦٩٣): جس وقت کوئی شخص ذکر سجدہ پڑھ رہا ہو اگر وہ جان بوجھ کر سات اعضائے سجدہ میں سے کسی ایک کو زمین پر سے اٹھائے اور اس کا یہ عمل اس آرام اور سکون کے برخلاف ہو جس کا سجدے میں ہونا ضروری ہے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی یہی حکم احتیاط واجب کی بنا پر اس وقت ہے جب ذکر پڑھنے میں مشغول نہ ہو۔

مسئلہ (٦٩٤): اگر ذکر سجدہ ختم ہونے سے پہلے کوئی شخص سہواً پیشانی زمین پر سے اٹھالے تو اسے دوبارہ زمین پر نہیں رکھ سکتا اور ضروری ہے کہ اسے ایک سجدہ شمار کرے لیکن اگر دوسرے اعضا سہواً زمین پر سے اٹھالے تو ضروری ہے کہ انہیں دوبارہ زمین پر رکھے اور ذکر پڑھے۔

مسئلہ (٦٩٥): پہلے سجدے کا ذکر ختم ہونے کے بعد ضروری ہے کہ بیٹھ جائے حتیٰ کہ اس کا بدن سکون حاصل کرے اور پھر دوبارہ سجدے میں جائے۔

مسئلہ (٦٩٦): ضروری ہے کہ سجدے میں دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھے اور احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ ممکنہ

صورت میں پوری ہتھیلیوں کو زمین پر رکھے لیکن مجبوری کی صورت میں ہاتھوں کی پشت بھی زمین پر رکھے تو کوئی حرج نہیں اور اگر ہاتھوں کی پشت بھی زمین پر رکھنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ ہاتھوں کی کلائیاں زمین پر رکھے اور اگر انہیں بھی نہ رکھ سکے تو پھر کہنی تک جو حصہ بھی ممکن ہو زمین پر رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر بازو رکھنا کافی ہے۔

وہ چیزیں جن پر سجدہ کرنا صحیح ہے

مسئلہ(۶۹۷): سجدہ زمین پر اور ان چیزوں پر کرنا ضروری ہے جو کھائی اور پہنی نہ جاتی ہوں اور زمین سے اگتی ہوں۔ مثلاً لکڑی اور درختوں کے پتوں پر سجدہ کرے۔ کھانے اور پہننے کی چیزوں مثلاً گندم، جو اور کپاس پر اور ان چیزوں پر جو زمین کے اجزاء میں شمار نہیں ہوتیں مثلاً سونے، چاندی اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے لیکن تارکول اور زفت (جو کہ گھٹیا قسم کا ایک تارکول ہے) کو مجبوری کی حالت میں دوسری چیزوں کے مقابلے میں کہ جن پر سجدہ کرنا صحیح نہیں سجدے کے لئے اولیّت دے۔

مسئلہ(۶۹۸): انگور کے پتوں پر سجدہ کرنا جبکہ وہ کچے ہوں اور انہیں معمولاً کھایا جاتا ہو جائز نہیں۔ اس صورت کے علاوہ ان پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ(۶۹۹): جو چیزیں زمین سے اگتی ہیں اور حیوانات کی خوراک ہیں، مثلاً گھاس اور بھوسا، ان پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔

مسئلہ(۷۰۰): سجدے کے لئے خاک شفا سب چیزوں سے بہتر ہے اس کے بعد مٹی، مٹی کے بعد پتھر اور پتھر کے بعد گھاس ہے۔

مسئلہ(۷۰۱): اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ عوام میں سے بعض لوگ جو ائمہ علیہم السلام کے مزارات مقدسہ کے سامنے پیشانی رکھتے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی نیت سے ایسا کریں تو کوئی حرج نہیں ورنہ محل اشکال ہے۔

سجدے کے مستحبات و مکروہات

مسئلہ(۷۰۲): چند چیزیں سجدے میں مستحب ہیں:

(۱) جو شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو وہ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد مکمل طور پر کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والے رکوع کے بعد پوری طرح بیٹھ کر سجدے میں جانے کے لئے تکبیر کہے۔

(۲) سجدے میں جاتے وقت مرد پہلے اپنی ہتھیلیاں اور عورت اپنے گھٹنے کو زمین پر رکھے۔

(۳) نمازی ناک کو سجدہ گاہ یا کسی ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ کرنا درست ہو۔

(۴) نمازی سجدے کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو ملا کر کانوں کے پاس اس طرح رکھے کہ ان کے سرے رُو بہ قبلہ ہوں۔

(۵) سجدے میں دعا کرے، اللہ تعالیٰ سے حاجت طلب کرے اور یہ دعا پڑھے:

يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِيْنِ وَ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ ارْزُقْنِيْ وَ ارْزُقْ عَيَالِيْ مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ.

اے سب میں سے بہتر جن سے مانگا جاتا ہے اور اے ان سب سے برتر جو عطا کرتے ہیں مجھے اور میرے عیال کو اپنے فضل و کرم سے رزق عطا فرما کیونکہ تو ہی فضل عظیم کا مالک ہے۔

(۶) سجدے کے بعد بائیں ران پر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کے اوپر والا حصہ (یعنی پشت) بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے۔

(۷) ہر سجدے کے بعد جب بیٹھ جائے اور بدن کو سکون حاصل ہو تو تکبیر کہے۔

(۸) پہلے سجدے کے بعد جب سکون حاصل ہو تو "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ" کہے۔

(۹) سجدہ زیادہ دیر تک انجام دے اور بیٹھنے کے وقت ہاتھوں کو رانوں پر رکھے۔

(۱۰) دوسرے سجدے میں جانے کے لئے بدن کے سکون کی حالت میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔

(۱۱) سجدوں میں درود پڑھے۔

(۱۲) سجدے سے قیام کے لئے اٹھتے وقت پہلے گھٹنوں کو اور ان کے بعد ہاتھوں کو زمین سے اٹھائے۔

(۱۳) مرد کہنیوں اور پیٹ کو زمین سے نہ لگائیں نیز بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھیں۔

عورتیں کہنیاں اور پیٹ زمین پر رکھیں اور بدن کے اعضاء کو ایک دوسرے سے ملالیں۔ ان کے علاوہ اور مستحبات بھی ہیں جن کا ذکر مفصل کتابوں میں موجود ہے۔

مسئلہ (۱۰۳۷): سجدے میں قرآن مجید پڑھنا مکروہ ہے اور سجدے کی جگہ کو گرد وغبار جھاڑنے کے لئے پھوک مارنا بھی مکروہ ہے بلکہ اگر پھونک مارنے کی وجہ سے دو حرف منہ سے عمداً نکل جائیں تو احتیاط کی بنا پر نماز باطل ہے اور ان کے علاوہ اور مکروہات کا ذکر بھی مفصل کتابوں میں آیا ہے۔

(۷) تشہد:

مسئلہ (۷۰۴): سب واجب اور مستحب نمازوں کی دوسری رکعت میں، نماز مغرب کی تیسری رکعت میں اور ظہر، عصر اور عشاء کی چوتھی رکعت میں انسان کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ جائے اور بدن کے سکون کی حالت میں تشہد پڑھے یعنی کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ

اور اگر کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً ﷺ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو بھی کافی ہے۔ نماز وتر میں بھی تشہد پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ (۷۰۵): اگر کوئی تشہد پڑھنا بھول جائے اور کھڑا ہو جائے اور رکوع سے پہلے اسے یاد آئے کہ اس نے تشہد نہیں پڑھا تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اور پھر دوبارہ کھڑا ہو اور اس رکعت میں جو کچھ پڑھنا ضروری ہے پڑھے اور نماز ختم کرے۔ احتیاط مستحب کی بنا پر نماز کے بعد بے جا قیام کے لئے دو سجدۂ سہو بجالائے اور اگر اسے رکوع میں یا اس کے بعد یاد آئے تو ضروری ہے کہ نماز تمام کرے اور نماز کے سلام کے بعد احتیاط مستحب کی بنا پر تشہد کی قضا کرے۔ ضروری ہے کہ بھولے ہوئے تشہد کے لئے دو سجدۂ سہو بجالائے۔

مسئلہ (۷۰۶): مستحب ہے کہ تشہد کی حالت میں انسان بائیں ران پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے اور تشہد سے پہلے کہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" یا کہے "بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَآءِ لِلّٰهِ" اور یہ بھی مستحب ہے کہ ہاتھ رانوں پر رکھے اور انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ملائے اور اپنے دامن پر نگاہ ڈالے اور تشہد میں کہے وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ

مسئلہ (۷۰۷): مستحب ہے کہ عورتیں تشہد میں اپنی رانیں ملا کر رکھیں۔

(۸) نماز کا سلام:

مسئلہ (۷۰۸): نماز کی آخری رکعت کے تشہد کے بعد جب نمازی بیٹھا ہو اور اس کا بدن سکون کی حالت میں ہو تو مستحب ہے کہ وہ کہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" اور اس کے بعد ضروری ہے کہ کہے "اَلسَّلَامُ

عَلَيۡكُمۡ"۔ اوراحتیاط مستحب ہے کہ "اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ" کے جملے کے ساتھ "وَرَحۡمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ" کے جملے کا اضافہ کرے یا یہ کہے "اَلسَّلَامُ عَلَيۡنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيۡنَ" لیکن اگراس سلام کو پڑھے تو احتیاط مستحب ہے کہ اس کے بعد "اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ" ہی کہے۔

(۱۰) ترتیب:

مسئلہ(۷۰۹): اگر کوئی شخص جان بوجھ کرنماز کی ترتیب الٹ دے مثلاً الحمد سے پہلے سورہ پڑھ لے یا رکوع سے پہلے سجدے بجالائے تو اس کی نماز باطل ہوجاتی ہے۔

مسئلہ(۷۱۰): اگر کوئی شخص نماز کا رکن بھول جائے اور اس کے بعد اس کا رکن بجالائے مثلاً رکوع کرنے سے پہلے سجدے بجالائے تو اس کی نماز احتیاط کی بنا پر باطل ہوجاتی ہے۔

(۱۱) موالات:

مسئلہ(۷۱۱): ضروری ہے کہ انسان نماز موالات کے ساتھ پڑھے یعنی نماز کے افعال مثلاً رکوع، سجود اور تشہد تواتر اور تسلسل کے ساتھ بجالائے اور جو چیزیں بھی نماز میں پڑھے معمول کے مطابق پے درپے پڑھے اور اگر ان کے درمیان اتنا فاصلہ ڈالے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز باطل ہے۔

قنوت:

مسئلہ(۷۱۲): تمام واجب اور مستحب نمازوں میں دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے لیکن نماز شفع میں ضروری ہے کہ اسے رجاء کی نیت سے پڑھے اور نماز وتر میں بھی باوجود اس کے کہ ایک رکعت کی ہوتی ہے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے۔ نماز جمعہ کی ہر رکعت میں ایک قنوت، نماز آیات میں پانچ قنوت، نماز عید الفطر و قرباں کی دونوں رکعتوں میں ملا کر چند قنوت ہیں جس کی تفصیل کا تذکرہ اپنے مقام پر آئے گا۔

مسئلہ(۷۱۳): مستحب ہے کہ قنوت پڑھتے وقت ہاتھ چہرے کے سامنے اور ہتھیلیاں ایک دوسری کے ساتھ ملا کر آسمان کی طرف رکھے اور انگوٹھوں کے علاوہ باقی انگلیوں کو آپس میں ملائے اور نگاہ ہتھیلیوں پر رکھے بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر ہاتھ اٹھائے بغیر قنوت نہیں ہوسکتا، سوائے اس کے کہ مجبوری ہو۔

مسئلہ(۷۱۴): قنوت میں انسان جو ذکر بھی پڑھے خواہ ایک دفعہ "سُبۡحَانَ اللهِ" ہی کہے کافی ہے۔ اور بہتر ہے کہ یہ دعا

پڑھے:

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَ مَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔"

مسئلہ(۷۱۵): مستحب ہے کہ انسان قنوت بلند آواز سے پڑھے لیکن اگر ایک شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو اور امام اس کی آواز سنے تو اس کا بلند آواز سے قنوت پڑھنا مستحب نہیں ہے۔

مسئلہ(۷۱۶): اگر کوئی شخص عمداً قنوت نہ پڑھے تو اس کی قضا نہیں ہے اور اگر بھول جائے اور اس سے پہلے کہ رکوع کی حد تک جھکے اسے یاد آجائے تو مستحب ہے کہ کھڑا ہو جائے اور قنوت پڑھے۔ اگر رکوع میں یاد آجائے تو مستحب ہے کہ سلام کے بعد اس کی قضا کرے۔

ارکان نماز پانچ ہیں:

(۱) نیت

(۲) تکبیرۃ الاحرام

(۳) قیام حالت تکبیرۃ الاحرام اور قیام بر کوع

(۴) رکوع

(۵) ہر رکعت میں دو سجدے: جہاں تک اضافے کا تعلق ہے اگر اضافہ عمداً ہو تو بغیر کسی شرط کے نماز باطل ہے اگر غلطی سے ہو تو رکوع میں یا ایک ہی رکعت کے دو سجدوں میں اضافے سے احتیاط لازم کی بنا پر نماز باطل ہے ورنہ باطل نہیں۔

مبطلات نماز:

جو چیزیں نماز کو باطل کرتی ہیں بارہ ہیں:

مسئلہ(۷۱۷): بارہ چیزیں نماز کو باطل کرتی ہیں اور انہیں مبطلات کہا جاتا ہے:

(۱) نماز کے دوران نماز کی شرطوں میں سے فلاں شرط مفقود ہو جائے مثلاً نماز پڑھتے ہوئے پتا چلے کہ جس کپڑے کو پہن کر وہ نماز پڑھ رہا ہے وہ نجس ہے۔

(۲) نماز کے دوران عمداً یا سہواً یا مجبوری کی وجہ سے انسان کسی ایسی چیز سے دو چار ہو جو وضو یا غسل کو باطل کردے مثلاً

اس کا پیشاب خطا ہو جائے اگر چہ احتیاط کی بنا پر اس طرح نماز کے آخری سجدے کے بعد سہواً یا مجبوری کی بنا پر ہو۔ تاہم جو پیشاب یا پاخانہ روک سکتا ہو اگر نماز کے دوران اس کا پیشاب یا پاخانہ نکل جائے اور وہ اس طریقے پر عمل کرے جو احکام وضو کے ذیل میں بتایا گیا ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی اور اسی طرح اگر نماز کے دوران مستحاضہ کو خون آجائے تو اگر اس نے استحاضہ سے متعلق احکام کے مطابق عمل کیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

(۳) یہ چیز مبطلات نماز میں سے ہے کہ انسان اپنے ہاتھوں کو عاجزی اور ادب کی نیت سے باندھے لیکن اس کام کی وجہ سے نماز کا باطل ہونا احتیاط کی بنا پر ہے اور اگر مشروعیت کی نیت سے انجام دے تو اس کام کے حرام ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

(۴) مبطلات نماز میں سے ایک یہ ہے کہ الحمد پڑھنے کے بعد آمین کہے۔ آمین کہنے سے نماز کا اس طرح باطل ہونا غیر ماموم میں احتیاط کی بنا پر ہے۔ اگر چہ آمین کہنے کو حکم شریعت سمجھتے ہوئے آمین کہے تو اس کے حرام ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ بہر حال اگر آمین کو غلطی یا تقیہ کی وجہ سے کہے تو اس کی نماز میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۵) مبطلات نماز میں سے ہے کہ بغیر کسی عذر کے قبلے سے رخ پھیرے۔ لیکن اگر کسی عذر مثلاً بھول کر یا بے اختیاری کی بنا پر مثلاً ہوا کے تھپیڑے اسے قبلے سے پھیر دیں، چنانچہ اگر دائیں یا بائیں سمت تک نہ پہنچے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ جیسے ہی عذر دور ہو فوراً اپنا قبلہ درست کرے۔ اگر دائیں یا بائیں طرف مُڑ جائے یا قبلے کی طرف پشت ہو جائے، اگر اس کا عذر بھولنے کی وجہ سے، غفلت کی وجہ سے، یا قبلے کی پہچان میں غلطی کی وجہ سے ہو اور اس وقت وہ متوجہ ہو یا اسے یاد آئے کہ اگر نماز کو توڑ دے تو وقت گزرنے سے پہلے اس نماز کو دوبارہ وقت میں ادا کرنا ممکن ہو، چاہے اس نماز کی ایک رکعت ہی وقت میں ادا ہو سکے تو ضروری ہے کہ نماز کو توڑ کر نئے سرے سے ادا کرے ورنہ اسی نماز پر اکتفا کرے اور اس پر قضا لازم نہیں۔ یہی حکم اس وقت ہے جب قبلے سے اس کا پھرنا بے اختیاری کی بنا پر ہو۔ چنانچہ قبلے سے پھرے بغیر اگر نماز کو دوبارہ وقت میں پڑھ سکتا ہو۔ اگر چہ وقت میں ایک رکعت ہی پڑھی جاسکتی ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو نئے سرے سے پڑھے ورنہ ضروری ہے کہ اسی نماز کو تمام کرے اعادہ اور قضا اس پر لازم نہیں ہے۔

(۶) مبطلات نماز میں سے ایک یہ ہے کہ عمداً بات کرے۔ چاہے وہ ایسا حرف ہو جس میں ایک لفظ سے زیادہ نہ ہو لیکن وہ حرف بامعنی ہو مثلاً (ق) کہ جس کے عربی زبان میں معنی ''حفاظت کرو'' کے ہیں یا کوئی اور معنی سمجھ میں آتے ہوں مثلاً (ب) اس شخص کے جواب میں جو حروف تہجی کے حرف دوم کے بارے میں سوال کرے ہاں اگر اس لفظ سے کوئی معنی بھی سمجھ میں نہ آتے ہوں اور وہ دو یا دو سے زیادہ حرفوں سے مرکب ہو تب بھی احتیاط کی بنا پر (وہ لفظ) نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

(۷) نماز کے مبطلات میں سے ایک آواز کے ساتھ یا جان بوجھ کر ہنسنا ہے، اگر چہ بے اختیار ہنسے لیکن جن باتوں کی

وجہ سے ہنسے وہ اختیاری ہوں، بلکہ احتیاط کی بنا پر جن باتوں کی وجہ سے ہنسی آئی ہو اگر وہ اختیاری نہ بھی ہوں تب بھی اگر نماز کو دہرانے جتنا وقت باقی ہو تو ضروری ہے کہ نماز کو دہرائے۔لیکن اگر جان بوجھ کر بغیر آواز یا سہواً آواز کے ساتھ ہنسے تو اس کی نماز میں کوئی حرج نہیں۔

(۸)احتیاط واجب کی بنا پر یہ نماز کے مبطلات میں سے ہے کہ انسان دنیاوی کام کے لئے جان بوجھ کر آواز سے یا بغیر آواز کے روئے لیکن اگر خوف خدا یا اس کے اشتیاق میں آخرت کے لئے روئے تو خواہ آہستہ یا بلند آواز سے روئے کوئی حرج نہیں بلکہ یہ بہترین اعمال میں سے ہے بلکہ اگر خدا سے دنیاوی حاجات کی برآوری کے لئے اس کی بارگاہ میں اپنی پستی کے اظہار کے لئے روئے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(۹)نماز باطل کرنے والی چیزوں میں سے ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جس سے نماز کی شکل باقی نہ رہے مثلاً اچھلنا، کودنا اور اسی طرح کا کوئی عمل انجام دینا چاہے۔ایسا کرنا عمداً ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ہو۔لیکن جس کام سے نماز کی شکل تبدیل نہ ہوتی ہو مثلاً ہاتھ سے اشارہ کرنا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰)مبطلات نماز میں سے ایک کھانا اور پینا ہے۔پس اگر کوئی شخص نماز کے دوران اس طرح کھائے یا پیئے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ نماز پڑھ رہا ہے تو خواہ اس کا یہ فعل عمداً ہو یا بھول چوک کی وجہ سے ہو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔البتہ جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اگر وہ صبح کی اذان سے پہلے مستحب نماز پڑھ رہا ہو اور پیاسا ہو اور اسے ڈر ہو کہ اگر نماز پوری کرے گا تو صبح ہو جائے گی تو اگر پانی اس کے سامنے دو تین قدم کے فاصلے پر ہو تو وہ نماز کے دوران پانی پی سکتا ہے۔لیکن ضروری ہے کہ کوئی ایسا کام مثلاً ''قبلے سے منہ پھیرنا'' نہ کرے جو نماز کو باطل کر دیتا ہو۔

(۱۱)مبطلات نماز میں سے دو رکعتی یا تین رکعتی نماز کی رکعتوں میں یا چار رکعتی نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں شک کرنا ہے بشرطیکہ نماز پڑھنے والا شک کی حالت پر باقی رہے۔

(۱۲)مبطلات نماز میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی شخص نماز کا رکن جان بوجھ کر یا بھول کر کم کر دے یا زیادہ کر دے یا ایک ایسی چیز کو جو رکن نہیں ہے جان بوجھ کر گھٹائے یا جان بوجھ کر کوئی چیز نماز میں بڑھائے۔اسی طرح اگر کسی رکن مثلاً رکوع یا دو سجدوں کو ایک رکعت میں غلطی سے بڑھا دے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کی نماز باطل ہو جائے گی البتہ بھولے سے تکبیرۃ الاحرام کی زیادتی نماز کو باطل نہیں کرتی۔

مسئلہ(۱۸۷):اگر کوئی شخص نماز کے بعد شک کرے کہ دوران نماز اس کوئی ایسا کام کیا ہے یا نہیں جو نماز کو باطل کرتا ہو تو اس کی نماز صحیح ہے۔

وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ ہیں:

مسئلہ(۷۱۹): کسی شخص کا نماز میں اپنا چہرہ دائیں یا بائیں جانب اتنا موڑنا کہ وہ اپنے پیچھے کی جانب موجود کسی چیز کو نہ دیکھ سکے اور اگر اپنے چہرے کو اتنا گھمائے کہ اسے پیچھے کی چیزیں نظر آسکیں تو جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا اس کی نماز باطل ہے۔ یہ بھی مکروہ ہے کہ کوئی شخص نماز میں اپنی آنکھیں بند کرے یا دائیں اور بائیں جانب گھمائے اور اپنی داڑھی اور ہاتھوں سے کھیلے اور انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرے اور تھوکے اور قرآن مجید یا کسی اور کتاب یا انگوٹھی کی تحریر کو دیکھے۔ یہ بھی مکروہ ہے کہ الحمد، سورہ اور ذکر پڑھتے وقت کسی کی بات سننے کے لئے خاموش ہو جائے بلکہ ہر وہ کام جو خضوع اور خشوع کو ختم کر دے مکروہ ہے۔

مسئلہ(۷۲۰): جب انسان کو نیند آرہی ہو اور اس وقت بھی جب اس نے پیشاب اور پاخانہ روک رکھا ہو تو نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اس طرح نماز کی حالت میں ایسا موزہ پہننا بھی مکروہ ہے جو پاؤں کو دبائے اور ان کے علاوہ دوسرے مکروہات بھی مفصل کتابوں میں بیان کئے گئے ہیں۔

وہ صورتیں جن میں واجب نمازیں توڑی جا سکتی ہیں:

مسئلہ(۷۲۱): اختیاری حالت میں نماز کا توڑنا احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے لیکن مال کی حفاظت اور مالی یا جسمانی ضرر سے بچنے کے لئے نماز توڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ وہ تمام دینی اور دنیاوی کام جو نمازی کے لئے اہم ہوں ان کے لئے نماز توڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ(۷۲۲): اگر انسان اپنی حفاظت یا کسی ایسے شخص کی جان کی حفاظت جس کی جان کی حفاظت واجب ہو یا ایسے مال کی حفاظت جس کی نگہداشت واجب ہو، نماز توڑے بغیر ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے۔

مسئلہ(۷۲۳): اگر کوئی شخص وسیع وقت میں نماز پڑھنے لگے اور قرض خواہ اس سے اپنے قرض کا مطالبہ کرے اور وہ اس کا قرضہ نماز کے دوران ادا کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ اسی حالت میں ادا کرے اور اگر بغیر نماز توڑے اس کا قرضہ چکانا ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور اس کا قرضہ ادا کرے اور بعد میں نماز پڑھے۔

مسئلہ(۷۲۴): اگر کسی شخص کو نماز کے دوران پتا چلے کہ مسجد نجس ہے اور وقت تنگ ہو تو ضروری ہے کہ نماز تمام کرے اور اگر وقت وسیع ہو اور مسجد کو پاک کرنے سے نماز نہ ٹوٹتی ہو تو ضروی ہے کہ نماز کے دوران اسے پاک کرے اور بعد میں باقی نماز پڑھے اور اگر نماز ٹوٹ جاتی ہو اور نماز کے بعد مسجد کو پاک کرنا ممکن ہو تو مسجد کو پاک کرنے کے لئے اس کا نماز کا توڑنا

جائز ہے اور اگر نماز کے بعد مسجد کا پاک کرنا ممکن نہ ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور مسجد کو پاک کرے اور بعد میں نماز پڑھے۔

مسئلہ (۷۲۵): جس شخص کے لئے نماز توڑنا ضروری ہو اگر وہ نماز ختم کرے تو وہ گنہگار رہو گا لیکن اس کی نماز صحیح ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھے۔

مسئلہ (۷۲۶): اگر کسی شخص کو قرأت یا رکوع کی حد تک جھکنے سے پہلے یاد آجائے کہ وہ اذان اور اقامت یا فقط اقامت کہنا بھول گیا ہے اور نماز کا وقت وسیع ہو تو مستحب ہے کہ انہیں کہنے کے لئے نماز توڑ دے بلکہ اگر نماز ختم ہونے سے پہلے اسے یاد آئے کہ انہیں بھول گیا تھا تب بھی مستحب ہے کہ انہیں کہنے کے لئے نماز توڑ دے۔

شکیات نماز:

شکیات نماز بائیس ہیں۔ان میں سے سات مبطل ہیں (جسمیں نماز باطل ہوجاتی ہے) ور چھ اس قسم کے شک ہیں جن کی پروانہیں کرنا چاہئے اور باقی نو اس قسم کے شک ہیں جو صحیح ہیں۔

وہ شک جو نماز کو باطل کردیتے ہیں:

مسئلہ (۷۲۷): جو شک نماز کو باطل کردیتے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) دو رکعتی واجب نماز مثلاً نماز صبح اور نماز مسافر کی رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک۔البتہ نماز مستحب اور نماز احتیاط کی رکعتوں کے بارے میں شک نماز کو باطل نہیں کرتا۔

(۲) تین رکعتی نماز کی تعداد کے بارے میں شک (جیسے نماز مغرب)

(۳) چار رکعتی نماز میں کوئی شک کرے کہ اس نے ایک رکعت پڑھی ہے یا زیادہ پڑھی ہیں۔

(۴) چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے میں داخل ہونے سے پہلے نمازی شک کرے کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا زیادہ پڑھی ہیں۔

(۵) دو اور پانچ رکعتوں میں یا پانچ سے زیادہ رکعتوں میں شک کرے۔

(۶) تین اور چھ رکعتوں میں یا تین اور چھ سے زیادہ میں شک کرے۔

(۷) چار اور چھ رکعتوں کے درمیان شک یا چار اور چھ سے زیادہ رکعتوں کے درمیان شک۔جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

مسئلہ (۷۲۸): اگر انسان کو نماز باطل کرنے والے شکوک میں سے کوئی شک پیش آئے تو بہتر یہ ہے کہ جیسے ہی اس کا

شک مستحکم ہو نماز نہ توڑے بلکہ اس قدر غور وفکر کرے کہ نماز کی شکل برقرار نہ رہے یا یقین یا گمان حاصل ہونے سے ناامید ہو جائے۔

وہ شک جن کی پروانہیں کرنی چاہیے

مسئلہ (۷۲۹): وہ شکوک جن کی پروانہیں کرنی چاہیے مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) اس فعل میں شک جس کا بجالانے کا موقع گذر گیا ہو مثلاً انسان رکوع میں شک کرے کہ الحمد پڑھی یا نہیں۔

(۲) سلام نماز کے بعد شک۔

(۳) نماز کا موقع گذر جانے کے بعد شک۔

(۴) کثیر الشک کا شک۔ یعنی اس شخص کا شک جو بہت زیادہ شک کرتا ہے۔

(۵) رکعتوں کی تعداد کے بارے میں امام کا شک جبکہ ماموم ان کی تعداد جانتا ہو اور اسی طرح ماموم کا شک جبکہ امام نماز کی رکعتوں کی تعداد جانتا ہو۔

(۶) مستحب نمازوں اور نماز احتیاط میں شک۔

نو (۹) شک ایسے ہیں جن میں نماز صحیح رہتی ہے

مسئلہ (۷۳۰): چند صورتوں میں اگر کسی کو چار رکعتی نماز کی تعداد کے بارے میں شک ہو تو ضروری ہے کہ فوراً غور وفکر کرے اور اگر یقین یا گمان شک کی کسی ایک طرف ہو جائے تو اسی کو اختیار کرے اور نماز کو تمام کرے ورنہ ان احکام کے مطابق عمل کرے جو ذیل میں بتائے جا رہے ہیں۔

وہ نو صورتیں یہ ہیں:

(۱) دوسرے سجدے کے درمیان شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین۔ اس صورت میں اسے یوں سمجھ لینا چاہیے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں اور ایک رکعت اور پڑھے پھر نماز کو تمام کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر نماز کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے۔ احتیاط واجب کی بنا پر بیٹھ کر دو رکعت نماز احتیاط کافی نہ ہوگی۔

(۲) دوسرے سجدے کے دوران شک کرے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو یہ سمجھ لے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور نماز کو تمام کرے اور بعد میں دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے۔

(۳) اگر کسی کو دوسرے سجدے کے دوران شک ہو جائے کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں یا تین یا چار تو اسے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ چار پڑھی ہیں اور وہ نماز ختم ہونے کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور بعد میں دو رکعت بیٹھ

کر بجالائے۔

(۴) اگر کسی شخص کو دوسرے سجدے کے دوران شک ہو کہ اس نے چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ تو وہ سمجھے کہ چار پڑھی ہیں اور اس بنیاد پر نماز پوری پڑھے اور نماز کے بعد دو سجدۂ سہو بجالائے۔ یہی حکم ہر اس صورت میں ہے جہاں شک کم از کم چار رکعت پر ہو۔ مثلاً چار اور چھ رکعتوں کے درمیان شک ہو اور ہر اس صورت میں جہاں چار رکعت اور اس سے کم اور اس سے زیادہ رکعتوں میں دوسرے سجدے کے دوران شک کرے تو اسے چار رکعتیں قرار دے کر دونوں شک کے اعمال انجام دے سکتا ہے یعنی اس احتمال کی بنا پر کہ چار رکعت سے کم پڑھی ہیں، نماز احتیاط پڑھے اور اس احتمال کی بنا پر کہ چار رکعت سے زیادہ پڑھی ہیں بعد میں دو سجدۂ سہو بھی کرے تمام صورتوں میں اگر پہلے سجدے کے بعد اور دوسرے سجدے میں داخل ہونے سے پہلے سابقہ چار شک میں سے ایک اسے پیش آئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

(۵) نماز کے دوران جس وقت بھی کسی کو تین رکعت اور چار رکعت کے درمیان شک ہو ضروری ہے کہ یہ سمجھ لے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں اور نماز کو تمام کرے اور بعد میں ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

(۶) اگر قیام کے دوران کسی کو چار رکعتوں اور پانچ رکعتوں کے بارے میں شک ہو جائے تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد اور نماز کا سلام پڑھے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

(۷) اگر قیام کے دوران کسی کو تین رکعتوں اور پانچ رکعتوں کے بارے میں شک ہو جائے تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے۔

(۸) اگر قیام کے دوران کسی کو تین رکعتوں، چار رکعتوں اور پانچ رکعتوں کے بارے میں شک ہو جائے تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اور سلام نماز کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور بعد میں دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

(۹) اگر قیام کے دوران کسی کو پانچ اور چھ رکعتوں کے بارے میں شک ہو جائے تو ضروری ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد اور نماز کا سلام پڑھے اور دو سجدۂ سہو بجالائے۔

نماز احتیاط پڑھنے کا طریقہ:

مسئلہ (۱۳۷۱): جس شخص پر نماز احتیاط واجب ہو ضروری ہے کہ نماز کے سلام کے فوراً بعد نماز احتیاط کی نیت کرے اور

تکبیر کہے، پھر الحمد پڑھے، رکوع اور دو سجدے بجالائے۔ پس اگر اس پر ایک رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو دو سجدوں کے بعد تشہد اور سلام پڑھے۔ اگر اس پر دو رکعت نماز احتیاط واجب ہو تو دو سجدوں کے بعد پہلی رکعت کی طرح ایک اور رکعت بجا لائے اور تشہد کے بعد سلام پڑھے۔

مسئلہ (۷۳۲): نماز احتیاط میں سورہ اور قنوت نہیں ہیں۔ ضروری ہے کہ اس کی نیت زبان پر نہ لائے اور احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ یہ نماز آہستہ پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ "بِسْمِ اللّٰہ" بھی آہستہ پڑھے۔

مسئلہ (۷۳۳) اگر کسی شخص کو نماز احتیاط پڑھنے سے پہلے معلوم ہو جائے کہ جو نماز اس نے پڑھی تھی وہ صحیح تھی تو تو اس کے لئے نماز احتیاط پڑھنا ضروری نہیں اور اگر نماز کے دوران بھی یہ علم ہو جائے تو اس نماز کو تمام کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ (۷۳۴): اگر نماز احتیاط پڑھنے سے پہلے کسی شخص کو معلوم ہو جائے کہ اس نے نماز کی رکعتیں کم پڑھی تھیں اور نماز پڑھنے سے پہلے اس نے کوئی کام ایسا نہ کیا ہو جو نماز کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ اس نے نماز کا جو حصہ نہ پڑھا ہوا سے پڑھے اور بے محل سلام کے لئے احتیاط لازم کی بنا پر دو سجدۂ سہو ادا کرے اور اگر اس سے کوئی ایسا فعل سرزد ہوا ہے کو نماز کو باطل کرتا ہو مثلاً قبلے کی جانب پیٹھ کی ہو تو ضروری ہے کہ نماز دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ (۷۳۵): اگر کسی شخص کو نماز احتیاط کے بعد پتا چلے کہ اس کی نماز میں کمی نماز احتیاط کے برابر تھی مثلاً تین رکعتوں اور چار رکعتوں کے درمیان شک کی صورت میں ایک رکعت نماز احتیاط پڑھے اور بعد میں پتا چلے کہ اس نے نماز کی تین رکعتیں پڑھی تھیں تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ (۷۳۶): گر کسی شخص کو نماز احتیاط کے بعد پتا چلے کہ نماز میں جو کمی ہوئی تھی وہ نماز احتیاط سے کم تھی مثلاً دو رکعتوں اور چار رکعتوں کے مابین شک کی صورت میں دو رکعت نماز احتیاط پڑھے اور بعد میں معلوم ہو کہ نماز کی تین رکعتیں پڑھی تھیں تو ضروری ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ (۷۳۷): اگر کسی شخص پر نماز احتیاط اور ایک سجدے کی قضا یا دو سجدۂ سہو واجب ہوں تو ضروری ہے کہ پہلے نماز احتیاط بجالائے۔

سجدۂ سہو:

مسئلہ (۷۳۸): ضروری ہے کہ انسان سلام نماز کے بعد دو چیزوں کے لئے اس طریقے کے مطابق جس کا آئندہ ذکر ہو گا دو سجدۂ سہو بجالائے۔

(۱) تشہد کا بھول جانا

(۲) چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کے دوران شک کرنا کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ، یا شک کرنا کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا چھ، بالکل اسی طرح جیسا کہ شکوک کے نمبر ۴ میں گزر چکا ہے۔

اور تین صورتوں میں احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ دو سجدۂ سہو بجالائے۔

(۱) نماز کے بعد اجمالی طور پر معلوم ہو جائے کہ کوئی چیز کم یا زیادہ ہوگئی ہے جبکہ نماز پر صحیح ہونے کا حکم ہو۔

(۲) نماز کی حالت میں بھولے سے کوئی بات کرنا۔

(۳) جہاں سلام نہ پڑھنا ضروری ہو مثلاً پہلی رکعت وہاں بھولے سے سلام پڑھ لینا۔

احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر ایک سجدہ بھول جائے یا جہاں کھڑا ہونا ضروری ہو، مثلاً الحمد اور سورہ پڑھتے وقت وہاں غلطی سے بیٹھ جائے یا جہاں بیٹھنا ضروری ہو، مثلاً تشہد پڑھتے وقت وہاں غلطی سے کھڑا ہو جائے تو دو سجدۂ سہو ادا کرے بلکہ ہر اس چیز کے لئے جو غلطی سے نماز میں کم یا زیادہ ہو جائے دو سجدۂ سہو کرے۔

مسئلہ (۷۳۹): اگر کوئی شخص غلطی سے تسبیحات اربعہ نہ پڑھے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز کے بعد دو سجدۂ سہو بجا لائے۔

مسئلہ (۷۴۰): جہاں نماز کا سلام نہیں کہنا چاہئے اگر کوئی شخص غلطی سے "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ" کہہ دے یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہے تو اگرچہ اس نے وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه نہ کہا ہو تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ دو سجدۂ سہو کرے لیکن اگر غلطی سے "اَلسلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه" کہے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ دو سجدۂ سہو بجالائے۔ لیکن اگر غلطی سے سلام کے دو یا دو سے زیادہ حروف زبان سے ادا کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دو سجدۂ سہو ادا کرے۔

مسئلہ (۷۴۱): جہاں سلام نہیں پڑھنا چاہئے اگر کوئی شخص وہاں غلطی سے تینوں سلام پڑھ لے تو اس کے لئے دو سجدۂ سہو کافی ہیں۔

سجدۂ سہو کا طریقہ:

مسئلہ (۷۴۲): سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ سلام نماز کے بعد انسان فوراً سجدۂ سہو کی نیت کرے اور احتیاط لازم کی بنا پر پیشانی کسی ایسی چیز پر رکھ دے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہو اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ سجدۂ سہو میں ذکر پڑھے اور بہتر ہے کہ کہے:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلسلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه"

اس کے بعد اسے چاہئے کہ بیٹھ جائے اور دوبارہ سجدے میں جائے اور مذکورہ ذکر پڑھے اور بیٹھ جائے اور تشہد کے بعد کہے: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" اور اولیٰ یہ ہے کہ "وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ" کا اضافہ کرے۔

بھولے ہوئے سجدے اور تشہد کی قضا:

مسئلہ (۷۴۳): اگر انسان سجدہ اور تشہد بھول جائے اور نماز کے بعد ان کی قضا بجالائے تو ضروری ہے کہ وہ نماز کی تمام شرائط مثلاً بدن اور لباس کا پاک ہونا اور روبقبلہ ہونا اور دیگر شرائط پوری کرتا ہو۔

مسئلہ (۷۴۴): اگر انسان کئی دفعہ سجدہ کرنا بھول جائے مثلاً ایک سجدہ پہلی رکعت میں اور ایک سجدہ دوسری رکعت میں بھول جائے تو ضروری ہے کہ نماز کے بعد دونوں سجدوں کی قضا بجالائے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ بھولی ہوئی ہر چیز کے لئے احتیاطاً دو سجدے کرے۔

نماز کے اجزا اور شرائط کو کم یا زیادہ کرنا:

مسئلہ (۷۴۵): جب نماز کے واجبات میں سے کوئی چیز جان بوجھ کر کم یا زیادہ کی جائے تو خواہ وہ ایک حرف ہی کیوں نہ ہو نماز باطل ہے۔

مسئلہ (۷۴۸): اگر کوئی شخص مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نماز کے واجب ارکان میں سے کوئی ایک کم کردے تو نماز باطل ہے۔ ہاں جاہل قاصرہ وہ شخص جس نے کسی قابل اعتماد شخص کی بات یا کسی معتبر رسالے کی تحریر پر بھروسہ کیا ہو اور بعد میں معلوم ہوا ہو کہ اس شخص یا رسالے سے غلطی ہوئی تھی، اگر کسی غیر رکنی واجب کو کم کرے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔ چنانچہ اگر مسئلہ نہ جاننے کی وجہ اگرچہ کوتاہی کی وجہ سے ہو صبح، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں الحمد اور سورہ آہستہ پڑھے یا ظہر اور عصر کی نمازوں میں الحمد اور سورہ آواز سے پڑھے یا سفر میں ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں کی چار رکعتیں پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسافر کی نماز:

ضروری ہے کہ مسافر ظہر عصر اور عشاء کی نمازیں آٹھ شرطیں ہوتے ہوئے قصر بجالائے یعنی دو رکعت پڑھے۔

(۱) پہلی شرط: اس کا سفر آٹھ شرعی فرسخ (تقریباً ۴۴ کلومیٹر) سے کم نہ ہو۔

(۲) دوسری شرط: مسافر اپنے سفر کی ابتدا سے ہی آٹھ فرسخ طے کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یعنی یہ جانتا ہو کہ آٹھ فرسخ کا راستہ طے کرے گا، لہٰذا اگر وہ اس جگہ تک کا سفر کرے جو آٹھ فرسخ سے کم ہو اور وہاں پہنچنے کے بعد کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ

کرے جس کا فاصلہ طے کردہ فاصلے سے ملا کر آٹھ فرسخ ہوجاتا ہو تو چونکہ وہ شروع سے آٹھ فرسخ طے کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اس لئے ضروی ہے کہ پوری نماز پڑھے لیکن اگر وہ وہاں سے آٹھ فرسخ آگے جانے کا ارادہ کرے یا اتنا فاصلہ طے کرنے کا ارادہ کرے جو واپسی ملا کر آٹھ فرسخ بن جاتا ہو تو ضروری ہے کہ نماز قصر پڑھے۔

(۳) تیسری شرط: راستے میں مسافر اپنے ارادے سے پھر نہ جائے۔ پس اگر وہ چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنا ارادہ بدل دے یا اس کا ارادہ متزلزل ہوجائے اور طے شدہ فاصلہ، واپسی کا فاصلہ ملا کر آٹھ فرسخ سے کم ہو تو ضروری ہے کہ پوری نماز پڑھے۔

(۴) چوتھی شرط: مسافر آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرنے اور وہاں توقف کرنے یا کسی جگہ دس دن یا اس سے زیادہ دن رہنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ پس جو شخص یہ چاہتا ہو کہ آٹھ فرسخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گذرے یا اور وہاں توقف کرے یا دس دن کسی جگہ پر رہے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔ ہاں اگر اپنے وطن سے توقف کئے بغیر گزرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو ضروری ہے کہ احتیاطاً نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے۔

(۵) پانچویں شرط: مسافر حرام کام کے لئے سفر نہ کرے اور اگر حرام کام مثلاً چوری کرنے کے لئے سفر کرے تو ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے۔ اگر خود سفر ہی حرام ہو مثلاً اس سفر میں اس کے لئے کوئی ایسا ضرر مضمر ہو جو خون یا کسی عضو کے ناقص ہونے کا باعث ہو یا عورت شوہر کی اجازت کے بغیر ایسے سفر پر جائے جو اس پر واجب نہ ہو تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ لیکن اگر حج کے سفر کی طرح واجب ہو تو نماز قصر کرکے پڑھنی ضروری ہے۔

(۶) چھٹی شرط: ان لوگوں میں سے نہ ہو جن کے قیام کی کوئی (مستقل) جگہ نہیں ہوتی اور ان کے گھر ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یعنی ان صحرانشینوں (خانہ بدوشوں کے مانند) جو بیابانوں میں گھومتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں اپنے مویشیوں کے لئے دانہ پانی دیکھتے ہیں وہیں ڈیرہ ڈال دیتے ہیں اور پھر کچھ دنوں کے بعد دوسری جگہ چلے جاتے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ ایسے لوگ سفر میں پوری نماز پڑھیں۔

(۷) ساتویں شرط: وہ شخص کثیر السفر نہ ہو پس وہ شخص جس کا پیشہ سفر سے ہی وابستہ ہے جیسے ڈرائیور، ملاح، گلہ بان اور ڈاکیہ وغیرہ یا وہ شخص جو زیادہ سفر کرتا ہو چاہے اس کا پیشہ سفر سے وابستہ نہ ہو جیسے وہ شخص جو ہفتے میں تین دن سفر میں گزارتا ہو، چاہے اس کا سفر تفریح یا سیاحت کے لئے ہو، ایسے افراد کے لئے ضروری ہے کہ اپنی نمازیں پوری پڑھیں۔

(۸) آٹھویں شرط: اگر سفر کا آغاز اپنے وطن سے کرے تو حد ترخص تک پہنچ جائے لیکن وطن کے علاوہ ترخص معتبر نہیں ہے اور جونہی کوئی شخص اپنی اقامت گاہ سے نکلے اس کی نماز قصر ہے۔

مسئلہ (۷۴۹): حد ترخص وہ جگہ ہے جہاں سے اہل شہر حتیٰ کہ وہ افراد جو شہر کے مضافات میں شہر کے باہر رہتے ہیں

مسافر کو نہ دیکھ سکیں اس کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل شہر کو نہ دیکھ سکے۔

متفرق مسائل:

مسئلہ (۷۵۰): مسافر مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور کوفہ کے پورے شہروں میں اور حضرت سید الشہد اعلیہ السلام کے حرم میں بھی قبر مطہر سے تقریباً ساڑھے گیارہ میٹر کے اطراف میں اپنی نماز پوری پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ (۷۵۱): مستحب ہے کہ مسافر ہر قصر نماز کے بعد تیس مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے اگر چہ یہ ذکر ہر واجب نماز کی تعقیب میں مستحب ہے لیکن اس مورد میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے بلکہ بہتر ہے کہ مسافر ان نمازوں کی تعقیب میں یہی ذکر ساٹھ مرتبہ پڑھے۔

قضا نماز:

مسئلہ (۷۵۲): جس شخص نے اپنی یومیہ نمازیں ان کے وقت میں نہ پڑھی ہوں تو ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے اگر چہ وہ نماز کے پورے وقت کے دوران سوررہا ہو یا مدہوشی کی وجہ سے نہ پڑھی ہو اور یہی حکم ہر دوسری واجب نماز کا ہے جسے اس کے وقت میں نہ پڑھا ہو۔ حتیٰ کہ احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے اس نماز کا جو منت ماننے کی وجہ سے معین وقت میں اس پر واجب ہو چکی ہو۔ لیکن نماز عید الفطر اور نماز عید قربان کی قضا نہیں ہے ایسے ہی جو نمازیں جو کسی عورت نے حیض یا نفاس کے علم میں نہ پڑھی ہوں ان کی قضا واجب نہیں خواہ وہ یومیہ نمازیں ہوں یا کوئی اور ہوں اور نماز آیات کی قضا کا حکم بعد میں آئے گا۔

مسئلہ (۷۵۳): اگر کسی شخص کو نماز کے وقت کے بعد پتا چلے کہ جو نماز اس نے پڑھی تھی وہ باطل تھی تو ضروری ہے کہ اس نماز کی قضا کرے۔

مسئلہ (۷۵۴): جس شخص کی نماز قضا ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کی قضا پڑھنے میں کوتاہی نہ کرے البتہ اس کا فوراً پڑھنا واجب نہیں ہے۔

باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں:

مسئلہ (۷۵۵): اگر باپ نے اپنی کچھ نمازیں نہ پڑھی ہوں اور ان کی قضا پڑھنے پر قادر ہو تو اگر اس نے امر خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے ترک نہ کیا ہو تو احتیاط کی بنا پر اس کے بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ باپ کے مرنے کے بعد اس کی قضا نمازیں پڑھے یا کسی کو اجرت دے کر پڑھوائے، اور ماں کی قضا نمازیں اس پر واجب نہیں اگر چہ بہتر ہے۔

مسئلہ(۷۵۶) اگر بڑے بیٹے کو شک ہو کہ کوئی قضا نماز اس کے باپ کے ذمہ تھی یا نہیں تو پھر اس پر کچھ بھی واجب نہیں۔

مسئلہ(۷۵۷): اگر بڑے بیٹے کو معلوم ہو کہ اس کے باپ کے ذمے قضا نمازیں تھیں اور اس کو شک ہو کہ اس نے وہ پڑھی تھیں یا نہیں تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے۔

نماز جماعت:

مسئلہ(۷۵۸): یومیہ نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے اور صبح، مغرب وعشاء کی نمازوں کے لئے خصوصاً مسجد کے پڑوس میں رہنے والے اور مسجد کی اذان کی آواز سننے والے کے لئے بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔اسی طرح مستحب ہے کہ باقی نمازوں کو بھی جماعت سے ادا کیا جائے۔البتہ نماز طواف اور چاند وسورج گہن کے علاوہ نماز آیات میں یہ ثابت نہیں ہوسکا ہے کہ شریعت نے جماعت سے نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے یا نہیں۔

مسئلہ(۷۵۹): معتبر راوایات کے مطابق با جماعت نماز فرادیٰ نماز سے پچیس گنا افضل ہے۔

مسئلہ(۷۶۰): بے اعتنائی برتتے ہوئے نماز جماعت میں شریک نہ ہونا جائز نہیں ہے اور انسان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ بغیر عذر کے نماز جماعت کو ترک کرے۔

مسئلہ(۷۶۱): مستحب ہے کہ انسان صبر کرے تاکہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور وہ با جماعت جو مختصر پڑھی جائے اس فرادیٰ نماز سے بہتر ہے جو طول دیکر پڑھی جائے اور نماز جماعت اس نماز سے بہتر ہے جو اول وقت میں یعنی فرادیٰ یعنی تنہا پڑھی جائے اور وقت فضیلت کے بعد پڑھی جانے والی جماعت، کا فضیلت کے بعد پڑھی جانے والی فرادیٰ سے بہتر ہونا معلوم نہیں۔

مسئلہ(۷۶۲): جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جانے لگے تو مستحب ہے کہ جس شخص نے تنہا نماز پڑھی ہو وہ دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھے اور اگر اسے بعد میں پتا چلے کہ اس کی پہلی نماز باطل تھی تو دوسری نماز کافی ہے۔

مسئلہ(۷۶۳): جس شخص کو نماز میں اس قدر وسوسہ ہوتا ہو کہ اس نماز کے باطل ہونے کا موجب بن جاتا ہو اور صرف جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے اسے وسوسہ سے نجات ملتی ہو تو ضروری ہے کہ وہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے۔

مسئلہ(۷۶۴): اگر باپ یا ماں اپنی اولاد کو حکم دیں کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے۔البتہ جب بھی والدین کی طرف سے کوئی حکم یا روک ٹوک محبت کی وجہ سے ہو اور اس کی مخالفت سے انہیں اذیت ہوتی ہو تو اولاد کے لئے ان کے لئے ان کی مخالفت کرنا حرام ہے۔

مسئلہ(۷۶۵): مستحب نماز کسی بھی جگہ احتیاط کی بنا پر جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی جاسکتی لیکن نماز استسقاء جو طلب باراں کے لئے پڑھی جاتی ہے جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں اور اس طرح وہ نماز بھی جماعت کے پڑھ سکتے ہیں جو پہلے واجب رہی ہو اور پھر کسی وجہ سے مستحب ہوگئی ہو، مثلاً نماز عید الفطر اور نماز عید قربان جو امام مہدیؑ کے زمانے تک واجب تھی اور ان کی غیبت کی وجہ سے مستحب ہوگئی ہے۔

مسئلہ(۷۶۶): جس وقت امام جماعت یومیہ نماز میں سے قضا شدہ اپنی یا کسی دوسرے شخص کی ایسی نماز کی قضا پڑھ رہا ہو جس کا قضا ہونا یقینی ہو تو اس کی نماز کی اقتدا کی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی یا دوسرے کی نماز احتیاط پڑھ رہا ہو تو اس کی اقتدا جائز نہیں ہے۔ مگر یہ کہ مقتدی بھی احتیاطاً پڑھ رہا ہو اور امام کی احتیاط کا سبب مقتدی کی بھی احتیاط کا بھی سبب ہو لیکن ضروری نہیں ہے کہ مقتدی کی احتیاط کا دوسرا سبب نہ ہو۔

مسئلہ(۷۶۷): اگر انسان کو علم نہ ہو کہ جو نماز امام پڑھ رہا ہے وہ واجب پنجگانہ نمازوں میں سے ہے یا مستحب نماز ہے تو اس نماز میں امام کی اقتدا نہیں کی جاسکتی ہے۔

مسئلہ(۷۶۸): جماعت کے صحیح ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ امام اور مقتدی کے درمیان اور اسی طرح ایک مقتدی اور دوسرے مقتدی کے درمیان جو اس مقتدی اور امام کے درمیان واسطہ ہو کوئی چیز حائل نہ ہو اور حائل چیز سے مراد وہ چیز ہے جو انہیں ایک دوسرے سے جدا کرے خواہ دیکھنے میں مانع ہو جیسا کہ پردہ یا دیوار وغیرہ یا دیکھنے میں حائل نہ ہو جیسے شیشہ۔ پس اگر نماز کی تمام یا بعض حالتوں میں امام اور مقتدی کے درمیان یا مقتدی اور دوسرے ایسے مقتدی کے درمیان جو اتصال کا ذریعہ ہو کوئی ایسی چیز حائل ہو جائے تو جماعت باطل ہوگی اور جیسا کہ بعد میں ذکر ہوگا عورت اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

مسئلہ(۷۶۹): اگر پہلی صف کے لمبا ہونے کی وجہ سے اس کے دونوں طرف کھڑے ہونے والے لوگ امام جماعت کو نہ دیکھ سکیں تب بھی وہ اقتدا کر سکتے ہیں اور اسی طرح اگر دوسری صفوں میں سے کسی صف کی لمبائی کی وجہ سے اس کے دونوں طرف کھڑے ہونے والے لوگ اپنے سے آگے والی صف کو نہ دیکھ سکیں تب بھی وہ اقتدا کر سکتے ہیں۔

مسئلہ(۷۷۰): اگر جماعت کی صفیں مسجد کے دروازے تک پہنچ جائیں تو جو شخص دروازے کے سامنے صف کے پیچھے کھڑا ہو اس کی نماز صحیح ہے۔ نیز جو اشخاص اس شخص کے پیچھے کھڑے ہو کر امام جماعت کی اقتدا کر رہے ہوں ان کی نماز بھی صحیح ہے بلکہ ان لوگوں کی نماز بھی صحیح ہے جو دونوں طرف کھڑے نماز پڑھ رہے ہوں اور کسی دوسرے مقتدی کے توسط سے جماعت سے متصل ہوں۔

مسئلہ(۷۷۱): جو شخص ستون کے پیچھے کھڑا ہو اگر وہ دائیں یا بائیں طرف سے کسی دوسرے مقتدی کے توسط سے امام جماعت سے اتصال نہ رکھتا ہو تو وہ اقتدا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ (۷۷۲): امام جماعت کے کھڑے ہونے کی جگہ ضروری ہے کہ مقتدی کی جگہ سے زیادہ اونچی نہ ہولیکن اگر معمولی اونچی ہوتو حرج نہیں۔ نیز اگر ڈھلواں زمین ہواور امام اس طرف ہو جو زیادہ بلند ہوتو اگر ڈھلوان زیادہ نہ ہوتو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ (۷۷۳): اگر مقتدی کی جگہ امام کی جگہ سے اونچی ہوتو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر اس قدر اونچی ہو کہ یہ نہ کہا جا سکے کہ وہ ایک جگہ جمع ہوئے ہیں تو جماعت صحیح نہیں ہے۔

امام جماعت کی شرائط:

مسئلہ (۷۷۴): امام جماعت کے لئے ضروری ہے کہ بالغ، عاقل، شیعہ اثنا عشری، عادل اور حلال زادہ ہو اور نماز صحیح پڑھ سکتا ہو نیز اگر مقتدی مرد ہوتو اس کا امام بھی مرد ہونا ضروری ہے اور دس سالہ بچے کی اقتدا صحیح ہونا اگرچہ وجہ سے خالی نہیں، لیکن اشکال سے بھی خالی نہیں ہے۔ عادل ہونے کا مطلب ہے کہ انسان واجبات کو انجام دے اور حرام کاموں کو ترک کرے اور کسی کا حسنِ ظاہر ہی اس کی علامت ہے جب کہ اس کے برخلاف بات کی اطلاع نہ ہو۔

مسئلہ (۷۷۵)؛ جو شخص پہلے ایک امام کو عادل سمجھتا تھا، اگر شک کرے کہ وہ اب بھی اپنی عدالت پر قائم ہے کہ نہیں تب بھی اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔

مسئلہ (۷۷۶): بہتر ہے کہ جو شخص جذام یا برص کا مریض ہو وہ امام جماعت نہ بنے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جس شخص پر شرعی حد جاری ہو چکی ہو اور وہ توبہ بھی کر چکا ہو اس کی اقتدا نہ کی جائے۔

نماز جماعت کے احکام:

مسئلہ (۷۷۷): نماز کی نیت کرتے وقت ضروری ہے کہ مقتدی امام کو معین کرے لیکن امام کا نام جاننا ضروری نہیں اور اگر نیت کرے کہ میں موجودہ امام جماعت کی اقتدا کرتا ہوں تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ (۷۷۸)؛ ضروری ہے کہ مقتدی الحمد اور سورہ کے علاوہ نماز کی سب چیزیں خود پڑھے۔ لیکن اگر اسکی پہلی اور دوسری رکعت امام کی تیسری اور چوتھی رکعت ہوتو ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ بھی پڑھے۔

مسئلہ (۷۷۹): اگر مقتدی نماز صبح، مغرب و عشاء کی پہلی رکعت اور دوسری رکعت میں امام کی الحمد اور سورہ پڑھنے کی آواز سن رہا ہوتو خواہ وہ کلمات کو ٹھیک طرح سے نہ سمجھ سکے ضروری ہے کہ الحمد اور سورہ نہ پڑھے اور اگر امام کی نہ سن پائے تو مستحب ہے کہ الحمد اور سورہ پڑھے، لیکن ضروری ہے کہ آہستہ پڑھے اور اگر سہواً بلند آواز سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ(۷۸۰): اگر مقتدی امام کی الحمد اور اور سورہ کی قرأت کے بعض کلمات سن لے تو جس قدر سن سکے وہ پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ(۷۸۱): اگر مقتدی سہواً الحمد اور سورہ پڑھے یا یہ خیال کرتے ہوئے کہ جو آواز وہ سن رہا ہے وہ امام کی نہیں ہے الحمد اور سورہ پڑھے اور بعد میں اسے پتا چلے کہ امام کی آواز تھی تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ(۷۸۲): اگر مقتدی شک کرے کہ امام کی آواز سن رہا ہے یا نہیں یا کوئی آواز سنے اور یہ نہ جانتا ہو کہ امام کی آواز ہے یا کسی اور کی تو وہ الحمد اور سورہ پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ(۷۸۴) مقتدی کو نماز ظہر کی پہلی اور دوسری رکعت میں احتیاط کی بنا پر الحمد اور سورہ نہیں پڑھنا چاہئے اور مستحب ہے کہ ان کے بجائے کوئی اور ذکر پڑھے۔

مسئلہ(۷۸۵): مقتدی کو تکبیرۃ الاحرام امام سے پہلے نہیں کہنی چاہئے بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک امام تکبیر مکمل نہ کرلئے، مقتدی تکبیر نہ کہے۔

مسئلہ(۷۸۶): اگر مقتدی سہواً امام سے پہلے سلام کہہ دے تو اس کی نماز صحیح ہے اور ضروری نہیں کہ وہ دوبارہ امام کے ساتھ سلام کہے بلکہ اگر جان بوجھ کر بھی امام سے پہلے سلام کہہ دے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ(۷۸۷): اگر مقتدی تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ نماز کی دوسری چیزیں امام سے پہلے پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر مقتدی سن لے یا جان لے کہ امام انہیں کس وقت پڑھتا ہے تو احتیاط مستحب ہے کہ امام سے پہلے نہ پڑھے۔

مسئلہ(۷۸۸): اگر مقتدی بول کر امام سے پہلے رکوع سے سر اٹھا لے اور امام رکوع ہی میں ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ دوبارہ رکوع میں چلا جائے اور امام کے ساتھ ہی سر اٹھائے۔ اس صورت میں رکوع کی زیادتی جو رکن ہے نماز کو باطل نہیں کرتی اور اگر وہ عمداً دوبارہ رکوع میں نہ جائے تو اس کی جماعت احتیاط واجب کی بنا پر باطل ہوجائے گی، البتہ اس کی نماز مسئلہ ۱۴۰۴ میں بتائی گئی تفصیل کے مطابق صحیح ہوگی۔ لیکن وہ اگر دوبارہ رکوع میں جائے اور اس سے پیشتر کہ وہ امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو امام سر اٹھا لے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ(۷۸۹): اگر مقتدی سہواً سر سجدے سے اٹھا لے اور دیکھے کہ امام ابھی سجدے میں ہے تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ دوبارہ سجدے میں چلا جائے اور اگر دونوں سجدوں میں ایسا ہی اتفاق ہوجائے تو دو سجدوں کے زیادہ ہوجانے کی وجہ سے جو کہ رکن ہے نماز باطل نہیں ہوتی۔

مسئلہ(۷۹۰): جو شخص سہواً امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھا لے اگر اسے دوبارہ سجدے میں جانے پر یہ معلوم ہو کہ امام پہلے ہی سر اٹھا چکا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ لیکن اگر دونوں سجدوں میں ایسا ہی اتفاق ہوجائے تو احتیاط کی بنا پر اس کی نماز

باطل ہے۔

جماعت میں امام یا مقتدی کے فرائض:

مسئلہ(۷۹۱): اگر مقتدی صرف ایک مرد ہو تو مستحب ہے کہ وہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہو اور اگر ایک عورت ہو تب بھی مستحب ہے کہ امام کے دائیں طرف کھڑی ہو لیکن ضروری ہے کہ کم از کم اتنا پیچھے کھڑی ہو کہ اس کے سجدہ کرنے کی جگہ امام سے اس کے سجدے کی حالت میں دو زانوں کے فاصلے پر ہو۔ اور اگر ایک مرد اور ایک عورت یا ایک مرد اور چند عورتیں ہوں تو مستحب ہے کہ مرد امام کی دائیں طرف عورت یا عورتیں امام کے پیچھے کھڑی ہوں۔ اگر چند مرد اور ایک یا چند عورتیں ہوں تو مردوں کا امام کے پیچھے اور عورتوں کا مردوں کے پیچھے کھڑا ہونا مستحب ہے۔

نماز جماعت کے مکروہات:

مسئلہ(۷۹۲): اگر جماعت کی صفوں میں جگہ ہو تو انسان کے لئے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

مسئلہ(۷۹۳): مقتدی کا نماز کے اذکار کو اس طرح پڑھنا کہ امام سن لے مکروہ ہے۔

مسئلہ(۷۹۴): جو مسافر ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں قصر کر کے پڑھتا ہو اس کے لئے مکروہ ہے کہ ان نمازوں میں ایسے شخص کی اقتدا کرے جو مسافر نہیں ہے اور جو مسافر نہ ہو اس کے لئے مکروہ ہے کہ ان نمازوں میں کسی مسافر کی اقتدا کرے۔

نماز آیات:

مسئلہ(۷۹۵): نماز آیات جس کے پڑھنے کا طریقہ بعد میں بیان ہوگا، تین چیزوں کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔

(۱) سورج گرہن (۲) چاند گرہن، اگر چہ اس کے کچھ حصے کو ہی گرہن لگے اور خواہ اس کی وجہ سے انسان پر خوف بھی تاری نہ ہوا ہو۔ (۳) زلزلہ، احتیاط واجب کی بنا پر، اگر چہ اس سے بھی کوئی خوف زدہ نہ ہوا ہو۔ البتہ بادلوں کی گرج، بجلی کی کڑک، سرخ و سیاہ آندھی اور انہیں جیسی دوسری آسمانی نشانیاں جن سے اکثر لوگ خوف زدہ ہو جائیں اور اسی طرح زمین کے حادثات مثلاً زمین کا دھنس جانا اور پہاڑوں کا گرنا جن سے اکثر لوگ خوف زدہ ہو جاتے ہیں ان صورتوں میں بھی نماز آیات ترک نہیں کرنا چاہئے۔

مسئلہ(۷۹۶): جن چیزوں کے لئے نماز آیات پڑھنا واجب ہے اگر وہ ایک سے زیادہ وقوع پذیر ہو جائیں تو ضروری ہے کہ ان میں سے انسان ہر ایک کے لئے ایک نماز آیات پڑھے مثلاً سورج کو بھی گرہن لگ جائے اور زلزلہ بھی آ جائے تو

دونوں کے لئے دو الگ نمازیں پڑھنی ضروری ہیں۔

مسئلہ(۷۹۷): جن چیزوں کے لئے نماز آیات پڑھنا واجب ہے وہ جس علاقے میں وقوع پذیر ہوں اور محسوس کی جائیں فقط اسی علاقے کے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ نماز آیات پڑھیں اور دوسرے مقامات کے لوگوں کے لئے اس کا پڑھنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ(۷۹۸)؛ جب سورج یا چاند گرہن لگنے لگے تو نماز آیات کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ اپنی سابقہ حالت پر لوٹ نہ آئیں۔ اگر چہ بہتر یہ ہے کہ اتنی تاخیر نہ کرے کہ گرہن ختم ہونے لگے۔لیکن نماز آیات کی تکمیل سورج یا چاند گرہن ختم ہونے کے بعد بھی کر سکتے ہیں۔

مسئلہ(۷۹۹)؛اگر چاند یا سورج گرہن لگنے کی مدت ایک رکعت نماز پڑھنے کے برابر یا اس سے بھی کم ہو تو جو نماز وہ پڑھ رہا ہے ادا کرے اور یہی حکم ہے اگر ان کے گرہن کی مدت اس سے زیادہ ہو لیکن انسان نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ گرہن ختم ہونے میں ایک رکعت پڑھنے کے برابر یا اس سے کم وقت باقی ہو۔

مسئلہ(۸۰۰):اگر کسی کو یومیہ نماز پڑھتے ہوئے علم ہو جائے کہ نماز آیات کا وقت تنگ ہے اور یومیہ نماز کا وقت بھی تنگ ہو تو ضروری ہے کہ پہلے یومیہ نماز کو تمام کرے اور بعد میں نماز آیات پڑھے اور اگر یومیہ نماز کا وقت تنگ نہ ہو تو اسے توڑ دے اور پہلے نماز آیات اور اس کے بعد یومیہ بجالائے۔

مسئلہ(۸۰۱)؛اگر کسی شخص کو نماز آیات پڑھتے ہوئے علم ہو جائے کہ یومیہ نماز کا وقت تنگ ہے تو ضروری ہے کہ نماز آیات کو چھوڑ دے اور یومیہ نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے اور یومیہ نماز کو تمام کرنے کے بعد اس سے پہلے کہ کوئی ایسا کام کرے جو نماز کو باطل کرتا ہو باقی ماندہ نماز آیات وہیں سے پڑھے جہاں سے چھوڑی تھی۔

مسئلہ(۸۰۲): جب عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو اور سورج یا چاند کو گرہن لگ جائے یا زلزلہ آجائے تو اس پر نماز آیات واجب نہیں ہے اور نہ ہی اس کی قضا ہے۔

نماز آیات پڑھنے کا طریقہ:

مسئلہ(۸۰۳): نماز آیات کی دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں۔اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کرنے کے بعد انسان تکبیر کہے اور ایک دفعہ الحمد اور ایک پورا سورہ پڑھے اور رکوع میں جائے اور پھر رکوع سے سر اٹھائے پھر دوبارہ ایک دفعہ الحمد اور ایک سورہ پڑھے اور پھر رکوع میں جائے۔اس عمل کو پانچ دفعہ انجام دے اور پانچویں رکوع سے قیام کی حالت میں آنے کے بعد دو سجدے بجالائے اور پھر اٹھ کھڑا ہو اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت بجالائے اور تشہد اور

سلام پڑھ کر نماز تمام کرے۔

مسئلہ(۸۰۴): نماز آیات پڑھنے والے کے لئے مستحب ہے کہ رکوع سے پہلے اور اس کے بعد تکبیر کہے اور پانچویں اور دسویں رکوع کے بعد تکبیر کہنا مستحب نہیں بلکہ مستحب ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے

مسئلہ(۸۰۵)؛ دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں، اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے اور اگر قنوت صرف دسویں رکوع سے پہلے پڑھ لیا جائے تب بھی کافی ہے۔

مسئلہ(۸۰۶): اگر کوئی شخص نماز آیات میں شک کرے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں اور کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ(۸۰۷): نماز آیات کا ہر رکوع رکن ہے اور اگر ان میں عمداً کمی یا بیشی کرے تو نماز باطل ہے۔یہی حکم ہے اگر سہواً کمی ہو یا احتیاط کی بنا پر زیادہ ہو۔

عیدالفطر یا عیدقربان کی نمازیں:

مسئلہ(۸۰۸): امام عصر علیہ السلام کے زمانۂ حضور میں عیدالفطر اور عیدقربان کی نمازیں واجب ہیں اور ان کا جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہیں اور ان کا پڑھنا ضروری ہے۔لیکن ہمارے زمانے میں جبکہ امام عصر علیہ السلام غیبت میں ہیں، یہ نمازیں مستحب ہیں اور باجماعت اور فرادیٰ دونوں طرح پڑھی جاسکتیں ہیں۔

مسئلہ(۸۰۹): نماز عیدالفطر وقربان کا وقت عید کے دن طلوع آفتاب سے ظہر تک ہے۔

مسئلہ(۸۱۰): عیدقربان کی نماز سورج چڑھ آنے کے بعد پڑھنا مستحب ہے۔اور عیدالفطر میں مستحب ہے کہ سورج چڑھ آنے کے بعد افطار کیا جائے، فطرہ دیا جائے اور بعد میں نماز عید ادا کی جائے۔

مسئلہ(۸۱۱): عیدالفطر وقربان کی نماز دو رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں الحمد وسورہ کے بعد تین تکبیریں کہی جائیں اور بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں کہے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان ایک قنوت پڑھے اور پانچویں تکبیر کے بعد ایک اور تکبیر کہے اور رکوع میں چلا جائے اور پھر دو سجدے بجالائے اور اٹھ کھڑا ہو اور دوسری رکعت میں چار تکبیریں کہے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان قنوت پڑھے اور چوتھی تکبیر کے بعد ایک اور تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور رکوع کے بعد دو سجدے کرے اور تشہد پڑھے اور سلام کہہ کر نماز کو تمام کردے۔

مسئلہ(۸۱۲): عیدالفطر وقربان کی نماز کے قنوت میں جو دعا اور ذکر بھی پڑھا جائے کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَھْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَھْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَھْلَ التَّقْوٰی وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ ھٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِیْنَ عِیْدًا وَّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ ذُخْرًا وَّ شَرَفًا وَّ کَرَامَةً وَّ مَزِیْدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْهِ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُبِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلَصُوْنَ.

اے خدا، کبریائی اور عظمت والے اور بخشش و جبروت والے اور معافی اور رحمت والے اور تقویٰ اور مغفرت والے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس دن کے واسطہ سے جس کو تو نے مسلمانوں کے لئے عید اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ذخیرہ، شرف، کرامت اور اضافہ قرار دیا ہے کہ تو درود نازل فرما محمد وآل محمد علیہم السلام پر اور مجھ کو داخل کردے ہر اس نیکی میں جس میں محمد وآل محمد علیہم السلام کو داخل کیا ہے اور تو مجھ کو نکال دے ہر اس برائی سے جس سے محمد وآل محمد علیہم السلام کو نکالا ہے، تیرا درود ہو ان پر اور ان سب پر، خدایا میں سوال کرتا ہوں اس نیکی کا جس کا تجھ سے تیرے نیک بندوں نے سوال کیا ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز سے جس سے پناہ چاہی ہے تیرے صالح بندوں نے۔

مسئلہ (۸۱۳): امام عصر علیہ السلام کے زمانۂ غیبت میں اگر عیدالفطر و قربان جماعت سے پڑھی جائے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اس کے بعد دو خطبے پڑھے جائیں اور بہتر یہ ہے کہ عیدالفطر کے خطبے میں فطرے کے احکام بیان ہوں اور عید قربان کے خطبے میں قربانی کے احکام بیان کئے جائیں۔

مسئلہ (۸۱۴): عید کی نماز کے لئے کوئی سورہ مخصوص نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں (الحمد کے بعد) سورۂ شمس (۹۱واں سورہ) پڑھا جائے اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد (سورۂ غاشیہ (۸۸واں سورہ) پڑھا جائے یا پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ (۸۷واں سورہ) اور دوسری رکعت میں سورۂ شمس پڑھا جائے۔

مسئلہ (۸۱۵): نماز عید صحرا میں پڑھنا مستحب ہے لیکن مکہ مکرمہ میں مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں پڑھی جائے

مسئلہ (۸۱۶): مستحب ہے کہ نماز عید کے لئے پیدل اور پابرہنہ اور باوقار طور پر جائیں اور نماز سے پہلے غسل کریں اور سفید عمامہ سر پر باندھیں۔

مسئلہ (۸۱۷): مستحب ہے کہ نماز عید میں زمین پر سجدہ کیا جائے اور تکبیریں کہتے وقت ہاتھوں کو بلند کیا جائے اور جو شخص

نمازعید پڑھ رہا ہوخواہ وہ امام جماعت ہو یا فرادیٰ نماز پڑھ رہا ہو، نماز بلند آواز سے پڑھے۔

مسئلہ(۸۱۸): مستحب ہے کہ عیدالفطر کی رات کو مغرب اور عشاء کے بعد اور عیدالفطر کے دن صبح کے بعد اور نماز عیدالفطر کے بعد یہ تکبیریں کہی جائیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدَانَا۔

مسئلہ(۸۱۹): نمازعید میں بھی دوسری نمازوں کی طرح مقتدی کو چاہئے کہ الحمد اور سورے کے علاوہ نماز کے اذکار خود پڑھے۔

مسئلہ(۸۲۰): اگر مقتدی اس وقت پہنچے جب امام نماز کی کچھ تکبیریں کہہ چکا ہو تو امام کے رکوع میں جانے کے بعد ضروری ہے کہ جتنی تکبیریں اور قنوت اس نے امام کے ساتھ نہیں پڑھیں انہیں پڑھے اور اگر ہر قنوت میں ایک دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہہ دے کافی ہے۔

نماز کے لئے اجیر بنانا:

مسئلہ(۸۲۱): انسان کے مرنے کے بعد ان نمازوں اور دوسری عبادتوں کے لئے جو وہ زندگی میں نہ بجالایا ہو کسی دوسرے شخص کو اجیر بنایا جاسکتا ہے یعنی وہ نمازیں اسے اجرت دے کر پڑھوائی جاسکتیں ہیں اور اگر کوئی شخص بغیر اجرت لئے ان نمازوں اور دوسری عبادتوں کو بجالائے تب بھی صحیح ہے۔

مسئلہ(۸۲۲): انسان بعض مستحب کاموں مثلاً حج وعمرے اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قبور ائمہ علیہم السلام کی زیارات کے لئے زندہ اشخاص کی طرف سے اجیر بن سکتا ہے اور یہ بھی کرسکتا ہے کہ مستحب کام انجام دے کر اس کا ثواب مُردہ یا زندہ کو ہدیہ کردے۔

مسئلہ(۸۲۳): جو شخص میت کی قضا نماز کے لئے اجیر بنے اس کے لئے ضروری ہے کہ یا تو مجتہد ہو یا نماز کو صحیح تقلید کے مطابق صحیح طریقے پر ادا کرے یا احتیاط پر عمل کرے بشرطیکہ موارد احتیاط کو پوری طرح جانتا ہو۔

مسئلہ(۸۲۴): ضروری ہے کہ اجیر نیت کرتے وقت میّت کو معین کرے اور ضروری نہیں کہ میّت کا نام جانتا ہو بلکہ اگر نیت کرے کہ میں یہ نماز اس شخص کے لئے پڑھ رہا ہوں جس کے لئے میں اجیر ہوا ہوں تو کافی ہے۔

مسئلہ(۸۲۵): ضروری ہے کہ اجیر جو عمل بجالائے اس کے لئے نیّت کرے کہ جو کچھ میّت کے ذمے ہے وہ بجالا رہا

ہوں اور اگر اجیر کوئی عمل انجام دے اور صرف ثواب میت کو ہدیہ کردے تو یہ کافی نہیں ہے۔

روزہ کے وجوب کے لئے سات شرائط کا ہونا ضروری ہے: ۱۔ بلوغ ۲۔ کمال عقل ۳۔ صحت ۴۔ اقامت (اقامت عشرہ) ۵۔ شرط اقامت کے لئے ملاح وغیرہ مستثناء ہیں ۶۔ حالت حیض میں نہ ہو ۷۔ حالت نفاس میں نہ ہو

روزہ کی قضا کے اعتبار سے تین شرائط ہیں: ۱۔ بلوغ ۲۔ کمال عقل ۳۔ مسلمان ہونا

روزے کے احکام

روزہ سے مراد ہے کہ خدا کی خوشنودی اور اس کے آگے اظہار تذلل کے لئے انسان اذان صبح سے مغرب تک آٹھ چیزوں سے جو بعد میں بیان کی جائیں گی پرہیز کرے۔

روزے کی نیت:

مسئلہ (۸۲۶): انسان کے لئے روزے کی نیت دل سے گذارنا یا مثلاً یہ کہنا کہ 'میں کل روزہ رکھوں گا' ضروری نہیں بلکہ اس کا ارادہ کرنا کافی ہے کہ وہ بارگاہ الٰہی میں اپنی ذلت کے اظہار کے لئے اذان صبح سے مغرب تک کوئی ایسا کام نہیں کرے گا جس سے روزہ باطل ہو اور یہ یقین حاصل کرنے کے لئے اس تمام وقت میں وہ روزے سے رہا ہے ضروری ہے کہ کچھ دیر اذان صبح سے پہلے اور کچھ دیر مغرب کے بعد بھی ایسے کام کرنے سے پرہیز کرے جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ (۸۲۷): انسان رمضان کی ہر رات کو اس سے اگلے دن کے روزے کی نیت کر سکتا ہے۔

مسئلہ (۸۲۹): رمضان میں روزے کی نیت کا آخری وقت ایک ایسے شخص کے لئے جس کی توجہ ہو، اذان صبح سے پہلے ہے یعنی احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اذان صبح کے وقت جب وہ پرہیز شروع کرے تو ارادے کے ساتھ ہو چاہے وہ ارادہ ناخودآگاہ طور پر اس کے دل میں کہیں موجود ہو۔

مسئلہ (۸۳۰): جس شخص نے ایسا کوئی کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرے تو وہ جس وقت بھی دن میں مستحب روزے کی نیت کرلے اگرچہ مغرب ہونے میں کم وقت ہی رہ گیا ہو، اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ (۸۳۱): جو شخص رمضان کے روزوں اور اسی طرح واجب روزوں میں جن کے دن معین ہیں روزے کی نیت کئے بغیر اذان صبح سے پہلے سو جائے اگر وہ ظہر سے پہلے بیدار ہو جائے اور روزے کی نیت کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اگر وہ ظہر کے بعد بیدار ہوا ہو تو ضروری ہے کہ احتیاط کرتے ہوئے قربت مطلقہ کی نیت سے باقی دن خود کو روزہ باطل کرنے والی

چیزوں سے بچائے اوراس دن کے روزے کی بھی قضا بجالائے۔

مسئلہ(۸۳۲): اگر کوئی شخص قضا یا کفارہ کا روزہ رکھنا چاہے توضروری ہے کہ اس روزے کومعین کرے مثلاً نیت کرے کہ میں قضا کا یا کفارے کا روزہ رکھ رہا ہوں لیکن رمضان میں یہ نیت کرنا ضروری نہیں کہ میں رمضان کا روزہ رکھ رہا ہوں بلکہ اگر کسی کوعلم نہ ہو یا بھول جائے کہ رمضان ہےاور کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تب بھی وہ روزہ رمضان کا روزہ شمار ہوگا نذر اور اس جیسے روزے میں نیت کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ(۸۳۳): اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ رمضان کا مہینہ ہےاور جان بوجھ کر رمضان کے روزے کے علاوہ کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تو وہ روزہ جس کی اس نے نیت کی ہے وہ روزہ شمار نہیں ہوگا اوراسی طرح رمضان کا روزہ بھی شمار نہیں ہوگا اگر وہ نیت قصد قربت کے منافی ہو بلکہ اگر منافی نہ ہوتب بھی احتیاط کی بنا پر وہ روزہ رمضان کا روزہ شمار نہیں ہوگا۔

مسئلہ(۸۳۵): اگر کوئی شخص اذان صبح سے پہلے روزے کی نیت کرنے کے بعد بے ہوش ہوجائے اور پھر اسے دن میں کسی وقت ہوش آجائے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ تمام کرے اوراگر تمام نہ کرے تو اس کی قضا بجا لائے۔

مسئلہ(۸۳۶) اگر کوئی شخص اذان صبح سے پہلے روزے کی نیت کرے اور پھر مست ہوجائے اور پھر اسے دن میں کسی وقت ہوش آجائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس دن کا روزہ تمام کرے اوراس کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ(۸۳۷): اگر کوئی شخص اذان صبح سے پہلے روزے کی نیت کرے اور سو جائے اور مغرب کے بعد بیدار ہو تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ(۸۳۹): اگر کسی شخص کو علم نہ ہو یا بھول جائے کہ رمضان ہے اور ظہر سے پہلے اس امر کی جانب متوجہ ہو اوراس دوران کوئی ایسا کام کر چکا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہے تو اس کا روزہ باطل ہوگا لیکن ضروری ہے کہ مغرب تک کوئی ایسا کام نہ کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور رمضان کے بعد روزے کی قضا بھی کرے۔ اگر ظہر کے بعد متوجہ ہو کہ رمضان کا مہینہ ہے تو احتیاط کی بنا پر رجائً روزے کی نیت کرے اور رمضان کے بعد اس کی قضا بھی کرے اوراگر ظہر سے پہلے متوجہ ہو اور کوئی ایسا کام بھی نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ روزے کی نیت کرے اوراس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ(۸۴۰): اگر کوئی بیمار شخص رمضان کے کسی دن میں ظہر سے پہلے تندرست ہو جائے اوراس نے اس وقت تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ نیت کرے اوراس دن کا روزہ رکھے اوراگر ظہر کے بعد ٹھیک ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے البتہ ضروری ہے کہ اس دن کی قضا کرے۔

مسئلہ(۸۴۱): جس دن کے بارے میں انسان کو شک ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی تاریخ اس دن

کا روزہ رکھنا اس پر واجب نہیں ہے اور اگر روزہ رکھنا چاہے تو رمضان کے روزے کی نیت نہیں کر سکتا لیکن نیت کرے کہ اگر رمضان ہے تو رمضان کا روزہ ہے اور اگر رمضان نہیں ہے تو قضا روزہ یا اسی جیسا کوئی اور روزہ ہے تو بعید نہیں کہ اس کا روزہ صحیح ہو لیکن بہتر یہ ہے کہ قضا روزے وغیرہ کی نیت کرے اور اگر بعد میں پتا چلے کہ رمضان تھا تو رمضان کا روزہ شمار ہوگا لیکن اگر نیت صرف روزے کی کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ رمضان تھا تب بھی کافی ہے۔

مسئلہ (۸۴۲): اگر کسی معین واجب روزے کے بارے میں مثلاً رمضان کے روزے کے بارے میں انسان مذبذب ہو کہ اپنے روزے کو باطل کرے یا نہ کرے یا روزے کو باطل کرنے کا قصد کرے تو اگر دوبارہ روزے کی نیت نہ کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس دن کا روزہ پورا کرے اور اور بعد میں اس کی قضا کرے۔

مبطلات روزہ:

مسئلہ (۸۴۳): آٹھ چیزیں روزے کو باطل کر دیتی ہیں:

۱۔ کھانا اور پینا، ۲۔ جماع کرنا، ۳۔ استمناء یعنی مرد اپنے ہاتھ یا کسی دوسرے ذریعے سے جماع کے علاوہ کوئی ایسا فعل کرے جس کے نتیجے میں منی خارج ہو۔ عورتوں میں اس کیفیت کا تزکرہ مسئلہ ۳۴۵ میں بیان ہو چکا ہے۔، ۴۔ اللہ تعالیٰ رسول اسلامؐ یا ائمہ طاہرینؑ سے احتیاط واجب کی بنا پر کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا، ۵۔ غبار حلق تک پہنچانا احتیاط واجب کی بنا پر، ۶۔ اذان صبح تک جنابت، حیض یا نفاس کی حالت پر باقی رہنا، ۷۔ کسی سیال چیز سے (حقنہ) یا انیما لینا، ۸۔ قے کرنا

۱۔ کھانا اور پینا:

مسئلہ (۸۴۴): اگر روزے دار اس امر کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے کہ روزے سے ہے کوئی چیز جان بوجھ کر کھائے یا پئے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے، قطع نظر وہ چیز ایسی ہو جسے عموماً کھایا یا پیا جاتا ہو مثلاً روٹی اور پانی یا ایسی ہو جسے عموماً کھایا یا پیا نہ جاتا ہو مثلاً مٹی اور درخت کا شیرہ، اور خواہ کم ہو یا زیادہ حتیٰ کہ اگر روزہ دار ٹوتھ برش منہ سے نکالے اور دوبارہ منہ میں لے جائے اور اس کی تری نگل لے تب بھی روزہ باطل ہو جاتا ہے سوائے اس کے کہ اس کی تری لعاب دہن میں گھل مل کر اس طرح غائب ہو جائے کہ اسے بیرونی تری نہ کہا جا سکے۔

مسئلہ (۸۴۵): جب روزے دار کھانا کھا رہا ہو اور اسے معلوم ہو جائے کہ صبح ہو گئی ہے تو ضروری ہے کہ جو لقمہ منہ میں ہو اسے اگل دے اور اگر جان بوجھ کر وہ لقمہ نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اس حکم کے مطابق جس کا ذکر بعد میں ہوگا اس پر کفارہ بھی واجب ہے۔

مسئلہ(۸۴۶): اگر روزے دار غلطی سے کوئی چیز کھالے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ(۸۴۷): انجکشن اور ڈرپ سے روزہ باطل نہیں ہوتا، چاہے انجکشن تقویت پہنچانے والا اور ڈرپ گلوکوز وغیرہ ہی کیوں نہ ہو۔ دمے کی بیماری میں استعمال ہونے والا اسپرے اگر دوا کو صرف پھیپڑوں تک پہنچائے تو اس سے بھی روزہ باطل نہیں ہوتا چاہے اس کا ذائقہ گلے میں محسوس ہو۔ ناک میں ڈالی جانے والی دوا اگر گلے تک نہ پہنچے تو اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ(۸۴۸): اگر روزے دار دانتوں کی ریخوں میں پھنسی ہوئی کوئی چیز عمداً نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے۔

مسئلہ(۸۴۹): جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اس کے لئے اذان صبح سے پہلے دانتوں میں خلال کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر اسے علم ہو کہ جو غذا دانتوں کے ریخوں میں رہ گئی ہے وہ دن کے وقت پیٹ میں چلی جائے گی تو خلال کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۸۵۰): منہ کا پانی نگلنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا خواہ ترشی وغیرہ کے تصور سے ہی منہ میں پانی بھر آیا ہو۔

مسئلہ(۸۵۱): سر اور سینے کا بلغم جب تک منہ کے اندر والے حصے تک نہ پہنچے اسے نگلنے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ اگر منہ میں آجائے تو احتیاط مستحب ہے کہ اسے نہ نگلے۔

مسئلہ(۸۵۲): اگر روزے دار کو اتنی پیاس لگے کہ اسے پیاس سے مرجانے کا خوف ہوجائے یا اسے نقصان کا اندیشہ ہو یا اتنی سختی اٹھانا پڑے جو اس کے لئے ناقابل برداشت ہو تو اتنا پانی پی سکتا ہے کہ ان امور کا خوف ختم ہوجائے بلکہ اگر موت اور اس جیسی چیز کا خوف ہو تو پانی پینا واجب ہے لیکن اس کا روزہ باطل ہوجائے گا اور اگر رمضان ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ اس سے زیادہ پانی نہ پئے اور دن کے باقی حصے میں وہ کام کرنے سے پرہیز کرے جس سے روزہ باطل ہوجاتا ہے۔

مسئلہ(۸۵۳): بچے یا پرندے کو کھلانے کے لئے غذا کا چبانا یا غذا کا چکھنا اور اسی طرح کے کام کرنا جس میں عموماً غذا حلق تک نہیں پہنچتی خواہ وہ اتفاقاً حلق تک پہنچ جائے تو وہ روزے کو باطل نہیں کرتی۔ لیکن اگر انسان شروع سے جانتا ہو کہ یہ غذا حلق تک پہنچ جائے گی تو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے اور ضروری ہے کہ اس کی قضا بجالائے اور کفارہ بھی اس پر واجب ہے۔

مسئلہ(۸۵۴): انسان کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑ سکتا لیکن اگر کمزوری اس حد تک ہو کہ عموماً برداشت نہ ہوسکے تو پھر روزہ چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۔ جماع:

مسئلہ(۸۵۵): جماع روزے کو باطل کردیتا ہے خواہ عضو تناسل سپاری تک ہی داخل ہو اور منی بھی خارج نہ ہوئی ہو۔

مسئلہ(۸۵۶): اگر آلہ تناسل سپاری سے کم داخل ہو اور منی بھی خارج نہ ہو تو روزہ باطل نہیں ہوتا لیکن جس شخص کی ختنہ گاہ نہ ہو اگر اس سے بھی کم مقدار میں داخل کرے گا تو روزہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ(۸۵۷): اگر کوئی شخص عمداً جماع کا ارادہ کرے اور پھر شک کرے کہ سپاری کے برابر دخول ہوا تھا یا نہیں تو اس کا حکم مسئلہ نمبر ۸۴۲ کو دیکھ کر معلوم کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اگر روزہ باطل کرنے والا کام انجام نہ دیا ہو تو کسی بھی صورت میں کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ(۸۵۸): اگر کوئی شخص بھول جائے کہ روزے سے ہے اور جماع کرے یا اسے جماع پر اس طرح مجبور کیا جائے کہ اس کا اختیار باقی نہ رہے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا البتہ اگر جماع کی حالت میں اسے یاد آ جائے کہ روزے سے ہے یا مجبوری ختم ہو جائے تو ضروری ہے کہ فوراً جماع ترک کر دے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

۳۔ استمناء:

مسئلہ(۸۵۹): اگر کوئی شخص استمناء کرے (استمناء کے معنی مسئلہ ۱۵۵۳ میں بتائے جا چکے ہیں) تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ(۸۶۰): اگر بے اختیاری کی حالت میں کسی کی منی خارج ہو جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہے۔

مسئلہ(۸۶۱): اگر روزے دار کو علم ہو کہ اگر دن میں سوئے گا تو اسے احتلام ہو جائے گا یعنی سوتے میں اس کی منی خارج ہو جائے گی تب بھی اس کے لئے سونا جائز ہے خواہ نہ سونے کی صورت میں اسے کوئی تکلیف نہ بھی ہو اور اگر اسے احتلام ہو جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔

مسئلہ(۸۶۲): اگر روزے دار منی خارج ہوتے وقت نیند سے بیدار ہو جائے تو اس پر واجب نہیں کہ منی کو نکلنے سے روکے۔

مسئلہ(۸۶۳): جس روزے دار کو احتلام ہو گیا ہو وہ پیشاب کر سکتا ہے خواہ اسے یہ علم ہو کہ پیشاب کرنے سے باقی ماندہ منی بھی باہر آ جائے گی۔

مسئلہ(۸۶۴): جب روزے دار کو احتلام ہو جائے، اگر اسے معلوم ہو کہ منی نالی میں رہ گئی ہے اور اگر غسل سے پہلے پیشاب نہیں کرے گا تو غسل کے بعد منی اس کے جسم سے خارج ہوگی تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ غسل سے پہلے پیشاب کرے۔

مسئلہ(۸۶۵): جو شخص منی نکالنے کے ارادے سے چھیڑ چھاڑ اور دل لگی کرے لیکن اس کی منی نہ نکلے تو اگر دوبارہ روزے کی نیت نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے اور اگر دوبارہ روزے کی نیت کر لے تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ

روزے کو تمام کرے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ(۸۶۶): اگر روزے دار منی نکالنے کے ارادے کے بغیر مثال کے طور پر اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ اور ہنسی مذاق کرے اور اسے اطمینان ہو کہ منی خارج نہیں ہوگی تو اگر اتفاقاً منی خارج ہو جائے، اس کا روزہ صحیح ہے۔ البتہ اگر اسے اطمینان نہ ہو تو اس صورت میں جب منی خارج ہوگی تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۴۔ خدا اور رسول اور ائمہ علیہم السلام پر بہتان باندھنا:

مسئلہ(۸۶۸): اگر روزے دار زبان سے یا لکھ کر یا اشارے سے یا کسی اور طریقہ سے اللہ تعالیٰ یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ائمہ علیہم السلام میں سے کسی سے جان بوجھ کر کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو اگر چہ وہ فوراً کہہ دے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یا توبہ کرلے تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہے اور احتیاط مستحب کی بنا پر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور تمام انبیائے مرسلینؑ اور ان کے جانشینوں سے بھی کوئی جھوٹی بات منسوب کرنے کا یہی حکم ہے۔

مسئلہ(۸۶۹): اگر (روزے دار) کوئی ایسی روایت نقل کرنا چاہے جس کے قطعی ہونے کی دلیل نہ ہو اور اس کے بارے میں اسے یہ علم نہ ہو کہ سچ ہے یا جھوٹ تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اسے نقل کرتے ہوئے بیان کرے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ائمہ علیہم السلام سے بلا واسطہ طور پر نسبت نہ دے۔

مسئلہ(۸۷۰): اگر (روزے دار) کسی چیز کے بارے میں اعتقاد رکھتا ہو کہ وہ واقعی قول خدا یا قول پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اسے اللہ تعالیٰ یا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ جھوٹ تھا تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ(۸۷۱) اگر روزے دار کسی چیز کے بارے میں یہ جانتے ہوئے کہ جھوٹ ہے، اسے اللہ تعالیٰ یا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب کرے اور بعد میں اسے پتا چلے کہ جو کچھ اس نے کہا تھا وہ درست تھا، اگر اسے معلوم تھا کہ یہ کام روزے کو باطل کر دیتا ہے تو احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ روزے کو تمام کرے اور اس کی قضا بھی بجالائے۔

مسئلہ(۸۷۲) اگر روزے دار کسی ایسے جھوٹ کو جو خود روزے دار نے نہیں بلکہ کسی دوسرے نے گھڑا ہو جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ائمہ علیہم السلام سے منسوب کر دے تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ لیکن اگر جس نے جھوٹ گھڑا ہو اس کا قول نقل کرے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ(۸۷۳) اگر روزے دار سے سوال کیا جائے کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے اور وہ عمداً جہاں جواب نہیں دینا چاہئے وہاں اثبات میں دے اور جہاں اثبات میں دینا چاہئے وہاں عمداً نفی میں جواب دے تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ(۸۷۴)اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول درست نقل کرے اور بعد میں کہے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے یا رات کو کوئی جھوٹی بات ان سے منسوب کرے اور دوسرے دن جب کہ روزہ رکھا ہو کہے کہ جو کچھ میں نے گذشتہ رات کہا تھا وہ درست ہے تو احتیاط کی بنا پر اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔سوائے اس کے کہ وہ اس بات کی اسی وقت کی کیفیت کی اطلاع دے رہا ہو۔

۵۔غبار کو حلق تک پہنچانا:

مسئلہ(۸۷۵):احتیاط واجب کی بنا پر گاڑھے غبار کا حلق تک پہنچانا روزے کو باطل کر دیتا ہے خواہ غبار کسی ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حلال ہو مثلاً آٹا یا کسی ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حرام ہو مثلاً مٹی۔

مسئلہ(۸۷۶):غیر کثیف غبار (جو غبار گاڑھا نہ ہو) حلق تک پہنچانے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ(۸۷۷):احتیاط واجب یہ ہے کہ روزے دار سگریٹ اور تمباکو وغیرہ کا دھواں بھی حلق تک نہ پہنچائے۔

مسئلہ(۸۷۸):پورا سر پانی میں ڈبونے سے روزہ باطل نہیں ہوتا مگر یہ شدید مکروہ ہے۔

اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں رہنا:

مسئلہ(۸۷۹):اگر جنب شخص رمضان میں جان بوجھ کر اذان صبح تک غسل نہ کرے یا جس شخص کا فریضہ تیمّم ہو اور وہ جان بوجھ کر تیمّم نہ کرے تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ پورا کرے اور پھر ایک دن اور روزہ رکھے اور چونکہ یہ طے نہیں ہے کہ یہ دوسرا روزہ قضا ہے یا سزا لھٰذا رمضان کا اس دن کا روزہ بھی مافی الذمہ کی نیت سے رکھے اور رمضان کے بعد بھی جس دن روزہ رکھے اس دن قضا کی نیت نہ کرے۔

مسئلہ(۸۸۰):جو شخص رمضان کے روزے کی قضا کرنا چاہتا ہو اگر جان بوجھ کر صبح کی اذان تک جنب رہے تو اس دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا۔ہاں اگر جان بوجھ کر نہ رکھ سکتا ہے۔اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ اسے ترک کر دے۔

مسئلہ(۸۸۱):اگر جنب شخص رمضان کے روزوں اور ان کی قضا کے علاوہ کسی بھی واجب اور مستحب روزے میں جان بوجھ کر اذان صبح تک غسل نہ کرے تو اس دن کا روزہ رکھ سکتا ہے۔

مسئلہ(۸۸۲):اگر کوئی شخص رمضان کی کسی رات میں جنب ہو جائے تو اگر وہ عمداً غسل نہ کرے حتیٰ کہ وقت تنگ ہو جائے تو ضروری ہے کہ تیمّم کرے اور روزہ رکھے،اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ(۸۸۳):اگر ایک ایسا شخص اپنے آپ کو جنب کر لے جس کے پاس رمضان کی رات میں غسل اور تیمّم میں سے

کسی کے لئے وقت نہ ہوتو اس کا روزہ باطل ہے اور اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

مسئلہ (۸۸۴): اگر کوئی شخص رمضان کی رات میں جنب ہو اور یقین یا اطمینان رکھتا ہو کہ اگر سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور اس کا مصمم ارادہ ہو کہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرے گا اور اس ارادے سے سو جائے اور اس ارادے کے ساتھ سو جائے اور اذان تک سوتا رہے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ (۸۸۵): اگر کوئی شخص رمضان کی رات میں جنب ہو اور اسے اطمینان نہ ہو کہ اگر سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور وہ اس بات سے غافل ہو کہ بیدار ہونے کے بعد اس پر غسل کرنا ضروری ہے تو اس صورت میں جبکہ وہ سو جائے اور صبح کی اذان تک سویا رہے تو احتیاط کی بنا پر اس کی قضا واجب ہو جاتی ہے۔

مسئلہ (۸۸۶): اگر کوئی شخص رمضان کی رات میں جنب ہو اور اسے یقین یا احتمال اس بات کا ہو کہ اگر وہ سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور وہ بیدار ہونے کے بعد غسل نہ کرنا چاہتا ہو تو اس صورت میں جبکہ وہ سو جائے اور بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ مکمل کرے اور قضا اور کفارہ اس کے لئے لازم ہے۔ اسی طرح اگر اس تردد میں بیدار ہونے کے بعد غسل کرے یا نہ کرے تو احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے۔

مسئلہ (۸۸۷): اگر جنب رمضان کی کسی رات میں سو کر جاگ اٹھے اور اسے یقین ہو یا اس بات کا احتمال ہو کہ اگر دوبارہ سو گیا تو صبح کی اذان سے پہلے بیدار ہو جائے گا اور وہ مصمم ارادہ بھی رکھتا ہو کہ بیدار ہونے کے بعد غسل کرے گا اور دوبارہ سو جائے اور اذان تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ قضا کرے اور اگر دوسری نیند سے بیدار ہو جائے اور تیسری دفعہ سو جائے اور صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے اور احتیاط مستحب کی بنا پر کفارہ بھی دے۔

مسئلہ (۸۸۸): جس نیند میں انسان کو احتلام ہو وہ اس کی پہلی نیند سمجھی جائے گی لھذا اگر ایک بار ہونے کے بعد سوئے اور صبح کی اذان تک بیدار نہ ہو تو جیسا کہ پچھلے مسئلے میں بتایا گیا ضروی ہے کہ اس دن کا روزہ قضا کرے۔

مسئلہ (۸۸۹): اگر کسی روزے دار کو دن میں احتلام ہو جائے تو اس پر فوراً غسل کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ (۸۹۰): اگر کوئی شخص رمضان میں صبح کی اذان کے بعد جاگے اور یہ دیکھے کہ اسے احتلام ہو گیا ہے تو اگرچہ اسے معلوم ہو کہ یہ احتلام اذان سے پہلے ہوا ہے اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ (۸۹۱): اگر رمضان کے روزوں میں عورت صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہو جائے اور عمداً غسل نہ کرے یا اس کا فریضہ تیمّم کرنا ہو اور تیمّم نہ کرے تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ پورا کرے اور اس کی قضا بھی کرے۔ رمضان کی قضا میں اگر جان بوجھ کر یا تیمّم نہ کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس دن کا روزہ نہیں رکھ سکتی

مسئلہ(۸۹۲): جو عورت رمضان کی شب میں حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے، اگر جان بوجھ کر غسل نہ کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہوجائے تو ضروری ہے کہ تیمّم کرے اور اس کا اس دن کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ(۸۹۳): اگر کوئی عورت رمضان میں صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے اور غسل کے لئے وقت نہ ہو تو ضروری ہے کہ تیمّم کرے اور صبح کی اذان تک بیدار رہنا ضروری نہیں ہے۔ جس جنب شخص کا فریضہ تیمّم ہو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ(۸۹۴): اگر کوئی عورت صبح کی اذان کے بعد حیض یا نفاس کے خون سے پاک ہوجائے اور اس کے غسل یا تیمّم میں کسی کا وقت نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ(۸۹۵): اگر کوئی عورت صبح کی اذان کے بعد حیض یا نفاس کے خون سے پاک ہوجائے یا دن میں اسے حیض یا نفاس کا خون آجائے تو اگر چہ یہ خون اسے مغرب کے قریب ہی کیوں نہ آئے اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ(۸۹۶): اگر عورت رمضان میں صبح کی اذان سے پہلے حیض یا نفاس سے پاک ہوجائے اور غسل کرنے میں کوتاہی کرے اور صبح کی اذان تک غسل نہ کرے اور وقت تنگ ہونے کی صورت میں تیمّم بھی نہ کرے تو جیسے کہ گزر چکا ہے، ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ پورا کرے اور قضا بھی کرے لیکن اگر کوتاہی نہ کرے مثلاً منتظر ہو کہ زنانہ حمام میسر آجائے خواہ اس مدت میں وہ تین دفعہ سوئے اور صبح کی اذان تک غسل نہ کرے اور تیمّم کرنے میں بھی کوتاہی نہ کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ(۸۹۷): جو عورت استحاضۂ کثیرہ کی حالت میں ہو اگر وہ اپنے غسلوں کو اس تفصیل کے ساتھ نہ بجالائے جس کا ذکر مسئلہ ۳۶۲ میں کیا گیا ہے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔ ایسے ہی استحاضۂ متوسطہ میں اگر چہ عورت نہ بھی کرے، اس کا روزہ صحیح ہے۔

۷۔ حقنہ (انیما) لینا:

مسئلہ(۸۹۸): سیال چیز سے حقنہ (انیما) اگر چہ بہ امر مجبوری اور علاج کی غرض سے لیا جائے روزے کو باطل کر دیتا ہے۔

۸۔ قے کرنا:

مسئلہ(۸۹۹): اگر روزے دار جان بوجھ کر قے کرے تو اگر چہ وہ بیماری کی وجہ سے ایسا کرنے پر مجبور ہو اس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے لیکن سہواً بے اختیار ہو کر قے کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ(۹۰۰): اگر روزہ دار قے روک سکتا ہو جبکہ اسے طبیعی نظام کے تحت قے آرہی ہو تو اسے روکنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ(۹۰۱): اگر کسی روزے دار کو یقین ہو کہ ڈکار لینے کی وجہ سے کوئی چیز اس کے حلق سے باہر آجائے گی، چنانچہ اگر اسے قے کرنا کہا جا سکے تو ضروری ہے کہ جان بوجھ کر ڈکار نہ لے۔لیکن اگر اسے یقین نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

ان چیزوں کے احکام جو روزے کو باطل کرتی ہیں:

مسئلہ(۹۰۲): اگر انسان جان بوجھ کر اور اختیار کے ساتھ کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اگر ایسا کام جان بوجھ کر نہ کرے تو پھر اشکال نہیں لیکن اگر جنب ہو جائے اور اس تفصیل کے مطابق جو مسئلہ(۸۸۶) میں بیان کی گئی ہیں صبح کی اذان تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔ چنانچہ اگر انسان نہ جانتا ہو کہ جو باتیں بتائی گئیں ہیں ان میں سے بعض روزے کو باطل کرتی ہیں تو جبکہ نہ وہ جاہل قاصر ہو اور نہ ہی کسی قسم کے تردد میں ہو یا یہ کہ شرعی حجت پر اعتماد رکھتا ہو اور کھانے پینے اور جماع کے علاوہ ان افعال میں سے کسی فعل کو انجام دے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

مسئلہ(۹۰۳): اگر روزے دار سہواً کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اس کا روزہ باطل ہو گیا ہے دوبارہ عمداً کوئی اور ایسا ہی کام کرے تو پچھلے مسئلے میں بیان شدہ حکم اس پر جاری ہوگا۔

مسئلہ(۹۰۴): اگر کوئی چیز زبردستی روزے دار کے حلق میں انڈیل دی جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوتا۔لیکن اگر اسے مجبور کیا جائے کہ اپنے روزے کو کھانے پینے یا جماع کے ذریعہ باطل کرے، مثلاً اسے کہا جائے کہ اگر تم غذا نہیں کھاؤ گے تو ہم تمہیں مالی یا جانی نقصان پہنچائیں گے اور وہ نقصان سے بچنے کے لئے اپنے آپ کچھ کھالے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا اور ان تینوں چیزوں کے علاوہ بھی احتیاط کی بنا پر روزہ باطل ہو جائے گا۔

وہ چیزیں جو روزے دار کے لئے مکروہ ہیں:

مسئلہ(۹۰۵): روزے دار کے لئے کچھ چیزیں مکروہ ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں

(۱) آنکھ میں دوا ڈالنا اور سرمہ لگانا جب کہ اس کا مزہ یا بو حلق میں پہنچے۔

(۲) ہر ایسا کام کرنا جو کمزوری کا باعث ہو مثلاً خون دینا اور حمام جانا۔

(۳) ناک میں دوا ڈالنا جب کہ یہ علم نہ ہو کہ حلق تک پہنچے گی اور اگر یہ علم ہو کہ حلق تک پہنچے گی تو اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔

(۴) خوشبودار پودں کو سونگھنا۔

(۵) عورت کا پانی میں بیٹھنا۔

(۶) شیاف استعمال کرنا یعنی کسی خشک چیز سے انیما لینا۔

(۷) جو لباس پہن رکھا ہوا سے تر کرنا۔

(۸) دانت نکلوانا اور ہر وہ کام جس کی وجہ سے منہ سے خون نکلے۔

(۹) تر لکڑی سے مسواک کرنا۔

(۱۰) بلاوجہ پانی یا اور کوئی سیال چیز منہ میں ڈالانا۔

اور یہ بھی مکروہ ہے کے منی نکالنے کے قصد کے بغیر انسان اپنی بیوی کا بوسہ لے یا کوئی شہوت انگیز کام کرے۔

ایسے مواقع جس میں روزے کی قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوجاتے ہیں:

مسئلہ (۹۰۶): اگر کوئی شخص رمضان کے روزے کو کھانے، پینے، جماع۔ استمناء یا جنابت پر باقی رہنے کی وجہ سے باطل کرے جب کہ اور ناچاری کی بنا پر نہیں بلکہ عمداً اور اختیار سے ایسا کیا ہو تو اس پر قضا کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہوگا اور جو کوئی متذکرہ امور کے علاوہ کسی اور طریقے سے روزہ باطل کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ قضا کے علاوہ کفارہ بھی دے۔

مسئلہ (۹۰۷): جن امور کا ذکر کیا گیا ہے اگر ان میں سے کسی فعل کو انجام دے جب کہ اسے پختہ یقین ہو کہ اس عمل سے اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔ یہی حکم اس شخص کا ہے جسے معلوم ہی نہ ہو کہ اس پر روزہ واجب ہے جیسے وہ بچے جو بلوغ کے بعد ابتدائی دنوں میں ہوں۔

روزے کا کفارہ:

مسئلہ (۹۰۸): رمضان کا روزہ توڑنے کے کفارے کے طور پر ضروری ہے کہ انسان ایک غلام آزاد کرے یا اس طریقے کے مطابق جو اگلے مسئلے میں بیان کیا جائے گا دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کھانا کھلائے یا ہر فقیر ایک مد تقریباً ۴/۳ کلو طعام یعنی گندم یا جو یا روٹی وغیرہ دے اور اگر یہ افعال انجام دینا اس کے لئے ممکن نہ ہو تو، توبہ و اسغفار کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جس وقت (کفارہ دینے کے) قابل ہو جائے کفارہ دے۔

مسئلہ (۹۰۹): جو شخص رمضان کے روزے کے کفارے کے طور پر دو ماہ روزہ رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ ایک پورا مہینہ اور اس سے اگلے مہینے کے ایک دن تک مسلسل روزے رکھے اور باقی ماندہ روزے مسلسل نہ بھی رکھے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ (۹۱۰): جو شخص رمضان کے روزے کے کفارے کے طور پر دو ماہ روزے رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ وہ روزے

ایسے وقت نہ رکھے جس کے بارے میں وہ جانتا ہو کہ ایک مہینے اور ایک دن کے درمیان عید قربان کی طرح کوئی دن ایسا آجائے گا جس کا روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ(۹۱۱): جس شخص کو مسلسل روزے رکھنے ضروری ہیں اگر ان کے بیچ میں بغیر عذر کے ایک دن روزہ نہ رکھے تو ضروری ہے کہ دوبارہ از سرنو روزے رکھے۔

مسئلہ(۹۱۲): اگر ان دنوں کے درمیان جس میں مسلسل روزے رکھنے ضروری ہیں، روزے دار کو کوئی غیر اختیاری عذر پیش آجائے، مثلاً حیض، یا نفاس یا ایسا سفر جسے اختیار کرنے پر وہ مجبور ہو تو عذر کے دور ہونے کے بعد روزوں کا از سرنو رکھنا اس کے لئے واجب نہیں بلکہ عذر کے دور ہونے کے بعد باقی ماندہ روزے رکھے۔

مسئلہ(۹۱۳): اگر کوئی شخص حرام چیز سے اپنا روزہ باطل کردے خواہ وہ چیز بذات خود حرام ہو جیسے شراب اور زنا یا کسی وجہ سے حرام ہو جائے جیسے کہ حلال غذا جس کا کھانا انسان کے لئے کسی کلی ضرر کا باعث ہو یا وہ اپنی بیوی سے حالت حیض میں مجامعت کرے تو ایک کفارہ کافی ہے۔ لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ مجموعاً کفارہ دے۔ یعنی ایک غلام آزاد کرے اور دو مہینے روزے رکھے اور ساٹھ فقیروں کو پیٹ بھر کھانا کھلائے یا ان میں سے ہر فقیر کو ایک مد گندم یا جو یا روٹی وغیرہ دے اگر یہ تینوں چیزیں اس کے لئے ممکن نہ ہوں تو ان میں سے جو کفارہ ممکن ہو، دے۔

مسئلہ(۹۱۴): اگر روزے دار جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی جھوٹی بات منسوب کرے تو اگرچہ اس پر کفارہ واجب نہیں لیکن احتیاط مستحب ہے کہ کفارہ دے۔

مسئلہ(۹۱۵): اگر روزے دار رمضان کے ایک دن میں کئی دفعہ کھائے، پیئے یا جماع یا استمناء کرے تو ان سب کے لئے ایک کفارہ کافی ہے۔

مسئلہ(۹۱۶): اگر روزے دار جماع کے علاوہ کوئی دوسرا ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور پھر اپنی زوجہ سے مجامعت بھی کرے تو دونوں کے لئے ایک کفارہ کافی ہے۔

مسئلہ(۹۱۷): اگر روزے دار کوئی ایسا کام کرے جو حلال ہو اور روزے کو باطل کرتا ہو، مثلاً پانی پی لے اور اس کے بعد دوسرا ایسا کام کرے جو حرام ہو اور روزے کو باطل کرتا ہو، مثلاً حرام غذا کھالے تو ایک کفارہ کافی ہے۔

مسئلہ(۹۱۸): اگر روزے دار ڈکار لے اور کوئی چیز اس کے منہ میں آجائے تو وہ اگر جان بوجھ کر نگل لے تو بر بنائے احتیاط واجب، اس کا روزہ باطل ہے اور ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے اور کفارہ بھی اس پر واجب ہو جاتا ہے اور اگر اس چیز کا کھانا حرام ہو، مثلاً ڈکار لیتے وقت خون یا ایسی خوارک جو غذا کی تعریف میں نہ آتی ہو اس کے منہ میں آجائے اور وہ جان بوجھ کر نگل لے تو بہتر ہے کہ مجموعی کفارہ دے۔

مسئلہ(۹۱۹) اگر کوئی شخص منت مانے کہ ایک خاص دن روزہ رکھے گا تو اگر وہ اس دن جان بوجھ کر اپنے روزے کو باطل کردے تو ضروری ہے کہ کفارہ دے اور اس کا کفارہ اسی طرح ہے جیسے کہ منت توڑنے کا کفارہ ہے۔

مسئلہ(۹۲۰): اگر روزے دار ایک ایسے شخص کے کہنے پر جو کہے کہ مغرب کا وقت ہو گیا ہے لیکن جس کے کہنے سے اطمینان نہ حاصل ہوا ہو، روزہ افطار کرلے اور بعد میں پتا چلے کہ مغرب کا وقت نہیں ہوا یا شک کرے کہ مغرب کا وقت ہوا ہے یا نہیں تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جاتے ہیں اور اگر وہ یہ سمجھتا تھا کہ اس کی بات حجت ہے تو اس پر صرف قضا واجب ہے۔

مسئلہ(۹۲۱): اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ آج رمضان کی پہلی تاریخ ہے اور وہ جان بوجھ کر روزہ توڑ دے لیکن بعد میں اسے پتا چلے کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ(۹۲۲): اگر روزے دار رمضان میں جماع پر اپنی بیوی کو مجبور کرے اور جماع کے دوران عورت بھی جماع پر راضی ہو جائے تو دونوں پر ایک ایک کفارہ واجب ہو جاتا ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مرد دو کفارے دے۔

مسئلہ(۹۲۳): جو شخص رمضان کے روزے کی قضا کرے اگر وہ ظہر کے بعد جان بوجھ کر کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے دس فقیروں کو فرداً فرداً ایک مد کھانا دے اگر نہ دے سکتا ہو تو تین روزے رکھے۔

مسئلہ(۹۲۴): ضروری ہے کہ انسان کفارہ دینے میں کوتاہی نہ کرے لیکن فوری طور پر دینا بھی ضروری نہیں۔

وہ صورتیں جس میں فقط روزے کی قضا واجب ہے:

مسئلہ(۹۲۵): جو صورتیں بیان ہو چکی ہیں ان کے علاوہ ان چند صورتوں میں انسان پر صرف روزے کی قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

(۱) ایک شخص رمضان کی رات میں جنب ہو جائے اور جیسا کہ مسئلہ ۸۸۶ میں تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ صبح کی اذان تک دوسری نیند سے بیدار نہ ہو۔

(۲) روزے کو باطل کرنے والا کام تو نہ کیا ہو لیکن روزے کی نیت نہ کرے یا ریا کرے یا روزہ نہ رکھنے کا ارادہ کرے۔اسی طرح مسئلہ ۸۴۲ میں بتائی گئی تفصیل کے مطابق کسی ایسے کام کا ارادہ کرے جو روزے کو باطل کرتا ہے

(۳) رمضان میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اور جنابت کی حالت میں ایک دن یا کئی دن روزہ رکھتا رہے۔

(۴) رمضان میں یہ تحقیق کئے بغیر کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور بعد میں پتا چلے کہ صبح ہو چکی تھی۔

(۵) کوئی کہے کہ صبح نہیں ہوئی اور انسان اس کے کہنے کی بنا پر کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور بعد میں پتا چلے کہ صبح ہوگئی تھی۔

(۶) کوئی کہے کہ صبح ہوگئی ہے اور انسان اس کے کہنے پر یقین نہ کرے یا سمجھے کہ مزاق کر رہا ہے اور خود تحقیق نہ کرے اور کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی۔

(۷) کوئی شخص کسی کے کہنے پر جس کا قول اس کے لئے شرعاً حجت ہو یا وہ غلطی کرتے ہوئے یہ سمجھتا ہو کہ اس کا قول حجت ہے، روزہ افطار کرلے اور بعد میں پتا چلے کہ ابھی مغرب کا وقت نہیں ہوا تھا۔

(۸) انسان کو یقین یا اطمینان ہو کہ مغرب ہوگئی ہے اور وہ روزہ افطار کرلے اور بعد میں پتا چلے کہ مغرب نہیں ہوئی تھی۔ لیکن اگر مطلع ابر آلود ہو یا اس جیسی کوئی کیفیت ہو اور انسان اس گمان کے تحت روزہ افطار کرلے کہ مغرب ہوگئی ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی تو احتیاط کی بنا پر اس صورت میں قضا واجب ہے۔

(۹) انسان پیاس کی وجہ سے کلی کرے یعنی پانی منہ میں گھمائے اور بے اختیار پانی پیٹ میں چلا جائے۔ لیکن اگر انسان بھول جائے کہ روزے سے ہے اور پانی گلے سے اتر جائے یا پیاس کے علاوہ کسی دوسری صورت میں جہاں کلی کرنا مستحب ہے۔ جیسے وضو کرتے وقت۔ کلی کرے اور بے اختیار پانی پیٹ میں چلا جائے تو اس کی قضا نہیں ہے

(۱۰) کوئی شخص مجبوری، اضطراری یا تقیہ کی حالت میں روزہ افطار کرے جبکہ مجبوری یا تقیہ میں کھایا پیا یا جماع کیا ہو احتیاط واجب کی بنا پر بھی چیزوں میں بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ (۹۲۶): اگر روزے دار پانی کے علاوہ کوئی چیز منہ میں ڈالے اور وہ بے اختیار نیچے اتر جائے تو اس کی قضا نہیں ہے۔

مسئلہ (۹۲۷): روزے دار کے لئے زیادہ کلیاں کرنا مکروہ ہے اور اگر کلی کے بعد لعاب دہن نگلنا چاہے تو بہتر ہے کہ پہلے تین دفعہ لعاب کو تھوک دے۔

مسئلہ (۹۲۸): اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ کلی کرنے سے یا بے اختیار بھول جانے کی وجہ سے پانی اس کے حلق میں چلا جائے گا تو ضروری ہے کہ کلی نہ کرے اور اس صورت میں اگر کلی کرے لیکن پانی حلق سے نہ اترے تو احتیاط واجب کی بنا پر قضا ضروری ہے۔

مسئلہ (۹۲۹): اگر کسی شخص کو رمضان میں تحقیق کرنے کے بعد معلوم نہ ہو کہ صبح ہوگئی ہے اور وہ کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کرتا ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی تو اس کے لئے روزے کی قضا کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ (۹۳۰): اگر کسی شخص کو شک ہو کہ مغرب ہوگئی ہے یا نہیں تو وہ روزہ افطار نہیں کرسکتا لیکن اگر اسے شک ہو کہ صبح

ہوئی ہے یا نہیں تو وہ تحقیق کرنے سے پہلے ایسا کام کرسکتا ہے جو روزے کو باطل کرتا ہو۔

قضاروزے کے احکام:

مسئلہ(۹۳۱): اگر کوئی دیوانہ اچھا ہوجائے تو اس کے لئے عالم دیوانگی کے روزوں کی قضا واجب نہیں۔

مسئلہ(۹۳۲): جو روزے مست ہونے کی وجہ سے چھوٹ جائیں ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے خواہ جس چیز کی وجہ سے وہ مست ہوا ہو وہ علاج کی غرض سے ہی کھائی ہو۔

مسئلہ(۹۳۳): اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے چند دن روزے نہ رکھے اور بعد میں شک کرے کہ اس کا عذر کس وقت زائل ہوا تھا تو اس کے لئے واجب نہیں کہ جتنی مدت روزے نہ رکھنے کا زیادہ احتمال ہو اس کے مطابق قضا بجالائے۔ مثلاً اگر کوئی شخص رمضان سے پہلے سفر کرے اور اسے معلوم نہ ہو کہ ماہ مبارک کی پانچویں تاریخ کو سفر سے واپس آیا تھا یا چھٹی کو یا مثلاً اس نے ماہ مبارک کے آخر میں سفر شروع کیا ہو اور ماہ مبارک کے ختم ہونے کے بعد واپس آیا ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ پچیسویں رمضان کو سفر کیا تھا یا چھبیسویں کو تو دونوں صورتوں میں وہ کمتر دنوں یعنی پانچ روزوں کی قضا کرسکتا ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ زیادہ دنوں یعنی چھ روزوں کی قضا کرے۔

مسئلہ(۹۳۴): اگر کسی شخص پر چند سالوں کے رمضان کے روزوں کی قضا واجب ہو تو جس سال کے روزوں کی قضا پہلے کرنا چاہے کرسکتا ہے لیکن اگر آخری رمضان کے روزوں کی قضا کا وقت تنگ ہو مثلاً آخری رمضان کے پانچ روزوں کی قضا اس کے ذمے ہوں اور آئندہ رمضان کے شروع ہونے میں بھی پانچ ہی دن باقی ہوں تو بہتر یہ ہے کہ پہلے آخری رمضان کے روزوں کی قضا بجالائے۔

مسئلہ(۹۳۵): اگر کسی شخص پر چند سالوں کے رمضان کے روزوں کی قضا واجب ہو اور وہ روزے کی نیت کرتے وقت معین نہ کرے کہ کون سے رمضان کے روزے کی قضا کر رہا ہے تو اس کا شمار آخری رمضان کی قضا میں نہیں ہوگا اور نتیجتاً تاخیر کا کفارہ اس پر ساقط نہیں ہوگا۔

مسئلہ(۹۳۶): جس شخص نے رمضان کا قضا روزہ رکھا ہو وہ اس روزے کو ظہر سے پہلے توڑ سکتا ہے لیکن اگر قضا کا وقت تنگ ہو تو بہتر ہے کہ روزہ نہ توڑے۔

مسئلہ(۹۳۷): اگر کسی شخص نے میت کا قضا روزہ رکھا ہو تو بہتر ہے کہ ظہر کے بعد روزہ نہ توڑے۔

مسئلہ(۹۳۸) اگر کوئی شخص کسی بیماری یا حیض یا نفاس کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھے اور اس مدت کے گزرنے سے پہلے کہ جس میں وہ ان روزوں کی جو اس نے نہیں رکھے تھے قضا کرسکتا ہو مر جائے تو ان روزوں کی قضا نہیں ہے۔

مسئلہ(۹۳۹): اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھے اور رمضان کے بعد اس کی بیماری دور ہو جائے لیکن کوئی دوسرا عذر لاحق ہو جائے جس کی وجہ سے وہ آئندہ رمضان تک قضا روزے نہ رکھ سکے تو ضروری ہے کہ جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بجالائے اور احتیاط واجب کی بنا پر ہر دن کے لئے ایک مد طعام بھی فقیر کو دے۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب رمضان میں بیماری کے علاوہ کوئی اور عذر رکھتا ہو اور رمضان کے بعد وہ عذر دور ہو جائے اور آئندہ سال کے رمضان تک بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے۔

مسئلہ(۹۴۰): اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے رمضان میں روزے نہ رکھے اور رمضان کے بعد اس کا عذر دور ہو جائے اور آئندہ رمضان تک عمداً روزوں کی قضا نہ بجالائے تو ضروری ہے کہ روزوں کی قضا کرے اور ہر دن کے لئے ایک مد طعام بھی فقیر کو دے۔

مسئلہ(۹۴۱): اگر کوئی شخص قضا روزے رکھنے میں کوتاہی کرے حتیٰ کہ وقت تنگ ہو جائے اور وقت کی تنگی میں اسے کوئی عذر پیش آجائے تو ضروری ہے کہ روزوں کی قضا کرے اور احتیاط کی بنا پر ہر ایک دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے۔ اگر عذر دور ہونے کے بعد مصمم ارادہ رکھتا ہو کہ روزوں کی قضا بجالائے گا لیکن قضا بجالانے سے پہلے تنگ وقت میں اسے کوئی عذر پیش آجائے تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ(۹۴۲): اگر انسان کا مرض چند سال لمبا ہو جائے تو ضروری ہے کہ تندرست ہونے کے بعد آخری رمضان کے چھوٹے ہوئی روزوں کی قضا بجالائے اور اس سے پچھلے سالوں کے ماہ ہائے مبارک کے ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے۔

مسئلہ(۹۴۳): جس شخص کے لئے ہر روزے کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دینا ضروری ہو وہ چند دنوں کا کفارہ ایک ہی فقیر کو دے سکتا ہے۔

مسئلہ(۹۴۴): اگر کوئی شخص رمضان کے روزوں کی قضا کرنے میں کئی سال کی تاخیر کر دے تو ضروری ہے کہ قضا کرے اور پہلے سال میں تاخیر کرنے کی بنا پر ہر روزے کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دے لیکن باقی کئی سال کی تاخیر کے لئے اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

مسئلہ(۹۴۵): اگر کوئی شخص رمضان کے روزے جان بوجھ کر نہ رکھے تو ضروری ہے کہ ان کی قضا بجالائے اور ہر دن کے لئے دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ فقیروں کو کھانا دے یا ایک غلام آزاد کرے اور اگر آئندہ رمضان تک ان روزوں کی قضا نہ کرے تو احتیاط لازم کی بنا پر ہر دن کے لئے ایک مد طعام کفارہ بھی دے۔

مسئلہ(۹۴۶): باپ کے مرنے کے بعد بڑے بیٹے کے لئے احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ باپ کے روزوں کی

قضا اسی طرح بجالائے جیسا کہ نماز کے سلسلے میں مسئلہ ۱۳۷۱ میں تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ وہ یہ بھی کرسکتا ہے کہ ہر دن کے بدلے ۷۵۰ گرام کھانا کسی فقیر کو دے دے۔ چاہے وارثوں کے راضی ہونے کی صورت میں میت کے مال ہی سے دے۔

مسافر کے روزوں کے احکام:

مسئلہ(۹۴۷): جس مسافر کے لئے سفر میں چار رکعتی نماز کے بجائے دو رکعت نماز پڑھنا ضروری ہو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہئے لیکن وہ مسافر جو سفر میں پوری نماز پڑھتا ہو مثلاً وہ شخص جس کا پیشہ ہی سفر ہو یا جس کا سفر کسی ناجائز کام کے لئے ہو تو ضروری ہے کہ سفر میں روزہ رکھے۔

مسئلہ(۹۴۸): رمضان میں سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن روزے سے بچنے کے لئے سفر کرنا مکروہ ہے۔ یہی حکم ہر سفر کا ہے بجز اس سفر کے جو حج ، عمرہ یا کسی ضروری کام کے لئے ہو۔

مسئلہ(۹۴۹): اگر رمضان کے روزوں کے علاوہ کسی خاص دن کا روزہ انسان پر واجب ہو یا اعتکاف کے دنوں میں تیسرا دن ہو تو اس دن سفر نہیں کرسکتا اور اگر سفر میں ہو اور اس کے لئے ٹھہرنا ممکن ہو تو ضروری ہے کہ دس دن ایک جگہ قیام کرنے کی نیت کرے اور اس دن روزہ رکھے لیکن اگر اس دن کا روزہ منت کی وجہ سے واجب ہوا ہو تو ظاہر یہ ہے کہ اس دن کا سفر کرنا جائز ہے اور قیام کی نیت کرنا واجب نہیں۔ اگرچہ بہتر یہ ہے کہ جب تک سفر کرنے کے لئے مجبور نہ ہو سفر نہ کرے اور اگر سفر میں ہو تو قیام کرنے کی نیت کرے۔ لیکن اگر یہ روزہ قسم یا عہد کی وجہ سے واجب ہوا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ سفر نہ کرے اور اگر سفر میں ہو تو دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کرلے۔

مسئلہ(۹۵۰): اگر کوئی شخص مستحب روزے کی منت مانے لیکن اس کے لئے دن معین نہ کرے تو وہ شخص سفر میں ایسا منتی روزہ نہیں رکھ سکتا۔ لیکن اگر منت مانے کہ سفر کے دوران ایک مخصوص دن روزہ رکھے گا تو ضروری ہے اگرچہ سفر میں ہو تب بھی اس دن کا روزہ رکھے۔

مسئلہ(۹۵۱): مسافر طلب حاجت کے لئے تین دن مدینہ طیبہ میں مستحب روزہ رکھ سکتا ہے اور احوط یہ ہے کہ وہ تین دن بدھ، جمعرات اور جمعہ ہوں۔

مسئلہ(۹۵۲): کوئی شخص جسے یہ علم نہ ہو کہ مسافر کا روزہ رکھنا باطل ہے، اگر سفر میں روزہ رکھ لیا ور دن ہی دن میں اسے حکم مسئلہ معلوم ہو جائے تو اس کا روزہ رکھنا باطل ہے۔ لیکن اگر مغرب تک حکم معلوم نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ(۹۵۳): اگر کوئی شخص یہ بھول جائے کہ وہ مسافر ہے یا یہ بھول جائے کہ مسافر کا روزہ باطل ہوتا ہے اور سفر کے دوران روزہ رکھ لے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

مسئلہ(۹۵۴): اگر روزے دار ظہر کے بعد سفر کرے تو ضروری ہے کہ احتیاط کی بنا پر اپنے روزے کو تمام کرے اور اس صورت میں روزے کی قضا کرنا ضروری نہیں اور اگر ظہر سے پہلے سفر کرے تو احتیاط کی بنا پر اس دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا خصوصاً جب رات ہی سے اس کا ارادہ سفر کرنے کا ہو۔ لیکن ہر صورت میں حد ترخص تک پہنچنے سے پہلے ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہئے جو روزے کو باطل کرتا ہو ورنہ اس پر کفارہ واجب ہوگا۔

مسئلہ(۹۵۵): اگر مسافر رمضان میں خواہ وہ فجر سے پہلے سفر میں ہو یا روزے سے ہو اور سفر کرے اور ظہر سے پہلے اپنے وطن پہنچ جائے یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں دس دن قیام کرنا چاہتا ہو اور اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو ضروری ہے کہ اس دن کا روزہ رکھے اور اس صورت میں اس روزے کی قضا بھی نہیں اور اگر کوئی ایسا کام کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو تو اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ قضا کرے۔

مسئلہ(۹۵۶): اگر مسافر ظہر کے بعد اپنے وطن پہنچے یا ایسی جگہ پہنچے جہاں دس دن قیام کرنا چاہتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر اس دن کا روزہ باطل ہے اور ضروری ہے کہ اس کی قضا کرے۔

مسئلہ(۹۵۷): مسافر اور وہ شخص جو کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کے لئے رمضان میں دن کے وقت جماع کرنا اور پیٹ بھر کر کھانا مکروہ ہے۔

وہ لوگ جن پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے:

مسئلہ(۹۵۸): جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو یا روزہ رکھنا اس کے لئے شدید تکلیف کا باعث ہو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے لیکن دوسری صورت میں ضروری ہے کہ ہر روزے کے عوض ایک مد طعام یعنی گندم یا جو یا روٹی یا اس سے ملتی جلتی کوئی چیز فقیر کو دے۔

مسئلہ(۹۵۹): جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھے اگر وہ رمضان کے بعد روزے رکھنے کے قابل ہو جائے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بجالائے۔

مسئلہ(۹۶۰): اگر کسی شخص کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ اسے بہت زیادہ پیاس لگتی ہو اور وہ پیاس برداشت نہ کر سکتا ہو یا پیاس کی وجہ سے اسے تکلیف ہوتی ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے۔ لیکن روزہ نہ رکھنے کی صورت میں ضروری ہے کہ ہر روزے کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دے اور اگر بعد میں روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو ضروری نہیں کہ اس کی قضا بجالائے۔

مسئلہ(۹۶۱): جس عورت کے وضع حمل کا وقت قریب ہو، اس کا روزہ رکھنا خود اس کے لئے یا اس کے ہونے والے بچے کے لئے مضر ہو اس پر روزہ واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دے اور ضروری ہے کہ دونوں

صورتوں میں جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا بجالائے۔

مسئلہ(۹۶۲): جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اور اس کا دودھ کم ہو خواہ وہ بچے کی ماں ہو یا دایہ اور خواہ بچے کو مفت دودھ پلا رہی ہو اگر اس کا روزہ رکھنا خود اس کے یا دودھ پینے والے بچے کے لئے مضر ہو تو اس عورت پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے اور ضروری ہے کہ ہر دن کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دے اور دونوں صورتوں میں جو روزے نہ رکھے ہوں ان کی قضا کرنا ضروری ہے۔ لیکن احتیاط واجب کی بنا پر یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ بچے کو دودھ پلانے کا انحصار اسی پر ہو۔ لیکن اگر بچے کو دودھ پلانے کا کوئی اور طریقہ ہو مثلاً کچھ عورتیں مل کر بچے کو دودھ پلائیں یا اس دودھ پلانے میں فیڈر کی مدد بھی لیں تو ایسی صورت میں اس حکم کے ثابت ہونے میں اشکال ہے۔

مہینے کی پہلی تاریخ کا ثبوت:

مسئلہ(۹۶۳): مہینے کی پہلی تاریخ (مندرجہ ذیل) چار چیزوں سے ثابت ہوتی ہے:

(۱) انسان خود چاند دیکھے۔

(۲) ایک ایسا گروہ جس کے کہنے پر یقین یا اطمینان ہو جائے یہ کہے کہ ہم نے چاند دیکھا ہے اور اس طرح ہر وہ چیز جس کی بدولت یقین آجائے یا کسی عقلی بنیاد پر یقین حاصل ہو جائے۔

(۳) دو عادل مرد یہ کہیں کہ ہم نے رات کو چاند دیکھا ہے لیکن اگر وہ چاند کے الگ الگ اوصاف بیان کریں تو پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوگی اور یہی حکم ہے اگر انسان کو ان کی غلطی کا یقین یا اطمینان ہو یا ان دو عادلوں کی گواہی سے دو اور عادلوں کی گواہی یا اس جیسی کوئی چیز ٹکرا رہی ہو مثلاً شہر کے بہت سے لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کریں لیکن دو عادل آدمیوں کے علاوہ کوئی دوسرا چاند دیکھنے کا دعویٰ نہ کرے یا کچھ لوگ چاند دیکھنے کی کوشش کریں اور ان لوگوں میں سے دو عادل چاند دیکھنے کا دعویٰ کریں اور دوسروں کو چاند نظر نہ آئے حالانکہ ان لوگوں میں دو اور عادل آدمی ایسے ہوں جو چاند کی جگہ پہچاننے، نگاہ کی تیزی اور دیگر خصوصیات میں ان دو پہلے عادل آدمیوں کے مانند ہوں، مطلع بھی صاف ہو اور کسی ایسی چیز کے ہونے کا احتمال بھی نہ ہو جو ان کی دید میں رکاوٹ بن سکے تو ایسی صورت میں دو عادل آدمیوں کی گواہی سے مہینے کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہو گی۔

(۴) شعبان کی پہلی تاریخ سے تیس دن گزر جائیں جن کے گزرنے پر رمضان کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے اور رمضان کی پہلی تاریخ سے تیس دن گزر جائیں جن کے گزرنے پر شوال کی پہلی تاریخ ثابت ہو جاتی ہے۔

مسئلہ(۹۶۴): حاکم شرع کے حکم سے مہینے کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی سوائے یہ کہ اس کے حکم سے یا اس کے نزدیک

چاند ثابت ہوجانے سے چاند نظر آنے کا اطمینان حاصل ہوجائے۔

مسئلہ(۹۶۵): منجموں کی پیش گوئی سے مہینے کی پہلی تاریخ ثابت نہیں ہوتی لیکن اگر انسان کو ان کے کہنے سے یقین یا اطمینان ہوجائے تو ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے۔

مسئلہ(۹۶۶): چاند کا آسمان پر بلند ہونا یا اس کا دیر سے غروب ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ سابقہ رات چاند رات تھی اور اس طرح اگر چاند کے گرد حلقہ ہو تو یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ یہ دوسری رات کا چاند ہے۔

مسئلہ(۹۶۷) اگر کسی شخص پر رمضان کی پہلی تاریخ ثابت نہ ہو اور وہ روزہ نہ رکھے لیکن بعد میں ثابت ہوجائے کہ گزشتہ رات ہی چاند رات تھی تو ضروری ہے کہ اس دن کے روزے کی قضا کرے۔

مسئلہ(۹۶۸): اگر کسی شہر میں مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہوجائے تو دوسرے شہروں میں بھی کہ جن کا افق اس شہر سے متحد ہو مہینے کی پہلی تاریخ ہوتی ہے۔ یہاں پر افق متحد ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر پہلے شہر میں چاند دکھائی دے تو دوسرے شہروں میں بھی بادل کی طرح کی کوئی رکاوٹ نہ ہونے کی صورت میں چاند دکھائی دیتا۔ ایسا اسی صورت میں ہوگا جب دوسرا شہر اگر پہلے شہر کی مغربی سمت میں ہو تو خط عرض کے اعتبار سے، پہلے شہر سے نزدیک ہو اور اگر مشرقی سمت میں ہو تو دونوں شہرون کا افق ایک ہونے کا یقین حاصل ہوجائے، چاہے یہ یقین اسی طرح حاصل ہو کہ پہلے شہر میں چاند نظر آنے کی مقدار، دونوں شہروں میں سورج غروب ہونے کے درمیانی فاصلے سے زیادہ ہو۔

مسئلہ(۹۶۹): جس دن کے متعلق انسان کو علم نہ ہو کہ رمضان کا آخری دن ہے یا شوال کا پہلا دن، اس دن ضروری ہے کہ روزہ رکھے۔ لیکن اگر دن ہی دن میں اسے پتا چل جائے کہ آج پہلی شوال ہے تو ضروری ہے کہ روزہ افطار کرلے۔

حرام اور مکروہ روزے:

مسئلہ(۹۷۰): عید الفطر اور عید قربان کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔ نیز جس دن کے بارے میں انسان کو علم نہ ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی تو وہ اگر اس دن پہلی رمضان کی نیت سے روزہ رکھے تو حرام ہے۔

مسئلہ(۹۷۱): اگر عورت کے مستحب (نفلی) روزہ رکھنے سے شوہر کے حق لذّت میں حق تلفی ہوتی ہو تو عورت کا روزہ رکھنا حرام ہے۔ یہی حکم واجب غیر معین مثلاً غیر معین نذر کے روزے کا ہے اور اس صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر روزہ باطل ہو گا اور نذر بھی پوری نہیں مانی جائے گی۔ یہی حکم احتیاط واجب کی بنا پر اس وقت ہے جب شوہر، عورت کو مستحب یا غیر معین نذر کا روزہ رکنے سے منع کردے، چاہے اس سے شوہر کی حق تلفی نہ بھی ہوتی ہو اور احتیاط مستحب ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر مستحب (نفلی) روزہ نہ رکھے۔

مسئلہ(۹۷۲): اگر اولاد کا مستحب روزہ۔ ماں باپ کی اولاد سے شفقت کی وجہ سے۔ ماں باپ کے لئے اذیت کا موجب ہوتو اولاد کے لئے روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ(۹۷۳): اگر بیٹا باپ یا ماں کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لے اور دن کے دوران باپ یا ماں اسے (روزہ رکھنے سے) منع کریں، تو اگر بیٹے کا باپ یا ماں کی بات نہ ماننا فطری شفقت کی وجہ سے اذیت کا موجب ہوتو بیٹے کو چاہئے کہ روزہ توڑ دے۔

مسئلہ(۹۷۴): اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ روزہ اس کے لئے رکھنا ایسا مضر نہیں ہے جس کی پروا کی جائے تو اگرچہ طبیب کہے کہ مضر ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ روزہ رکھے، اگر کوئی شخص یقین یا گمان رکھتا ہو کہ روزہ اس کے لئے مضر ہے تو اگرچہ طبیب کہے کہ مضر نہیں ہے تو ضروری ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے۔

مسئلہ(۹۷۵): اگر کسی شخص کو یقین یا اطمینان ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لئے قابل توجہ ضرر کا باعث ہے یا اس بات کا احتمال ہو اور اس احتمال کی بنا پر (اس کے دل میں) خوف پیدا ہو جائے تو اگر اس کا احتمال لوگوں کی نظر میں صحیح ہو تو اس کے لئے روزہ رکھنا واجب نہیں بلکہ اگر وہ نقصان انسانی جان کی ہلاکت یا کسی عضو کے ناقص ہونے کا سبب بن رہا ہو تو روزہ حرام ہے۔ اس کے علاوہ صورت میں اگر بقصد رجاء روزہ رکھ لے اور بعد میں معلوم ہو کہ روزہ اس کے لئے قابل توجہ نقصان کا سبب نہ تھا تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ(۹۷۶): جس شخص کو اعتماد ہو کہ روزہ رکھنا اس کے لئے مضر نہیں اگر وہ روزہ رکھ لے اور مغرب کے بعد اس کو پتا چلے کہ روزہ رکھنا اس کے لئے مضر تھا کہ جس کی پروا کی جاتی تو احتیاط واجب کی بنا پر اس روزے کی قضا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ(۹۷۷): مندرجہ بالا روزوں کے علاوہ اور بھی حرام روزے ہیں جو مفصل کتابوں میں مذکور ہیں۔

مسئلہ(۹۷۸): عاشور کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اس دن کا روزہ بھی مکروہ ہے جس کے بارے میں شک ہو کہ عرفہ کا دن ہے یا عید قربان کا۔

مستحب روزے:

مسئلہ(۹۷۹): بجز حرام اور مکروہ روزوں کے جن کا ذکر کیا گیا ہے سال کے تمام دنوں کے روزے مستحب ہیں اور بعض دنوں کے روزے رکھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔

(۱) ہر مہینے کی پہلی اور آخری جمعرات اور پہلا بدھ جو مہینے کی دسویں تاریخ کے بعد آئے۔ اگر کوئی شخص یہ روزے نہ رکھے تو مستحب ہے کہ ان کی قضا کرے اور اگر روزہ بالکل نہ رکھ سکتا ہو تو مستحب ہے کہ ہر دن کے بدلے ایک مد طعام یا ۱۲ء۱۶

نخود سکہ دار چاندی فقیر کو دے۔

(۲) ہر مہینے کی تیرہویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ۔

(۳) رجب اور شعبان کے پورے مہینے کے روزے۔ یا ان دونوں مہینوں میں جتنے روزے رکھ سکیں خواہ وہ ایک دن ہی کیوں نہ ہو۔

(۴) عید نوروز کے دن۔

(۵) شوال کی چوتھی سے نویں تاریخ تک۔

(۶) ذی قعدہ کی پچیسویں سے نویں تاریخ۔

(۷) ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے نویں تاریخ (یوم عرفہ) تک لیکن اگر انسان روزے کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری کی بنا پر یوم عرفہ کی دعائیں نہ پڑھ سکے تو اس دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

(۸) ۱۸ ذی الحجہ یعنی عید غدیر کے دن۔

(۹) محرم الحرام کی پہلی نویں اور ساتویں تاریخ۔

(۱۱) ۱۷ ربیع الاول یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے دن۔

(۱۲) ۱۵ جمادی الاول۔

(۱۳) ۲۷ رجب یعنی عید بعثت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کے دن جو شخص مستحب روزہ رکھے اس کے لئے واجب نہیں ہے کہ اسے اختتام تک پہنچائے بلکہ اگر اس کا مومن بھائی اسے کھانے کی دعوت دے تو مستحب ہے کہ اس کی دعوت کو قبول کرلے اور دن ہی میں روزہ کھول لے خواہ ظہر کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔

وہ صورتیں جن میں مبطلات روزہ سے پرہیز مستحب ہے:

مسئلہ (۹۸۰): (مندرجہ ذیل) پانچ اشخاص کے لئے مستحب ہے کہ اگر چہ روزے سے نہ ہوں، رمضان میں ان افعال سے پرہیز کریں جو روزے کو باطل کرتے ہیں۔

(۱) وہ مسافر جس نے سفر میں کوئی ایسا کام کیا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو اور وہ ظہر سے پہلے اپنے وطن یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں وہ دس دن رہنا چاہتا ہو۔

(۲) وہ مسافر جو ظہر کے بعد اپنے وطن یا ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں وہ دس دن رہنا چاہتا ہو۔

(۳) وہ مریض جو ظہر کے بعد تندرست ہوجائے اور یہی حکم ہے اگر ظہر سے پہلے تندرست ہوجائے، جب کہ وہ کوئی ایسا

کام کر چکا ہو جو روزے کو باطل کرتا ہو اور اگر ایسا نہ کیا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ روزہ رکھے۔

(۴) وہ عورت جو دن میں حیض یا نفاس کے خون سے پاک ہو جائے۔

(۵) وہ کافر جو مسلمان ہو جائے اور اس نے روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دیا ہو۔

مسئلہ (۹۸۱): روزہ دار کے لئے مستحب ہے کہ روزہ افطار کرنے سے پہلے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص اس کا انتظار کر رہا ہو یا اسے اتنی بھوک لگی ہو کہ حضور قلب کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو بہتر ہے کہ پہلے روزہ افطار کرے لیکن جہاں تک ممکن ہو نماز فضیلت کے وقت میں ہی ادا کرے۔

احکام خمس

مسئلہ (۹۸۲): خمس سات چیزوں پر واجب ہے

(۱) کاروبار یا روزگار کا منافع (۲) معدنی کانیں (۳) دفینہ (گڑا ہوا خزانہ) (۴) حلال مال جو حرام میں مخلوط ہو جائے (۵) غوطہ خوری سے حاصل ہونے والے سمندری موتی اور مونگے (۶) جنگ میں ملنے والا مال غنیمت (۷) مشہور قول کی بنا پر وہ زمین جو ذمی کافر کسی مسلمان سے خریدے۔

کاروبار کا منافع:

مسئلہ (۹۸۳): جب انسان تجارت، صنعت و حرفت یا دوسرے کام دھندوں سے روپیہ پیسہ کمائے مثال کے طور پر اگر کوئی اجیر بن کر کسی متوفی کی نمازیں پڑھے اور روزے رکھے اور اس طرح کچھ روپیہ کمائے لہٰذا اگر وہ کمائی خود اس کے اور اس کے اہل و عیال کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ زائد کمائی کا خمس یعنی پانچواں حصہ اس طریقہ کے مطابق دے جس کی تفصیل بعد میں بیان ہو گی۔

مسئلہ (۹۸۴): اگر کسی کو کمائی کئے بغیر آمدنی ہو جائے سوائے کچھ ان چیزوں کے جنہیں آنے والے مسائل میں استثناء کیا جائے گا، مثلاً کوئی شخص اسے بطور تحفہ کوئی چیز دے اور وہ اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

مسئلہ (۹۸۵): عورت کو جو مہر ملتا ہے اور شوہر، بیوی کو طلاق خلع دینے کے عوض جو مال حاصل کرتا ہے ان پر خمس نہیں ہے۔ یہی حکم دیت کے طور پر ملنے والے مال کا ہے اور اسی طرح میراث کے معتبر قواعد کی رو سے جو میراث انسان کو ملے اس کا

یہی حکم ۔اگرکسی شیعہ مسلمان کواس کے علاوہ کسی اور ذریعے مثلاً تعصیب کے ذریعے میراث ملے کہ جس کا خود اسے گمان تک نہ ہوتو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ میراث اگر اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو اس کا خمس دے۔

مسئلہ(۹۸۶): اگر کسی شخص کو کوئی میراث ملے اور اسے معلوم ہو کہ جس شخص سے اسے یہ میراث ملی ہے اس نے اس کا خمس نہیں دیا تھا تو ضروری ہے کہ وارث اس کا خمس دے۔اسی طرح اگر خود اس مال پر خمس واجب نہ ہو اور وارث کو علم ہو کہ جس شخص سے اسے یہ مال ورثہ میں ملا ہے اس شخص کے ذمے خمس واجب الادا تھا تو ضروری ہے کہ اس کے مال سے خمس ادا کرے۔لیکن دونوں صورتوں میں جس شخص سے مال ورثہ میں ملا ہو اگر وہ خمس دینے کا معتقد نہ ہو یا یہ کہ وہ خمس دیتا ہی نہ ہو تو ضروری نہیں کہ وارث وہ خمس ادا کرے جو اس شخص پر واجب تھا۔

مسئلہ(۹۸۷): اگر کسی شخص نے کفایت شعاری کے سبب سال بھر کے اخراجات کے بعد کچھ رقم پس انداز کی ہو تو ضروری ہے کہ اس بچت کا خمس دے۔

مسئلہ(۹۸۸): جس شخص کے تمام اخراجات کوئی دوسرا شخص برداشت کرتا ہو تو ضروری ہے کہ جتنا مال اس کے ہاتھ آئے اس کا خمس دے۔

مسئلہ(۹۸۹): اگر کوئی شخص اپنی جائداد کچھ خاص افراد مثلاً اپنی اولاد کے لئے وقف کر دے اور وہ لوگ اس جائداد میں کھیتی باڑی اور شجر کاری کریں اور اس سے منافع کمائیں اور وہ کمائی ان کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ اس کمائی کا خمس دیں۔ نیز یہ کہ اگر وہ اور کسی طریقے سے اس جائیداد سے نفع حاصل کریں مثلاً اسے کرائے (یا ٹھیکے) پر دیں تو ضروری ہے کہ نفع کی جو مقدار ان کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو اس کا خمس دیں۔

مسئلہ(۹۹۰): اگر کوئی شخص ایسی رقم سے کوئی چیز خریدے جس کا خمس نہ دیا گیا ہو یعنی بیچنے والے سے یہ کہے کہ ''میں یہ چیز اس رقم سے خرید رہا ہوں'' اگر بیچنے والا شیعہ اثنا عشری ہو تو ظاہر یہ ہے کہ کل مال کے متعلق معاملہ درست ہے اور خمس کا تعلق اس چیز سے ہو جاتا ہے جو اس نے اس رقم سے خریدی ہے اور اس (معاملہ میں) حاکم شرع کی اجازت اور دستخط کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ(۹۹۱): اگر کوئی شخص کوئی چیز خریدے اور معاملہ طے کرنے کے بعد اس کی قیمت اس رقم سے ادا کرے جس کا خمس نہ دیا گیا ہو تو اس کا خمس بیچنے والے کی ذمہ داری ہے اور خریدار کے ذمے کچھ نہیں۔

مسئلہ(۹۹۲): اگر کوئی شخص کسی شیعہ اثنا عشری مسلمان کو کوئی ایسی چیز بطور عطیہ دے جس کا خمس نہ دیا گیا ہو تو اس کے خمس کی ادائیگی کی ذمہ داری عطیہ دینے والے پر ہے اور (جس شخص کو عطیہ دیا گیا ہو) اس کے ذمہ کچھ نہیں۔

مسئلہ(۹۹۳): اگر کسی انسان کو کافر یا ایسے شخص سے جو خمس دینے پر اعتقاد نہ رکھتا ہو، کوئی مال ملے تو اس مال کا خمس دینا

واجب نہیں ہے۔

مسئلہ(۹۹۴): تاجر، دوکاندار، کاریگر اور اس قسم کے دوسرے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ اس وقت سے جب انہوں نے کاروبار یا کام شروع کیا ہو، ایک سال گزر جائے تو جو کچھ ان کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو اس کا خمس دیں۔ یہی حکم مجالس پڑھنے والے ذاکر وغیرہ کا ہے چاہے اسے سال کے مخصوص ایام میں ہی آمدنی ہوئی ہو، جبکہ اس کی آمدنی سالانہ اخراجات کا ایک بڑا حصہ ادا کر رہی ہو۔ جو شخص کسی کام دھندے سے کمائی نہ کرتا ہوتا کہ اس کے ذریعے سے اپنے اخراجات ادا کرے بلکہ لوگوں یا حکومت کی مدد پر اس کا گزارا ہو یا اسے اتفاقاً کوئی نفع حاصل ہو جائے تو جب اسے یہ نفع ملے اس وقت سے ایک سال گزرنے کے بعد جتنی مقدار اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

مسئلہ(۹۹۵): کاروبار کے منافع سے کوئی شخص سال بھر میں جو کچھ خوراک، لباس، گھر کے ساز وسامان، مکان کی خریداری، بیٹے کی شادی، بیٹی کے جہیز اور زیارات وغیرہ پر خرچ کرے اس پر خمس نہیں ہے بشرطیکہ ایسے اخراجات اس کی حیثیت سے زیادہ نہ ہوں۔

مسئلہ(۹۹۶): جو مال کسی شخص نے زیارت بیت اللہ (حج) اور دوسری زیارات کے سفر پر خرچ کیا ہو وہ اس سال کے اخراجات میں شمار ہوتا ہے جس سال میں خرچ کیا جائے اور اگر اس کا سفر سال سے زیادہ لمبا ہو جائے تو جو کچھ وہ دوسرے سال میں خرچ کرے اس کا خمس دینا ضروری ہے۔

مسئلہ(۹۹۷): جس شخص کو خمس ادا کرنا ہو وہ یہ نہیں کر سکتا کہ اس خمس کو اپنے ذمہ لے یعنی اپنے آپ کو خمس کے مستحقین کا مقروض تصور کرے اور سارا مال استعمال کرتا رہے اور اگر استعمال کرے اور وہ مال تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

مسئلہ(۹۹۸): جس شخص کو خمس ادا کرنا ہو اگر وہ حاکم شرع سے مفاہمت کر کے خمس کو اپنے ذمے لے لے تو سارا مال استعمال کر سکتا ہے اور مفاہمت کے بعد اس مال سے جو منافع اسے حاصل ہو وہ اس کا اپنا مال ہے۔ البتہ ضروری ہے کہ اپنا خمس والا قرضہ بتدریج اس طرح ادا کرے کہ اسے خمس ادا کرنے میں سستی کرنا نہ کہا جا سکے۔

مسئلہ(۹۹۹): اگر جس شخص نے شروع سے (یعنی جب سے خمس کی ادئیگی اس پر واجب ہوئی) یا چند سالوں سے خمس نہ دیا ہو اگر اس نے اپنے کاروبار کے منافع سے کوئی ایسی چیز خریدی ہو جس کی اسے ضرورت نہ ہو اور اسے کاروبار شروع کئے ہوئے یا اگر کاروباری نہ ہو تو منافع کمائے ہوئے ایک سال گزر گیا ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اگر اس نے گھر کا ساز وسامان اور ضرورت کی چیزیں اپنی حیثیت کے مطابق خریدی ہوں اور جانتا ہو کہ اس نے یہ چیزیں اس سال کے دوران اس منافع سے خریدی ہیں جس سال میں اسے منافع ہوا ہے اور اسی سال میں اسے استعمال بھی کر لیا ہے تو ان پر خمس دینا لازم

نہیں۔لیکن اگر اسے یہ معلوم نہ ہوا احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ حاکم شرع سے احتمالی نسبت پر مفاہمت کرے یعنی اگر ۵۰ فیصد پر خمس واجب ہو گیا ہو تو ضروری ہے کہ اس کا ۵۰ فیصد خمس کے طور پر دے۔

۲۔معدنی کانیں:

مسئلہ (۱۰۰۰): سونے، چاندی، سیسے، تانبے، لوہے، (جیسی دھاتوں کی کانیں) نیز پیٹرولیم، فیروزے، عقیق پھٹکری یا نمک کی کانیں اور (اس طرح) دوسری کانیں انفال کے زمرے میں آتی ہیں، یعنی وہ امام عصر علیہ السلام کی ملکیت ہیں۔لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے کوئی چیز نکالے جبکہ شرعاً کوئی حرج نہ ہو تو اسے وہ اپنی ملکیت قرار دے سکتا ہے اور اگر وہ نصاب کے مطابق ہو تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے۔

۳۔گڑا ہوا دفینہ:

مسئلہ (۱۰۰۱): اگر انسان کو کسی ایسی زمین سے دفینہ ملے جو کسی کی ملکیت نہ ہو یا خود اس نے اس زمین پر محنت کر کے اسے اپنی ملکیت میں لے لیا ہو تو وہ ایسا کر سکتا ہے لیکن اس کا خمس دینا ضروری ہے۔

۴۔وہ حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے:

مسئلہ (۱۰۰۲): اگر حلال مال حرام مال کے ساتھ اس طرح مل جائے کہ انسان انہیں ایک دوسرے سے الگ نہ کر سکے اور حرام مال کے مالک اور اس مال کی مقدار کا بھی علم نہ ہو اور یہ بھی علم نہ ہو کہ حرام مال کی مقدار خمس سے کم ہے یا زیادہ تو تمام مال کا خمس نکالنے سے وہ مال حلال ہو جاتا ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ ایسے شخص کو دے جو خمس اور ردمظالم کا مستحق ہو۔

مسئلہ (۱۰۰۳): اگر حلال مال حرام سے مل جائے اور انسان حرام کی مقدار۔۔خواہ وہ خمس سے کم ہو یا زیادہ۔۔جانتا ہو لیکن اس کے مالک کو نہ جانتا ہو تو ضروری ہے کہ اتنی مقدار اس مال کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ حاکم شرع سے بھی اجازت لے۔

مسئلہ (۱۰۰۴): اگر حلال مال حرام سے مل جائے اور انسان کو حرام کی مقدار کا علم نہ ہو لیکن اس مال کے مالک کو پہچانتا ہو اور دونوں ایک دوسرے کو راضی نہ کر سکیں تو ضروری ہے کہ جتنی مقدار کے بارے میں یقین ہو دوسرے کا مال ہے وہ اسے دے دے۔ بلکہ اگر وہ مال اس کی غلطی سے مخلوط ہوں تو احتیاط کی بنا پر مال کی جس مقدار کے بارے میں احتمال ہو کہ یہ

دوسرے کا ہے وہ اسے دینا ضروری ہے۔

مسئلہ(۱۰۰۵): اگر کوئی شخص حرام سے مخلوط حلال مال کا خمس دیدے اور بعد میں اسے پتا چلے کہ حرام کی مقدار خمس سے زیادہ تھی تو ضروری ہے کہ جتنی مقدار کے بارے میں علم ہو کہ خمس سے زیادہ تھی اسے اس کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے۔

مسئلہ(۱۰۰۶): اگر کوئی حرام سے مخلوط حلال مال کا خمس دے یا ایسا مال جس کے مالک کو نہ پہچانتا ہو مال کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے اور بعد میں اس کا مالک مل جائے تو اگر وہ راضی نہ ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کے مال کے برابر اسے دینا ضروری ہے۔

۵۔غواصی سے حاصل کئے ہوئے موتی:

مسئلہ(۱۰۰۷): مچھلیوں اور ان دوسرے آبی جانوروں کا خمس جنہیں انسان سمندر میں غوطہ لگائے بغیر حاصل کرتا ہے اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب ان چیزوں سے حاصل کردہ منافع تنہا یا کاروبار کے دوسرے منافع سے مل کر اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو۔

مسئلہ(۱۰۰۸): اگر انسان سمندر میں غوطہ لگائے اور کوئی جانور نکال لائے اور اس کے پیٹ میں اسے کوئی موتی ملے تو اگر وہ جانور سیپی کی مانند ہو جس کے پیٹ میں عموماً موتی ہوتے ہیں اور وہ نصاب تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دے اور اگر وہ کوئی ایسا جانور ہو جس نے اتفاقاً موتی نگل لیا ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اگر وہ حد نصاب تک نہ پہنچے تب بھی اس کا خمس دے۔

مسئلہ(۱۰۰۹): اگر کوئی شخص بڑے دریاؤں مثلاً دجلہ اور فرات میں غوطہ لگائے اور موتی نکال لائے تو ضروری ہے کہ ان کا خمس دے۔

۶۔مال غنیمت:

مسئلہ(۱۰۱۰): کافر حربی کا مال چرانا اور اس جیسا کوئی کام کرنا اگر خیانت اور نقض امن میں شمار ہو تو حرام ہے اور اس طرح کی جو چیزیں ان سے حاصل کی جائیں احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ انہیں لوٹا دی جائیں۔

مسئلہ(۱۰۱۱): مشہور یہ ہے کہ ناصبی کا مال مومن اپنے لئے لے سکتا ہے البتہ اس کا خمس دے لیکن یہ حکم اشکال سے خالی نہیں ہے۔

وہ زمین جو ذمی کافر کسی مسلمان سے خریدے:

مسئلہ(۱۰۱۲): اگر کافر ذمی مسلمان سے زمین خریدے تو مشہور قول کی بنا پر اس کا خمس اس زمین سے یا اپنے کسی دوسرے مال سے دے لیکن اس صورت میں خمس کے عام قواعد کے مطابق خمس کے واجب ہونے میں اشکال ہے۔

خمس کا مصرف:

مسئلہ(۱۰۱۳): ضروری ہے کہ خمس دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ اس کا ایک حصہ سادات کا حق ہے اور ضروری ہے کہ کسی فقیر سید یا یتیم سید یا ایسے سید کو دیا جائے جو سفر میں ناچار رہ گیا ہو اور دوسرا حصہ امام علیہ السلام کا ہے جو ضروری ہے کہ موجودہ زمانے میں جامع الشرائط مجتہد کو دیا جائے یا ایسے کاموں پر جس کی وہ مجتہد اجازت دے خرچ کیا جائے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ وہ مرجع اعلم ہو اور عمومی مصلحتوں سے آگاہ ہو۔

مسئلہ(۱۰۱۴): جس یتیم سید کو خمس دیا جائے ضروری ہے کہ وہ فقیر بھی ہو لیکن جو سید سفر میں ناچار ہو جائے وہ خواہ اپنے وطن میں فقیر نہ بھی ہو اسے خمس دیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ(۱۰۱۵): جو سید سفر میں ناچار ہو گیا ہو اگر اس کا سفر گناہ کا سفر ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اسے خمس نہ دیا جائے۔

مسئلہ(۱۰۱۶): جو سید عادل نہ ہو اسے خمس دیا جا سکتا ہے لیکن جو سید اثنا عشری نہ ہو ضروری ہے کہ اسے خمس نہ دیا جائے۔

مسئلہ(۱۰۱۷): جو سید خمس کو گناہ کے کام میں استعمال کرے اسے خمس نہیں دیا جا سکتا بلکہ اگر اسے خمس دینے سے گناہ کرنے میں اس کی مدد ہوتی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے خمس نہ دیا جائے چاہے وہ اسے گناہ میں استعمال نہ بھی کرے۔ اسی طرح احتیاط واجب یہ ہے کہ اس سید کو بھی خمس نہ دیا جائے جو شراب پیتا ہو یا نماز نہ پڑھتا ہو یا اعلانیہ گناہ کرتا ہو۔

مسئلہ(۱۰۱۸): جو شخص کہے کہ میں سید ہوں اسے اس وقت تک خمس نہ دیا جائے جب تک دو عادل اشخاص اس کے سید ہونے کی تصدیق نہ کر دیں یا انسان کو کسی بھی طریقے سے یقین یا اطمینان ہو جائے کہ وہ سید ہے۔

مسئلہ(۱۰۱۹): کوئی شخص اپنے شہر میں سید مشہور ہو، اگر انسان کو اس کے برخلاف بات کا یقین یا اطمینان نہ ہو تو اسے خمس دیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ(۱۰۲۰): اگر کسی شخص کی بیوی سیدانی ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ شوہر اسے اس مقصد کے لئے خمس

نہ دے کہ وہ اسے اپنے ذاتی استعمال میں لے آئے لیکن اگر دوسرے لوگوں کی کفالت اس عورت پر واجب ہو اور وہ ان اخراجات کی ادئیگی سے قاصر ہو تو انسان کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی کو خمس دے تا کہ وہ زیر کفالت لوگوں پر خرچ کرے اسی طرح اس عورت کو اپنے غیر واجب اخراجات پر صرف کرنے کے لئے خمس دینے کا یہی حکم ہے۔

مسئلہ(۱۰۲۱): اگر انسان پر کسی سید کے یا کسی ایسی سیدانی کے اخراجات واجب ہوں جو اس کی بیوی نہ ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر وہ اس سید یا سیدانی کے خوراک اور پوشاک کے اخراجات اور باقی واجب اخراجات اپنے خمس سے ادا نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر وہ اس سید یا سیدانی کو خمس کی کچھ رقم اس مقصد سے دے کہ وہ واجب اخراجات کے علاوہ اسے دوسری ضروریات پر خرچ کریں تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ(۱۰۲۲): اگر کسی فقیر سید کے اخراجات کسی دوسرے شخص پر واجب ہوں اور وہ شخص اس سید کے اخراجات برداشت نہ کر سکتا ہو یا استطاعت رکھتا ہو لیکن نہ دیتا ہو تو اس سید کو خمس دیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ(۱۰۲۳): احتیاط واجب یہ ہے کہ کسی فقیر سید کو اس کے ایک سال کے اخراجات سے زیادہ خمس نہ دیا جائے۔

مسئلہ(۱۰۲۴): اگر کسی شخص کے شہر میں کوئی مستحق نہ ہو تو وہ خمس کو دوسرے شہر لے جا سکتا ہے بلکہ اگر خمس کی ادائیگی میں سستی نہ سمجھی جائے تو مستحق کے ہوتے ہوئے بھی دوسرے شہر لے جا سکتا ہے۔ لیکن ہر صورت میں اگر خمس تلف ہو جائے تو تلف شدہ مقدار کا ضامن ہے چاہے اس کی حفاظت میں کوتاہی نہ کی ہو اور خمس لے جانے کے اخراجات بھی اس خمس میں سے نہیں لے سکتا۔

مسئلہ(۱۰۲۵): اگر کوئی شخص حاکم شرع یا اس کے وکیل کی وکالت میں خمس وصول کرے تو وہ بری الذمہ ہو جاتا ہے اور اگر ان دو میں سے ایک کی اجازت سے دوسرے شہر لے جائے اور بغیر کوتاہی کے تلف ہو جائے تو ضامن نہیں ہے۔

مسئلہ(۱۰۲۶): یہ جائز نہیں کہ کسی چیز کی قیمت اس کی اصل قیمت سے زیادہ لگا کر اسے بطور خمس دیا جائے۔

مسئلہ(۱۰۲۷): جس شخص کو خمس کے مستحق شخص سے کچھ لینا ہو اور چاہتا ہو کہ اپنا قرضہ خمس کی رقم سے منہا کر لے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ یا تو حاکم شرع سے اجازت لے یا خمس اس مستحق کو دے اور بعد میں مستحق شخص اسے وہ مال قرضے کی ادئیگی کے طور پر لوٹا دے اور وہ یہ بھی کر سکتا ہے کہ خمس کے مستحق شخص کی اجازت سے اس کا وکیل بن کر خود اس کی طرف سے خمس لے اور اس سے اپنا قرض چکا لے۔

مسئلہ(۱۰۲۸): مالک خمس کے مستحق شخص سے یہ شرط نہیں کر سکتا کہ وہ خمس لینے کے بعد اسے واپس لوٹا دے۔

زکوٰۃ کے احکام

نصاب زکوٰۃ:

مسئلہ(۱۰۲۹) چند چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے۔(۱) گیہوں (۲) جو (۳) کھجور (۴) کشمش (۵) سونا (۶) چاندی (۷)اونٹ (۸) گائے (۹) بھیڑ بکری احتیاط لازم کی بنا پر مال تجارت۔ اگر کوئی شخص ان دس چیزوں میں سے کسی ایک چیز کا مالک ہوتو ان شرائط کے تحت جن کا ذکر بعد میں کیا جائے گا ضروری ہے کہ جو مقدار مقرر کی گئی ہے اسے ان مصارف میں سے کسی ایک مد میں سے خرچ کرے جن کا حکم دیا گیا ہے۔

زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط:

مسئلہ(۱۰۳۰): زکوٰۃ مذکورہ دس چیزوں پر اس صورت میں واجب ہوتی ہے جب مال اس نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے جس کا ذکر بعد میں کیا جائے گا اور وہ مال اس انسان کی ملکیت ہو اور اس کا مالک آزاد ہو۔

مسئلہ(۱۰۳۱): اگر انسان گیارہ مہینے گائے، بھیڑ بکری، اونٹ، سونے یا چاندی کا مالک رہے تو اگر چہ بارہویں مہینے کی پہلی تاریخ کو زکوٰۃ اس پر واجب ہو جائے گی لیکن ضروری ہے کہ اگلے سال کی ابتدا کا حساب بارہویں مہینے کے خاتمے کے بعد کرے۔

مسئلہ(۱۰۳۲): سونے، چاندی اور مال تجارت پر زکوٰۃ کے واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ ان چیزوں کا مالک پورے سال بالغ و عاقل ہو۔لیکن گیہوں، جو، کشمش اور اسی طرح اونٹ، گائے اور بھیڑ بکریوں میں مالک کا بالغ اور عقل ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ(۱۰۳۳): گیہوں اور جو پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب انہیں ''گیہوں'' اور ''جو'' کہا جائے کشمش پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ ابھی انگور ہی کی صورت میں ہوں۔ کھجور پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب (وہ پک جائیں اور) عرب اسے تمر کہیں۔لیکن ان میں زکوٰۃ کا نصاب دیکھنے کا وقت وہ ہے جب یہ خشک ہو جائیں اور گندم و جو کی زکوٰۃ دینے کا وقت وہ ہوتا ہے جب یہ غلہ کھلیان میں پہنچے اور ان (کی بالیوں) سے بھوسا اور (دانہ) الگ کیا جائے۔ جبکہ کھجور اور کشمش میں یہ وقت وہ ہوتا ہے جب انہیں اتار لیتے ہیں۔ اگر اس وقت کے بعد مستحق کے ہوتے ہوئے بلا وجہ تاخیر

کرے اور تلف ہوجائے تو مالک ضامن ہے۔

گیہوں جَو، کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ:

مسئلہ(۱۰۳۴): گیہوں، جو، کھجور اور کشمش پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ نصاب کی حد تک پہنچ جائیں اور ان کا نصاب تین سو صاع ہے جو ایک گروہ (علماء) کے بقول ۸۴۷ کلو ہوتا ہے۔

مسئلہ(۱۰۳۵): اگر گیہوں، جو اور کشمش پر زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد ان چیزوں کا مالک مرجائے تو جتنی زکوٰۃ بنتی ہو وہ اس کے مال سے دینی ضروری ہے لیکن اگر وہ شخص زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے مرجائے تو ہر وہ وارث جس کا حصہ نصاب تک پہنچ جائے ضروری ہے کہ اپنے حصے کی زکوٰۃ خود ادا کرے۔

سونے کا نصاب:

مسئلہ(۱۰۳۶): سونے کے دو نصاب ہیں: اس کا پہلا نصاب بیس مثقال شرعی ہے جبکہ ہر مثقال شرعی ۱۸ نخود کا ہوتا ہے۔ پس جس وقت سونے کی مقدار بیس مثقال شرعی تک جو آج کل ۱۵ مثقال کے برابر ہوتے ہیں، پہنچ جائے اور وہ دوسری شرائط بھی پوری ہوتی ہوں جو بیان کی جاچکی ہیں تو ضروری ہے کہ انسان اس کا چالیسواں حصہ جو ۹ نخود کے برابر ہوتا ہے زکوٰۃ کے طور پر دے اور اگر سونا اس مقدار تک نہ پہنچے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور اس کا دوسرا نصاب چار مثقال شرعی ہے جو آج کل تین مثقال کے برابر ہوتے ہیں یعنی اگر ۱۵ مثقال پر تین مثقال کا اضافہ ہوجائے تو ضروری ہے کہ تمام تر ۱۸ مثقال پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ دے اور اگر تین مثقال سے کم اضافہ ہو تو ضروری ہے کہ صرف ۱۵ مثقال پر زکوٰۃ دے اور اس صورت میں اضافے پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جوں جوں اضافہ ہو اس کے لئے یہی حکم ہے یعنی اگر تین مثقال اضافہ ہو تو ضروری ہے کہ تمام تر مقدار پر زکوٰۃ دے اور اگر اضافہ تین مثقال سے کم ہو تو جو مقدار بڑھی ہو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

چاندی کا نصاب:

مسئلہ(۱۰۳۷): اس کا پہلا نصاب ۱۰۵ مروجہ مثقال ہے۔ لہٰذا جب چاندی کی مقدار ۱۰۵ مثقال تک پہنچ جائے اور دوسری شرائط بھی پوری کرتی ہو جو بیان کی جاچکی ہیں تو ضروری ہے کہ انسان اس کا ڈھائی فیصد جو دو مثقال اور ۱۵ نخود بنتا ہے بطور زکوٰۃ دے اور اگر وہ اس مقدار تک نہ پہنچے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور اس کا دوسرا نصاب ۲۱ مثقال ہے یعنی اگر ۱۰۵ مثقال پر ۲۱ مثقال کا اضافہ ہوجائے تو ضروری ہے جیسا کہ بتایا جاچکا ہے پورے ۱۲۶ مثقال پر زکوٰۃ دے اور اگر ۲۱

مثقال سے کم اضافہ ہوتو ضروری ہے کہ صرف ۱۰۵ مثقال پر زکوٰۃ دے اور جو اضافہ ہوا ہے اسپر زکوٰۃ نہیں ہے اور جتنا بھی اضافہ ہوتا جائے یہی حکم ہے یعنی اگر ۲۱ مثقال کا اضافہ ہوتو ضروری ہے کہ تمام تر مقدار پر زکوٰۃ دے اور اگر اس سے کم اضافہ ہوتو وہ مقدار جو ۲۱ مثقال سے کم ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر اسے شک ہو کہ نصاب کی حد تک جا پہنچی ہے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ تحقیق کرے۔

مسئلہ (۱۰۳۸): جس شخص کے پاس نصاب کے مطابق سونا یا چاندی ہو اگر چہ وہ اس پر زکوٰۃ دے دے لیکن جب تک اس کے پاس سونا چاندی پہلے نصاب سے کم نہ ہو جائے ضروری ہے کہ ہر سال ان پر زکوٰۃ دے۔

اونٹ گائے اور بھیڑ، بکری کی زکوٰۃ:

مسئلہ (۱۰۳۹): اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری کی زکوٰۃ کے لئے ان شرائط کے علاوہ جن کا ذکر آچکا ہے ایک شرط اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ حیوان سارا سال صرف (خودرو) جنگلی گھاس چرتا رہا ہو۔ لہٰذا اگر سارا سال یا اس کا کچھ حصہ کاٹی ہوئی گھاس کھائے یا ایسی چراگاہ میں چرے جو خود اس شخص کی (یعنی حیوان کے مالک کی) یا کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہو تو اس حیوان پر زکوٰۃ نہیں ہے، لیکن اگر وہ حیوان سال بھر میں ایک مختصر مقدار مالک کی مملوکہ گھاس (یا چارا) جبکہ اب بھی عرفاً کہا جا سکے کہ اس نے باہر کی گھاس ہی کھائی ہے تو اس کی زکوٰۃ واجب ہے۔ لیکن اونٹ، گائے اور بھیڑ کی زکوٰۃ واجب ہونے میں یہ شرط نہیں ہے کہ سارا سال حیوان بے کار رہے بلکہ آب یاری یا ہل چلانے یا ان جیسے امور میں ان حیوانوں سے استفادہ کیا جائے جبکہ عرفاً کہا جا سکے کہ یہ سارا سال بے کار رہے ہیں تو ان کی زکوٰۃ دینا ضروری ہے بلکہ اگر نہ کہا جا سکے تب بھی احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ ان کی زکوٰۃ دے۔

مسئلہ (۱۰۴۰): اگر کوئی شخص اپنے اونٹ، گائے اور بھیڑ کے لئے ایسی چراگاہ خریدے جسے کسی نے کاشت نہ کیا ہو یا اسے کرائے (یا ٹھیکے) پر حاصل کرے تو اس صورت میں زکوٰۃ کا واجب ہونا مشکل ہے اگر چہ زکوٰۃ کا دینا احوط ہے لیکن اگر وہاں جانور چرانے کا محصول ادا کرے تو ضروری ہے کہ زکوٰۃ دے۔

اونٹ کے نصاب:

مسئلہ (۱۰۴۱): اونٹ کے نصاب بارہ ہیں:

(۱) پانچ اونٹ۔ ان کی زکوٰۃ ایک بھیڑ ہے اور جب تک اونٹوں کی تعداد اس حد تک نہ پہنچے، زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

(۲) دس اونٹ۔ ان کی زکوٰۃ دو بھیڑیں ہیں۔

(۳) پندرہ اونٹ۔ان کی زکوٰۃ تین بھیڑیں ہیں۔

(۴) بیس اونٹ۔ان کی زکوٰۃ چار بھیڑیں ہیں۔

(۵) پچیس اونٹ۔ان کی زکوٰۃ پانچ بھیڑیں ہیں۔

(۶) چھبیس اونٹ۔ان کی زکوٰۃ ایک ایسا اونٹ ہے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

(۷) چھتیس اونٹ۔ان کی زکوٰۃ ایک ایسا اونٹ ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

(۸) چھیالیس اونٹ۔ان کی زکوٰۃ ایک ایسا اونٹ ہے جو چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

(۹) اکسٹھ اونٹ۔ان کی زکوٰۃ ایک ایسا اونٹ ہے جو پانچویں سال میں داخل ہو چکا ہو۔

(۱۰) چھہتر اونٹ۔ان کی زکوٰۃ دو ایسے اونٹ ہیں جو تیسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں۔

(۱۱) اکیانوے اونٹ۔ان کی زکوٰۃ دو ایسے اونٹ ہیں جو چوتھے سال میں داخل ہو چکے ہوں۔

(۱۲) ایک سو اکیس اونٹ اور اس پر جتنے ہوتے جائیں ضروری ہے کہ زکوٰۃ دینے والا یا تو ان کا چالیس سے چالیس تک حساب کرے اور ہر چالیس اونٹوں کے لئے ایک ایسا اونٹ دے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو یا پچاس سے پچاس تک کا حساب کرے اور ہر پچاس اونٹوں کے لئے ایک اونٹ دے جو چوتھے سال میں داخل ہو چکا ہو یا چالیس اور پچاس دونوں سے حساب کرے اور بعض مقامات پر اس کو اختیار ہے کہ چالیس سے حساب کرے یا پچاس سے لیکن ہر صورت میں اس طرح حساب کرنا ضروری ہے کہ کچھ باقی نہ بچے یا اگر بچے بھی تو نو سے زیادہ نہ ہو مثلاً اگر اس کے پاس ۱۴۰ اونٹ ہوں تو ضروری ہے کہ سو کے لئے دو ایسے اونٹ دے جو چوتھے سال میں داخل ہو چکے ہوں اور چالیس کے لئے ایک ایسا اونٹ دے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور جو اونٹ زکوٰۃ میں دیا جائے اس کا مادہ ہونا ضروری ہے۔لیکن اگر چھٹے نصاب میں دو سالہ اونٹنی نہ ہو تو تین سالہ اونٹ کافی ہے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو خریدنے میں اسے اختیار ہے کہ کسی کو بھی خریدلے۔

مسئلہ (۱۰۴۲): دو نصابوں کے درمیان زکوٰۃ واجب نہیں ہے لہٰذا اگر ایک شخص جو اونٹ رکھتا ہو ان کی تعداد پہلے نصاب سے جو پانچ ہے، بڑھ جائے تو جب تک وہ دوسرے نصاب تک جو دس ہے نہ پہنچے ضروری ہے فقط پانچ پر زکوٰۃ دے اور باقی نصابوں کی صورت بھی ایسی ہی ہے۔

گائے کا نصاب:

مسئلہ (۱۰۴۳): گائے کے دو نصاب ہیں:

اس کا پہلا نصاب تیس ہے۔جب کسی شخص کی گایوں کی تعداد تیس تک پہنچ جائے اور وہ شرائط بھی پوری ہوتی ہوں جن کا

ذکر کیا جا چکا ہے تو ضروری ہے کہ گائے کا ایک ایسا بچہ جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو زکوٰۃ کے طور پر دے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ بچھڑا ہو۔ اس کا دوسرا نصاب چالیس ہے اور اس کی زکوٰۃ ایک بچھیا ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو اور تیس اور چالیس کے درمیان زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ مثلاً جس شخص کے پاس انتالیس گائیں ہوں تو ضروری ہے کہ صرف تیس کی زکوٰۃ دے اور اگر اس کے پاس چالیس سے زیادہ گائیں ہوں تو جب تک ان کی تعداد ساٹھ تک نہ پہنچ جائے ضروری ہے کہ صرف چالیس پر زکوٰۃ دے۔ جب ان کی تعداد ساٹھ تک پہنچ جائے تو چونکہ یہ تعداد پہلے نصاب سے دوگنی ہے اس لئے ضروری ہے کہ دو ایسے بچھڑے بطور زکوٰۃ دے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکے ہوں اور اسی طرح جوں جوں گایوں کی تعداد بڑھتی جائے تو ضروری ہے کہ یا تو تیس سے تیس تک حساب کرے یا چالیس سے چالیس تک یا تیس اور چالیس دونوں کا حساب کرے اور ان پر اس طریقے کے مطابق زکوٰۃ دے جو بتایا گیا ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ اس طرح حساب کرے کہ کچھ باقی نہ بچے اور اگر کچھ بچے تو نو سے زیادہ نہ ہو۔ مثلاً اگر اس کے پاس ستر گائیں ہوں تو ضروری ہے کہ تیس اور چالیس کے مطابق حساب کرے اور تیس کے لئے تیس اور چالیس کے لئے چالیس کی زکوٰۃ دے کیونکہ اگر وہ تیس کے لحاظ سے حساب کرے گا تو دس گائیں بغیر زکوٰۃ دیئے رہ جائیں گی

اور بعض مقامات مثلاً ۱۲۰ گائیں پر اس کو اختیار ہے کہ جیسے چاہے حساب کرے۔

بھیڑ کا نصاب:

مسئلہ (۱۰۴۴): بھیڑ کے پانچ نصاب ہیں: پہلا نصاب ۴۰ ہے اور اس کی زکوٰۃ ایک بھیڑ ہے اور جب تک بھیڑوں کی تعداد چالیس تک نہ پہنچے ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

دوسرا نصاب ۱۲۱ ہے اور اس کی زکوٰۃ دو بھیڑیں ہیں۔

تیسرا نصاب ۲۰۱ ہے اور اس کی زکوٰۃ تین بھیڑیں ہیں۔

چوتھا نصاب ۳۰۱ ہے اور اس کی زکوٰۃ چار بھیڑیں ہیں۔

پانچواں نصاب چار سو اور اس سے اوپر کا ہے اور ان کا حساب سو سے سو تک کرنا ضروری ہے اور ہر سو بھیڑوں پر ایک بھیڑ دی جائے اور یہ ضروری نہیں کہ زکوٰۃ انہیں بھیڑوں میں دی جائے بلکہ کوئی اور بھیڑیں دے دی جائیں یا بھیڑوں کی قیمت کے برابر نقدی دے دی جائے تو کافی ہے۔

مسئلہ (۱۰۴۵): دو نصابوں کے درمیان زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کسی کی بھیڑوں کی تعداد پہلے نصاب سے جو چالیس ہے زیادہ ہو لیکن دوسرے نصاب تک جو ۱۲۱ ہے نہ پہنچی ہو تو اسے چاہئے کہ صرف چالیس پر زکوٰۃ دے جو تعداد اس

سے زیادہ ہو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور اس کے بعد کے نصابوں کے لئے بھی یہی حکم ہے

مسئلہ (۱۰۴۶): زکوٰۃ کے ضمن میں گائے اور بھینس ایک جنس شمار ہوتی ہیں اور عربی اور غیر عربی اونٹ ایک جنس ہیں۔ اسی طرح بھیڑ بکرے اور دنبے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مال تجارت کی زکوٰۃ:

جس مال کا انسان معاوضہ دے کر مالک ہوا ہو اور اس نے وہ مال تجارت اور فائدہ حاصل کرنے کے لئے محفوظ رکھا ہو تو احتیاط کی بنا پر ضروری ہے کہ (مندرجہ ذیل) چند شرائط کے ساتھ اس کی زکوٰۃ دے جو کہ چالیسواں حصہ ہے۔

(۱) مالک بالغ اور عاقل ہو۔

(۲) مال کی قیمت کم از کم ۱۵ مثقال سکہ دار سونے یا ۱۰۵ مثقال سکہ دار چاندی کے برابر ہو۔

(۳) جس وقت اس مال سے فائدہ اٹھانے کی نیت ہو ایک سال گزر جائے۔

(۴) فائدہ اٹھانے کی نیت پورے سال باقی رہے۔ پس اگر سال کے دوران اس کی نیت بدل جائے مثلاً اس کو اخراجات کی مد میں صرف کرنے کی نیت کرے تو ضروری نہیں کہ اس پر زکوٰۃ دے۔

(۵) مالک اس مال میں پورا سال تصرف کر سکتا ہو۔

(۶) تمام سال اس کے سرمائے کی مقدار یا اس سے زیادہ پر خریدار موجود ہو۔ پس اگر سال کے کچھ حصے میں سرمائے کی مقدار کا خریدار نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہے۔

زکوٰۃ کا مصرف:

مسئلہ (۱۰۴۷): زکوٰۃ کا مال آٹھ مقامات پر خرچ ہو سکتا ہے:

(۱) فقیر۔ وہ شخص جس کے پاس اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے سال بھر کے اخراجات نہ ہوں فقیر ہے لیکن جس شخص کے پاس کوئی ہنر یا جائداد یا سرمایہ ہو جس سے وہ اپنے سال بھر کے اخراجات پورے کر سکتا ہو وہ فقیر نہیں ہے۔

(۲) مسکین۔ وہ شخص جو فقیر سے زیادہ تنگدست ہو، مسکین ہے۔

(۳) وہ شخص جو امام عصر علیہ السلام یا نائب امام کی جانب سے اس کام پر مامور ہو کہ زکوٰۃ جمع کرے، اس کی نگہداشت کرے، حساب کی جانچ پڑتال کرے اور جمع کیا ہوا مال امام علیہ السلام یا نائب امام یا فقراء کو پہنچائے۔

(۴) وہ کفار جنہیں زکوٰۃ دی جائے تو وہ دین اسلام کی طرف مائل ہوں یا جنگ میں یا جنگ کے علاوہ مسلمانوں کی مدد

کریں۔اسی طرح وہ مسلمان جن کا ایمان ان بعض چیزوں پر جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہیں کمزور ہو لیکن اگر ان کو زکوٰۃ دی جائے تو ان کے ایمان کی تقویت کا سبب بن جائے یا جو مسلمان امام علی علیہ السلام کی ولایت پر یقین نہیں رکھتے لیکن اگر ان کو زکوٰۃ دی جائے تو وہ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کی طرف مائل ہوں اور اس پر ایمان لے ائیں۔

(۵) غلاموں کو خرید کر انہیں آزاد کرنا۔جس کی تفصیل اس کے باب میں بیان ہوئی ہے۔

(۶) وہ مقروض جو اپنا قرض نہ ادا کر سکتا ہو۔

(۷) فی سبیل اللہ یعنی وہ کام جن کا فائدہ تمام مسلمانوں کو پہنچتا ہو،مثلاً مسجد بنانا،ایسا مدرسہ تعمیر کرنا جہاں دینی تعلیم دی جاتی ہو،شہر کی صفائی کرنا نیز سڑکوں کو پختہ بنانا اور انہیں چوڑا کرنا اور ان ہی جیسے دوسرے کام کرنا۔

(۸) ابن سبیل یعنی وہ مسافر جو سفر میں ناچار رہ گیا ہو۔

یہ وہ مدیں ہیں جہاں زکوٰۃ خرچ ہوتی ہے لیکن مالک،زکوٰۃ کو امامؑ یا نائب امام کی اجازت کے بغیر مد نمبر ۳ اور مد نمبر ۴ میں خرچ نہیں کرسکتا اور اسی طرح احتیاط لازم کی بنا پر مد نمبر ۷ کا بھی یہی حکم ہے اور مذکورہ مدوں کے احکام آئندہ مسائل میں بیان کئے جائیں گے۔

مسئلہ(۱۰۴۸): احتیاط واجب یہ ہے کہ فقیر اور مسکین اپنے اور اپنے اہل وعیال کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ زکوٰۃ نہ لے اور اگر ان کے پاس کچھ رقم یا جنس ہو تو فقط اتنی زکوٰۃ لے جتنی رقم یا جنس اس کے سال بھر کے اخراجات کے لئے کم پڑتی ہو۔

مسئلہ(۱۰۴۹): جس شخص کے پاس اپنا پورے سال کا خرچ ہو اگر وہ اس کا کچھ حصہ استعمال کرلے اور بعد میں شک کرے کہ جو کچھ باقی بچا ہے وہ اس کے سال بھر کے اخراجات کے لئے کافی ہے یا نہیں تو وہ زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔

مسئلہ(۱۰۵۰): جس ہنرمند یا صاحب جائیداد یا تاجر کی آمدنی اس کے سال بھر کے اخراجات سے کم ہو وہ اپنے اخراجات کی کمی پوری کرنے کے لئے زکوٰۃ لے سکتا ہے اور لازم نہیں ہے کہ وہ اپنے کام کے اوزار یا جائیداد یا سرمایہ اپنے مصرف میں لے آئے۔

مسئلہ(۱۰۵۱): جس فقیر کے پاس اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے سال بھر کا خرچ نہ ہو لیکن ایک گھر کا مالک ہو جس میں وہ رہتا ہو یا سواری کی چیز رکھتا ہو اور ان کے بغیر گزر بسر نہ کرسکتا ہو خواہ یہ صورت اپنی عزت رکھنے کے لئے ہی ہو وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے اور گھر کے سامان،و برتنوں اور گرمی وسردی کے کپڑوں اور جن چیزوں کی اسے ضرورت ہو ان کے لئے بھی یہی حکم ہے اور جو فقیر یہ چیزیں نہ رکھتا ہو اگر اسے ان کی ضرورت ہو تو زکوٰۃ میں سے یہ خرید سکتا ہے۔

مسئلہ(۱۰۵۲): جو فقیر محنت کرکے روزی کما سکتا ہو اور اپنا اور اپنے اہل وعیال کا خرچہ برداشت کرسکتا ہو لیکن سستی کی

وجہ سے روزی نہ کما رہا ہو،اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔ وہ طالب علم جس کے لئے روزی کمانا تحصیل علم کی راہ میں رکاوٹ ہو، اگر چہ اس کا علم حاصل کرنا واجب عینی نہ ہو تو کسی بھی صورت میں فقراء کے حصے سے زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ ہاں اگر اس کا علم حاصل کرنا عمومی فائدے کا سبب ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر حاکم شرع کی اجازت سے سبیل اللہ کے حصے سے لے سکتا ہے اور جس فقیر کے لئے ہنر سیکھنا مشکل نہ ہو احتیاط واجب کی بنا پر زکوٰۃ پر زندگی بسر نہ کرے لیکن جب تک ہنر سیکھنے میں مشغول ہو زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ مسئلہ (۱۹۰۱): جو شخص مقروض ہو اور قرضہ نہ ادا کر سکتا ہو اگر اس کے پاس اپنا سال بھر کا خرچ بھی ہو تب بھی اپنا قرض ادا کرنے کے لئے زکوٰۃ لے سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ اس نے جو مال بطور قرض لیا ہو اسے کسی گناہ کے کام میں خرچ نہ کیا ہو۔

مسئلہ (۱۰۵۳): جو شخص مقروض ہو اور اپنا قرضہ نہ ادا کر سکتا ہو اگر چہ وہ فقیر نہ ہو تب بھی قرض خواہ قرضے کو جو اسے مقروض سے وصول کرنا ہے زکوٰۃ میں شمار کر سکتا ہے۔

مسئلہ (۱۰۵۴): جس مسافر کا زادراہ ختم ہو جائے یا اس کی سواری قابل استعمال نہ رہے اگر اس کا سفر گناہ کی غرض سے نہ ہو اور وہ قرض لے کر یا اپنی کوئی چیز بیچ کر منزل مقصود تک نہ پہنچ سکتا ہو تو اگر چہ وہ اپنے وطن میں فقیر نہ بھی ہو تو زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ کسی دوسری جگہ سے قرض لے کر یا اپنی کوئی چیز بیچ کر سفر کے اخراجات حاصل کر سکتا ہو تو وہ فقط اتنی مقدار میں زکوٰۃ لے سکتا ہے جس کے ذریعے وہ اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائے اور اگر اپنے وطن میں کوئی چیز فروخت کر کے یا کرائے پر دے کر، اپنے لئے زادراہ مہیا کر سکتا ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔

مسئلہ (۱۰۵۵): جو مسافر سفر میں ناچار ہو جائے اور زکوٰۃ لے اگر اس کے وطن پہنچ جانے کے بعد زکوٰۃ میں سے کچھ بچ جائے اور اسے زکوٰۃ دینے والے کو نہ پہنچا سکتا ہو تو ضروری ہے کہ وہ زائد مال حاکم شرع کو پہنچا دے اور اسے بتا دے کہ یہ مال زکوٰۃ ہے۔

مستحقین زکوٰۃ کی شرائط:

مسئلہ (۱۰۵۶): (مال کا) مالک جس شخص کو اپنی زکوٰۃ دے سکتا ہے، ضروری ہے کہ وہ شیعہ اثنا عشری ہو۔ اگر انسان کسی کو شیعہ سمجھتے ہوئے زکوٰۃ دے دے اور بعد میں پتا چلے کہ وہ شیعہ نہ تھا تو ضروری ہے کہ دوبارہ زکوٰۃ دے۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب اس نے کسی کے شیعہ ہونے کے بارے میں تحقیق کر لی ہو یا کسی شرعی گواہی کے طور پر اسے شیعہ مانا ہو۔

مسئلہ (۱۰۵۷): جو باپ بیٹے کی شادی کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ بیٹے کی شادی کے لئے زکوٰۃ میں سے خرچ کر سکتا ہے اور بیٹا بھی باپ کے لئے ایسا کر سکتا ہے۔

مسئلہ(۱۰۵۸):عورت اپنے فقیر شوہر کو زکوٰۃ دے سکتی ہے خواہ شوہر وہ زکوٰہ اس عورت پر ہی کیوں نہ خرچ کرے۔

زکوٰۃ کی نیت:

مسئلہ(۱۰۵۹): ضروری ہے کہ انسان بارگاہ الٰہی میں بقصد قربت یعنی بارگاہ الٰہی میں اظہار ذلت کی نیت سے زکوٰۃ دے اور اگر قصد قربت کے بغیر دے تو گنہگار ہونے کے باوجود کافی ہے اور اپنی نیت میں معین کرے کہ جو کچھ دے رہا ہے وہ مال کی زکوٰۃ ہے یا زکوٰۃ فطرہ ہے بلکہ مثال کے طور پر اگر گیہوں اور جو کی زکوٰۃ اس پر واجب ہو اور وہ کچھ رقم زکوٰۃ کے طور پر دینا چاہے تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ معین کرے کہ گیہوں کی زکوٰۃ دے رہا ہے یا جو کی۔

مسئلہ(۱۰۶۰): اگر کسی شخص پر متعدد چیزوں کی زکوٰۃ واجب ہو اور وہ زکوٰۃ میں کوئی چیز دے لیکن کسی بھی چیز کی ''نیت نہ کرے'' تو جو چیز اس نے زکوٰۃ میں دی ہے اگر اس کی جنس دی ہو جو ان چیزوں میں سے کسی ایک کی ہے تو وہ اس جنس کی زکوٰۃ شمار ہوگی۔ فرض کریں کہ کسی شخص پر چالیس بھیڑیں اور پندرہ مثقال سونے کی زکوٰۃ واجب ہے، اگر وہ مثلاً ایک بھیڑ زکوٰۃ میں دے اور ان چیزوں میں سے (کہ جن پر زکوٰۃ واجب ہے) کسی کی بھی ''نیت'' نہ کرے تو وہ بھیڑوں کی زکوٰۃ شمار ہوگی۔ لیکن اگر وہ چاندی کے سکے یا کرنسی نوٹ دے جو ان (چیزوں) کے ہم جنس نہیں ہے تو بعض (علماء) کے بقول وہ (سکے یا نوٹ) ان تمام (چیزوں) پر حساب سے بانٹ دیئے جائیں لیکن یہ احتمال اشکال سے خالی نہیں ہے بلکہ احتمال یہ ہے کہ وہ ان چیزوں میں سے کسی کی بھی (زکوٰۃ) شمار نہ ہوں گے اور (نیت کرنے تک) مالک مال کی ملکیت رہیں گے۔

مسئلہ(۱۰۶۱): اگر کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے کسی کو وکیل بنائے تو ضروری ہے کہ مال زکوٰۃ وکیل کے حوالے کرتے وقت نیت کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس زکوٰۃ کے فقیر تک پہنچنے تک اپنی اسی نیت پر باقی رہے۔

زکوٰۃ کے متفرق مسائل:

مسئلہ(۱۰۶۲): زکوٰۃ علیحدہ کرنے کے بعد ایک شخص کے لئے لازم نہیں کہ اسے فوراً مستحق شخص کو دے دے اور اگر کسی عقلی مقصد سے اس میں تاخیر کرے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ(۱۰۶۳): جو شخص مستحق شخص کو پہچان سکتا ہو اگر وہ اسے زکوٰۃ نہ پہنچائے اور اس کے کوتاہی برتنے کی وجہ سے مال زکوٰۃ تلف ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا عوض دے۔

مسئلہ(۱۰۶۴): مستحب ہے کہ گائے، بھیڑ اور اونٹ کی زکوٰۃ آبرومندانہ فقیر کو دی جائے اور زکوٰۃ دینے میں اپنے رشتہ داروں کو اور دوسروں پر اہل علم کو اور بے علم لوگوں پر جو ہاتھ نہ پھیلاتے ہوں ان کو منگتوں پر ترجیح دی جائے۔ ہاں یہ ممکن ہے

کہ کسی فقیر کو کسی اور وجہ سے زکوٰۃ دینا بہتر ہو۔

مسئلہ(۱۰۶۵): بہتر ہے کہ زکوٰۃ علانیہ دی جائے اور مستحب صدقہ پوشیدہ طور پر دیا جائے۔

مسئلہ(۱۰۶۶): انسان قرآن مجید، دینی کتابیں یا دعا کی کتابیں سہم فی سبیل اللہ سے خرید کر وقف نہیں کرسکتا لیکن اگر رفاہ عامہ کے لئے ان چیزوں کی ضرورت ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر حاکم شرع سے اجازت لے۔

مسئلہ(۱۰۶۷): اگر خمس اور زکوٰۃ کسی ایسے شخص کے ذمے واجب الادا ہو اور کفارہ اور منت وغیرہ بھی اس پر واجب ہو اور وہ مقروض بھی ہو اور ان سب کی ادئیگی نہ کرسکتا ہو تو اگر وہ مال جس پر خمس یا زکوٰۃ واجب ہوچکی ہو تلف نہ کیا ہو تو ضروری ہے کہ خمس اور زکوٰۃ دے اور اگر وہ مال تلف ہوگیا ہو تو کفارے اور نذر سے پہلے زکوٰۃ خمس اور قرض ادا کردے۔

زکوٰۃ فطرہ:

مسئلہ(۱۰۶۸): عیدالفطر کی رات غروب آفتاب سے پہلے جو شخص بالغ اور عاقل ہو اور نہ تو بے ہوش ہو اور نہ فقیر اور نہ کسی دوسرے کا غلام ہو تو ضروری ہے کہ اپنے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو اس کے ہاں کھانا کھاتے ہوں فی کس ایک صاع جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ تقریباً تین کلو ہوتا ہے ان غذاؤں میں سے جو اس کے شہر یا علاقے میں استعمال ہوتی ہوں، مثلاً گیہوں یا جو یا کھجور یا کشمش یا چاول یا جوار مستحق شخص کو دے اور اگر ان کے بجائے ان کی قیمت نقدی کی شکل میں دے تب بھی کافی ہے۔ احتیاط لازم یہ ہے کہ جو غذا اس کے شہر میں عام طور پر استعمال نہ ہوتی ہو چاہے وہ، گیہوں، جو، کھجور یا کشمش ہو نہ دے۔

مسئلہ(۱۰۶۹): جس شخص کے پاس اپنے اور اپنے عیال کے لئے سال بھر کے اخراجات نہ ہوں اور اس کا کوئی روزگار بھی نہ ہو جس کے ذریعے وہ اپنے اہل وعیال کا سال بھر کا خرچہ پورا کرسکے وہ فقیر ہے اور اس پر فطرہ دینا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ(۱۰۷۰): جو لوگ عیدالفطر کی رات غروب کے وقت کسی کے ہاں کھانے والے سمجھے جائیں ضروری ہے کہ صاحب خانہ ان کا فطرہ دے قطع نظر اس کے کہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، مسلمان ہوں یا کافر، ان کا خرچہ ان پر واجب ہو یا نہ ہو اور وہ اس کے شہر میں ہوں یا کسی دوسرے شہر میں ہوں۔

مسئلہ(۱۰۷۱): جو مہمان عیدالفطر کی رات غروب آفتاب سے پہلے صاحب خانہ کی رضا مندی سے اس کے گھر میں آئے، رات اس کے ہاں گزارے اور اس کے ہاں کھانا کھانے والوں میں اگرچہ وقتی طور پر شمار ہو اس کا فطرہ بھی صاحب خانہ پر واجب ہے۔

زکوٰۃ فطرہ کا مصرف:

مسئلہ(۱۰۷۲): فطرہ احتیاط واجب کی بنا پر فقط ان شیعہ اثنا عشری فقراء کو دینا ضروری ہے جو ان شرائط پر پورے اترتے ہوں جن کا ذکر زکوٰۃ کے مستحقین میں ہو چکا ہے اور اگر شہر میں اثنا عشری فقراء نہ ملیں تو دوسرے مسلمان فقراء کو فطرہ دے سکتا ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ کسی بھی صورت میں 'ناصبی' کو نہ دیا جائے۔

مسئلہ(۱۰۷۳): جس فقیر کو فطرہ دیا جائے تو ضروری نہیں کہ وہ عادل ہو لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ شرابی، بے نمازی اور جو کھلم کھلا گناہ کرتا ہو اسے فطرہ نہ دیا جائے۔

مسئلہ(۱۰۷۴): جو شخص فطرہ ناجائز کاموں میں خرچ کرتا ہو اسے فطرہ نہ دیا جائے۔

حج کے احکام

بیت اللہ کی زیارت کرنے اور ان اعمال کو بجالانے کا نام ''حج'' ہے جن کے وہاں بجالانے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی بجا آوری ہر اس شخص کے لئے جو مندرجہ ذیل شرائط پوری کرتا ہو تمام عمر میں ایک دفعہ واجب ہے۔

(اول) انسان بالغ ہو۔

(دوم) عاقل اور آزاد ہو۔

(سوم) حج پر جانے کی وجہ سے کوئی ایسا ناجائز کام کرنے پر مجبور نہ ہو جس کا ترک کرنا حج کرنے سے زیادہ اہم ہو یا کوئی واجب کام ترک نہ ہوتا ہو جو حج سے زیادہ اہم ہو۔ لیکن اس حالت میں بھی حج پر چلا جائے تو گنہگار ضرور ہے مگر حج صحیح ہے۔

(چہارم) استطاعت رکھتا ہو۔

(۱) انسان راستے کا خرچ اور اسی طرح اگر ضرورت ہو تو سواری رکھتا ہو یا اتنا مال رکھتا ہو کہ ان چیزوں کو مہیا کر سکے۔

(۲) اتنی صحت اور طاقت ہو کہ زیادہ مشقت کے بغیر مکہ مکرمہ جا کر حج کر سکتا ہو۔ یہ شرط حج کے موقع سے مخصوص ہے اگر کوئی شخص مالی استطاعت رکھتا ہو مگر جسمانی طاقت حج کے وقت نہ رکھتا ہو یا اگر خود بجالائے تو اس کے لئے نقصان ہے اور صحت یابی کی بھی کوئی امید نہ ہو تو اسے چاہئے کہ کسی کو نائب بنائے۔

(۳) مکہ مکرمہ جانے کے لئے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور اگر راستہ بند ہو یا انسان کو ڈر ہو کہ راستے میں اس کی جان یا آبرو چلی جائے گی یا اس کا مال چھین لیا جائے گا تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ دوسرے راستے سے جا سکتا ہو

تو اگرچہ وہ راستہ زیادہ طویل ہوتو ضروری ہے کہ اس راستے سے جائے بجز اس کے کہ وہ راستہ اس قدر دور اور غیر معروف ہو کہ لوگ کہیں کہ حج کا راستہ بند ہے۔

(۴) جب سارے شرائط موجود ہوں تو اس کے پاس اتنا وقت بھی ہو کہ مکہ مکرمہ پہنچ کر حج کے اعمال بجالا سکے

(۵) جن لوگوں کے اخراجات اس پر واجب ہوں مثلاً بیوی اور بچے اور جن لوگوں کے اخراجات ترک کرنا اس کے لئے گناہ ہوں تو ان کے اخراجات اس کے پاس موجود ہوں۔

(۶) حج سے واپسی کے بعد وہ معاش کے لئے کوئی ہنر یا کھیتی یا جائیداد رکھتا ہو یا پھر کوئی دوسرا ذریعہ آمدنی رکھتا ہو یعنی ایسا نہ ہو کہ حج کے اخراجات کی وجہ سے حج سے واپسی پر مجبور ہو جائے اور تنگی ترشی میں زندگی گزارنے پر مجبور ہو جائے۔

مسئلہ (۱۰۷۵): جس شخص کی ضرورت اپنے ذاتی مکان کے بغیر پوری نہ ہو سکے اس پر حج اس وقت واجب ہے جب اس کے پاس مکان کے لئے رقم بھی ہو۔

مسئلہ (۱۰۷۶): جو عورت مکہ مکرمہ جاسکتی ہو اگر واپسی کے بعد اس کے پاس اس کا اپنا کوئی مال نہ ہو اور مثال کے طور پر اس کا شوہر بھی فقیر ہو اور اسے خرچ نہ دیتا ہو اور وہ عورت عسرت میں زندگی گزارنے پر مجبور ہو جائے تو اس پر حج واجب نہیں۔

مسئلہ (۱۰۷۷): اگر کسی شخص کے پاس حج کے لئے زادراہ اور سواری نہ ہو اور دوسرا کوئی اسے کہے کہ تم حج پر جاؤ میں تمہارے سفر کا خرچ دوں گا اور تمہارے سفر حج کے دوران تمہارے اہل وعیال کو خرچ بھی دیتا رہوں گا تو اگر اسے اطمینان ہو جائے کہ وہ شخص اسے خرچ دے گا تو اس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ (۱۰۷۸): اگر کسی شخص کو مکہ مکرمہ جانے اور واپس آنے کا خرچ اور جتنی مدت اسے وہاں جانے اور واپس آنے میں لگے اس کے لئے اس کے اہل وعیال کا خرچ دیا جائے کہ وہ حج کرلے تو اگرچہ وہ مقروض بھی ہو اور واپسی پر گزر بسر کے لئے مال بھی نہ رکھتا ہو اس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔لیکن اگر اس طرح ہو کہ حج کے سفر کا زمانہ اس کے کاروبار اور کام کا زمانہ ہو کہ اگر حج پر چلا جائے تو اپنا قرض مقررہ وقت پر ادا نہ کرسکتا ہو یا اپنی گزر بسر کے اخراجات سال بھر کے باقی دنوں میں مہیا نہ کرسکتا ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۰۷۹): اگر کسی کو مکہ مکرمہ تک جانے اور آنے کے اخراجات نیز جتنی مدت وہاں جانے اور آنے میں لگے اس مدت کے لئے اس کے اہل وعیال کے اخراجات دے دیئے جائیں اور اس سے کہا جائے کہ حج پر جاؤ لیکن یہ سب مصارف اس کی ملکیت میں نہ دیئے جائیں تو اس صورت میں جبکہ اسے اطمینان ہو کہ دیئے ہوئے اخراجات کا اس سے پھر مطالبہ نہیں کیا جائے گا اس پر حج واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ (۱۰۸۰): اگر کسی شخص کو اتنا مال دیا جائے کہ اس پر حج واجب ہو جائے اور وہ حج کرے تو اگرچہ بعد میں وہ خود بھی

(کہیں سے) مال حاصل کرلے تو دوسرا حج اس پر واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ(۱۰۸۱): اگر کوئی شخص بغرض تجارت مثال کے طور پر جدہ جائے اور اتنا مال کمائے کہ اگر وہاں سے مکہ جانا چاہے تو استطاعت رکھنے کی وجہ سے ضروری ہے کہ حج کرے اور اگر وہ حج کرلے تو خواہ وہ بعد میں اتنی دولت کمالے کہ خود اپنے وطن سے بھی مکہ مکرمہ جاسکتا ہو تب بھی اس پر دوسرا حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ(۱۰۸۲): اگر کوئی شخص اس شرط پر اجیر بنے کہ وہ خود ایک دوسرے شخص کی طرف سے حج کرے گا تو اگر وہ خود حج کو نہ جاسکے اور چاہے دوسرے کو اپنی جگہ بھیج دے تو ضروری ہے کہ جس نے اسے اجیر بنایا ہے اس سے اجازت لے۔

مسئلہ(۱۰۸۳): اگر کوئی شخص مستطیع ہونے کے بعد حج ادا نہ کرے اور بعد میں بڑھاپے یا کمزوری یا بیماری کی وجہ سے حج نہ کرسکے یا کوئی رکاوٹ آجائے تو بعد میں اگر خود طاقت حاصل کرے تو خود حج بجالائے۔ اس صورت میں ایسا ہے کہ اگر پہلے سال میں حج کرنے کی استطاعت حاصل کرے مگر بیماری، کمزوری یا بڑھاپے کی وجہ سے حج نہ کرسکے اور اپنی طاقت سے ناامید ہوجائے تو ان تمام صورتوں میں احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر مرد منوب عنہ ہو تو نائب ضرور ہونا چاہئے یعنی کوئی ایسا شخص ہو جس نے پہلے حج ادا نہ کیا ہو۔

مسئلہ(۱۰۸۴): جو شخص حج کرنے کے لئے کسی دوسرے شخص کی طرف سے اجیر ہو تو ضروری ہے کہ اس کی طرف سے طواف النساء بھی کرے اور اگر نہ کرے تو اجیر پر اس کی بیوی حرام ہوجائے گی۔

مسئلہ(۱۰۸۵): اگر کوئی شخص طواف النساء صحیح طور پر نہ بجالائے یا اس کو بجالانا بھول جائے اور چند روز بعد اسے یاد آئے اور راستے سے واپس ہوکر بجالائے تو صحیح ہے لیکن اگر واپس ہونا اس کے لئے باعث مشقت ہو تو طواف النساء کی بجا آوری کے لئے کسی کو نائب بنا سکتا ہے۔

خرید وفروخت کے احکام

مسئلہ(۱۰۸۶): ایک بیوپاری کے لئے مناسب ہے کہ خرید وفروخت کے سلسلے میں جن مسائل کا (عموماً) سامنا کرنا پڑتا ہے ان کے احکام سیکھ لے بلکہ اگر مسائل نہ سیکھنے کی وجہ سے کسی واجب حکم کے ترک کرنے یا حرام کام کے مرتکب ہونے کا اندیشہ ہو تو مسائل سیکھنا لازم ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ صلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ ”جو شخص خرید وفروخت کرنا چاہتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کے احکام سیکھے اور اگر ان احکام کو سیکھنے سے پہلے خرید وفروخت کرے گا تو باطل یا مشتبہ معاملات کرنے کی وجہ سے ہلاکت میں پڑے گا۔

خرید وفروخت کے مستحبات:

خرید وفروخت میں چند چیزوں کو مستحب شمار کیا گیا ہے:

(۱) فقرا اور اس جیسی کیفیت کے سوا جنس کی قیمت میں خریداروں کے درمیان فرق نہ کرے۔

(۲) دوکان میں بیٹھتے وقت کلمہ شہادتین کہے اور سودا کے وقت تکبیر کہے۔

(۳) جو چیز بیچ رہا ہو وہ کچھ زیادہ دے اور جو چیز خرید رہا ہو وہ کم لے۔

(۴) اگر کوئی شخص سودا کرنے کے بعد پشیمان ہو کر اس چیز کو واپس کرنا چاہے تو واپس لے لے۔

مکروہ معاملات:

مسئلہ (۱۰۸۷): چند چیزوں کو سودا کرتے وقت مکروہ شمار کیا گیا ہے ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) جنس کے عیوب کو بیان نہ کرنا۔ بشرطیکہ ملاوٹ نہ ہو۔ اگر ملاوٹ ہو تو حرام ہے۔

(۲) سودا میں سچی قسم کھانا اگر جھوٹی قسم کھائے تو حرام ہے۔

(۳) کفن فروشی کے کام کرنا۔

(۴) کسی مومن سے یا کسی ایسے شخص سے جس نے اس کے ساتھ نیکی کا وعدہ کیا ہے ان سے اپنی ضرورت سے زیادہ لینا۔

(۵) اذان صبح اور طلوع شمس کے درمیان سودا کرنا۔

(۶) جو شخص اسی شہر کا باشندہ ہے اور باہر سے آنے والے مسافر تاجروں کا وکیل بنے تاکہ ان کے لئے خرید وفرخت کرے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اسے ترک کرے۔

(۷) اگر مسلمان کوئی جنس خرید رہا ہو تو اس کے سودے میں دخل اندازی کر کے خریدار بننے کا اظہار کرنا احتیاط مستحب یہ ہے کہ ایسا نہ کرے۔

حرام معاملات:

مسئلہ (۱۰۸۸): بہت سے معاملات حرام ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) نشہ آور مشروبات، غیر شکاری کتے اور سور کی خرید وفرخت حرام ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر نجس مُردار کے متعلق بھی

یہی حکم ہے۔ان کے علاوہ دوسری نجاسات کی خرید وفروخت اس صورت میں جائز ہے جبکہ عین نجس سے حلال فائدہ حاصل کرنا مقصود ہو مثلاً گوبر اور فضلے سے کھاد بنانا۔

(۲) غصبی مال کی خرید وفروخت جبکہ اس میں تصرف لازم آئے جیسے قبضہ لینا اور دینا۔

(۳) ایسی کرنسی سے سودا کرنا جس کی حیثیت ختم ہوگئی ہو یا جعلی کرنسی سے سودا کرنا جبکہ فریق اس سے بے خبر ہو لیکن فریق کے علم میں ہے تو یہ سودا جائز ہے۔

(۴) ان چیزوں کی خرید وفروخت جنہیں عام طور پر فقط حرام کام میں استعمال کرتے ہوں اور ان کی قدر و قیمت صرف اس حرام کی وجہ سے ہو مثلاً بت، صلیب، جوئے کا سامان اور حرام لہو ولعب کے آلات وغیرہ۔

(۵) وہ لین دین جس میں ملاوٹ ہو (یعنی ایسی چیز کا بیچنا جس میں دوسری چیز اس طرح ملائی گئی ہو کہ ملاوٹ کا پتہ نہ چل سکے اور بیچنے والا بھی خریدار کو نہ بتائے۔مثلاً ایسا گھی بیچنا جس میں چربی ملائی گئی ہو) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''وہ میری امت میں سے نہیں ہے جو مسلمانوں کو ملاوٹ والی چیز بیچتا ہے۔خداوند تعالیٰ اس کی روزی سے برکت اٹھالیتا ہے اور اس کی روزی کے راستوں کو تنگ کر دیتا ہے اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔''

وہ اشخاص جو اپنے مال میں تصرف نہیں کر سکتے:

مسئلہ (۱۰۸۹): جو بچہ بالغ نہ ہو وہ اپنی ذمے داری اور اپنے مال میں شرعاً تصرف نہیں کر سکتا اگرچہ اچھے اور برے کو سمجھنے میں حد کمال اور رشد تک پہنچ گیا ہو اور سرپرست کا پہلے سے اجازت دینا اس بارے میں کوئی فائدہ نہیں رکھتا اور بعد میں اجازت دینا بھی محل اشکال ہے۔لیکن چند چیزوں میں بچے کا تصرف کرنا صحیح ہے ان میں سے کم قیمت والی چیزوں کی خرید و فروخت کرنا ہے جیسا کہ مسئلہ ۲۰۴۱ میں گزر چکا ہے۔اسی طرح بچے کا اپنے خونی رشتے داروں اور قریبی رشتے داروں کے لئے وصیت کرنا جس کا بیان مسئلہ ۲۶۵۵ میں آئے گا لڑکی میں بالغ ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ نو قمری سال پورے کرلے اور لڑکے کے بالغ ہونے کی علامات تین چیزوں میں سے ایک ہوتی ہے۔

(۱) ناف کے نیچے اور شرم گاہ سے اوپر سخت بالوں کا اگنا۔

(۲) منی کا خارج ہونا۔

(۳) بنابر مشہور عمر کے پندرہ قمری سال پورے کرنا۔

قرض کے احکام

مسئلہ(۱۰۹۰): مومنوں کو خصوصاً ان ضرورتمندوں قرض دینا مستحب کاموں میں سے ہے جس کے بارے میں احادیث معصومینؑ میں زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مومن بھائی کو قرض دیدے اور اسے واپس کرنے کی استطاعت تک اسے مہلت دے تو ایسے شخص کے مال میں اضافہ ہوتا ہے اور فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنا قرض اس سے واپس لے لے''۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ''ایک مومن کسی دوسرے مومن کو بقصد قربت قرض دیدے تو اللہ تعالیٰ اس کو صدقہ کا اجر عطا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنا قرض واپس لے لے''۔

مسئلہ(۱۰۹۱): اگر قرض خواہ اپنے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرے اور ادائیگی کا وقت مقرر نہ کیا ہو یا وقت پورا ہو چکا ہو تو اگر مقروض ادا کر سکتا ہو تو اسے چاہئے کہ فوراً ادا کردے اور اگر ادائیگی میں تاخیر کرے تو گنہگار رہے۔

رہن کے احکام

مسئلہ(۱۰۹۲): رہن یہ ہے کہ انسان قرض کے بدلے یا ضامن بن کر اپنا مال کسی کے پاس گروی رکھوائے کہ اگر رہن رکھوانے والا قرضہ نہ لوٹا سکے یا رہن نہ چھڑا سکے تو رہن لینے والا شخص اس کا عوض اس مال سے لے سکے

مسئلہ(۱۰۹۳): جس چیز کو گروی رکھا جارہا ہے اس سے جو فائدہ ہوگا وہ اس چیز کے مالک کی ملکیت ہوگا خواہ وہ وہ گروی رکھوانے والا ہو یا کوئی دوسرا شخص ہو۔

نکاح اور آداب مباشرت

منقول ہے کہ شادی شدہ انسان کی ایک رکعت نماز بہتر ہے ایک ایسے شخص کی ستر رکعت نماز سے جو غیر شادی ادا کرے اور فرمایا جو شخص برائے حُسن و جمال اور طمع مال کے لئے نکاح کرتا ہے وہ دونوں سے محروم رہتا ہے۔ اور محقّقین کے نزدیک زن مومنہ کا نکاح غیر مومن سے حرام ہے۔ اور سنت ہے کہ نکاح شب کو واقع ہو اور قمر درعقرب اور تحت الشعاع نہ ہو اور عیدین کے

درمیان نکاح کا ترک کرنا حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ ولیمہ کا کھانا پانچ مقامات پر سنت ہے۔ ۱۔عروسی، ۲۔تولد۔ ۳۔ ختنہ، ۴۔نئے مکان میں جب رہائش اختیار کرے، ۵۔جس وقت سفر مکہ سے گھر آئے۔

جب نکاح پڑھا جائے تو وکیل اور تعین مہر ہو اور وکلاء مرد وعورت سے اجازت حاصل کرنے کے بعد نکاح پڑھیں۔ عورت کا وکیل عورت سے اس طرح اجازت لے کہ تم مجھ کو وکیل مقرر کرتی ہو کہ میں تمہارا نکاح فلاں بن فلاں کے ساتھ بعوض زرمہر مقرر پر پڑھوں؟ بعد حصول اجازت خطبہ پڑھیں۔ اسی طرح وکیل مرد کا مرد سے اجازت لے کہ میں تمہارا نکاح فلاں بنت فلاں کے ساتھ بعوض مہر مقرر پڑھوں آیا تم مجھ کو وکیل مقرر کرتے ہو۔ اور اجازت حاصل کرے۔

خطبہ نکاح

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اِقۡرَاراً بِنِعۡمَتِہٖ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِخۡلَاصًا لِوَحۡدَانِیَّتِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ بَرِیَّتِہٖ وَعَلَی الۡاَصۡفِیَآءِ مِنۡ عِتۡرَتِہٖ اَمَّا بَعۡدُ فَقَدۡ کَانَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ عَلَی الۡاَنَامِ اَنۡ اَغۡنَاھُمۡ بِالۡحَلَالِ عَنِ الۡحَرَامِ فَقَالَ سُبۡحَانَہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَقَوۡلُہُ الۡحَقُّ وَاَنۡکِحُوا الۡاَیَامٰی مِنۡکُمۡ وَالصّٰلِحِیۡنَ مِنۡ عِبَادِکُمۡ وَاِمَآئِکُمۡ اِنۡ یَّکُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ یُغۡنِہِمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ۰ وَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ تَنَاکَحُوۡا وَتَنَاسَلُوۡا تَکۡثُرُوۡا فَاِنِّیۡ اُبَاھِیۡ بِکُمُ الۡاُمَمَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَلَوۡ بِالسِّقۡطِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ.

اگر مرد وعورت دونوں بالغ ہوں تو پہلے عورت کا وکیل مرد کے وکیل کے ساتھ صیغہ جاری کرے۔ اور کہے۔

۱۔پہلے عورت کا وکیل کہے: اَنۡکَحۡتُ مُوَکِّلَتِیۡ مُوَکِّلَکَ عَلَی الۡمَھۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ پھر مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے۔ قَبِلۡتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیۡ عَلَی الۡمَھۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ

۲۔عورت کا وکیل کہے۔ اَنۡکَحۡتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِیۡ عَلَی الۡمَھۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ پھر مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے۔ قَبِلۡتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیۡ عَلَی الۡمَھۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ

۳۔عورت کا وکیل کہے۔ اَنۡکَحۡتُ مُوَکِّلَتِیۡ مِنۡ مُوَکِّلِکَ عَلَی الۡمَھۡرِ الۡمَعۡلُوۡمِ پھر مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے۔

قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ ھٰذا عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

۴۔عورت کا وکیل کہے۔ اَنْکَحْتُ نَفْسَ مُوَکِّلَتِیْ وِکَالَۃً عَنْہَا وَعَنْ اَبِیْہَا مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے۔ قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

۵۔عورت کا وکیل کہے: زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

۶۔عورت کا وکیل کہے: زَوَّجْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

۷۔عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَھْرِ المعلُوْمِ

۸۔عورت کا وکیل کہے: زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

۹۔عورت کا وکیل کہے: اَنْکَحْتُ وَ زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِی عَلَی الْمَھْرِ المعلُوْمِ

۱۰۔اگر مرد اور عورت خود صیغہ جاری کریں: پہلے عورت کہے: اَنْکَحْتُ نَفْسِیْ مِنْ نَفْسِکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کہے قَبِلْتُکِ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

۱۱۔ اگر عورت کا وکیل مرد کے ساتھ صیغہ پڑھے: تو عورت کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر مرد کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

۱۲۔اگر عورت اور مرد دونوں نابالغ ہوں اور نکاح باذن ولی یعنی باپ یا دادا کے واقع ہو۔تو عورت کے ولی کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ ابْنِ مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد کے ولی کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِاِبْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

۱۳۔اگر عورت نابالغہ ہو اور مرد بالغ ہو تو عورت کے ولی کا وکیل کہے۔ اَنْکَحْتُ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ۔ مرد کا وکیل کہے۔قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

۱۴۔ اگر عورت بالغہ ہو اور مرد نابالغ ہو تو عورت کا وکیل کہے۔ اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ اِبْنِ مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر مرد کے ولی کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِاِبْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ

۱۵۔اگر مرد وعورت دونوں نابالغ ہوں اور دونوں کے ولی صیغہ پڑھیں تو عورت کا ولی کہے۔ اَنْكَحتُ اِبْنَتِيْ وِلَايَةً عَنْهَا اِبْنَكَ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر مرد کا ولی کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِيْ هٰذا عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

۱۶۔صیغہ فضولی۔اگر عورت اور مرد کا کوئی ولی موجود نہ ہو۔اس لئے کہ باپ اور دادا کے سوائے کوئی ولی شرعی نہیں ہے اور عورت اور مرد دونوں نابالغ ہوں تو یہ صیغہ پڑھا جائے اول عورت کی طرف سے ایک شخص کہے۔ اَنْكَحْتُ زَيْنَبَ مُحَمَّداً عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ دوسرا شخص مرد کی طرف سے کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُحَمَّدٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور اسی نکاح کو مرد وعورت بعد بلوغ قبل مباشرت چاہیں بحال رکھیں چاہیں فسخ کر دیں حاجت طلاق کی نہیں ہے زینب اور محمد کی جگہ نام مرد اور عورت کا لیا جائے جن کا نکاح ہونا ہے۔

۱۷۔اگر کسی مقام پر صیغہ پڑھنے والے دو شخص ممکن نہ ہوں۔تو ایک ہی شخص دونوں کا وکیل ہو کر پہلے بوکالت عورت کے کہے۔ اَنْكَحتُ مُوَكِّلَتِيْ مِنْ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وہی شخص بوکالت مرد کے بلا فاصلہ کہے۔ قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

واضح ہو کہ تکرار صیغوں کی نو صورتیں ہیں جو اول تحریر کی گئی ہیں لفظ اَنْكَحْتُ اور زَوَّجْتُ کے ساتھ وہ ہر موقع پر ہو سکتی ہیں۔

مہر سنت:

بہتر یہ ہے کہ مہر سنت مقرر کریں حدیث میں وارد ہے کہ بدترین عورت وہ ہے جس کا مہر بہت زیادہ ہو۔ روایات صحیحہ میں وارد ہوا ہے کہ جو عورت اپنا مہر اپنے شوہر کو معاف کر دے خواہ عقد دائمی ہو یا عقد منقطع (یعنی متعہ) تو حق تعالیٰ بعوض ایک درھم کے اس کو ایک نور اس کو قبر میں عنایت فرماتا ہے۔ اور بعوض ہر درھم کے ہزار فرشتوں کو مقرر فرماتا کہ اس عورت کے عوض میں قیامت تک نیکیاں لکھیں۔

حقوق شوہر:

حقوق شوہر عورت پر بہت ہیں من جملہ ان میں سے یہ ہیں کہ بغیر رضائے شوہر، زوجہ کوئی کام نہ کرے حتیٰ کہ روزہ سنتی بھی نہ رکھے۔ اور اپنے مال سے بغیر اجازت شوہر تصدق نہ کرے شوہر کو جماع سے منع نہ کرے اگر چہ پشت شتر پر بھی ہو۔ گھر سے بغیر اجازت شوہر باہر نہ جائے۔ اور فرمایا بدترین عورت وہ ہے کہ اولاد کی خواہش نہ کرے، کینہ رکھتی ہو، اعمال سے پروانہ کرے اور اپنی آواز کو شوہر کی آواز پر بلند کرے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اگر سوائے خدا کے کسی دوسرے کو سجدہ کرنا

جائز ہوتا تو میں حکم دیتا کہ عورتیں اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔

حقوق زوجہ:

حقوق زوجہ کے شوہر پر یہ ہیں کہ شوہر بد خلقی نہ کرے اس لئے کہ وہ مثل اسیر کے ہے، اور نان نفقہ دینے میں کوتاہی نہ کرے کم سے کم مہینے میں دو مرتبہ گوشت اور پندرہ دن روغن کھلائے۔ اور چار مہینے میں ایک مرتبہ مباشرت واجب ہے۔ اگر کوئی عذر شرعی نہ ہو جیسے مرض یا سفر وغیرہ تو ایام عید وغیرہ میں بہترین طعام دے۔ فصل کا میوہ دے۔

نان ونفقہ:

اپنے نفس کا نفقہ واجب ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ کوئی شوہر اپنے زوجہ کی حق تلفی کرے اور اپنے کھانے اور لباس پر اتنا خرچ کرے کہ زوجہ کے لئے کچھ نہ بچے، بلکہ ہر تنگدست پر لازم ہے کہ اتنا کھائے کہ مرے نہیں اور ایسا لباس پہنے کہ ستر عورتین ہو جائے۔ اسی طرح عمدہ غذا اور عمدہ لباس یہ سب بقدر استطاعت ہے۔ ایک زوجہ ہو یا چار سب کو برابر نفقہ دے یہ نہیں کہ کسی زوجہ کو بوجہ محبت زیادہ دے اور کسی کو کم اس لئے عدالت کرنا واجب ہے اور اگر عدالت نہ کر سکے تو ایک ہی زوجہ پر اکتفا کرے۔ وجوب نفقہ میں شرط ہے کہ زوجہ دائمی ہو خواہ آزاد سے نکاح کیا ہو، خواہ کنیز مسلمان بشرطیکہ زوجہ مرد کو اپنی صحبت سے منع نہ کرے نہ کسی وقت اور نہ کسی جگہ جہاں شوہر طالب ہو راضی ہو پس ایسی زوجہ کا نفقہ شوہر پر واجب ہے۔ زن نافرمان، مرتدہ (خدا اور رسول یا ائمہؑ کی شان میں گستاخی کرنے والی) مطلقہ یا بائن کا نفقہ ساقط ہے اور جس عورت کو طلاق رجعی دی ہو اس کا نفقہ زمان عدت تک واجب ہے، اور زن حاملہ کا زمان وضع حمل تک جب اس کو طلاق دے اور نفقہ حاملہ کا بعد وفات شوہر بنا بر روایات مشہورہ کے کچھ نہیں ہے، اور بنا بر ایک روایت حصہ ولد میں ہوگا، اس طرح زن ممنوعہ کا سوائے زرمہر کے اور کوئی حق شوہر کے ذمہ نہیں ہے۔ اگر چار منکوحہ بیویاں ہوں تو راتوں کی تقسیم میں بھی مساوات رکھے یعنی ایک ایک شب سب کے ہاں شب باش رہے۔ اگر ایک ہو تو ایک شب اسکی اور تین شبوں میں اختیار ہے جہاں چاہے بسر کرے، اگر دو ہیں تو دو شبیں ان کی اور دو شبوں میں اختیار ہے، اگر تین ہیں تو تین شبیں ان کی اور ایک میں اختیار ہے جہاں چاہے رہے۔ اگر زن دوشیزہ باکرہ سے نکاح کرے تو ساتوں شبیں ابتدائے عقد سے اس کی مخصوص ہیں، اگر غیر باکرہ سے نکاح کرے تو ابتدائے عقد سے تین شبیں اس کی مخصوص ہیں اور ان مخصوصہ راتوں کے بعد پھر سب کا حساب برابر ہے، اور ان راتوں کی تقسیم میں فقط اس کے ہمراہ سونا واجب ہے مقاربت واجب نہیں ہے (چاہے کرے یا نہ کرے) البتہ چار مہینوں میں ایک بار مقاربت واجب ہے۔ دن میں کسی عورت کا حصہ نہیں ہے کیونکہ دن فکر معاش کے لئے ہے۔

احکام نکاح:

عقد ازدواج کے ذریعے عورت مرد پر اور مرد عورت پر حلال ہو جاتے ہیں اور عقد کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی دائمی اور دوسری غیر دائمی۔ مقرر وقت کے لئے عقد۔ عقد دائمی اسے کہتے ہیں جس میں ازدواج کی مدت معین نہ ہو اور وہ ہمیشہ کے لئے ہو اور جس عورت سے اس قسم کا عقد کیا جائے اسے دائمہ کہتے ہیں۔ غیر دائمی عقد وہ ہے جس میں ازدواج کی مدت معین ہو۔ مثلاً عورت کے ساتھ ایک گھنٹے یا ایک دن یا ایک مہینے یا ایک سال یا اس سے زیادہ مدت کے لئے عقد کیا جائے۔ لیکن اس عقد کی مدت عورت یا مرد کی یا دونوں میں سے ایک کی ایک عام عمر سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اس صورت میں عقد باطل ہو جائے گا۔ جب عورت سے اس قسم کا عقد کیا جائے تو اسے متعہ یا صیغہ کہتے ہیں۔

احکام عقد:

مسئلہ (۱۰۹۴): ازدواج خواہ دائمی ہو یا غیر دائمی اس میں صیغہ (نکاح کے بول) پڑھنا ضروری ہے۔ عورت اور مرد کا رضامند ہونا اور اسی طرح (نکاح نامہ) لکھنا احتیاط واجب کی بنا پر کافی نہیں ہے۔ نکاح کا صیغہ یا تو عورت مرد خود پڑھتے ہیں یا کسی کو وکیل مقرر کر لیتے ہیں تا کہ وہ ان کی طرف سے پڑھا دے۔

مسئلہ (۱۰۹۵): وکیل کا مرد ہونا لازمی نہیں بلکہ عورت بھی نکاح کا صیغہ پڑھنے کے لئے کسی دوسرے کی جانب سے وکیل ہو سکتی ہے۔

مسئلہ (۱۰۹۶): عورت مرد کو جب تک اطمینان نہ ہو جائے کہ ان کے وکیل نے صیغہ پڑھ دیا ہے اس وقت تک وہ ایک دوسرے کو محرمانہ نظروں سے نہیں دیکھ سکتے۔ اور اس بات کا گمان کہ وکیل نے صیغہ پڑھ دیا ہے کافی نہیں ہے۔ بلکہ اگر وکیل کہہ دے کہ میں نے صیغہ پڑھ دیا ہے لیکن اس کی بات پر اطمینان نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ تعلقات قائم نہ کریں۔

مسئلہ (۱۰۹۷): اگر کوئی عورت کسی کو وکیل مقرر کرے اور کہے کہ تم میرا نکاح دس دن کے لئے فلاں شخص کے ساتھ پڑھ دو اور دس دن کی ابتدا کو معین نہ کرے تو وہ (نکاح خواں) وکیل جن دس دنوں کے لئے چاہے اسے اس مرد کے نکاح میں دے سکتا ہے۔ لیکن اگر وکیل کو معلوم ہو کہ عورت کا مقصد کسی خاص دن یا گھنٹے کا ہے تو پھر اسے چاہئے کہ عورت کے قصد کے مطابق صیغہ پڑھے۔

مسئلہ (۱۰۹۸): عقد دائمی یا عقد غیر دائمی کا صیغہ پڑھنے کے لئے ایک شخص دو اشخاص کی طرف سے وکیل بن سکتا ہے۔ اور انسان یہ بھی کر سکتا ہے کہ عورت کی طرف سے وکیل بن جائے اور اس سے خود دائمی یا غیر دائمی نکاح کر لے لیکن احتیاط

مستحب یہ ہے کہ نکاح دو اشخاص پڑھیں۔

مسئلہ(۱۰۹۹): اگر خود عورت اور مرد چاہیں تو غیر دائمی نکاح کا صیغہ نکاح کی مدت اور مہر معین کرنے کے بعد پڑھ سکتے ہیں۔لہٰذا اگر عورت کہے "زَوَّجْتُكَ نَفْسِيْ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ"، اور اس کے لمحہ بھر کے بعد مرد کہے "قَبِلْتُ"، تو نکاح صحیح ہے۔اور اگر وہ کسی اور شخص کو وکیل بنائیں اور پہلے عورت کا وکیل مرد کے وکیل سے کہے "زَوَّجْتُ مُوَكِّلَتِيْ مُوَكِّلَكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ"، اس کے بعد مرد کا وکیل معمولی توقف کے بعد کہے "قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَكِّلِيْ هٰذا"، تو نکاح صحیح ہوگا۔

نکاح کی شرائط:

مسئلہ(۱۱۰۰): نکاح کی چند شرطیں ہیں:

(۱) احتیاط واجب کی بنا پر نکاح کا صیغہ عربی میں پڑھا جائے اور اگر خود مرد اور عورت عربی میں صیغہ نہ پڑھ سکتے ہوں تو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پڑھ سکتے ہیں اور کسی شخص کو وکیل بنانا لازم نہیں ہے۔البتہ انہیں چاہئے کہ وہ الفاظ کہیں جو "زَوَّجْتُ"، اور "قَبِلْتُ"، کا مفہوم ادا کرسکیں۔

(۲) مرد یا عورت یا ان کے وکیل جو صیغہ پڑھ رہے ہوں وہ "قَصْدِ اِنْشَاء"، رکھتے ہوں یعنی اگر مرد اور عورت خود نکاح پڑھ رہے ہوں تو عورت کا "زَوَّجْتُكَ نَفْسِيْ"، کہنا اس نیت سے ہو کہ خود کو اس کی بیوی قرار دے اور مرد کا "قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ"، کہنا اس نیت سے ہو کہ وہ اس کا اپنی بیوی بننا قبول کرے۔اور اگر مرد اور عورت کے وکیل صیغہ پڑھ رہے ہوں تو "زَوَّجْتُ"، اور "قَبِلْتُ"، کہنے سے ان کی نیت یہ ہو کہ وہ مرد اور عورت جنہوں نے انہیں وکیل بنایا ہے ایک دوسرے کے میاں بیوی بن جائیں۔

(۲) جو شخص صیغہ پڑھ رہا ہو ضروری ہے کہ وہ عاقل ہو اگر اپنے لئے پڑھ رہا ہو تو بالغ ہونا بھی ضروری ہے، بلکہ احتیاط کی بنا پر نابالغ ممیّز بچے کا دوسرے سے نکاح پڑھنا کافی نہیں ہے۔اور اگر پڑھ دے تو طلاق دینا ضروری ہے یا دوبارہ نکاح پڑھیں۔

(۴) اگر عورت اور مرد کے وکیل یا ان کے سرپرست صیغہ پڑھ رہے ہوں تو وہ نکاح کے وقت عورت اور مرد کو معین کرلیں۔مثلاً ان کے نام لیں یا ان کی طرف اشارہ کریں۔لہٰذا جس شخص کی کئی لڑکیاں ہوں اگر وہ کسی مرد سے کہے "زَوَّجْتُكَ اِحْدٰى بَنَاتِيْ"، یعنی میں نے اپنی بیٹیوں میں سے ایک کو تمہاری بیوی بنایا اور وہ مرد کہے "قَبِلْتُ"، یعنی میں نے قبول کیا تو چونکہ نکاح کرتے وقت لڑکی کو معین نہیں کیا گیا اس لئے نکاح باطل ہے۔

(۵) عورت اور مرد ازدواج پر راضی ہوں۔ ہاں اگر بظاہر ناپسندیدگی کا اظہار کریں اور معلوم ہو کہ دل سے راضی ہیں تو نکاح باطل ہے۔

مسئلہ (۱۱۰۱): اگر نکاح میں ایک حرف یا زیادہ غلط پڑھے جائیں جس سے معنی نہ بدلیں تو نکاح صحیح ہے۔

مسئلہ (۱۱۰۲): جو شخص نکاح کا صیغہ پڑھ رہا ہو اگر۔ خواہ اجمالی طور پر۔ نکاح کے معنی جانتا ہو اور اس کے معنی کو حقیقی شکل دینا چاہتا ہو تو نکاح صحیح ہے۔ یہ لازم نہیں کہ وہ تفصیل کے ساتھ صیغے کے معنی جانتا ہو۔ مثلاً یہ جانتا ہو کہ عربی زبان کے لحاظ سے فعل یا فاعل کون سا ہے۔

مسئلہ (۱۱۰۳): جو لڑکی سن بلوغ کو پہنچ چکی ہو اور رشیدہ ہو یعنی اپنا برا بھلا سمجھ سکتی ہو اگر وہ شادی کرنا چاہے اور کنواری ہو اور اپنی زندگی کے امور خود مختاری سے انجام نہ دیتی ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے باپ یا دادا سے اجازت لے۔ بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر یہی حکم اس کے لئے بھی ہے جو خود مختاری سے اپنی زندگی کے کاموں کو انجام دیتی ہو، البتہ ماں اور بھائی سے اجازت لینا لازم نہیں۔

مسئلہ (۱۱۰۴): اگر لڑکی کنواری نہ ہو یا کنواری ہو لیکن باپ یا دادا اس مرد کے ساتھ اسے شادی کی اجازت نہ دیتے ہوں جو عرفاً یا شرعاً اس کا ہم پلہ ہو یا باپ اور دادا بیٹی کی شادی کے معاملے میں کسی طرح شریک ہونے کے لئے راضی نہ ہوں یا دیوانگی یا اس جیسی کسی دوسری وجہ سے اجازت دینے کی اہلیت نہ رکھتے ہوں تو ان تمام صورتوں میں ان سے اجازت لینا لازم نہیں ہے۔ اسی طرح ان کے موجود نہ ہونے یا کسی دوسری وجہ سے اجازت لینا ممکن نہ ہو اور لڑکی کا شادی کرنا بے حد ضروری ہو تو باپ اور دادا سے اجازت لینا لازم نہیں ہے۔

وہ صورتیں جن میں مرد یا عورت نکاح فسخ کر سکتے ہیں:

مسئلہ (۱۱۰۵): اگر نکاح کے بعد مرد کو پتا چلے کہ عورت میں نکاح کے وقت مندرجہ ذیل چھ عیوب میں سے کوئی عیب موجود تھا تو اس کی وجہ سے نکاح کو فسخ کر سکتا ہے۔

(۱) دیوانگی۔ اگرچہ کبھی کبھار ہوتی ہو۔

(۲) جذام۔

(۳) برص۔

(۴) اندھا پن۔

(۵) اپاہج ہونا۔ اگرچہ زمین پر نہ گھسٹتی ہو۔

(۶) بچہ دانی میں گوشت یا ہڈی ہو۔خواہ جماع یا حمل کے لئے مانع ہو یا نہ ہو۔اگر مرد کو نکاح کے بعد پتا چلے کہ عورت نکاح کے وقت افضا ہو چکی تھی یعنی اس کا پیشاب اور حیض کا مخرج یا حیض اور پاخانے کا مخرج ایک ہو چکا تھا یا تینوں کا مخرج ایک ہو چکا تھا تو اس صورت میں نکاح کو فسخ کرنے میں اشکال ہے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ اگر عقد کو فسخ کرنا چاہے تو طلاق بھی دے۔

مسئلہ(۱۱۰۶): اگر عورت کو نکاح کے بعد پتا چلے کہ اس کے شوہر کا آلئہ تناسل نہیں ہے، یا نکاح کرنے کے بعد جماع سے پہلے، یا جماع کرنے کے بعد اس کا آلئہ تناسل کٹ جائے۔ یا ایسی بیماری میں مبتلا ہو جائے کہ صحبت اور جماع نہ کر سکتا ہو خواہ وہ بیماری نکاح کے بعد اور جماع کرنے سے پہلے، یا جماع کرنے کے بعد ہی کیوں نہ لاحق ہوئی ہو، ان تمام صورتوں میں عورت طلاق کے بغیر نکاح کو ختم کر سکتی ہے۔اگر عورت کو نکاح کے بعد پتا چلے کہ اس کا شوہر نکاح سے پہلے دیوانہ تھا، یا نکاح کے بعد۔خواہ جماع سے پہلے، یا جماع کے بعد۔دیوانہ ہو جائے۔ یا اسے (نکاح کے بعد) پتا چلے کہ نکاح کے وقت اس کے فوطے نکالے گئے تھے یا مسل دیئے گئے تھے یا اسے پتا چلے کہ نکاح کے وقت جذام یا برص یا اندھے پن میں مبتلا تھا تو ان تمام صورتوں میں احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر وہ میاں بیوی کے تعلقات برقرار رکھنا چاہیں تو دوبارہ نکاح کریں۔اور اگر علٰیحدگی چاہیں تو طلاق دے دی جائے۔اور اس صورت میں کہ شوہر جماع نہ کر سکتا ہو اور عورت نکاح کو ختم کرنا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ پہلے حاکم شرع یا اس کے وکیل سے رجوع کرے اور اور حاکم شرع اسے ایک سال کی مہلت دے گا لہٰذا اگر اس دوران وہ اس عورت یا کسی دوسری عورت سے جماع نہ کر سکے تو اس کے بعد عورت نکاح کو ختم کر سکتی ہے۔

مسئلہ(۱۱۰۷): اگر عورت اس بنا پر نکاح فسخ کر دے کہ اس کا شوہر نامرد ہے تو ضروری ہے کہ شوہر اسے آدھا مہر دے۔لیکن اگر ان دوسرے نقائص میں سے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے کسی ایک کی بنا پر مرد یا عورت نکاح ختم کر دیں تو اگر مرد نے عورت کے ساتھ جماع نہ کیا ہو تو وہ کسی چیز کا ذمہ دار نہیں ہے اور اگر جماع کیا ہو تو ضروری ہے کہ پورا مہر دے۔

وہ عورتیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے:

مسئلہ(۱۱۰۸): ان عورتوں کے ساتھ جو انسان کی محرم ہوں ازدواج حرام ہے۔ مثلاً ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی خالہ، بھتیجی، بھانجی، ساس۔

مسئلہ(۱۱۰۹): اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے چاہے اس کے ساتھ جماع نہ بھی کرے تو اس عورت کی ماں، نانی، اور دادی اور جتنا سلسلہ اوپر چلا جائے سب عورتیں اس مرد کی محرم ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ(۱۱۱۰): اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کے ساتھ ہمبستری کرے تو پھر اس عورت کی

لڑکی، نواسی، پوتی اور جتنا سلسلہ نیچے چلا جائے سب عورتیں اس مرد کی محرم ہو جاتی ہیں خواہ وہ عقد کے وقت موجود ہوں یا بعد میں پیدا ہوں۔

مسئلہ(۱۱۱۱): اگر کسی مرد نے ایک عورت سے نکاح کیا ہو لیکن ہم بستری نہ کی ہو تو جب تک وہ عورت اس کے نکاح میں رہے۔ احتیاط واجب کی بنا پر۔ اس وقت تک اس کی لڑکی سے ازدواج نہ کرے۔

مسئلہ(۱۱۱۲): انسان کی پھوپھی اور خالہ اور اس کے باپ کی پھوپھی اور خالہ اور دادا کی پھوپھی اور خالہ اور باپ کی ماں (دادی) اور ماں کی پھوپھی اور خالہ اور نانی اور نانا کی پھوپھی اور خالہ اور جس قدر یہ سلسلہ اوپر چلا جائے سب اس کے محرم ہیں۔

مسئلہ(۱۱۱۳): شوہر کا باپ اور دادا اور جس قدر یہ سلسلہ اوپر چلا جائے اور شوہر کا بیٹا، پوتا اور نواسا جس قدر یہ سلسلہ نیچے چلا جائے اور خواہ وہ نکاح کے وقت دنیا میں موجود ہوں یا بعد میں پیدا ہوں سب اس کی بیوی کے محرم ہیں۔

مسئلہ(۱۱۱۴): اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے تو خواہ نکاح دائمی ہو یا غیر دائمی جب تک وہ عورت اس کی منکوحہ ہے اس کی بہن کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا۔

مسئلہ(۱۱۱۵): اگر کوئی شخص ترتیب کے مطابق جس کا ذکر طلاق کے مسائل میں کیا جائے گا اپنی بیوی کو طلاق رجعی دے دے تو وہ عدت کے دوران اس کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا لیکن طلاق بائن کی مدت کے دوران اس کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے اور متعہ کی مدت کے دوران احتیاط واجب یہ ہے کہ عورت کی بہن سے نکاح نہ کرے۔

مسئلہ(۱۱۱۶): انسان اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کی بھتیجی یا بھانجی سے شادی نہیں کر سکتا لیکن اگر وہ بیوی کی اجازت کے بغیر ان سے نکاح کر لے اور بعد میں بیوی اجازت دیدے تو پھر کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ(۱۱۱۷): مسلمان عورت کافر مرد سے نکاح نہیں کر سکتی خواہ دائمی ہو یا موقت، کافر اہل کتاب ہو یا نہ ہو مسلمان مرد بھی اہل کتاب کے علاوہ کافر عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتا۔ لیکن یہودی یا عیسائی عورتوں سے متعہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اور احتیاط لازم کی بنا پر ان سے دائمی عقد نہ کیا جائے، اور مجوسی عورت سے نکاح حتیٰ کہ متعہ بھی نہیں کرنا چاہئے۔ بعض فرقے مثلاً ناصبی جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں، کفار کے حکم میں ہیں اور مسلمان مرد اور عورتیں ان کے ساتھ دائمی یا غیر دائمی نکاح نہیں کر سکتے۔ اور یہی حکم مرتد کا ہے۔

مسئلہ(۱۱۱۸): اغلام کروانے والے لڑکے کی ماں، بہن اور بیٹی اغلام کرنے والے پر۔ جبکہ (اغلام کرنے والا) بالغ ہو۔ حرام ہو جاتے ہیں۔ اگر چہ سپاری سے کم داخل ہوا ہو۔ اگر اغلام کرنے والا مرد ہو یا اغلام کرنے والا نابالغ ہو تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم ہے۔ لیکن اگر اسے گمان ہو کہ دخول ہوا تھا یا شک کرے کہ دخول ہوا تھا یا نہیں تو پھر وہ حرام نہیں

ہوں گے۔ اوراسی طرح اغلام کرنے والے کی ماں، بہن اور بیٹی اغلام کروانے والے پر حرام نہیں ہیں۔

مسئلہ(۱۱۱۹): اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اور شادی کے بعد اس عورت کے باپ، بھائی، یا بیٹے سے اغلام کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر وہ عورت اس پر حرام ہوجاتی ہے۔

مسئلہ(۱۱۲۰)؛ اگر مرد یا عورت طواف النساء نہ بجالائیں جو عمرہ مفردہ کے اعمال میں سے ایک ہے تو ایسے مرد اور عورت کے لئے جنسی لذت کا حصول جائز نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ طواف النساء بجالائیں۔ لیکن اگر حلق یا تقصیر کے ذریعے احرام سے خارج ہونے کے بعد شادی کرے تو نکاح صحیح ہے چاہے طواف النساء انجام نہ دیا ہو۔

مسئلہ(۱۱۲۱): جس عورت کو تین بار طلاق دی جائے کہ ان طلاقوں کے درمیان دوبار، رجوع یا عقد ہوا ہو تو وہ شوہر پر حرام ہوجاتی ہے۔ ہاں اگر ان شرائط کے ساتھ جن کا ذکر طلاق کے احکام میں کیا جائے گا وہ عورت دوسرے مرد سے شادی کرے تو دوسرے شوہر کی موت یا اس سے طلاق ہوجانے کے بعد اور مدت گزرجانے کے بعد اس کا پہلا شوہر دوبارہ اس کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے۔

دائمی عقد کے احکام:

مسئلہ(۱۱۲۲): جس عورت کا دائمی نکاح ہوجائے اس کے لئے حرام ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے خواہ اس کا نکلنا شوہر کے حق کے منافی نہ بھی ہو۔ مگر یہ کہ کوئی اہم ضرورت پیش آئے یا گھر میں رہنا اس کے لئے نقصان کا باعث بنے یا گھر اس کے مناسب نہ ہو۔ نیز اس کے لئے ضروری ہے کہ جب بھی شوہر جنسی لذتیں حاصل کرنا چاہے تو اس کی خواہش پوری کرے اور شرعی عذر کے بغیر شوہر کو ہم بستری سے نہ روکے۔ اس کی غذا، لباس، رہائش اور زندگی کی باقی ضروریات کا انتظام شوہر پر واجب ہے۔ اگر وہ یہ چیزیں مہیا نہ کرے تو خواہ ان کے مہیا کرنے پر قدرت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو وہ بیوی کا مقروض ہے۔ اسی طرح عورت کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مرد اسے اذیت اور آزار نہ پہنچائے اور کسی شرعی وجہ کے بغیر اس کے ساتھ سختی اور ترش روئی سے پیش نہ آئے۔

مسئلہ(۱۱۲۳): اگر کوئی عورت ہم بستری اور جنسی لذتوں کے سلسلے میں شوہر کا ساتھ دے کر اس کی خواہش پوری نہ کرے تو روٹی، کپڑے اور مکان کا وہ ذمہ دار نہیں ہے اگر چہ وہ شوہر کے پاس ہی رہے اور اگر وہ کبھی کبھار اپنی ان ذمہ داریوں کو پورا نہ کرے تو احتیاط واجب کے مطابق، روٹی، کپڑے اور مکان کا شوہر پر حق ساقط نہیں ہوتا اور ہر صورت میں اس کا مہر کالعدم نہیں ہوتا۔

مسئلہ(۱۱۲۴): مرد کو یہ حق نہیں کہ وہ بیوی کو گھریلو خدمت پر مجبور کرے۔

مسئلہ(۱۱۲۵): شوہر اپنی جوان بیوی سے چار مہینے سے زیادہ مدت کے لئے ہم بستری ترک نہیں کرسکتا مگر یہ کہ ہم بستری اس کے لئے نقصاندہ یا بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہو یا اس کی بیوی خود چار مہینے سے زیادہ مدت کے لئے ہم بستری ترک کرنے پر راضی ہو یا شادی کرتے وقت نکاح کے ضمن میں چار مہینے سے زیادہ ہم بستری ترک کرنے کی شرط رکھی گئی ہو۔ اور اس حکم میں احتیاط واجب کی بنا پر یہ جائز نہیں کہ غیر ضروری سفر کو بغیر کسی عذر یا عورت کی رضامندی کے بغیر چار ماہ سے زیادہ طول دیا جائے۔

متعہ (معینہ مدت کا نکاح):

مسئلہ(۱۱۲۶): عورت کے ساتھ متعہ اگرچہ لذت حاصل کرنے کے لئے نہ ہو تب بھی صحیح ہے۔ البتہ عورت شرط نہیں کر سکتی کہ مرد اس سے کوئی لذت حاصل نہ کرے۔

مسئلہ(۱۱۲۷): احتیاط واجب یہ ہے کہ شوہر نے جس عورت سے متعہ کیا ہو اگر وہ جوان ہو تو اس کے ساتھ چار مہینے سے زیادہ جماع ترک نہ کرے۔

مسئلہ(۱۱۲۸): جس عورت کے ساتھ متعہ کیا گیا ہو خواہ وہ حاملہ ہو جائے تب بھی خرچ کا حق نہیں رکھتی۔

مسئلہ(۱۱۲۹): جس عورت کے ساتھ متعہ کیا گیا ہو وہ ہمخوابی (رات گزارنے) کا حق نہیں رکھتی اور شوہر سے میراث بھی نہیں پاتی اور شوہر بھی اس سے میراث نہیں پاتا۔ لیکن اگر۔ ان میں سے کسی ایک فریق نے یا دونوں نے۔ میراث پانے کی شرط رکھی ہو تو اس شرط کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔ لیکن احتیاط کا خیال رکھنا ترک نہیں ہوتا۔

مسئلہ(۱۱۳۰): مرد یہ کرسکتا ہے کہ جس عورت کے ساتھ اس نے پہلے متعہ کیا ہو، اور ابھی اس کی مدت ختم نہ ہوئی ہو، اس سے عقد دائمی کرلے یا دوبارہ متعہ کرلے۔ لیکن اگر متعہ کی مدت مکمل نہیں ہوئی ہے اور وہی شخص اس عورت کے ساتھ دائمی نکاح پڑھے تو یہ نکاح باطل ہے۔ لیکن یہ کرسکتا ہے کہ باقی ماندہ مدت اسے بخشے اور اس کے بعد عقد دائمی کرے۔

نگاہ ڈالنے کے احکام:

مسئلہ(۱۱۳۱): مرد کے لئے نامحرم عورتوں کا جسم دیکھنا اور اسی طرح ان کے بالوں کو دیکھنا خواہ لذت کے ارادے سے ہو یا اس کے بغیر۔ حرام میں مبتلا ہونے کا خوف ہو یا نہ ہو، حرام ہے۔ ان کے چہرے پر نگاہ ڈالنا اور ہاتھوں کو کلائیوں تک دیکھنا، اگر لذت کے ارادے سے ہو یا حرام میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو حرام ہے بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ لذت کے ارادے کے بغیر اور حرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو تب بھی نہ دیکھے اسی طرح عورت کے لئے نامحرم مرد کے جسم پر نظر ڈالنا

لذت کے ارادے سے اور حرام میں مبتلا ہونے کے خوف کے ساتھ حرام ہے بلکہ احتیاط واجب کی بنا پر لذت کا ارادہ اور حرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو تب بھی نگاہ نہیں ڈالنی چاہئے۔ لیکن اگر عورت مرد کے جسم کے ان حصوں مثلاً سر، دونوں ہاتھوں اور دونوں پنڈلیوں پر جنہیں مرد عموماً نہیں چھپاتے، لذت کے ارادے کے بغیر نظر ڈالے اور حرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۱۳۲): وہ بے پردہ عورتیں جنہیں اگر کوئی پردہ کرنے کے لئے کہے تو اس کو اہمیت نہ دیتی ہوں۔ ان کے بدن کی طرف دیکھنے میں اگر لذت کا قصد اور حرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں۔ اس حکم میں کافر، اور غیر کافر عورتوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اسی طرح ان کے ہاتھ، چہرے اور جسم کے دیگر حصے جنہیں چھپانے کی وہ عادی نہیں، کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۱۳۳): عورت کو چاہئے کہ وہ۔ علاوہ چہرے اور ہاتھوں کے۔ سر کے بال اور اپنا بدن نامحرم مرد سے چھپائے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ اپنا بدن اور سر کے بال اس لڑکے سے بھی چھپائے جو ابھی بالغ تو نہ ہوا ہو (لیکن اتنا سمجھدار ہو کہ) اچھے اور برے کو سمجھتا ہو اور احتمال ہو کہ عورت کے بدن پر اس کی نظر پڑنے سے اس کی جنسی خواہش بیدار ہو جائے گی۔ لیکن عورت نامحرم مرد کے سامنے چہرہ اور کلائیوں تک ہاتھ کھلے رکھ سکتی ہے لیکن اس صورت میں کہ حرام میں مبتلا ہونے کا خوف ہو یا کسی مرد کو (ہاتھ اور چہرہ) دکھانا حرام میں مبتلا کرنے کے ارادے سے ہو تو ان دونوں صورتوں میں ان کو چھپانا واجب ہے۔

مختلف ازدواجی مسائل:

مسئلہ (۱۱۳۴): جو شخص شادی نہ کرنے کی وجہ سے حرام "فعل" میں مبتلا ہوتا ہو اس پر واجب ہے کہ شادی کرے۔

مسئلہ (۱۱۳۵): نامحرم مرد اور عورت کا کسی ایسی جگہ ساتھ ہونا جہاں اور کوئی نہ ہو جبکہ اس صورت میں بہکنے کا اندیشہ بھی ہو حرام ہے چاہے وہ جگہ ایسی ہو جہاں کوئی اور بھی آ سکتا ہو، البتہ اگر بہکنے کا اندیشہ نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۱۳۶): اگر کوئی مرد عورت کا مہر نکاح میں معین کر دے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ وہ مہر نہیں دے گا تو (اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا بلکہ) صحیح ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ مہر ادا کرے۔

مسئلہ (۱۱۳۷): جب تک لڑکا یا لڑکی دو سال کے نہ ہو جائیں باپ، بچوں کو ان کی ماں سے جدا نہیں کر سکتا اس لئے کہ بچے کی نگہداشت ماں اور باپ دونوں کے ذمہ ہے اور احوط اولیٰ یہ ہے کہ بچے کو سات سال تک اس کی ماں سے جدا نہ کرے۔

دودھ پلانے کے احکام:

مسئلہ(۱۱۳۸): اگر کوئی عورت ایک بچے کو ان شرائط کے ساتھ دودھ پلائے جو مسئلہ ۲۴۳۳ میں بیان ہوں گی تو وہ بچہ اگر لڑکا ہے تو درج ذیل عورتوں کا اور لڑکی ہے تو درج ذیل مردوں کی محرم بن جاتی ہے۔

(۱) خود وہ عورت۔۔اور اسے رضاعی ماں کہتے ہیں۔

(۲) عورت کا شوہر جو دودھ کا مالک ہے۔اور اسے رضاعی باپ کہتے ہیں۔

(۳) اس عورت کا باپ اور ماں۔اور جہاں تک یہ سلسلہ اوپر چلا جائے چاہے وہ اس عورت کے رضاعی ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔

(۴) اس عورت کے وہ بچے جو پیدا ہو چکے ہوں یا بعد میں پیدا ہوں۔

(۵) اس عورت کی اولاد کی اولاد خواہ یہ سلسلہ جس قدر بھی نیچے چلا جائے اور اولاد کی اولاد خواہ حقیقی ہو خواہ رضاعی۔

(۶) اس عورت کی بہنیں اور بھائی خواہ وہ رضاعی ہی کیوں نہ ہوں یعنی دودھ پینے کی وجہ سے اس عورت کے بہن اور بھائی بن گئے ہوں۔

(۷) اس عورت کا چچا اور پھوپھی خواہ وہ رضاعی ہی کیوں نہ ہوں۔

(۸) اس عورت کا ماموں اور خالہ خواہ وہ رضاعی ہی کیوں نہ ہوں۔

(۹) اس عورت کے اس شوہر کی اولاد جو دودھ کا مالک ہے۔اور جہان تک یہ سلسلہ نیچے چلا جائے اگرچہ اس کی اولاد رضاعی ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۰) اس عورت کے اس شوہر کے ماں باپ (جو دودھ کا مالک ہے) اور جہاں تک بھی یہ سلسلہ اوپر چلا جائے

(۱۱) اس عورت کے اس شوہر کے بہن بھائی (جو دودھ کا مالک ہے) خواہ وہ اس کے رضائی بہن بھائی ہی کیوں نہ ہوں۔

(۱۲) (اس عورت کا جو) شوہر (دودھ کا مالک ہے اس) کے چچا اور پھوپھیاں اور ماموں اور خالائیں۔اور جہاں تک یہ سلسلہ اوپر چلا جائے اور اگرچہ وہ رضائی ہی کیوں نہ ہوں۔اور ان کے علاوہ کئی اور لوگ بھی دودھ پلانے کی وجہ سے محرم بن جاتے ہیں۔

دودھ پلانے کے آداب:

مسئلہ(۱۱۳۹): بچے کو دودھ پلانے کا پہلا حق اس کی اپنی ماں کو حاصل ہے۔ باپ کو یہ حق حاصل نہیں کہ بچے کو دودھ پلانے کے لئے کسی دوسری عورت کے حوالے کرے۔ مگر یہ کہ ماں دودھ کی اجرت طلب کرے اور باپ کسی دوسری عورت کو ڈھونڈے جو مفت دودھ پلائے یا ماں سے کم اجرت پر راضی ہو۔ اس صورت میں باپ بچے کو کسی دایہ کے سپرد کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے بعد اگر ماں اسے قبول نہ کرے اور اپنی مرضی سے بچے کو دودھ پلائے تو اجرت طلب نہیں کر سکتی۔

مسئلہ(۱۱۴۰): مستحب ہے کہ بچے کے لئے جو دایہ منتخب کی جائے وہ مسلمان ہو، عاقل ہو، جسمانی، اخلاقی اور نفسیاتی اعتبار سے پسندیدہ صفات کی مالک ہو۔ یہ مناسب نہیں کہ دایہ کافر، احمق، بوڑھی یا بدصورت ہو۔ یہ مکروہ ہے کہ کسی ایسی دایہ کو منتخب کیا جائے جو زنازادی ہو یا جس کا دودھ ایسے بچے سے ہو جو حرام کاری سے پیدا ہوا ہو۔

مسئلہ(۱۱۴۱): عورتوں کے لئے بہتر ہے کہ وہ ہر ایک بچے کو دودھ نہ پلائیں کیونکہ ہوسکتا ہے وہ یہ یاد نہ رکھ سکیں کہ انہوں نے کس کس کو دودھ پلایا ہے (ممکن ہے کہ) بعد میں وہ محرم ایک دوسرے سے نکاح کر لیں۔

مسئلہ(۱۱۴۲): مستحب ہے کہ بچے کو پورے ۲۱ مہینے دودھ پلایا جائے اور دو سال سے زیادہ دودھ پلانا مناسب نہیں ہے۔

مسئلہ(۱۱۴۳): اگر کسی دوسرے بچے کو دودھ پلانے کی وجہ سے شوہر کا حق تلف ہوتا ہو تو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر دودھ نہیں پلا سکتی۔

طلاق کے احکام

مسئلہ(۱۱۴۴): جو مرد اپنی بیوی کو طلاق دے اس کے لئے ضروری ہے کہ بالغ اور عاقل ہو۔ لیکن اگر دس سال کا بچہ اپنی بیوی کو طلاق دے تو اس کے بارے میں احتیاط کا خیال رکھیں اور اسی طرح ضروری ہے کہ مرد اپنے اختیار سے طلاق دے۔ اور اگر اسے اپنی بیوی کو طلاق دینے پر مجبور کیا جائے تو طلاق باطل ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہو کہ وہ طلاق کی نیت رکھتا ہو لہٰذا اگر وہ مثلاً مذاق میں یا نشے کی حالت میں طلاق کا صیغہ کہے تو طلاق صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ(۱۱۴۵): ضروری ہے کہ عورت طلاق کے وقت حیض یا نفاس سے پاک ہو اور اس کے شوہر نے اس پاکی کے دوران اس سے ہم بستری نہ کی ہو اور ان دو شرطوں کی تفصیل آئندہ مسائل میں بیان کی جائے گی۔

مسئلہ (۱۱۴۶) عورت کو حیض یا نفاس کی حالت میں تین صورتوں میں طلاق دینا صحیح ہے۔

(۱) شوہر نے نکاح کے بعد اس سے ہم بستری نہ کی ہو۔

(۲) معلوم ہو کہ وہ حاملہ ہے اور اگر یہ بات معلوم نہ ہو اور شوہر اسے حیض کی حالت میں طلاق دے دے اور بعد میں شوہر کو پتا چلے کہ وہ حاملہ تھی تو وہ طلاق باطل ہے اور احتیاط کا خیال رکھنا بہر حال بہتر ہے۔ اگر چہ دوبارہ طلاق دینے سے ہو۔

(۳) مرد غیر حاضری یا کسی بھی اور وجہ سے اگر چہ اپنی بیوی کے مخفی رکھنے کے سبب یہ نہ معلوم کر سکتا ہو کہ وہ حیض یا نفاس سے پاک ہے یا نہیں۔ لیکن اس صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ مرد انتظار کرے تا کہ بیوی سے جدا ہونے کے بعد کم از کم ایک مہینہ گزر جائے اس کے بعد اسے طلاق دے۔

مسئلہ (۱۱۴۷): اگر کوئی شخص عورت کو حیض سے پاک سمجھے اور اسے طلاق دے دے اور بعد میں پتا چلے کہ وہ حیض کی حالت میں تھی تو اس کی طلاق باطل ہے مگر درفرض مذکور اگر شوہر اسے حیض کی حالت میں سمجھے اور طلاق دے دے اور بعد میں معلوم ہو کہ پاک تھی تو اس کی طلاق صحیح ہے۔

مسئلہ (۱۱۴۸): جس شخص کو علم ہو کہ اس کی بیوی حیض یا نفاس کی حالت میں ہے اگر وہ بیوی سے جدا ہو جائے مثلاً سفر اختیار کرے اور اسے طلاق دینا چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ اتنی مدت صبر کرے جس میں اسے یقین یا اطمینان ہو جائے عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوگئی ہے اور جب وہ یہ جان لے کہ عورت پاک ہے اسے طلاق دے سکتا ہے۔ اگر اسے شک ہو تب بھی یہی حکم ہے لیکن اس صورت میں غائب شخص کی طلاق کے بارے میں مسئلہ ۲۴۵۹ میں جو شرائط بیان ہوئی ہیں ان کا خیال رکھے۔

مسئلہ (۱۱۴۹): جو شخص اپنی بیوی سے جدا ہو اگر وہ اسے طلاق دینا چاہے تو اگر وہ معلوم کر سکتا ہو کہ اس کی بیوی حیض یا نفاس کی حالت میں ہے یا نہیں تو اگر چہ عورت کی حیض کی عادت یا ان دوسری نشانیوں کو شرع میں معین ہیں، دیکھتے ہوئے اسے طلاق دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ حیض یا نفاس کی حالت میں تھی تو اس کی طلاق صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۱۵۰): اگر کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دینا چاہتا ہو جسے پیدائشی طور پر یا کسی بیماری یا بچے کو دودھ پلانے کی وجہ سے یا دوا استعمال کرنے یا کسی بھی وجہ سے حیض نہ آتا ہو اور اس کی عمر کی دوسری عورتوں کو حیض آتا ہو تو ضروری ہے کہ جب اس نے ایسی عورت سے جماع کیا ہو اس وقت سے تین مہینے تک جماع نہ کرے اور بعد میں اسے طلاق دے دے۔

مسئلہ (۱۱۵۱): ضروری ہے کہ طلاق کا صیغہ عربی میں لفظ ''طَالِقٌ'' کے ساتھ پڑھا جائے اور دو عادل مرد اسے سنیں۔ اگر شوہر خود طلاق کا صیغہ پڑھنا چاہے اور مثال کے طور پر اس کی بیوی کا نام فاطمہ ہو تو کہے: ''زَوْجَتِیْ فَاطِمَۃُ طَالِقٌ'' بیوی فاطمہ آزاد ہے۔ اور اگر وہ کسی دوسرے شخص کو وکیل کرے تو وکیل کہے۔ ''زَوْجَۃُ مُوَکِّلِیْ فَاطِمَۃُ طَالِقٌ'' اور اگر عورت معین نہ ہو تو اس کا

نام لینا لازم نہیں ہے۔ اور اگر عورت حاضر ہو تو اس کی طرف اشارہ کر کے یہ کہنا کافی ہے۔ ھٰذِہٖ طَالِقٌ یا اسے مخاطب کر کے کہے۔ ''اَنْتِ طَالِقٌ'' اور اگر مرد عربی میں طلاق کا صیغہ نہ پڑھ سکتا ہو اور وکیل بھی نہ بنا سکے تو وہ جس زبان میں چاہے ہر اس لفظ کے ذریعے طلاق دے سکتا ہے جو عربی لفظ کے ہم معنی ہو۔

مسئلہ (۱۱۵۲): جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو (مثلاً ایک سال یا ایک مہینے کے لئے اس سے نکاح کیا گیا ہو) اسے طلاق دینے کا کوئی سوال نہیں۔ اس کا آزاد ہونا اس بات پر منحصر ہے کہ متعہ کی مدت ختم ہو جائے یا مرد اسے مدت بخش دے مثلاً کہے ''میں نے مدت تجھے بخش دی''۔ اور کسی کو اس پر گواہ قرار دینا اور اس عورت کا حیض سے پاک ہونا لازم نہیں۔

طلاق کی عدت:

مسئلہ (۱۱۵۳): جس لڑکی کی عمر پورے نو سال نہ ہوئی ہو اور اسی طرح جو عورت یائسہ ہو چکی ہو، اس کی کوئی مدت نہیں ہوتی۔ یعنی اگرچہ شوہر نے اس سے مجامعت کی ہو، طلاق کے بعد وہ فوراً دوسرا شوہر کر سکتی ہے۔

مسئلہ (۱۱۵۴): جس لڑکی کی عمر پورے نو سال ہو چکی ہو اور جو عورت یائسہ نہ ہو، اس کا شوہر اس سے مجامعت کرے تو اگر وہ اسے طلاق دے دے تو ضروری ہے کہ وہ (لڑکی یا عورت) طلاق کے بعد عدت رکھے۔ اور ایسی عورت کی عدت جس کے دو حیض کا درمیانی فاصلہ تین ماہ سے کم ہو یہ ہے کہ جب اس کا شوہر اسے پاکی کی حالت میں طلاق دے تو وہ اتنی مدت صبر کرے کہ اسے دوبارہ حیض آئے اور پاک ہو جائے اور جونہی اسے تیسری دفعہ حیض آئے تو اس کی مدت ختم ہو جائے گی اور وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ لیکن اگر شوہر کی منی اس کی شرمگاہ میں داخل ہوئی ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ وہ عورت عدت رکھے۔

مسئلہ (۱۱۵۵): جس عورت کو حیض نہ آتا ہو لیکن اس کا سن ان عورتوں جیسا ہو جنہیں حیض آتا ہو یا اسے حیض آتا ہو لیکن اس کے دو حیض کا درمیانی فاصلہ تین ماہ یا اس سے زیادہ ہو، اگر اس کا شوہر مجامعت کرنے کے بعد اسے طلاق دے دے تو ضروری ہے کہ طلاق کے بعد تین قمری مہینے کی مدت رکھے۔

مسئلہ (۱۱۵۶): جس عورت کی عدت تین مہینے ہو اگر اسے چاند کی پہلی تاریخ کو طلاق دی جائے تو ضروری ہے کہ پوری تین قمری مہینے (یعنی جب چاند دیکھا جائے اس وقت سے تین مہینے تک) عدت رکھے۔ اور اگر اسے مہینے کے دوران (کسی اور تاریخ کو) طلاق دی جائے تو ضروری ہے کہ اس مہینے کے باقی دنوں میں، اس کے بعد آنے والے دو مہینے اور چوتھے مہینے کے اتنے دن، جتنے دن پہلے مہینے سے کم ہوں عدت رکھے تاکہ تین مہینے مکمل ہو جائیں۔ مثلاً اگر اسے مہینے کی بیسویں تاریخ کو غروب کے وقت طلاق دی جائے اور یہ مہینہ تیس (۳۰) دن کا ہو تو اس کی عدت کی آخری تاریخ چوتھے مہینے کی بیس (۲۰)

تاریخ غروب تک ہے۔ اور اگر پہلا مہینہ انتیس (۲۹) روز کا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ چوتھے مہینے کی اکیس (۲۱) تاریخ تک عدت رکھے تا کہ پہلے مہینے کے جتنے دن عدت رکھی ہے انہیں ملا کر دنوں کی تعداد تیس (۳۰) ہو جائے۔

مسئلہ (۱۱۵۷): اگر حاملہ عورت کو طلاق دی جائے تو اس کی عدت وضع حمل یا یا اسقاط حمل تک ہے۔ لہٰذا مثال کے طور پر اگر طلاق کے ایک گھنٹے کے بعد بچہ پیدا ہو جائے تو اس عورت کی عدت ختم ہو جائے گی۔ لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے جب وہ بچہ شوہر کا شرعی بیٹا ہو۔ لہٰذا اگر عورت زنا سے حاملہ ہوئی ہو اور شوہر اسے طلاق دے دے تو اس کی مدت بچے کے پیدا ہونے سے ختم نہیں ہوتی۔

مسئلہ (۱۱۵۸): جس لڑکی نے عمر کے نو سال مکمل کر لئے ہوں اور جو عورت یائسہ نہ ہو اگر وہ متعہ کرے تو اگر اس کا شوہر اس سے مجامعت کرے اور اس عورت کی مدت تمام ہو جائے یا شوہر اسے مدت بخش دے تو ضروری ہے کہ وہ عدت رکھے۔ پس اگر اسے حیض آئے تو ضروری ہے کہ وہ حیض کے برابر عدت رکھے اور نکاح نہ کرے۔ اور ایک حیض عدت رکھنا احتیاط واجب کی بنا پر کافی نہیں ہے۔ اور اگر حیض نہ آئے تو پینتالیس دن شوہر کرنے سے اجتناب کرے۔ اور حاملہ ہونے کی صورت میں اس کی عدت بچے کی پیدائش یا اسقاط ہونے تک ہے۔ اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ جو مدت وضع حمل یا پینتالیس (۴۵) دن میں سے زیادہ ہو اتنی مدت کے لئے عدت رکھے۔

مسئلہ (۱۱۵۹): طلاق کی عدت اس وقت شروع ہوتی ہے جب صیغہ طلاق کا پڑھنا ختم ہو جاتا ہے خواہ عورت کو پتا چلے یا نہ چلے کہ اس کی طلاق ہوگئی ہے۔ پس اگر اسے عدت (کے برابر مدت) گزرنے کے بعد پتا چلے کہ اسے طلاق ہوگئی ہے تو ضروری نہیں کہ وہ دوبارہ عدت رکھے۔

وفات کی عدت:

مسئلہ (۱۱۶۰): اگر کوئی عورت بیوہ ہو جائے اور اگر وہ حاملہ نہ ہو تو قمری چار مہینے دس دن عدت رکھے۔ یعنی شادی کرنے سے رکی رہے۔ خواہ وہ (نو سال سے) چھوٹی ہو یا یائسہ ہو یا متعہ کیا ہو یا کافرہ ہو یا مطلقہ رجعیہ کی عدت میں ہو یا شوہر نے اس سے مجامعت نہ کی ہو، چاہے شوہر بچہ یا دیوانہ ہو۔ اور اگر حاملہ ہو تو ضروری ہے کہ وضع حمل تک عدت رکھے۔ لیکن اگر چار مہینے اور دس دن گزرنے سے پہلے بچہ پیدا ہو جائے تو ضروری ہے کہ شوہر کی موت کے بعد چار مہینے دس دن تک صبر کرے اور اس عدت کو وفات کی عدت کہتے ہیں

مسئلہ (۱۱۶۱): جو عورت وفات کی عدت میں ہو اس کے لئے رنگ برنگا لباس پہننا، سرمہ لگانا اور اسی طرح دوسرے ایسے کام کرنا جو زینت میں شمار ہوتے ہوں حرام ہیں لیکن گھر سے باہر نکلنا حرام نہیں ہے۔

مسئلہ(۱۱۶۲): اگر عورت کو یقین ہو جائے کہ اس کا شوہر مر چکا ہے (اس کے لئے عدت وفات رکھی) اور عدت کے گزرنے کے بعد دوسری شادی کی۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ شوہر بعد میں مرا ہے اور عورت نے پہلے شوہر کی زندگی میں یا اس کی عدت وفات کے دوران دوسری شادی کی ہے تو اسے چاہئے کہ دوسرے شوہر سے فوراً الگ ہو جائے اور احتیاط واجب کی بنا پر دو عدت گزارے۔ پس اگر دوسرے شوہر کے ساتھ حاملہ ہو تو بچہ جننے تک دوسرے شوہر کے ساتھ وطی شبہ کی عدت رکھے (جو طلاق کی عدت کے برابر ہے) اور اس کے بعد پہلے شوہر کی مدت وفات گزارے یا پہلی عدت کی تکمیل کرے۔ اور اگر حاملہ نہ ہو اور پہلے شوہر کی وفات دوسرے شوہر کی مجامعت سے پہلے ہوئی تھی تو پہلے عدت وفات رکھے اس کے بعد وطی شبہ کی عدت گزارے لیکن مجامعت پہلے شوہر کی وفات سے پہلے ہوئی تھی تو اس کی عدت مقدم ہے۔

مسئلہ(۱۱۶۳): جس عورت کا شوہر لا پتہ ہو یا لا پتہ ہونے کے حکم میں ہو اس کی عدت وفات شوہر کی موت کی اطلاع ملنے کے وقت سے شروع ہوتی ہے نہ کہ شوہر کی موت کے وقت سے۔ لیکن اس حکم کا اطلاق اس عورت کے لئے ہونا جو نابالغ یا پاگل ہو محل اشکال ہے اس لئے احتیاط کا لحاظ رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ(۱۱۶۴): اگر عورت کہے کہ میری عدت ختم ہو گئی ہے تو اس کی بات قبول ہے مگر یہ کہ وہ غلط بیان مشہور ہو تو اس صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر اس کی بات قابل قبول نہیں ہے۔ مثلاً وہ کہے کہ مجھے ایک مہینے میں تین دفعہ خون آتا ہے تو اس بات تصدیق نہیں کی جائے گی مگر یہ کہ اس کی سہیلیاں اور رشتے دار عورتیں اس بات کی تصدیق کریں کہ اس کی حیض کی عادت ایسی ہی تھی۔

طلاق بائن اور طلاق رجعی:

مسئلہ(۱۱۶۵): طلاق بائن وہ طلاق ہے کہ جس کے بعد مرد اپنی عورت کی طرف رجوع کرنے کا حق نہیں رکھتا یعنی یہ کہ بغیر نکاح کے دوبارہ اسے اپنی بیوی نہیں بنا سکتا اور اس طلاق کی چھ قسمیں ہیں:

(۱) اس عورت کو دی گئی طلاق جس کی عمر ابھی نو سال نہ ہوئی ہو۔

(۲) اس عورت کو دی گئی طلاق جو ابھی یائسہ ہو۔

(۳) اس عورت کو دی گئی طلاق جس کے شوہر نے نکاح کے بعد اس سے جماع نہ کیا ہو۔

(۴) تیسری طلاق جس کی تفصیل مسئلہ ۲۴۸۴ میں آئے گی۔

(۵) خلع اور مبارات کی طلاق۔ اس کے احکام آگے آ رہے ہیں۔

(۶) حاکم شرع کا اس عورت کو طلاق دینا جس کا شوہر نہ اس کے اخراجات برداشت کرتا ہو نہ اسے طلاق دیتا ہو۔

اوران طلاقوں کے علاوہ جو طلاقیں ہیں وہ رجعی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک عورت عدت میں ہو شوہر اس سے رجوع کرسکتا ہے۔

مسئلہ(۱۱۶۶): جس شخص نے اپنی عورت کو رجعی طلاق دی ہو اس عورت کو گھر سے نکال دینا جس میں وہ طلاق دینے کی مدت میں مقیم تھی حرام ہے۔ البتہ بعض موقعوں پر جن میں سے ایک یہ ہے کہ عورت زنا کرے تو اسے گھر سے نکال دینے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ یہ بھی حرام ہے کہ عورت غیر ضروری کاموں کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے جائے۔ عدت کے دوران عورت کے اخراجات شوہر پر واجب ہیں۔

رجوع کرنے کے احکام:

مسئلہ(۱۱۶۷): رجعی طلاق میں مرد دو طریقوں سے عورت کی طرف رجوع کرسکتا ہے۔

(۱) ایسی باتیں کرے جن سے پتا چلے کہ اس نے اسے دوبارہ اپنی بیوی بنالیا ہے۔

(۲) کوئی کام کرے اور اس کام سے رجوع کا قصد کرے اور جماع کرنے سے رجوع ثابت ہو جاتا ہے خواہ اس کا قصد رجوع کرنے کا نہ بھی ہو۔ البتہ بوسہ لینے اور شہوت سے ہاتھ لگانے سے رجوع ثابت ہونا محل اشکال ہے۔ اور احتیاط واجب کی بنا پر اگر ایسی صورت میں رجوع کرنے کا ارادہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ دوبارہ طلاق دیدے۔

مسئلہ(۱۱۶۸): رجوع کرنے کے لئے مرد کے لئے لازم نہیں کہ کسی کو گواہ بنائے یا اپنی بیوی کو (رجوع کے متعلق) اطلاع دے بلکہ اگر بغیر اس کے کہ کسی کو پتا چلے وہ خود ہی رجوع کرلے تو اس کا رجوع کرنا صحیح ہے۔ لیکن اگر مدت ختم ہو جانے کے بعد مرد کہے کہ میں نے مدت کے دوران ہی رجوع کرلیا تھا اور عورت اس کی تصدیق نہ کرے تو لازم ہے کہ شوہر اس کی بات کو ثابت کرے۔

مسئلہ(۱۱۶۹): جس مرد نے عورت کو رجعی طلاق دی ہو اگر وہ اس سے کچھ مال لے لے اور اس سے مصالحت کرلے کہ اب تجھ سے رجوع نہ کروں گا تو اگرچہ یہ مصالحت درست ہے اور مرد پر واجب ہے کہ رجوع نہ کرے لیکن اس سے مرد کے رجوع ہونے کا حق ختم نہیں ہوتا اور اگر وہ رجوع کرلے تو دوبارہ رشتۂ ازدواج برقرار ہو جائے گا۔

مسئلہ(۱۱۷۰): اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دوبار طلاق دے کر اس کی طرف رجوع کرلے یا اسے دو دفعہ طلاق دے اور ہر طلاق کے بعد اس سے نکاح کرے تو تیسری طلاق کے بعد وہ اس مرد پر حرام ہو جائے گی۔ لیکن اگر عورت تیسری طلاق کے بعد کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے تو وہ پانچ شرطوں کے ساتھ پہلے مرد پر حلال ہوگی یعنی وہ اس عورت کے ساتھ دوبارہ نکاح کرسکے گا۔

(۱) دوسرے شوہر کا نکاح دائمی ہو۔ پس اگر وہ اس عورت کے ساتھ متعہ کرلے تو اس مرد سے علیٰحدگی کے بعد پہلا شوہر اس سے نکاح نہیں کرسکتا۔

(۲) دوسرا شوہر جماع کرے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ جماع فرج میں کرے نہ کہ دبر میں۔

(۳) دوسرا شوہر اسے طلاق دے یا مرجائے۔

(۴) دوسرے شوہر کی طلاق کی عدت یا وفات کی عدت ختم ہوجائے۔

(۵) احتیاط واجب کی بنا پر دوسرا شوہر جماع کرتے وقت بالغ ہو۔

طلاق خلع:

مسئلہ (۱۱۷۱) اس عورت کی طلاق کو جو اپنے شوہر کی طرف مائل نہ ہو اور اس سے نفرت کرتی ہو اپنا مہر یا کوئی اور مال اسے بخش دے تاکہ وہ اسے طلاق دے دے، طلاق خلع کہتے ہیں۔ طلاق خلع میں معتبر ہے کہ عورت اپنے شوہر سے اس قدر شدید نفرت کرتی ہو کہ اسے وظیفۂ زوجیت ادا نہ کرنے کی دھمکی دے۔

مسئلہ (۱۱۷۲): جب شوہر خود طلاق کا صیغہ پڑھنا چاہے تو اگر مثلاً اس کی بیوی کا نام سعدیہ ہو تو عوض لینے کے بعد کہے "زَوْجَتِيْ سعدية خَالَعْتُهَا عَلٰى مَا بَذَلَتْ" اور احتیاط مستحب کی بنا پر "فَهِيَ طَالِقٌ" بھی کہے یعنی میں نے اپنی بیوی سعدیہ کو اس مال کے عوض جو اسنے مجھے دیا ہے طلاق خلع دے رہا ہوں اور وہ آزاد ہے۔ اگر عورت معین ہو تو طلاق خلع میں اور نیز طلاق مبارات میں اس کا نام لینا لازم نہیں۔

مسئلہ (۱۱۷۳): اگر کوئی عورت کسی شخص کو وکیل مقرر کرے تاکہ وہ اس کا مہر اس کے شوہر کو بخش دے اور شوہر بھی اسی شخص کو وکیل مقرر کرے تاکہ وہ اس کی بیوی کو طلاق دے دے تو اگر مثال کے طور پر شوہر کا نام نعمان اور بیوی کا نام سعدیہ ہو تو وکیل صیغۂ طلاق یوں پڑھے: عَنْ مُوَكِّلَتِيْ سعدية بَذَلْتُ مَهْرَهَا لِمُوَكِّلِيْ نعمان لِيَخْلَعَهَا عَلَيْهِ اور اس کے بعد بلا فاصلہ کہے: زَوْجَةُ مُوَكِّلِيْ خَالَعْتُهَا عَلٰى مَا بَذَلَتْ فَهِيَ طَالِقٌ اور اگر عورت کسی کو وکیل مقرر کرے کہ اس کے شوہر کو مہر کے علاوہ کوئی اور چیز بخش دے تاکہ اس کا شوہر اسے طلاق دے دے تو ضروری ہے کہ وکیل لفظ "مَهْرَهَا" کے بجائے اس چیز کا نام لے مثلاً اگر عورت نے سو روپے دیئے ہوں تو ضروری ہے کہ کہے: "بَذَلَتْ مِأَةَ رُوْبِيَةٍ"

طلاق مبارات:

مسئلہ (۱۱۷۴): اگر میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کو نہ چاہتے ہوں اور ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہوں اور

عورت مرد کو کچھ مال دے تا کہ وہ اسے طلاق دے دے تو اسے طلاق مبارات کہتے ہیں۔

مسئلہ(۱۱۷۵): اگر شوہر مبارات کا صیغہ پڑھنا چاہے تو اگر مثلاً عورت کا نام سعدیہ ہو تو ضروری ہے کہ کہے: بَارَأْتُ زَوْجَتِیْ سعدیۃَ عَلٰی مَا بَذَلَتْ" اور احتیاط واجب کی بنا پر "فَهِيَ طَالِقٌ بھی کہے یعنی میں اور میری بیوی سعدیہ اس عطا کے مقابل میں جو اس نے کی ہے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے ہیں، پس وہ آزاد ہے۔ اور اگر وہ شخص کسی کو وکیل مقرر کرے تو ضروری ہے کہ وکیل کہے "عَنْ قِبَلِ مُوَكِّلِيْ بَارَأْتُ زَوْجَةَ سعدیۃَ عَلٰی مَا بَذَلَتْ فَهِيَ طَالِقٌ" اور دونوں صورتوں میں کلمہ "عَلٰی مَا بَذَلَتْ" کے بجائے اگر بِمَا بَذَلَتْ کہے تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ(۱۱۷۶): خلع اور مبارات کی طلاق کا صیغہ اگر ممکن ہو تو صحیح عربی میں پڑھا جانا چاہئے اور اگر ممکن نہ ہو تو اس کا حکم طلاق کے حکم جیسا ہے جس کا بیان مسئلہ ۲۴۶۷ میں گزر چکا ہے۔ لیکن اگر عورت مبارات کی طلاق کے لئے شوہر کو اپنا مال بخش دے۔ مثلاً اردو میں کہے کہ "میں نے طلاق لینے کے لئے فلاں مال تمہیں بخش دیا" تو کوئی اشکال نہیں۔

طلاق کے مختلف احکام:

مسئلہ(۱۱۷۷): اگر کوئی آدمی کسی نامحرم عورت سے اس گمان میں جماع کرے کہ وہ اس کی بیوی ہے تو خواہ عورت کو علم ہو کہ وہ اس شخص کا شوہر نہیں ہے یا گمان کرے کہ اس کا شوہر ہے ضروری ہے کہ عدت رکھے۔

مسئلہ(۱۱۷۸): اگر کوئی آدمی کسی عورت کو ورغلائے کہ وہ اپنے شوہر سے متعلق ازدواجی ذمے داریاں پوری نہ کرے تا کہ اس کا شوہر طلاق دینے پر مجبور ہو جائے اور وہ خود اس عورت کے ساتھ شادی کر سکے تو طلاق اور نکاح صحیح ہیں۔ لیکن دونوں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔

مسئلہ(۱۱۷۹): اگر عورت نکاح کے سلسلے میں شوہر سے کوئی خاص شرط کرے مثلاً اس کا شوہر لمبا سفر اختیار کرے یا مثلاً چھ مہینے اسے خرچ نہ دے یا طویل مدت کے لئے قیدی بن جائے وغیرہ تو طلاق کا اختیار عورت کو حاصل ہوگا تو یہ شرط باطل ہے۔ لیکن اگر وہ یوں شرط کرے کہ وہ شوہر کی طرف سے وکیل ہے کہ خاص شرائط کے تحت یا یا بغیر کسی قید اور شرط کے اپنے آپ کو اس کی طرف سے طلاق دے سکتی ہے تو یہ شرط صحیح ہے اور بعد میں شوہر اس کو اپنی وکالت سے نہیں ہٹا سکتا۔ اگر وہ عورت اس طرح خود کو طلاق دے دے تو طلاق صحیح ہے۔

مسئلہ(۱۱۸۰): جس عورت کا شوہر لاپتہ ہو جائے اگر وہ دوسرا شوہر کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ مجتہد عادل کے پاس جائے جو خاص شرائط کے تحت جن کی تفصیل منہاج الصالحین میں مذکور ہے اسے طلاق دے سکتا ہے۔

مسئلہ(۱۱۸۱): دائمی دیوانے کے باپ دادا اس کی بھلائی کے لئے اس کی بیوی کو طلاق دے سکتے ہیں۔

مسئلہ(۱۱۸۲): وہ عورت جسے طلاق رجعی دی گئی ہو وہ عدت کے دوران اس مرد کے لئے شرعی بیوی کی حیثیت رکھتی ہے یہاں تک کہ عدت ختم ہوجائے۔ عورت کے لئے ضروری ہے کہ ہر قسم کے استمتاع سے جو شوہر کا حق ہے نہ روکے اور جائز بلکہ مستحب ہے کہ شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کرے۔ اور اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں۔ اس کے اخراجات شوہر پر واجب ہیں بشرطیکہ وہ ناشزہ (نافرمان) نہ ہو اور اس کا فطرہ اور کفن بھی شوہر کے ذمہ ہے۔ کسی ایک کے مرنے پر دوسرا وارث بن سکتا ہے اور مرد عدت کے دوران سالی سے شادی نہیں کرسکتا۔

غصب کے احکام

غصب کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی کے مال پر یا حق پر ظلم (اور دھونس یا دھاندلی) کے ذریعے قابض ہوجائے اور یہ ایسا کام ہے جو ازروئے عقل اور قرآن وروایات حرام ہے۔ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے "جو شخص کسی دوسرے کی ایک بالشت زمین غصب کرے قیامت کے دن اس زمین کو اس کے سات طبقوں سمیت طوق کی طرح اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا"۔

مسئلہ(۱۱۸۳): اگر کوئی شخص لوگوں کو مسجد مدرسے یا پل یا دوسری ایسی جگہوں سے جو رفاہ عامہ کے لئے بنائی گئی ہوں استفادہ نہ کرنے دے تو اس نے ان کا حق غصب کیا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص مسجد میں اپنے (بیٹھنے کے) لئے جگہ مختص کرے اور دوسرا کوئی شخص اسے اس جگہ سے نکال دے اور اسے اس جگہ سے استفادہ نہ کرنے دے تو وہ گنہگار ہے۔

گم شدہ مال پانے کے احکام

مسئلہ(۱۱۸۴): اگر کوئی شخص ایک ایسی چیز پائے جس پر کوئی ایسی نشانی ہو جس کے ذریعے اس کے مالک کا پتا چلایا جا سکے تو اگرچہ اسے معلوم ہو کہ اس کا مالک ایک ایسا کافر ہے جس کا مال محترم ہے تو اس صورت میں کہ اس چیز کی قیمت ایک درہم تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ جس دن وہ چیز ملی ہو اس سے ایک سال تک لوگوں کے مجمع (بیٹھکوں یا مجلسوں) میں اس کا اعلان کرے۔ اور اگر اس کی قیمت ایک درہم سے کم ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے مالک کی طرف سے صدقہ کردے اور جب بھی اس کا مالک نکل آئے اور وہ صدقہ کرنے پر راضی نہ ہو تو اس کا عوض دیدے۔

مسئلہ(۱۱۸۵): اگر ایک سال تک اعلان کرے اور مال کا مالک نہ ملے صورت میں جبکہ وہ مال حرم پاک مکہ کے علاوہ

کسی اور جگہ سے ملا ہو وہ اسے اس کے مالک کے لئے اپنے پاس رکھ سکتا ہے تاکہ جب بھی وہ ملے اسے دیدے اور اس مدت میں اس کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اس سے استفادہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں اور یہ بھی کر سکتا ہے کہ اس مال کو اس کے مالک کی طرف سے فقیروں کو صدقہ کر دے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ خود نہ لے۔ اور اگر وہ مال اسے حرم پاک میں ملا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے فقراء پر صدقہ کر دے۔

حیوانات کو شکار اور ذبح کرنے کے احکام

مسئلہ (۱۱۸۶): حلال گوشت حیوان جنگلی ہو یا پالتو اس کو اس طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے جو بعد میں بتایا جائے گا تو اس کی جان نکلنے کے بعد اس کا گوشت حلال اور بدن پاک ہے۔ لیکن اونٹ مچھلی اور ٹڈی کے حلال کرنے کا طریقہ الگ ہے جس کو آئندہ مسائل میں بیان کیا جائے گا۔

مسئلہ (۱۱۸۷): وہ جنگلی حیوان جن کا گوشت حلال ہو مثلاً ہرن، چکور اور پہاڑی بکری اور وہ حیوان جن کا گوشت حلال ہو اور جو پالتو رہے ہوں اور بعد میں جنگلی بن گئے ہوں مثلاً پالتو گائے اور اونٹ جو بھاگ گئے ہوں اور جنگلی یا ایسے سرکش ہو گئے ہوں کہ انہیں قابو نہ کر سکتے ہوں تو اگر انہیں اس طریقے کے مطابق شکار کیا جائے جس کا ذکر بعد میں ہوگا تو وہ پاک اور حلال ہیں۔ لیکن حلال گوشت والے پالتو مثلاً بھیڑ اور گھریلو مرغ اور حلال گوشت والے وہ جنگلی حیوان جو تربیت کی وجہ سے پالتو بن جائیں شکار کرنے سے پاک اور حلال نہیں ہوتے۔

مسئلہ (۱۱۸۸): حلال گوشت والا جنگلی حیوان شکار کرنے سے اس صورت میں پاک اور حلال ہوتا ہے جب وہ بھاگ یا اڑ سکتا ہو۔ لہٰذا ہرن کا وہ بچہ جو بھاگ نہ سکے اور چکور کا وہ بچہ جو اڑ نہ سکے شکار کرنے سے پاک اور حلال نہیں ہوتے اور اگر کوئی شخص ہرنی کو اور اس کے ایسے بچے کو جو بھاگ نہ سکتا ہو ایک ہی تیر سے شکار کرے تو ہرنی حلال اور اس کا بچہ حرام ہوگا۔

مسئلہ (۱۱۸۹): حلال گوشت والا وہ حیوان جو اچھلنے والا خون نہ رکھتا ہو مثلاً مچھلی اگر خود بخود مر جائے تو پاک ہے لیکن اس کا گوشت کھایا نہیں جا سکتا۔

مسئلہ (۱۱۹۰): اگر زندہ حیوان کے پیٹ سے مُردہ بچہ نکلے یا نکالا جائے تو اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

حیوانات کو ذبح کرنے کا طریقہ:

مسئلہ (۱۱۹۱): حیوان کو ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی گردن کی چار بڑی رگوں کو مکمل طور پر کاٹا جائے (۱) سانس

کی نالی (۲) کھانے کی نالی (۳۔ ۴) دو موٹی رگیں جو کھانے اور سانس کی نالی کے دونوں طرف ہوتی ہیں۔اور احتیاط واجب کی بنا پر ان رگوں میں صرف چیرا لگانا یا صرف گلا کاٹنا کافی نہیں ہے اور درحقیقت یہ چار رگوں کا کاٹنا نہ ہوا۔مگر (شرعاً ذبیحہ اس وقت صحیح ہوتا ہے) جب سانس اور کھانے کی نالیوں کو گلے کی گرہ کے نیچے سے اس طرح کاٹا جائے کہ وہ جدا ہو جائیں۔

مسئلہ (۱۱۹۲): اگر کوئی شخص چار رگوں میں سے بعض کو کاٹے اور پھر حیوان کے مرنے تک صبر کرے اور باقی رگیں بعد میں کاٹے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں یعنی حیوان پاک اور حلال نہیں ہے۔لیکن اس صورت میں جبکہ چاروں رگیں حیوان کی جان نکلنے سے پہلے کاٹ دی جائیں مگر حسب معمول مسلسل نہ کاٹی جائیں تو وہ حیوان پاک اور حلال ہوگا۔

حیوانات کو ذبح کرنے کی شرائط:

مسئلہ (۱۱۹۳): حیوان کو ذبح کرنے کی چند شرطیں ہیں:

(۱) حیوان کو ذبح کرنے والا مرد ہو یا عورت ضروری ہے کہ مسلمان ہو۔وہ مسلمان بچہ بھی جو سمجھدار ہو یعنی برے بھلے کی تمیز رکھتا ہو حیوان کو ذبح کر سکتا ہے۔لیکن غیر کتابی کفار اور ان فرقوں کے لوگ جو کفار کے حکم میں ہیں مثلاً نواصب اگر کسی حیوان کو ذبح کریں تو تو وہ حلال نہیں ہوگا بلکہ کتابی کافر (مثلاً یہودی اور عیسائی) بھی کسی حیوان کو ذبح کرے اگرچہ بسم اللہ بھی کہے تو بھی احتیاط واجب کی بنا پر وہ حیوان حلال نہیں ہوگا۔

(۲) جہاں تک ہو سکے حیوان کا گلا لوہے کی چھری سے کاٹے۔بنابر احتیاط واجب اسٹیل کی چھری سے کاٹنا کافی نہیں۔ لیکن اگر لوہے کا اوزار دستیاب نہ ہو تو کسی ایسی تیز دھاردار چیز سے ذبح کرے جو چارون رگیں کاٹ سکتی ہو مثلاً شیشہ اور پتھر ہرچند کہ اس کا سر جدا کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی ہو۔

(۳) ذبح کرتے وقت حیوان کا رخ قبلے کی طرف ہو۔حیوان کا قبلہ رخ ہونا خواہ وہ بیٹھا ہو یا کھڑا ہو دونوں حالتوں میں ایسا ہو جیسے انسان نماز میں قبلہ رخ ہوتا ہے۔اور اگر حیوان دائیں طرف یا بائیں طرف لیٹا ہو تو ضروری ہے کہ حیوان کی گردن اور اس کا پیٹ قبلہ رخ ہو اگر وہ جان بوجھ کر اس کا منہ قبلے کی طرف نہ کرے تو حیوان حرام ہو جاتا ہے لیکن اگر ذبح کرنے والا بھول جائے یا مسئلہ نہ جانتا ہو یا قبلے کے بارے میں اشتباہ ہو تو اشکال نہیں ہے۔اور اگر یہ نہ جانتا ہو کہ قبلہ کس طرف ہے یا حیوان کا منہ اگرچہ دوسرے کی مدد لے کر قبلے کی طرف نہ کر سکتا ہو تو اس صورت میں کہ جانور سرکش دولتیاں جھاڑنے والا ہو یا کنویں یا گڑھے میں گرا ہوا ہو اور اسے قبلہ رخ کرنے سے لاچار ہوں تو جس طرف ہو ذبح کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اور یہی حکم ہے جبکہ جانور کو قبلہ رخ کرنے میں اس کے مرنے کا خطرہ ہو۔اور ایسے مسلمان کا ذبح کرنا جو جانور کے قبلہ رو ہونے کا عقیدہ نہ رکھتا ہو درست ہے چاہے وہ جانور کو قبلہ رو، نہ رکھے۔احتیاط مستحب یہ ہے کہ حیوان کو ذبح کرنے والا بھی قبلہ رخ

ہو۔

(۴) کسی حیوان کوذبح کرتے وقت یا ذبح سے کچھ پہلے ذبح کرنے کی نیت سے ذبح کرنے والاخود خدا کا نام لے۔اور غیر ذابح کا خدا کا نام لینا کافی نہیں ہے۔اور صرف بسم اللہ یا اللہ اکبر کہہ دے تو کافی ہے بلکہ اگر صرف اللہ کہہ دے تو کافی ہے اگرچہ خلاف احتیاط ہے۔اور اگر ذبح کی نیت کے بغیر خدا کا نام لے یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے خدا کا نام نہ لے تو اشکال نہیں ہے۔

(۵) ذبح ہونے کے بعد حیوان حرکت کرے اگرچہ مثال کے طور پر صرف آنکھ اور دم کو حرکت دے یا اپنا پاؤں زمین پر مارے اور یہ حکم اس صورت میں لازم ہے جب ذبح کرتے وقت حیوان کا زندہ ہونا مشکوک ہو اور اگر مشکوک نہ ہو تو یہ شرط ضروری نہیں ہے۔

(۶) حیوان کے بدن سے اتنا خون نکلے جتنا معمول کے مطابق نکلتا ہے۔پس اگر خون اس کی رگوں میں رک جائے اور اس سے خون نہ نکلے یا خون نکلا ہو اور اس حیوان کی نوع کی نسبت کم ہو تو وہ حیوان حلال نہیں ہوگا۔لیکن اگر خون نکلنے کی وجہ یہ ہو کہ اس حیوان کا ذبح کرنے سے پہلے خون بہہ چکا ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

(۷) حیوان کا گلا ذبح کی نیت سے کاٹا جائے۔اگر کسی کے ہاتھ سے چاقو گرے اور حیوان کا گلا بغیر نیت کے کاٹ دے۔یا ذبح کرنے والا نیند میں یا نشے میں ہو یا بیہوشی میں ہو یا غیر ممیّز بچہ یا دیوانہ ہو یا کسی اور مقصد سے چاقو حیوان کے گلے پر پھیر رہا ہو اور اتفاقاً گلا کٹ جائے تو وہ حلال نہیں ہے۔

مسئلہ(۱۱۹۴):احتیاط واجب کی بنا پر جائز نہیں ہے کہ حیوان کی جان نکلنے سے پہلے اس کا سر تن سے جدا کیا جائے۔اگرچہ ایسا کرنے سے حیوان حرام نہیں ہوتا لیکن لا پروائی اور چھری تیز ہونے کی وجہ سے سر جدا ہو جائے تو اشکال نہیں ہے۔اور اسی طرح ہے احتیاط واجب کی بنا پر حیوان کی گردن چیرنا اور اسکی نخاع جان نکلنے سے پہلے کاٹنا۔اور نخاع وہی حرام مغز ہے جو سفید رگ کی طرح حیوان کی کمر کے مہروں کے درمیان سے دم تک جاتی ہے۔

اونٹ کونحر کرنے کا طریقہ:

مسئلہ(۱۱۹۵):اونٹ کو پاک اور حلال کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ذبح کے بجائے نحر کیا جائے اور اس کی وہی شرائط ہیں جو حیوان کو ذبح کرنے کے لئے بتائی گئی ہیں۔چھری یا کوئی اور چیز جو لوہے سے بنی ہو اور کاٹنے والی ہو اونٹ کی گردن اور سینے کے درمیان جوف میں گھونپ دیں۔بہتر یہ ہے کہ نحر کرتے وقت اونٹ کھڑا ہو۔

حیوانات کو ذبح کرنے کے مستحبات:

مسئلہ (۱۱۹۶): فقہاء رضوان اللہ علیہم نے حیوانات کو ذبح کرنے میں کچھ چیزوں کو مستحب شمار کیا ہے:

(۱) بھیڑ ذبح کرتے وقت اس کے دونوں ہاتھ اور ایک پاؤں باندھ جائیں اور دوسرا پاؤں کھلا رکھا جائے اور گائے کو ذبح کرتے وقت اس کے چاروں ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں اور دم کھلی رکھی جائے اور اونٹ کو نحر کرتے وقت اگر وہ بیٹھا ہو تو اس کے دونوں ہاتھ نیچے سے گھٹنے تک یا بغل کے نیچے ایک دوسرے سے باندھ دیئے جائیں اور اس کے پاؤں کھلے رکھے جائیں۔ اور اگر کھڑا ہو تو اس کے پاؤں باندھ دیں۔ اور مستحب ہے کہ پرندے کو ذبح کرنے کے بعد چھوڑ دیا جائے تا کہ وہ اپنے پر اور بازو پھڑ پھڑا سکے۔

(۲) حیوان کو ذبح (یا نحر) کرنے سے پہلے اس کے سامنے پانی رکھا جائے۔

(۳) (ذبح یا نحر کرتے وقت) ایسا کام کیا جائے کہ حیوان کو کم سے کم تکلیف ہو۔ مثلاً چھری خوب تیز کر لی جائے اور حیوان کو جلدی ذبح کیا جائے۔

حیوانات کو ذبح کرنے کے مکروہات:

مسئلہ (۱۱۹۷): حیوانات کو ذبح کرتے وقت بعض روایات میں کچھ چیزیں مکروہ شمار کی گئی ہیں:

(۱) حیوان کی جان نکلنے سے پہلے اس کی کھال اتارنا۔

(۲) حیوان کو ایسی جگہ ذبح کرنا جہاں اس کی نسل کا دوسرا حیوان اسے دیکھ رہا ہو۔

(۳) رات کو یا جمعہ کے دن ظہر سے پہلے حیوان کا ذبح کرنا۔ لیکن اگر ایسا ضرورت کے تحت ہو تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔

(۴) جس چوپائے کو انسان نے پالا ہو، اسے خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا۔

مچھلی اور ٹڈی کا شکار

مسئلہ (۱۱۹۸): اگر اس مچھلی کو جو پیدائش کے لحاظ سے چھلکے والی ہو۔ اگرچہ کسی عارضے کی وجہ سے اس کا چھلکا اتر گیا ہو۔ پانی میں سے زندہ پکڑ لیا جائے اور وہ پانی سے باہر آ کر مر جائے تو وہ پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے۔ اگر وہ پانی میں

مر جائے تو پاک ہے لیکن اس کا کھانا حرام ہے۔ جس مچھلی کے چھلکے نہ ہوں اگر چہ اسے پانی سے زندہ پکڑ لیا جائے اور پانی کے باہر مرے وہ حرام ہے۔

مسئلہ(۱۱۹۹): اگر مچھلی (اچھل کر) پانی سے باہر آگرے یا پانی کی لہر اسے باہر پھینک دے یا پانی جذب ہو جائے اور مچھلی خشکی پر رہ جائے تو اگر اس کے مرنے سے پہلے کوئی شخص اسے ہاتھ سے یا کسی اور ذریعے سے پکڑ لے تو وہ مرنے کے بعد حلال ہے۔ اگر پکڑنے سے پہلے مر جائے تو حرام ہے۔

مسئلہ(۱۲۰۰): جو شخص مچھلی کا شکار کرے اس کے لئے لازم نہیں کہ مسلمان ہو یا مچھلی کو پکڑتے وقت خدا کا نام لے لیکن یہ ضروری ہے کہ مسلمان دیکھے یا کسی اور طریقے سے مسلمان کو یہ اطمینان ہو گیا ہو کہ مچھلی کو پانی سے زندہ پکڑا ہے یا وہ مچھلی اس کے جال میں پانی کے اندر مر گئی ہے۔

مسئلہ(۱۲۰۱): اگر ٹڈی کو ہاتھ سے یا کسی اور ذریعہ سے زندہ پکڑ لیا جائے تو وہ مر جانے کے بعد حلال ہے اور یہ لازم نہیں کہ اسے پکڑنے والا مسلمان ہو اور اس کو پکڑتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے۔ لیکن اگر مردہ ٹڈی کافر کے ہاتھ میں ہو اور یہ نہ معلوم ہو کہ اس نے اسے زندہ پکڑا تھا یا نہیں تو اگر چہ وہ کہے کہ اسے اس نے زندہ پکڑا تھا تو حرام ہے۔

کھانے پینے کی چیزوں کے احکام:

مسئلہ(۱۲۰۲): ہر وہ پرندہ جیسے شاہین، عقاب، باز اور گدھ جو چیرنے پھاڑنے اور پنجے والا ہو حرام ہے۔ اسی طرح کوے کی تمام قسمیں یہاں تک کہ پہاڑی کوے بھی احتیاط واجب کی بنا پر حرام ہیں۔ ہر وہ پرندہ جو اڑتے وقت پروں کو مارتا کم ہے حرکت زیادہ رکھتا ہے اور پنجے دار ہے، حرام ہوتا ہے۔ ہر وہ پرندہ جو اڑتے وقت پروں کو مارتا زیادہ ہے حرکت کم رکھتا ہے، وہ حلال ہے۔ اسی فرق کی بنا پر حرام گوشت پرندوں کو حلال گوشت پرندوں میں سے ان کی پرواز کی کیفیت دیکھ کر پہچانا جا سکتا ہے۔ اگر کسی پرندے کی پرواز کی کیفیت معلوم نہ ہو تو اگر وہ پرندہ پوٹا، سنگدانہ اور پاؤں کی پشت پر کانٹا رکھتا ہو تو وہ حلال ہے اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی علامت بھی نہ رکھتا ہو تو حرام ہے۔ اور جن پرندوں کا ذکر ہو چکا ہے ان کے علاوہ دوسرے تمام پرند مثلاً مرغ کبوتر اور چڑیاں یہاں تک کہ شتر مرغ اور مور بھی حلال ہیں۔ لیکن بعض پرندوں جیسے ہد ہد اور ابابیل کو ذبح کرنا مکروہ ہے۔ جو حیوانات اڑتے ہیں مگر پر نہیں رکھتے مثلاً چمگادڑ حرام ہیں اور احتیاط واجب کی بنا پر زنبور (بھڑ، شہد کی مکھی، تتیا) مچھر اور اڑنے والے دوسرے کیڑے مکوڑوں کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ(۱۲۰۳): اگر اس حصے کو جس میں روح ہو زندہ حیوان سے جدا کر لیا جائے مثلاً زندہ بھیڑ کی چکتی یا گوشت کی کچھ مقدار کاٹ لی جائے تو وہ نجس اور حرام ہے۔

مسئلہ(۱۲۰۴): حلال گوشت حیوانات کے کچھ اجزاء حرام ہیں اوران کی تعداد چودہ ہے:

(۱)خون(۲)فضلہ(۳)عضوتناسل(۴)شرمگاہ(۵)بچہ دانی(۶)غدود(۷)کپورے(۸)وہ چیز جو بھیجے میں ہوتی ہے اور چنے کے دانے کی شکل میں ہوتی ہے۔(۹)حرام مغز جوریڑھ کی ہڈی میں ہوتا ہے(۱۰)بنابراحتیاط واجب وہ رگیں جو ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف ہوتی ہیں۔(۱۱)پتہ(۱۲)تلی(۱۳)مثانہ(۱۴)آنکھ کا ڈیلا۔

یہ سب چیزیں پرندوں، مچھلی اورٹڈی کے علاوہ حلال گوشت حیوانات میں حرام ہیں اور پرندوں کا خون اوران کا فضلہ بلااشکال حرام ہے۔لیکن ان دونوں چیزوں (خون اور فضلے) کے علاوہ پرندوں میں وہ چیزیں ہوں جواوپر بیان ہوئی ہیں تو ان کا حرام ہونا احتیاط واجب کی بنا پر ہے۔اوراسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر مچھلی کا خون اور فضلہ اورٹڈی کا فضلہ بھی حرام ہے۔ان کے علاوہ ان دونوں میں کچھ حرام نہیں۔

مسئلہ(۱۲۰۵): حرام گوشت حیوانات کا پیشاب پینا حرام ہے اوراسی طرح حلال گوشت حیوان۔حتیٰ کہ احتیاط لازم کی بنا پر اونٹ۔کے پیشاب کا بھی یہی حکم ہے۔لیکن علاج کے لئے اونٹ، گائے اور بھیڑ کا پیشاب پینے میں اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ(۱۲۰۶): چکنی مٹی کھانا حرام ہے نیز مٹی اور بجری کھانا احتیاط لازم کی بنا پر یہی حکم رکھتا ہے۔البتہ (ملتانی مٹی کے مماثل) داغستانی اورآرمینیائی مٹی وغیرہ علاج کے لئے بحالت مجبوری کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے حصول شفا کی غرض سے سیدالشہداءامام حسین علیہ السلام کے مزار کی مٹی (یعنی خاک شفاء) کی تھوڑی سی مقدار ایک چنے کے برابر کھانا جائز ہے۔اگراس خاک شفا کو مزار مبارک یا اطراف سے خود نہ اٹھایا گیا ہوتو اگر اس پر خاک شفا کہنا صادق آئے تو احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے کہ اس کی کچھ مقدار پانی میں یا جیسی کسی چیز میں حل کر لی جائے تاکہ وہ (حل ہوکر) ختم ہوجائے اور بعد میں اس پانی کو پی لیا جائے۔

اسی طرح احتیاط واجب کی بنا پر ایسی مٹی کے بارے میں بھی یہ رعایت رکھی جائے جس کے بارے میں یقین نہ ہو کہ اسے تربت اقدس سے اٹھایا گیا ہے اوراس پر بھی کوئی گواہ نہ ہو۔

مسئلہ(۱۲۰۷): کسی ایسی چیز کا کھانا حرام ہے جو موت کا سبب بنے یا انسان کے لئے سخت نقصان دہ ہو۔

وقف کے احکام

مسئلہ(۱۲۰۸): اگرایک شخص کوئی چیز وقف کرے تو وہ اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے اوروہ خود یا دوسرے لوگ نہ ہی وہ چیز کسی دوسرے کو بخش سکتے ہیں اور نہ ہی اسے بیچ سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی شخص اس میں سے کچھ بطور میراث لے سکتا ہے لیکن

بعض صورتوں میں اسے بیچنے میں اشکال نہیں۔

مسئلہ (۱۲۰۹): عام اوقاف مثلاً مدرسوں اور مساجد وغیرہ میں قبضہ معتبر نہیں ہے بلکہ صرف وقف کرنے سے ہی ان کا وقف ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔

مسئلہ (۱۲۱۰): جو چیز کسی شخص نے وقف کی ہو اگر اس نے اس کا متولی بھی معین کیا ہو تو ضروری ہے کہ ہدایت کے مطابق عمل ہو اور اگر واقف نے متولی معین کیا ہو اور مال مخصوص افراد پر مثلاً اپنی اولاد کے لئے وقف کیا ہو تو وہ افراد اس سے استفادہ کرنے میں خود مختار ہیں اور اگر بالغ نہ ہوں تو پھر ان کا سرپرست مختار ہے اور وقف سے استفادہ کرنے کے لئے حاکم شرع کی اجازت لازم نہیں۔ لیکن ایسے کام جس میں وقف کی بہتری یا آئندہ نسلوں کی بھلائی ہو۔ مثلاً وقف کی تعمیر کرنا یا وقف کو کرائے پر دینا کہ جس میں بعد والے طبقے کے لئے فائدہ ہے۔ تو اس کا مختار حاکم شرع ہے۔

مسئلہ (۱۲۱۱): اگر وقف کا متولی خیانت کرے مثلاً اس کا منافع معین مدوں میں استعمال نہ کرے تو حاکم شرع اس کے ساتھ امین شخص کو لگا دے تاکہ وہ متولی کو خیانت سے روکے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو حکم شرع اس کی جگہ کوئی دیانتدار متولی مقرر کر سکتا ہے۔

مسئلہ (۱۲۱۲): جو قالین (وغیرہ) امام بارگاہ کے لئے وقف کیا گیا ہو اسے نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں نہیں لے جایا جا سکتا خواہ وہ مسجد امام بارگاہ سے ملحق ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن یہ مال امام بارگاہ کی ملکیت میں ہو تو متولی کی اجازت سے دوسری جگہ لے جا سکتے ہیں۔

مسئلہ (۱۲۱۳): اگر کوئی املاک کسی مسجد کی مرمت کے لئے وقف کی جائے تو اگر اس مسجد کو مرمت کی ضرورت نہ ہو اور اس بات کی توقع بھی نہ ہو کہ آئندہ یا کچھ عرصے بعد اسے مرمت کی ضرورت ہو گی نیز اس املاک کی آمدنی کو جمع کر کے حفاظت کرنا بھی ممکن نہ ہو کہ بعد میں اس مسجد کی مرمت میں لگا دی جائے تو اس صورت میں احتیاط لازم یہ ہے کہ اس املاک کی آمدنی کو اس کام میں صرف کرے جو وقف کرنے کے مقصود سے نزدیک تر ہو مثلاً اس مسجد کی کوئی ضرورت پوری کر دی جائے یا کسی دوسری مسجد کی تعمیر میں لگا دی جائے۔

وصیت کے احکام

مسئلہ (۱۲۱۴): ''وصیت'' یہ ہے کہ انسان تاکید کرے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے فلاں فلاں کام کئے جائیں یا یہ کہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے مال میں سے کوئی چیز فلاں شخص کی ملکیت ہو گی یا اس کے مال میں سے کوئی

ماہ محرم اور اس کے اعمال

اول محرم کا روزہ مستحب ہے اور جو کوئی اول محرم کا روزہ رکھے گا حق تعالیٰ اس کی دعا مستجاب کرے گا۔ جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرزند حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صورت میں عطا فرمایا۔ تیسری تاریخ بھی روزہ سنت ہے اس تاریخ کو حضرت یوسف علیہ السلام کنویں سے باہر آئے۔ جو شخص اس دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے کارہائے مشکل آسان فرمائے گا۔ نویں اور دسویں محرم کو روزہ نہ رکھے حرام ہے اس لئے کہ بنی امیہ نے ان دنوں میں قتل امام حسین علیہ السلام کو برکت (معاذ اللہ) جانتے ہوئے روزہ رکھا تھا۔ بے شمار احادیث ائمہ علیہم السلام ان دونوں ایام کے روزوں کی مذمت میں وارد ہوئی ہیں حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص روز عاشورہ اپنی حاجات کو ترک کرے گا اور اپنے کسی کام میں سعی نہ کرے گا حق تعالیٰ اس کی حاجات کو برلائے گا اور جو شخص روز عاشورہ کو روز برکت سمجھے گا اور کارہائے دنیا میں مشغول رہے گا اور گھر میں کچھ ذخیرہ جمع کرے گا حق تعالیٰ اس کو بروز قیامت یزید، ابن زیاد اور عمر سعد کے ساتھ محشور کرے گا۔ پس لازم ہے کہ تمام روز گریہ وزاری میں مشغول رہے کیونکہ رونا امام حسین علیہ السلام اور اصحاب اور انصار امامؑ پر گناہان کبیرہ کو مٹاتا ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ ثواب شہیدان کربلا میں شریک ہو تو کہے: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوْزُ فَوْزًا عَظِيمًا۔ یعنی اے کاش کہ میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ روز عاشورا (شہیدان کربلا کے ساتھ) ہوتا اور شہید ہو کر یہ عظیم مرتبہ حاصل کرتا۔

شب عاشورا:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی شب عاشورہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھے ایسا ہے جیسے حضرت کے ہمراہ شہید ہوا ہو۔ اس شب جو شب بیداری کرے تمام رات گریہ وزاری کرے اور عبادت الٰہی میں بسر کرے ایسا ہے کہ جیسے جمیع ملائکہ کی عبادت کے برابر ہو اور اس کا ثواب ستر سال کی عبادت کے برابر ہو۔ اس لئے کہ اس شب کو حضرت امام حسین علیہ السلام میدان کربلا میں نرغہ اعداء میں گھرے ہوئے رات بھر بیدار رہے، عبادت الٰہی میں مصروف رہے، اپنی اور اپنے اقربا اور انصار کی شہادت کا تہیہ فرمایا۔ مصباح العابدین میں وارد ہے کہ جو شب عاشور چار رکعت نماز پڑھے حق تعالیٰ اس کے آئندہ اور گزشتہ پچاس سال کے گناہ عفو فرما دے گا۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ حمد پچاس مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے اور بروایت دیگر وارد ہے کہ جو شب عاشور چار رکعت نماز دو سلام کے ساتھ پڑھے کہ رکعت اول میں بعد سورۂ حمد دس مرتبہ آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں بعد الحمد دس مرتبہ قل ھو اللہ احد اور تیسری رکعت میں بعد الحمد دس مرتبہ قل اعوذ برب الناس

اور بعد سلام سومرتبہ قل ہواللہ احد پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت میں ہزار ہزار محل اور ہر محل میں ہزار ہزار گھر اور ہر گھر میں ہزار ہزار تخت اور ہر تخت پر ہزار ہزار فرش عطا فرمائے گا اور ہر فرش پر ایک حورالعین بیٹھی ہوگی اور ہر گھر میں ہزار ہزار خوان ہوں گے اور ہر خوان میں ہزار ہزار کاسہ اور ہر کاسہ میں ہزار طرح کا کھانا ہوگا۔ اور ہر خوان کے ہمراہ سو ہزار کنیز اور ہر کنیز کے کندھے پر بہشتی رومال ہوگا۔

روز عاشورا:

شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح میں عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عاشور کے دن میں اپنے مولا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت کا رنگ متغیر، چہرے پر غم کے آثار اور آنکھوں سے آنسو اس طرح بہہ رہے تھے جیسے موتی گر رہے ہوں۔ میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! خدا آپ کی آنکھوں کو کبھی نہ رُلائے، یہ گریہ کیسا ہے؟

حضرت نے فرمایا: کیا تم غافل ہو؟ کیا نہیں جانتے کہ آج ہی کے دن امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا تھا۔

میں نے عرض کیا: مولا آج کے دن کے روزے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

حضرتؑ نے فرمایا: رات میں (دن کو روزہ رکھنے کی) نیت کئے بغیر (دن میں) روزہ رکھو اور خوشی منائے بغیر اسے افطار کرلو۔ روزے کو مکمل نہ کرو بلکہ نماز عصر کے ایک گھنٹے بعد تھوڑے سے پانی سے افطار کرلو۔ اس لئے کہ یہی وہ وقت تھا جب عاشور کے دن آلِ رسولؐ سے جنگ ختم ہوئی اس حالت میں کہ آلِ رسولؐ میں سے تیس افراد زمین پر (بے جان) پڑے تھے جن کی شہادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بہت سخت تھی اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس دن زندہ ہوتے تو خود ان کے لئے صاحب عزا ہوتے۔

راوی کہتا ہے یہ کہہ کر امام صادق علیہ السلام اس قدر روئے کہ حضرت کی داڑھی ان کے آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ اس کے بعد حضرت نے فرمایا خداوند تعالیٰ نے جب نور کو خلق کیا تو ماہ رمضان کی پہلی تاریخ اور جمعہ کا دن تھا اور جب تاریکی کو خلق کیا تو ماہِ محرم کی دسویں تاریخ اور بدھ کا دن تھا۔ خدا نے دونوں کے لئے الگ الگ اور واضح راستے مقرر کر دیئے۔

اے عبداللہ بن سنان آج کے دن کا بہترین عمل یہ ہے کہ پاک لباس پہنو اور تَسلُّب کرو۔

میں نے عرض کیا: تسلب کیا ہے؟

آپ نے فرمایا کہ مصیبت زدہ لوگوں کی طرح گریبان کے بٹن کھول دو اور آستینیں الٹ دو۔ پھر جب دن چڑھ آئے تو بیابان میں چلے جاؤ یا اپنے گھر کی خلوت یا کسی اور خلوت کی جگہ میں چلے جاؤ اور دو سلام کے ساتھ چار رکعت نماز ادا کرو اور اس کے رکوع و سجود کو احسن طریقہ سے انجام دو۔

پہلی دو رکعت نماز کی پہلی رکعت میں سورہ حمد اور قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورہ حمد اور قل ھواللہ احد پڑھو

دوسری دو رکعت نماز کی پہلی رکعت میں سورہ حمد اور سورہ احزاب اور دوسری رکعت میں سورہ حمد اور سورہ منافقون پڑھو یا (اگر یہ سورے یاد نہ ہوں تو) جو بھی (سورہ) آسان ہو پڑھو۔

نماز کے بعد حضرتؑ کے مرقد مطہر کی طرف رُخ کرو اور حضرتؑ کی شہادت اور ان کی اولاد و اقارب و اصحاب کی شہادت کا تصور کر کے ان پر سلام کرو اور درود بھیجو (مثلاً کہے):

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَاعَبْدِاللهِ وَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَآ اَبَاعَبْدِاللهِ

سلام ہو آپ پر اے اباعبداللہ، اللہ کی رحمت ہو آپ پر اے اباعبداللہ۔

پھر حضرتؑ کے قاتلوں پر ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ لعنت کرو اور ان کے افعال سے بیزاری کا اظہار کرو تاکہ تمہارے نامۂ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں، ایک ہزار برائیاں مٹا دی جائیں اور بہشت میں تمہارے ایک ہزار درجات بلند کر دیئے جائیں:

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ وَ اَصْحَابِهٖ

اے اللہ امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے قاتلوں پر لعنت کر۔

پھر اپنی جگہ پر کھڑے ہو جاؤ اور حزن و غم کی حالت میں سات مرتبہ چند قدم آگے بڑھو اور پھر پیچھے ہٹو اور ہر مرتبہ میں سات مرتبہ یہ کہو:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، رِضًا بِقَضَآئِهٖ وَتَسْلِيْمًا لِاَمْرِهٖ۔

بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی بارگاہ میں واپس جانے والے ہیں، اس کی قضا و قدرت پر راضی اور اس کے حکم کے تابع ہیں۔

پھر جب اپنے اس عمل سے فارغ ہو جاؤ تو اپنی جگہ پر واپس آ کر یہ کہیں:

اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْفَجَرَةِ الَّذِيْنَ شَاقُّوْا رَسُوْلَكَ وَحَارَبُوْا اَوْلِيَآءَكَ وَ عَبَدُوْا

خدایا اُن فاجروں پر اپنا عذاب نازل فرما جنہوں نے تیرے رسول کو ستایا، تیرے اولیاء سے جنگ کی،

غَيْرَكَ وَ اسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَكَ وَالْعَنِ الْقَادَةَ وَالْاَتْبَاعَ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ فَخَبَّ وَ

تیرے غیر کی عبادت کی اور تیری حرام کردہ چیزوں کو حلال جانا؛ اور بے شمار لعنت کر ان کے قائدین اور

اَوْضَعَ مَعَهُمْ اَوْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ لَعْنًا كَثِيْرًا، اَللّٰهُمَّ وَعَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

پیروکاروں پر اور اُن پر جنہوں نے ان کے ساتھ مل کر مکاری کی اور رسوا کیا، یا ان کے کرتوتوں پر راضی

وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِمْ وَاسْتَنْقِذْهُمْ مِنْ اَيْدِى الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُضِلِّيْنَ

رہے۔ خدایا آل محمدؐ کی کشائش میں تعجیل فرما اور ان پر اپنی رحمتیں نازل فرما ، انہیں منافقوں ، گمراہوں اور

وَالْكَفَرَةِ الْجَاحِدِيْنَ وَافْتَحْ لَهُمْ فَتْحًا يَّسِيْرًا وَ اَتِحْ لَهُمْ رَوْحًا وَّفَرَجًا قَرِيْبًا

انکار کرنے والے کفار کے ہاتھوں سے محفوظ فرما۔ انہیں آسانی کے ساتھ فتح دے، انہیں مسرت اور جلد تر

وَاجْعَلْ لَهُمْ مِنْ لَّدُنْكَ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ سُلْطَانًا نَصِيْرًا ۔

کشائش عطا فرما، اوران کے لئے ان کے دشمنوں پر اپنی جانب سے سلطان نصیر قرار دے۔

پھر ہاتھوں کو (آسمان کی طرف) بلند کرو اور آل محمدؐ کے دشمنوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قنوت (کی حالت) میں یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاُمَّةِ نَاصَبَتِ الْمُسْتَحْفِظِيْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَ كَفَرَتْ

خدایا ! بیشک امت کی ایک کثیر تعداد نے محافظ ائمہ سے عداوت کی اور کلمہ کا انکار کیا ، ظالم لیڈروں کی طرف

بِالْكَلِمَةِ وَعَكَفَتْ عَلَى الْقَادَةِ الظَّلَمَةِ وَ هَجَرَتِ الْكِتَابَ وَ السُّنَّةَ وَ عَدَلَتْ

مائل ہوئے اور کتاب و سنت سے منہ موڑ لیا ؛اور ان دو طنابوں سے عدول کیا جن کی اطاعت اور جن سے تمسک

عَنِ الْحَبْلَيْنِ اللَّذَيْنِ اَمَرْتَ بِطَاعَتِهِمَا وَ التَّمَسُّكِ بِهِمَا فَاَمَاتَتِ الْحَقَّ

کا تو نے حکم دیا تھا ۔ پس انہوں نے حق کا قتل کیا اور راہِ راست سے گمراہ ہوگئے ، مختلف گروہوں کی حمایت کی،

وَحَادَتْ عَنِ الْقَصْدِ وَ مَالَئَتِ الْاَحْزَابَ وَحَرَّفَتِ الْكِتَابَ وَ كَفَرَتْ بِالْحَقِّ

کتاب (خدا) کو بدل ڈالا اور جب حق ظاہر ہوا تو اس کا انکار کردیا اور باطل جب حق کے آڑے آیا تو اس

لَمَّا جَآءَهَا وَ تَمَسَّكَتْ بِالْبَاطِلِ لَمَّا اعْتَرَضَهَا فَضَيَّعَتْ حَقَّكَ وَ اَضَلَّتْ

سے متمسک ہوگئے؛ پس انہوں نے تیرے حق کو ضائع اور تیری مخلوق کو گمراہ کیا اور تیرے نبی کی اولاد ، تیرے

خَلْقَكَ وَ قَتَلَتْ اَوْلَادَ نَبِيِّكَ وَخِيَرَةَ عِبَادِكَ وَ حَمَلَةَ عِلْمِكَ وَ وَرَثَةَ حِكْمَتِكَ

بہترین بندوں ، تیرے علم کے حامل اور تیری حکمت و وحی کے وارثوں کو قتل کردیا۔ خدایا پس تیرے اور تیرے

وَ وَحْيِكَ، اَللّٰهُمَّ فَزَلْزِلْ اَقْدَامَ اَعْدَآئِكَ وَ اَعْدَآءِ رَسُوْلِكَ وَ اَهْلِ بَيْتِ

رسول اور ان کی اہل بیت کے دشمنوں کے قدموں کو ڈگمگا دے۔ خدایا ان کے گھروں کو برباد کردے ، ان

رَسُوْلِكَ، اَللّٰهُمَّ وَ اَخْرِبْ دِيَارَهُمْ وَ افْلُلْ سِلَاحَهُمْ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَ

کے اسلحوں کو بے کار کردے ، ان کی باتوں میں اختلاف پیدا کردے ، ان کے مددگاروں کو کمزور کردے،

فُتَّ فِیْ اَعْضَادِھِمْ وَ اَوْھِنْ کَیْدَھُمْ وَ اضْرِبْھُمْ بِسَیْفِکَ الْقَاطِعِ وَ اَرْمِھِمْ
ان کی سازشوں کو ناکام بنادے ، اپنی سیفِ قاطع سے ان پر کاری ضرب لگا، ان پر اپنے فیصلہ کن پتھر برسا ،

بِحَجَرِکَ الدَّامِغِ وَ طُمَّھُمْ بِالْبَلَآءِ طَمًّا وَ قُمَّھُمْ بِالْعَذَابِ قَمًّا وَ عَذِّبْھُمْ عَذَابًا
انہیں بلاؤں میں گھیر لے اور اپنے عذاب سے ان کا صفایا کردے ، ان پر دردناک عذاب فرما اور انہیں ایسی

نُکْرًا وَ خُذْھُمْ بِالسِّنِیْنَ وَ الْمَثُلَاتِ الَّتِیْ اَھْلَکْتَ بِھَآ اَعْدَآءَکَ اِنَّکَ ذُوْ
عبرتناک سزائیں دے جن کے ذریعے تو نے اپنے دشمنوں کو ہلاک کیا ، بیشک تو مجرموں سے انتقام لینے والا

نَقِمَةٍ مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنَّ سُنَّتَکَ ضَآئِعَةٌ وَ اَحْکَامَکَ مُعَطَّلَةٌ وَعِتْرَةَ
ہے۔خدایا بیشک تیری سنت ضائع اور تیرے احکام پر عمل رُک گیا ہے ، تیرے نبی کی عترت زمین میں خانہ

نَبِیِّکَ فِی الْاَرْضِ ھَآئِمَةٌ، اَللّٰھُمَّ فَاَعِنِ الْحَقَّ وَ اَھْلَهٗ وَ اَقْمَعِ الْبَاطِلَ وَ اَھْلَهٗ وَ
بدوش ہے۔ خدایا حق اور اہل حق کی نصرت فرما ، باطل اور اہل باطل کا قلع قمع فرما ، نجات کے ذریعے ہم پر

مُنَّ عَلَیْنَا بِالنَّجَاةِ وَ اھْدِنَا اِلَی الْاِیْمَانِ وَعَجِّلْ فَرَجَنَا وَ انْظِمْهُ بِفَرَجِ
احسان فرما ، ایمان کی طرف ہماری رہنمائی فرما ، ہماری آسودہ حالی میں تعجیل فرما اور اسے اپنے اولیاء کی

اَوْلِیَآئِکَ وَ اجْعَلْھُمْ لَنَا وُدًّا وَ اجْعَلْنَا لَھُمْ وَفْدًا، اَللّٰھُمَّ وَ اَھْلِکْ مَنْ جَعَلَ
آسودہ حالی سے متصل فرما اور انہیں ہمارے لئے مایہ محبت قرار دے اور ہمیں ان کا مطیع قرار دے۔ خدایا

یَوْمَ قَتْلِ ابْنِ نَبِیِّکَ وَ خِیَرَتِکَ عِیْدًا وَاسْتَھَلَّ بِهٖ فَرَحًا وَمَرَحًا وَ خُذْ
ہلاک کر ان لوگوں کو جنہوں نے تیرے نبی کے فرزند کے قتل کے دن کو عید قرار دیا اور اس دن خوشی اور شادمانی

آخِرَھُمْ کَمَآ اَخَذْتَ اَوَّلَھُمْ وَ اَضْعِفِ اللّٰھُمَّ الْعَذَابَ وَ التَّنْکِیْلَ عَلٰی
منانا شروع کی۔اور ان کے آخری کی بھی اسی طرح خبر لے جس طرح تو نے ان کے پہلے کی خبر لی۔ خدایا اُن

ظَالِمِیْ اَھْلِ بَیْتِ نَبِیِّکَ وَ اَھْلِکْ اَشْیَاعَھُمْ وَ قَادَتَھُمْ وَ اَبِرْ حُمَاتَھُمْ وَ
پر عذاب اور سزا کو دو گنا کر جنہوں نے تیرے نبی کی اہل بیت پر ظلم کیا اور ان کے پیروکاروں اور لیڈروں کو

جَمَاعَتَھُمْ، اَللّٰھُمَّ وَ ضَاعِفْ صَلَوَاتِکَ وَ رَحْمَتَکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی عِتْرَةِ نَبِیِّکَ،
ہلاک کر، ان کے حامیوں اور ان کی جماعت کو نابود کر۔ خدایا اپنے نبی کی عترت پر اپنے درود، رحمتوں اور

اَلْعِتْرَةِ الضَّآئِعَةِ الْخَآئِفَةِ الْمُسْتَذَلَّةِ، بَقِیَّةٍ مِّنَ الشَّجَرَةِ الطَّیِّبَةِ الزَّاکِیَةِ
برکتوں میں اضافہ فرما کہ (امت نے) جن کی قدر نہیں کی، انہیں خوف میں مبتلا رکھا اور ان کی بے احترامی کی۔

الْمُبَارَكَةِ وَ اَعْلِ اللّٰهُمَّ كَلِمَتَهُمْ وَ اَفْلِجْ حُجَّتَهُمْ وَ اكْشِفِ الْبَلَآءَ وَ اللَّاْوَآءَ وَ

یہ عترت جو طیب و طاہر اور مبارک شجرہ کی یادگار ہے ۔ خدایا ان کے قول کو بلند اور ان کی حجت کو کامیاب فرما ،

حَنَادِسَ الْاَبَاطِيْلِ وَ الْعَمٰى عَنْهُمْ وَ ثَبِّتْ قُلُوْبَ شِيْعَتِهِمْ وَ حِزْبِكَ عَلٰى

ان سے بلاؤں ، سختیوں اور جہالت کو دور فرما ، ان کے شیعوں اور ساتھیوں کے دلوں کو اپنی اطاعت اور ان کی

طَاعَتِكَ وَ وِلَايَتِهِمْ وَ نُصْرَتِهِمْ وَ مُوَالَاتِهِمْ وَ اَعِنْهُمْ وَ امْنَحْهُمُ الصَّبْرَ عَلَى

محبت، نصرت اور حمایت پر ثابت رکھ ، ان کی مدد فرما ، انہیں تیری راہ میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کی توفیق عطا

الْاَذٰى فِيْكَ وَ اجْعَلْ لَهُمْ اَيَّامًا مَّشْهُوْدَةً وَ اَوْقَاتًا مَحْمُوْدَةً مَسْعُوْدَةً يُوْشِكُ

فرما اور ان کے ایام کو مشہود اور اوقات کو پسندیدہ اور مبارک قرار دے جس میں یہ خوشحالی اور شان و شوکت

فِيْهَا فَرَجُهُمْ وَ تُوْجِبُ فِيْهَا تَمْكِيْنَهُمْ وَ نَصْرَهُمْ كَمَا ضَمِنْتَ لِاَوْلِيَآئِكَ فِيْ

کے ساتھ رہیں اور ان کی مدد کی جائے جیسا کہ تو نے اپنی نازل کردہ کتاب میں اپنے اولیاء کے لئے اس بات

كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَ

کی ضمانت دی ہے ، پس تو نے کہا ہے اور تیرا قول برحق ہے: ”اللہ نے تم میں سے صاحبان ایمان وعمل صالح

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ

سے وعدہ کیا ہے کہ انہیں روئے زمین میں اسی طرح اپنا خلیفہ بنائے گا جس طرح پہلے والوں کو بنایا ہے اور ان

قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ

کے لئے اس دین کو غالب بنائے گا جسے ان کے لئے پسندیدہ قرار دیا ہےاور ان کے خوف کو امن سے تبدیل

خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا. اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ غُمَّتَهُمْ يَا مَنْ

کردے گا کہ وہ سب صرف میری عبادت کریں گے اور کسی طرح کا شرک نہیں کریں گے۔“ خدایا ان کے غم و

لَّا يَمْلِكُ كَشْفَ الضُّرِّ اِلَّا هُوَ، يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، وَ اَنَا يَا اِلٰهِيْ

اندوہ کو دور فرما ، اے وہ کہ جس کے سوا کوئی تکلیف کو دور نہیں کرسکتا ، اے واحد ، اے احد ، اے زندہ ، اے

عَبْدُكَ الْخَائِفُ مِنْكَ وَ الرَّاجِعُ اِلَيْكَ، اَلسَّآئِلُ لَكَ، اَلْمُقْبِلُ عَلَيْكَ، اَللَّاجِيْ

قائم ، خدایا میں تیرا بندہ ہوں ، تجھ سے ڈرتا ہوں ، تیری طرف رجوع کرتا ہوں ، تیرا سائل ہوں ، تیرے

اِلٰى فِنَآئِكَ، اَلْعَالِمُ بِاَنَّهُ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ فَتَقَبَّلِ اللّٰهُمَّ دُعَآئِيْ وَ

احکام کو قبول کرنے والا ہوں ، تیری بارگاہ کا پناہ گزیر ہوں ، اس بات کا جاننے والا ہوں کہ تیرے سوا کوئی

اِسْتَمِعْ يَا اِلٰهِيْ عَلَانِيَتِيْ وَ نَجْوَايَ وَ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ رَضِيْتَ عَمَلَهٗ وَ قَبِلْتَ

جائے پناہ نہیں ہے ، پس خدایا تو میری دعا کو قبول فرما ، خدایا میری ظاہر و پوشیدہ فریادکو سن لے اور مجھ ان

نُسُكَهٗ وَ نَجَّيْتَهٗ بِرَحْمَتِكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ. اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ اَوَّلًا وَّ آخِرًا

لوگوں میں سے قرار دے جن کے عمل سے تو راضی ہوا ، جن کی قربانی تو نے قبول فرمائی ، اور اپنی رحمت سے

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

انہیں نجات عطا کی ، بیشک تو غالب اور کرم کرنے والا ہے۔ خدایا ! اول و آخر محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل

بِاَكْمَلَ وَ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى اَنْبِيَآئِكَ وَ رُسُلِكَ وَ

فرما اور محمد و آل محمد علیہم السلام کو برکتوں سے سرفراز فرما اور محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحم فرما ، اُس سے کامل تر اور افضل جو

مَلَآئِكَتِكَ وَ حَمَلَةِ عَرْشِكَ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ. اَللّٰهُمَّ وَ لَا تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ

تو نے اپنے انبیاء ، رسولوں ، فرشتوں اور حاملانِ عرش پر فرمائی ، بتصدق اس ذکر کے کہ تیرے سوا کوئی لائق

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ وَ اجْعَلْنِيْ يَا مَوْلَايَ مِنْ شِيْعَةِ

عبادت نہیں۔ خدایا میرے اور محمد و آل محمد علیہم السلام کے درمیان جدائی نہ فرمااور اے میرے مولا مجھے محمد و علی و

مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ ذُرِّيَّتِهِمُ الطَّاهِرَةِ الْمُنْتَجَبَةِ،

فاطمہ وحسن و حسین اور ان کی پاکیزہ ومنتخب ذریت علیہم السلام کے شیعوں میں سے قرار دے ، مجھے ان کی رسی سے

وَ هَبْ لِيَ التَّمَسُّكَ بِحَبْلِهِمْ وَ الرِّضَا بِسَبِيْلِهِمْ وَالْاَخْذَ بِطَرِيْقَتِهِمْ

جوڑے رکھ ، ان کے راستہ پر راضی رکھ اور ان کی روش اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ۔

بیشک توسخی اورصاحب کرم ہے۔

پھرسجدے میں جاؤاوررخسارخاک پررکھ کرکہیں:

يَا مَنْ يَّحْكُمُ مَا يَشَآءُ وَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَنْتَ حَكَمْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ مَحْمُوْدًا

اے وہ جواپنی منشا کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اپنے ارادہ کے مطابق انجام دیتا ہے ،تو نے فیصلہ کیا پس تیرے لئے حمد ہے

مَّشْكُوْرًا، فَعَجِّلْ يَا مَوْلَايَ فَرَجَهُمْ وَ فَرِّجْنَا بِهِمْ فَاِنَّكَ ضَمِنْتَ اِعْزَازَهُمْ

کہ تومحمود ومشکور ہے ،تو اے میرے مولا ان کی آسودہ حالی میں عجلت فرما اور ان کے ذریعہ ہمیں آسودہ حال فرما ، بیشک تو

بَعْدَ الذِّلَّةِ وَ تَكْثِيْرَهُمْ بَعْدَ الْقِلَّةِ وَ اِظْهَارَهُمْ بَعْدَ الْخُمُوْلِ، يَآ اَصْدَقَ

نے بے احترامی کے بعد ان کی تکریم، قلت کے بعد ان کی کثرت اور اخفاء کے بعد ان کے ظاہر ہونے کی ضمانت دی ہے،

الصَّادِقِيْنَ وَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، فَاَسْئَلُكَ يَا اِلٰهِيْ وَ سَيِّدِيْ مُتَضَرِّعًا اِلَيْكَ

اے سب سے زیادہ سچ بولنے والے اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ پس اے میرے معبود و سردار! میں تجھ

بِجُوْدِكَ وَ كَرَمِكَ بَسْطَ اَمَلِيْ وَ التَّجَاوُزَ عَنِّيْ وَ قَبُوْلَ قَلِيْلِ عَمَلِيْ وَ كَثِيْرِهٖ

سے گڑگڑا کر تیرے جود و کرم کے صدقہ سوال کرتا ہوں کہ میری امید کو پورا فرما اور مجھ سے درگزر فرما، میرے قلیل و کثیر

وَ الزِّيَادَةَ فِيْ اَيَّامِيْ وَ تَبْلِيْغِيْ ذٰلِكَ الْمَشْهَدَ، وَ اَنْ تَجْعَلَنِيْ مِمَّنْ يُّدْعٰى فَيُجِيْبُ اِلٰى

عمل کو قبول فرما، میرے ایام (زندگی) اور تبلیغ کو بڑھا دے اور مجھے قرار دے ان میں سے جنہیں پکارا جائے تو وہ ان کی

طَاعَتِهِمْ وَ مُوَالَاتِهِمْ وَ نَصْرِهِمْ، وَ تُرِيَنِيْ ذٰلِكَ قَرِيْبًا سَرِيْعًا فِيْ عَافِيَةٍ

اطاعت، حمایت اور نصرت پر آمادگی کا اظہار کرتے ہیں، اور مجھے بہت جلد یہ دکھا دے عافیت کے ساتھ،

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

بیشک تو ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے۔

پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ اور آسمان کی طرف دیکھ کر کہیں:

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَكَ فَاَعِذْنِيْ يَا اِلٰهِيْ

میں تجھ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤں جو تیرے دنوں کی امید نہیں رکھتے، پس میرے معبود مجھے

بِرَحْمَتِكَ مِنْ ذٰلِكَ.

اپنی رحمت کے صدقے اس بات سے بچا لے۔

مذکورہ عمل کے دنیاوی اور اُخروی فوائد

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: اے ابن سنان یہ عمل مستحب حج اور عمرے سے بہتر ہے، وہ عمرہ جس میں تم اپنا سارا مال خرچ کر دو، خود کو زحمتوں میں ڈالو اور اپنے اہل و عیال سے جدائی برداشت کرو۔

جان لو کہ جو بھی روزِ عاشور اس نماز اور اس دعا کو خلوص کے ساتھ پڑھے اور اس عمل کو یقین اور تصدیق کے ساتھ انجام دے خداوند متعال دس خصلتیں اُسے عطا کرتا ہے: من جملہ یہ کہ اُسے بری موت سے نجات دیتا ہے، ناپسندیدہ باتوں اور فقر و فاقہ سے محفوظ رکھتا ہے، جب تک زندہ رہے دشمن کو اس پر غالب نہیں ہونے دیتا، جذام، برص اور جنون جیسی بیماریوں سے اس کو اور اس کی اولاد کو چار پشت تک محفوظ رکھتا ہے، چار پشت تک اس پر، اس کے دوستوں پر اور اس کے فرزندوں پر شیطان کو مسلّط نہیں ہونے دیتا۔

ابن سنان کہتا ہے میں حضرت کی خدمت سے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے رخصت ہوا کہ جس نے مجھ پر احسان کیا اور مجھے آپ حضرات کی معرفت اور محبت نصیب فرمائی۔ خدا سے دعا ہے کہ اپنے احسان اور رحمت سے مجھے آپ حضراتؑ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

روزِ عاشور کا ایک اور عمل

صالح بن عقبہ نے اپنے والد سے انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا: جو بھی محرم کے مہینے میں عاشور کے دن امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اور گریہ کی حالت میں حرم میں رہے تو قیامت کے دن دو ہزار حج، دو ہزار عمرے اور راہِ خدا میں دو ہزار جہاد کے ثواب کیساتھ خدا سے ملاقات کرے گا جبکہ ہر جہاد، عمرے اور حج کا ثواب، حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام کے ساتھ حج اور عمرہ اور ان کے رکاب میں جنگ کرنے کے ثواب جتنا ہے۔

راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں جو لوگ دور دراز علاقے میں رہتے ہیں اور عاشور کے دن حرم میں نہیں آسکتے، وہ کیا کریں؟

حضرتؑ نے فرمایا: اگر کوئی نزدیک سے زیارت نہیں کرسکتا تو صحراء میں چلا جائے یا اپنے گھر کی چھت پر جائے اور اشارہ کے ساتھ حضرتؑ کو سلام کرے اور ان کے قاتلوں پر لعنت بھیجے۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے البتہ ضروری ہے کہ اس عمل کو زوال آفتاب سے پہلے بجالائے، پھر امام حسین پر گریہ کرے اور اگر تقیہ کی حالت میں نہ ہو تو اپنے گھر والوں کو بھی نوحہ و ماتم کا حکم دے، عزاداری قائم کرے، نالہ و فریاد کرے۔ سب ایک دوسرے کو امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر تعزیت پیش کریں۔

اگر اس طرح اس عمل کو انجام دے تو اس تمام ثواب کا خداوند تعالیٰ کی طرف سے میں ضامن ہوں۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں آپ اس تمام ثواب کے ضامن ہیں؟

حضرت نے فرمایا: کیوں نہیں، میں ضامن ہوں اس شخص کے لئے جو اس عمل کو انجام دے۔

میں نے عرض کیا: ہم ایک دوسرے کو کن الفاظ میں تعزیت پیش کریں؟

فرمایا: ان الفاظ میں ایک دوسرے کو تعزیت پیش کرو:

اَعْظَمَ اللّٰهُ اُجُوْرَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَ جَعَلَنَا وَ اِيَّاكُمْ مِنَ

خداوند قدوس ہمارے اجر وثواب کو زیادہ کرے امام حسین علیہ السلام کی مصیبت کے صدقہ میں اور ہمیں اور تم سب کو قرار دے ان کے خون

الطَّالِبِيْنَ بِثَارِهٖ، مَعَ وَلِيِّهٖ الْاِمَامِ الْمَهْدِيِّ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

کا انتقام لینے والوں میں امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ جو آل محمد علیہم السلام میں سے ہیں۔

اعمال عاشورہ

عاشور کا دن امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا دن ہے۔ یہ دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کے لئے مصیبت اور حزن و ملال کا دن ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس دن دنیاوی کاموں میں مصروف نہ ہو بلکہ نوحہ و ماتم اور گریہ و بکاء میں رہے۔ امام حسین علیہ السلام کی زیارت عاشورہ پڑھیں، ایک دوسرے کو پرسہ دیں اور امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر لعنت بھیجیں اور عصر کے وقت تک روزہ کی نیت کے بغیر فاقہ کریں۔ عاشورہ کا دن مصیبت کا دن ہے برکت کا دن نہیں۔

سید ابن طاوس نے اقبال الاعمال میں شب عاشور کی بہت سی بافضیلت نمازیں اور دعائیں نقل فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک سو رکعت نماز ہے، جو اس رات پڑھی جاتی ہے اس کی ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد تین مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ کہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

پاک تر ہے اللہ حمد اللہ ہی کے لئے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بزرگ تر ہے اور نہیں ہے کوئی طاقت وقوت مگر وہی جو خدائے

الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

بلند و برتر سے ملتی ہے۔

دسویں کی رات بیداری کی فضیلت میں روایت وارد ہوئی ہے کہ اس رات کو جاگنے والا اس کے مثل ہے جس نے تمام ملائکہ جتنی عبادت کی ہو، اس رات میں کی گئی عبادت ستر سال کی عبادت کے برابر ہے، اگر کسی شخص کیلئے یہ ممکن ہو تو آج رات کو اسے سرزمین کربلا میں رہنا چاہیے، جہاں وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے روضہ اقدس کی زیارت کرے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے قرب میں شب بیداری کرے تاکہ خدا اس کو امام حسین علیہ السلام کے ساتھیوں میں شمار کرے جو اپنے خون میں

لتھڑے ہوئے تھے۔

یوم عاشورا امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا دن ہے اس دن امام حسین علیہ السلام کی زیارت عاشور پڑھیں، دسویں کے دن ہنسنے سے پرہیز کریں، اور کھیل کود میں ہرگز مشغول نہ ہوں اور امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں پر ان الفاظ میں ہزار مرتبہ لعنت کریں:

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ وَ اَصْحَابِهٖ

اے اللہ: امام حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے قاتلوں پر لعنت بھیج۔

یوم عاشور کے آخر وقت کھڑا ہو جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المومنین، جناب فاطمہ، امام حسن اور باقی ائمہ علیہم السلام جو اولاد امام حسین علیہ السلام میں سے ہیں، ان سب پر سلام بھیجے اور گریہ کی حالت میں ان کو پرسہ دے اور یہ زیارت پڑھے:

زیارت عاشورہ

اس زیارت کو شیخ طوسیؒ نے مصباح میں تحریر فرمایا ہے۔ صالح بن عقبہ نے اپنے والد سے انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی دسویں محرم کے دن امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اور گریہ بھی کرے تو روز قیامت وہ خدا سے ملاقات کرے گا۔ دو ہزار حج، دو ہزار عمرہ اور دو ہزار جہاد کا ثواب اس عالم میں کہ اسنے یہ سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ادا کیا ہو۔

امامؑ سے کسی نے سوال کیا کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں ایسے شخص کے لئے کیا ثواب ہے جو کربلا سے دور دراز کے شہروں میں رہتا ہو! تو آپ نے فرمایا کہ اس صورت میں یا تو صحرا میں چلا جائے یا اپنے مکان کی چھت پر چلا جائے اور کربلا کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے سلام کرے۔ اور پھر اس کے بعد دعا پڑھے۔ زیارت پڑھتے وقت کسی غمزدہ کی طرح اپنے جامہ کے تمام بند کھول دے آستینوں کو کہنیوں تک چڑھالے۔ جب بھی کوئی مشکل درپیش ہو اسی طرح زیارت عاشورہ پڑھے انشاءاللہ روا ہوگی۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ. اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہو اے ابا عبداللہ آپ پر سلام ہو اے رسول خداؐ کے فرزند سلام ہو آپ پر اے امیر المومنینؑ کے فرزند

عَلَيْكَ يَابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ

اور اوصیاء کے سردار کے فرزند سلام ہو آپ پر اے فرزند فاطمہؑ جو جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں آپ پر سلام ہو

فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاۤءِ الْعَالَمِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَ ابْنَ ثَارِهٖ. وَالْوِتْرَ
اے قربان خدا اور قربان خدا کے فرزنداور وہ خون جس کا بدلہ لیا جانا ہے آپ پر سلام ہواور ان روحوں پر جو آپ
الْمَوْتُوْرَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَاۤئِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّيْ
کے آستانوں میں اتری ہیں آپ سب پر میری طرف سے خدا کا سلام ہمیشہ جب تک میں باقی ہوں اور رات دن
جَمِيْعًا سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَّا بَقِيْتُ وَ بَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ يَا اَبَاعَبْدِاللّٰهِ. لَقَدْ
باقی ہیں اے ابا عبداللہؑ آپ کا سوگ بہت بھاری اور بہت بڑا ہے اور آپ کی مصیبت بہت بڑی ہے ہمارے لیے
عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَ جَلَّتْ وَعَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ
اور تمام اہل اسلام کے لیے اور بہت بڑی اور بھاری ہے آپ کی مصیبت آسمانوں میں تمام آسمان والوں کے لیے
الْاِسْلَامِ وَ جَلَّتْ وَ عَظُمَتْ مُصِيْبَتُكَ فِي السَّمٰوَاتِ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ
پس خدا کی لعنت ہو اس گروہ پرجس نے آپ پر ظلم وستم کرنے کی بنیاد ڈالی اے اہلبیت علیہم السلام اور خدا کی لعنت ہو اس
السَّمٰوَاتِ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَ الْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ
گروہ پرجس نے آپ کو آپ کے مقام سے ہٹایا اور آپ کو اس مرتبے سے گرایا جو خدا نے آپ کو دیا خدا کی لعنت ہو
الْبَيْتِ. وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَّقَامِكُمْ وَ اَزَالَتْكُمْ عَنْ مَّرَاتِبِكُمُ
اس گروہ پر جس نے آپ کو قتل کیا اور خدا کی لعنت ہو ان پر جنہوں نے ان کو آپ کے ساتھ جنگ کرنے کی قوت
الَّتِيْ رَتَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيْهَا. وَ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ. وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ
فراہم کی میں بری ہوں خدا کے سامنے اور آپ کے سامنے ان سے انکے مددگاروں انکے پیروکاروں اور انکے
بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ بَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَ اَشْيَاعِهِمْ وَ
ساتھیوں سے اے ابا عبداللہ میری صلح ہے آپ سے صلح کرنے والے سے اور میری جنگ ہے آپ سے جنگ کرنے
اَتْبَاعِهِمْ وَ اَوْلِيَاۤئِهِمْ. يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ. اِنِّيْ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَكُمْ. وَ حَرْبٌ لِّمَنْ
والے سے روز قیامت تک اور خدا لعنت کرے اولاد زیاداور اولاد مروان پر خدا اظہار بیزاری کرے تمام بنی
حَارَبَكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَلَعَنَ اللّٰهُ اٰلَ زِيَادٍ وَّ اٰلَ مَرْوَانَ. وَ لَعَنَ اللّٰهُ بَنِيْ
امیہ سے خدا لعنت کرے ابن مرجانہ پر خدا لعنت کرے عمر بن سعد پر خدا لعنت کرے شمر پر اور خدا لعنت کرے
اُمَيَّةَ قَاطِبَةً. وَ لَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ. وَ لَعَنَ اللّٰهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ. وَلَعَنَ
جنہوں نے زین کسی، لگام دی گھوڑوں کو اور لوگوں کو آپ سے لڑنے کیلئے ابھارا میرے ماں باپ آپ پر قربان

اللهُ شِمْراً. وَ لَعَنَ اللهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَ اَلْجَمَتْ وَ تَنَقَّبَتْ لِقِتَالِكَ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَ

ہوں یقینا آپ کی خاطر میرا غم بڑھ گیا ہے پس سوال کرتا ہوں خدا سے جس نے آپ کو شان عطا کی اور آپ کے

اُمِّيْ، لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِيْ بِكَ، فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِيْ اَكْرَمَ مَقَامَكَ، وَ اَكْرَمَنِيْ بِكَ،

ذریعے مجھے عزت دی یہ کہ وہ مجھے آپ کے خون کا بدلہ لینے کا موقع دے ان امام منصورؑ کے ساتھ جو اہل بیت محمد علیہم السلام

اَنْ يَّرْزُقَنِيْ طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ اِمَامٍ مَّنْصُوْرٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

میں سے ہوں گے دروسد و سلام ہوں ان پر اور ان کی آل پر اے معبود! مجھ کو اپنے ہاں آبرومند بنا حسین علیہ السلام کے

وَ آلِهِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ عِنْدَكَ وَجِيْهًا بِالْحُسَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ يَا اَبَا عَبْدِ

واسطے سے دنیا و آخرت میں اے ابا عبداللہ بے شک میں قرب چاہتا ہوں خدا کا اس کے رسولؐ کا امیر المومنینؑ کا

اللهِ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ، وَ اِلٰى رَسُوْلِهِ، وَ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَ اِلٰى فَاطِمَةَ، وَ اِلَى

فاطمہ زہراؑ کا حسن مجتبیٰؑ کا اور آپ کا قرب آپ کی حبداری سے اور اس سے بیزاری کے ذریعے جس نے آپ کو قتل کیا

الْحَسَنِ. وَ اِلَيْكَ بِمُوَالَاتِكَ وَ بِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ قَاتَلَكَ وَ نَصَبَ لَكَ الْحَرْبَ

اور آتش جنگ بھڑکائی اور اس سے بیزاری کے ذریعے جس نے آپ پر ظلم وستم کی بنیاد رکھی اور میں بری الذمہ ہوں

وَ بِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَ الْجَوْرِ عَلَيْكُمْ وَ اَبْرَءُ اِلَى اللهِ وَ اِلٰى

اللہ اور اس کے رسول کے سامنے اس سے جس نے ایسی بنیاد قائم کی اور اس پر عمارت اٹھائی اور پھر ظلم وستم کرنا

رَسُوْلِهِ مِمَّنْ اَسَّسَ اَسَاسَ ذٰلِكَ وَ بَنٰى عَلَيْهِ بُنْيَانَهُ. وَ جَرٰى فِيْ ظُلْمِهِ وَ جَوْرِهِ

شروع کیا اور آپ پر اور آپ کے پیروکاروں پر میں بیزاری ظاہر کرتا ہوں خدا اور آپ کے سامنے ان ظالموں

عَلَيْكُمْ وَ عَلٰى اَشْيَاعِكُمْ. بَرِئْتُ اِلَى اللهِ وَ اِلَيْكُمْ مِنْهُمْ. وَ اَتَقَرَّبُ اِلَى

سے اور قرب چاہتا ہوں خدا کا پھر آپ کا آپ سے محبت کی وجہ سے اور آپ کے ولیوں سے محبت کے ذریعے آپ

اللهِ ثُمَّ اِلَيْكُمْ بِمُوَالَاتِكُمْ وَ مُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ. وَ بِالْبَرَاءَةِ مِنْ اَعْدَائِكُمْ، وَ

کے دشمنوں اور آپ کے خلاف جنگ برپا کرنے والوں سے بیزاری کے ذریعے اور ان کے طرف داروں

النَّاصِبِيْنَ لَكُمُ الْحَرْبَ. وَ بِالْبَرَاءَةِ مِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَ اَتْبَاعِهِمْ. اِنِّيْ سِلْمٌ

اور پیروکاروں سے بیزاری کے ذریعے میری صلح ہے آپ سے صلح کرنے والے سے اور میری جنگ ہے آپ سے

لِّمَنْ سَالَمَكُمْ. وَ حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ. وَ وَلِيٌّ لِّمَنْ وَّالَاكُمْ. وَ عَدُوٌّ

جنگ کرنے والے سے میں آپ کے دوست کا دوست اور آپ کے دشمن کا دشمن ہوں پس سوال کرتا ہوں خدا سے

لِمَنْ عَادَاكُمْ. فَاَسْئَلُ اللهَ الَّذِیْ اَكْرَمَنِیْ بِمَعْرِفَتِكُمْ. وَ مَعْرِفَةِ

جس نے عزت دی مجھے آپ کی پہچان اور آپ کے ولیوں کی پہچان کے ذریعے اور مجھے آپ کے دشمنوں سے بیزاری

اَوْلِیَآئِكُمْ. وَ رَزَقَنِی الْبَرَآئَةَ مِنْ اَعْدَآئِكُمْ. اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مَعَكُمْ فِی الدُّنْیَا وَ

کی توفیق دی یہ کہ مجھے آپ کے ساتھ رکھے دنیا اور آخرت میں اور یہ کہ مجھے آپ کے حضور سچائی کے ساتھ ثابت قدم

الْاٰخِرَةِ. وَ اَنْ یُّثَبِّتَ لِیْ عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ. وَ اَسْئَلُهٗ اَنْ

رکھے دنیا اور آخرت میں اور اس سے سوال کرتا ہے کہ مجھے بھی خدا کے ہاں آپ کے پسندیدہ مقام پر پہنچائے نیز

یُّبَلِّغَنِی الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ. وَ اَنْ یَّرْزُقَنِیْ طَلَبَ ثَارِیْ مَعَ اِمَامِ

مجھے نصیب کرے آپ کے خون کا بدلہ لینا اس امام کے ساتھ جو ہدایت دینے والا مدد گار رہبر حق بات زبان پر لانے

هُدًی ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ. وَ اَسْئَلُ اللهَ بِحَقِّكُمْ وَ بِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَكُمْ

والا ہے تم میں سے اور سوال کرتا ہوں خدا سے آپ کے حق کے واسطے اور آپ کی شان کے واسطے جوآپ اسکے ہاں

عِنْدَهٗ اَنْ یُّعْطِیَنِیْ بِمُصَابِیْ بِكُمْ اَفْضَلَ مَا یُعْطِیْ مُصَابًا بِمُصِیْبَتِهٖ. مُصِیْبَةً

رکھتے ہیں یہ کہ وہ مجھ کو عطا کرے آپ کی سوگواری پر ایسا بہترین اجر جو اس نے آپ کے کسی سوگوار کو دیا ہو اس

مَّآ اَعْظَمَهَا وَ اَعْظَمَ رَزِیَّتَهَا فِی الْاِسْلَامِ وَ فِیْ جَمِیْعِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ.

مصیبت پر کہ جو بہت بڑی مصیبت ہے اور اس کا رنج وغم بہت زیادہ ہے اسلام میں اور تمام آسمانوں میں اور زمین

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهٗ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَّ رَحْمَةٌ وَّ مَغْفِرَةٌ.

میں اے معبود قرار دے مجھے اس جگہ پر ان افراد میں سے جن کو نصیب ہوں تیرے درود تیری رحمت اور بخشش اے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْیَایَ مَحْیَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ. وَ مَمَاتِیْ مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ.

معبود قرار دے میرا جینا محمد و آل محمد علیہم السلام کا سا جینا اور میری موت کو محمدؐ و آل محمدؐ کی موت کی مانند بنا اے معبود بے

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا یَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهٖ بَنُوْ اُمَیَّةَ وَ ابْنُ اٰكِلَةِ الْاَكْبَادِ. اَللَّعِیْنُ ابْنُ

شک یہ وہ دن ہے کہ جس کو بنی امیہ اور کلیجے کھانے والی کے بیٹے نے بابرکت جانتا جو ملعون ابن ملعون ہے تیری زبان

اللَّعِیْنِ عَلٰی لِسَانِكَ وَ لِسَانِ نَبِیِّكَ ﷺ فِیْ كُلِّ مَوْطِنٍ وَ مَوْقِفٍ وَقَفَ فِیْهِ

پر اور تیرے نبی اکرم ﷺ کی زبان پر ہر شہر میں جہاں رہے اور ہر جگہ کہ جہاں تیرا نبی اکرمؐ ٹھہرے اے معبود

نَبِیُّكَ ﷺ. اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْیَانَ وَ مُعَاوِیَةَ وَ یَزِیْدَ بْنَ مُعَاوِیَةَ عَلَیْهِمْ

اظہار بیزاری کر ابو سفیان اور معاویہ اور یزید بن معاویہ سے کہ ان سے اظہار بیزاری ہو تیری طرف سے ہمیشہ

مِنْكَ اللَّعْنَةُ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ. وَ هٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهٖ اٰلُ زِيَادٍ وَّ اٰلُ مَرْوَانَ

ہمیشہ اور یہ وہ دن ہے جس میں خوش ہوئی اولاد زیاد اور اولاد مروان کہ انہوں نے قتل کیا حسین صلوات اللہ علیہ کو

بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ. اَللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَ

اے معبود پس تو زیادہ کر دے ان پر اپنی طرف سے لعنت اور عذاب کو۔ اے معبود بے شک میں تیرا قرب چاہتا

الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَ فِيْ مَوْقِفِيْ هٰذَا، وَ

ہوں کہ آج کے دن میں اس جگہ پر جہاں کھڑا ہوں اور اپنی زندگی کے دنوں میں ان سے بیزاری کرنے کے ذریعے

اَيَّامِ حَيَاتِيْ بِالْبَرَآءَةِ مِنْهُمْ. وَ اللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ. وَ بِالْمُوَالَاةِ لِنَبِيِّكَ وَ اٰلِ

اور ان پر نفرین بھیجنے کے ذریعے اور بوسیلہ اس دوستی کے جو مجھے تیرے نبیؐ کی

نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

آلؑ سے ہے سلام ہو تیرے نبیؐ اور ان کی آلؑ پر۔

دو رکعت نماز زیارت پڑھیں پھر سو مرتبہ کہیں: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّ

اے معبود! محروم کر اپنی رحمت سے اس پہلے ظالم کو جس نے ضائع کیا محمد و

اٰلِ مُحَمَّدٍ. وَ اٰخِرَ تَابِعٍ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ. اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِيْ جَاهَدَتِ

آل محمد علیہم السلام کا حق اور اس کو بھی جس نے آخر میں اس کی پیروی کی۔ اے معبود! لعنت کر اس جماعت پر جنہوں نے جنگ کی امام

الْحُسَيْنَ وَ شَايَعَتْ وَ بَايَعَتْ وَ تَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهٖ. اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعًا.

حسین علیہ السلام سے نیز ان پر بھی جو قتل امام حسین علیہ السلام میں ان کے شریک اور ہم رائے تھے اے معبود ان سب پر لعنت بھیج۔

اب سو مرتبہ کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا عَبْدِاللهِ وَ عَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ

سلام ہو آپ پر اے اباعبداللہ اور سلام ان روحوں پر جو آپ کے روضے پر آئی ہیں آپ

بِفِنَآئِكَ. عَلَيْكَ مِنِّيْ سَلَامُ اللهِ اَبَدًا مَّا بَقِيْتُ وَ بَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ. وَ

پر میری طرف سے خدا کا سلام ہو ہمیشہ جب تک زندہ ہوں اور جب تک رات دن باقی ہیں اور خدا قرار نہ

لَا جَعَلَهُ اللهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَتِكُمْ. اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ، وَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ

دے اس کو میرے لیے آپ کی زیارت کا آخری موقع سلام ہو امام حسین علیہ السلام پر اور شہزادہ علی علیہ السلام فرزند

الْحُسَيْنِ. وَ عَلٰى اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ. وَ عَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ.

حسین علیہ السلام پر سلام ہو امام حسین علیہ السلام کی اولاد اور امام حسینؑ کے اصحاب پر۔

پھر کہے: اَللّٰھُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّیْ. وَابْدَأْ بِہٖ اَوَّلاً ثُمَّ الْعَنِ

اے معبود! تو مخصوص فرما پہلے ظالم کو میری طرف سے لعنت کیساتھ تو اب اسی لعنت کا آغاز فرما پھر لعنت بھیج

الثَّانِیَ وَ الثَّالِثَ وَ الرَّابِعَ. اَللّٰھُمَّ الْعَنْ یَزِیْدَ خَامِساً. وَ الْعَنْ عُبَیْدَاللّٰہِ بْنَ

دوسرے اور تیسرے اور پھر چوتھے پر لعنت بھیج اے معبود! لعنت کر یزید پر جو پانچواں ہے اور لعنت کر عبیداللہ

زِیَادٍ وَّ ابْنَ مَرْجَانَۃَ وَ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَّ شِمْراً وَّ اٰلَ اَبِیْ سُفْیَانَ وَ اٰلَ زِیَادٍ وَّ اٰلَ

فرزند زیاد پر اور فرزند مرجانہ پر عمر فرزند سعد پر اور شمر پر اور اولاد ابوسفیان کو اور اولاد زیاد کو اور اولاد مروان کو

مَرْوَانَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ.

رحمت سے دور کر قیامت کے دن تک۔

اس کے بعد سجدے میں جائیں اور کہیں: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ لَکَ عَلٰی مُصَابِھِمْ

اے معبود! تیرے لیے حمد ہے شکر کرنے والوں کی حمد، حمد ہے خدا کے لیے جس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی عَظِیْمِ رَزِیَّتِیْ. اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَفَاعَۃَ الْحُسَیْنِ یَوْمَ الْوُرُوْدِ. وَ

نے مجھے عزاداری نصیب کی اے معبود حشر میں آنے کے دن مجھے حسینؑ کی شفاعت سے بہرہ مند فرما اور میرے

ثَبِّتْ لِیْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَکَ مَعَ الْحُسَیْنِ وَ اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ الَّذِیْنَ بَذَلُوْا

قدم کو سیدھا اور پکا بنا جب میں تیرے پاس آؤں حسینؑ کے ساتھ اور اصحاب حسینؑ کے ساتھ جنہوں نے حسینؑ

مُھَجَھُمْ دُوْنَ الْحُسَیْنِ.

کیلئے اپنی جانیں قربان کردیں۔

زیارت آخر روزِ عاشورا

چاہیے کہ یہ زیارت آخرِ روزِ عاشورا (یعنی عاشور کے دن عصر کے قریب) پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صِفْوَۃِ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَّبِیِّ

آپ پر سلام ہو اے آدمؑ کے وارث جو خدا کے چنے ہوئے ہیں، آپ پر سلام ہو اے نوحؑ کے وارث

اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ

جو خدا کے نبی ہیں، آپ پر سلام ہو اے ابراہیمؑ کے وارث جو اللہ کے دوست ہیں آپ پر سلام ہو اے

مُوسٰی کَلِیْمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی رُوْحِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

موسیٰ کے وارث جو خدا کے کلیم ہیں آپ پر سلام ہو اے عیسیٰؑ کے وارث جو خدا کی روح ہیں آپ پر سلام

یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیِّ

ہو اے محمدؐ کے وارث جو خدا کے حبیب ہیں آپ پر سلام ہو اے علیؑ کے وارث جو مومنوں کے امیر اور

اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ الْحَسَنِ الشَّهِیْدِ سِبْطِ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ

ولی خدا ہیں آپ پر سلام ہو اے حسنؑ کے وارث جو شہید ہیں ، اللہ کے رسول کے نواسے ہیں۔ آپ پر

عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ وَابْنَ سَیِّدِ

سلام ہو اے خدا کے رسولؐ کے فرزند۔ آپ پر سلام ہو اے بشیر و نذیر اور وصیوں کے سردار کے فرزند

الْوَصِیِّیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ فَاطِمَةَ سَیِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہو اے فرزند فاطمہ جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں آپ پر سلام ہو اے ابو عبداللہ آپ

عَلَیْكَ یَآ اَبَا عَبْدِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خِیَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِیَرَتِهٖ،

پر سلام ہو اے خدا کے پسند کیے ہوئے اور پسندیدہ کے فرزند آپ پر سلام ہو اے شہید راہ خدا اور شہید

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ثَارَ اللهِ وَابْنَ ثَارِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُوْرُ،

کے فرزند آپ پر سلام ہو اے وہ مقتول جس کے قاتل ہلاک ہوگئے آپ پر سلام ہو اے ہدایت و

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْاِمَامُ الْهَادِی الزَّکِیُّ وَعَلٰی اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَآئِكَ،

پاکیزگی والے امام اور سلام ان روحوں پر جو آپ کے آستاں پر سوگئیں اور آپ کی قربت میں رہ رہی

وَاَقَامَتْ فِیْ جِوَارِكَ، وَ وَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ مِنِّیْ مَا بَقِیْتُ وَ

ہیں اور سلام ہو ان پر جو آپ کے زائروں کیساتھ آئیں میرا آپ پر سلام ہو جب تک میں زندہ ہوں

بَقِیَ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ، فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ الرَّزِیَّةُ، وَجَلَّ الْمُصَابُ فِی الْمُؤْمِنِیْنَ

اور جب تک رات دن کا سلسلہ قائم ہے یقینا آپ پر بہت بڑی مصیبت گزری ہے اور اس سے بہت

وَالْمُسْلِمِیْنَ، وَفِیْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ اَجْمَعِیْنَ، وَفِیْ سُکَّانِ الْاَرَضِیْنَ، فَاِنَّا لِلّٰهِ وَ

زیادہ سوگواری ہے مومنوں اور مسلمانوں میں آسمانوں میں رہنے والی ساری مخلوق میں اور زمین میں

اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ، وَصَلَوَاتُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ وَ تَحِیَّاتُهٗ عَلَیْكَ، وَعَلٰی اٰبَآئِكَ

رہنے والی خلقت میں پس اللہ ہم ہی کیلئے ہیں اور ہم اس کی طرف لوٹ کر جائیں گے خدا کی رحمتیں ہوں

الطَّاهِرِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الْمُنْتَجَبِيْنَ، وَعَلٰى ذَرَارِيْهِمُ الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّيْنَ،
اس کی برکتیں آپ پر سلام ہو اور آپ کے آباء واجداد پر جو پاک نہاد نیک سیرت اور برگزیدہ ہیں اور

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَایَ وَعَلَيْهِمْ، وَعَلٰى اَرْوَاحِهِمْ، وَعَلٰى تُرْبَتِكَ وَعَلٰى
ان کی اولاد پر کہ جو ہدایت یافتہ پیشوا ہیں آپ پر سلام ہو اے میرے آقا اور ان سب پرسلام ہو آپ

تُرْبَتِهِمْ، اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ رَحْمَةً وَ رِضْوَانًا وَ رَوْحًا وَ رَيْحَانًا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
کی روح پر اور ان کی روحوں پر ؛اور سلام ہو آپ کے مزار پر اور ان کے مزاروں پر ؛اے اللہ

مَوْلَایَ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، يَابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، وَ يَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ، وَ يَابْنَ
!ان سے مہربانی ،خوشنودی ، مسرت اور خوش روئی کے ساتھ پیش آئے ؛ آپ پر سلام ہو اے میرے

سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيْدُ يَابْنَ الشَّهِيْدِ، يَآ اَخَ
سردار، اے ابوعبداللہ، اے نبیوں کے خاتم کے فرزند ،اے اوصیاء کے سردار کے فرزند، اے عالمین

الشَّهِيْدِ يَآ اَبَا الشُّهَدَآءِ، اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ، وَفِيْ
کی عورتوں کی سردار کے فرزند ؛آپ پر سلام ہو اے شہید ، اے فرزند شہید ، اے برادر شہید ، اے پدر

هٰذَا الْوَقْتِ وَفِيْ كُلِّ وَقْتٍ، تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَ سَلَامًا، سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ
شہیداں؛ اے اللہ! پہنچا ان کو میری طرف سے اِس گھڑی میں آج کے دن میں ، اور موجودہ وقت میں ،

اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ يَابْنَ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ، وَ عَلَى الْمُسْتَشْهَدِيْنَ مَعَكَ سَلَامًا
اور ہرہر وقت میں بہت بہت درود اور سلام؛ آپ پر اللہ کا سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات

مُتَّصِلًا مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ نِ الشَّهِيْدِ،
ہوں اے عالمین کے سردار کے فرزند اور ان پرجو آپ کے ساتھ شہید ہوئے ؛ سلام ہو لگاتار سلام ،

اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِيْرِ
جب تک رات دن باہم ملتے ہیں حسینؑ ابن علیؑ شہید پر ؛ سلام ہو علیؑ ابن حسینؑ شہید پر ؛ سلام ہو عباسؑ ابن

الْمُؤْمِنِيْنَ الشَّهِيْدِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُلْدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ،
امیر المومنینؑ شہید پر ؛ سلام ہوان شہیدوں پر جو امیرالمومنینؑ کی اولاد میں سے ہیں ؛ان شہیدوں پر سلام

اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُلْدِ
ہو جواولاد حسنؑ سے ہیں ؛ان شہیدوں پر سلام ہو جو اولاد حسینؑ سے ہیں ؛ان شہیدوں پر سلام ہو جو جعفر

اَلْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَآءِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقِيْلٍ، اَلسَّلَامُ عَلٰى كُلِّ

اور عقیلؑ کی اولاد سے ہیں ؛ مومنوں میں سے ان سب شہیدوں پر سلام ہو جو ان کے ساتھ شہید ہوئے ؛

مُسْتَشْهَدٍ مَعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَبَلِّغْهُمْ

اے اللہ! محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور پہنچا ان کو میری طرف سے بہت بہت درود اور سلام ؛

عَنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَ سَلَامًا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَحْسَنَ اللهُ لَكَ

آپ پر سلام ہو اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! پروردگار آپ کو بہترین صبر دے آپ کے فرزند حسینؑ کے غم

الْعَزَآءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ، اَحْسَنَ اللهُ لَكِ

میں ؛ آپ پر سلام ہو اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! پروردگار آپ کو بہترین صبر دے آپ کے فرزند حسینؑ کے غم

الْعَزَآءَ فِيْ وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَحْسَنَ اللهُ

میں؛ آپ پر سلام ہو اے امیرالمومنین علیہ السلام! پروردگارآپ کو بہترین صبر دے آپ کے فرزند حسینؑ کے غم

لَكَ الْعَزَآءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ، اَحْسَنَ

میں؛ آپ پر سلام ہو اے ابومحمد حسن علیہ السلام! پروردگار آپ کو بہترین صبر دے آپ کے بھائی حسینؑ کے غم

اللهُ لَكَ الْعَزَآءَ فِيْ اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ، يَا مَوْلَايَ يَآ اَبَا عَبْدِاللهِ اَنَا ضَيْفُ اللهِ

میں ؛ اے میرے سردار اے ابوعبداللہ میں اللہ کا مہمان اور آپ کا مہمان ہوں اور خدا کی پناہ اور آپ

وَضَيْفُكَ، وَ جَارُ اللهِ وَجَارُكَ، وَ لِكُلِّ ضَيْفٍ وَجَارٍ قِرًى، وَ قِرَايَ فِيْ هٰذَا

کی پناہ میں ہوں یہاں ہر مہمان اور پناہ گیر کی پذیرائی ہوتی ہے اور اس وقت میری پذیرائی یہی ہے کہ

الْوَقْتِ، اَنْ تَسْئَلَ اللهَ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى اَنْ يَّرْزُقَنِيْ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ،

آپ سوال کریں اللہ سے جو پاک تر اور عالی قدر ہے یہ کہ میری گردن کو عذاب جہنم سے آزاد کردے

اِنَّهٗ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ، قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ۔

بے شک وہ دعا کا سننے والا ہے نزدیک تر قبول کرنے والا۔

ماہ صفر اور اس کے اعمال

☆ مجمع الدعوات میں وارد ہے کہ جو کوئی ہر روز ماہ صفر میں دس مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالی اس کو اس ماہ میں تمام آفات سے محفوظ فرمائے گا۔

يَا شَدِيْدَ الْقُوَى وَ يَا شَدِيْدَ الْمِحَالِ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ ذَلَّتْ بِعَظَمَتِكَ

اے زبردست قوتوں والے اے سخت گرفت کرنے والے اے غالب اے غالب اے غالب تیری بڑائی کے آگے تیری ساری مخلوق

جَمِيْعُ خَلْقِكَ فَاكْفِنِيْ شَرَّ خَلْقِكَ يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا لَا اِلٰهَ

پست ہے پس اپنی مخلوق کے شر سے بچائے رکھ اے احسان والے اے نیکی والے اے نعمت والے اے فضل والے اے کہ نہیں کوئی

اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ

معبود سوائے تیرے تو پاک تر ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں پس ہم نے اسکی دعا قبول کی اور اسے نجات دے دی اور ہم

كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ.

مومنوں کو اسی طرح نجات دیتے ہیں خدا محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل کرے جو پاک و پاکیزہ ہیں۔

زاد المعاد میں وارد ہے کہ مستحب ہے کہ اس مہینے کی تیسری تاریخ کو دو رکعت نماز پڑھے رکعت اول میں بعد سورۂ حمد اِنَّا فَتَحْنَا اور دوسری رکعت میں بعد سورۂ حمد سورۂ توحید اور بعد سلام سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اٰلَ اَبِيْ سُفْيَانَ اور سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھے۔

☆ ۲۰ رصفر روز اربعین یعنی شہادت امام حسین علیہ السلام اور آپ کے اقرباء اور انصار کی شہادت کا چالیسواں دن ہے۔

کتب معتبرہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ مومن کی علامات پانچ ہیں۔(۱) اکاون رکعات نماز روز مع واجب اور نوافل پڑھنا، (۲) زیارت اربعین پڑھنا، (۳) داہنے ہاتھ میں انگشتری پہننا، (۴) سجدے میں پیشانی خاک پر رکھنا اور (۵) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کا نماز میں بلند آواز سے کہنا۔

صفوان بن جمال کہتے ہیں کہ میرے آقا اور مولا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب روز اربعین دن چڑھ جائے تو زیارت اربعین پڑھو۔ اس کے بعد دو رکعت نماز اور جو چاہے دعا مانگے۔

زیارت اربعین

اَلسَّلَامُ عَلٰى وَلِيِّ اللهِ وَ حَبِيْبِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلِيْلِ اللهِ وَ نَجِيْبِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلٰى

سلام ہو خدا کے ولی اور اس کے پیارے پر سلام ہو خدا کے سچے دوست اور چنے ہوئے پر سلام ہو خدا کے پسندیدہ اور

صَفِيِّ اللهِ وَ ابْنِ صَفِيِّهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى

اس کے پسندیدہ کے فرزند پر، سلام ہو حسین علیہ السلام پر جو ستم دیدہ شہید ہیں سلام ہو حسین علیہ السلام پر جو مشکلوں میں پڑے اور ان

اَسِيْرِ الْكُرُبَاتِ، وَ قَتِيْلِ الْعَبَرَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّهٗ وَلِيُّكَ، وَ ابْنُ وَلِيِّكَ،

کی شہادت پر آنسو بہے۔ اے معبود میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ تیرے ولی اور تیرے ولی کے فرزند تیرے پسندیدہ اور

وَ صَفِيُّكَ وَ ابْنُ صَفِيِّكَ، اَلْفَآئِزُ بِكَرَامَتِكَ، اَكْرَمْتَهٗ بِالشَّهَادَةِ، وَ حَبَوْتَهٗ

تیرے پسندیدہ کے فرزند ہیں جنہوں نے تجھ سے عزت پائی تو نے انہیں شہادت کی عزت دی ان کو خوش بختی نصیب کی اور

بِالسَّعَادَةِ، وَ اجْتَبَيْتَهٗ بِطِيْبِ الْوِلَادَةِ، وَ جَعَلْتَهٗ سَيِّدًا مِّنَ السَّادَةِ، وَ قَآئِدًا

انہیں پاک گھرانے میں پیدا کیا تو نے قرار دیا انہیں سرداروں میں سردار پیشواؤں میں پیشوا، مجاہدوں میں مجاہد اور

مِّنَ الْقَادَةِ، وَ ذَآئِدًا مِّنَ الذَّادَةِ، وَ اَعْطَيْتَهٗ مَوَارِيْثَ الْاَنْبِيَآءِ، وَ جَعَلْتَهٗ حُجَّةً

انہیں نبیوں کے ورثے عنایت کیے تو نے قرار دیا ان کو اوصیاء میں سے اپنی مخلوقات پر حجت، پس انہوں نے تبلیغ کا حق

عَلٰى خَلْقِكَ مِنَ الْاَوْصِيَآءِ، فَاَعْذَرَ فِي الدُّعَآءِ، وَ مَنَحَ النُّصْحَ وَ بَذَلَ مُهْجَتَهٗ

ادا کیا بہترین خیر خواہی کی اور تیری خاطر اپنی جان قربان کی تاکہ تیرے بندوں کو نجات دلائیں نادانی و گمراہی کی

فِيْكَ، لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ، وَ حَيْرَةِ الضَّلَالَةِ، وَ قَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ

پریشانیوں سے جبکہ ان پر ان لوگوں نے ظلم کیا جنہیں دنیا نے مغرور بنا دیا تھا جنہوں نے اپنی جانیں معمولی چیز کے بدلے

غَرَّتْهُ الدُّنْيَا، وَ بَاعَ حَظَّهٗ بِالْاَرْذَلِ الْاَدْنٰى، وَ شَرٰى اٰخِرَتَهٗ بِالثَّمَنِ الْاَوْكَسِ، وَ

بیچ دیں اور اپنی آخرت کے لیے گھاٹے کا سودا کیا انہوں نے سرکشی کی اور لالچ کے پیچھے چل پڑے انہوں نے تجھے غضب

تَغَطْرَسَ وَ تَرَدّٰى فِيْ هَوَاهُ، وَ اَسْخَطَكَ وَ اَسْخَطَ نَبِيَّكَ، وَ اَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ

ناک اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کیا انہوں نے تیرے بندوں میں سے ان کی بات مانی جو ضدی اور بے ایمان تھے

اَهْلَ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ، وَ حَمَلَةَ الْاَوْزَارِ، الْمُسْتَوْجِبِيْنَ النَّارَ، فَجَاهَدَهُمْ

کہ اپنے گناہوں کا بوجھ لے کر جہنم کی طرف چلے گئے پس حسین علیہ السلام ان سے تیرے لیے لڑے جم کر ہوشمندی کیساتھ یہاں

فِيْكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، حَتّٰى سُفِكَ فِيْ طَاعَتِكَ دَمُهٗ، وَ اسْتُبِيْحَ حَرِيْمُهٗ، اَللّٰهُمَّ

تک کہ تیری فرمانبرداری کرنے پر ان کا خون بہایا گیا اور ان کے اہل حرم کو لوٹا گیا۔ اے معبود لعنت کر ان ظالموں پر

فَالْعَنْهُمْ لَعْنًا وَّبِيْلًا، وَ عَذِّبْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ،

سختی کے ساتھ اور عذاب دے ان کو دردناک عذاب۔ آپ پر سلام ہو اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند آپ پر سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ سَيِّدِ الْاَوْصِيَآءِ، اَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِيْنُ اللّٰهِ وَ ابْنُ اَمِيْنِهٖ،

اے سردار اوصیاء کے فرزند میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے امین اور اس کے امین کے فرزند ہیں آپ نیک بختی میں

عِشْتَ سَعِيْدًا وَ مَضَيْتَ حَمِيْدًا، وَ مُتَّ فَقِيْدًا مَظْلُوْمًا شَهِيْدًا، وَ اَشْهَدُ اَنَّ

زندہ رہے قابل تعریف حال میں گزرے اور وفات پائی وطن سے دور کہ آپ ستم زدہ شہید ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ

اللّٰهَ مُنْجِزٌ مَّا وَعَدَكَ، وَ مُهْلِكٌ مَّنْ خَذَلَكَ، وَ مُعَذِّبٌ مَّنْ قَتَلَكَ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ

خدا آپ کو جزا دے گا جس کا اس نے وعدہ کیا اور اس کو تباہ کرے گا وہ جس نے آپ کا ساتھ چھوڑا اور اس کو عذاب

وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ، وَ جَاهَدْتَّ فِيْ سَبِيْلِهٖ، حَتّٰى اَتٰكَ الْيَقِيْنُ، فَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ

دے گا جس نے آپ کو قتل کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی دی ہوئی ذمہ داری نبھائی آپ نے اس کی راہ میں

قَتَلَكَ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ، وَ لَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ۔

جہاد کیا حتی کہ شہید ہو گئے پس خدا لعنت کرے جس نے آپ کو قتل کیا خدا لعنت کرے جس نے آپ پر ظلم کیا اور خدا لعنت

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنِّيْ وَلِيٌّ لِّمَنْ وَالَاهُ، وَ عَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاهُ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ، يَابْنَ

کرے اس قوم پر جس نے یہ واقعہ شہادت سنا تو اس پر خوشی ظاہر کی اے معبود میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ ان کے دوست

رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ، وَ الْاَرْحَامِ

کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں میرے ماں باپ قربان آپ پر اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گواہی دیتا

الْمُطَهَّرَةِ، لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا، وَ لَمْ تُلْبِسْكَ الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ

ہوں کہ آپ نور کی شکل میں رہے صاحب عزت صلبوں میں اور پاکیزہ رحموں میں جنہیں جاہلیت نے اپنی نجاست سے

ثِيَابِهَا، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَآئِمِ الدِّيْنِ، وَ اَرْكَانِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَ مَعْقِلِ

آلودہ نہ کیا اور نہ ہی اس نے اپنے بے ہنگم لباس آپ کو پہنائے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے ستون ہیں

الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِيُ الْمَهْدِيُّ،
مسلمانوں کے سردار ہیں اور مومنوں کی پناہ گاہ ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام ہیں نیک و پرہیزگار پسندیدہ پاک

وَ اَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُّلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى، وَ اَعْلَامُ الْهُدٰى، وَ الْعُرْوَةُ
رہبر راہ یافتہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جو امام آپ کی اولاد میں سے ہیں وہ پرہیزگاری کے ترجمان ہدایت کے نشان

الْوُثْقٰى وَ الْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا، وَ اَشْهَدُ اَنِّيْ بِكُمْ مُّؤْمِنٌ، وَ بِاِيَابِكُمْ مُّوْقِنٌ،
محکم تر سلسلہ اور دنیا والوں پر خدا کی دلیل و حجت ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا اور آپ کے بزرگوں کا ماننے والا

بِشَرَآئِعِ دِيْنِيْ، وَ خَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ، وَ قَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ، وَ اَمْرِيْ لِاَمْرِكُمْ
اپنے دینی احکام اور عمل کی جزا پر یقین رکھنے والا ہوں میرا دل آپ کے دل کے ساتھ پیوستہ میرا معاملہ آپ کے معاملے

مُتَّبِعٌ، وَ نُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ، حَتّٰى يَاْذَنَ اللهُ لَكُمْ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ
کے تابع اور میری مدد آپ کیلئے حاضر ہے حتی کہ خدا آپ کو اذن قیام دے پس آپ کے ساتھ ہوں آپ کے ساتھ نہ کہ

عَدُوِّكُمْ، صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكُمْ، وَ عَلٰى اَرْوَاحِكُمْ، وَ اَجْسَادِكُمْ،
آپ کے دشمن کے ساتھ۔ خدا کی رحمتیں ہوں آپ پر آپ کی پاک روحوں پر آپ کے جسموں پر آپ کے حاضر پر آپ

وَ شَاهِدِكُمْ، وَ غَآئِبِكُمْ، وَ ظَاهِرِكُمْ، وَ بَاطِنِكُمْ، اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.
کے غائب پر آپ کے ظاہر اور آپ کے باطن پر ایسا ہی ہو جہانوں کے پروردگار۔

اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور جو چاہے دعا کرے۔

☆۲۸/صفر روز وفات حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روز شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام ہے اس دن ان دونوں معصومین علیہ السلام کی زیارات پڑھنا چاہیے۔ (دیکھئے باب زیارات میں)

ماہ ربیع الاول کے اعمال

☆۸/ربیع الاول روز شہادت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ہے اس دن آپ کی زیارت پڑھنا چاہیے (دیکھیں باب زیارات میں) ۹/ربیع الاول کو عید زہرا سلام اللہ علیہا ہے جس کی فضیلت میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں حذیفہؓ ناقل ہیں کہ میں نے ۹/ربیع الاول کو حضرت امیر المومنین علیہ السلام، حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو دیکھا کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے اور آنحضرتؐ ان سب کا منہ دیکھ کر مسکراتے جاتے تھے اور فرما رہے

تھے مبارک ہوتم کو اس دن کی برکت وسعادت! ۔ بیشک یہ وہ دن ہے جس دن تعالیٰ اپنے اور تمہارے جد کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا، اور اس روز تمہاری والدہ کی دعا مستجاب کرے گا، کھا ؤ یہ وہ روز ہے جس دن خدائے تعالیٰ تمہارے دوستوں اور محبوں کے اعمال کو قبول فرمائے گا۔ کھاؤ یہ وہ دن ہے جس دن حق تعالیٰ کا قول صادق ہوا ہے کیونکہ خدا کا قول ہے فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةٌۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۔۔۔۔ یعنی یہ وہ گھر ہیں جو ان کے ظلم وستم کے سبب خالی ہوئے۔

☆اس ماہ کی دس تاریخ کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عقد اُم المومنین جناب خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کے ساتھ ہوا اور حکومت بنی مروان ختم ہوئی۔ اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔

☆ سید بن طاؤس روایت کرتے ہیں کہ اس ماہ کی بارہویں تاریخ قبل زوال دو رکعت نماز بجالائے رکعت اول میں بعد الحمد تین مرتبہ سورۂ قل یاایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں بعد الحمد تین مرتبہ سورۂ قل ھواللہ احد پڑھے۔

۱۷ ربیع الاول کے اعمال

(۱) غسل کرنا۔ (۲) زیارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۳) زیارت امیر المومنین علیہ السلام (۴) زیارت امام صادق علیہ السلام

(۵) آج کے دن روزہ رکھنے کی بڑی فضیلت ہے، روایت ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دن کا روزہ رکھنے والے کو ایک سال کے روزے رکھنے کا ثواب عطا فرمائے گا، آج کا دن سال کے ان چار دنوں میں سے ایک ہے کہ جن میں روزہ رکھنا خاص فضیلت واہمیت کا حامل ہے:

شیخ مفیدؒ، شہیدؒ اور سید بن طاؤسؒ نے فرمایا ہے کہ جب مدینہ طیبہ سے باہر کوئی شخص رسول اکرمؐ کی زیارت کرنا چاہے تو اپنے سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی شبیہ بنا کر اس پر حضرت کا نام لکھے اور دل سے متوجہ ہو کر رخ حضرت کی طرف کر کے یوں کہے:

زیارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَشْهَدُ اَنْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ،

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے

وَ اَنَّهٗ سَيِّدُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، وَ اَنَّهٗ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، اَللّٰهُمَّ

بندے اور رسول ہیں، وہی اولین وآخرین کے سردار ہیں، اور وہی آقا ہیں نبیوں اور رسولوں کے، خدایا ان

صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الْاَئِمَّةِ الطَّيِّبِيْنَ۔

پر اوران کے پاک و پاکیزہ اہل بیت پر رحمت نازل فرما۔

پھر کہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَ اللهِ، اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سلام ہو آپ پر اے خلیل خدا، سلام ہو آپ پر اے نبی خدا، سلام ہو

عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللهِ،

آپ پر اے برگزیدۂ خدا، سلام ہو آپ پر اے خدا کی رحمت، سلام ہو آپ پر اے خدا کے منتخب کردہ، سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

ہو آپ پر اے حبیبخدا، سلام ہو آپ پر اے نجیب خدا، سلام ہو آپ پر اے خاتم الانبیاء، سلام ہو آپ پر اے

نَجِيْبَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ

سید المرسلین، سلام ہو آپ پر اے عدل کے ساتھ قیام کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے خیر کا آغاز کرنے

الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَآئِماً بِالْقِسْطِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاتِحَ الْخَيْرِ،

والے، سلام ہو آپ پر اے مرکز وحی وتنزیل، سلام ہو آپ پر اے پیغام الٰہی پہنچانے والے، سلام ہو آپ پر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْوَحْيِ وَالتَّنْزِيْلِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُبَلِّغاً عَنِ اللهِ،

اے روشن چراغ، سلام ہو آپ پر اے بشارت دینے والے، سلام ہو آپ پر اے ڈرانے والے، سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُبَشِّرُ، اَلسَّلَامُ

آپ پر اے عذاب خدا سے ڈرانے والے، سلام ہو آپ پر اے نورِ خدا جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے،

عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُنْذِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللهِ الَّذِيْ

سلام ہو آپ پر اور آپ کے پاک و پاکیزہ اہل بیت پر جو ہادی اور مہدی ہیں، سلام ہو آپ پر اور آپ کے

يُسْتَضَآءُ بِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْهَادِيْنَ

جد بزرگوار عبدالمطلب پر اور آپ کے پدر نامدار جناب عبداللہ پر، سلام ہو آپ کی والدہ ماجدہ آمنہ بنت

الْمَهْدِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى جَدِّكَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلٰى اَبِيْكَ عَبْدِ اللهِ،

وہب پر، سلام ہو آپ کے چچا حضرت حمزہ سید الشہداء پر، سلام ہو آپ کے چچا عباس بن عبدالمطلب پر، سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلٰى اُمِّكَ آمِنَةَ بِنْتِ وَهَبٍ، اَلسَّلَامُ عَلٰى عَمِّكَ حَمْزَةَ سَيِّدِ الشُّهَدَآءِ

آپ کے چچا اور کفیل جناب ابوطالب پر، سلام ہو آپ کے چچازاد بھائی جعفر پر جو ہمیشہ رہنے والی جنت میں

اَلسَّلَامُ عَلٰى عَمِّكَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى عَمِّكَ وَ كَفِيْلِكَ

پرواز کررہے ہیں، سلام ہو آپ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سلام ہو آپ پر اے حضرت احمد، سلام ہو آپ پر اے

اَبِيْطَالِبٍ، اَلسَّلَامُ عَلَى ابْنِ عَمِّكَ جَعْفَرٍ، اَلطَّيَّارِ فِيْ جِنَانِ الْخُلْدِ، اَلسَّلَامُ

اوّلین وآخرین پر حجت خدا، اور عالمین کے پروردگار کی اطاعت کی جانب سبقت کرنے والے، اور اس کے

عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَحْمَدُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلَى

رسولوں میں برتر اور اس کے انبیاء کے خاتم، اور اس کی مخلوق پر گواہ، اور اس کی طرف شفاعت کرنے

الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، وَالسَّابِقَ اِلٰى طَاعَةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالْمُهَيْمِنَ عَلٰى

والے، اور خدا کی بارگاہ میں رہنے والے، اور اس کی ملکوت میں اطاعت کئے جانے والے، اوصاف میں

رُسُلِهٖ، وَالْخَاتِمَ لِاَنْبِيَآئِهٖ، وَالشَّاهِدَ عَلٰى خَلْقِهٖ، وَالشَّفِيْعَ اِلَيْهِ، وَالْمَكِيْنَ

احمد، تمام اشراف کے لئے محمدؐ، نگاہِ پروردگار میں کریم، وہ کہ جن سے خدا پس پردہ سے گفتگو کرے، کامیابی

لَدَيْهِ، وَالْمُطَاعَ فِيْ مَلَكُوْتِهٖ، اَلْاَحْمَدَ مِنَ الْاَوْصَافِ، اَلْمُحَمَّدَ لِسَآئِرِ

میں سبقت رکھنے والے، اور اس منزل پر فائز جسے کوئی حاصل نہ کرسکے، آپ پر اس کا سلام جو آپ کے حق کا

الْاَشْرَافِ، اَلْكَرِيْمَ عِنْدَ الرَّبِّ، وَالْمُكَلَّمَ مِنْ وَرَآءِ الْحُجُبِ، اَلْفَآئِزَ

عارف ہے، اور معترف ہے کہ آپ کے واجب حق کی ادائیگی میں کوتاہی کا مرتکب ہوا ہے، لیکن آپ کے جو بھی

بِالسِّبَاقِ، وَالْفَآئِتَ عَنِ اللِّحَاقِ، تَسْلِيْمَ عَارِفٍ بِحَقِّكَ، مُعْتَرِفٍ بِالتَّقْصِيْرِ

فضائل اس تک پہنچے ہیں اس کا منکر نہیں ہے، اور آپ کے رب کی طرف سے مزید فضل کا یقین رکھتا ہے، ایمان

فِيْ قِيَامِهٖ بِوَاجِبِكَ، غَيْرِ مُنْكِرٍ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ، مُوْقِنٍ بِالْمَزِيْدَاتِ

لایا ہے اس کتاب پر جو آپ پر نازل ہوئی ہے، آپ کے حلال کو حلال اور تیرے حرام کو حرام جانتا ہے، میں

مِنْ رَبِّكَ، مُؤْمِنٍ بِالْكِتَابِ الْمُنْزَلِ عَلَيْكَ، مُحَلِّلٍ حَلَالَكَ مُحَرِّمٍ حَرَامَكَ،

گواہی دیتا ہوں اے رسول خدا تمام گواہوں کے ساتھ، اور تمام منکروں کے مقابلہ میں کہ آپ نے اپنے

اَشْهَدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَعَ كُلِّ شَاهِدٍ، وَاَتَحَمَّلُهَا عَنْ كُلِّ جَاحِدٍ، اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ

پروردگار کے پیغام کو پہنچا، اور اپنی اُمت کی نصیحت کی اور اپنے رب کی راہ میں جہاد کیا، اور اس کے حکم کو

رِسَالَاتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ، وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ رَبِّكَ، وَصَدَعْتَ

پہنچایا، اور اس کی راہ میں اذیت کو برداشت کیا، اور اس کی راہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے

بِاَمْرِهٖ، وَاحْتَمَلْتَ الْاَذٰى فِىْ جَنْبِهٖ، وَدَعَوْتَ اِلٰى سَبِيْلِهٖ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ

ساتھ دعوت دی، اور وہ سب کچھ ادا کر دیا جو آپ کے ذمہ تھا، آپ نے مومنین پر مہربانی کی اور کافروں پر

الْحَسَنَةِ الْجَمِيْلَةِ، وَاَدَّيْتَ الْحَقَّ الَّذِىْ كَانَ عَلَيْكَ، وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ

سختی کی، اور خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت یہاں تک کہ دنیا سے کوچ کر گئے، پروردگار آپ کو بزرگ بندوں

بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ، وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ،

کی عظیم ترین منزل تک پہنچائے، اور آپ کو مقربین کے بلند ترین مرتبہ پر فائز کرے، اور مرسلین کے عظیم ترین

فَبَلَغَ اللّٰهُ بِكَ اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ، وَاَعْلٰى مَنَازِلِ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَاَرْفَعَ

درجہ تک پہنچادے جہاں کوئی پہنچنے والا نہ پہنچ سکے، اور کوئی اس سے بالاتر نہجا سکے، اور کوئی اس سے آگے

دَرَجَاتِ الْمُرْسَلِيْنَ، حَيْثُ لَا يَلْحَقُكَ لَاحِقٌ، وَلَا يَفُوْقُكَ فَائِقٌ، وَلَا

نہ نکل سکے، اور کسی میں اس منزل کو حاصل کرنے کی طمع بھی پیدا نہ ہو سکے، ساری حمد اس اللہ کی ہے جس نے آپ

يَسْبِقُكَ سَابِقٌ، وَلَا يَطْمَعُ فِىْ اِدْرَاكِكَ طَامِعٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى اسْتَنْقَذَنَا بِكَ

کے واسطہ سے ہمیں ہلاکت سے نجات دی، اور گمراہی سے ہدایت دیدی، اہمیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی

مِنَ الْهَلَكَةِ، وَهَدَانَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَنَوَّرَنَا بِكَ مِنَ الظُّلْمَةِ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ يَا

میں لے آیا، پس اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ آپ کو جزائے خیر دے، وہ بہترین جزا جو کسی نبی کو اُس کی اُمت

رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ مَبْعُوْثٍ، اَفْضَلَ مَا جَازٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ، وَرَسُوْلًا عَمَّنْ

کی طرف سے یا کسی رسول کو اس کی قوم کی طرف سے دی گئی ہو، میرے ماں باپ آپ پر قربان، اے اللہ کے

اُرْسِلَ اِلَيْهِ، بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، زُرْتُكَ عَارِفًا بِحَقِّكَ، مُقِرًّا

رسول، میں نے آپ کی زیارت کی آپ کے حق کو پہچانتے ہوئے، آپ کے فضل کا اقرار کرتے ہوئے، آپ

بِفَضْلِكَ، مُسْتَبْصِرًا بِضَلَالَةِ مَنْ خَالَفَكَ وَخَالَفَ اَهْلَ بَيْتِكَ، عَارِفًا

کے مخالف اور آپ کے اہل بیتؑ کے مخالف کی گمراہی کو پہچانتے ہوئے، اس ہدایت کو جانتے ہوئے جس پر آپ

بِالْهُدَى الَّذِىْ اَنْتَ عَلَيْهِ، بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ وَنَفْسِىْ وَاَهْلِىْ وَمَالِىْ وَوَلَدِىْ، اَنَا

ہیں، میرے ماں باپ، میں خود، میرے گھر والے اور مال و اولاد سب آپ پر قربان ہو جائیں، میں آپ پر

اُصَلِّىْ عَلَيْكَ كَمَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ، وَصَلّٰى عَلَيْكَ مَلَآئِكَتُهٗ وَاَنْبِيَآؤُهٗ وَ

درود بھیجتا ہوں جیسا کہ اللہ نے آپ پر درود بھیجا ہے، اور اس کے ملائکہ، انبیاء اور رسولوں نے آپ پر

رُسُلِهٖ، صَلٰوةً مُتَتَابِعَةً وَافِرَةً مُتَوَاصِلَةً لَا انْقِطَاعَ لَهَا، وَلَآ اَمَدَ وَلَآ اَجَلَ،
درود بھیجا ہے، مسلسل، متواتر، اور دائمی جس کا سلسلہ رکنے والا نہیں ہے اور جس کی کوئی حد وانتہا نہیں ہے، اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، كَمَآ اَنْتُمْ اَهْلُهٗ۔
آپ پر اور آپ کے پاک و پاکیزہ اہل بیت پر اسی طرح رحمت نازل کرے جس کے آپ اہل ہیں۔

اس کے بعد ہاتھوں کو بلند کر کے یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ جَوَامِعَ صَلَوَاتِكَ، وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ، وَ فَوَاضِلَ خَيْرَاتِكَ،
خدایا قرار دے اپنی جامع ترین صلوات، عظیم ترین برکتیں، بہترین نیکیاں، بزرگ ترین تحیات و

وَشَرَآئِفَ تَحِيَّاتِكَ وَتَسْلِيْمَاتِكَ، وَكَرَامَاتِكَ وَ رَحَمَاتِكَ، وَصَلَوَاتِ
تسلیمات، کرامات و برکتیں، اپنے مقرب فرشتوں، انبیائے مرسلین، منتخب ائمہ، صالح بندوں، اہل

مَلَآئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَاَنْبِيَآئِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اَئِمَّتِكَ الْمُنْتَجَبِيْنَ، وَ
سماء و اہل زمین، اور تیری تسبیح کرنے والے، اے پروردگار عالمین، اولین و آخرین میں

عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، وَاَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ، وَ مَنْ سَبَّحَ لَكَ يَا رَبَّ
سے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے بندے، تیرے رسول، تیرے شاہد، تیرے نبی، تیری طرف سے

الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَشَاهِدِكَ،
ڈرانے والے، تیرے امین، تیری بارگاہ کے مکین، تیرے خاص، تیرے پسندیدہ، تیرے

وَنَبِيِّكَ وَنَذِيْرِكَ، وَاَمِيْنِكَ وَمَكِيْنِكَ، وَنَجِيِّكَ وَنَجِيْبِكَ، وَحَبِيْبِكَ
حبیب، تیرے خلیل، تیرے مخلص، تیرے برگزیدہ، تیرے خاص اور خالص بندے، تیری رحمت،

وَخَلِيْلِكَ، وَصَفِيِّكَ وَصَفْوَتِكَ، وَخَاصَّتِكَ وَخَالِصَتِكَ، وَرَحْمَتِكَ وَخَيْرِ
تیری مخلوقات میں تیرے بہترین منتخب بندے ہیں، وہ نبی رحمت، مغفرت کے خزانہ دار، خیر و برکت

خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، وَخَازِنِ الْمَغْفِرَةِ، وَقَآئِدِ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ،
کے قائد، بندوں کو تیرے اذن سے ہلاکت سے نکالنے والے، انہیں تیرے حکم سے تیرے دین قیم

وَمُنْقِذِ الْعِبَادِ مِنَ الْهَلَكَةِ بِاِذْنِكَ، وَدَاعِيْهِمْ اِلٰى دِيْنِكَ الْقَيِّمِ بِاَمْرِكَ، اَوَّلِ
کی طرف بلانے والے، عہد الٰہی میں سب سے پہلے، اور بعثت کے اعتبار سے آخری پیغمبر، جن کو تو

النَّبِيِّينَ مِيثَاقًا، وَآخِرِهِمْ مَبْعَثًا، اَلَّذِيْ غَمَسْتَهُ فِيْ بَحْرِ الْفَضِيلَةِ، وَالْمَنْزِلَةِ

نے فضیلت، منزلت جلیلہ، اور بلند ترین درجات، اور عظیم ترین مراتب کے سمندروں میں غوطہ

الْجَلِيلَةِ، وَالدَّرَجَةِ الرَّفِيعَةِ وَالْمَرْتَبَةِ الْخَطِيرَةِ، وَاَوْدَعْتَهُ الْاَصْلَابَ

دیا، انہیں پاک صلبوں میں رکھا، اور وہاں سے طیب و طاہر رحموں میں منتقل کیا، یہ تیرا لطف تھا،

الطَّاهِرَةَ، وَنَقَلْتَهُ مِنْهَا اِلَى الْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ، لُطْفًا مِنْكَ لَهُ، وَتَحَنُّنًا

اور ان پر مہربانی تھی کہ تو نے ان کی حفاظت، بچاؤ، نگرانی اور نگہبانی کے لئے اپنی نگاہِ کرم کو

مِنْكَ عَلَيْهِ، اِذْ وَكَّلْتَ لِصَوْنِهِ وَحِرَاسَتِهِ، وَحِفْظِهِ وَحِيَاطَتِهِ مِنْ قُدْرَتِكَ

مخصوص کر دیا، جس کے ذریعے تو نے انہیں ہر بدکرداری، اور ہر بدعملی سے محفوظ رکھا ہے، یہاں

عَيْنًا عَاصِمَةً، حَجَبْتَ بِهَا عَنْهُ مَدَانِسَ الْعَهْرِ، وَمَعَائِبَ السِّفَاحِ، حَتّٰى

تک کہ تو نے ان کے ذریعہ بندوں کی نگاہوں کو بلند کیا، اور مردگانِ بلاد کو زندہ بنا دیا، ان کے

رَفَعْتَ بِهِ نَوَاظِرَ الْعِبَادِ، وَاَحْيَيْتَ بِهِ مَيْتَ الْبِلَادِ، بِاَنْ كَشَفْتَ عَنْ نُوْرِ

نورِ ولادت سے تاریکیاں چھٹ گئیں، اور حرم کو لباس نور پہنا دیا گیا، خدایا جس طرح تو نے

وِلَادَتِهِ ظُلَمَ الْاَسْتَارِ، وَاَلْبَسْتَ حَرَمَكَ بِهِ حُلَلَ الْاَنْوَارِ، اَللّٰهُمَّ فَكَمَا

ان کو اس عظیم مرتبہ اور اس بلند منقبت کے ذخیروں سے مخصوص کیا ہے ان پر ویسے ہی رحمت نازل

خَصَصْتَهُ بِشَرَفِ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ الْكَرِيمَةِ، وَذُخْرِ هٰذِهِ الْمَنْقَبَةِ الْعَظِيمَةِ،

فرما جیسے انہوں نے تیرے عہد کو پورا کیا، تیرے پیغامات کو پہنچایا اور راہِ توحید میں منکروں سے

صَلِّ عَلَيْهِ كَمَا وَفَى بِعَهْدِكَ، وَبَلَّغَ رِسَالَاتِكَ، وَقَاتَلَ اَهْلَ الْجُحُوْدِ عَلٰى

جہاد کیا، کفر کے رشتوں کو اعزازِ دین کی راہ میں کاٹ دیا اور دشمنوں سے جہاد کرنے

تَوْحِيْدِكَ، وَقَطَعَ رَحِمَ الْكُفْرِ فِيْ اِعْزَازِ دِيْنِكَ، وَلَبِسَ ثَوْبَ الْبَلْوٰى فِيْ

میں مصائب کے لباس کو پہن لیا اور تو نے ان تک پہنچنے والی ہر اذیت اور ان کے ساتھ ہونے

مُجَاهَدَةِ اَعْدَائِكَ، وَاَوْجَبْتَ لَهُ بِكُلِّ اَذًى مَسَّهُ، اَوْ كَيْدٍ اَحَسَّ بِهِ مِنَ

والے ہر مکر کے مقابلہ میں جو انہیں قتل کرنے والے گروہ نے کیا تھا، وہ فضیلت عطا فرمائی ہے جو

الْفِئَةِ الَّتِيْ حَاوَلَتْ قَتْلَهُ، فَضِيلَةً تَفُوْقُ الْفَضَائِلَ، وَيَمْلِكُ بِهَا الْجَزِيلَ

تمام فضائل سے بالاتر ہے اور جس کی بنا پر تیرے عظیم انعام کے حقدار ہیں، انہوں نے رنج و غم کو

مِنْ نَوَالِكَ، وَقَدْ اَسَرَّ الْحَسْرَةَ، وَاَخْفَى الزَّفْرَةَ، وَتَجَرَّعَ الْغُصَّةَ، وَلَمْ يَتَخَطَّ

دل میں چھپا کے رکھا اور آہوں کو دبا دیا، غصہ کو پی لیا اور وحی کے معین کردہ نشان سے ایک قدم

مَا مَثَّلَ لَهُ وَحْيُكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ صَلٰوةً تَرْضَاهَا لَهُمْ،

بھی آگے نہیں بڑھایا، خدایا ان پر اور ان کے اہل بیت پر وہ صلوات نازل فرما جو تو ان کے

وَبَلِّغْهُمْ مِنَّا تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَسَلَامًا، وَآتِنَا مِنْ لَدُنْكَ فِيْ مُوَالَاتِهِمْ فَضْلًا

لئے پسند کرتا ہے اور ان تک ہماری طرف سے کثیر تحیت و سلام پہنچا دے، ہمیں ان کی محبت کی بنا پر

وَاِحْسَانًا، وَرَحْمَةً وَغُفْرَانًا، اِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ.

اپنی طرف سے فضل و احسان، رحمت و مغفرت عطا فرما کہ تو صاحب فضل عظیم ہے۔

اس کے بعد دو دو کر کے چار رکعت نماز ادا کرے اور جو سورہ چاہے پڑھے اور نماز کے بعد تسبیح حضرت زہرا پڑھے اور اس کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ "وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا

خدایا تو نے اپنے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرمایا ہے کہ اگر یہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے بندے آپ کے پاس

اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ

آتے اور خود بھی اللہ سے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے حق میں استغفار کر دیتا تو یہ یقیناً خدا کو توبہ قبول کرنے

تَوَّابًا رَحِيْمًا" وَلَمْ اَحْضُرْ زَمَانَ رَسُوْلِكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ. اَللّٰهُمَّ وَقَدْ زُرْتُهُ

والا اور مہربان پاتے، خدایا میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تو نہیں حاضر ہو سکا لیکن اب میں ان کی زیارت کے شوق

رَاغِبًا تَآئِبًا مِنْ سَيِّئِ عَمَلِيْ، وَمُسْتَغْفِرًا لَكَ مِنْ ذُنُوْبِيْ، مُقِرًّا لَكَ بِهَا، وَاَنْتَ

میں آیا ہوں اپنے برے اعمال سے توبہ کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں سے استغفار کرتے ہوئے مجھے خود بھی گناہوں

اَعْلَمُ بِهَا مِنِّيْ، وَمُتَوَجِّهًا اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ،

کا اقرار ہے اور تو ان گناہوں کو مجھ سے بہتر جانتا ہے، میں تیری بارگاہ میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے آیا ہوں،

فَاجْعَلْنِى اللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ عِنْدَكَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ

لہٰذا خدایا محمد و آل محمد کے صدقہ میں مجھے اپنی بارگاہ میں دنیا و آخرت میں آبرومند بنا دے اور اپنے مقربین میں شمار

الْمُقَرَّبِيْنَ، يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، يَا سَيِّدَ خَلْقِ اللّٰهِ،

کر لے، اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اے رسول خدا! اے نبی خدا! اے سردار خلق خدا! آپ پر میرے ماں باپ

اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِكَ اِلَی اللّٰہِ رَبِّكَ وَرَبِّیْ، لِیَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ، وَیَتَقَبَّلَ مِنِّیْ عَمَلِیْ، وَیَقْضِیَ

قربان، میں آپ کے ذریعہ پروردگار کی طرف متوجہ ہوں جو میرا اور آپ کا رب ہے، تاکہ وہ میرے گناہوں کو

لِیْ حَوَآئِجِیْ، فَكُنْ لِیْ شَفِیْعًا عِنْدَ رَبِّكَ وَرَبِّیْ، فَنِعْمَ الْمَسْئُوْلُ الْمَوْلٰی رَبِّیْ،

معاف کردے میرے اعمال کو قبول کرلے اور میری حاجتوں کو پورا کردے، آپ اپنے اور میرے رب کی بارگاہ

وَنِعْمَ الشَّفِیْعُ اَنْتَ یَا مُحَمَّدُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ السَّلَامُ، اَللّٰهُمَّ

میں میری سفارش کردیں، اس لئے کہ میرا پروردگار بہترین مسؤول اور مولا ہے، اور آپ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین

وَاَوْجِبْ لِیْ مِنْكَ الْمَغْفِرَةَ وَالرَّحْمَةَ، وَالرِّزْقَ الْوَاسِعَ الطَّیِّبَ النَّافِعَ، كَمَآ

سفارش کرنے والے ہیں، آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر میرا سلام، خدایا! میرے لئے اپنی طرف سے مغفرت،

اَوْجَبْتَ لِمَنْ اَتٰی نَبِیَّكَ مُحَمَّدًا صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَهُوَ حَیٌّ، فَاَقَرَّ لَهٗ بِذُنُوْبِهٖ،

رحمت، وسیع، پاکیزہ اور نفع بخش رزق قرار دیدے، جس طرح تو نے اس شخص کے لئے قرار دیا ہے جو تیرے پیغمبر

وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ رَسُوْلُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ، فَغَفَرْتَ لَهٗ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ان کے پاس حاضر ہوا اور اس نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے حق میں

الرَّاحِمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ وَقَدْ اَمَّلْتُكَ وَرَجَوْتُكَ، وَقُمْتُ بَیْنَ یَدَیْكَ وَرَغِبْتُ اِلَیْكَ

دعا کی، اور تو نے اپنی رحمت سے اس کے گناہوں کو معاف کردیا، اے بہترین رحم کرنے والے، خدایا بڑی امیدیں

عَمَّنْ سِوَاكَ، وَقَدْ اَمَّلْتُ جَزِیْلَ ثَوَابِكَ، وَاِنِّیْ لَمُقِرٌّ غَیْرُ مُنْكِرٍ، وَتَآئِبٌ اِلَیْكَ

اور آرزوئیں لے کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں، سب کو چھوڑ کر تیری طرف آیا ہوں، اب تیرے عظیم ثواب کا

مِمَّا اقْتَرَفْتُ، وَعَآئِذٌ بِكَ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ مِمَّا قَدَّمْتُ مِنَ الْاَعْمَالِ الَّتِیْ

امیدوار ہوں اور اپنے گناہوں کا اقراری ہوں، انکاری نہیں ہوں، اور اپنی تمام خطاؤں سے توبہ کررہا ہوں اور اس

تَقَدَّمْتَ اِلَیَّ فِیْهَا، وَنَهَیْتَنِیْ عَنْهَا، وَاَوْعَدْتَ عَلَیْهَا الْعِقَابَ، وَاَعُوْذُ بِكَرَمِ

مقام پر تیری پناہ میں آیا ہوں، اپنے ان تمام برے اعمال سے جن سے تو نے منع کیا تھا اور اس پر عذاب کی خبر سنائی

وَجْهِكَ اَنْ تُقِیْمَنِیْ مَقَامَ الْخِزْیِ وَالذُّلِّ، یَوْمَ تُهْتَكُ فِیْهِ الْاَسْتَارُ، وَتَبْدُوْ

تھی، میں تیری کریم ذات کی پناہ میں آتا ہوں کہ تو مجھے ذلت و رسوائی کی منزل میں کھڑا کرے، اس دن جس

فِیْهِ الْاَسْرَارُ وَالْفَضَآئِحُ، وَتَرْعَدُ فِیْهِ الْفَرَآئِصُ، یَوْمَ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ، یَوْمَ

دن سارے پردے چاک ہوجائیں گے اور سارے راز کھل جائیں گے اور فضیحتیں ظاہر ہوجائیں گی، اور بند بند کانپیں

الْاٰفِكَةِ، يَوْمَ الْاٰزِفَةِ، يَوْمَ التَّغَابُنِ، يَوْمَ الْفَصْلِ، يَوْمَ الْجَزَآءِ، يَوْمًا كَانَ

گے، اور وہ دن حسرت و ندامت کا دن ہوگا، برائیوں کے ظاہر ہونے کا دن ہے، اعمال کے پہچاننے کا دن ہے، ہار

مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، يَوْمَ النَّفْخَةِ، يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ، تَتْبَعُهَا

جیت کا دن ہوگا، جس دن فیصلہ بھی ہوگا اور جزا بھی دی جائے گی، وہ دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، جب صور

الرَّادِفَةُ، يَوْمَ النَّشْرِ، يَوْمَ الْعَرْضِ، يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَوْمَ

پھونکا جائے گا، جب زمین لرز جائے گی اور اسے مسلسل جھٹکے لگیں گے، نامہ اعمال نشر ہوگا، معاملات پیش ہوں گے، اور

يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ، يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ وَ

بندے رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے، اس دن ہر شخص اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی اور بچوں سے بھاگ

اَكْنَافُ السَّمَآءِ، يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا، يَوْمَ يُرَدُّوْنَ اِلَى اللهِ

رہا ہوگا، زمین شق ہو جائے گی اور آسمان پھٹ جائے گا، اور ہر شخص اپنے سے دفاع کرنے کی کوشش کرے گا، تمام

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا، يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ،

لوگ خدا کی بارگاہ میں پلٹا دیئے جائیں گے اور وہ ان کے اعمال سے باخبر کرے گا، جب کوئی دوست کسی دوست کے

اِلَّا مَنْ رَحِمَ اللهُ، اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ، يَوْمَ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ

کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی کوئی مدد کی جائے گی، سوائے اُس کے جس پر خدا رحم کر دے، کہ وہ غالب بھی ہے اور

وَالشَّهَادَةِ، يَوْمَ يُرَدُّوْنَ اِلَى اللهِ مَوْلٰيهُمُ الْحَقِّ، يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ

مہربان بھی ہے، اس دن لوگ اس کی بارگاہ میں حاضر کئے جائیں گے جو حاضر و غائب کا جاننے والا ہے، اور اللہ کے

سِرَاعًا، كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُوْفِضُوْنَ، وَكَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ، مُهْطِعِيْنَ اِلَى

سامنے پیش ہوں گے، جو مولائے برحق ہے، جس دن لوگ تیزی کے ساتھ قبر سے نکلیں گے، جیسے کسی خاص ٹھکانہ کی

الدَّاعِ اِلَى اللهِ، يَوْمَ الْوَاقِعَةِ يَوْمَ تُرَجُّ الْاَرْضُ رَجًّا، يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ

طرف دوڑ رہے ہوں، جب لوگ ٹڈیوں کی طرح منتشر ہو جائیں گے، اور داعی خدا کی طرف بھاگ کر جائیں گے،

كَالْمُهْلِ، وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ، وَلَا يُسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا، يَوْمَ الشَّاهِدِ

جس دن واقعہ واقع ہو جائے گا، زمین زلزلہ میں آ جائے گی، آسمان تانبے کی طرح ہو جائیں گے، پہاڑ روئی کی طرح

وَالْمَشْهُوْدِ، يَوْمَ تَكُوْنُ الْمَلَآئِكَةُ صَفًّا صَفًّا، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِيْ فِيْ ذٰلِكَ

اڑنے لگیں گے اور کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا، وہ دن شاہد و مشہود کا دن ہوگا، جس دن ملائکہ صف بستہ کھڑے ہوں

اَلْيَوْمِ بِمَوْقِفِيْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ، وَلَا تُخْزِنِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْقِفِ بِمَا جَنَيْتُ عَلٰى

گے، خدایا اُس دن کے موقف میں مجھ پر رحم کرنا، آج کے دن میرے اس موقف کے طفیل میں، تو مجھے اس موقف

نَفْسِيْ، وَاجْعَلْ يَا رَبِّ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَعَ اَوْلِيَآئِكَ مُنْطَلَقِيْ وَفِيْ زُمْرَةِ مُحَمَّدٍ

میں رسوانہ کرنا، اُن کثیر زیادتیوں کی بنا پر جو میں نے اپنے اوپر کی ہیں، اور اے خدا اس دن مجھے اور میری منزل کو

وَاَهْلِ بَيْتِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَحْشَرِيْ، وَاجْعَلْ حَوْضَهٗ مَوْرِدِيْ، وَفِي الْغُرِّ

اپنے اولیاء کے ساتھ قرار دینا اور مجھے اپنے پیغمبر اور ان کے اہل بیتؑ کے زمرہ میں محشور کرنا، مجھے ان کے حوض کوثر

الْكِرَامِ مَصْدَرِيْ، وَاَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ، حَتّٰى اَفُوْزَ بِحَسَنَاتِيْ، وَتُبَيِّضَ بِهٖ

پر وارد کرنا، اور روشن پیشانی بندوں میں داخل کرنا، نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں عطا کرنا، تاکہ اپنی نیکیوں کا اجر

وَجْهِيْ، وَتُيَسِّرَ بِهٖ حِسَابِيْ، وَتُرَجِّحَ بِهٖ مِيْزَانِيْ، وَاَمْضِيَ مَعَ الْفَآئِزِيْنَ مِنْ

پاسکوں، میرے چہرے کو روشن کردینا، میرے حساب کو آسان کردینا، میرے پلہ کو بھاری کردینا تاکہ میں کامیاب

عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ اِلٰى رِضْوَانِكَ وَ جِنَانِكَ اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ

ہوسکوں، اور تیرے کامیاب نیک بندوں کے ساتھ تیری رضوان اور تیری جنت کی طرف جاسکوں، اے عالمین کے

بِكَ مِنْ اَنْ تَفْضَحَنِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ بَيْنَ يَدَيِ الْخَلَآئِقِ بِجَرِيْرَتِيْ، اَوْ اَنْ اَلْقَى

معبود، خدایا میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے اس دن میرے جرائم کی بنا پر ساری مخلوقات کے سامنے

الْخِزْيَ وَالنَّدَامَةَ بِخَطِيْئَتِيْ، اَوْ اَنْ تُظْهِرَ فِيْهِ سَيِّئَاتِيْ عَلٰى حَسَنَاتِيْ، اَوْ اَنْ

ذلیل کردے، یا اپنی خطاؤں کی بنا پر ذلت وندامت کا سامنا کروں، یا میری برائیاں نیکیوں پر غالب آجائیں، یا

تُنَوِّهَ بَيْنَ الْخَلَآئِقِ بِاسْمِيْ، يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ، اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ، اَلسَّتْرَ اَلسَّتْرَ،

مخلوقات میں میرا نام مشہور کردیا جائے، اے خدائے کریم، اے خدائے کریم، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور

اَللّٰهُمَّ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِيْ مَوَاقِفِ الْاَشْرَارِ مَوْقِفِيْ،

پردہ پوشی کا طلبگار ہوں، خدایا میں اس بات سے بھی پناہ چاہتا ہوں کہ اس دن میری جگہ اَشرار میں ہو، یا میرا مقام

اَوْ فِيْ مَقَامِ الْاَشْقِيَآءِ مَقَامِيْ، وَ اِذَا مَيَّزْتَ بَيْنَ خَلْقِكَ فَسُقْتَ كُلًّا

اشقیاء کے ساتھ ہو، جب مخلوقات کو الگ کیا جائے اور سب کو ان کے اعمال کے اعتبار سے گروہ در گروہ ان کی منزل

بِاَعْمَالِهِمْ زُمَرًا اِلٰى مَنَازِلِهِمْ، فَسُقْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ، وَفِيْ

گاہوں کی طرف بڑھایا جائے، خدایا مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں کے ساتھ شامل کردینا اور اپنے متقی اولیاء کے

زُمْرَةِ اَوْلِيَآئِكَ الْمُتَّقِيْنَ اِلٰى جَنَّاتِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ،

گروہ میں جنت کی طرف آگے بڑھا دینا، اے عالمین کے پروردگار۔

اس کے بعد حضرت کو وداع کرے اور یوں کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَشِيْرُ النَّذِيْرُ، اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سلام ہو آپ پر اے بشارت دینے اور ڈرانے والے، سلام ہو

عَلَيْكَ اَيُّهَا السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّفِيْرُ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَ

آپ پر اے روشن چراغ ہدایت، سلام ہو آپ پر اے خدا اور مخلوقات کے درمیان اس کے سفیر، اے

خَلْقِهٖ، اَشْهَدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ،

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بلند ترین اصلاب میں اور پاکیزہ ارحام میں وہ نور تھے جسے

وَالْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ، لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا، وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ

جاہلیت کی نجاستیں آلودہ نہیں کرسکیں، اور نہ ہی اس کے تاریک لباس آپ کو ڈھانک سکے، اے خدا کے

مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا، وَاَشْهَدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنِّيْ مُؤْمِنٌ بِكَ وَبِالْاَئِمَّةِ مِنْ اَهْلِ

رسول، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں آپ پر اور آپ کے اہل بیتؑ کے ائمہ پر ایمان رکھتا ہوں، آپ کے

بَيْتِكَ، مُوْقِنٌ بِجَمِيْعِ مَا اَتَيْتَ بِهٖ رَاضٍ مُؤْمِنٌ، وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ اَهْلِ

تمام احکام پر یقین رکھتا ہوں اور ان سے راضی بھی ہوں اور ان پر ایمان بھی رکھتا ہوں، اور گواہی دیتا

بَيْتِكَ اَعْلَامُ الْهُدٰى، وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى، وَالْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا، اَللّٰهُمَّ لَا

ہوں کہ آپ کے اہل بیتؑ کے ائمہ، ہدایت کے پرچم، طناب ہدایت، اور اہل دنیا پر خدا کی حجت ہیں،

تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ السَّلَامُ، وَاِنْ تَوَفَّيْتَنِيْ فَاِنِّيْ

خدایا تو میری اس زیارتِ پیغمبر کو آخری زیارت قرار نہ دینا اور اگر تو نے مجھے دنیا سے اٹھا لیا تو میں مرنے

اَشْهَدُ فِيْ مَمَاتِيْ عَلٰى مَا اَشْهَدُ عَلَيْهِ فِيْ حَيَاتِيْ، اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ،

کے بعد بھی اُس چیز کی گواہی دوں گا جس کی زندگی میں گواہی دی ہے، کہ تو خدا ہے، تیرے علاوہ کوئی

وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ، وَ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ اَهْلِ

پروردگار نہیں ہے، تو وحدہٗ لاشریک ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں، اور ان کے اہل

بَيْتِهٖ اَوْلِيَآؤُكَ وَاَنْصَارُكَ، وَحُجَجُكَ عَلٰى خَلْقِكَ، وَخُلَفَآؤُكَ فِيْ عِبَادِكَ،

بیتؑ کے ائمہ تیرے اولیاء، انصار، مخلوقات پر تیری حجت، بندوں میں تیرے جانشین اور آبادیوں میں

وَاَعْلَامُكَ فِيْ بِلَادِكَ، وَخُزَّانُ عِلْمِكَ، وَحَفَظَةُ سِرِّكَ، وَتَرَاجِمَةُ وَحْيِكَ، اَللّٰهُمَّ

تیرے پرچم ہدایت ہیں، وہ تیرے علم کے خزانہ دار، تیرے محرم راز، اور تیری وحی کے ترجمان ہیں،

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَبَلِّغْ رُوْحَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِيْ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ وَفِيْ

خدایا محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما، اور روح پیغمبر اور آل پیغمبر تک اِسی وقت اور ہر وقت میں میری

كُلِّ سَاعَةٍ تَحِيَّةً مِّنِّيْ وَسَلَامًا، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

طرف سے تحیت و سلام پہنچا دے، اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکتیں ہوں، خدا

وَبَرَكَاتُهٗ، لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ تَسْلِيْمِيْ عَلَيْكَ۔

آپ پر میرے سلام کو آخری سلام قرار نہ دے۔

(۴) اس دن حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی یہ زیارت پڑھے:

روز سترہ ربیع الاول زیارت امیر المومنین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى خِيَرَةِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ

سلام ہو خدا کے رسولؐ پر سلام ہو خدا کے چنے ہوئے پر سلام ہو خوشخبری دینے ڈرانے والے پر جو

السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَى الطُّهْرِ الطَّاهِرِ، اَلسَّلَامُ عَلَى

نورانی چراغ ہے خدا کی رحمت ہو اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو پاک وپاکیزہ پر سلام ہو چمکتے ہوئے

الْعَلَمِ الزَّاهِرِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَنْصُوْرِ الْمُؤَيَّدِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدٍ،

پرچم پر سلام ہو مدد کیے ہوئے تائید کیے ہوئے پر سلام ہو ابو القاسم حضرت محمدؐ پر خدا کی رحمت ہو اور

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَعِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ،

اس کی برکتیں ہوں سلام ہو خدا کے بھیجے ہوئے سبھی نبیوں پر اور اس کے نیک بندوں پر سلام ہو خدا کے

اَلسَّلَامُ عَلٰى مَلَآئِكَةِ اللّٰهِ الْحَافِّيْنَ بِهٰذَا الْحَرَمِ وَبِهٰذَا الضَّرِيْحِ اللَّآئِذِيْنَ بِهٖ۔

ان فرشتوں پر جو اس حرم کے گرد کھڑے ہیں اور انہوں نے اس ضریح کی پناہ لے رکھی ہے۔

پھر قبر کے نزدیک جا کر پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ الْاَوْصِيَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِمَادَ الْاَتْقِيَآءِ،

آپ پر سلام ہو اے سب اوصیاء کے وصی آپ پر سلام ہو اے پرہیزگاروں کے ستون آپ پر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ الْاَوْلِيَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَآءِ، اَلسَّلَامُ

سلام ہو اے اولیاء کے ولی آپ پر سلام ہو اے شہیدوں کے سالار آپ پر سلام ہو اے خدا

عَلَيْكَ يَا اٰيَةَ اللهِ الْعُظْمٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَامِسَ اَهْلِ الْعَبَآءِ، اَلسَّلَامُ

کی عظیم نشانی آپ پر سلام ہو اے آل عبا میں پانچویں فرد آپ پر سلام ہو اے چمکتے چہروں

عَلَيْكَ يَا قَآئِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ الْاَتْقِيَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِصْمَةَ الْاَوْلِيَآءِ،

والے نیکوں کے سردار سلام ہو آپ پر اے اولیاء کی ڈھال سلام ہو آپ پر اے توحید پر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْمُوَحِّدِيْنَ النُّجَبَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَالِصَ

ستوں کی زینت آپ پر سلام ہو اے دوستان خدا میں خالص سلام ہو آپ پر اے امانتدار ائمہؑ

الْاَخِلَّآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَ الْاَئِمَّةِ الْاُمَنَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ

کے باپ آپ پر سلام ہو اے ساقی حوض کوثر اور لواء حمد کے اٹھانے والے آپ پر سلام ہو

الْحَوْضِ وَ حَامِلَ اللِّوَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَسِيْمَ الْجَنَّةِ وَ لَظٰى، اَلسَّلَامُ

اے جنت و جہنم کو تقسیم کرنے والے آپ پر سلام ہو اے وہ ذات جس سے مکہ و منیٰ نے عزت

عَلَيْكَ يَا مَنْ شُرِّفَتْ بِهٖ مَكَّةُ وَ مِنٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَحْرَ الْعُلُوْمِ وَ كَنَفَ

پائی آپ پر سلام ہو اے علوم کے سمندر اور محتاجوں کی امیدگاہ آپ پر سلام ہو اے وہ جو کعبے

الْفُقَرَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ وُلِدَ فِي الْكَعْبَةِ وَ زُوِّجَ فِي السَّمَآءِ بِسَيِّدَةِ

میں پیدا ہوا جس کا آسمان پر سیدہ زہراءؑ سے نکاح ہوا اور منتخب فرشتے اس کے گواہ بنے آپ

النِّسَآءِ، وَكَانَ شُهُوْدُهَا الْمَلَآئِكَةَ الْاَصْفِيَآءَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِصْبَاحَ

پر سلام ہو اے روشنی دینے والے چراغ آپ پر سلام ہو اے وہ جسے پیغمبرؐ نے بڑی عطا کے لیے

الضِّيَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ خَصَّهُ النَّبِيُّ بِجَزِيْلِ الْحِبَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

مخصوص فرمایا آپ پر سلام ہو اے وہ جو نبیوں میں آخری نبیؐ کے بستر پر سویا اور اپنی جان کے

مَنْ بَاتَ عَلٰى فِرَاشِ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاۤءِ، وَ وَقَاهُ بِنَفْسِهٖ شَرَّ الْاَعْدَاۤءِ، اَلسَّلَامُ

عوض انہیں دشمنوں سے بچایا آپ پر سلام ہواے وہ جس کے لیے سورج پلٹ آیا تو وہ شمعون صفا

عَلَيْكَ يَا مَنْ رُدَّتْ لَهُ الشَّمْسُ فَسَامٰى شَمْعُوْنَ الصَّفَا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ

قرار پایا آپ پر سلام ہواے وہ کہ خدا نے کشتی نوح کو اس کے نام اور اس کے بھائی کے نام پر

اَنْجَى اللّٰهُ سَفِيْنَةَ نُوْحٍ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَخِيْهِ حَيْثُ الْتَطَمَ الْمَاۤءُ حَوْلَهَا وَ طَمٰى،

بچایا جب وہ پانی کی موجوں میں طلاطم کے خطرے میں تھی آپ پر سلام ہواے وہ کہ خدا نے اس

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ تَابَ اللّٰهُ بِهٖ وَ بِاَخِيْهِ عَلٰى آدَمَ اِذْ غَوٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

کے اور اس کے بھائی کے نام پر آدمؑ کی توبہ کو قبول کیا جب وہ ترک اولی میں مبتلا ہو گئے آپ پر

فُلْكَ النَّجَاةِ الَّذِيْ مَنْ رَكِبَهٗ نَجٰى، وَ مَنْ تَاَخَّرَ عَنْهُ هَوٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ

سلام ہواے وہ کشتی نجات کہ جو اس پر سوار ہوا بچ گیا اور جو ہٹا رہا وہ ہلاک ہو گیا آپ پر سلام ہو

خَاطَبَ الثُّعْبَانَ وَ ذِئْبَ الْفَلَا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ رَحْمَةُ

اے وہ جس نے اژدھا اور جنگل کے بھیڑیے سے خطاب کیا آپ پر سلام ہواے مومنوں کے

اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ كَفَرَ وَ اَنَابَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

امیر خدا کی رحمت ہو اور اسکی برکات ہوں آپ پر سلام ہواے انکار کرنے والوں اور رجوع

يَا اِمَامَ ذَوِي الْاَلْبَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْحِكْمَةِ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ،

کرنے والوں پر خدا کی حجت آپ پر سلام ہواے صاحبان عقل کے امام آپ پر سلام ہواے علم

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِيْزَانَ يَوْمِ

وحکمت اور فیصلہ دینے کے خزینہ دار آپ پر سلام ہواے وہ جس کے پاس علم کتاب ہے سلام ہو آپ

الْحِسَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاصِلَ الْحُكْمِ النَّاطِقَ بِالصَّوَابِ، اَلسَّلَامُ

پر اے حساب میں میزان عمل آپ پر سلام ہواے واضح اور بہترین فیصلہ دینے والے آپ پر سلام

عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُتَصَدِّقُ بِالْخَاتَمِ فِي الْمِحْرَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ كَفَى اللّٰهُ

ہو کہ آپ نے محراب عبادت میں انگشتری صدقہ میں دی آپ پر سلام ہواے وہ جس کے ذریعے خدا

الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ بِهٖ يَوْمَ الْاَحْزَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ

نے مومنوں کی احزاب کے دن مدد کی آپ پر سلام ہواے وہ جس نے خلوص سے خدا کو ایک مانا

الْوَحْدَانِيَّةِ وَ اَنَابَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَاتِلَ خَيْبَرَ وَ قَالِعَ الْبَابِ، اَلسَّلَامُ
اور متوجہ رہے آپ پر سلام ہو اے اہل خیبر کو قتل کرنے اور دروازہ اکھاڑنے والے آپ پر سلام ہو
عَلَيْكَ يَا مَنْ دَعَاهُ خَيْرُ الْاَنَامِ لِلْمَبِيْتِ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاَسْلَمَ نَفْسَهٗ لِلْمَنِيَّةِ وَ
اے وہ جسے مخلوقات میں سے سب سے افضل نے اپنے بستر پر سونے کے لیے بلایا تو اس نے حکم مانا اور
اَجَابَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ لَهٗ طُوْبٰى وَحُسْنُ مَاٰبٍ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ،
خود کو موت کے منہ میں دے دیا آپ پر سلام ہو اے وہ جس کے لیے خوشخبری اور بہترین مقام ہے خدا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ عِصْمَةِ الدِّيْنِ وَ يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
کی رحمت ہے اور اس کی برکات ہیں سلام ہو آپ پر اے دین کی حفاظت کے ذمہ دار اور سرداروں
صَاحِبَ الْمُعْجِزَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ نَزَلَتْ فِيْ فَضْلِهٖ سُوْرَةُ الْعَادِيَاتِ،
کے سردار آپ پر سلام ہو اے معجزوں کے مالک سلام ہو آپ پر اے وہ جس کی فضیلت میں سورۂ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ كُتِبَ اِسْمُهٗ فِي السَّمَآءِ عَلَى السُّرَادِقَاتِ اَلسَّلَامُ
عادیات نازل ہوا آپ پر سلام ہو اے وہ جس کا نام آسمانوں کے پردوں پر لکھا ہوا ہے سلام ہو آپ
عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ الْعَجَآئِبِ وَ الْاٰيَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْغَزَوَاتِ،
پر اے عجیب امور اور نشانیاں ظاہر کرنے والے آپ پر سلام ہو اے جنگوں کے سپہ سالار آپ پر سلام
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُخْبِرًا بِمَا غَبَرَ وَ بِمَا هُوَ آتٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُخَاطِبَ ذِئْبِ
ہو اے خبر دینے والے اس کی جو ہو چکا اور جو ہوگا آپ پر سلام ہو اے صحرائی بھیڑیے سے خطاب
الْفَلَوَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتِمَ الْحَصٰى وَمُبَيِّنَ الْمُشْكِلَاتِ، اَلسَّلَامُ
کرنے والے آپ پر سلام ہو اے پتھروں پر نقش کرنے والے اور مشکلیں حل کر دینے والے سلام ہو
عَلَيْكَ يَا مَنْ عَجِبَتْ مِنْ حَمَلَاتِهٖ فِي الْوَغَا مَلَآئِكَةُ السَّمَاوَاتِ، اَلسَّلَامُ
آپ پر اے وہ کہ جنگ میں جس کے حملوں سے آسمانوں کے فرشتے حیران ہوئے سلام ہو آپ پر اے
عَلَيْكَ يَا مَنْ نَاجَى الرَّسُوْلَ، فَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰيهُ الصَّدَقَاتِ، اَلسَّلَامُ
وہ جس نے حضرت رسولؐ سے سرگوشی کی اور سرگوشی کے وقت صدقات پیش کیے سلام ہو آپ پر اے ان
عَلَيْكَ يَا وَالِدَ الْاَئِمَّةِ الْبَرَرَةِ السَّادَاتِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
ائمہؑ کے باپ جو نیک سردار ہیں خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں آپ پر سلام ہو اے رسولؐ

یَا تَالِیَ الْمَبْعُوْثِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ عِلْمِ خَیْرِ مَوْرُوْثٍ، وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ

کے قائم مقام ، سلام ہو آپ پر اے علم کے مورث جو بہترین ورثہ ہے خدا کی رحمت ہو اور اس

بَرَکَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْوَصِیِّیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ،

کی برکات ہوں آپ پر سلام ہو اے اوصیاء کے سردار آپ پر سلام ہو اے پرہیزگاروں کے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا غِیَاثَ الْمَكْرُوْبِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عِصْمَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ،

امام آپ پر سلام ہو اے دکھی لوگوں کے فریادرس آپ پر سلام ہو اے مومنوں کے نگہدار آپ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُظْهِرَ الْبَرَاهِیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا طٰهٰ وَ یٰسٓ، اَلسَّلَامُ

پر سلام ہو اے دلیل و برہان ظاہر کرنے والے سلام ہو آپ پر اے طہٰ اور یاسین آپ پر سلام

عَلَیْكَ یَا حَبْلَ اللّٰهِ الْمَتِیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ تَصَدَّقَ فِیْ صَلَاتِهٖ بِخَاتَمِهٖ

ہو اے اللہ کی مضبوط رسی آپ پر سلام ہو اے وہ جس نے حالت نماز میں اپنی انگشتری مسکین کو

عَلَی الْمِسْكِیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا قَالِعَ الصَّخْرَةِ عَنْ فَمِ الْقَلِیْبِ وَ مُظْهِرَ الْمَآءِ

صدقہ میں دی آپ پر سلام ہو اے کنویں پر سے پتھر کی سل ہٹا کر ٹھنڈا پانی کھولنے والے آپ پر

الْمَعِیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَیْنَ اللّٰهِ النَّاظِرَةِ، وَ یَدَهُ الْبَاسِطَةَ وَ لِسَانَهُ

سلام ہو اے خدا کی دیکھنے والی آنکھ اس کا کھلا ہوا ہاتھ اور اسکی ساری مخلوق کو اس کی خبر دینے

الْمُعَبِّرَ عَنْهُ فِیْ بَرِیَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ، وَ

والی زبان آپ پر سلام ہو اے نبیوں کے علم کے وارث اور اولین اور آخرین کے علم کے

مُسْتَوْدَعَ عِلْمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ، وَ صَاحِبَ لِوَآءِ الْحَمْدِ وَ سَاقِیَ اَوْلِیَآئِهٖ

امانتدار لواء حمد کے اٹھانے والے اور آخری پیغمبرؐ کے حوض کوثر سے ان کے دوستوں کو سیراب

مِنْ حَوْضِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا یَعْسُوْبَ الدِّیْنِ، وَ قَآئِدَ الْغُرِّ

کرنے والے آپ پر سلام ہو اے دین کے سردار چمکتے چہرے والوں کے قائد پر سلام ہو خدا

الْمُحَجَّلِیْنَ، وَ وَالِدَ الْاَئِمَّةِ الْمَرْضِیِّیْنَ، وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَی اسْمِ

کے پسندیدہ اماموں کے باپ خدا کی رحمت ہو اور اسکی برکات ہوں سلام ہو خدا کے پسندیدہ

اللّٰهِ الرَّضِیِّ، وَ وَجْهِهِ الْمُضِیْٓءِ، وَ جَنْبِهِ الْقَوِیِّ وَ صِرَاطِهِ السَّوِیِّ، اَلسَّلَامُ

نام پر اس کے تابندہ جلوے اس کے توانا طرفدار اور اس کے راہ راست پر سلام ہو اس امام

عَلَى الْإِمَامِ التَّقِيِّ الْمُخْلِصِ الصَّفِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ، اَلسَّلَامُ

پر جو پرہیزگار مخلص پاکیزہ ہے سلام ہو چمکتے ہوئے ستارے پر سلام ہو ابوالحسن امام علی مرتضیٰؑ پر

عَلَى الْإِمَامِ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيٍّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَى أَئِمَّةِ الْهُدَى،

خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں سلام ہو ہدایت یافتہ اماموں پر جو تاریکی کے چراغ

وَمَصَابِيحِ الدُّجَى، وَ أَعْلَامِ التُّقَى، وَ مَنَارِ الْهُدَى، وَذَوِي النُّهَى وَ كَهْفِ

پرہیزگاری کے نشان ہدایت کے مینار صاحبان عقل وخرد مخلوق کی جائے پناہ مضبوط ترسی اور

الْوَرَى، وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى، وَالْحُجَّةِ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ،

دنیا والوں پر خدا کی حجت ہیں خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں سلام ہو انوار کے نور

اَلسَّلَامُ عَلَى نُورِ الْأَنْوَارِ، وَحُجَّةِ الْجَبَّارِ وَ وَالِدِ الْأَئِمَّةِ الْأَطْهَارِ، وَ قَسِيمِ

پر جو خدائے جبار کی حجت پاک ائمہؑ کا باپ جنت وجہنم تقسیم کرنے والا قدیم آثار سے خبریں

الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، الْمُخْبِرِ عَنِ الْآثَارِ الْمُدَمِّرِ عَلَى الْكُفَّارِ، مُسْتَنْقِذِ الشِّيعَةِ

دینے والا کافروں کو ہلاک کرنے والا اور خالص ومخلص شیعوں کو نکالنے والا ہے گناہوں کے

الْمُخْلِصِينَ مِنْ عَظِيمِ الْأَوْزَارِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَخْصُوصِ بِالطَّاهِرَةِ التَّقِيَّةِ

بوجھ تلے سے، سلام ہو اس پر جو خاص کیا گیا پاکیزہ تقیہ دختر نبیؐ کے لیے جو پیدا ہوا پردوں

ابْنَةِ الْمُخْتَارِ، الْمَوْلُودِ فِي الْبَيْتِ ذِي الْأَسْتَارِ، الْمُزَوَّجِ فِي السَّمَاءِ بِالْبَرَّةِ

والے گھر کعبہ میں جس کا نکاح ہوا آسمان میں نیک اور پاکیزہ بی بی سے جو راضی شدہ راضی کی

الطَّاهِرَةِ الرَّضِيَّةِ الْمَرْضِيَّةِ، وَالِدَةِ الْأَئِمَّةِ الْأَطْهَارِ، وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ،

گئی پاک ائمہؑ کی ماں ہیں خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں سلام ہو اس بڑی خبر پر کہ

اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبَإِ الْعَظِيمِ، الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ، وَعَلَيْهِ يُعْرَضُونَ،

جس میں وہ لوگ اختلاف کرتے اس پر معترض ہوتے اور اس کے متعلق پوچھتے ہیں سلام ہو خدا

وَعَنْهُ يُسْأَلُونَ، اَلسَّلَامُ عَلَى نُورِ اللهِ الْأَنْوَرِ وَ ضِيَائِهِ الْأَزْهَرِ، وَ رَحْمَةُ اللهِ

کے روشن نور اور اسکی چمک پر خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں آپ پر سلام ہو اے

وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَحُجَّتَهُ، وَخَالِصَةَ اللهِ وَخَاصَّتَهُ، أَشْهَدُ

ولی خدا اور اس کی حجت خدا کے مخلص اور اس کے خاص بندے میں گواہی دیتا ہوں اے ولی

اَنَّكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَحُجَّتَهُ لَقَدْ جَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ، وَاتَّبَعْتَ
خدا کہ آپ نے جہاد کیا خدا کی راہ میں جو جہاد کرنے کا حق ہے اور آپ نے حضرت رسولؐ کے راستے کی
مِنْهَاجَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَحَلَّلْتَ حَلَالَ اللهِ وَحَرَّمْتَ حَرَامَ
پیروی کی خدا رحمت کرے ان پر اور ان کی آلؐ پر آپ نے حلال خدا کو حلال رکھا حرام خدا کو حرام قرار دیا
اللهِ وَشَرَعْتَ اَحْكَامَهُ، وَاَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ، وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
اس کے احکام جاری کیے آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ دیتے رہے آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا اور برے
نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ صَابِرًا نَاصِحًا مُجْتَهِدًا، مُحْتَسِبًا
کاموں سے روکتے رہے آپ نے راہ خدا میں صبر و تحمل کے ساتھ جہاد کیا اور خیر خواہی میں کوشاں رہے اور
عِنْدَ اللهِ عَظِيْمَ الْاَجْرِ، حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ، فَلَعَنَ اللهُ مَنْ دَفَعَكَ عَنْ حَقِّكَ،
اس پر خدا کے نزدیک سے اجر کی امید رکھی یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے پس خدا لعنت کرے اس پر جس نے
وَاَزَالَكَ عَنْ مَقَامِكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، اُشْهِدُ اللهَ وَ
آپ کو حق سے محروم کیا اور آپ کے مقام سے ہٹایا اور خدا لعنت کرے اس پر جو یہ اطلاع حاصل کر کے خوش
مَلَآئِكَتَهُ وَاَنْبِيَآئَهُ وَرُسُلَهُ، اَنِّيْ وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكَ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكَ،
ہوا گواہ بناتا ہوں خدا کو اسکے فرشتوں اس کے نبیوں اور رسولوں کو اس پر کہ میں آپ کے دوست کا دوست
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.
اور آپ کے دشمن کا دشمن ہوں آپ پر سلام ہو۔

پھر خود کو قبر سے متصل کر کے بوسہ دے اور کہے:

اَشْهَدُ اَنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَشْهَدُ مَقَامِيْ وَاَشْهَدُ لَكَ يَا وَلِيَّ اللهِ بِالْبَلَاغِ
خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ میرا کلام سنتے ہیں اور میرے قیام کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور آپ کا
وَالْاَدَآءِ، يَا مَوْلَايَ يَا حُجَّةَ اللهِ، يَا اَمِيْنَ اللهِ يَا وَلِيَّ اللهِ، اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللهِ
گواہ ہوں اے ولی خدا کہ آپ نے پیغام دیا اور فرض نبھایا اے میرے آقا اے حجت خدا اے خدا کے امین اے خدا کے ولی بے
عَزَّوَجَلَّ ذُنُوْبًا قَدْ اَثْقَلَتْ ظَهْرِيْ، وَمَنَعَتْنِيْ مِنَ الرُّقَادِ، وَذِكْرُهَا
شک میرے اور خدا کے درمیان میرے گناہ حائل ہیں جن کا بوجھ میری کمر پر ہے انہوں نے میری نیند اڑا دی ہے، ان کی یاد سے

يُقَلْقِلُ اَحْشَآئِيْ، وَقَدْ هَرَبْتُ اِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِلَيْكَ، فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكَ

میرا دل گھبراتا ہے اور میں بھاگ کے آیا ہوں خدائے عزوجل کی طرف اور آپ کی طرف لہٰذا اس کے واسطہ سے جس نے آپ

عَلٰى سِرِّهٖ، وَاسْتَرْعَاكَ اَمْرَ خَلْقِهٖ، وَقَرَنَ طَاعَتَكَ بِطَاعَتِهٖ وَمُوَالَاتَكَ

کو اپنا راز دار بنایا اپنی مخلوق کا معاملہ آپ کو سونپا اس نے آپ کی اطاعت اپنی اطاعت کے ساتھ اور آپ کی محبت اپنی محبت

بِمُوَالَاتِهٖ، كُنْ لِيْ اِلَى اللهِ شَفِيْعًا، وَمِنَ النَّارِ مُجِيْرًا، وَعَلَى الدَّهْرِ ظَهِيْرًا.

کے ساتھ قرار دی آپ خدا کے ہاں میری شفاعت کریں جہنم سے پناہ دیں اور حالات میں میرے مددگار رہوں۔

پھر قبر سے لپٹ کر بوسہ دے اور کہے:

يَا وَلِيَّ اللهِ، يَا حُجَّةَ اللهِ، يَا بَابَ حِطَّةِ اللهِ، وَلِيُّكَ وَ زَآئِرُكَ، وَاللَّآئِذُ بِقَبْرِكَ

اے ولی خدا اے حجت خدا اے باب حطہ، آپ کا دوست آپ کا زائر آپ کی قبر کی پناہ لینے والا آپ کی

وَالنَّازِلُ بِفِنَآئِكَ، وَالْمُنِيْخُ رَحْلَهٗ فِيْ جِوَارِكَ، يَسْئَلُكَ اَنْ تَشْفَعَ لَهٗ اِلَى اللهِ فِيْ

درگارہ پر آنے والا اور آپ کے جوار میں آرہنے والا سوال کرتا ہے کہ آپ خدا کے ہاں اس کی شفاعت

قَضَآءِ حَاجَتِهٖ، وَ نُجْحِ طَلِبَتِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنَّ لَكَ عِنْدَاللهِ الْجَاهَ

کریں کہ اس کی حاجت پوری ہو اور مقصد حاصل ہو دنیا اور آخرت میں، کیونکہ خدا کے حضور آپ کی بڑی

الْعَظِيْمَ، وَالشَّفَاعَةَ الْمَقْبُوْلَةَ فَاجْعَلْنِيْ يَا مَوْلَايَ مِنْ هَمِّكَ، وَ اَدْخِلْنِيْ فِيْ

عزت ہے اور آپ کی شفاعت مقبول ہے پس قرار دیں اے میرے آقا مجھے اپنے اصل عنایت میں شامل

حِزْبِكَ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى ضَجِيْعَيْكَ اٰدَمَ وَ نُوْحٍ، وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى

اور اپنے گروہ میں داخل کر آپ پر سلام ہو اور آپ کے دونوں ساتھیوں آدمؑ و نوحؑ پر سلام ہو آپ پر اور

وَلَدَيْكَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَعَلَى الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَ رَحْمَةُ اللهِ

آپ کے فرزندوں حسنؑ وحسینؑ پر اور سلام ہو آپ کی اولاد میں سے پاک ائمہؑ پر خدا کی رحمت ہو اور اسکی

وَبَرَكَاتُهٗ.

برکات ہوں۔

پھر چھ رکعت نماز پڑھے۔ دو رکعت امیر المومنین علیہ السلام کے لئے، دو رکعت جناب آدم علیہ السلام کے لئے اور دو رکعت جناب نوح علیہ السلام کے لئے اور خدا سے زیادہ سے قبولیت کی دعا کرے۔

(۵) چونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی ولادتِ باسعادت بھی اسی روز ہوئی لہٰذا مناسب ہے کہ امامؑ کی زیارت بھی پڑھی جائے:

زیارت امام صادق علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الصَّادِقُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ النَّاطِقُ،

سلام ہو آپ پر اے صادق امام، سلام ہو آپ پر اے ولیناطق، سلام ہو آپ پر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْفَائِقُ الرَّاتِقُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّنَامُ الْاَعْظَمُ،

اے برتر و مصلح، سلام ہو آپ پر اے بلند و برتر، سلام ہو آپ پر اے صراط مستقیم،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّرَاطُ الْاَقْوَمُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِصْبَاحَ الظُّلُمَاتِ،

سلام ہوآپ پر اے ظلمتوں کے چراغ، سلام ہو آپ پر اے حلال مشکلات،سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَافِعَ الْمُعْضِلَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِفْتَاحَ الْخَيْرَاتِ،

آپ پر اے نیکیوں کی کلید، سلام ہو آپ پر اے برکتوں کے مرکز، سلام ہو آپ پر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْبَرَكَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْحُجَجِ وَ

اے حجتوں اور دلیلوں والے، سلام ہوآپ پر اے واضح شواہد والے، سلام ہو

الدَّلَالَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْبَرَاهِيْنِ الْوَاضِحَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

آپ پر اے دین خدا کے مددگار،سلام ہو آپ پر اے حکم خدا کو پھیلانے والے،

يَا نَاصِرَ دِيْنِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاشِرَ حُكْمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاصِلَ

سلام ہو آپ پر اے باطل کو حق سے جدا کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے رنج و

الْخِطَابَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمِيْدَ

مصیبت کے دور کرنے والے، سلام ہو آپ پر اےسچوں کے سردار، سلام ہو آپ پر

الصَّادِقِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا لِسَانَ النَّاطِقِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلَفَ

اے نطق کرنے والوں کی زبان، سلام ہوآپ پر اے پہلوں کے جانشین، سلام ہو

السَّابِقِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَعِيْمَ الصَّادِقِيْنَ الصَّالِحِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

آپ پر اے سچوں اورنیکوکاروں کے پیشوا، سلام ہو آپ پر اے مسلمانوں کے

یَا سَیِّدَ الْمُسْلِمِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا كَهْفَ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا
آقا، سلام ہو آپ پرآپ پر اے فرمانبرداروں کے لئے مایہ سکون، میں گواہی دیتا
هَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَكَنَ الطَّآئِعِیْنَ، اَشْهَدُ یَا مَوْلَایَ اَنَّكَ
ہوں اے میرے آقا کہ آپ ہدایت کے نشان،خدا کی مضبوط رسی، ضوفشاں
عَلَمُ الْهُدٰی، وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی، وَ شَمْسُ الضُّحٰی، وَ بَحْرُ النَّدٰی، وَ كَهْفُ الْوَرٰی،
آفتاب، سخاوت و بخشش کے سمندر، لوگوں کی پناہگاہ، اوربہترین مثال ہیں، خدا
وَ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی، صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی رُوْحِكَ وَبَدَنِكَ۔
رحمت نازل فرمائے آپ کی روح اور بدن پر۔

(۶) جب سورج تھوڑا سا بلند ہو جائے تو دو رکعت نماز بجالائے جس کی ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ قدر اور دس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔نماز کا سلام دینے کے بعد مصلیٰ پر بیٹھا رہے

(۷) اس دن کی تعظیم کریں، صدقہ اور خیرات دیں اور مومنوں کو مسرور کریں۔

ماہ ربیع الثانی کے اعمال

(۱) پہلی تاریخ کو نمازِ اولِ ماہ پڑھ کر صدقہ دے۔

(۲) روزِ دہم ماہِ ربیع الثانی ۲۳۲ھ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی اور یہ بے حد بابرکت دن ہے۔مستحب ہے کہ اس نعمت عظیم کے شکرانہ کے لئے روزہ رکھے اور امام علیہ السلام کی زیارت پڑھے اور دیگر کارِ خیر انجام دے۔

زیارت امام حسن عسکری علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ، اَلْحَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ، اَلْهَادِیَ الْمُهْتَدِیَ وَ
سلام ہو آپ پر اے میرے مولا، اے ابو محمد، حسن بن علی ہادی مہدی، اور اللہ کی رحمت اور اس
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللّٰهِ وَ ابْنَ اَوْلِیَآئِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
کی برکتیں ہوں، سلام آپ پر اے ولی خدا اور فرزند اولیاءِ خدا، سلام ہو آپ پر اے حجت خدا
یَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَ ابْنَ حُجَجِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفِیَّ اللّٰهِ وَ ابْنَ اَصْفِیَآئِهٖ، اَلسَّلَامُ
اور فرزند حجت خدا، سلام ہو آپ پر اے منتخب خدا اور فرزند منتخب خدا، سلام ہو آپ پر اے جانشین

عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ اللهِ وَ ابْنَ خُلَفَآئِهِ، وَ اَبَا خَلِيفَتِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَاتَمِ

خدا اور خدا کے جانشینوں کے فرزند،اور پدر جانشین خدا، سلام ہو آپ پر اے فرزند خاتم الانبیاء،

النَّبِيِّينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَمِيرِ

سلام ہو آپ پراے فرزند سید الاوصیاء، سلام ہو آپ پر اے فرزندامیر المومنینؑ، سلام ہوآپ پر

الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اے فرزند سردارِ زنان عالم، سلام ہو آپ پر اے فرزند ائمہ ہادین، سلام ہو آپ پر اے فرزند

يَا ابْنَ الْاَئِمَّةِ الْهَادِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْاَوْصِيَآءِ الرَّاشِدِينَ، اَلسَّلَامُ

اوصیاءِ راشدین، سلام ہوآپ پر اے نگہدارِ اہل تقویٰ، سلام ہو آپ پر اے کامیاب لوگوں کے

عَلَيْكَ يَا عِصْمَةَ الْمُتَّقِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْفَآئِزِينَ، اَلسَّلَامُ

امام،سلام ہو آپ پر اے مومنین کے رکن، سلام ہو آپ پر اے مصیبت زدہ لوگوں کے لئے باعث

عَلَيْكَ يَا رُكْنَ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَرَجَ الْمَلْهُوفِينَ، اَلسَّلَامُ

سکون، سلام ہو آپ پر اے منتخب انبیاء کے وارث، سلام ہوآپ پر اے علم وصی رسولؐ کےخزانہ

عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْاَنْبِيَآءِ الْمُنْتَجَبِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ عِلْمِ وَصِيِّ

دار، سلام ہو آپ پر اے حکم خدا سے مخلوق کو دعوت دینے والے، سلام ہو آپ پر اے کتابِ خدا

رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الدَّاعِيْ بِحُكْمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا

سے کلام کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے خدا کی حجتوں کے حجت، سلام ہو آپ پر اے اُمتوں کے

النَّاطِقُ بِكِتَابِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ الْحُجَجِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا هَادِيَ

ہادی، سلام ہو آپ پر اے ولیٔ نعمت، سلام ہو آپ پر اے علم کے مخزن، سلام آپ پر اے حلم کا

الْاُمَمِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ النِّعَمِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْبَةَ الْعِلْمِ،

سفینہ، سلام ہو آپ پر اے امام منتظر کے والد بزرگوار جن کی حجت عقل مندوں کے لئے ظاہر ہے،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِينَةَ الْحِلْمِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْاِمَامِ الْمُنْتَظَرِ،

اور جن کی معرفت دنیائے یقین میں ثابت ہے، جو ظالموں کی نگاہوں سے غائب ہیں، اور فاسقوں کی

اَلظَّاهِرَةِ لِلْعَاقِلِ حُجَّتُهُ، وَ الثَّابِتَةِ فِي الْيَقِينِ مَعْرِفَتُهُ، اَلْمُحْتَجَبِ عَنْ اَعْيُنِ

حکومت سے پوشیدہ ہیں، جن کے ذریعہ ہمارے رب نے دین اسلام کے محو ہونے کے بعد وجودِ نو کا ،

الظَّالِمِيْنَ، وَ الْمُغَيَّبِ عَنْ دَوْلَةِ الْفَاسِقِيْنَ، وَ الْمُعِيْدِ رَبُّنَا بِهِ الْاِسْلَامَ

اور قرآن کے مرجھانے کے بعد شادابی کا وعدہ کیا ہے، میں گواہی دیتا ہوں اے میرے مولا کہ

جَدِيْدًا بَعْدَ الْاِنْطِمَاسِ، وَ الْقُرْآنَ غَضًّا بَعْدَ الْاِنْدِرَاسِ، اَشْهَدُ يَا مَوْلَايَ

آپ نے نماز قائم کی اور زکوۃ ادا کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور اپنے رب کے

اَنَّكَ اَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَ آتَيْتَ الزَّكَاةَ وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ

راستہ کی طرف دعوت دی حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ اور خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کی

وَ دَعَوْتَ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ عَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصًا

یہاں تک کہ آپ دنیا سے گزر گئے، میں اللہ سے سوال کرتا ہوں اس شان کے واسطہ سے جو اللہ کے

حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ، اَسْئَلُ اللهَ بِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَكُمْ عِنْدَهٗ اَنْ يَتَقَبَّلَ زِيَارَتِيْ

نزدیک آپ کی ہے کہ وہ میری زیارت کو قبول کرلے اور میری کوشش کو مشکور بنا دے اور میری دعا

لَكُمْ وَ يَشْكُرَ سَعْيِيْ اِلَيْكُمْ وَ يَسْتَجِيْبَ دُعَآئِيْ بِكُمْ، وَ يَجْعَلَنِيْ مِنْ اَنْصَارِ الْحَقِّ وَ

کو مستجاب کرلے، اور مجھے آپ کے ذریعہ حق کے مددگاروں، پیروی کرنے والوں اور شیعوں،

اَتْبَاعِهٖ وَ اَشْيَاعِهٖ وَ مَوَالِيْهِ وَ مُحِبِّيْهِ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ،

دوستوں اور محبوں میں قرار دے، آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

اس کے بعد ضریح کو بوسہ دے اور دونوں رخساروں کو باری باری ضریح پر رکھے اور پھر یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَادِيْ

خدایا رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اہل بیتؑ پر اور رحمت نازل فرما حسنؑ (عسکری)

اِلٰى دِيْنِكَ وَ الدَّاعِيْ اِلٰى سَبِيْلِكَ، عَلَمِ الْهُدٰى وَ مَنَارِ التُّقٰى وَ مَعْدِنِ الْحِجٰى وَ

ابن علی (نقی) پر جو ہادیٔ دین ہیں اور تیری راہ کی طرف دعوت دینے والے ہیں، پرچم ہدایت اور منارۂ

مَاْوَى النُّهٰى وَ غَيْثِ الْوَرٰى وَ سَحَابِ الْحِكْمَةِ وَ بَحْرِ الْمَوْعِظَةِ وَ وَارِثِ الْاَئِمَّةِ

تقوئی ہیں، ذہانت کی معدن اور خردمندی کا مرکز ہیں، نیز لوگوں کے لئے بارانِ رحمت، اَبر حکمت، بحر

وَ الشَّهِيْدِ عَلَى الْاُمَّةِ، اَلْمَعْصُوْمِ الْمُهَذَّبِ وَ الْفَاضِلِ الْمُقَرَّبِ وَ الْمُطَهَّرِ مِنَ

نصیحت، وارثِ ائمہ، امت پر گواہ، امام معصوم، مہذب، فاضل، مقرب، اور رجس سے پاک و پاکیزہ ہیں

الرِّجْسِ الَّذِیْ وَرَّثْتَهٗ عِلْمَ الْكِتَابِ وَ اَلْهَمْتَهٗ فَصْلَ الْخِطَابِ، وَ نَصَبْتَهٗ
جن کوتو نے وارث بنایا ہے علم کتاب کا، حق و باطل میں فیصلہ کی قوت دی، اور اپنے اہل قبلہ کے لئے انہیں
عَلَمًا لِاَهْلِ قِبْلَتِكَ وَ قَرَنْتَ طَاعَتَهٗ بِطَاعَتِكَ وَ فَرَضْتَ مَوَدَّتَهٗ عَلٰى جَمِیْعِ
پرچم قرار دیا، ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے ملایا اور ان کی مودت کو تمام مخلوقات پر فرض کیا، خدایا
خَلِیْقَتِكَ، اَللّٰهُمَّ فَكَمَآ اَنَابَ بِحُسْنِ الْاِخْلَاصِ فِیْ تَوْحِیْدِكَ، وَ اَرْدٰی مَنْ
جس طرح وہ حسن اخلاص کے ساتھ تیری توحید میں تیری طرف آئے اور جس نے تیری شبیہ بنانا چاہی ان کو
خَاضَ فِیْ تَشْبِیْهِكَ، وَ حَامٰی عَنْ اَهْلِ الْاِیْمَانِ بِكَ، فَصَلِّ یَا رَبِّ عَلَیْهِ صَلَاةً
ہلاک کیا، تجھ پر ایمان لانے والوں کی حمایت کی، اب تو ان پر رحمت نازل فرما ایسی رحمت جو انہیں خاشعین
یَلْحَقُ بِهَا مَحَلَّ الْخَاشِعِیْنَ وَ یَعْلُو فِی الْجَنَّةِ بِدَرَجَةِ جَدِّهٖ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ
کی منزل سے ملا دے، اور جنت میں ان کی جگہ کو بلند کر کے انہیں خاتم الانبیاء کی منزل تک پہنچا دے، خدایا
بَلِّغْهُ مِنَّا تَحِیَّةً وَ سَلَامًا وَ آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ فِیْ مُوَالَاتِهٖ، فَضْلًا وَ اِحْسَانًا وَ
ہمارے تحیت و سلام ان تک پہنچا دے اور ہمیں عطا کر اپنی طرف سے ان کی محبت کے صدقہ میں فضل، احسان،
مَغْفِرَةً وَ رِضْوَانًا، اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ وَ مَنٍّ جَسِیْمٍ۔
مغفرت اور رضوان، بیشک تو عظیم فضل والا اور بہترین عطا والا ہے۔

اس کے بعد نماز زیارت بجالائے اور نماز کے بعد کہے:

یَا دَائِمُ یَا دَیْمُوْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا كَاشِفَ الْكَرْبِ وَ الْهَمِّ وَ یَا فَارِجَ الْغَمِّ وَ یَا
اے ہمیشہ باقی رہنے والے، زندہ و پائندہ، اے وہ جس سے قیام کائنات ہے، اے رنج و مصیبت دور کرنے والے،
بَاعِثَ الرُّسُلِ وَ یَا صَادِقَ الْوَعْدِ وَ یَا حَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ
اے غم کا مداوا کرنے والے، اے رسولوں کو بھیجنے والے، اے وعدہ کے سچے، اے زندہ، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں
بِحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَ وَصِیِّهٖ عَلِیِّ ابْنِ عَمِّهٖ وَ صِهْرِهٖ عَلَى ابْنَتِهٖ، اَلَّذِیْ خَتَمْتَ بِهِمَا
ہے میں تجھ سے توسل کرتا ہوں تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے وصی علیؑ کے ذریعہ جو ان کے چچا زاد بھائی، داماد
الشَّرَآئِعَ وَ فَتَحْتَ التَّاْوِیْلَ وَ الطَّلَآئِعَ فَصَلِّ عَلَیْهِمَا صَلَاةً یَشْهَدُ بِهَا
اور ان کی دختر کے شوہر ہیں، کہ ان دونوں کے ذریعہ تو نے شریعتوں کو مکمل کیا، تاویل اور اسرار کے ابواب کو کھولا تو ان

الْاَوَّلُوْنَ وَ الْآخِرُوْنَ وَ يَنْجُو بِهَا الْاَوْلِيَآءُ وَ الصَّالِحُوْنَ وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ

دونوں پر رحمت نازل کر، ایسی رحمت جس کی گواہی اوّلین و آخرین دیں اور جس رحمت کے ذریعہ نجات حاصل

بِفَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ وَالِدَةِ الْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ وَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلْمُشَفَّعَةِ

کریں اولیاء اور صالحین، اور میں توسل کرتا ہوں فاطمہ زہراؑ کے ذریعہ جو والدہ ہیں ائمہ ہدیٰ کی اور عالمین کی عورتوں کی

فِيْ شِيْعَةِ اَوْلَادِهَا الطَّيِّبِيْنَ، فَصَلِّ عَلَيْهَا صَلَاةً دَآئِمَةً اَبَدَ الْآبِدِيْنَ وَ دَهْرَ

سردار ہیں، اور شفاعت کرنے والی ہیں اپنی پاکیزہ اولاد کے شیعوں کی، تو خدا تو ان پر دائمی رحمت نازل فرما ہمیشہ کے

الدَّاهِرِيْنَ وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِالْحَسَنِ الرَّضِيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ، وَ الْحُسَيْنِ

لئے جب تک زمانہ باقی رہے، اور میں تجھ سے توسل کرتا ہوں بوسیلہ حسن (مجتبیٰ) کے جو پسندیدہ اور پاک و پاکیزہ ہیں،

الْمَظْلُوْمِ الْمَرْضِيِّ الْبَرِّ التَّقِيِّ، سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلْاِمَامَيْنِ

اور توسل کرتا ہوں حسینؑ مظلوم کے وسیلہ سے جو پسندیدہ، نیک اور متقی ہیں، یہ دونوں امامؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں،

الْخَيِّرَيْنِ الطَّيِّبَيْنِ، اَلتَّقِيَّيْنِ النَّقِيَّيْنِ الطَّاهِرَيْنِ، اَلشَّهِيْدَيْنِ الْمَظْلُوْمَيْنِ

جو امام ہیں، نیکوکار ہیں، نیز طیب ہیں، تقی ہیں، نقی ہیں، اور طاہر ہیں، شہید ہیں، مظلوم ہیں، اور مقتول ہیں، تو تو رحمت

الْمَقْتُوْلَيْنِ، فَصَلِّ عَلَيْهِمَا مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَ مَا غَرَبَتْ، صَلَاةً مُتَوَالِيَةً

نازل کر ان دونوں پر جب تک سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کا سلسلہ جاری ہے، مسلسل اور پے در پے رحمت، اور

مُتَتَالِيَةً، وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ، اَلْمَحْجُوْبِ مِنْ

میں تیری طرف متوسل ہوتا ہوں علیؑ بن الحسینؑ کے وسیلہ سے جو عبادت گزاروں کے سردار ہیں اور جو ظالموں کے خوف

خَوْفِ الظَّالِمِيْنَ، وَ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَلْبَاقِرِ الطَّاهِرِ النُّوْرِ الزَّاهِرِ، اَلْاِمَامَيْنِ

سے محجوب رہے، اور متوسل ہوتا ہوں محمد بن علی، امام باقر کے وسیلہ سے جو پاک اور درخشندہ نور ہیں، یہ دونوں امام اور

السَّيِّدَيْنِ، مِفْتَاحَيِ الْبَرَكَاتِ وَ مِصْبَاحَيِ الظُّلُمَاتِ، فَصَلِّ عَلَيْهِمَا مَا سَرٰى

سردار ہیں، برکتوں کی کلید اور ظلمتوں کے چراغ ہیں، تو ان دونوں پر رحمت نازل کر جب تک کہ رات کی چادر تنی ہے اور

لَيْلٌ وَ مَآ اَضَآءَ نَهَارٌ، صَلَاةً تَغْدُوْ وَ تَرُوْحُ، وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ،

دن اجالے بکھیر رہا ہے، ایسی رحمت جو صبح و شام برقرار رہے، اور میں تیری طرف توسل کرتا ہوں جعفر بن محمد کے وسیلے

اَلصَّادِقِ عَنِ اللهِ وَ النَّاطِقِ فِيْ عِلْمِ اللهِ، وَ بِمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ، اَلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِيْ

سے جو خدا کی طرف سے صادق اور علم خدا کے بارے میں کلام کرنے والے ہیں، اور متوسل ہوتا ہوں موسیٰ بن جعفر کے

نَفْسِهٖ، وَ الْوَصِيِّ النَّاصِحِ، اَلْاِمَامَيْنِ الْهَادِيَيْنِ الْمَهْدِيَّيْنِ، اَلْوَافِيَيْنِ

وسیلہ سے جو اپنی ذات میں عبد صالح ہیں اور نصیحت کرنے والے وصی ہیں، یہ دونوں امام ہیں، ہادی و مہدی ہیں اور

الْكَافِيَيْنِ، فَصَلِّ عَلَيْهِمَا مَا سَبَّحَ لَكَ مَلَكٌ وَ تَحَرَّكَ لَكَ فَلَكٌ، صَلَاةً تَنْمِيْ وَ

وافی و کافی ہیں، ان دونوں پر رحمت نازل فرما جب تک فرشتوں کی تسبیح اور گردشِ افلاک جاری ہے، ایسی رحمت جس

تَزِيْدُ، وَ لَا تَفْنٰى وَ لَا تَبِيْدُ، وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، وَ بِمُحَمَّدِ

میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے اور کبھی ختم نہ ہو، اور میں متوسل ہوتا ہوں تیری طرف علی بن موسیٰ (امام) رضا اور محمد بن علی

بْنِ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى، اَلْاِمَامَيْنِ الْمُطَهَّرَيْنِ الْمُنْتَجَبَيْنِ، فَصَلِّ عَلَيْهِمَا مَآ اَضَآءَ

مرتضیٰ (امام تقی) کے وسیلہ سے جو دونوں امام ہیں، اور پاکیزہ و برگزیدہ ہیں، تو ان پر رحمت نازل کر جب تک صبح روشن

صُبْحٌ وَ دَامَ صَلَاةً تُرَقِّيْهِمَا اِلٰى رِضْوَانِكَ فِي الْعِلِّيِّيْنَ مِنْ جِنَانِكَ وَ اَتَوَسَّلُ

رہے اور باقی رہے وہ صلوات جو ان کو جنت کے بلند ترین درجات میں تیری رضا تک پہنچا دے، اور میں متوسل ہوتا

اِلَيْكَ بِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ الرَّاشِدِ، وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْهَادِيْ، اَلْقَآئِمَيْنِ بِاَمْرِ

ہوں تیری طرف علی بن محمد (امام نقی) کہ جو راشد ہیں، اور حسن بن علی (امام عسکری) کہ جو ہادی ہیں، کے وسیلہ سے جو

عِبَادِكَ، اَلْمُخْتَبَرَيْنِ بِالْمِحَنِ الْهَآئِلَةِ وَ الصَّابِرَيْنِ فِي الْاِحَنِ الْمَآئِلَةِ، فَصَلِّ

تیرے بندوں میں تیرے امر کے ساتھ قیام کرنے والے، اور ہولناک امتحان میں مبتلا ہونے والے، اور مشکلوں میں

عَلَيْهِمَا كِفَآءَ اَجْرِ الصَّابِرِيْنَ وَ اِزَآءَ ثَوَابِ الْفَآئِزِيْنَ، صَلَاةً تُمَهِّدُ لَهُمَا

صبر کرنے والے تھے، خدایا ان پر وہ رحمت نازل فرما جو صابرین کے اجر کو پورا کر سکے، اور فائزین کے ثواب کے

الرِّفْعَةَ، وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ يَا رَبِّ بِاِمَامِنَا وَ مُحَقِّقِ زَمَانِنَا، اَلْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ، وَ

برابر ہو سکے، ایسی صلوات جو ان کی رفعت کی راہ کو ہموار کر سکے، اے میرے پروردگار! اب میں وسیلہ قرار دیتا ہوں

الشَّاهِدِ الْمَشْهُوْدِ، وَ النُّوْرِ الْاَزْهَرِ، وَ الضِّيَآءِ الْاَنْوَرِ، وَ الْمَنْصُوْرِ بِالرُّعْبِ، وَ

اس امام کو جو ہمارے زمانے کا امام ہے اور حق کا نگہبان ہے، جسے تو نے یوم موعود قرار دیا ہے اور جو شاہد و مشہود ہے، جو

الْمُظَفَّرِ بِالسَّعَادَةِ، فَصَلِّ عَلَيْهِ عَدَدَ الثَّمَرِ وَ اَوْرَاقِ الشَّجَرِ وَ اَجْزَآءِ الْمَدَرِ، وَ

تیرا نورِ روشن اور ضیاءِ منور ہے، جس کی رعب کے ذریعہ مدد کی گئی ہے، اور سعادت کے ذریعے اسے کامیاب بنایا گیا

عَدَدَ الشَّعْرِ وَ الْوَبَرِ وَ عَدَدَ مَآ اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَ اَحْصَاهُ كِتَابُكَ، صَلَاةً

ہے، خدایا اس پر رحمت نازل فرما پھلوں اور درختوں کے پتوں کی تعداد کے برابر، اور سنگ ریزوں کے برابر، اور

يَغْبِطُهُ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ وَ احْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَ احْفَظْنَا عَلٰى

بالوں کی تعداد کے برابر، اوراس کے عدد کے برابر جس کو تیرے علم نے احاطہ کیا ہے اور جس کا تیری کتاب نے احصاء

طَاعَتِهٖ، وَ احْرُسْنَا بِدَوْلَتِهٖ، وَ اَتْحِفْنَا بِوَلَايَتِهٖ، وَ انْصُرْنَا عَلٰى اَعْدَآئِنَا بِعِزَّتِهٖ وَ

کیا ہے، وہ صلوات جس پر اولین و آخرین کے لوگ رشک کریں، خدایا ہمیں ان کے گروہ میں محشور فرمانا اوران کی

اجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنَ التَّوَّابِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ وَ اِنَّ اِبْلِيْسَ الْمُتَمَرِّدَ

اطاعت پر باقی رکھنا، اوران کی حکومت کے ذریعہ محفوظ رکھنا، ان کی ولایت سے سرفراز فرمانا، اوران کی عزت کے

اللَّعِيْنَ قَدِ اسْتَنْظَرَكَ لِاِغْوَآءِ خَلْقِكَ فَاَنْظَرْتَهٗ وَ اسْتَمْهَلَكَ لِاِضْلَالِ

ذریعے دشمنوں پر غلبہ عطا فرمانا، اور ہمیں توبہ کرنے والوں میں قرار دینا اے بہترین رحم کرنے والے، خدایا سرکش و

عَبِيْدِكَ فَاَمْهَلْتَهٗ بِسَابِقِ عِلْمِكَ فِيْهِ وَ قَدْ عَشَّشَ وَ كَثُرَتْ جُنُوْدُهٗ وَ

لعنتی ابلیس نے تیری مخلوق کو بہکانے کے لئے تجھ سے مہلت چاہی، تو تو نے اس کو مہلت دے دی، اوراس نے بہکانے کا

ازْدَحَمَتْ جُيُوْشُهٗ وَ انْتَشَرَتْ دُعَاتُهٗ فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ، فَاَضَلُّوْا عِبَادَكَ وَ

موقع طلب کیا تو تو نے اپنے سابق علم کی بنا پر اسے موقع دے دیا، اب اس نے اپنے پیرو پیدا کر لئے اوراس کے لشکر بے

اَفْسَدُوْا دِيْنَكَ وَ حَرَّفُوا الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهٖ وَ جَعَلُوْا عِبَادَكَ شِيَعًا

شمار ہو گئے، اوراس کی فوجوں نے ہجوم کرلیا، اوراس کے کارندے دنیا بھر میں پھیل گئے، اورانہوں نے تیرے بندوں کو

مُتَفَرِّقِيْنَ وَ اَحْزَابًا مُتَمَرِّدِيْنَ، وَ قَدْ وَعَدْتَ نُقُوْضَ بُنْيَانِهٖ وَ تَمْزِيْقَ شَاْنِهٖ

گمراہ کیا، تیرے دین کو برباد کیا، تیرے کلمات کو ان کی جگہ سے ہٹا دیا، تیرے بندوں کو مختلف حصوں میں بانٹ دیا،

فَاَهْلِكْ اَوْلَادَهٗ وَ جُيُوْشَهٗ وَ طَهِّرْ بِلَادَكَ مِنِ اخْتِرَاعَاتِهٖ وَ اخْتِلَافَاتِهٖ وَ اَرِحْ

سرکش گروہ تیار کر دیئے، اور تو نے وعدہ کیا کہ اس کی اساس کو توڑ دے گا اوراس کی شان کو فنا کر دے گا، تو اب اس کی

عِبَادَكَ مِنْ مَذَاهِبِهٖ وَ قِيَاسَاتِهٖ وَ اجْعَلْ دَآئِرَةَ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ وَ ابْسُطْ

اولاد اوراس کے لشکروں کو ہلاک کر دے اور اپنے شہروں کو اس کی بدعتوں اوراس کے اختلافات سے پاک کر دے،

عَدْلَكَ وَ اَظْهِرْ دِيْنَكَ وَ قَوِّ اَوْلِيَآءَكَ وَ اَوْهِنْ اَعْدَآءَكَ، وَ اَوْرِثْ دِيَارَ اِبْلِيْسَ

اپنے بندوں اس کے مذاہب اور قیاسات سے نجات دے دے، اوران پر گردش بدبختی کو مسلط کر دے، اپنے عدل کو

وَ دِيَارَ اَوْلِيَآئِهٖ اَوْلِيَآءَكَ، وَ خَلِّدْهُمْ فِي الْجَحِيْمِ وَ اَذِقْهُمْ مِنَ الْعَذَابِ

پھیلا دے، اوراپنے دین کو غالب بنا دے، اپنے اولیاء کو قوی بنا دے اور دشمنوں کو کمزور کر دے، اور ابلیس کے دیار کا

الْاَلِيْمِ وَ اجْعَلْ لَعَآئِنَكَ الْمُسْتَوْدَعَةَ فِيْ مَنَاحِسِ الْخِلْقَةِ وَمَشَاوِيْهِ الْفِطْرَةِ

وارث اپنے اولیاء کو بنا دے، اور انہیں جہنم واصل کردے، اور دردناک عذاب کا مزہ چکھا دے، خدایا اپنی وہ لعنتیں

دَآئِرَةً عَلَيْهِمْ وَ مُوَكَّلَةً بِهِمْ وَ جَارِيَةً فِيْهِمْ كُلَّ مَسَآءٍ وَ صَبَاحٍ وَ غُدُوٍّ وَ

جن کو منحوس خلقت میں اور بدترین فطرتوں میں ودیعت کیا ہے ان پر دائر کردے، ان پر مسلط کر کے جاری کردے اور صبح

رَوَاحٍ، رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ

وشام ان پر وہ لعنتیں نازل کرتے رہنا، خدایا ہمیں دنیا وآخرت میں نیکی عطا فرما اور اپنی رحمت سے عذاب جہنم سے بچا

النَّارِ يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

لے اے بہترین رحم کرنے والے۔

ماہ جمادی الاول کے اعمال

☆ پچھتر دن کی روایت کی بنا پر حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت تیرہ، چودہ یا پندرہ جمادی الاولیٰ ہے اس لئے ان ایام میں جناب معصومہؑ کی زیارت پڑھے اور مجالس کا انعقاد کرے۔

پندرہ کی شب کو ولادت باسعادت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہے اس دن روزہ رکھنا چاہئے اور امام کی زیارت بجا لائے اعمال خیر بجالائے اور تصدق کرے۔

زیارت امام زین العابدین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْمُتَهَجِّدِيْنَ ،

سلام ہو آپ پر اے عبادت گزاروں کی زینت، سلام ہو آپ پر اے تہجد گزاروں کی زینت، سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ الْمُسْلِمِيْنَ ،

آپ پر اے پرہیزگاروں کے امام، سلام ہو آپ پر اے مسلمانوں کے سرپرست، سلام ہو آپ پر اے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قُرَّةَ عَيْنِ النَّاظِرِيْنَ الْعَارِفِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلَفَ

اہل معرفت ناظرین کی آنکھ کی ٹھنڈک، سلام ہو آپ پر اے پہلوں کے جانشین، سلام ہو آپ پر اے

السَّابِقِيْنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ الْوَصِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ

اوصیاء کے وصی، سلام ہو آپ پرائے مرسلین کی وصیتوں کے نگہبان، سلام ہو آپ پر اے وحشت زدوں

وَصَايَا الْمُرْسَلِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ضَوْءَ الْمُسْتَوْحِشِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

کی روشنی، سلام ہو آپ پر اے اجتہاد و کوشش کرنے والوں کے نور، سلام ہو آپ پر اے پسندیدہ لوگوں

نُورَ الْمُجْتَهِدِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَاجَ الْمُرْتَضِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

کے چراغ، سلام ہو آپ پر اے عبادت گزاروں کے ذخیرہ، سلام ہو آپ پر اے سفینۂ علم، سلام ہو آپ

ذُخْرَ الْمُتَعَبِّدِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِينَةَ الْعِلْمِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

پر اے تسکین حلم، سلام ہو آپ پر اے میزانِ قصاص، سلام ہو آپ پر اے سفینۂ نجات، سلام ہو آپ پر

سَكِينَةَ الْحِلْمِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِيزَانَ الْقِصَاصِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

اے جود و بخشش کے سمندر، سلام ہو آپ پر اے تاریکیوں کے ماہِ تمام، سلام ہو آپ پر اے گریہ و زاری

سَفِينَةَ الْخَلَاصِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَحْرَ النَّدٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَدْرَ

کرنے والے، بردبار، سلام ہو آپ اے صابر و حکیم، سلام ہو آپ پر اے گریہ کرنے والوں کے

الدُّجٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاَوَّاهُ الْحَلِيمُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصَّابِرُ

سردار، سلام ہو آپ پر اے مومنین کے چراغ، سلام ہو آپ پر اے میرے آقا، اے پدرِ (امام) محمد

الْحَكِيمُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَئِيسَ الْبَكَّائِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِصْبَاحَ

(باقر)، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی حجت، حجت خدا کے فرزند، خدا کی حجتوں کے پدر، امین خدا

الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، اَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ وَابْنُ

کے فرزند اور خدا کے امینوں کے پدر بزرگوار ہیں، آپ نے اپنے پروردگار کی عبادت کے بارے میں

حُجَّتِهِ وَاَبُو حُجَجِهِ، وَابْنُ اَمِينِهِ وَاَبُو اُمَنَائِهِ، وَاَنَّكَ نَاصَحْتَ فِي عِبَادَةِ رَبِّكَ وَ

نصیحت کی، اس کی خوشنودی کے حصول میں عجلت کی، اس کے دشمنوں کو رسوا کیا اور اس کے اولیاء کو مسرور

سَارَعْتَ فِي مَرْضَاتِهِ، وَ خَيَّبْتَ اَعْدَاءَهُ، وَسَرَرْتَ اَوْلِيَاءَهُ، اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ

کیا، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی اس طرح عبادت کی جو عبادت کا حق ہے، اس سے اس طرح

عَبَدْتَ اللّٰهَ حَقَّ عِبَادَتِهِ، وَ اتَّقَيْتَهُ حَقَّ تُقَاتِهِ، وَ اَطَعْتَهُ حَقَّ طَاعَتِهِ، حَتّٰى

ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے، اس کی اس طرح اطاعت کی جو اطاعت کا حق ہے، یہاں تک کہ آپ دنیا سے

اَتَاكَ الْيَقِينُ، فَعَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَفْضَلُ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ، وَ

گزر گئے، پس اے میرے آقا، اے فرزند رسولؐ، آپ پر بہترین تحیت و سلام ہو، اور اللہ کی رحمت اور

رَحۡمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.

اس کی برکتیں ہوں۔

☆ اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اسی روز بصرہ فتح فرمایا ہے اس لئے آپ کی زیارت بھی پڑھے اور بہتر ہے کہ ان ایام میں زیارت جامعہ پڑھے۔ (دیکھیں زیارات کے باب میں)

ماہ جمادی الآخر کے اعمال

☆ مستند روایت کی بنا پر اس ماہ کی تیسری تاریخ روز وفات حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ہے
سید بن طاؤس نے اقبال میں آج کے دن حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی یہ زیارت نقل کی ہے:

زیارت جناب سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَآءِ الۡعَالَمِيۡنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيۡكِ يَا وَالِدَةَ الۡحُجَجِ

سلام ہو تم پر اے عالمین کی عورتوں کی سردار ، سلام ہو تم پر اے تمام لوگوں پر حجت افراد

عَلَى النَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيۡكِ اَيَّتُهَا الۡمَظۡلُوۡمَةُ الۡمَمۡنُوۡعَةُ حَقُّهَا،

کی والدہ ، سلام ہو تم پر اے مظلومہ جس کو حق سے محروم رکھا گیا ہے ، خدایا ! درود نازل

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمَتِكَ وَ ابۡنَةِ نَبِيِّكَ وَ زَوۡجَةِ وَصِيِّ نَبِيِّكَ صَلٰوةً تُزۡلِفُهَا فَوۡقَ

فرما اپنی کنیز پر اور اپنے نبی کی دختر پر اور اپنے نبی کے وصی کی زوجہ پر ایسا درود جو تیرے

زُلۡفٰى عِبَادِكَ الۡمُكَرَّمِيۡنَ مِنۡ اَهۡلِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرَضِيۡنَ.

مکرم بندوں کی نزدیکی بالاتر بنادے آسمانوں اور زمینوں میں۔

سید بن طاؤس کے فرزند نے زیارت کی کیفیت کو اس طرح بیان کیا ہے کہ دو رکعت نماز زیارت یا پھر نماز فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے جو دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں حمد کے بعد ساٹھ مرتبہ قل ھو اللہ پڑھے اور اگر ممکن نہ ہو تو پہلی رکعت میں حمد اور سورۂ قل ھو اللہ احد اور دوسری رکعت میں حمد اور سورۂ قل یا ایھا الکافرون پڑھے اور جب سلام پڑھ لے پھر مذکورہ زیارت پڑھے۔

روایت ہے کہ جو شخص یہ زیارت جناب معصومہ کے لئے پڑھے اور پھر خدا سے طلب مغفرت کرے تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور خدا اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

آج کے دن کے لئے علماء نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ایک مفصل زیارت بھی نقل کی ہے جو یہ ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہو اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر! آپ پر سلام ہو اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی!

عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَلِيْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہو اے اللہ کے حبیب کی دختر! آپ پر سلام ہو اے خدا کے خلیل کی دختر! آپ پر سلام

عَلَيْكِ يَا بِنْتَ صَفِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْنِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا

ہو اے خدا کے برگزیدہ کی دختر! آپ پر سلام ہو اے امین اللہ کی دختر! آپ پر سلام ہو اے مخلوق

بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِيَآءِ اللهِ وَ رُسُلِهٖ وَ

خدا میں سے بہترین کی دختر! آپ پر سلام ہو اے نبیوں، رسولوں اور فرشتوں سے برتر ہستی کی دختر!

مَلَآئِكَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ

آپ پر سلام ہو اے بہترین مخلوق کی دختر! آپ پر سلام ہو اے جہان میں اولین و آخرین تمام

نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللهِ وَ

عورتوں کی سیدہ و سردار! آپ پر سلام ہو اے خدا کے ولی کی زوجہ جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ساری

خَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ

مخلوق میں بہترین ہیں! آپ پر سلام ہو اے حسن و حسین علیہما السلام کی والدہ جو جنت کے جوانوں کے

شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ الشَّهِيْدَةِ، اَلسَّلَامُ

سردار ہیں! آپ پر سلام ہو کہ آپ صدیقہ و شہیدہ ہیں! آپ پر سلام ہو کہ آپ خدا سے راضی اور

عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ،

خدا آپ سے راضی ہے! آپ پر سلام ہو کہ آپ فضیلت والی اور پاکیزہ ہیں! آپ پر سلام ہو کہ آپ نوع انسانی میں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرَآءُ الْاِنْسِيَّةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ

حور صفت ہیں! آپ پر سلام ہو اے پرہیزگار پاکباز! آپ پر سلام ہو اے وحی کی رازداں علم و دانش والی! آپ پر سلام ہو

النَّقِيَّةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيْمَةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا

اے بی بی جس پر ظلم ہوا، جس کا حق چھینا گیا! آپ پر سلام ہو اے ستم کشیدہ اور حاکموں کا قہر دیکھنے والی! آپ پر سلام ہو اے

اَلْمَظْلُوْمَةُ الْمَغْصُوْبَةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ الْمَقْهُوْرَةُ، اَلسَّلَامُ

اللہ کے رسول کی دختر فاطمہ زہرا! آپ پر اللہ کی رحمت و برکتیں ہوں، آپ پر اور آپ کی روح اور آپ کے جسم پر خدا رحمت

عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَ عَلٰى

فرمائے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی طرف سے روشن دلیل پر زندگی گزاری ہے، بیشک جس نے آپ کو خوش کیا اس

رُوْحِكِ وَ بَدَنِكِ، اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكِ، وَ اَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ

نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کیا، خدا ان پر اور انکی آل پر رحمت کرے؛ اور جس نے آپ پر ظلم کیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظلم

سَرَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَ مَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

کیا' خدا رحمت کرے ان پر اور انکی آل پر، اور جس نے آپ کو اذیت دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دی' خدا کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَ مَنْ آذَاكِ فَقَدْ آذٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَ مَنْ

رحمت ہو ان پر اور ان کی آل پر، جو آپ کے ساتھ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوا' خدا کی رحمت ہو ان پر اور ان کی آل

وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَ مَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ

پر، اور جو آپ سے جدا ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہوا، خدا کی رحمت ہو ان پر اور ان کی آل پر، اس لیے کہ آپ ان کی

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، لِاَنَّكِ بِضْعَةٌ مِّنْهُ وَ رُوْحُهُ الَّذِيْ بَيْنَ جَنْبَيْهِ،

گوشۂ جگر اور ان کی روح ہیں جو انکے بدن میں ہے، میں گواہ بناتا ہوں خدا کو، اس کے رسولوں کو اور اس کے فرشتوں کو کہ میں

اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ رُسُلَهُ وَ مَلَآئِكَتَهُ اَنِّيْ وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكِ وَ عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكِ وَ

اس کا دوست ہوں جو آپ کا دوست ہے اور اس کا دشمن ہوں جو آپ کا دشمن ہے، اس سے میری جنگ ہے جس سے آپ کی

حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكِ، اَنَا يَا مَوْلَاتِيْ بِكِ وَ بِاَبِيْكِ وَ بَعْلِكِ وَ الْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكِ

جنگ ہے، اے میری سردار! میں آپ پر، آپ کے والد بزرگوار پر، آپ کے شوہر نامدار پر اور آپ کی اولاد میں ائمہؑ پر یقین

مُوْقِنٌ وَ بِوِلَايَتِهِمْ مُؤْمِنٌ وَ لِطَاعَتِهِمْ مُلْتَزِمٌ، اَشْهَدُ اَنَّ الدِّيْنَ دِيْنُهُمْ،

رکھنے والا ہوں، ان کی ولایت پر ایمان رکھتا ہو اور ان کی اطاعت کا پابند ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ دین صرف اُنہیں کا

وَالْحُكْمَ حُكْمُهُمْ، وَهُمْ قَدْ بَلَّغُوْا عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَدَعَوْا اِلٰى سَبِيْلِ اللّٰهِ

دین ہے اور حکم بس اُنہیں کا حکم ہے اور انہوں نے اللہ عزوجل کی طرف سے پیغام پہنچایا اور خدا کی راہ کی

بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، لَا تَاْخُذُهُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَآئِمٍ، وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ

جانب حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ دعوت دی، انہوں نے اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت

عَلَيْكِ وَعَلٰى اَبِيْكِ وَبَعْلِكِ، وَذُرِّيَّتِكِ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
کی پرواہ نہیں کی، اور اللہ کا درود ہو آپ پر اور آپ کے والد بزرگوار، شوہر نامدار اور آپ کی اولاد میں
مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ، وَصَلِّ عَلَى الْبَتُوْلِ الطَّاهِرَةِ، اَلصِّدِّيْقَةِ الْمَعْصُوْمَةِ،
ائمہؑ طاہرین پر، خدایا رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اہل بیت پر اور رحمت نازل فرما حضرت بتول
اَلتَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ، اَلرَّضِيَّةِ الْمَرْضِيَّةِ، الزَّكِيَّةِ الرَّشِيْدَةِ، اَلْمَظْلُوْمَةِ الْمَقْهُوْرَةِ،
طاہرہ پر جو صدیقہ، معصومہ، متقی، پاکیزہ صفات، پسندیدہ کردار، خدا سے راضی، جن سے خدا راضی، پاک
اَلْمَغْصُوْبَةِ حَقُّهَا، اَلْمَمْنُوْعَةِ اِرْثُهَا، اَلْمَكْسُوْرَةِ ضِلْعُهَا، اَلْمَظْلُوْمِ بَعْلُهَا،
گوہر، رشد و ہدایت کی مالک اور مظلومہ ہیں جن پر ستم ڈھایا گیا، جن کا حق چھینا گیا، جن کو میراث سے محروم
اَلْمَقْتُوْلِ وَلَدُهَا، فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِكَ، وَبِضْعَةِ لَحْمِهٖ، وَصَمِيْمِ قَلْبِهٖ، وَفِلْذَةِ
رکھا گیا، جن کا پہلو شکستہ کیا گیا، جن کے شوہر پر ظلم ہوا، جن کے فرزند کو شہید کیا گیا، یعنی حضرت فاطمہ بنت پیغمبرؐ،
كَبِدِهٖ، وَالنُّخْبَةِ مِنْكَ لَهٗ، وَالتُّحْفَةِ خَصَصْتَ بِهَا وَصِيَّهٗ، وَحَبِيْبَةِ
جو پیغمبر کے جسم کا ٹکڑا، ان کے قلب کا جز، ان کی پارۂ جگر، اور ان کے لئے منتخب اور وہ تحفہ تھیں جس کو تو نے وصی
الْمُصْطَفٰى، وَقَرِيْنَةِ الْمُرْتَضٰى، وَسَيِّدَةِ النِّسَآءِ، وَمُبَشِّرَةِ الْاَوْلِيَآءِ، حَلِيْفَةِ
پیغمبر کو عنایت کیا تھا، وہ پیغمبر کی محبوب، علی مرتضیٰ کی شریک حیات، عالمین کی عورتوں کی سردار، اولیاء کی
الْوَرَعِ وَالزُّهْدِ، وَتُفَّاحَةِ الْفِرْدَوْسِ، وَالْخُلْدِ الَّتِيْ شَرَّفْتَ مَوْلِدَهَا بِنِسَآءِ
بشارت دینے والی، زہد و تقویٰ کی پابند، اور وہ جنت کا وہ سیب تھیں کہ جن کی ولادت پر جنت کی عورتوں نے
الْجَنَّةِ، وَ سَلَلْتَ مِنْهَآ اَنْوَارَ الْاَئِمَّةِ، وَاَرْخَيْتَ دُوْنَهَا حِجَابَ النُّبُوَّةِ، اَللّٰهُمَّ
حاضری دی، اور جن سے تو نے انوارِ امامت کو ظاہر کیا ہے، اور ان کے سامنے نبوت کا پردہ ڈال دیا ہے،
صَلِّ عَلَيْهَا صَلَاةً تَزِيْدُ فِيْ مَحَلِّهَا عِنْدَكَ، وَشَرَفِهَا لَدَيْكَ، وَمَنْزِلَتِهَا مِنْ
خدایا ان پر وہ رحمت نازل فرما جو ان کی منزلت کو بلند کردے ان کے شرف میں اضافہ کرے، اور تیری رضا
رِضَاكَ، وَ بَلِّغْهَا مِنَّا تَحِيَّةً وَسَلَامًا، وَآتِنَا مِنْ لَدُنْكَ فِيْ حُبِّهَا فَضْلًا
میں ان کی منزل کو مزید بلند تر بنا دے، ہماری طرف سے ان تک تحیت و سلام پہنچا دے اور ہم کو اپنی جانب سے
وَاِحْسَانًا، وَرَحْمَةً وَغُفْرَانًا، اِنَّكَ ذُو الْعَفْوِ الْكَرِيْمِ۔
ان کی محبت میں فضل و احسان اور رحمت و بخشش عطا کر، بیشک تو معافی اور کرم والا ہے۔

☆اور بیس تاریخ کو روز ولادت با سعادت معصومہؑ ہے۔اس میں چند عمل مستحب ہیں: (۱) روزہ (۲) مومنین کو صدقہ دینا اور خیرات کرنا (۳) معظّمہ کی زیارت پڑھنا:

يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ اللهُ الَّذِي خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَكِ فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ

اے آزمائش شدہ بی بی آپ کا اس اللہ نے امتحان لیا جس نے آپ کو پیدا کیا اس نے آپ کی خلقت سے پہلے ہی آپ

صَابِرَةً وَ زَعَمْنَا اَنَّا لَكِ اَوْلِيَاءُ وَمُصَدِّقُوْنَ وَ صَابِرُوْنَ لِكُلِّ مَا اَتَانَا بِهِ اَبُوْكِ

کو صابرہ پایا اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم آپ کے محب، ماننے والے اور معتقد ہیں ہر اس تعلیم میں جو آپ کے والد بزرگوار اور ان

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ اَتَانَا بِهٖ وَصِيُّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّا نَسْئَلُكِ اِنْ كُنَّا

کے وصی سے ہمیں ملی ہے، خدا کی رحمت ہو ان پر اور انکی آلؑ پر۔ پس ہم درخواست کرتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے مخلص ہیں تو

صَدَّقْنَاكِ اِلَّا اَلْحَقْتِنَا بِتَصْدِيْقِنَا لَهُمَا لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا

ہمارے اسی اعتقاد کے ساتھ ہمیں ان دونوں تک پہنچائیں تا کہ اپنے نفس کو بشارت دیں کہ آپ کی ولایت ومحبت کے

بِوَلَايَتِكِ.

ذریعے ہم پاک ہوگئے ہیں۔

اور مستحب ہے کہ یہ بھی پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہو اے رسول خدا کی دختر آپ پر سلام ہو اے اللہ کے نبیؐ کی بیٹی آپ پر سلام ہو اے اللہ

عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَلِيْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ

کے حبیب کی دختر آپ پر سلام ہو اے خدا کے خلیل کی دختر آپ پر سلام ہو اے خدا کے برگزیدہ کی دختر

عَلَيْكِ يَا بِنْتَ صَفِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْنِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا

آپ پر سلام ہو اے امین اللہ کی دختر آپ پر سلام ہو اے مخلوق خدا میں سے بہترین کی دختر آپ پر سلام

بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِيَاءِ اللهِ وَ رُسُلِهٖ وَ

ہو اے نبیوں رسولوں اور فرشتوں سے برتر ہستی کی دختر آپ پر سلام ہو اے بہترین مخلوق کی دختر آپ پر

مَلَائِكَتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ

سلام ہو اے جہان میں (اولین وآخرین) سبھی عورتوں کی سیدہ و سردار آپ پر سلام ہو اے خدا کے ولی

نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللّٰهِ وَ

کی زوجہ جو رسولؐ کے بعد ساری مخلوق میں بہترین ہیں آپ پر سلام ہو اے حسنؑ و حسینؑ کی والدہ جو جنت

خَيْرِ الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ

کے جوانوں کے سردار ہیں آپ پر سلام ہو کہ آپ صدیقہ و شہیدہ ہیں آپ پر سلام ہو کہ آپ خدا سے راضی

شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ الشَّهِيْدَةِ، اَلسَّلَامُ

اور خدا آپ سے راضی ہے آپ پر سلام ہو کہ آپ فضیلت والی اور پاکیزہ ہیں آپ پر سلام ہو کہ آپ

عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ،

نوع انسانی میں حور صفت ہیں آپ پر سلام ہو اے پرہیزگار پاکباز آپ پر سلام ہو اے وحی کی رازداں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرَآءُ الْاِنْسِيَّةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ

علم و دانش والی آپ پر سلام ہو اے بی بی جس پر ظلم ہوا جس کا حق چھینا گیا آپ پر سلام ہو اے ستم کشیدہ

النَّقِيَّةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيْمَةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا

اورحاکموں کا قہر دیکھنے والی آپ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول کی دختر فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا آپ پر اللہ کی

الْمَظْلُوْمَةُ الْمَغْصُوْبَةُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُضْطَهَدَةُ الْمَقْهُوْرَةُ، اَلسَّلَامُ

رحمت وبرکات ہوں آپ پر اور آپ کی روح اور آپ کے جسم پر خدا رحمت فرمائے میں گواہی دیتا ہوں

عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَ عَلٰى

کہ آپ نے خدا کی طرف سے روشن دلیل پر زندگی گزری ہے بیشک جس نے آپ کو خوش کیا اس نے رسولؐ

رُوْحِكِ وَ بَدَنِكِ، اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكِ، وَ اَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ

کو خوش کیا، خداان پر اور انکی آل پر رحمت کرے اور جس نے آپ پر ظلم کیا اس نے رسول اللہؐ پر ظلم کیا

سَرَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَ مَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اور خدا رحمت کرے ان پر اور انکی آل پر، اور جس نے آپ کواذیت دی اس نے رسول اللہؐ کو اذیت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَ مَنْ آذَاكِ فَقَدْ آذٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَ مَنْ

دی، خدا کی رحمت ہو ان پر اور ان کی آل پر جو آپ کے ساتھ ہوا وہ رسول اللہؐ کے ساتھ ہواخدا کی

وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَ مَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ

رحمت ہو ان پر اور ان کی آل پر، اور جو آپ سے جدا ہوا وہ رسول اللہؐ سے جدا ہوا، خدا کی رحمت ہو

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، لِاَنَّكِ بِضْعَةٌ مِّنْهُ وَ رُوْحُهُ الَّذِىْ بَيْنَ جَنْبَيْهِ،

ان پر اور ان کی آل پر اس لئے کہ آپ ان کی گوشۂ جگر اور ان کی روح ہیں جو انکے بدن میں ہے میں

اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ رُسُلَهٗ وَ مَلَآئِكَتَهٗ اَنِّىْ رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيْتِ عَنْهُ، سَاخِطٌ عَلٰى مَنْ

اللہ اسکے رسولوں اور فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں خوش ہوں اس سے جس سے آپ خوش ہیں اور

سَخِطْتِ عَلَيْهِ، مُتَبَرِّءٌ مِّمَّنْ تَبَرَّأْتِ مِنْهُ، مُوَالٍ لِمَنْ وَالَيْتِ، مُعَادٍ لِمَنْ

خفا ہوں اس سے جس سے آپ خفا ہیں دور ہوں اس سے جس سے آپ دور ہیں ساتھی ہوں اسکا آپ جس

عَادَيْتِ، مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ، مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتِ، وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا وَ

کیساتھ ہیں دشمن ہوں اسکا جو آپ کا دشمن ہے نفرت کرتا ہوں اس سے جس سے آپ کو نفرت ہے چاہتا ہوں

حَسِيْبًا وَ جَازِيًا وَ مُثِيْبًا. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اسے جس کو آپ چاہتی ہیں اور اللہ گواہی میں، حساب، سزا اور جزا دینے میں کافی ہے۔

☆اس ماہ میں مستحب ہے کہ کسی دن بھی چار رکعت نماز دو سلام سے بجالائے پہلی رکعت میں بعد الحمد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور پچیس مرتبہ سورۂ انا انزلناہ، اور دوسری رکعت میں بعد الحمد ایک مرتبہ الہاکم التکاثر اور پچیس مرتبہ سورۂ قل ھو اللہ، اور تیسری رکعت میں بعد الحمد ایک مرتبہ قل یا ایھا الکافرون اور پچیس مرتبہ قل اعوذ برب الفلق، اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد ایک مرتبہ اذا جاء نصر اللہ اور پچیس مرتبہ قل اعوذ برب الناس اور بعد سلام ستر مرتبہ کہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ

خدا پاک ہے اور حمد اسی کیلئے ہے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بزرگ تر ہے۔

اور ستر مرتبہ کہیں: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ

اے معبود! مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے۔

اس کے بعد سجدے میں جائیں اور تین مرتبہ پڑھیں:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے زندہ و پائندہ، اے صاحب جلال و اکرام، اے اللہ اے رحمان و رحیم، اے بہت زیادہ رحم کرنے والے۔

اور بارگاہ الٰہی میں حاجات طلب کریں انشاء اللہ پوری ہوگی۔

ماہ رجب کے اعمال

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ ماہ رجب اللہ کا بزرگ ترین مہینہ ہے جس کی حرمت اور فضیلت کو کوئی پہنچ نہیں سکتا ہے۔ کافروں تک سے اس ماہ میں قتال حرام ہے۔ رجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ اور شعبان میرا، اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔ جس نے ایک دن بھی روزہ اس ماہ میں رکھ لیا غضب الٰہی اس سے دور ہو جاتا ہے۔ امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی ایک روزہ ماہ رجب میں رکھتا ہے آتش جہنم ایک سال کی راہ کی مسافت تک اس سے دور ہو جاتی ہے۔ اور تین روزوں پر اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی ایک روزہ اول ماہ رجب یا درمیان یا وسط میں رکھے گا اس کے سب گناہ گزشتہ اور آئندہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور جو کوئی ایک رات اس مہینے میں عبادت خدا میں شب بیداری کرے گا حق تعالیٰ اس کو آتش جہنم سے آزاد فرما دے گا۔ اور بہتر گناہگاروں کے لئے اس کی شفاعت کو قبول فرمائے گا اور جو اس ماہ میں تصدق کرے گا تو اس کو خداوند عالم کی طرف سے وہ نعیمان جنت عطا ہوں گی جو نہ کسی نے دیکھی اور نہ کسی نے سنی ہوں گی اور قیامت میں اللہ تعالیٰ اس سے راضی اور خوشنود ہوگا اور اس کے دشمنوں کو بھی اس کے لئے راضی فرمائے گا۔ جو کوئی اس ماہ میں سات روزے رکھے گا اس کی روح کے لئے سات دروازے آسمانوں کے کھول دیئے جائیں گے تاکہ اس کی روح ملکوت اعلیٰ میں پہنچے اور جو کوئی آٹھ روزے رکھے گا اس کے لئے آٹھ دروازے بہشت کے کھل جائیں گے۔ اور جو کوئی پندرہ دن روزہ رکھے گا جو حاجات بارگاہ الٰہی میں طلب کرے گا اللہ تعالیٰ برلائے گا، مگر یہ لازم ہے کہ سوال گناہ، یا قطع رحم سے نہ ہو اور جو کوئی تمام ماہ رجب میں روزے رکھے گا تو ایسے گناہوں سے باہر آئے گا جیسے بطن مادر سے متولد ہوا ہے، اور آتش جہنم سے آزاد ہو کر نیکوکاروں کے ساتھ داخل بہشت ہوگا اور جو کوئی ماہ رجب میں تین دن متواتر جمعہ، جمعرات اور ہفتہ روزہ رکھے گا نو سال کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ منقول ہے جب رجب کا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ رَبِّیْ

اے معبود نیا چاند ہم پر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کیساتھ طلوع کر (اے چاند) تیرا اور میرا رب

وَ رَبُّكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

وہ اللہ ہے جو عزت وجلال والا ہے۔

وارد ہے کہ شب اول اور درمیان و آخر غسل کرے اور اول روز شب کو زیارت امام حسین علیہ السلام پڑھے دو رکعت ایک سلام کے ساتھ اور ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد قل ھو اللہ پڑھے تمام بلاہائے دنیا و آخرت سے بے خوف ہوگا اور بعد نماز عشا یہ دعا

پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ مَلِکٌ وَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُقْتَدِرٌ وَ اِنَّکَ مَا تَشَآءُ

اے معبود! میں تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو بادشاہ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر اقتدار رکھتا ہے نیز تو جو کچھ بھی چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اے

مِنْ اَمْرٍ یَکُوْنُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ صَلَوَاتُکَ

معبود! میں تیرے حضور آیا ہوں تیرے نبی محمدؐ کے واسطے جو نبی رحمتؐ ہیں خدا کی رحمت ہو ان پر ان کی آلؑ پر یا محمدؐ اے خدا کے رسولؐ

عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ اِلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَ رَبِّکَ لِیُنْجِحَ بِکَ

میں آپکے واسطے سے خدا کے حضور آیا ہوں جو آپکا اور میرا رب ہے تا کہ آپکی خاطر وہ میری حاجت پوری فرمائے اے معبود! بواسطہ اپنے

طَلِبَتِیْ اَللّٰھُمَّ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ وَ بِالْاَئِمَّۃِ مِنْ اَھْلِبَیْتِہٖ اَنْجِحْ طَلِبَتِیْ.

نبی محمدؐ اور انکے اہلبیتؑ میں سے آئمہؑ کے آنحضرتؐ پر اور ان سب آل پر خدا کی رحمت ہو میری حاجت پوری فرما۔

پس اپنی حاجات بارگاہ الٰہی میں طلب کرے اور ہر شب اس مہینے میں ہزار مرتبہ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور منقول ہے کہ جو کوئی تمام ماہ رجب میں ہزار مرتبہ کہے تو ہزار حسنات اس کے نامہ اعمال میں لکھے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت میں ایک گھر بنا کرے گا۔ اور تمام ماہ میں ہزار مرتبہ سورہ قل ھو اللہ احد پڑھے اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اگر تمام ماہ میں یہ استغفار چار سو بار پڑھے تو بہت فضیلت ہے،

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

بخشش چاہتا ہوں اللہ سے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

روایت ہوئی ہے کہ جو شخص رجب کے مہینے میں صبح شام ستر، ستر مرتبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

بخشش چاہتا ہوں اور اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں

پس ہاتھ آسمان کی جانب اٹھائے اور کہے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ

اے معبود! مجھے بخش دے اور توبہ قبول کرلے۔

اور سنت ہے کہ ہر روز ماہ رجب میں یہ دعا پڑھے۔ اور بروایت سید ابن طاؤس رحمہ اللہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعا جامع ترین دعا ہے اور ہر وقت پڑھ سکتا ہے۔

اگر ماہ رجب کے روزے رکھنا دشوار ہوں یا عاجز ہو تو ہر روزے کے بدل ایک درہم تصدق کرے یا ایک مد گندم یا جو دے، جو ماہ رجب کے روزے نہ رکھ سکتا ہو تو آنحضرت سے وارد ہے کہ روز سو مرتبہ یہ تسبیحات پڑھے گا تو روزے کا ثواب اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

سُبْحَانَ الْاِلٰهِ الْجَلِيْلِ سُبْحَانَ مَنْ لَّا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ الْاَعَزِّ

پاک ہے جو معبود بڑی شان والا ہے پاک ہے وہ کہ جس کے سوا کوئی لائق تسبیح نہیں پاک ہے وہ جو بڑا عزت والا اور بزرگی والا ہے

الْاَكْرَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَهُوَ لَهٗ اَهْلٌ

پاک ہے وہ جو لباس عزت میں ملبوس ہے اور وہی اس کا اہل ہے۔

☆اور منقول ہے کہ ہر شب و روز ماہ رجب یا شعبان یا رمضان میں ان سورتوں اور ان آیات کو تین مرتبہ پڑھے۔ الحمد، آیۃ الکرسی اور انا انزلناہ، قل ھو اللہ، قل یا ایھا الکافرون، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس اور تین مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ. وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

خدا پاک ہے اور حمد اسی کیلئے ہے خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بزرگ تر ہے اور نہیں کوئی طاقت و قوت مگر وہ جو بلند و

الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

بزرگ خدا سے ہے۔

تین مرتبہ کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اے معبود! محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اے معبود! مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے۔

اور چار سو مرتبہ کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ.

میں خدا سے بخشش چاہتا ہوں اور اسی کی طرف پلٹتا ہوں۔

تو حق تعالیٰ اس کے گناہ اگر چہ بعد قطرہائے باراں (بارش کے قطرے) برگ درختاں (درختوں کے پتوں) اور کف دریا کے برابر بھی ہوں تو بخش دے گا۔اور بروز عید حق تعالیٰ اس کو ندا کرے گا کہ تو میرا دوست ہے ہر حرف کے عوض میں تیری شفاعت قبول کروں گا، تیرے برادران اور خواہران کے حق میں۔فرمایا اگر عمر میں ایک بار یہ عمل بجالائے گا تو حق تعالیٰ ہر حرف کے عوض ستر ہزار حسنہ اس کو عطا فرمائے گا۔ ہر حسنہ اس کا تمام کوہ ہائے دنیا سے سنگین تر ہوگا۔اور سات سو حاجات اس کی وقت وفات، اور سات سو حاجات اس کی قبر میں لانے کے وقت اور سات سو حاجات اس کی نامہ اعمال کے پرواز کرنے کے وقت، میزان پر اعمال کا وزن کرتے وقت اور پل صراط کے نزدیک خدائے تعالیٰ برلائے گا اور سایہ عرش میں اس کو قرار دے گا اور بہ آسانی حساب کرے گا اور ستر ہزار ملک اسکے ہمراہ ہو کر اس کا استقبال کریں گے یہاں تک کہ وہ داخل بہشت ہو گا اور اس کو وہ عطا فرئے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا اور نہ کسی کان نے سنا ہوگا۔

ماہِ رجب میں ہر نماز کے بعد کی دعا

سید بن طاؤس نے محمد بن ذکوان سے روایت کی ہے جو کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ یہ ماہِ رجب ہے، آپ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیں جو میرے حق میں مفید ہو، میں آپ پر قربان۔تو آپ نے فرمایا کہ اچھا لکھو اور ہر روز ماہِ رجب میں صبح وشام اور ہر نماز کے بعد دن اور رات میں یہ دعا پڑھتے رہنا:

يَا مَنْ اَرْجُوْهُ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَ اٰمَنُ سَخَطَهٗ عِنْدَ كُلِّ شَرٍّ، يَا مَنْ يُّعْطِي الْكَثِيْرَ

اے وہ جس سے ہر بھلائی کی امید رکھتا ہوں، اور ہر برائی کے وقت اس کے غضب سے امان چاہتا ہوں، اے وہ جو تھوڑے

بِالْقَلِيْلِ، يَا مَنْ يُعْطِيْ مَنْ سَئَلَهٗ، يَا مَنْ يُّعْطِيْ مَنْ لَمْ يَسْئَلْهُ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْهُ

عمل پر زیادہ اجر دیتا ہے، اے وہ جو ہر سوال کرنے والے کو دیتا ہے، اے وہ جو اسے بھی دیتا ہے جو سوال نہیں کرتا اور

تَحَنُّنًا مِنْهُ وَ رَحْمَةً، اَعْطِنِيْ بِمَسْئَلَتِيْ اِيَّاكَ جَمِيْعَ خَيْرِ الدُّنْيَا وَجَمِيْعَ خَيْرِ

اسے بھی دیتا ہے جو اسے نہیں پہچانتا، احسان ورحمت کے طور پر، تو مجھے بھی میرے سوال پر دنیا وآخرت کی تمام بھلائیاں اور

الْاٰخِرَةِ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ بِمَسْئَلَتِيْ اِيَّاكَ جَمِيْعَ شَرِّ الدُّنْيَا وَشَرِّ الْاٰخِرَةِ، فَاِنَّهٗ غَيْرُ

نیکیاں عطا فرمادے، اور میری طلبگاری پر دنیا وآخرت کی تمام تکلیفیں اور مشکلیں دور کر کے مجھے محفوظ فرمادے، کیونکہ تو جتنا

مَنْقُوْصٍ مَا اَعْطَيْتَ، وَزِدْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ يَا كَرِيْمُ.

عطا کرے تیرے ہاں کمی نہیں پڑتی، اے کریم تو مجھ پر اپنے فضل میں اضافہ فرما۔

راوی کہتا ہے کہ پھر امام علیہ السلام نے اپنی داڑھی پکڑی اور سیدھے ہاتھ کی انگشت شہادت کو حرکت دیتے ہوئے فرمایا:

يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا ذَاالنَّعْمَآءِ وَالْجُوْدِ، يَا ذَاالْمَنِّ وَالطَّوْلِ، حَرِّمْ

اے صاحب جلالت و بزرگی، اے نعمتوں اور بخشش کے مالک، اے صاحب احسان و عطا، میرے سفید بالوں کو

شَيْبَتِيْ عَلَى النَّارِ.

آگ پر حرام فرمادے۔

ماہ رجب میں ہر روز پڑھنے کی دعائیں

پہلی دعا

تمام ماہِ رجب میں یہ دعا پڑھے بالخصوص رجب کی پہلی تاریخ کو کیونکہ جناب ابوحمزہ ثمالیؒ روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام زین العابدین علیہ السلام کو رجب کی پہلی تاریخ میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

يَا مَنْ يَمْلِكُ حَوَآئِجَ السَّآئِلِيْنَ وَ يَعْلَمُ ضَمِيْرَ الصَّامِتِيْنَ لِكُلِّ مَسْئَلَةٍ مِنْكَ

اے وہ جو سائلین کی حاجتوں کا مالک ہے، اور خاموش لوگوں کے دلوں کی باتیں جانتا ہے، ہر سوال کیلئے تیری

سَمْعٌ حَاضِرٌ وَ جَوَابٌ عَتِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ وَ مَوَاعِيْدُكَ الصَّادِقَةُ وَ اَيَادِيْكَ

سماعت حاضر اور تیرا جواب آمادہ ہے، اے معبود تیرے سب وعدے یقیناً سچے ہیں، تیری نعمتیں بہت عمدہ ہیں،

الْفَاضِلَةُ وَ رَحْمَتُكَ الْوَاسِعَةُ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ

اور تیری رحمت بڑی وسیع ہے، پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور یہ کہ میری

تَقْضِيَ حَوَآئِجِيْ لِلدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

دنیا اور آخرت کی حاجتیں پوری فرما، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

دوسری دعا

ماہِ رجب میں ہر روز اس دعا کو پڑھے جو امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی گئی ہے:

خَابَ الْوَافِدُونَ عَلٰى غَيْرِكَ، وَخَسِرَ الْمُتَعَرِّضُونَ اِلَّا لَكَ، وَضَاعَ الْمُلِمُّونَ

خدایا تیرے غیر کے دروازے پر آنے والے ناکام ہیں اور تیرے علاوہ کسی سے مانگنے والے خسارہ میں ہیں، جو کسی اور کے

اِلَّا بِكَ، وَ اَجْدَبَ الْمُنْتَجِعُونَ اِلَّا مَنِ انْتَجَعَ فَضْلَكَ، بَابُكَ مَفْتُوحٌ

دروازے پر وارد ہو جائے وہ برباد ہے، اور جو کسی اور کے فضل کی امید کرے وہ قحط کا شکار ہو جائے گا، تیرا دروازہ ہر رغبت

لِلرَّاغِبِينَ وَخَيْرُكَ مَبْذُولٌ لِلطَّالِبِينَ وَفَضْلُكَ مُبَاحٌ لِلسَّآئِلِينَ، وَنَيْلُكَ

کرنے والوں کے لئے کھلا ہے، اور تیرا خیر طلبگاروں کو مسلسل عطا ہو رہا ہے، تیرا فضل سوال کرنے والوں کے لئے عام ہے،

مُتَاحٌ لِلْآمِلِينَ، وَرِزْقُكَ مَبْسُوطٌ لِمَنْ عَصَاكَ وَ حِلْمُكَ مُعْتَرِضٌ لِمَنْ

اور تیری عطا امیدواروں کے لئے ہمیشہ آمادہ ہے، تیرا رزق گنہگاروں کے لئے بھی وسیع ہے اور تیرا حلم دور ہو جانے والوں کے

نَاوَاكَ، عَادَتُكَ الْاِحْسَانُ اِلَى الْمُسِيئِينَ وَ سَبِيلُكَ الْاِبْقَآءُ عَلَى الْمُعْتَدِينَ،

لئے بھی آمادہ ہے، تیری عادت ہے کہ تو گنہگاروں کے ساتھ بھی احسان کرتا ہے اور ظالموں کو بھی مہلت دیتا ہے، خدایا مجھے

اَللّٰهُمَّ فَاهْدِنِي هُدَى الْمُهْتَدِينَ وَ ارْزُقْنِي اجْتِهَادَ الْمُجْتَهِدِينَ وَلَا تَجْعَلْنِي

ہدایت یافتہ لوگوں جیسی ہدایت دے اور کوشش کرنے والوں جیسی کوشش کی ہمت عطا فرما، مجھے ان غافلوں میں نہ قرار دینا جو

مِنَ الْغَافِلِينَ الْمُبْعَدِينَ وَ اغْفِرْ لِي يَوْمَ الدِّينِ۔

تیری بارگاہ سے دور ہو گئے ہیں، اور روزِ قیامت مجھے معاف کر دینا۔

تیسری دعا

شیخ نے مصباح میں معلیٰ بن خنیس کے حوالہ سے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ماہِ رجب میں اس دعا کو پڑھے۔

سید ابن طاؤسؒ نے بھی اس دعا کو اقبال الاعمال میں نقل کیا ہے اور ان کی روایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جامع ترین دعا ہے

جو رجب کے علاوہ بھی دیگر اوقات میں پڑھی جا سکتی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ صَبۡرَ الشَّاكِرِيۡنَ لَكَ، وَ عَمَلَ الۡخَآئِفِيۡنَ مِنۡكَ، وَ يَقِيۡنَ

اے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے شکر گزاروں کا صبر، تجھ سے ڈرنے والوں کا عمل اور عبادت گزاروں کا

الۡعَابِدِيۡنَ لَكَ، اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ الۡعَلِيُّ الۡعَظِيۡمُ وَ اَنَا عَبۡدُكَ الۡبَآئِسُ الۡفَقِيۡرُ،

یقین عطا فرما، اے معبود تو بلند و بزرگ ہے اور میں تیرا حاجت مند اور بے مال و منال بندہ ہوں، تو بے نیاز اور تعریف

اَنۡتَ الۡغَنِيُّ الۡحَمِيۡدُ وَ اَنَا الۡعَبۡدُ الذَّلِيۡلُ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ وَ امۡنُنۡ

والا ہے، میں تیرا پست بندہ ہوں، اے معبود محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور میری محتاجی پر اپنی تونگری سے،

بِغِنَاكَ عَلٰی فَقۡرِيۡ، وَ بِحِلۡمِكَ عَلٰی جَهۡلِيۡ، وَ بِقُوَّتِكَ عَلٰی ضَعۡفِيۡ، يَا قَوِيُّ يَا عَزِيۡزُ،

میری نادانی پر اپنی بردباری سے اور اپنی قوت سے میری کمزوری پر احسان فرما، اے قوت والے اے زبردست اے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الۡاَوۡصِيَآءِ الۡمَرۡضِيِّيۡنَ، وَ اكۡفِنِيۡ مَآ اَهَمَّنِيۡ مِنۡ اَمۡرِ

معبود رحمت نازل فرما محمد و آل محمد علیہم السلام پر جو پسندیدہ وصی اور جانشین ہیں، اور دنیا و آخرت کے اہم معاملوں میں میری

الدُّنۡيَا وَ الۡاٰخِرَةِ، يَآ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ۔

کفایت فرما، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

چوتھی دعا

شیخ طوسیؒ نے روایت کی ہے کہ امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی طرف سے شیخ کبیر ابو جعفر محمد بن عثمان بن سعید کے ذریعہ یہ توقیع برآمد ہوئی ہے جس کو ماہِ رجب میں ہر روز پڑھنا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ بِمَعَانِيۡ جَمِيۡعِ مَا يَدۡعُوۡكَ بِهٖ وُلَاةُ اَمۡرِكَ، الۡمَاۡمُوۡنُوۡنَ عَلٰی

اے معبود میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ان پر معنی الفاظ کے واسطے سے جن سے تیرے صاحبانِ امر تجھے پکارتے ہیں، جو تیرے راز

سِرِّكَ، الۡمُسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِاَمۡرِكَ، الۡوَاصِفُوۡنَ لِقُدۡرَتِكَ، الۡمُعۡلِنُوۡنَ لِعَظَمَتِكَ،

کے امانتدار، تیرے امر کی خوشخبری پانے والے، تیری قدرت کی توصیف کرنے والے، اور تیری عظمت کا اعلان کرنے والے ہیں،

اَسئَلُكَ بِمَا نَطَقَ فِيهِمْ مِنْ مَشِيَّتِكَ، فَجَعَلْتَهُمْ مَعَادِنَ لِكَلِمَاتِكَ، وَاَرْكَانًا

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس مشیت کے واسطے سے جو ان کے حق میں گویا ہے پس تو نے ان کو اپنے کلمات کی معدن بنایا اور

لِتَوْحِيدِكَ، وَآيَاتِكَ وَمَقَامَاتِكَ الَّتِي لَا تَعْطِيلَ لَهَا فِي كُلِّ مَكَانٍ، يَعْرِفُكَ بِهَا

اپنی توحید، آیات اور مقامات کا رکن قرار دیا جو کسی جگہ بھی اپنے فرض کے ادا کرنے سے باز نہیں رہتے، اور پہچاننے والا تجھے انہیں کے

مَنْ عَرَفَكَ، لَا فَرْقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا اِلَّا اَنَّهُمْ عِبَادُكَ وَخَلْقُكَ، فَتْقُهَا وَرَتْقُهَا

ذریعے پہچانتا ہے، اور ان کے درمیان اور تیرے درمیان فرق صرف یہ ہے کہ یہ تیرے بندے اور تیری مخلوق ہیں، ان کی حرکت اور

بِيَدِكَ، بَدْؤُهَا مِنْكَ وَعَوْدُهَا اِلَيْكَ، اَعْضَادٌ وَاَشْهَادٌ وَمُنَاةٌ وَاَذْوَادٌ وَحَفَظَةٌ

سکون تیرے حکم سے ہے، ان کی ابتدا تجھ سے اور انتہا تیری بارگاہ تک ہے، وہ مددگار، گواہ، آزمودہ، دافع، محافظ اور پیغام

وَرُوَّادٌ، فَبِهِمْ مَلَاْتَ سَمَآئَكَ وَاَرْضَكَ حَتّٰى ظَهَرَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، فَبِذٰلِكَ

رساں ہیں، انہی کے واسطے سے تو نے اپنے آسمان اور زمین کو آباد کیا، تب آشکار ہوا کہ تیرے سوا کوئی معبود

اَسئَلُكَ، وَبِمَوَاقِعِ الْعِزِّ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَبِمَقَامَاتِكَ وَعَلَامَاتِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى

نہیں، انہیں کے ذریعے اور تیری رحمت اور تیرے مقامات و علامات کی عزت کے مواقع کے ذریعہ میرا سوال

مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَاَنْ تَزِيدَنِي اِيمَانًا وَتَثْبِيتًا، يَا بَاطِنًا فِي ظُهُورِهِ وَظَاهِرًا فِي بُطُونِهِ

ہے کہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور میرے ایمان و ثابت قدمی میں اضافہ فرما اے وہ جو اپنے ظہور میں

وَمَكْنُونِهِ، يَا مُفَرِّقًا بَيْنَ النُّورِ وَالدَّيْجُورِ، يَا مَوْصُوفًا بِغَيْرِ كُنْهٍ، وَمَعْرُوفًا

پوشیدہ اور اپنی پوشیدگی میں ظاہر ہے ،اے نور اور تاریکی میں جدائی ڈالنے والے، اے حقیقت ذات کے بغیر

بِغَيْرِ شِبْهٍ، حَادَّ كُلِّ مَحْدُودٍ، وَشَاهِدَ كُلِّ مَشْهُودٍ، وَمُوجِدَ كُلِّ مَوْجُودٍ،

قابل توصیف، اور کسی شباہت کے بغیر معروف، ہر حد کے متعین کرنے والے، ہر گواہی دیئے گئے کے گواہ، ہر

وَمُحْصِيَ كُلِّ مَعْدُودٍ، وَفَاقِدَ كُلِّ مَفْقُودٍ، لَيْسَ دُونَكَ مِنْ مَعْبُودٍ، اَهْلَ

موجود کے ایجاد کرنے والے، ہر قابل شمار چیز کے شمار کرنے والے، ہر گمشدہ کے گم کرنے والے، تیرے سوا

الْكِبْرِيَاءِ وَالْجُودِ، يَا مَنْ لَا يُكَيَّفُ بِكَيْفٍ، وَلَا يُؤَيَّنُ بِاَيْنٍ، يَا مُحْتَجِبًا عَنْ كُلِّ

کوئی معبود نہیں کہ جو بڑائی اور سخاوت والا ہو، اے وہ جس کی کوئی کیفیت اور کوئی مکان نہیں ہے، جو ہر آنکھ سے

عَيْنٍ، يَا دَيْمُومُ يَا قَيُّومُ وَعَالِمَ كُلِّ مَعْلُومٍ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعَلٰى

اوجھل ہے، اے ہمیشگی والے، اے نگہبان اور ہر چیز کے جاننے والے، رحمت نازل فرما محمد و آل محمد علیہم السلام پر اور اپنے

عِبَادِكَ الْمُنْتَجَبِيْنَ، وَبَشَرِكَ الْمُحْتَجَبِيْنَ، وَمَلآئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَالْبُهْمِ
منتخب بندوں پر، اور پردہ دار انسانوں اور لاتعداد مخلوقات پر، اپنے مقرب فرشتوں پر خاموشی سے صف بستہ

الصَّآفِّيْنَ الْحَآفِّيْنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ شَهْرِنَا هٰذَا الْمُرَجَّبِ الْمُكَرَّمِ وَ مَا بَعْدَهٗ
اپنی بارگاہ میں حاضر رہنے والوں پر رحمت نازل فرما، ہمیں اس محترم رجب کے بابرکت مہینے کی اور اس کے بعد

مِنَ الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ، وَاَسْبِغْ عَلَيْنَا فِيْهِ النِّعَمَ، وَاَجْزِلْ لَنَا فِيْهِ الْقِسَمَ،
محترم مہینوں کی برکت عنایت فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کو تمام کردےاور ہمیں اس میں زیادہ حصہ عنایت کر اور اس

وَاَبْرِزْ لَنَا فِيْهِ الْقَسَمَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الَّذِيْ وَضَعْتَهٗ عَلَى
مہینے میں ہماری قسموں کو مکمل فرما دے، تجھے اپنے اس نام کا واسطہ جو اعظم،خوش آئند اور کرامت والا ہے، جسے

النَّهَارِ فَاَضَآءَ، وَعَلَى الَّيْلِ فَاَظْلَمَ، وَاغْفِرْ لَنَا مَا تَعْلَمُ مِنَّا وَمَا لَا نَعْلَمُ،
تونے دن پر متوجہ کیا تو وہ روشن ہوگیا، اور رات پر رکھا تو وہ تاریک ہوگئی، پس بخش دے ہمارے وہ گناہ جن

وَاعْصِمْنَا مِنَ الذُّنُوْبِ خَيْرَ الْعِصَمِ، وَاكْفِنَا كَوَافِيَ قَدَرِكَ، وَامْنُنْ عَلَيْنَا
کو تو جانتا ہے ہم نہیں جانتے، اور ہمیں گناہوں سے بخوبی محفوظ فرما، ہماری کفایت فرما جیسی تو قدرت کاملہ رکھتا

بِحُسْنِ نَظَرِكَ، وَلَا تَكِلْنَا اِلٰى غَيْرِكَ، وَلَا تَمْنَعْنَا مِنْ خَيْرِكَ وَ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا
ہے، اور اپنے حسن نظر سے ہم پر احسان فرما، ہمیں اپنے غیر کے حوالے نہ کر، اپنی خیر و برکت ہم سے نہ روک ،اور

كَتَبْتَهٗ لَنَا مِنْ اَعْمَارِنَا، وَ اَصْلِحْ لَنَا خَبِيْئَةَ اَسْرَارِنَا، وَ اَعْطِنَا مِنْكَ الْاَمَانَ،
ہماری جو عمریں تونے لکھی ہیں ان میں برکت عطا فرما، ہماری چھپی ہوئی برائیاں مٹا دے اور ہمیں اپنی طرف سے

وَاسْتَعْمِلْنَا بِحُسْنِ الْاِيْمَانِ وَ بَلِّغْنَا شَهْرَ الصِّيَامِ وَمَا بَعْدَهٗ مِنَ الْاَيَّامِ
پناہ عطا کردے، ہمیں بہترین ایمان رکھنے کی توفیق عطا فرما، اور ہمیں آنے والے ماہ رمضان، اس کے بعد کے

وَالْاَعْوَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔
دنوں اور سالوں تک زندہ رکھ اے جلالت و بزرگی کے مالک۔

زیارت رجبیہ

شیخ نے حضرت امام العصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے نائب خاص جناب ابوالقاسم حسین بن روح سے روایت کی ہے کہ رجب کے مہینے میں ائمہ علیہم السلام میں سے جس امام علیہ السلام کی ضریح مبارکہ پر جائیں تو اس میں داخل ہوتے وقت یہ زیارت پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَشْهَدَنَا مَشْهَدَ اَوْلِيَآئِهٖ فِیْ رَجَبٍ، وَاَوْجَبَ عَلَيْنَا مِنْ حَقِّهِمْ

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے ماہِ رجب میں ہمیں اپنے اولیاء کی زیارت گاہوں پر حاضر کی توفیق دی، اور ان کے

مَا قَدْ وَجَبَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ الْمُنْتَجَبِ، وَعَلٰى اَوْصِيَآئِهِ الْحُجُبِ، اَللّٰهُمَّ

حقوق کو ہمارے اوپر واجب قرار دیا، اللہ کی رحمت ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو منتخب ہیں، اور ان کے اوصیاء پر جو بارگاہِ

فَكَمَآ اَشْهَدْتَنَا مَشْهَدَهُمْ فَاَنْجِزْ لَنَا مَوْعِدَهُمْ، وَ اَوْرِدْنَا مَوْرِدَهُمْ، غَيْرَ

احدیت کے پردہ دار ہیں، خدایا جس طرح تو نے ہمیں ان کی زیارت کی توفیق دی ویسے ہی ہمارے لئے ان کا وعدہ پورا فرما

مُحَلَّئِيْنَ عَنْ وِرْدٍ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ وَالْخُلْدِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اِنِّیْ قَدْ

اور ہمیں ان کی منزل پر وارد فرما، اور بغیر کسی روک ٹوک کے جائے اقامت اور خلد برین میں پہنچا دے اور سلام ہو آپ پر کہ

قَصَدْتُكُمْ وَاعْتَمَدْتُكُمْ بِمَسْئَلَتِیْ وَحَاجَتِیْ، وَهِیَ فَكَاكُ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ،

میں آپ کی طرف آیا اور آپ پر بھروسہ کیا اپنے سوال اور حاجت کے لئے اور وہ یہ ہے کہ میری گردن آگ سے آزاد ہو اور

وَالْمَقَرُّ مَعَكُمْ فِیْ دَارِ الْقَرَارِ، مَعَ شِيْعَتِكُمُ الْاَبْرَارِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا

میرا ٹھکانہ آپ کے ساتھ آپ کے نیکوکار شیعوں کیساتھ ہو، اور سلام ہو آپ پر کہ آپ نے صبر کیا جس کا بہترین انجام ہے، میں

صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، اَنَا سَآئِلُكُمْ وَآمِلُكُمْ فِيْمَا اِلَيْكُمُ التَّفْوِيْضُ،

آپ کا سوالی اور امیدوار ہوں ان معاملات میں جو آپ کے حوالہ کر دیئے گئے اور جن کے معاوضہ کی ذمہ داری بھی آپ ہی

وَعَلَيْكُمُ التَّعْوِيْضُ، فَبِكُمْ يُجْبَرُ الْمَهِيْضُ، وَ يُشْفَى الْمَرِيْضُ، وَمَا تَزْدَادُ

پر ہے، آپ ہی سے شکستگی کا علاج ہوتا ہے، مریضوں کو شفا دی جاتی ہے، اور ارحام میں کمی زیادتی کی جاتی ہے، میں آپ کے

الْاَرْحَامُ وَمَا تَغِيْضُ، اِنِّیْ بِسِرِّكُمْ مُؤْمِنٌ، وَلِقَوْلِكُمْ مُسَلِّمٌ، وَعَلَى اللّٰهِ بِكُمْ

اسرار پر ایمان لانے والا، آپ کے قول کا تسلیم کرنے والا، اور اللہ کو آپ کے حق کی قسم دینے والا ہوں کہ وہ میری حاجتوں کو

مُقَسِّمٌ فِیْ رَجْعِیْ بِحَوَآئِجِیْ وَقَضَآئِهَا وَ اِمْضَآئِهَا وَ اِنْجَاحِهَا وَ اِبْرَاحِهَا وَ

پورا فرمادے اوران کے بارے میں فیصلہ کرکے مجھے کامیابی دے اورمشکلات کوزائل کردے، میرے امور کی اصلاح

بِشُؤُوْنِیْ لَدَیْکُمْ وَصَلَاحِهَا، وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ سَلَامَ مُوَدِّعٍ وَلَکُمْ حَوَآئِجَهٗ

کردے، سلام ہوآپ پراس چاہنے والے کا جوآپ کورخصت کررہا ہے اورآپ سے رخصت ہورہا ہے، اوراپنی حاجتیں

مُوْدِعٌ، یَسْئَلُ اللّٰهَ اِلَیْکُمُ الْمَرْجِعَ وَ سَعْیُهٗ اِلَیْکُمْ غَیْرَ مُنْقَطِعٍ، وَاَنْ

آپ کے پاس چھوڑکر جارہا ہے، اللہ سے سوال ہے کہ آپ کی بارگاہ میں پھرپلٹ کرآئے، اورآپ کی بارگاہ میں اس کا آنا

یَرْجِعَنِیْ مِنْ حَضْرَتِکُمْ خَیْرَ مَرْجِعٍ اِلٰی جَنَابٍ مُمْرِعٍ، وَخَفْضٍ مُوَسَّعٍ، وَدَعَةٍ

چھوٹنے نہ پائے، اورجب بھی آپ کی بارگاہ سے پلٹوں تو بہترین واپسی ہو، بابرکت آستانے تک، وسیع عیش وسکون تک، اور

وَمَهَلٍ اِلٰی حِیْنِ الْاَجَلِ وَخَیْرِ مَصِیْرٍ وَمَحَلٍّ فِی النَّعِیْمِ الْاَزَلِ، وَالْعَیْشِ

بہترین راحت تک، یہاں تک کہ وقت اجل آجائے، اوراس کے بعد بہترین برگشت اور بہترین منزل ملے، جہاں دائمی نعمت

الْمُقْتَبَلِ، وَ دَوَامِ الْاُکُلِ، وَشُرْبِ الرَّحِیْقِ وَالسَّلْسَلِ وَعَلٍّ وَنَهَلٍ لَا سَاٰمَ

ہو، پسندیدہ زندگی ہو، کھانے پینے کامسلسل سامان ہواور برابراس چشمہ رحمت پرنزول ہوتارہے جہاں نہ کسی طرح خستگی ہواور

مِنْهُ وَ لَا مَلَلَ، وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ وَ تَحِیَّاتُهٗ عَلَیْکُمْ حَتَّی الْعَوْدِ اِلٰی

نہ کسی طرح کارنج ہو، اللہ کی رحمت اور برکتیں اورتحیات آپ اہل بیت پرہیں یہاں تک کہ میں آپ کی بارگاہ میں پلٹ جاؤں

حَضْرَتِکُمْ، وَالْفَوْزِ فِیْ کَرَّتِکُمْ، وَالْحَشْرِ فِیْ زُمْرَتِکُمْ، وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

اورپھراس واپسی کی کامیابی حاصل کروں، اورآپ کے زمرے میں محشور ہوں، اللہ کی رحمت وبرکتیں اورصلوات وتحیات آپ

عَلَیْکُمْ وَصَلَوَاتُهٗ وَتَحِیَّاتُهٗ، وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ.

حضرات پرہے، وہی خدا ہمارے لئے کافی ہے، وہی ہمارا بہترین وکیل ہے۔

لیلۃ الرغائب کی فضیلت واعمال

واضح رہے کہ ماہِ رجب کی پہلی شب جمعہ کولیلۃ الرغائب کہا جاتا ہے اوراس کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے شمار فضیلت کے ساتھ ایک عمل وارد ہوا ہے جس کو ابن طاؤسؒ نے اقبال میں نقل کیا ہے۔

شیخ طوسیؒ اپنے اسناد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

لَا تَغْفِلُوْا عَنْ اَوَّلِ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ.

یعنی (ماہِ رجب کی) پہلی شب جمعہ سے غافل نہ ہو۔

یہ وہ رات ہے جس کو ملائکہ لیلۃ الرغائب یعنی رغبت وشوق والی رات کہتے ہیں۔

اس رات کی فضیلتوں میں سے یہ ہے کہ اس کی وجہ سے بیشمار گناہ بخشے جائیں گے اور جو شخص اس شب کی مخصوص نماز کو پڑھے جب اس کی قبر کی پہلی رات آئے گی تو خدا اس نماز کا ثواب اس کی قبر میں بھیجے گا خوبصورت شکل میں فصیح زبان کے ساتھ وہ اس سے کہے گی اے میرے دوست تجھ کو بشارت ہو کہ نجات پا گیا ہر سختی اور مصیبت سے۔

وہ پوچھے گا کہ تو کون ہے

خدا کی قسم میں نے تجھ سے بہتر چہرہ نہیں دیکھا اور تجھ سے زیادہ میٹھا کلام نہیں سنا تجھ سے اچھی خوشبو نہیں سونگھی۔ تو وہ جواب دے گی کہ میں تمہاری وہ نماز ہوں جو فلاں رات فلاں مہینہ اور فلاں سال میں بجالایا تھا میں آج تمہارے پاس آئی ہوں تاکہ تمہارا حق ادا کروں اور تمہاری مونس تنہائی بنوں اور تمہاری وحشت کو دور کروں اور جب صور پھونکا جائے گا تو میں تم پر سایہ کروں گی قیامت میں۔ خوشا بحال کہ تم سے نیکی معدوم نہیں ہوئی۔

لیلۃ الرغائب کے اعمال

اس کے اعمال کی کیفیت یہ ہے کہ ماہِ رجب کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھے اور جب شب جمعہ ہو جائے تو نمازِ مغرب و عشاء کے درمیان بارہ رکعت نماز ادا کرے اور ہر دو رکعت پر سلام پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد تین مرتبہ انا انزلناہ اور بارہ مرتبہ قل ھو اللہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ اس طرح صلوات پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰٓى اٰلِهٖ.

خدایا! رحمت نازل فرما نبی اُمی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آلؑ پر۔

پھر سجدے میں جائیں اور ستر مرتبہ کہیں:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ.

فرشتوں اور روح کا رب، بے عیب، پاک تر ہے۔

پھر سجدے سے سر اٹھاؤ اور ستر مرتبہ کہیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْاَعْظَمُ.

پالنے والے بخش دے، رحم فرما اور درگزر کر اُن گناہوں سے جن کو تو جانتا ہے، بے شک تو بلندتر، بزرگ تر ہے۔

پھر سجدے میں جاؤ اور ستر مرتبہ کہیں:

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَ الرُّوحِ.

فرشتوں اور روح کا رب، بے عیب، پاک تر ہے۔

پھر اپنی حاجات طلب کریں کہ انشاء اللہ پوری ہوں گی۔

ماہِ رجب کے مخصوص اعمال پہلی رجب (شب کے اعمال)

یہ بڑی بابرکت رات ہے اور اس میں چند ایک اعمال ہیں:

(۱) ماہ رجب کا چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ

پروردگار اس چاند کو ہمارے لئے امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کا چاند قرار دینا میرا اور تیرا دونوں کا پروردگار وہی خدائے

عَزَّ وَجَلَّ.

عزوجل ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت تھی کہ جب آپ رجب کا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ وَ اَعِنَّا عَلَى

خدایا! ہمیں ماہِ رجب و شعبان کی برکت عنایت فرما، اور ہمیں ماہِ رمضان تک پہنچا دے اور اس کے صیام و قیام اور اس کے

الصِّيَامِ وَ الْقِيَامِ وَ حِفْظِ اللِّسَانِ وَ غَضِّ الْبَصَرِ وَ لَا تَجْعَلْ حَظَّنَا مِنْهُ

زمانے میں اپنی زبان کو محفوظ رکھنے اور نگاہوں کو نیچے رکھنے میں ہماری مدد فرما اور ہمارا حصہ ماہِ رمضان میں صرف بھوک و

الْجُوْعَ وَالْعَطَشِ.

پیاس نہ ہونے پائے۔

رجب کی پہلی رات کے بارے میں شیخ نے مصباح المتہجد میں نقل کیا ہے کہ ابوالبختری وہب بن وہب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے، آپ اپنے والد ماجد اور انہوں نے اپنے جد امجد امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ فرمایا کرتے تھے: مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ انسان پورے سال کے دوران ان چار راتوں میں خود کو تمام کاموں سے فارغ کر کے بیدار رہے اور خدا کی عبادت کرے، وہ چار راتیں یہ ہیں: رجب کی پہلی رات، پندرہ شعبان کی رات، شب عید الفطر اور شب عید قربان۔

(۲) رجب کی پہلی رات میں غسل کرے کہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے جو شخص ماہ رجب کو پائے اور اس کے اول، وسط اور آخر میں غسل کرے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی شکم مادر سے پیدا ہوا ہو۔

(۳) نماز مغرب کے بعد بیس رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے ساتھ سورۂ توحید کی تلاوت کرے تو وہ خود، اس کے اہل وعیال اور اس کا مال محفوظ رہے گا۔ نیز عذاب قبر سے بچ جائے گا اور پل صراط سے برق رفتاری کے ساتھ گزر جائے گا۔

(۴) امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص نمازِ عشاء کے بعد شبِ اول رجب میں اس دعا کو پڑھے اس نے گویا ایک پسندیدہ عمل انجام دیا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِكٌ وَ اَنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُقْتَدِرٌ وَ اَنَّكَ مَا تَشَآءُ

خدایا میں تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو بادشاہ ہے اور بے شک تو ہر چیز پر اقتدار رکھتا ہے نیز تو جو کچھ بھی چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے، خدایا میں

مِنْ اَمْرٍ یَكُوْنُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ

تیرے حضور آیا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے جو نبی رحمت ہیں، خدا کی رحمت ہو ان پر ان کی آلؑ پر، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اے

عَلَیْهِ وَآلِهٖ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّكَ وَ رَبِّیْ لِیُنْجِحَ بِكَ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میں آپ کے واسطے سے خدا کے حضور آیا ہوں جو آپ کا اور میرا رب ہے تا کہ آپ کی خاطر وہ میری حاجت

طَلِبَتِیْ، اَللّٰھُمَّ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ وَ الْاَئِمَّةِ مِنْ اَھْلِ بَیْتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلَیْھِمْ،

پوری فرمائے، خدایا بواسطہ اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے اہل بیت میں سے ائمہ علیہم السلام کے، آنحضرتؐ پر اور ان کی سب آلؑ پر خدا کی

اَنْجِحْ طَلِبَتِیْ. (اس کے بعد اپنی حاجتیں طلب کرے)

رحمت ہو میری حاجت پوری فرما۔

(۶) تیس رکعت نماز پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورۂ حمد اور کافرون ایک مرتبہ اور قل ھو اللہ تین مرتبہ پڑھے۔

(۷) زیارتِ امام حسین علیہ السلام پڑھے جو پہلی رجب کے دن کے اعمال میں اگلے صفحہ پر بیان کی جارہی ہے۔

پہلی رجب (دن کے اعمال)

انتہائی فضیلت کا دن ہے اور اس میں چند اعمال ہیں:

(۱) روزہ رکھنا۔ روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اسی دن کشتی پر سوار ہوئے اور آپؑ نے اپنے ساتھیوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ پس جو شخص اس دن کا روزہ رکھے تو جہنم کی آگ اس سے ایک سال کی مسافت پر رہے گی۔

(۲) غسل کرے۔

(۳) حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص پہلی رجب کو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو خدا اسے ضرور بخش دے گا۔ واضح رہے کہ یہ زیارت چھ اوقات کے لئے بیان ہوئی ہے:

(1) شب اول ماہِ رجب	(2) روزِ اول ماہِ رجب
(3) شب پندرہ رجب	(4) روزِ پندرہ رجب
(5) شب پندرہ شعبان	(6) روزِ پندرہ شعبان۔

زیارت کا طریقہ یہ ہے کہ جب چاہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو غسل کرے، پاکیزہ لباس پہنے اور آنحضرتؑ کی قبر مطہر کے در پر روبقبلہ کھڑا ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین اور حضرت زہرا اور امام حسن و امام حسین علیہم السلام اور باقی تمام اماموں کو سلام کرے اور اس کے بعد اذنِ دخول پڑھ کر داخل ہو جائے اور ضریح مقدس کے قریب کھڑا ہو اور سو مرتبہ تکبیر کہے اور پھر کہے:

یکم رجب کی زیارت امام حسین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ،

سلام ہو آپ پر اے فرزند رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سلام ہو آپ پر اے فرزند خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سلام ہو آپ پر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ،

اے فرزند سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سلام ہو آپ پر اے سید الاوصیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سلام ہو آپ پر اے ابا عبداللہ،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے حسینؑ ابن علیؑ، سلام ہو آپ پر اے فرزند فاطمہؑ جو تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار

عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ

ہیں، سلام ہو آپ پر اے ولی خدا اور فرزند ولی خدا، سلام ہو آپ پر اے اللہ کے برگزیدہ اور اس کے

وَلِيِّهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاصَفِيَّ اللّٰهِ وَابْنَ صَفِيِّهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحُجَّةَ اللّٰهِ

برگزیدہ کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے حجت خدا اور اس کی حجت کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے حبیب خدا

وَابْنَ حُجَّتِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ وَابْنَ حَبِيْبِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اور اس کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے خدا کے سفیر اور سفیر خدا کے فرزند، سلام آپ پر اے کتابِ مسطور کے

يَاسَفِيْرَ اللّٰهِ وَابْنَ سَفِيْرِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ الْكِتَابِ الْمَسْطُوْرِ،

خزینہ دار، سلام آپ پر اے توریت، انجیل، اور زبور کے وارث، سلام ہو آپ پر اے رحمان کے امین،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ

سلام ہو آپ پر اے شریک قرآن، سلام ہو آپ پر اے دین کے ستون، سلام ہو آپ پر اے عالمین کے

الرَّحْمٰنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَرِيْكَ الْقُرْآنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ،

پروردگار کے بابِ حکمت، سلام ہو آپ پر اے بابِ حطہ کہ جس سے جو داخل ہوا وہ امن و امان میں آ گیا،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ حِكْمَةِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَابَ حِطَّةٍ،

سلام ہو آپ پر اے علم خدا کے مخزن، سلام ہو آپ پر اے رازِ خدا کے محل، سلام ہو آپ پر اے ثار اللہ (جس

اَلَّذِيْ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْبَةَ عِلْمِ اللّٰهِ،

کے خون کا انتقام خدا کو لینا ہے) اور ثار اللہ کے فرزند، اور وتر موتور (جسے تن تنہا چھوڑ دیا گیا ہو)، سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْضِعَ سِرِّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهٖ،

آپ پر اور ان روحوں پر جو آپ کے حرم میں مدفون اور آپ کے پاس مقیم ہیں، میرے ماں باپ اور میری

وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَآئِكَ وَاَنَاخَتْ

جان آپ پر قربان ہو اے ابا عبداللہ، یقیناً آپ کی مصیبت عظیم اور سوگواری شدید ہے، آپ کی وجہ سے

بِرَحْلِكَ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ عَظُمَتِ الْمُصِيْبَةُ وَجَلَّتِ

ہمارے لئے اور تمام اہل اسلام کے لئے، تو خدا لعنت کرے اس اُمت پر جس نے ظلم و جور کی بنیاد رکھی آپ

الرَّزِيَّةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ، فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ

اہل بیت علیہم السلام پر، اور خدا لعنت کرے اس اُمت پر جس نے آپ کو اپنے مرتبہ و مقام سے روکا اور اس منزل

الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَ

سے دور رکھا جسے خدا نے آپ کو عطا کیا تھا، میرے ماں باپ اور میری جان آپ پر قربان ہوا ے ابا

اَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ الَّتِي رَتَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيهَا، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي وَنَفْسِي، يَا اَبَا

عبد اللہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے خون کی خاطر عرش خدا اور تمام مخلوقات کی ارواح کانپ اُٹھے اور

عَبْدِ اللّٰهِ اَشْهَدُ لَقَدِ اقْشَعَرَّتْ لِدِمَائِكُمْ اَظِلَّةُ الْعَرْشِ مَعَ اَظِلَّةِ الْخَلَائِقِ وَ

آپ پر گریہ کیا آسمان وزمین اہل جنت اور خشکی و دریا کے رہنے والوں نے، اللہ کی رحمت ہو آپ پر اتنی جو

بَكَتْكُمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ وَسُكَّانُ الْجِنَانِ وَالْبَرِّ وَالْبَحْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ

اللہ کے علم میں ہے، میں نے خدا کی دعوت پر لبیک کہی، اے اللہ کی طرف بلانے والے اگرچہ میرے جسم نے

عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ لَبَّيْكَ دَاعِيَ اللّٰهِ، اِنْ كَانَ لَمْ يُجِبْكَ بَدَنِي عِنْدَ اسْتِغَاثَتِكَ

آپ کے استغاثہ کے وقت لبیک نہیں کہی اور میری زبان نے آپ کی طلب نصرت کے وقت جواب نہیں دیا

وَلِسَانِي عِنْدَ اسْتِنْصَارِكَ فَقَدْ اَجَابَكَ قَلْبِي وَسَمْعِي وَبَصَرِي سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ

لیکن میرے دل نے، کان نے، اور آنکھ نے لبیک کہی، پاک و منزہ ہے ہمارا پروردگار، ہمارے رب کا

كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا، اَشْهَدُ اَنَّكَ طُهْرٌ طَاهِرٌ مُطَهَّرٌ مِنْ طُهْرٍ طَاهِرٍ مُطَهَّرٍ،

وعدہ پورا ہونے والا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ پاک و پاکیزہ ہیں اور پاک و پاکیزہ خاندان سے

طَهُرْتَ وَطَهُرَتْ بِكَ الْبِلَادُ وَطَهُرَتْ اَرْضٌ اَنْتَ بِهَا وَطَهُرَ حَرَمُكَ، اَشْهَدُ

ہیں، آپ پاک ہیں اور آپ کی وجہ سے شہر پاک ہو گئے اور وہ زمین پاک ہوگئی جس میں آپ تھے اور آپ

اَنَّكَ قَدْ اَمَرْتَ بِالْقِسْطِ وَالْعَدْلِ وَدَعَوْتَ اِلَيْهِمَا وَ اَنَّكَ صَادِقٌ صِدِّيقٌ

کا حرم پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے عدل و انصاف کا حکم دیا اور اُنہیں کی طرف بلایا اور آپ

صَدَقْتَ فِيمَا دَعَوْتَ اِلَيْهِ وَاَنَّكَ ثَارُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ

صادق اور صدیق ہیں، آپ نے جس کی طرف دعوت دی اس میں سچ کہا اور آپ زمین میں اللہ کا انتقام ہیں،

عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ جَدِّكَ رَسُولِ اللّٰهِ وَعَنْ اَبِيكَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَنْ اَخِيكَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی طرف سے اور اپنے جد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور اپنے والد

الْحَسَنِ وَنَصَحْتَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَهُ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ

امیر المومنینؑ اور اپنے بھائی حسنؑ کی طرف سے پیغام پہنچا دیا، آپ نے نصیحت کی اور راہِ خدا میں جہاد کیا، اور

الْيَقِيْنُ، فَجَزَاكَ اللهُ خَيْرَ جَزَآءِ السَّابِقِيْنَ وَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا،

اس کی عبادت کی خلوص کے ساتھ یہاں تک کہ آپ کو موت آ گئی، تو خدا آپ کو سابقین کی بہترین جزا دے،

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ

اور خدا کی رحمت ہو آپ پر اور سلام ہو جو سلام کا حق ہے، خدایا رحمت نازل فرما محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور تیری

الرَّشِيْدِ قَتِيْلِ الْعَبَرَاتِ وَاَسِيْرِ الْكُرُبَاتِ صَلَاةً نَامِيَةً زَاكِيَةً مُبَارَكَةً

رحمت ہو حسین مظلوم پر جو شہید، رشید، کشتۂ اشک اور مصیبتوں کے اسیر ہیں، ایسی رحمت جو بڑھے اور جو پاکیزہ و

يَصْعَدُ اَوَّلُهَا وَلَا يَنْفَدُ آخِرُهَآ اَفْضَلَ مَاصَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَوْلَادِ

متبرک ہو جس کی ابتدا آسمان پر بلند ہو اور جس کا اختتام نہ ہو، وہ بہترین درود جو تو نے بھیجا ہے اپنے مرسل

اَنْبِيَآئِكَ الْمُرْسَلِيْنَ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ۔

نبیوں کی اولاد میں سے کسی ایک پر اے عالمین کے معبود۔

پھر قبر مطہر کو بوسہ دے اور اپنے رخسار قبر پر رکھے، پھر قبر گھوم کر قبر کے چاروں طرف بوسہ لے۔ شیخ مفیدؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد قبر علی بن الحسین علیہما السلام کی طرف جائے اور قبر کے قریب کھڑا ہو کر پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الطَّيِّبُ الزَّكِيُّ الْحَبِيْبُ الْمُقَرَّبُ وَابْنَ رَيْحَانَةِ

سلام ہو آپ پر اے صدیق، پاک و پاکیزہ، دوست، مقرب خدا اور فرزند گلِ رسولؐ خدا یعنی حضرت فاطمہؑ، سلام ہو آپ

رَسُوْلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنْ شَهِيْدٍ مُحْتَسِبٍ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ،

پر کہ آپ شہید ہیں اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، آپ کا مقام کتنا مکرم ہے اور آپ کی جگہ کتنی شرف والی ہے، میں

مَا اَكْرَمَ مَقَامَكَ وَاَشْرَفَ مُنْقَلَبَكَ، اَشْهَدُ لَقَدْ شَكَرَ اللهُ سَعْيَكَ وَاَجْزَلَ

گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے آپ کی کوشش کو قبول کر لیا اور آپ کے ثواب کو زیادہ کیا اور آپ کو ملحق کیا بلندترین نقطہ کمال

ثَوَابَكَ وَاَلْحَقَكَ بِالذِّرْوَةِ الْعَالِيَةِ حَيْثُ الشَّرَفُ كُلُّ الشَّرَفِ وَفِي الْغُرَفِ

سے اور شرافت کے تمام تر مقامات تک پہنچا دیا اور بلندترین قصروں میں پہنچا دیا جیسا کہ اس نے اس کے قبل بھی آپ پر

السَّامِيَةِ، كَمَا مَنَّ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَكَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ

احسان کیا اور آپ کو ان اہل بیت میں سے قرار دیا جن سے خدا نے رجس کو دور رکھا ہے اور ایسا پاک و پاکیزہ رکھا ہے جو

اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا، صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ

حق ہے، اللہ کا درود ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت و برکتیں ہوں اور اس کی رضامندی ہو، تو آپ شفاعت کریں اے سردار و

وَبَرَكَاتُهُ وَرِضْوَانُهُ فَاشْفَعْ اَيُّهَا السَّيِّدُ الطَّاهِرُ اِلٰى رَبِّكَ فِيْ حَطِّ الْاَثْقَالِ عَنْ

پاکیزہ اپنے رب کی طرف، میری پشت سے بوجھ کے اُتارنے میں، اور اس کی مجھ سے تخفیف کرنے میں اور میری ذلت

ظَهْرِيْ وَ تَخْفِيْفِهَا عَنِّيْ وَارْحَمْ ذُلِّيْ وَخُضُوْعِيْ لَكَ وَ لِلسَّيِّدِ اَبِيْكَ صَلَّى اللّٰهُ

اور تواضع پر رحم کریں جو آپ کی بارگاہ میں اور آپ کے پدر بزرگوار کی بارگاہ میں ہے اللہ کا درود ہو آپ دونوں پر، اللہ

عَلَيْكُمَا، زَادَ اللّٰهُ فِيْ شَرَفِكُمْ فِي الْآخِرَةِ كَمَا شَرَّفَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَ اَسْعَدَكُمْ

آپ کے شرف کو آخرت میں زیادہ کرے جیسا کہ اس نے آپ کو دنیا میں شرف دیا ہے اور آپ کو نیک بخت کرے جیسا کہ

كَمَآ اَسْعَدَ بِكُمْ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكُمْ اَعْلَامُ الدِّيْنِ وَ نُجُوْمُ الْعَالَمِيْنَ وَالسَّلَامُ

آپ کی وجہ سے مخلوق کو نیک بخت کیا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے نشان اور عالمین کے ستارے ہیں، اور

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت و برکات ہو۔

پھر شہداء کی طرف رخ کرے اور پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَنْصَارَ اللّٰهِ وَاَنْصَارَ رَسُوْلِهٖ وَاَنْصَارَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَ

سلام ہو آپ سب پر اے انصارِ خدا، انصارِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، انصارِ علی ابن ابی طالب علیہما السلام، انصارِ

اَنْصَارَ فَاطِمَةَ وَاَنْصَارَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَاَنْصَارَ الْاِسْلَامِ، اَشْهَدُ اَنَّكُمْ لَقَدْ

فاطمہ سلام اللہ علیہا، انصار حسن و حسین علیہما السلام اور انصارِ اسلام، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سب نے اللہ کے لئے نصیحت کی

نَصَحْتُمْ لِلّٰهِ وَجَاهَدْتُمْ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ اَفْضَلَ

اور راہِ خدا میں جہاد کیا، خدا آپ کو جزا دے اسلام اور اہلِ اسلام کی طرف سے، بہترین جزا، بخدا آپ کامیاب

الْجَزَآءِ، فُزْتُمْ وَاللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا اَشْهَدُ

ہوئے، عظیم کامیابی کے ساتھ، کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا تو ویسی ہی عظیم کامیابی حاصل کرتا، میں گواہی دیتا ہوں

اَنَّكُمْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّكُمْ تُرْزَقُوْنَ، اَشْهَدُ اَنَّكُمُ الشُّهَدَآءُ وَالسُّعَدَآءُ وَ اَنَّكُمُ

کہ آپ زندہ ہیں، اپنے رب کی طرف سے رزق پاتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سب شہید اور نیک بخت

الْفَآئِزُوْنَ فِيْ دَرَجَاتِ الْعُلٰى، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

ہیں اور بلند ترین درجات پر فائز ہیں، اللہ کا سلام اور رحمت خدا اور اس کی برکتیں ہیں آپ کے لئے۔

پھر لوٹ کر آنحضرتؐ کے سرِ مبارک کے پاس آئے اور نمازِ زیارت پڑھے اور دعا کرے اپنے لئے اپنے ماں باپ کے لئے اور برادرانِ مومن کے لئے۔

(۴) آج سے نمازِ حضرت سلمان فارسیؓ کا سلسلہ شروع کرے۔

نمازِ جناب سلمانؓ

سیدؒ نے اقبال میں حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت نقل کی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا: اے سلمان! تم ہم اہل بیتؑ میں سے ہو۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ ہم تمہیں ایک (خاص) چیز سے باخبر کریں۔

میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں۔

پس آپؐ نے فرمایا کہ جو بھی مومن مرد یا عورت رجب کے مہینہ میں تیس رکعت نماز بجالائے: [اس طرح کہ دو دو رکعت کر کے دس رکعت نماز پہلی رجب کے دن بجالائے،

پھر اسی طرح دو دو رکعت کر کے دس رکعت نماز پندرہ رجب کے دن بجالائے اور پھر رجب کے آخری روز بھی اسی طرح دو دو رکعت کر کے دس رکعت بجالائے] کہ جس کی ہر رکعت میں:

"الحمد کے بعد 3 مرتبہ قل ھو اللہ اور 3 مرتبہ قل یا یھا الکافرون پڑھے"،

تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام گناہ جس کا وہ جوانی یا بڑھاپے میں مرتکب ہوا ہوگا، معاف فرما دے گا اور اسے اس شخص کے برابر ثواب عطا کرے گا جو اس پورے مہینہ میں روزے سے رہا ہو اور حق تعالیٰ اسے آئندہ سال تک نماز گزاروں میں لکھ لے گا۔

نماز کے سلام کے بعد ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے کہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یگانہ ہے اس کا کوئی ثانی نہیں حکومت اسکی اور حمد اسی کی ہے وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے وہ ایسا زندہ

لَّا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

ہے جسے موت نہیں بھلائی اسی کے پاس ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ

اے معبود! جو کچھ تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو روکے وہ کوئی دے نہیں سکتا اور نفع نہیں دیتا کسی کا بخت سوائے تیری دی

مِنْكَ الْجَدُّ۔

ہوئی خوش بختی کے۔

اس کے بعد ہاتھوں کو منہ پر پھیر لے اور خدا سے اپنی حاجت طلب کرے جو انشاء اللہ پوری ہوگی اور حق تعالیٰ تمہارے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں حائل کردے گا کہ ہر خندق کا عرض زمین و آسمان کے برابر ہوگا اور ہر ہر رکعت کے بدلے ہزار ہزار رکعتوں کا ثواب تمہارے نامہ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔

(۵) واضح رہے کہ آج ہی کے روز ۵۷ ھ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی۔ لہٰذا مناسب ہے کہ امامؑ کی زیارت پڑھے:

زیارت امام محمد باقر علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَاقِرُ بِعِلْمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الفَاحِصُ عَنْ

سلام ہو آپ پر اے باقر علم خدا، سلام ہو آپ پر اے دین خدا میں غور کرنے والے، سلام ہو

دِيْنِ اللهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُبَيِّنُ لِحُكْمِ اللهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا

آپ پر اے احکام الٰہی کو بیان کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے عدل خدا کے ساتھ قیام

الْقَآئِمُ بِقِسْطِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّاصِحُ لِعِبَادِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے بندگانِ خدا کو نصیحت کرنے والے، سلام ہو آپ پر اے

اَيُّهَا الدَّاعِيْ اِلَى اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الدَّلِيْلُ اِلَى اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

خدا کی طرف بلانے والے، سلام ہو آپ پر اے خدا کی رہنمائی کرنے والے، سلام ہو آپ پر

اَيُّهَا الْحَبْلُ الْمَتِيْنُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اے حبل متین، سلام ہو آپ پر اے نمایاں فضل، سلام ہو آپ پر اے درخشندہ نور، سلام ہو

اَيُّهَا النُّوْرُ السَّاطِعُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَدْرُ اللَّامِعُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا

آپ پر اے بدر منیر، سلام ہو آپ پر اے حقِ آشکار، سلام ہو آپ پر اے روشن چراغ،

الْحَقُّ الْاَبْلَجُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السِّرَاجُ الْاَسْرَجُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا

سلام ہو آپ پر اے درخشاں ستارے، سلام ہوآپ پر اے کوکب منور، سلام ہو آپ پر اے

النَّجْمُ الْاَزْهَرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْكَوْكَبُ الْاَبْهَرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا

خطاؤں سے پاک،سلام ہو آپ پر اے پاکیزہ حسب والے، سلام ہو آپ پر اے بلند نسب

الْمَعْصُوْمُ مِنَ الزَّلَّاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الزَّكِيُّ فِي الْحَسَبِ، اَلسَّلَامُ

والے، سلام ہو آپ پر اے شفیق امام، سلام ہوآپ پر اے قصرِ محکم، سلام ہو آپ پر اے

عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّفِيْعُ فِي النَّسَبِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الشَّفِيْقُ،

تمام مخلوق خدا پر خدا کی حجت،میں گواہی دیتا ہوں اے میرے آقا کہ آپ نے حق کو اس طرح

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْقَصْرُ الْمَشِيْدُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ

آشکار کیا جیسے آشکار کرنے کا حق ہے اور علم کی باریکیوں کو نمایاں کیا، اور اسے اس طرح

اَجْمَعِيْنَ، اَشْهَدُ يَا مَوْلَايَ اَنَّكَ قَدْ صَدَعْتَ الْحَقَّ صَدْعًا ، وَبَقَرْتَ الْعِلْمَ

پھیلایا جس طرح پھیلانے کا حق ہے، راہِ خدا میں آپ نے کسی ملامت کی پرواہ نہ کی، اور وہ

بَقْرًا، وَنَشَرْتَهٗ نَشْرًا، لَمْ تَاْخُذْكَ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَآئِمٍ، وَ اَنَّكَ قَضَيْتَ مَا كَانَ

انجام دیا جو آپ پر فرض تھا، دوستوں کو غیر خدا کی ولایت سے نکالا اور انہیں خدا کی ولایت

عَلَيْكَ، وَاَخْرَجْتَ اَوْلِيَآءَكَ مِنْ وِلَايَةِ غَيْرِ اللهِ اِلٰى وِلَايَةِ اللهِ، وَاَمَرْتَ

میں لے آئے، (لوگوں کو) خدا کی اطاعت کا حکم دیا اور (انہیں) خدا کی معصیت سے روکا،

بِطَاعَةِ اللهِ، وَنَهَيْتَ عَنْ مَعْصِيَةِ اللهِ، حَتّٰى قَبَضَكَ اِلٰى رِضْوَانِهٖ، وَذَهَبَ بِكَ

یہاں تک کہخدا نے اپنی رضا کی طرف آپ کی روح کو قبض کیا، اور آپ کو اپنے کرامت والے

اِلٰى دَارِ كَرَامَتِهٖ، وَ اِلٰى مَسَاكِنِ اَصْفِيَآئِهٖ، وَمُجَاوَرَةِ اَوْلِيَآئِهٖ، وَالسَّلَامُ

گھر، اپنے برگزیدہ بندوں کے مسکنوں اور اپنے اولیاء کی ہمسائیگی میں جگہ عنایت کی، آپ پر

عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

سلام ہو اور خدا کی رحمت و برکتیں ہوں۔

ایام بیض (چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کے اعمال

تیرہ رجب کی رات

دو رکعت نماز پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ یٰسین، سورہ ملک اور سورہ توحید پڑھے۔

تیرہویں رجب کا دن

(۱) یہ ایام بیض کا پہلا دن ہے۔ اس دن اور اسکے بعد کے دو دنوں میں روزہ رکھنے کا بہت زیادہ اجر و ثواب ہے۔ اگر کوئی شخص عمل ام داؤد بجالانا چاہتا ہے تو اس کیلئے 13 رجب کا روزہ رکھنا ضروری ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جب میں جنت میں داخل ہوا تو دیکھا کہ اہل جنت کی اکثریت وہ تھی جو ایام بیض میں روزہ رکھا کرتی تھی۔

شیخ صدوق نے علل الشرائع میں ان ایام کے ایام بیض کہلانے کی علت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب حضرت آدم کو ان کے ترک اولیٰ کے بعد زمین پر اتارا گیا تو ان جسم سیاہ پڑ گیا۔ ملائکہ نے ان کا یہ حال دیکھا تو رونے لگے اور فریاد کرنے لگے کہ پروردگار تو نے ایک مخلوق کو پیدا کیا، اس میں اپنی روح پھونکی اور اپنے ملائکہ سے اس کو سجدہ کرایا اور صرف ایک گناہ پر اس کے سفید رنگ کو سیاہی میں تبدیل کر دیا۔ تو آسمان سے ایک منادی نے ندا دی (اے آدم) آج تم اپنے پروردگار کی رضا کے لئے روزہ رکھو۔ حضرت آدم نے اس دن روزہ رکھا اور اتفاق سے اس وہ دن مہینہ کی تیرہویں تاریخ تھی۔ اس روزے کی برکت سے ان کے جسم کی ایک تہائی سیاہی زائل ہوگئی۔ چودہویں تاریخ کو پھر ندا آئی کہ آج اپنے رب کی خوشنودی کے لئے پھر روزہ رکھو۔ حضرت آدم نے روزہ رکھا تو ان کی دو تہائی سیاہی زائل ہوگئی۔ پندرہویں تاریخ کو پھر ندا آئی کہ اپنے رب کی خوشنودی کے لئے پھر روزہ رکھو۔ حضرت آدم نے پھر روزہ رکھا اور ان کی ساری سیاہی زائل ہوگئی۔ یہی وجہ ہے کہ ان ایام کو ایام بیض کہتے ہیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کے جسم کی سفیدی کو پلٹا دیا۔ پھر آسمان سے ایک منادی نے ندا دی: اے آدم! یہ تین دن تمہارے لئے اور تمہاری اولاد کے لئے قرار دیئے ہیں جو بھی ان تین دنوں میں روزہ رکھے گا گویا اس نے سارے مہینے میں روزہ رکھا۔

شیخ صدوق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام بیض کی جگہ مہینے کے پہلے عشرے کی پہلی جمعرات، مہینہ کی

تیسرے عشرے کی آخری جمعرات اور دوسرے عشرے کی پہلی بدھ کو روزہ رکھنا سنت قرار دیا ہے۔ ان تین دنوں کا روزہ سال بھر کے روزے کے مثل ہوگا۔

(۲) بنابر مشہور عام الفیل کے تیس سال بعد اسی روز کعبہ معظّمہ میں امیر المومنین علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی۔ لہٰذا آج کے روز آپؑ کی زیارت پڑھنا مناسب ہے (رجوع کریں صفحہ...)۔

چودہ رجب کی رات

چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ یٰسین، سورہ ملک اور سورہ توحید پڑھے۔

پندرہ رجب کی رات

یہ بڑی ہی بابرکت رات ہے اور اس میں چند ایک اعمال ہیں:

(۱) غسل کرے۔

(۲) عبادت کیلئے شب بیداری کرے، جیسا کہ علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے۔

(۳) حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے۔

(۴) چھ رکعت نماز دو دو کر کے پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ یٰسین، سورہ ملک اور سورہ توحید پڑھے۔

(۵) تیس رکعت نماز بجالائے جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورہ توحید پڑھی جائے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس نماز کی بڑی فضیلت نقل ہوئی ہے۔

(۶) پندرہ رجب کی شب میں بارہ رکعت نماز ادا کرے جسکی ہر رکعت میں سورہ الحمد کے بعد کوئی سورہ پڑھے اور نماز کا سلام دینے کے بعد سورہ الحمد، سورہ فلق، سورہ ناس، سورہ توحید اور آیۃ الکرسی میں سے ہر ایک چار چار مرتبہ پڑھے۔ اور پھر چار مرتبہ کہیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔

پاک ہے اللہ، حمد ساری کی ساری اللہ کے لئے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ بزرگ و برتر ہے۔

اس کے بعد کہیں:

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا، وَ مَا شَآءَ اللّٰهُ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اللہ یقیناً ہی میرا رب ہے میں کسی کو بھی اس کا شریک قرار نہیں دیتا کچھ نہیں ہوتا مگر جو اللہ چاہے کوئی طاقت وقوت نہیں ہے سوائے اللہ

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

کے جو علی وعظیم ہے۔

پندرہویں رجب کا دن

نہایت بابرکت دن ہے اوراس میں چند اعمال ہیں:

(۱) غسل کرنا۔

(۲) زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام پڑھے۔ ابن ابی نصر سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کس مہینہ میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کروں تو آپؑ نے فرمایا کہ پندرہ رجب اور پندرہ شعبان میں۔

(۳) نماز حضرت سلمان فارسیؓ پڑھے۔ جس کی کیفیت یہ ہے کہ دو دو رکعت کر کے دس رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ حمد، تین مرتبہ سورۂ توحید اور تین مرتبہ سورۂ قل یاایھا الکافرون پڑھے اور ہر سلام کے بعد ہاتھوں کو بلند کر کے کہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ هُوَ حَیٌّ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یگانہ ہے اسکا کوئی ثانی نہیں حکومت اسکی اور حمد اسی کی ہے وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے وہ ایسا زندہ

لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا فَرْدًا صَمَدًا

ہے جسے موت نہیں بھلائی اسی کے پاس ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ وہ معبود یگانہ، یکتا، تنہا اور بے نیاز ہے

لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا.

نہ اس کی کوئی زوجہ ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔

پھر ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرے اور روز آخر ماہ رجب بھی اسی طرح پڑھے اور بعد سلام دونوں ہاتھوں کو بلند کرے اور کہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یگانہ ہے اسکا کوئی ثانی نہیں حکومت اسکی اور حمد اسی کی ہے وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے وہ
يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ
ایسا زندہ ہے جسے موت نہیں بھلائی اسی کے پاس ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور خدا کی رحمت ہو حضرت محمدؐ اور
الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.
اس کی پاکیزہ آلؑ پر اور نہیں کوئی حرکت وقوت مگر وہ جو بلند و بزرگ خدا سے ہے۔

اپنے ہاتھوں کو چہرے پر پھیرے اور اللہ کی بارگاہ میں اپنی حاجات طلب کرے حق تعالیٰ بر لائے گا حق تعالیٰ اس بندے اور جہنم کے درمیان سات خندق قرار دے گا اس طرح ہر خندق کے مابین فاصلہ زمین وآسمان کے فاصلے کے برابر ہو گا اور ہر رکعت کے بعد ہزار ہزار رکعت کا ثواب نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ اور جہنم سے برأت و بیزاری اور پل صراط سے گزرنے کا پروانہ لکھے گا۔ روایت ہے کہ چار رکعت نماز پڑھے اور سلام کے بعد ہاتھ کو بارگاہِ خدا میں اٹھا کر یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ، وَ يَا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنْتَ كَهْفِيْ حِيْنَ تُعْيِيْنِي
خدایا اے ہر سرکش کو سرنگوں کرنے والے اور مومنوں کو عزت دینے والے تو ہی میری پناہ ہے جب راستے مجھے تھکا
الْمَذَاهِبُ، وَاَنْتَ بَارِئُ خَلْقِيْ رَحْمَةً بِيْ وَقَدْ كُنْتَ عَنْ خَلْقِيْ غَنِيًّا، وَ لَوْ لَا
کر رکھ دیں اور تو ہی اپنی رحمت سے مجھے پیدا کرنے والا ہے جب کہ تو میری پیدائش سے بے نیاز تھا، اور اگر تیری
رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ الْهَالِكِيْنَ، وَ اَنْتَ مُؤَيِّدِيْ بِالنَّصْرِ عَلٰى اَعْدَآئِيْ، وَ لَوْ لَا
رحمت میرے شامل حال نہ ہوتی تو میں تباہ ہونے والوں میں ہوتا، اور تو ہی دشمنوں کے مقابل میری نصرت کر کے مجھے
نَصْرُكَ اِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَفْضُوْحِيْنَ، يَا مُرْسِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا،
طاقت دینے والا ہے، اور اگر تیری مدد حاصل نہ ہوتی تو میں رسوا لوگوں میں سے ہوتا، اے اپنے خزانوں سے رحمت
وَمُنْشِئَ الْبَرَكَةِ مِنْ مَوَاضِعِهَا، يَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهٗ بِالشُّمُوْخِ وَالرِّفْعَةِ،
بھیجنے والے اور بابرکت جگہوں سے برکت ظاہر کرنے والے، اے وہ جس نے خود کو بلندی اور برتری کے ساتھ خاص
فَاَوْلِيَآؤُهٗ بِعِزِّهٖ يَتَعَزَّزُوْنَ، وَ يَا مَنْ وَضَعَتْ لَهُ الْمُلُوْكُ نِيْرَ الْمَذَلَّةِ عَلٰى
کیا، پس اس کے دوست اس کی عزت کے ذریعے عزت دار ہیں، اور اے وہ جس کی غلامی کا طوق بادشاہوں نے اپنی
اَعْنَاقِهِمْ، فَهُمْ مِنْ سَطَوَاتِهٖ خَآئِفُوْنَ، اَسْئَلُكَ بِكَيْنُوْنِيَّتِكَ الَّتِي
گردنوں میں ڈال رکھا ہے، اور اس کے دبدبے سے ڈرتے ہیں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری آفرینش کے واسطے

اشْتَقَقْتَهَا مِنْ كِبْرِيَائِكَ، وَاَسْئَلُكَ بِكِبْرِيَائِكَ الَّتِي اشْتَقَقْتَهَا مِنْ عِزَّتِكَ،

سے جو تو نے اپنی بڑائی سے ظاہر کی، اور سوال کرتا ہوں تیری بڑائی کے واسطے سے جسے تو نے اپنی عزت سے نمایاں کیا،

وَاَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّتِي اسْتَوَيْتَ بِهَا عَلَى عَرْشِكَ، فَخَلَقْتَ بِهَا جَمِيعَ خَلْقِكَ

اور سوال کرتا ہوں تیری عزت کے واسطے سے جس سے تو اپنے عرش پر حاوی ہے، پس اسی سے تو نے ساری مخلوق کو پیدا

فَهُمْ لَكَ مُذْعِنُونَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهِ.

کیا جو سب تیرے فرمانبردار ہیں یہ کہ تو حضرت محمدؐ اور ان کے اہلبیتؑ پر رحمت فرما۔

☆منقول ہے کہ جو کوئی اول روز جمعہ ماہ رجب سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے گا تو خداوند عالم اس کو ایک نور عطا فرمائے گا جو اس کے ساتھ ساتھ داخل بہشت ہوگا۔

☆ یکم رجب بروز جمعہ ولادت باسعادت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہے۔

☆اور ولادت باسعادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام دوسری تیسری یا پانچویں تاریخ ہے۔

☆ایک روایت کے مطابق ۳ رجب تاریخ وفات امام علی نقی علیہ السلام ہے۔اس دن آپ کی زیارت پڑھے:

زیارت امام علی نقی علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ الزَّكِيَّ الرَّاشِدَ النُّورَ الثَّاقِبَ وَ

آپ پر سلام ہو اے ابوالحسن علی ابن محمد علیہما السلام آپ پاک، ہدایت یافتہ اور چمکتا ہوا نور ہیں، آپ پر خدا

رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَّ اللّٰهِ

کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں، آپ پر سلام ہو اے خدا کے برگزیدہ، آپ پر سلام ہو اے خدا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ

کے راز دان، سلام ہو آپ پر اے خدا کی مضبوط رسی، آپ پر سلام ہو اے خدا کے پیارے، آپ پر

اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِينَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو اے خدا کے چنے ہوئے، آپ پر سلام ہو اے خدا کے برگزیدہ، آپ پر سلام ہو اے خدا کے

يَا حَقَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الْاَنْوَارِ

امانتدار، سلام ہو آپ پر اے خدا کے بھیجے ہوئے، حق آپ پر سلام ہو اے خدا کے حبیب، آپ پر سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْاَبْرَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَلِيْلَ الْاَخْيَارِ اَلسَّلَامُ

ہو اے روشنیوں کی روشنی، آپ پر سلام ہو اے نیکوں کی زینت، آپ پر سلام ہو اے نیکوکاران، آپ

عَلَيْكَ يَا عُنْصُرَ الْاَطْهَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

پر سلام ہو اے جزو پاکاں، آپ پر سلام ہو اے خدائے رحمٰن کی حجت، آپ پر سلام ہو اے جزو

رُكْنَ الْاِيْمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ

ایمان، آپ پر سلام ہو اے مومنوں کے مولا، آپ پر سلام ہو اے نیکوں کے مددگار، آپ پر سلام ہو

الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلَمَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَلِيْفَ التُّقٰى

اے نشان ہدایت، آپ پر سلام ہو اے تقوی کے ساتھی، آپ پر سلام ہو اے دین کے ستون، آپ پر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

سلام ہو اے خاتم انبیاء کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے اوصیاء کے سردار کے فرزند، آپ پر سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ

اے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے فرزند جو زنان عالم کی سردار ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ باوفا اور امانتدار

سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاَمِيْنُ الْوَفِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

ہیں، آپ پر سلام ہوکہ آپ پسندیدہ نشان ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ سیر چشم پرہیزگار ہیں، آپ پر

اَيُّهَا الْعَلَمُ الرَّضِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الزَّاهِدُ التَّقِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا

سلام ہوکہ آپ ساری مخلوق پر خدا کی حجت ہیں، آپ پر سلام ہوکہ آپ عظیم قرآن خوان ہیں، آپ پر

الْحُجَّةُ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا التَّالِيْ لِلْقُرْاٰنِ اَلسَّلَامُ

سلام ہوکہ آپ حلال و حرام کو بیان کرنے والے ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ خیر خواہ اور مددگار ہیں،

عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُبَيِّنُ لِلْحَلَالِ مِنَ الْحَرَامِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ

آپ پر سلام ہوکہ آپ واضح راستہ ہیں، آپ پر سلام ہوکہ آپ چمکتا ستارہ ہیں، میں گواہ ہوں اے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّرِيْقُ الْوَاضِحُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّجْمُ اللَّآئِحُ

میرے آقا اے ابوالحسنؑ کہ آپ خلق خدا پر اس کی حجت، اس کی مخلوق پر اس کے خلیفہ، اس کے شہروں

اَشْهَدُ يَا مَوْلَايَ يَآ اَبَا الْحَسَنِ اَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَ خَلِيْفَتُهٗ فِيْ بَرِيَّتِهٖ وَ

میں اسکے نمائندہ اور اس کے بندوں پر اس کے گواہ ہیں۔ میں گواہ ہوں کہ آپ روح پرہیزگاری،

اَمِیْنُهٗ فِیْ بِلَادِهٖ وَ شَاهِدُهٗ عَلٰی عِبَادِهٖ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰی وَ بَابُ

ہدایت کے دروازہ، مضبوط ترین وسیلہ اور حجت ہیں ہر چیز پر جو زمین کے اوپر اور جو اس کے نیچے ہے۔

الْهُدٰی وَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی وَ الْحُجَّةُ عَلٰی مَنْ فَوْقَ الْاَرْضِ وَ مَنْ تَحْتَ الثَّرٰی وَ

میں گواہ ہوں اس پر کہ آپ گناہ و خطا سے پاک، نقص و عیب سے بری، خدا کی دی ہوئی بزرگی میں

اَشْهَدُ اَنَّكَ الْمُطَهَّرُ مِنَ الذُّنُوْبِ الْمُبَرَّأُ مِنَ الْعُيُوْبِ وَ الْمُخْتَصُّ بِكَرَامَةِ

خاص، خدا کی طرف سے حجت اور خدا کے کلام سے مشرف ہیں، آپ وہ ستون ہیں کہ لوگ جس کی پناہ

اللّٰهِ وَ الْمَحْبُوْ بِ حُجَّةِ اللّٰهِ وَ الْمَوْهُوْبُ لَهٗ كَلِمَةُ اللّٰهِ وَ الرُّكْنُ الَّذِیْ يَلْجَأُ اِلَيْهِ

لیتے ہیں اور شہر جس سے آباد رہتے ہیں۔ میں گواہ ہوں اے میرے آقا میں آپ پر، آپ کے بزرگوں

الْعِبَادُ وَ تُحْيٰی بِهِ الْبِلَادُ وَ اَشْهَدُ يَا مَوْلَایَ اَنِّیْ بِكَ وَ بِاٰبَآئِكَ وَ اَبْنَآئِكَ مُوْقِنٌ

پر اور فرزندوں پر اعتقاد رکھتا ہوں، میں تابع ہوں آپ کا اپنی ذات میں، دینی احکام میں، اپنے عمل

مُقِرٌّ وَ لَكُمْ تَابِعٌ فِیْ ذَاتِ نَفْسِیْ وَ شَرَآئِعِ دِيْنِیْ وَ خَاتِمَةِ عَمَلِیْ وَ مُنْقَلَبِیْ وَ مَثْوَایَ وَ

کے انجام میں اور لوٹ کر جانے کی جگہ میں اور میں دوست ہوں آپ کے دوستوں کا اور دشمن ہوں آپ

اَنِّیْ وَلِیٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ وَ عَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَ عَلَانِيَتِكُمْ وَ

کے دشمنوں کا، ایمان رکھتا ہوں آپ کے باطن و ظاہر پر اور آپ کے اوّل و آخر پر قربان آپ پر

اَوَّلِكُمْ وَ اٰخِرِكُمْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ.

میرے ماں باپ اور آپ پر سلام ہو خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں۔

☆ ۱۰ رجب تاریخ ولادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہے۔ آپ کی زیارت پڑھیں:

زیارت امام محمد تقی علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ الْبَرَّ التَّقِیَّ الْاِمَامَ الْوَفِیَّ، اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہو اے ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام نیکوکار، پرہیزگار امام وفا شعار، آپ پر سلام ہو کہ آپ

عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّضِیُّ الزَّكِیُّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِیَّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجِیَّ

پسندیدہ و پاکیزہ ہیں، آپ پر سلام ہو اے ولیٔ خدا، آپ پر سلام ہو اے خدا کے رازداں، آپ پر

اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَفِيْرَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سِرَّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام ہو اے نمائندۂ خدا، سلام ہوآپ پر اے راز الٰہی، آپ پر سلام ہو اے خدا کی روشنی، آپ پر

ضِيَاءَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَنَاءَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَلِمَةَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ

سلام ہو اے خدا سے روشن شدہ، آپ پر سلام ہو اے کلام خدا، آپ پر سلام ہو اے رحمت خدا، آپ

عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النُّوْرُ السَّاطِعُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا

پر سلام ہو کہ آپ چمکتا ہوا نور ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ چودھویں کا چاند ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ

الْبَدْرُ الطَّالِعُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّيِّبُ مِنَ الطَّيِّبِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

پاک ہیں پاکیزہ لوگوں میں سے ہیں، آپ پر سلام ہوکہ آپ پاک شدہ اور پاک شدگان میں سے ہیں،

اَيُّهَا الطَّاهِرُ مِنَ الْمُطَهَّرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاٰيَةُ الْعُظْمٰى، اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہوکہ آپ بہت بڑی نشانی ہیں آپ پر سلام ہو کہ آپ بہت بڑی دلیل ہیں آپ پر سلام ہو کہ

عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحُجَّةُ الْكُبْرٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُطَهَّرُ مِنَ الزَّلَّاتِ،

آپ خطا ولغزش سے پاک ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ منزہ ہیں اس سے کہ مشکل مسئلہ حل نہ کر پائیں،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُنَزَّهُ عَنِ الْمُعْضِلَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَلِيُّ عَنْ

سلام ہو آپ پر کہ آپ بلند ہیں اس سے کہ اوصاف میں کچھ کمی پائی جائے، آپ پر سلام ہو کہ آپ

نَقْصِ الْاَوْصَافِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الرَّضِيُّ عِنْدَ الْاَشْرَافِ، اَلسَّلَامُ

صاحبان مرتبہ کے نزدیک پسندیدہ ہیں، آپ پر سلام ہو اے دین کے ستون، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ

عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ. اَشْهَدُ اَنَّكَ وَلِيُّ اللّٰهِ وَحُجَّتُهُ فِيْ اَرْضِهِ وَاَنَّكَ جَنْبُ اللّٰهِ وَ

خدا کے ولی اور زمین میں اس کی حجت ہیں آپ خدا کے طرفدار اوراس کے چنے ہوئے ہیں، آپ علم

خِيَرَةُ اللّٰهِ وَمُسْتَوْدَعُ عِلْمِ اللّٰهِ وَعِلْمِ الْاَنْبِيَاءِ، وَرُكْنُ الْاِيْمَانِ، وَتَرْجُمَانُ

الٰہی اورعلم انبیاء کے امانتدار ہیں اور آپ ایمان کا پایہ اور قرآن کے شارح ہیں میں گواہی دیتا ہوں

الْقُرْاٰنِ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مَنِ اتَّبَعَكَ عَلَى الْحَقِّ وَالْهُدٰى وَاَنَّ مَنْ اَنْكَرَكَ وَنَصَبَ

کہ بے شک آپ کا پیرو حق وہدایت پر گامزن ہے اور آپ کا انکار کرنے والا اورآپ سے عداوت

لَكَ الْعَدَاوَةَ عَلَى الضَّلَالَةِ وَالرَّدٰى اَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكَ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ

رکھنے والا گمراہی اور ہلاکت میں پڑا ہے۔ میں آپ کے او رخدا کے سامنے ایسے لوگوں سے دنیا

اَلْاٰخِرَةِ وَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مَا بَقِيْتُ وَ بَقِيَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ.

وآخرت میں بیزار ہوں۔ آپ پر سلام ہو جب تک میں باقی رہوں اور شب و روز باقی ہیں۔

پھر حضرت پر اس طرح صلوات بھیجے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الزَّكِيِّ التَّقِيِّ وَ الْبَرِّ

اے معبود! حضرت محمدؐ اور ان کے خاندان پر رحمت فرما اور محمدؑ بن علیؑ پر رحمت فرما کہ جو پاکیزہ پرہیزگار نیکوکار

الْوَفِيِّ وَ الْمُهَذَّبِ النَّقِيِّ هَادِي الْاُمَّةِ وَ وَارِثِ الْاَئِمَّةِ وَ خَازِنِ الرَّحْمَةِ وَ

وفادار، نیک اطوار، برگزیدہ امت کے رہبر، ائمہؑ کے جانشین، رحمت کے خزینہ دار، حکمت کے سرچشمہ، بابرکت

يَنْبُوْعِ الْحِكْمَةِ، وَ قَآئِدِ الْبَرَكَةِ، وَ عَدِيْلِ الْقُرْاٰنِ فِي الطَّاعَةِ، وَ وَاحِدِ

رہنما، پیروی کے لحاظ سے قرآن کے ہم پلہ، اخلاص و عبادت کے اعتبار سے اوصیاء میں صاحب مرتبہ، تیری بلند تر

الْاَوْصِيَآءِ فِي الْاِخْلَاصِ وَ الْعِبَادَةِ، وَ حُجَّتِكَ الْعُلْيَا، وَ مَثَلِكَ الْاَعْلٰى، وَ

حجت، تیرا بنایا ہوا بہترین نمونہ، تیرا خوشترین کلام، تیری طرف بلانے والے اور تیری طرف رہنمائی کرنے والے

كَلِمَتِكَ الْحُسْنٰى، اَلدَّاعِيْ اِلَيْكَ، وَ الدَّالِّ عَلَيْكَ، اَلَّذِيْ نَصَبْتَهٗ عَلَمًا

ہیں جن کو تو نے اپنے بندوں کے لئے نشان قرار دیا، اپنی کتاب کا ترجمان گردانا، اپنے حکم کا بیان گر ٹھہرایا، اپنے

لِعِبَادِكَ، وَ مُتَرْجِمًا لِكِتَابِكَ، وَ صَادِعًا بِاَمْرِكَ، وَ نَاصِرًا لِدِيْنِكَ، وَ حُجَّةً عَلٰى

دین کا مددگار مقرر کیا، اپنی مخلوق پر حجت بنایا اور وہ نور قرار دیا جس سے تاریکیاں دور ہوتی ہیں۔ وہ پیشوا بنایا

خَلْقِكَ، وَ نُوْرًا تَخْرُقُ بِهِ الظُّلَمَ، وَ قُدْوَةً تُدْرَكُ بِهَا الْهِدَايَةُ، وَ شَفِيْعًا تُنَالُ

جس کے ذریعے ہدایت ملتی ہے اور وہ شفاعت کنندہ جو جنت میں پہنچاتا ہے پس اے معبود جس طرح انہوں نے

بِهِ الْجَنَّةُ. اَللّٰهُمَّ وَ كَمَآ اَخَذَ فِيْ خُشُوْعِهٖ لَكَ حَظَّهٗ، وَ اسْتَوْفٰى مِنْ خَشْيَتِكَ

تیرے سامنے عاجزی میں اپنا حصہ حاصل کیا اور تجھ سے ڈرنے میں اپنا حصہ حاصل کیا ہے اسی طرح تو بھی ان پر

نَصِيْبَهٗ فَصَلِّ عَلَيْهِ اَضْعَافَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى وَلِيٍّ اِرْتَضَيْتَ طَاعَتَهٗ، وَ قَبِلْتَ

رحمت فرما، دُگنی رحمت فرما کہ جیسی رحمت تو نے اپنے کسی ولی پر کی ہو کہ جسکی بندگی کو تو نے پسند کیا اور جسکی محنت کو

خِدْمَتَهٗ، وَ بَلِّغْهُ مِنَّا تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا، وَ اٰتِنَا فِيْ مُوَالَاتِهٖ مِنْ لَّدُنْكَ فَضْلًا وَ

قبول فرمایا اور انکو ہمارا درود و سلام پہنچا اور ہمیں ان کی محبت عطا کر جس میں تیری طرف سے بزرگی بھلائی اور

اِحۡسَانًا وَّ مَغۡفِرَةً وَّ رِضۡوَانًا، اِنَّكَ ذُو الۡمَنِّ الۡقَدِيۡمِ، وَ الصَّفۡحِ الۡجَمِيۡلِ.

بخشش ہو ہم سے خوشنود ہو جا کہ بے شک تو قدیمی احسان کرنے والا بہترین درگزر کرنے والا ہے۔

۱۳ رجب روزِ ولادت باسعادت حضرت علی علیہ السلام کی زیارت

اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى خِيَرَةِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الۡبَشِيۡرِ النَّذِيۡرِ

سلام ہو خدا کے رسولؐ پر سلام ہو خدا کے چنے ہوئے پر سلام ہو خوشخبری دینے ڈرانے والے

السِّرَاجِ الۡمُنِيۡرِ وَ رَحۡمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَى الطُّهۡرِ الطَّاهِرِ، اَلسَّلَامُ

پر جو نورانی چراغ ہے خدا کی رحمت ہو اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو پاک وپاکیزہ پر سلام ہو

عَلَى الۡعَلَمِ الزَّاهِرِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الۡمَنۡصُوۡرِ الۡمُؤَيَّدِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَبِي الۡقَاسِمِ

چمکتے ہوئے پرچم پر سلام ہو مدد کیے ہوئے تائید کیے ہوئے پر سلام ہو ابو القاسم حضرت محمدؐ پر خدا

مُحَمَّدٍ وَ رَحۡمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنۡبِيَآءِ اللّٰهِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ وَ عِبَادِ اللّٰهِ

کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں سلام ہو خدا کے بھیجے ہوئے سبھی نبیوں پر اور اس کے نیک

الصَّالِحِيۡنَ، اَلسَّلَامُ عَلَى الۡمَلَآئِكَةِ الۡحَافِظِيۡنَ الۡحَافِّيۡنَ بِهٰذَا الۡحَرَمِ وَ بِهٰذَا

بندوں پرسلام ہو خدا کے ان فرشتوں پر جو اس حرم کے گرد کھڑے ہیں اور انہوں نے اس

الضَّرِيۡحِ اللَّآئِذِيۡنَ بِهٖ.

ضریح کی پناہ لے رکھی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا وَصِيَّ الۡاَوۡصِيَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا عِمَادَ الۡاَتۡقِيَآءِ،

آپ پر سلام ہو اے سب اوصیاء کے وصی آپ پر سلام ہو اے پرہیز گاروں کے ستون آپ پر

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا وَلِيَّ الۡاَوۡلِيَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا خَيۡرَ الشُّهَدَآءِ، اَلسَّلَامُ

سلام ہوا ے اولیاء کے ولی آپ پر سلام ہو اے شہیدوں کے سالار آپ پر سلام ہو

عَلَيۡكَ يَا اٰيَةَ اللّٰهِ الۡعُظۡمٰى، اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا خَامِسَ اَهۡلِ الۡعَبَآءِ، اَلسَّلَامُ

اے خدا کی عظیم نشانی آپ پر سلام ہوا ے آل عبا میں پانچویں فرد آپ پر سلام ہو

عَلَيۡكَ يَا قَآئِدَ الۡغُرِّ الۡمُحَجَّلِيۡنَ الۡاَتۡقِيَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا عِصۡمَةَ الۡاَوۡلِيَآءِ.

اے چمکتے چہروں والے نیکوں کے سردار سلام ہو آپ پر اے اولیاء کی ڈھال

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْمُوَحِّدِيْنَ النُّجَبَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَالِصَ
سلام ہو آپ پر اے توحید پر ستوں کی زینت آپ پر سلام ہو اے دوستان خدا
الْاَخِلَّآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَ الْاَئِمَّةِ الْاُمَنَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ
میں خالص سلام ہو آپ پر اے امانتدار ائمہؑ کے باپ آپ پر سلام ہو اے ساقی حوض
الْحَوْضِ وَ حَامِلَ اللِّوَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَسِيْمَ الْجَنَّةِ وَ لَظٰى، اَلسَّلَامُ
کوثر اور لواء الحمد کے اٹھانے والے آپ پر سلام ہو اے جنت وجہنم کو تقسیم کرنے والے آپ پر
عَلَيْكَ يَا مَنْ شَرُفَتْ بِهٖ مَكَّةُ وَ مِنًى، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَحْرَ الْعُلُوْمِ وَ كَهْفَ
سلام ہو اے وہ ذات جس سے مکہ ومنیٰ نے عزت پائی آپ پر سلام ہو اے علوم کے سمندر اور
الْفُقَرَآءِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ وُلِدَ فِي الْكَعْبَةِ وَ زُوِّجَ فِي السَّمَآءِ بِسَيِّدَةِ
محتاجوں کی امید گاہ آپ پر سلام ہو اے وہ جو کعبے میں پیدا ہوا جس کا آسمان پر سیدہ زہراسلام اللہ علیہا
النِّسَآءِ، وَ كَانَ شُهُوْدُهُ الْمَلٰٓئِكَةَ الْاَصْفِيَآءَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِصْبَاحَ
سے نکاح ہوا اور منتخب فرشتے اس کے گواہ بنے آپ پر سلام ہو اے روشنی دینے والے چراغ آپ
الضِّيَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ خَصَّهُ النَّبِيُّ بِجَزِيْلِ الْحِبَآءِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
پر سلام ہو اے وہ جسے پیغمبرؐ نے بڑی عطا کے لیے مخصوص فرمایا آپ پر سلام ہو اے
مَنْ بَاتَ عَلٰى فِرَاشِ خَيْرِ الْاَنْبِيَآءِ وَ وَقَاهُ بِنَفْسِهٖ عِنْدَ مُبَارَزَةِ الْاَعْدَآءِ.
وہ جو نبیوں میں آخری نبیؐ کے بستر پر سویا اور اپنی جان کے عوض انہیں دشمنوں سے بچایا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ رُدَّتْ لَهُ الشَّمْسُ فَسَامٰى شَمْعُوْنَ الصَّفَا، اَلسَّلَامُ
آپ پر سلام ہو اے وہ جس کے لیے سورج پلٹ آیا تو وہ شمعون صفا قرار پایا آپ پر
عَلَيْكَ يَا مَنْ اَنْجَى اللّٰهُ سَفِيْنَةَ نُوْحٍ بِاسْمِهٖ وَ اسْمِ اَخِيْهِ حَيْثُ الْتَطَمَ الْمَآءُ
سلام ہو اے وہ کہ خدا نے کشتی نوح کو اس کے نام اور اس کے بھائی کے نام پر بچایا جب وہ پانی کی موجوں میں طلاطم
حَوْلَهَا وَ طَمٰى. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ تَابَ اللّٰهُ بِهٖ وَ بِاَخِيْهِ عَلٰى اٰدَمَ اِذْ غَوٰى،
کے خطرے میں تھی آپ پر سلام ہو اے وہ کہ خدا نے اس کے اور اس کے بھائی کے نام پر آدمؑ کی توبہ کو قبول کیا جب وہ ترک
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فُلْكَ النَّجَاةِ الَّذِيْ مَنْ رَكِبَهُ نَجٰى وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ هَوٰى،
اولیٰ میں مبتلا ہو گئے آپ پر سلام ہو اے وہ کشتی نجات کہ جو اس پر سوار ہوا بچ گیا اور جو ہٹا رہا وہ ہلاک ہو گیا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُخَاطِبَ الثُّعْبَانِ وَ ذِئْبِ الْفَلَا. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْرَ
آپ پر سلام ہو اے وہ جس نے اژدھا اور جنگل کے بھیڑیے سے خطاب کیا آپ پر سلام ہو اے
الْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ كَفَرَ وَ
مومنوں کے امیر خدا کی رحمت ہو اور اسکی برکات ہوں آپ پر سلام ہو اے انکار کرنے والوں اور رجوع کرنے والوں پر
أَنَابَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ ذَوِي الْأَلْبَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ
خدا کی حجت آپ پر سلام ہو اے صاحبان عقل کے امام آپ پر سلام ہو اے علم وحکمت
الْحِكْمَةِ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ،
اور فیصلہ دینے کے خزینہ دار آپ پر سلام ہو اے وہ جس کے پاس علم کتاب ہے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مِيْزَانَ يَوْمِ الْحِسَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاصِلَ الْحُكْمِ
سلام ہو آپ پر اے حساب میں میزان عمل آپ پر سلام ہو اے واضح اور بہترین فیصلہ دینے والے
النَّاطِقِ بِالصَّوَابِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُتَصَدِّقُ بِالْخَاتَمِ فِي الْمِحْرَابِ،
آپ پر سلام ہو کہ آپ نے محراب عبادت میں انگشتری صدقہ میں دی آپ پر سلام ہو اے وہ جس
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ بِهِ فِي يَوْمِ الْأَحْزَابِ،
کے ذریعے خدا نے مومنوں کی احزاب کے دن مدد کی آپ پر سلام ہو اے وہ جس نے خلوص سے خدا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ الْوَحْدَانِيَّةَ وَ أَنَابَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَالِعَ
کو ایک مانا اور متوجہ رہے آپ پر سلام ہو اے اہل خیبر کو قتل کرنے اور دروازہ اکھاڑنے والے
بَابَ خَيْبَرَ الصَّيْخُوْدِ مِنَ الصِّلَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ دَعَاهُ خَيْرُ الْأَنَامِ
آپ پر سلام ہو اے وہ جسے مخلوقات میں سے سب سے افضل نے اپنے بستر پر سونے کے لیے بلایا تو
إِلَى الْمَبِيْتِ عَلٰى فِرَاشِهِ فَأَسْلَمَ نَفْسَهُ لِلْمَنِيَّةِ وَ أَجَابَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
اس نے حکم مانا اور خود کو موت کے منہ میں دے دیا آپ پر سلام ہو اے وہ جس کے لیے خوشخبری اور
مَنْ لَهُ طُوْبٰى وَ حُسْنُ مَآبٍ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ الدِّيْنِ
بہترین مقام ہے خدا کی رحمت ہے اور اس کی برکات ہیں سلام ہو آپ پر اے دین کی حفاظت کے
وَ يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُعْجِزَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
ذمہ دار اور سرداروں کے سردار آپ پر سلام ہو اے معجزوں کے مالک سلام ہو آپ پر

یَا مَنْ نَزَلَتْ فِیْ فَضْلِہٖ سُوْرَۃُ بَرَآءَۃٍ وَ الْعَادِیَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ کُتِبَ
اے وہ جس کی فضیلت میں سورۂ عادیات نازل ہوا آپ پر سلام ہو اے وہ جس کا نام
اِسْمُہٗ فِی السَّمَآءِ عَلَی السُّرَادِقَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُظْہِرَ الْعَجَآئِبِ وَ
آسمانوں کے پردوں پر لکھا ہوا ہے سلام ہو آپ پر اے عجیب امور اور نشانیاں ظاہر کرنے والے
الْاٰیَاتِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْغَزَوَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُخْبِرًا بِمَا غَبَرَ وَ
آپ پر سلام ہو اے جنگوں کے سپہ سالار آپ پر سلام ہو اے خبر دینے والے اس کی جو ہوچکا اور
مَا ھُوَ اٰتٍ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُخَاطِبَ ذِئْبِ الْفَلَوَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا
جو ہوگا آپ پر سلام ہو اے صحرائی بھیڑیے سے خطاب کرنے والے آپ پر سلام ہو اے پتھروں پر
خَاتِمَ الْحِصٰی وَ مُبَیِّنَ الْمُشْکِلَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ عَجِبَتْ مِنْ حَمَلَاتِہٖ
نقش کرنے والے اور مشکلیں حل کردینے والے سلام ہو آپ پر اے وہ کہ جنگ میں جس کے حملوں
فِی الْوَغَا مَلٰٓئِکَۃُ السَّمَاوَاتِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ نَاجَی الرَّسُوْلَ فَقَدَّمَ بَیْنَ
سے آسمانوں کے فرشتے حیران ہوئے سلام ہو آپ پر اے وہ جس نے حضرت رسولؐ سے سرگوشی کی
یَدَیْ نَجْوَاہُ الصَّدَقَاتِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَالِدَ الْاَئِمَّۃِ الْبَرَرَۃِ السَّادَاتِ وَ
اور سرگوشی کے وقت صدقات پیش کیے سلام ہوآپ پر اے ان ائمہؑ کے باپ جو نیک سردار ہیں خدا
رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ. اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا تَالِیَ الْمَبْعُوْثِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا
کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں آپ پر سلام ہو اے رسولؐ کے قائم مقام سلام ہو آپ پر اے
وَارِثَ عِلْمِ خَیْرِ مَوْرُوْثٍ وَّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ. اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ
علم کے مورث جو بہترین ورثہ ہے خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں آپ پر سلام ہو اے
الْمُؤْمِنِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَلْجَاَ
اوصیاء کے سردار آپ پر سلام ہو اے پرہیزگاروں کے امام آپ پر سلام ہو اے دکھی لوگوں کے
الْمَکْرُوْبِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عِصْمَۃَ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُظْہِرَ
فریاد رس آپ پر سلام ہو اے مومنوں کے نگہدارآپ پر سلام ہو اے دلیل وبرہان ظاہر کرنے
الْبَرَاہِیْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا طٰہٰ وَ یٰسٓ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبْلَ اللّٰہِ الْمَتِیْنِ،
والے سلام ہو آپ پر اے طہٰ اور یاسین آپ پر سلام ہو اے اللہ کی مضبوط رسی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ تَصَدَّقَ بِخَاتَمِهٖ فِيْ صَلَاتِهٖ عَلَى الْمِسْكِيْنِ، اَلسَّلَامُ

آپ پر سلام ہو اے وہ جس نے حالت نماز میں اپنی انگشتری مسکین کو صدقہ میں دی آپ پر

عَلَيْكَ يَا قَالِعَ الصَّخْرَةِ عَنْ فَمِ الْقَلِيْبِ وَ مُظْهِرَ الْمَآءِ الْمَعِيْنِ، اَلسَّلَامُ

سلام ہو اے کنویں پر سے پتھر کی سل ہٹا کر ٹھنڈا پانی کھولنے والے آپ پر سلام ہو اے خدا

عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللهِ النَّاظِرَةَ فِي الْعَالَمِيْنَ وَ يَدَهُ الْبَاسِطَةُ وَ لِسَانَهُ الْمُعَبِّرَ عَنْهُ

کی دیکھنے والی آنکھ اس کا کھلا ہوا ہاتھ اور اسکی ساری مخلوق کو اس کی خبردینے والی زبان

فِيْ بَرِيَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ، وَ مُسْتَوْدَعَ عِلْمِ

آپ پر سلام ہو اے نبیوں کے علم کے وارث اور اولین اور آخرین کے علم کے امانتدار

الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ، وَ صَاحِبَ لِوَآءِ الْحَمْدِ وَ سَاقِيَ اَوْلِيَآئِهٖ مِنْ حَوْضِ خَاتَمِ

لواء حمد کے اٹھانے والے اور آخری پیغمبرؐ کے حوض کوثر سے ان کے دوستوں کو سیراب

النَّبِيِّيْنَ ﷺ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا يَعْسُوْبَ الدِّيْنِ وَ قَآئِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَ

کرنے والے آپ پر سلام ہو اے دین کے سردار چمکتے چہرے والوں کے قائد پر سلام ہو

وَالِدَ الْاَئِمَّةِ الْمَرْضِيِّيْنَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَى اسْمِ اللهِ الرَّضِيِّ وَ

خدا کے پسندیدہ اماموں کے باپ خدا کی رحمت ہو اور اسکی برکات ہوں سلام ہو خدا کے

وَجْهِهِ الْمُضِيْءِ وَ جَنْبِهِ الْقَوِيِّ وَ صِرَاطِهِ السَّوِيِّ. اَلسَّلَامُ عَلَى الْاِمَامِ التَّقِيِّ

پسندیدہ نام پر اس کے تابندہ جلوے اس کے توانا طرفدار اور اس کے راہ راست پر

الْمُخْلِصِ الصَّفِيِّ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْاِمَامِ اَبِي

سلام ہو اس امام پر جو پرہیزگار مخلص پاکیزہ ہے سلام ہو چمکتے ہوئے ستارے پر سلام ہو ابو

الْحَسَنِ عَلِيٍّ، اَلسَّلَامُ عَلٰٓى اَئِمَّةِ الْهُدٰى وَ مَصَابِيْحِ الدُّجٰى، وَ اَعْلَامِ التُّقٰى وَ

الحسن امام علی مرتضیٰؑ پر خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں سلام ہو ہدایت یافتہ

مَنَارِ الْهُدٰى وَ ذَوِي النُّهٰى، وَ كَهْفِ الْوَرٰى وَ الْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى، وَ الْحُجَّةِ عَلٰى

اماموں پر جو تاریکی کے چراغ پرہیزگاری کے نشان ہدایت کے مینار صاحبان عقل وخرد

اَهْلِ الدُّنْيَا وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ حُجَجِ الْجَبَّارِ، وَ

مخلوق کی جائے پناہ مضبوط تر رسی اور انوار کے نور پر جو خدائے جبار کی حجت پاک

وَالِدِ الْاَئِمَّةِ الْاَطْهَارِ، وَ قَسِيْمِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ، اَلْمُخْبِرِ عَنِ الْاٰثَارِ، اَلْمُدَمِّرِ عَلَى

ائمہؑ کا باپ جنت وجہنم تقسیم کرنے والا قدیم آثار سے خبریں دینے والا کافروں کو ہلاک کرنے والا اور خالص ومخلص

الْكُفَّارِ، مُسْتَنْقِذِ الشِّيْعَةِ الْمُخْلِصِيْنَ مِنْ عَظِيْمِ الْاَوْزَارِ، اَلسَّلَامُ عَلَى

شیعوں کو گناہوں کے بوجھ تلے سے نکالنے والا ہے سلام ہو اس پر جو خاص کیا گیا پاکیزہ تقیہ دختر نبیؐ کے لیے جو پیدا ہوا

الْمَخْصُوْصِ بِالطَّاهِرَةِ التَّقِيَّةِ ابْنَةِ الْمُخْتَارِ، اَلْمَوْلُوْدِ فِي الْبَيْتِ ذِي

پردوں والے گھر (کعبہ) میں جس کا نکاح ہوا آسمان میں نیک اور پاکیزہ بی بی سے جو راضی شدہ راضی کی گئی پاک

الْاَسْتَارِ، الْمُرَوَّجِ فِي السَّمَآءِ بِالْبَرَّةِ الطَّاهِرَةِ الرَّضِيَّةِ الْمَرْضِيَّةِ ابْنَةِ خَيْرِ

ائمہؑ کی ماں ہے خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں سلام ہو اس بڑی خبر پر کہ جس میں وہ لوگ اختلاف کرتے اس

الْاَطْهَارِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبَاِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

پر معترض ہوتے اور اس کے متعلق پوچھتے ہیں سلام ہو خدا کے روشن نور اور اسکی چمک پر خدا کی رحمت ہو اور اس کی

مُخْتَلِفُوْنَ، وَ عَلَيْهِ يُعْرَضُوْنَ وَ عَنْهُ يُسْئَلُوْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى نُوْرِ اللّٰهِ الْاَنْوَرِ وَ

برکات ہوں آپ پر سلام ہو اے ولی خدا اور اس کی حجت خدا کے مخلص اور اس کے خاص بندے میں گواہی دیتا ہوں

ضِيَآئِهِ الْاَزْهَرِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَ حُجَّتَهٗ وَ

اے ولی خدا کہ آپ نے جہاد کیا خدا کی راہ میں جو جہاد کرنے کا حق ہے اور آپ نے حضرت رسولؐ کے راستے کی

خَاصَّةَ اللّٰهِ وَ خَالِصَتَهٗ. اَشْهَدُ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَ وَلِيَّ رَسُوْلِهٖ لَقَدْ جَاهَدْتَّ فِيْ سَبِيْلِ

پیروی کی خدا رحمت کرے ان پر اور ان کی آلؑ پر آپ نے حلال خدا کو حلال رکھا حرام خدا کو حرام قرار دیا اس

اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ، وَ اتَّبَعْتَ مِنْهَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ، وَ حَلَّلْتَ

کے احکام جاری کیے آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ دیتے رہے آپ نے نیک کاموں کا حکم دیا اور برے کاموں

حَلَالَ اللّٰهِ وَ حَرَّمْتَ حَرَامَ اللّٰهِ، وَ شَرَعْتَ اَحْكَامَهٗ، وَ اَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَ اٰتَيْتَ

سے روکتے رہے آپ نے راہ خدا میں صبر وتحمل کے ساتھ جہاد کیا اور خیر خواہی میں کوشاں رہے اور اس پر خدا کے

الزَّكَاةَ، وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ جَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

نزدیک سے اجر کی امید رکھی یہاں تک کہ آپ شہید ہوگئے پس خدا لعنت کرے اس پر جس نے آپ کو حق سے

صَابِرًا نَاصِحًا مُجْتَهِدًا مُحْتَسِبًا عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمَ الْاَجْرِ، حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ، لَعَنَ

محروم کیا اور آپ کے مقام سے ہٹایا اور خدا لعنت کرے اس پر جو یہ اطلاع حاصل کر کے خوش ہوا گواہ بناتا ہوں

اللّٰهُ مَنْ دَفَعَكَ عَنْ مَّقَامِكَ، وَ اَزَالَكَ عَنْ مَرَاتِبِكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ

خدا کو اسکے فرشتوں اس کے نبیوں اور رسولوں کو اس پر کہ میں آپ کے دوست کا دوست اور آپ کے دشمن کا دشمن

فَرَضِيَ بِهٖ، اَنَا اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَعْدَآئِكَ بَرَآءٌ.

ہوں آپ پر سلام ہو خدا کی رحمت ہو اور اس کی برکات ہوں۔

پھر قبر سے لپٹ جائے (اگر زیارت پڑھنے والا حرم سے دور ہو تو لپٹنے کا تصور کرے) اور کہے:

اَشْهَدُ اَنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَ تَشْهَدُ مَقَامِيْ وَ اَشْهَدُ لَكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ بِالْبَلَاغِ وَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ میرا کلام سنتے ہیں اور میرے قیام کا مشاہدہ کررہے ہیں اور آپ کا گواہ ہوں اے ولی خدا کہ آپ نے پیغام دیا

الْاَدَآءِ يَا مَوْلَايَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ يَآ اَمِيْنَ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى ذُنُوْبًا قَدْ

اور فرض نبھایا اے میرے آقا اے حجت خدا اے خدا کے امین اے خدا کے ولی بے شک میرے اور خدا کے درمیان میرے گناہ حائل

اَثْقَلَتْ ظَهْرِيْ وَ مَنَعَتْنِيْ مِنَ الرُّقَادِ وَ ذِكْرُهَا يُقَلْقِلُ اَحْشَآئِيْ وَ قَدْ هَرَبْتُ

ہیں جن کا بوجھ میری کمر پر ہے انہوں نے میری نیند اڑادی ہے ان کی یاد سے میرا دل گھبراتا ہے اور میں بھاگ کے آیا ہوں خدائے

مِنْهَا اِلَى اللّٰهِ وَ اِلَيْكَ فَبِحَقِّ مَنِ ائْتَمَنَكَ عَلٰى سِرِّهٖ وَ اسْتَرْعَاكَ اَمْرَ خَلْقِهٖ وَ

عزوجل کی طرف اور آپ کی طرف لہٰذا اس کے واسطہ سے جس نے آپ کو اپنا راز دار بنایا اپنی مخلوق کا معاملہ آپ کو سونپا اس نے آپ کی

قَرَنَ طَاعَتَكَ بِطَاعَتِهٖ وَ مُوَالَاتَكَ بِمُوَالَاتِهٖ كُنْ لِيْ شَفِيْعًا وَّ مِنَ النَّارِ مُجِيْرًا

اطاعت اپنی اطاعت کے ساتھ اور آپ کی محبت اپنی محبت کے ساتھ قرار دی آپ خدا کے ہاں میری شفاعت کریں جہنم سے پناہ دیں

وَ عَلَى الدَّهْرِ ظَهِيْرًا.

اور حالات میں میرے مددگار رہوں۔

پھر دوسری مرتبہ قبر سے لپٹ جائے (اگر زیارت پڑھنے والا حرم سے دور ہو تو لپٹنے کا تصور کرے) اور کہے:

يَا وَلِيَّ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ يَا بَابَ اللّٰهِ اَنَا زَآئِرُكَ يَا بَابَ حِطَّةِ اللّٰهِ اللَّآئِذُ بِقَبْرِكَ

اے ولی خدا اے حجت خدا اے باب حطہ گناہان خدا کی جانب سے آپ کا دوست آپ کا زائر آپ کی قبر کی پناہ

النَّازِلُ بِفِنَآئِكَ الْمُنِيْخُ رَحْلَهٗ فِيْ جِوَارِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَشْفَعَ لِيْ اِلَى اللّٰهِ فِيْ

لینے والا آپ کی درگارہ پر آنے والا اور آپ کے جوار میں آرہنے والا سوال کرتا ہے کہ آپ خدا کے ہاں اس کی

قَضَآءِ حَاجَتِی وَ نُجحِ طَلِبَتِی لِلدُّنیَا وَ الآخِرَةِ فَاِنَّ لَکَ عِندَ اللہِ الجَاہَ العَظِیمَ

شفاعت کریں کہ اس کی حاجت پوری ہو اور مقصد حاصل ہو دنیا اور آخرت میں، کیونکہ خدا کے حضور آپ کی بڑی

وَ الشَّفَاعَةَ المَقبُولَةَ فَاجعَلنِی یَا مَولَایَ مِن ھَمِّکَ وَ اَدخِلنِی فِی حِزبِکَ وَ

عزت ہے اور آپ کی شفاعت مقبول ہے پس قراردیں اے میرے آقا مجھے اپنے اصل عنایت میں شامل اور اپنے

السَّلَامُ عَلَیکَ وَ عَلٰی ضَجِیعَیکَ اٰدَمَ وَ نُوحٍ وَ السَّلَامُ عَلَیکَ وَ عَلٰی وَلَدَیکَ

گروہ میں داخل کرآپ پر سلام ہو اور آپ کے دونوں ساتھیوں آدمؑ ونوحؑ پر سلام ہو آپ پر اور آپ کے

الحَسَنِ وَ الحُسَینِ وَ الاَئِمَّةِ الطَّاھِرِینَ مِن ذُرِّیَّتِکَ وَ رَحمَةُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ.

فرزندوں حسنؑ وحسینؑ پر اور سلام ہو آپ کی اولاد میں سے پاک ائمہؑ پر خدا کی رحمت ہو اور اسکی برکات ہوں۔

☆ ۲۵ رجب کووفات حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہے اس دن آپ کی زیارت پڑھیں:

زیارت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا وَلِیَّ اللہِ وَ ابنَ وَلِیِّہٖ، اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا حُجَّةَ اللہِ وَ ابنَ حُجَّتِہٖ،

آپ پر سلام ہو ولی خدا اور ولی خدا کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے حجت خدا اور حجت خداؑ کے

اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا صَفِیَّ اللہِ وَ ابنَ صَفِیِّہٖ، اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا اَمِینَ اللہِ وَ ابنَ

فرزند، آپ پر سلام ہو اے برگزیدہ خدا و برگزیدہ خدا کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے امین خدا

اَمِینِہٖ، اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا نُورَ اللہِ فِی ظُلُمَاتِ الاَرضِ، اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا

اورامین خد اکے فرزند، سلام ہو آپ پر جو زمین کی تاریکیوں میں خدا کے نور ہیں، آپ پر سلام ہو

اِمَامَ الھُدٰی، اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا عَلَمَ الدِّینِ وَ التُّقٰی، اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا

اے ہدایت دینے والے امام، آپ پر سلام ہو اے دین و تقویٰ کے نشان، آپ پر سلام ہو اے

خَازِنَ عِلمِ النَّبِیِّینَ، اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا خَازِنَ عِلمِ المُرسَلِینَ اَلسَّلَامُ

نبیوں کے علم کے خزینہ دار، سلام ہو آپ پر اے رسولوں کے علم کے خزینہ، آپ پر سلام ہو اے

عَلَیکَ یَا نَائِبَ الاَوصِیَآءِ السَّابِقِینَ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا مَعدِنَ الوَحیِ المُبِینِ

گزرے ہوئے اوصیاء کے قائم مقام، آپ پر سلام ہو اے روشنی دینے والی وحی کے ممتاز عالم،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ الْيَقِيْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْبَةَ عِلْمِ

آپ پر سلام ہو اے علم و یقین کے مالک، آپ پر سلام ہو اے رسولوں کے علم کے

الْمُرْسَلِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الصَّالِحُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا

خزینے، آپ پر سلام ہو اے نیک امام، آپ پر سلام ہوکہ آپ پرہیزگار

الْاِمَامُ الزَّاهِدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْعَابِدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا

امام ہیں، آپ پر سلام ہو کہ آپ عبادت گزار امام ہیں، آپ پر سلام ہوکہ آپ امام

الْاِمَامُ السَّيِّدُ الرَّشِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَقْتُوْلُ الشَّهِيْدُ، اَلسَّلَامُ

ہیں سردار ہیں ہدایت دینے والے ہیں، آپ پر سلام ہو اے قتل ہونے والے اور شہید ہونے والے، سلام ہو

عَلَيْكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ وَ ابْنَ وَصِيِّهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ مُوْسَى بْنَ

آپ پر اے رسول خداؐ کے فرزند اور انکے وصی کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے میرے آقا موسیٰ بن جعفرؑ،

جَعْفَرٍ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ. اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللهِ مَا حَمَّلَكَ، وَحَفِظْتَ

خدا کی رحمت ہو اوراسکی برکات ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ نے وہ احکام پہنچائے جو آپ کے پا

مَا اسْتَوْدَعَكَ وَحَلَّلْتَ حَلَالَ اللهِ وَ حَرَّمْتَ حَرَامَ اللهِ، وَ اَقَمْتَ اَحْكَامَ اللهِ، وَ

س تھے، ان علوم کی حفاظت کی جو آپ کے سپرد ہوئے، آپ نے حلالِ خدا کو حلال اور حرام خدا کو حرام جانا

تَلَوْتَ كِتَابَ اللهِ، وَ صَبَرْتَ عَلَى الْاَذٰى فِيْ جَنْبِ اللهِ، وَ جَاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ

اور احکام الٰہی پہنچائے اور کتاب خدا کی تلاوت کی، خدا کی خاطر مصیبتوں پر صبر کیا، راہِ خدا میں جہاد کرنے

جِهَادِهٖ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ مَضَيْتَ عَلٰى مَا مَضٰى عَلَيْهِ اٰبَآؤُكَ

کا حق ادا کیا یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے، میں گواہ ہوں کہ آپ اس راستے پر چلے جس پر آپ کے پاک

الطَّاهِرُوْنَ وَ اَجْدَادُكَ الطَّيِّبُوْنَ الْاَوْصِيَاءُ الْهَادُوْنَ الْاَئِمَّةُ الْمَهْدِيُّوْنَ، لَمْ

آباء و اجداد چلے اور خوش کردار باپ دادا جو اوصیاء میں ہدایت دینے والے امام ہیں ہدایت یافتہ،

تُؤْثِرْ عَمًى عَلٰى هُدًى، وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ اِلٰى بَاطِلٍ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ نَصَحْتَ لِلّٰهِ وَ

آپ نے گمراہی کو ہدایت پر ترجیح نہ دی اور حق سے باطل کی طرف نہیں گئے، میں گواہ ہوں کہ آپ نے خدا

لِرَسُوْلِهٖ وَ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ اَنَّكَ اَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ، وَ اجْتَنَبْتَ الْخِيَانَةَ، وَ

اس کے رسولؐ اور امیرالمومنینؑ کی خیرخواہی کی نیز آپ نے امانت پہنچائی اور خیانت سے بچے رہے،

اَقَمْتَ الصَّلَاةَ، وَ اٰتَيْتَ الزَّكَاةَ، وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَ

آپ نے نماز قائم رکھی اور زکوۃ دیتے رہے آپ نے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا اور آپ نے خدا کی عبادت کی سچے دل

عَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا مُجْتَهِدًا مُحْتَسِبًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنِ

اور پوری کوشش وہوش مندی سے یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے پس خدا جزا دے آپ کو اسلام و مسلمانوں کی طرف سے بہترین

الْاِسْلَامِ وَ اَهْلِهٖ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ وَ اَشْرَفَ الْجَزَاءِ، اَتَيْتُكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

جزا اور اعلیٰ ترین جزا میں حاضر ہوں۔ اے رسول خدا کے فرزند زیارت کرنے آپ کے حق کو پہچانتے ہوئے آپ کی بڑائی کو

زَائِرًا، عَارِفًا بِحَقِّكَ مُقِرًّا بِفَضْلِكَ، مُحْتَمِلًا لِعِلْمِكَ، مُحْتَجِبًا بِذِمَّتِكَ، عَائِذًا

مانتے ہوئے آپ کے علم سے بہرہ ور آپ کی ذمہ داری کے ماتحت آپ کے روضہ کی پناہ لے کر آپ کی ضریح کا آسرا لئے ہوئے

بِقَبْرِكَ، لَائِذًا بِضَرِيْحِكَ، مُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلَى اللّٰهِ، مُوَالِيًا لِاَوْلِيَائِكَ، مُعَادِيًا

خدا کے حضور آپ سے شفاعت کی خواہش میں، آپ کے دوستوں سے دوستی آپ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتے ہوئے، آپ کے

لِاَعْدَائِكَ مُسْتَبْصِرًا بِشَاْنِكَ وَ بِالْهُدَى الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ، عَالِمًا بِضَلَالَةِ

شان اور مرتبے کو سمجھتے اور اس ہدایت کو جانتے ہوئے جس پر آپ کار بند رہے آپ کے مخالفوں کی گمراہی سے آگاہ اور انکی بے

مَنْ خَالَفَكَ وَ بِالْعَمَى الَّذِيْ هُمْ عَلَيْهِ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ وَ نَفْسِيْ وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ

سمجھی کو جانتے ہوئے جس میں وہ گرفتار تھے۔قربان آپ پر میرے ماں باپ، میری جان میرا کنبہ میرا مال اور میری اولاد اے

وَ وَلَدِيْ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا بِزِيَارَتِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَ مُسْتَشْفِعًا

رسول خدا کے فرزند آپ کے پاس آیا ہوں آپ کی زیارت سے خدا کا قرب حاصل کرنے اور اسکے حضور آپ سے شفاعت

بِكَ اِلَيْهِ فَاشْفَعْ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ، وَ يَعْفُوَ عَنْ جُرْمِيْ، وَ يَتَجَاوَزَ

کرانے کیلئے پس میری شفاعت کیجیے اپنے رب کے سامنے تاکہ وہ میرے گناہ بخش دے، میرا جرم معاف فرما دے میری

عَنْ سَيِّئَاتِيْ، وَ يَمْحُوَ عَنِّيْ خَطِيْئَاتِيْ، وَ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ، وَ يَتَفَضَّلَ عَلَيَّ بِمَا هُوَ

برائیوں کو نظر انداز کر دے اور میری غلطیوں کو مٹا ڈالے وہ مجھ کو جنت میں داخل کرے۔ مجھ پر ایسی مہربانی کرے جو اسکے لائق

اَهْلُهٗ، وَ يَغْفِرَ لِيْ وَ لِاٰبَائِيْ وَ لِاِخْوَانِيْ وَ اَخَوَاتِيْ وَ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ

ہے اور بخش دے مجھے اور میرے بزرگوں اور میرے بھائیوں اور میری بہنوں اور تمام مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو بخش

فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا بِفَضْلِهٖ وَ جُوْدِهٖ وَ مَنِّهٖ.

دے جو زمین کے مشرق و مغرب میں ہیں اپنے کرم اپنی عطا اور اپنے احسان کے ساتھ۔

پھر دعا مانگے اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَشْهَدُ اَنَّكَ

آپ سلام ہو اے میرے مولا اے موسیٰ بن جعفرؑ خدا کی رحمت ہو اور اسکی برکات ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہدایت

الْاِمَامُ الْهَادِيْ وَ الْوَلِيُّ الْمُرْشِدُ، وَ اَنَّكَ مَعْدِنُ التَّنْزِيْلِ، وَ صَاحِبُ

دینے والے امام اور راہ بتانے والے مددگار ہیں، بے شک آپ قرآن کریم کے حامل آیات کی تاویل و مراد سے واقف اور

التَّاْوِيْلِ، وَحَامِلُ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ، وَ الْعَالِمُ الْعَادِلُ، وَ الصَّادِقُ الْعَامِلُ،

تورات و انجیل کے عالم ہیں، آپ صاحب انصاف دانشمند اور سچ بولنے والے عمل کرنے والے ہیں، اے میرے آقا خدا کے

يَا مَوْلَايَ اَنَا اَبْرَاُ اِلَى اللهِ مِنْ اَعْدَائِكَ، وَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ بِمُوَالَاتِكَ، فَصَلَّى اللهُ

سامنے آپ کے دشمنوں سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں اور آپ سے محبت کے وسیلے خدا کا قرب چاہتا ہوں اور خدا رحمت کرے

عَلَيْكَ وَ عَلٰى اٰبَائِكَ وَ اَجْدَادِكَ وَ اَبْنَائِكَ وَ شِيْعَتِكَ وَ مُحِبِّيْكَ وَ رَحْمَةُ اللهِ

آپ پر آپ کے باپ دادا پر آپ کے بزرگوں پر آپ کے فرزندوں پر اور آپ کے پیروکاروں اور محبوں پر خدا کی رحمت ہو

وَبَرَكَاتُهُ.

اور اس کی برکات ہوں۔

پندرہ ماہ رجب کے اعمال:

☆ پندرہ ماہ رجب کی شب کو غسل سنت ہے اور زیارت امام حسین علیہ السلام سنت مؤکدہ ہے اور اس شب کو شب بیداری کرنا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ اس دن جو گناہ مومنوں کے نامہ اعمال میں ہوں گے مٹا دیئے جائیں اور جو ۱۳ اور ۱۴ شب کو روزہ رکھے اور ان شبوں میں مشغول بعبادت ہو وہ اس دنیا سے بغیر توبہ کے نہیں جائے گا اور ہر روزے کے عوض ستر گناہ کبیرہ اس کے بخش دیئے جائیں گے اور ستر حاجتیں اس کی برلائی جائیں گی جس وقت وہ قبر سے نکلے اور پل صراط کے پاس آئے گا ایسا ہوگا کہ گویا اس نے ستر بندگان خدا اولاد اسمٰعیل کے آزاد کئے ہوں اور اس کی شفاعت ستر آدمیوں کے بارے میں اس کے عزیزوں کی جو قابل جہنم ہوں گے قبول کی جائے گی اور حق تعالیٰ اس کے لئے جنت الفردوس میں ستر ہزار شہر بنا کرے گا اور ہر شہر میں ستر ہزار کمرے اور ہر کمرے میں ستر ہزار حوریں اور ہر حور کے ستر ہزار خادم ہوں گے۔

روایت ہے کہ اس ماہ کی پندرھویں شب کو بارہ رکعت نماز بجالائے دو دو رکعت کر کے ہر رکعت میں بعد الحمد جو سورے

یادھوں پڑھے جب نماز سے فارغ ہو تو سورۃ الحمد چاروں قل آیۃ الکرسی اور سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ چار چار مرتبہ کہے پھر یہ کہیں: اَللهُ اَللهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ

عمل امّ داؤد

☆ نصف ماہ رجب کے اعمال میں سے بہترین عمل، عمل ام داؤد ہے حاجات کے برآنے، شدت کے دفع ہونے اور ظالموں کے ظلم کو رفع کرنے کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ عمل ام داؤد کو تعلیم فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ کسی نااہل کو یہ عمل تعلیم نہ کیا جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی امر باطل کے لئے اس کو پڑھے کیونکہ اس میں اسم اعظم ہے۔ جو کوئی اس عمل کو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجات بر لائے گا اگرچہ آسمان کے دروازے بند ہوں یا اس کی حاجت میں حائل ہوں۔ اگر جن وانس اس کے دشمن ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ان کی کفایت فرمائے گا ان کی زبان بند ہوگی، سب اس کے مطیع ہوں گے اور اس کی دعا مستجاب فرمائے گا خواہ مرد ہو یا عورت۔

اگر غیر ماہ رجب میں تین روزے جس صورت سے مذکور ہوئے ہیں رکھے اور پندرھویں دن حاجت کے لئے یہ عمل بجا لائے تو اس کا مطلب حاصل ہوگا اگر ایام متبرکہ میں جمعہ وغیرہ یا عرفہ کے دن بغیر روزہ بجالائے تب بھی خوب ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھے اور پندرہ کو وقت زوال غسل بجالائے پاکیزہ لباس پہنے اور خلوت میں ایک جگہ بیٹھے اس کے پاس کوئی نہ آئے اور اس سے بات نہ کرے آٹھ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے بخلوص نیت نافلہ ظہر بجالائے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے بعد الحمد جو سورہ چاہے پڑھے اس کے بعد سو مرتبہ کہے یَا قَاضِيَ حَوَآئِجِ الطَّالِبِيْنَ اس کے بعد آٹھ رکعت نافلہ عصر پڑھے پھر بخضوع وخشوع نماز عصر بجالائے اس کے بعد سو مرتبہ سورۂ حمد اور سو مرتبہ سورۂ قل ھو اللہ احد پڑھے اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی پھر یہ سورے ایک ایک مرتبہ پڑھے، انعام، بنی اسرائیل، کہف، لقمان، یٰسٓ، والصّافات، حٰمٓ سجدہ، حمعسق، حم دخان، انا فتحنا، واقعہ، تبارك الذی، ن والقلم، اذا السماء انشقت، تا آخر قرآن اگر کوئی شخص یہ سورے نہ جانتا ہو یا نہ پڑھ سکتا ہو تو سو مرتبہ تسبیح اربعہ پڑھے اور سو مرتبہ الحمد اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور سو مرتبہ صلوٰۃ اور ہزار مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ اگر آیت الکرسی نہ جانتا ہو تو سو مرتبہ الحمد اور ہزار مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ.

سچا ہے خدائے بزرگ تر کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی جو زندہ، نگہدار، صاحب جلالت و بزرگی، بڑے رحم

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ الَّذِىْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ- وَ هُوَ السَّمِيْعُ

والا، مہربان، بردبار اور کرم کرنے والا ہے جس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے اور جاننے والا ہے بینا وخبردار ہے

الْعَلِيْمُ الْبَصِيْرُ الْخَبِيْرُ. شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ

اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں اور صاحبان علم نے بھی گواہی دی جو عدل پر

قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَ بَلَّغَتْ رُسُلُهُ الْكِرَامُ وَ اَنَا عَلٰى

قائم ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو غالب صاحب حکمت ہے اور اس کے محترم رسولوںؑ نے یہی پیغام دیا اور میں

ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ. اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الْمَجْدُ وَ لَكَ الْعِزُّ وَ لَكَ الْفَخْرُ

بھی اس کے گواہوں میں سے ہوں اے معبود! تیرے لئے ہی حمد ہے تیرے لئے ہی بزرگی ہے تیرے لئے ہی عزت

وَ لَكَ الْقَهْرُ وَ لَكَ النِّعْمَةُ وَ لَكَ الْعَظَمَةُ وَ لَكَ الرَّحْمَةُ وَ لَكَ الْمَهَابَةُ وَ لَكَ

ہے تیرے لئے ہی فخر ہے تیرے لئے ہی غلبہ ہے تیرے ہی لئے نعمت ہے تیرے لئے ہی بڑائی ہے تیرے لئے ہی

السُّلْطَانُ وَ لَكَ الْبَهَآءُ وَ لَكَ الْاِمْتِنَانُ وَ لَكَ التَّسْبِيْحُ وَ لَكَ التَّقْدِيْسُ وَ

رحمت ہے تو ہی صاحب ہیبت ہے تو ہی سلطنت والا ہے تو ہی خوبی والا ہے تو ہی صاحب احسان ہے تیرے ہی لئے تسبیح

لَكَ التَّهْلِيْلُ وَ لَكَ التَّكْبِيْرُ وَ لَكَ مَا يُرٰى وَ لَكَ مَا لَا يُرٰى وَ لَكَ مَا فَوْقَ

ہے تیرے ہی لئے پاکیزگی ہے تیرے ہی لئے ذکر ہے تیرے ہی لئے بڑائی ہے تیرے ہی لئے ہے ہر دکھائی دینے

السَّمٰوَاتِ الْعُلٰى وَ لَكَ مَا تَحْتَ الثَّرٰى وَ لَكَ الْاَرَضُوْنَ السُّفْلٰى وَ لَكَ الْاٰخِرَةُ

اور دکھائی نہ دینے والی چیز تیرے ہی لئے ہے جو بلند آسمانوں سے اوپر ہے تیرے ہی لئے ہے ہر چیز جو زیر زمین

وَ الْاُوْلٰى وَ لَكَ مَا تَرْضٰى بِهٖ مِنَ الثَّنَآءِ وَ الْحَمْدِ وَ الشُّكْرِ وَ النَّعْمَآءِ. اَللّٰهُمَّ

ہے تیرے ہی لئے ہیں نچلی زمینیں تیرے ہی لئے ہے آغاز اور انجام تیرے ہی لئے ہے تیری پسند کی ہوئی تعریف،

صَلِّ عَلٰى جَبْرَائِيْلَ اَمِيْنِكَ عَلٰى وَحْيِكَ وَ الْقَوِيِّ عَلٰٓى اَمْرِكَ وَ الْمُطَاعِ فِيْ

حمد، شکر اور نعمات اے معبود! جبریلؑ پر رحمت فرما جو تیری وحی کا امین ہے تیرا حکم ماننے میں قوی ہے اور تیرے

سَمٰوَاتِكَ وَ مَحَالِّ كَرَامَاتِكَ الْمُتَحَمِّلِ لِكَلِمَاتِكَ النَّاصِرِ لِاَنْبِيَآئِكَ

آسمانوں میں قابل اطاعت ہے تیری نوازشوں کا مرکز اور تیرے کلمات کا حامل ہے تیرے انبیاء کا مددگار ہے

اَلْمُدَمِّرِ لِاَعْدَآئِكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مِيْكَآئِيْلَ مَلَكِ رَحْمَتِكَ وَ الْمَخْلُوْقِ

اور تیرے دشمنوں کو ہلاک کرنے والا ہے اے معبود ! میکائیلؑ پر رحمت فرما جو تیری رحمت کا فرشتہ ہے اس کا

لِرَاْفَتِكَ وَ الْمُسْتَغْفِرِ الْمُعِيْنِ لِاَهْلِ طَاعَتِكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰٓى اِسْرَافِيْلَ

وجود تیری مہربانی کا مظہر ہے وہ تیرے اطاعت گزاروں کا مددگار اور ان کیلئے طالب بخشش ہے اے معبود !

حَامِلِ عَرْشِكَ وَ صَاحِبِ الصُّوْرِ الْمُنْتَظِرِ لِاَمْرِكَ الْوَجِلِ الْمُشْفِقِ مِنْ

رحمت فرما اسرافیلؑ پر جو تیرے عرش کو اٹھانے والا اور صور پھونکنے والا کہ تیرے انتظار میں ہے وہ تیرے

خِيْفَتِكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حَمَلَةِ الْعَرْشِ الطَّاهِرِيْنَ وَ عَلَى السَّفَرَةِ الْكِرَامِ

خوف سے خائف و ہراساں ہے اے معبود ! حاملان عرش پر رحمت فرما جو پاک و پاکیزہ ہیں اور اپنے

الْبَرَرَةِ الطَّيِّبِيْنَ وَ عَلٰى مَلٰٓئِكَتِكَ الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ وَ عَلٰى مَلٰٓئِكَةِ الْجِنَانِ وَ

سفیروں پر رحمت فرما جو عزت دار نیک اور پاکیزہ ہیں اور اپنے فرشتوں پر رحمت فرما جو عزت دار کاتب

خَزَنَةِ النِّيْرَانِ وَ مَلَكِ الْمَوْتِ وَ الْاَعْوَانِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ. اَللّٰهُمَّ

ہیں اور جنت کے فرشتوں پر جہنم کے نگہبان فرشتوں پر اور فرشتہ موت اور اس کے مدد گاروں پر رحمت فرما

صَلِّ عَلٰٓى اَبِيْنَآ اٰدَمَ بَدِيْعِ فِطْرَتِكَ الَّذِىْ كَرَّمْتَهٗ بِسُجُوْدِ مَلٰٓئِكَتِكَ وَ اَبَحْتَهٗ

اے صاحب جلالت و عزت اے معبود ! ہمارے باپ آدم پر رحمت نازل فرما جو تیری مخلوق میں نقش اول

جَنَّتَكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰٓى اُمِّنَا حَوَّآءَ الْمُطَهَّرَةِ مِنَ الرِّجْسِ الْمُصَفَّاةِ مِنَ

ہیں جنکو تونے فرشتوں سے سجدہ کراکے عزت دی اور اپنی جنت ان کیلئے کھول دی اے معبود !ہماری ماں

الدَّنَسِ الْمُفَضَّلَةِ مِنَ الْاِنْسِ الْمُتَرَدِّدَةِ بَيْنَ مَحَالِّ الْقُدُسِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

حوا پر رحمت فرما جو آلائش سے پاک اور ہر میل کچیل سے صاف و پاکیزہ ہیں وہ انسانوں میں سے بلند تر اور

هَابِيْلَ وَ شِيْثٍ وَ اِدْرِيْسَ وَ نُوْحٍ وَ هُوْدٍ وَ صَالِحٍ وَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمَاعِيْلَ وَ

پاکیزگی کے محلات میں چلتی پھرتی ہیں اے معبود! ہابیلؑ، شیثؑ، ادریسؑ اور نوحؑ، ہودؑ، صالحؑ، ابراہیمؑ و

اِسْحَاقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ لُوْطٍ وَ شُعَيْبٍ وَ اَيُّوْبَ وَ مُوْسٰى وَ

اسماعیلؑ اور اسحاقؑ، یعقوبؑ اور یوسفؑ پر رحمت فرما اور ان کے اسباط و اولاد پر اور لوطؑ، شعیبؑ، ایوبؑ،

هَارُوْنَ وَ يُوْشَعَ وَ مِيْشَا وَ الْخَضِرِ وَ ذِى الْقَرْنَيْنِ وَ يُوْنُسَ وَ اِلْيَاسَ وَ الْيَسَعِ وَ

موسیٰؑ و ہارونؑ پر رحمت فرما اور یوشعؑ، میشاؑ و خضرؑ اور ذوالقرنینؑ پر اور یونسؑ، الیاسؑ، الیسعؑ،

ذِی الْكِفْلِ وَ طَالُوْتَ وَ دَاوُوْدَ وَ سُلَيْمَانَ وَ زَكَرِيَّا وَ شَعْيَا وَ يَحْيٰى وَ تُوْرَخَ وَ مَتّٰى

ذوالکفلؑ، طالوتؑ اور داؤدؑ و سلیمانؑ پر رحمت فرما اور ذکریاؑ، شعیاؑ، یحیٰیؑ، تورخؑ، متیؑ، ارمیاؑ اور حیقوقؑ

وَ اَرْمِيَا وَ حَيْقُوْقَ وَ دَانِيَالَ وَ عُزَيْرًا وَ عِيْسٰى وَ شَمْعُوْنَ وَ جِرْجِيْسَ وَ

پر رحمت فرما اور دانیالؑ، عزیرؑ، عیسیٰؑ، شمعونؑ اور جرجیسؑ نیز ان کے حواریوں اور پیروکاروں پر رحمت فرما

الْحَوَارِيِّيْنَ وَ الْاَتْبَاعِ وَ خَالِدًا وَ حَنْظَلَةَ وَ لُقْمَانَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ

اور خالد ، حنظلہ اور لقمان پر رحمت فرما اے معبود! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور رحمت فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر

مُحَمَّدٍ وَ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ

رحمت فرما اور محمدؐ و آل محمدؐ پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر درود بھیجا، رحمت کی

رَحِمْتَ وَ بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ

اور برکت نازل کی بے شک تو تعریف والا اور شان والا ہے اے معبود! وصیوں، نیک بختوں، شہیدوں

عَلَى الْاَوْصِيَآءِ وَ السُّعَدَآءِ وَ الشُّهَدَآءِ وَ اَئِمَّةِ الْهُدٰى. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى

اور ہدایت والے ائمہ پر رحمت فرما اے معبود! رحمت فرما ولیوں اور قلندروں پر اور رحمت فرما سیاحوں،

الْاَبْدَالِ وَ الْاَوْتَادِ وَ السُّيَّاحِ وَ الْعُبَّادِ وَ الْمُخْلَصِيْنَ وَ الزُّهَّادِ وَ اَهْلِ الْجِدِّ وَ

عابدوں، مخلصوں، زاہدوں اور کوشش و اجتہاد کرنے والوں پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلبیتؑ

الْاِجْتِهَادِ وَ اخْصُصْ مُحَمَّدًا وَّ اَهْلَ بَيْتِهٖ بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَ اَجْزَلِ

کو اپنی بہترین کے ساتھ مختص فرما رحمتوں اور عظیم مہربانیوں سے نواز اور میری طرف سے آنحضرتؐ کے جسم و

كَرَامَاتِكَ وَ بَلِّغْ رُوْحَهٗ وَ جَسَدَهٗ مِنِّيْ تَحِيَّةً وَ سَلَامًا وَ زِدْهُ فَضْلًا وَ شَرَفًا وَ

روح کو سلام اور آداب پہنچا اور انہیں فضل و شرف اور بزرگی میں بڑھا حتیٰ کہ تو ان کو انبیاء مرسلین میں سے

كَرَمًا حَتّٰى تُبَلِّغَهٗ اَعْلٰى دَرَجَاتِ اَهْلِ الشَّرَفِ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ

اہل شرف ہستیوں اور اپنے بزرگ تر مقربوں کے بلند درجات پر پہنچا دے اے معبود ! ان پر رحمت فرما جن

الْاَفَاضِلِ الْمُقَرَّبِيْنَ. اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ عَلٰى مَنْ سَمَّيْتَ وَ مَنْ لَمْ اُسَمِّ مِنْ

کے نام میں نے لیئے اور جن کے نام میں نے نہیں لیئے جو تیرے فرشتوں، نبیوں اور

مَلَآئِكَتِكَ وَ اَنْبِيَآئِكَ وَ رُسُلِكَ وَ اَهْلِ طَاعَتِكَ وَ اَوْصِلْ صَلَوَاتِيْ اِلَيْهِمْ وَ

رسولوں اور فرمانبرداروں میں سے ہیں میری صلوات ان تک اور ان کی روحوں تک

اِلَى اَزْوَاجِهِمْ وَ اجْعَلْهُمْ اِخْوَانِیْ فِیْكَ وَ اَعْوَانِیْ عَلٰی دُعَآئِكَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
پہنچا دے اور اپنی درگاہ میں انہیں میرے بھائی اور دعا میں میرے مدد گار بنا دے اے معبود میں تیرے

اَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلَیْكَ وَ بِكَرَمِكَ اِلٰی كَرَمِكَ وَ بِجُوْدِكَ اِلٰی جُوْدِكَ وَ بِرَحْمَتِكَ
حضور تیری شفاعت لایا اور تیرے کرم تک، تیری عطا تک، تیری عطا کو اور تیری رحمت تک تیری رحمت کو اور

اِلٰی رَحْمَتِكَ وَ بِاَهْلِ طَاعَتِكَ اِلَیْكَ وَ اَسْئَلُكَ. اَللّٰهُمَّ بِكُلِّ مَا سَئَلَكَ بِهٖ اَحَدٌ
تیرے فرمانبرداروں کو شفیع بنا رہا ہوں اور اے پرودگار میں تجھ سے وہ سوال کرتا ہوں جو ان میں سے کسی

مِنْهُمْ مِنْ مَسْئَلَةٍ شَرِیْفَةٍ غَیْرِ مَرْدُوْدَةٍ وَ بِمَا دَعَوْكَ بِهٖ مِنْ دَعْوَةٍ مُجَابَةٍ غَیْرِ
نے بہترین سوال کیا جسے رد نہیں کیا گیا اور جو دعا انہوں نے مانگی جسے قبول کیا گیا رد نہیں کیا گیا وہی دعا کرتا

مُخَیَّبَةٍ یَآ اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا كَرِیْمُ یَا عَظِیْمُ یَا جَلِیْلُ یَا
ہوں اے اللہ، اے رحمن، اے مہربان، اے بردبار، اے کرم کرنے والے، اے بڑائی والے، اے جلالت والے، اے بخشنے

مُنِیْلُ یَا جَمِیْلُ یَا كَفِیْلُ یَا وَكِیْلُ یَا مُقِیْلُ یَا مُجِیْرُ یَا خَبِیْرُ یَا مُنِیْرُ
والے، اے زیبا، اے سرپرست، اے کارساز، اے معاف کرنے والے، اے پناہ دینے والے، اے خبردار، اے تابندہ،

یَا مُبِیْرُ یَا مَنِیْعُ یَا مُدِیْلُ یَا مُحِیْلُ یَا كَبِیْرُ یَا قَدِیْرُ یَا بَصِیْرُ
اے نابود کرنے والے، اے محفوظ، اے پھیرنے والے، اے حرکت دینے والے، اے بزرگ، اے قدرت والے، اے بینا،

یَا شَكُوْرُ یَا بَرُّ یَا طُهْرُ یَا طَاهِرُ یَا قَاهِرُ یَا ظَاهِرُ یَا بَاطِنُ یَا سَاتِرُ یَا مُحِیْطُ
اے قدرداں، اے نیکوکار، اے پاک، اے پاکیزہ، اے غالب، اے عیاں، اے پنہاں، اے پردہ پوش، اے گھیرنے والے،

یَا مُقْتَدِرُ یَا حَفِیْظُ یَا مُتَجَبِّرُ یَا قَرِیْبُ یَا وَدُوْدُ یَا حَمِیْدُ یَا مَجِیْدُ
اے اقتدار والے، اے نگہبان، اے جوڑنے والے، اے نزدیک تر، اے دوستی والے، اے پسندیدہ، اے بزرگوار،

یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا شَهِیْدُ یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُفْضِلُ
اے آغاز کرنے والے، اے پلٹانے والے، اے گواہ، اے احسان کرنے والے، اے نیکی کرنے والے، اے نعمت دینے والے، اے عطا کرنے والے،

یَا قَابِضُ یَا بَاسِطُ یَا هَادِیْ یَا مُرْسِلُ یَا مُرْشِدُ یَا مُسَدِّدُ یَا مُعْطِیْ یَا مَانِعُ
اے پکڑنے والے، اے دینے والے، اے ہدایت دینے والے اے بھیجنے والے اے نیک بنانے والے اے محکم کرنے والے اے عطا کرنے والے اے روکنے والے

یَا دَافِعُ یَا رَافِعُ یَا بَاقِیْ یَا وَاقِیْ یَا خَلَّاقُ یَا وَهَّابُ یَا تَوَّابُ یَا فَتَّاحُ
اے ہٹانے والے اے بلند کرنے والے اے بقا والے، اے نگہدار، اے پیدا کرنے والے، اے بخشنے والے اے توبہ قبول کرنے والے اے کھولنے والے،

يَا نَفَّاحُ يَا مُرْتَاحُ يَا مَنْ بِيَدِهٖ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا نَفَّاعُ يَا رَءُوْفُ يَا عَطُوْفُ

اے ہوا بھیجنے والے اے راحت دینے والے، اے وہ جس کے ہاتھ میں ہر کلید ہے اے نفع دینے والے، اے مہربان، اے نرمی والے، اے کفایت والے،

يَا كَافِيْ يَا شَافِيْ يَا مُعَافِيْ يَا مُكَافِيْ يَا وَفِيُّ يَا مُهَيْمِنُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ

اے شفا والے، اے عافیت والے، اے کفایت کرنے والے، اے وفا والے، اے نگہبان، اے زبردست، اے غلبے والے، اے بڑائی والے

يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا نُوْرُ يَا مُدَبِّرُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا قُدُّوْسُ يَا نَاصِرُ

اے سلامتی والے اے امن دینے والے، اے یکتا، اے بے نیاز، اے روشن، اے کام پورا کرنے والے، اے یگانہ، اے تنہا اے پاکیزہ تر، اے مددگار،

يَا مُوْنِسُ يَا بَاعِثُ يَا وَارِثُ يَا عَالِمُ يَا حَاكِمُ يَا بَادِيْ يَا مُتَعَالِيْ يَا مُصَوِّرُ

اے انس والے، اے اٹھانے والے، اے ورثہ دار، اے دانا، اے حکم والے اے آغاز کرنے والے اے برتری والے اے صورتگر

يَا مُسَلِّمُ يَا مُتَحَبِّبُ يَا قَآئِمُ يَا دَآئِمُ يَا عَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ يَا جَوَادُ يَا بَارِئُ

اے سلامتی دینے والے اے دوستی کرنے والے اے قائم اے ہمیشگی والے اے علم والے اے حکمت والے اے عطا والے اے پیدا کرنے والے

يَا بَارُّ يَا سَارُّ يَا عَدْلُ يَا فَاصِلُ يَا دَيَّانُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا سَمِيْعُ

اے نیکی والے، اے خوشی دینے والے اے عدل والے، اے فیصلہ کرنے والے اے جزا دینے والے اے محبت کرنے والے اے احسان کرنے والے اے سننے والے

يَا بَدِيْعُ يَا خَفِيْرُ يَا مُغَيِّرُ يَا نَاشِرُ يَا غَافِرُ يَا قَدِيْمُ يَا مُسَهِّلُ يَا مُيَسِّرُ

اے نقش ساز اے پناہ دینے والے، اے مددگار اے دوبارہ زندہ کرنے والے اے بخشنے والے اے سب سے پہلے اے آسان کرنے والے اے ہموار کرنے والے

يَا مُمِيْتُ يَا مُحْيِيْ يَا نَافِعُ يَا رَازِقُ يَا مُقَدِّرُ يَا مُسَبِّبُ يَا مُغِيْثُ

اے مارنے والے اے زندہ کرنے والے، اے نفع دینے والے اے رزق دینے والے اے اختیار والے اے سبب پیدا کرنے والے اے فریادرس

يَا مُغْنِيْ يَا مُقْنِيْ يَا خَالِقُ يَا رَاصِدُ يَا وَاحِدُ يَا حَاضِرُ يَا جَابِرُ يَا حَافِظُ يَا شَدِيْدُ

اے ثروت دینے والے اے نگہدار اے خلق کرنے والے اے نگہبان اے یگانہ اے موجود اے جوڑنے والے اے حفاظت کرنے والے اے سخت گیر،

يَا غِيَاثُ يَا عَآئِدُ يَا قَابِضُ يَا مَنْ عَلَا فَاسْتَعْلٰى فَكَانَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى يَا مَنْ

اے دادرس، اے لوٹانے والے، اے گرفت والے، اے وہ جو بلند ہو کر غائب ہوا تو بہت ہی اونچے مقام پر تھا، اے وہ جو قریب ہے

قَرُبَ فَدَنَا وَ بَعُدَ فَنَاٰى وَ عَلِمَ السِّرَّ وَ اَخْفٰى يَا مَنْ اِلَيْهِ التَّدْبِيْرُ وَ لَهُ

تو پہلو میں ہے اور دور ہے تو پہنچ میں نہیں اور چھپی کھلی ہر چیز کو جانتا ہے، اے وہ جو صاحب تدبیر اور وہی اندازے

الْمَقَادِيْرُ وَ يَا مَنِ الْعَسِيْرُ عَلَيْهِ يَسِيْرٌ يَا مَنْ هُوَ عَلٰى مَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ يَا مُرْسِلَ

کرنے والا ہے، اے وہ جس کیلئے مشکل کام معمولی اور آسان ہے، اے وہ جو کچھ بھی چاہے اس پر قادر ہے اے ہواؤں کے چلانے

الرِّيَاحِ يَا فَالِقَ الْاِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ الْاَرْوَاحِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالسَّمَاحِ يَا رَادَّ مَا قَدْ

والے، اے صبح کی روشنی پھیلانے والے، اے روحوں کو بھیجنے والے، اے عطاو سخاوت کے مالک، اے گمشدہ چیز کے پلٹانے والے،

فَاتَ يَا نَاشِرَ الْاَمْوَاتِ يَا جَامِعَ الشَّتَّاتِ يَا رَازِقَ مَنْ يَشَآءُ وَفَاعِلَ مَا يَشَآءُ.

اے مردوں کے زندہ کرنے والے، اے بکھری چیزوں کے جمع کرنے والے، اے جسے چاہے بغیر حساب کے رزق دینے والے،

وَفَاعِلَ مَا يَشَآءُ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، يَا حَيُّ

اے جو چاہے جیسے چاہے کرنے والے اور اے جلالت و بزرگی والے، اے زندہ، اے نگہبان، اے زندہ

حِيْنَ لَا حَيَّ، يَا حَيُّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى، يَا حَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَ

جب کوئی زندہ نہ ہو،اے وہ زندہ جو مردوں کو زندہ کرنے والا ہے، اے وہ زندہ کہ تیرے سوا کوئی معبود

الْاَرْضِ. يَآ اِلٰهِيْ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ

نہیں تو آسمانوں اور زمین کا ایجاد کرنے والا ہے اے معبود اور میرے سردار محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج محمدؐ و

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ رَحِمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ

آلؑ محمدؐ پر رحمت فرما اور محمدؐ و آل محمدؐ پر برکت نازل کر جیسے تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر درود بھیجابرکت

اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَارْحَمْ ذُلِّيْ وَفَاقَتِيْ وَفَقْرِيْ، وَانْفِرَادِيْ وَوَحْدَتِيْ،

نازل کی اور رحمت فرمائی بے شک تو تعریف والا شان والا ہے اور میری ذلت، فقر و فاقہ میری بے کسی، میری

وَ خُضُوْعِيْ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَ اعْتِمَادِيْ عَلَيْكَ وَ تَضَرُّعِيْ اِلَيْكَ. اَدْعُوْكَ دُعَآءَ

تنہائی پر رحم کر اور تیرے سامنے میں جو عاجزی کرتا ہوں اور رحم کر کہ میں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیرے

الْخَاضِعِ، الذَّلِيْلِ الْخَاشِعِ، الْخَآئِفِ الْمُشْفِقِ، الْبَآئِسِ الْمَهِيْنِ الْحَقِيْرِ، اَلْجَآئِعِ

حضور زاری کرتا ہوں تیری درگاہ میں دعا کرتا ہوں اس شخص کی سی دعا جو عاجز، پست، ہیچ، ڈرا ہوا، سہما ہوا،

الْفَقِيْرِ، اَلْعَآئِذِ الْمُسْتَجِيْرِ، اَلْمُقِرِّ بِذَنْبِهٖ، اَلْمُسْتَغْفِرِ مِنْهُ، اَلْمُسْتَكِيْنِ لِرَبِّهٖ،

بے چارہ، کم ترین، ناچیز، بھوکا، محتاج، پناہ خواہ، طالب پناہ، اپنے گناہ کا اقرار کرنے والا، گناہ کی معافی

دُعَآءَ مَنْ اَسْلَمَتْهُ ثِقَتُهٗ، وَرَفَضَتْهُ اَحِبَّتُهٗ، وَعَظُمَتْ فَجِيْعَتُهٗ، دُعَآءَ حَرِقٍ حَزِيْنٍ

مانگنے والا اور اپنے رب کے حضور بے بس ہے ایسے شخص کی سی دعا جسے اعتباریوں نے چھوڑ دیا دوستوں نے

ضَعِيْفٍ مَهِيْنٍ، بَآئِسٍ مِسْكِيْنٍ، بِكَ مُسْتَجِيْرٍ. اَللّٰهُمَّ وَ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِيْكٌ

دور ہٹا دیا اور اس کی مصیبت بھاری ہے میں دعا کرتا ہوں جیسے کوئی دل جلا، دکھی، کمزور، پست، بے چارہ،

وَ اَنَّكَ مَا تَشَاۤءُ مِنْ اَمْرٍ يَكُوْنُ، وَ اَنَّكَ عَلٰى مَا تَشَاۤءُ قَدِيْرٌ، وَ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ

ذلیل اور تجھ سے طالب پناہ دعا کرتا ہے اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو مالک ہے تو جو

هٰذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ، وَ

چاہے وہ ہو جاتا ہے اورتو جو چاہے اس پر قادر ہے میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس محترم مہینے اور پاک گھر،

الْمَشَاعِرِ الْعِظَامِ، وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ السَّلَامُ. يَا مَنْ وَهَبَ لِاٰدَمَ

کعبہ مقدس، شہر مکہ، رکن ومقام اور عظمت والے مشعروں کی حرمت کے واسطے سے اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شِيْثَ، وَ لِاِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحَاقَ، وَ يَا مَنْ رَدَّ يُوْسُفَ عَلٰى يَعْقُوْبَ، وَ

(ان پر اور ان کی آلؑ پر سلام) کے واسطے سے سوالی ہوں اے وہ جس نے آدمؑ کو شیثؑ اور ابراہیمؑ کو

يَا مَنْ كَشَفَ بَعْدَ الْبَلَاۤءِ ضُرَّ اَيُّوْبَ، وَ يَا رَادَّ مُوْسٰى عَلٰى اُمِّهٖ، وَ زَاۤئِدَ الْخِضْرِ

اسماعیلؑ و اسحاقؑ دئے اے وہ جس نے یوسفؑ کو یعقوبؑ کی طرف لوٹایا اے وہ جس نے آزمائش کے بعد

فِيْ عِلْمِهٖ، وَ يَا مَنْ وَهَبَ لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ، وَ لِزَكَرِيَّا يَحْيٰى، وَ لِمَرْيَمَ عِيْسٰى،

ایوبؑ کی سختی دور کی اے موسیٰؑ کو ان کی ماں کے پاس لانے والے خضرؑ کے علم میں اضافہ کرنے والے اے وہ

يَا حَافِظَ بِنْتِ شُعَيْبٍ، وَ يَا كَافِلَ وَلَدِ اُمِّ مُوْسٰى عَنْ وَالِدَتِهٖ. اَسْئَلُكَ

جس نے داودؑ کو سلیمانؑ، زکریاؑ کو یحییٰؑ اور مریمؑ کو عیسیٰؑ عطا کیئے اے دختر شعیبؑ کی حفاظت کرنے والے

اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا، وَ تُجِيْرَنِيْ مِنْ

اے مادر موسیٰؑ کے فرزند کے محافظ میں سوال کرتا ہوں کہ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور یہ کہ میرے

عَذَابِكَ، وَ تُوْجِبَ لِيْ رِضْوَانَكَ وَ اَمَانَكَ وَ اِحْسَانَكَ وَ غُفْرَانَكَ وَ جِنَانَكَ،

سارے گناہ بخش دے مجھے اپنے عذاب سے پناہ دے اور میرے لئے اپنی رضا مندی، اپنی پناہ، اپنا

وَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَفُكَّ عَنِّيْ كُلَّ حَلْقَةٍ ضِيْقٍ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ مَنْ يُؤْذِيْنِيْ، وَ تَفْتَحَ

احسان، اپنی بخشش اور اپنی بہشت واجب کردے اور میں سوال کرتا ہوں کہ میرے اور مجھے ایذ ادینے

لِيْ كُلَّ بَابٍ، وَ تُلَيِّنَ لِيْ كُلَّ صَعْبٍ، وَ تُسَهِّلَ لِيْ كُلَّ عَسِيْرٍ، وَ تُخْرِسَ عَنِّيْ كُلَّ

والے کے درمیان جتنی کڑیاں ہیں وہ کھول دے ہر دروازہ میرے لئے کھول دے ہر سختی کو نرمی میں بدل

نَاطِقٍ بِشَرٍّ، وَ تَكُفَّ عَنِّيْ كُلَّ بَاغٍ وَ تَكْبِتَ عَنِّيْ كُلَّ عَدُوٍّ لِيْ وَ حَاسِدٍ، وَ

دے ہر مشکل کو آسان کر دے میرے خلاف ہر بدگوئی کرنے والے کو گونگا کردے ہر سرکش کو مجھ سے دور

تَمۡنَعَ عَنِّیۡ کُلَّ ظَالِمٍ، وَ تَکۡفِیَنِیۡ کُلَّ عَآئِقٍ یَحُوۡلُ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَ وَلَدِیۡ

کردے اور میرے ہر دشمن و حاسد کو ذلیل کردے ہر ظالم کو مجھ سے روکے رکھ ہر اس مانع سے میری کفایت

وَ یُحَاوِلُ اَنۡ یُفَرِّقَ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَ طَاعَتِكَ، وَ یُثَبِّطَنِیۡ عَنۡ عِبَادَتِكَ.

فرما جو میرے جو میری حاجت کے درمیان حائل ہے اور چاہتا ہے کہ مجھے تیری فرمانبرداری سے باز رکھے

یَا مَنۡ اَلۡجَمَ الۡجِنَّ الۡمُتَمَرِّدِیۡنَ، وَ قَهَرَ عُتَاةَ الشَّیَاطِیۡنَ، وَ اَذَلَّ رِقَابَ

اور تیری عبادت سے دور کرے اے وہ جس نے سرکش جنات کو لگام دی اور نافرمان شیطانوں کی سرکوبی کی اور

الۡمُتَجَبِّرِیۡنَ، وَ رَدَّ کَیۡدَ الۡمُتَسَلِّطِیۡنَ عَنِ الۡمُسۡتَضۡعَفِیۡنَ، اَسۡئَلُكَ بِقُدۡرَتِكَ

ظالموں کی گردنیں جھکا دیں اور کمزور لوگوں کو ظالموں کے پنجے سے آزادی بخشی میں سوال کرتا ہوں بواسطہ اس

عَلٰی مَا تَشَآءُ وَ تَسۡهِیۡلِكَ لِمَا تَشَآءُ کَیۡفَ تَشَآءُ اَنۡ تَجۡعَلَ قَضَآءَ حَاجَتِیۡ

کے کہ تو جو چاہے اس پر قادر ہے اور جو چاہے، جیسے چاہے تیرے لئے آسان ہے کہ تو میری حاجت روائی،

فِیۡمَا تَشَآءُ.

جس چیز میں چاہے قرار دے۔

اس کے بعد سجدے میں جائے اور اور منہ اپنا خاک پر رکھے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدۡتُ وَ بِكَ اٰمَنۡتُ وَ عَلَیۡكَ تَوَکَّلۡتُ فَارۡحَمۡ ذُلِّیۡ وَ فَاقَتِیۡ

اے معبود! میں تجھی کو سجدہ کرتا ہوں اور تجھی پر ایمان رکھتا ہوں پس میری ذلت، احتیاج اور میری کوشش،

وَاجۡتِهَادِیۡ وَ تَضَرُّعِیۡ وَ مَسۡکَنَتِیۡ وَ فَقۡرِیۡ اِلَیۡكَ یَا رَبِّ.

میری زاری و بے چارگی اور اپنی بارگاہ میں میری محتاجی پر رحم فرما اے پروردگار۔

حضرت نے فرمایا کہ سعی کرو کہ آنسو آنکھ سے باہر آئیں اگرچہ سرمگس کے برابر ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ یہ علامت قبولیت دعا کی ہے۔

معتبر روایات میں وارد ہوا ہے کہ مادر داؤد نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کہ اے میرے آقا کیا یہ دعا غیر ماہ رجب میں پڑھ سکتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا بروز عرفہ پڑھ سکتے ہیں اور اگر جمعہ کا دن پڑ جائے پڑھنے والا اس دعا کا فارغ نہیں ہوگا کہ خدائے تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔ اور جس مہینے میں چاہے تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھے اور پندرھویں کو یہ دعا پڑھے جس طرح سے مذکور ہے، اس کی حاجت برآئے گی۔

اعمال شب مبعث

وارد ہوا ہے کہ ۲۵ / ماہ رجب کو روزہ رکھے، حق تعالیٰ اس کے روزے کو اس کے ستر سال کے گناہوں کا کفارہ قرار دے گا، جو ۲۶ / رجب کو روزہ رکھے گا تو اس کو اسی سال کا کفارہ قرار دے دے گا اور ۲۷ / رجب روز عید عظیم ہے اس دن کا روزہ سو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اس دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث برسالت ہوئے ہیں اس دن کا روزہ ستر سال کے روزوں کے برابر ہے اور بروایتے ساٹھ سال کے روزہ رکھے اور غسل سنت بجالائے صلوٰۃ بھیجے اور زیارت حضرت امیرالمومنین بجالائے شب و روز اور جو اس شب عبادت بجالائے گا اس کا اجر ساٹھ سال کی عبادت کے برابر ہے۔ بعد نماز سو رہے آخر شب یا نصف شب کے بعد بیدار ہو اور بارہ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد ایک مختصر سورہ اور سورۂ یٰسین اگر یاد نہ ہو تو قرآن دیکھ کر پڑھے اور جب نماز ختم کر لے تو پہلو نہ بدلے اور سورۂ حمد، چاروں قل، انا نزلناہ اور آیۃ الکرسی ہر ایک سات سات مرتبہ پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ

حمد ہے اس خدا کیلئے جس نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا اور نہ کوئی اس کی حکومت میں اس کا شریک ہے نہ وہ کمزور ہے کہ کوئی اس کا حامی

وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ عِزِّكَ عَلٰی اَرْکَانِ

ہو اور تم اس کی بڑائی خوب بیان کرواے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے عرش پر تیرے مقامات عزت کے واسطے سے اور اس

عَرْشِكَ وَ مُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ کِتَابِكَ وَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ وَ

انتہائی رحمت کے واسطے سے جو تیرے قرآن میں ہے اور بواسطہ تیرے نام کے جو بہت بڑا، بہت بڑا، بہت ہی بڑا ہے بواسطہ تیرے

ذِکْرِكَ الْاَعْلَی الْاَعْلَی الْاَعْلٰی وَ بِکَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ

ذکر کے جو بلند تر، بلند تر اور بہت بلند تر ہے اور بواسطہ تیرے کامل کلمات کے سوالی ہوں کہ تو حضرت محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت فرما

وَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ.

اور مجھ سے وہ سلوک فرما جو تیرے شایان شان ہے۔

پس جو حاجت ہو طلب کرے مگر مستجاب ہوگی مگر کسی امر حرام، قطع رحم یا ہلاکت مومن کے لئے طلب نہ کرے یہ دعا قبول نہ ہوگی۔

بسند معتبر منقول ہے اس روز بارہ رکعت نماز بجالائے دو، دو رکعت کر کے اور ہر رکعت میں بعد الحمد جو سورہ کہ ممکن ہو پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو جائے تو سورۂ حمد اور چاروں قل ہر ایک چار چار مرتبہ پڑھے اور پھر چار مرتبہ کہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بزرگ تر ہے۔خدا پاک ہے اور حمد خدا ہی کیلئے ہے اورم کوئی خوف وقوت نہیں سوائے اللہ

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

کے جوعلی وعظیم ہے۔

پھر چار مرتبہ کہیں:

لَآ اُشْرِكُ بِرَبِّیْٓ اَحَدًا

میرے پروردگار کا کوئی شریک نہیں وہ یکتا ہے

اور بسند معتبر منقول ہے کہ جوکوئی ۲۸ ر رجب کو روزہ رکھے گا تو وہ نوے سال کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ جو ۲۹ ر رجب کو روزہ رکھے گا وہ کفارہ سو سال کے گناہوں کا ہوگا اور جوکوئی ۳۰ ر رجب کو روزہ رکھے گا حق تعالیٰ اس کے آئندہ اور گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور آخر روز رجب نماز سلمانؑ بھی سنت ہے پڑھے جس طرح وہ مذکور ہوئی ہے۔

ماہ شعبان کے اعمال

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی شخص نے سوال کیا کہ سنت روزوں میں کون سا روزہ سب سے افضل ہے؟۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماہ شعبان کا روزہ برآئے تعظیم ماہ رمضان، پھر فرمایا روزہ ماہ شعبان ذخیرہ ہے بندوں کے واسطے روز قیامت کے لئے۔ جو بندہ روزہ ماہ شعبان کثرت کے ساتھ رکھے اللہ تعالیٰ امر مشیت میں اس کے لئے اصلاح لاتا ہے، دشمنوں کے شر سے بچاتا ہے اور بہشت اس پر واجب کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماہ شعبان میرا مہینہ ہے اور ماہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے، جو کوئی ایک روزہ میرے مہینہ میں رکھے گا میں اس کا شفیع ہوں گا روز قیامت میں اور جوکوئی ایک روزہ میرے مہینے میں رکھے گا سب گناہ اس کے بخش دیئے جائیں گے اور جوکوئی تین روزے اس مہینے میں رکھے گا اس کو فرشتے ندا کریں گے کہ از سر نو عمل کر یعنی کوئی گناہ تجھ پر نہیں رہا۔ اور جوکوئی ایک روزہ برآئے خوشنودی الٰہی رکھے گا داخل بہشت ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوکوئی ایک روز ماہ شعبان میں ستر مرتبہ استغفار کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ہم نشینوں میں محشور ہوگا اور جوکوئی اگرچہ نصف دانہ خرما ہی اس مہینہ میں تصدق کرے گا اللہ تعالیٰ بدن اس کا آتش دوزخ پر

حرام کردے گا۔ جو کوئی تین دن آخر ماہ شعبان میں روزہ رکھے اور اس کو وصل کردے ماہ رمضان کے روزوں سے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو ماہ کے روزوں کا ثواب لکھے گا اور اللہ وحشت قبر میں اس کو تنہا نہ رکھے گا، اور جب روز قیامت قبر سے باہر آئے گا تو اس کا چہرہ نورانی ہوگا، اور حشر میں نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں ہوگا یہاں تک کہ فرشتے اس کو پایہ عرش الٰہی کے پاس حاضر کریں گے۔ پس حق تعالیٰ اس سے مخاطب ہوگا: اے میرے بندے! وہ کہے گا: لبیک اے خداوند میرے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے میرے واسطے روزہ رکھا بندہ کہے گا: بلیٰ اے خداوند میرے پھر اللہ تعالیٰ ندا فرمائے گا ملائکہ کو، کہ میرے بندے کا ہاتھ پکڑ کے اس کو میرے پیغمبرؐ کے سپرد کردو۔ فرشتے اس کو پیغمبرؐ کے پاس لائیں گے پس حق تعالیٰ فرمائے گا میں نے اپنے حقوق اس کو بخش دیئے لیکن حقوق الناس کے لئے جو لوگ اس کو عفو کریں گے میں ان کا عوض اس بندے کو دوں گا جس قدر میں وہ راضی ہو حضرت فرماتے ہیں پس میں اس کا ہاتھ پکڑ کے صراط کے پاس لاؤں گا اور صراط پر اس کی لغزش دیکھوں گا کہ پاؤں اس گنہگار کے صراط پر نہیں رکتے پس میں اس کو پل صراط پار کرادوں گا اور صراط سے خدا کی بخشش وعنایات کے سبب سے اس کو در بہشت تک پہنچادوں گا اور اسے پھر داخل بہشت کرادوں گا۔

منقول ہے کہ جو کوئی ستر مرتبہ شعبان میں استغفار کرے گا اس کے گناہ اگر آسمان کے ستاروں کی تعداد کے مانند ہوں گے تب بھی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے وہ استغفار یہ ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ۔

میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اور اسی سے توبہ کا سوالی ہوں

منقول ہے کہ جو کوئی ستر مرتبہ شعبان میں استغفار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی روح کو افق مبین میں مقام عطا فرمائے گا جو کہ عرش کے سامنے ایک وسیع جگہ ہے وہاں نہریں جاری ہیں اور نہروں کے کنارے جام رکھے ہیں جیسے آسمان پر ستارے ہوتے ہیں۔ وہ استغفار یہ ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

میں استغفار چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ رحمٰن ورحیم زندہ قائم کرنے والا اور میں اسی کی طرف لوٹتا ہوں۔

منقول ہے جو شخص تمام ماہ شعبان میں لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ہزار مرتبہ کہے گا حق تعالیٰ ہزار سال کی عبادت اس کے نامہ اعمال میں لکھے گا اور اس کے ہزار سالہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ اور جب قبر سے اٹھایا جائے گا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔ اور اس کو صدیق لکھا جائے گا۔

منقول ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام ماہ شعبان میں ہر روز وقت زوال اور ۱۵ شعبان کی شب کو اس صلوات کی قرات فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، شَجَرَةِ النُّبُوَّةِ، وَمَوْضِعِ الرِّسَالَةِ، وَ مُخْتَلَفِ

اے معبود! محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما جو نبوت کا شجر رسالت کا مقام، فرشتوں کی آمد و رفت کی جگہ، علم کے خزانے

الْمَلٰٓئِكَةِ، وَ مَعْدِنِ الْعِلْمِ، وَ اَهْلِ بَيْتِ الْوَحْيِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ

اور خانہ وحی میں رہنے والے ہیں اے معبود! محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو بے پناہ بھنوروں میں چلتی ہوئی کشتی ہیں

مُحَمَّدٍ، الْفُلْكِ الْجَارِيَةِ فِي اللُّجَجِ الْغَامِرَةِ، يَاْمَنُ مَنْ رَّكِبَهَا، وَ يَغْرَقُ مَنْ تَرَكَهَا،

کہ بچ جائے گا جو اس میں سوار ہوگا اور غرق ہوگا جو اسے چھوڑ دے گا ان سے آگے نکلنے والا دین سے خارج اور ان

اَلْمُتَقَدِّمُ لَهُمْ مَارِقٌ، وَ الْمُتَاَخِّرُ عَنْهُمْ زَاهِقٌ، وَ اللَّازِمُ لَهُمْ لَاحِقٌ. اَللّٰهُمَّ

سے پیچھے رہ جانے والا نابود ہو جائے گا اور ان کے ساتھ رہنے والا حق تک پہنچ جائے گا اے معبود! محمدؐ و آل محمدؐ پر

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، الْكَهْفِ الْحَصِيْنِ، وَ غِيَاثِ الْمُضْطَرِّ الْمُسْتَكِيْنِ، وَ

رحمت نازل فرما جو پائیدار جائے پناہ اور پریشان و بے چارے کی فریاد کو پہنچنے والے، بھاگنے اور ڈرنے والے کیلئے

مَلْجَاِ الْهَارِبِيْنَ، وَ عِصْمَةِ الْمُعْتَصِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ،

جائے امان اور ساتھ رہنے والوں کے نگہدار ہیں اے معبود محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما بہت بہت رحمت کہ جوان

صَلَاةً كَثِيْرَةً تَكُوْنُ لَهُمْ رِضًا، وَ لِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَدَآءً وَّ قَضَآءً،

کے لیے وجہ خوشنودی اور محمد و آل محمد علیہم السلام کے واجب حق کی ادائیگی اور اس کے پورا ہونے کا موجب بنے تیری قوت و

بِحَوْلٍ مِّنْكَ وَ قُوَّةٍ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ

طاقت سے اے جہانوں کے پروردگار اے معبود محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو پاکیزہ تر، خوش کردار اور نیکوکار

مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِيْنَ الْاَبْرَارِ الْاَخْيَارِ، الَّذِيْنَ اَوْجَبْتَ حُقُوْقَهُمْ، وَ فَرَضْتَ

ہیں جن کے حقوق تو نے واجب کیے اور تو نے ان کی اطاعت اور محبت کو فرض قرار دیا ہے اے معبود محمدؐ و آل محمدؐ پر

طَاعَتَهُمْ وَ وِلَايَتَهُمْ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اعْمُرْ قَلْبِيْ

رحمت نازل فرما اور میرے دل کو اپنی طاعت سے آباد فرما اپنی نافرمانی سے مجھے رسوا و خوار نہ کر اور جس کے رزق

بِطَاعَتِكَ، وَ لَا تُخْزِنِيْ بِمَعْصِيَتِكَ، وَ ارْزُقْنِيْ مُوَاسَاةَ مَنْ قَتَّرْتَ عَلَيْهِ مِنْ

میں تو نے تنگی کی ہے مجھے اس سے ہمدردی کرنے کی توفیق دے کیونکہ تو نے اپنے فضل سے میرے رزق میں فراخی کی

رِزْقِكَ بِمَا وَسَّعْتَ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ، وَ نَشَرْتَ عَلَيَّ مِنْ عَدْلِكَ، وَاَحْيَيْتَنِيْ

مجھ پر اپنے عدل کو پھیلایا اور مجھے اپنے سائے تلے زندہ رکھا ہے اور یہ تیرے نبیؐ کا مہینہ ہے جو تیرے رسولوں کے

تَحْتَ ظِلِّكَ، وَ هٰذَا شَهْرُ نَبِيِّكَ سَيِّدِ رُسُلِكَ، شَعْبَانُ الَّذِيْ حَفَفْتَهُ مِنْكَ

سردار ہیں یہ ماہ شعبان جسے تو نے اپنی رحمت اور رضامندی کے ساتھ گھیرا ہوا ہے یہ وہی مہینہ ہے جس میں حضرت

بِالرَّحْمَةِ وَ الرِّضْوَانِ، اَلَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ،

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی فروتنی سے دنوں میں روزے رکھتے اور راتوں میں صلوٰۃ و قیام کیا کرتے تھے تیری فرمانبرداری

يَدْاَبُ فِيْ صِيَامِهٖ وَ قِيَامِهٖ فِيْ لَيَالِيْهِ وَ اَيَّامِهٖ، بُخُوْعًا لَّكَ فِيْ اِكْرَامِهٖ وَ اِعْظَامِهٖ

اور اس مہینے کے مراتب و درجات کے باعث وہ زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے اے معبود! پس اس مہینے میں ہمیں ان

اِلٰى مَحَلِّ حِمَامِهٖ. اَللّٰهُمَّ فَاَعِنَّا عَلَى الْاِسْتِنَانِ بِسُنَّتِهٖ فِيْهِ، وَ نَيْلِ الشَّفَاعَةِ

کی سنت کی پیروی اور ان کی شفاعت کے حصول میں مدد فرما اے معبود؛ آنحضرتؐ کو میرا شفیع بنا جن کی شفاعت مقبول

لَدَيْهِ. اَللّٰهُمَّ وَ اجْعَلْهُ لِيْ شَفِيْعًا مُّشَفَّعًا، وَ طَرِيْقًا اِلَيْكَ مَهْيَعًا، وَ اجْعَلْنِيْ لَهٗ

ہے اور میرے لیے اپنی طرف کھلا راستہ قرار دے مجھے ان کا سچا پیروکار بنادے یہاں تک کہ میں روز قیامت تیرے

مُتَّبِعًا، حَتّٰى اَلْقَاكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنِّيْ رَاضِيًا، وَ عَنْ ذُنُوْبِيْ غَاضِيًا، قَدْ

حضور پیش ہوں جبکہ تو مجھ سے راضی ہو اور میرے گناہوں سے چشم پوشی کرے ایسے میں تو نے میرے لیے اپنی رحمت

اَوْجَبْتَ لِيْ مِنْكَ الرَّحْمَةَ وَ الرِّضْوَانَ، وَ اَنْزَلْتَنِيْ دَارَ الْقَرَارِ وَ مَحَلَّ الْاَخْيَارِ.

اور خوشنودی لازم کر رکھی ہو اور مجھے دارالقرار اور صالح لوگوں کے ساتھ رہنے کی مہلت دے۔

منقول ہے کہ ماہ شعبان کی ہر پنجشنبہ کو ملائکہ آسمانوں کی زینت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خداوندا اس دن کے روزہ داروں کو بخش دے اور ان کی دعاؤں کو مستجاب کر۔ تین روزے وسط ماہ شعبان اور تین روزے آخر ماہ شعبان میں مستحب ہیں اور تیسری شعبان کو جو روز ولادت باسعادت حضرت امام حسین علیہ السلام ہے اس دن بھی روزہ رکھے اور زیارت امام حسین علیہ السلام پڑھے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْمَوْلُوْدِ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ، اَلْمَوْعُوْدِ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ

اے معبود! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں آج کے دن پیدا ہونے والے مولود کے واسطے سے کہ جس کے پیدا ہونے اور

اسْتِهْلَالِهٖ وَ وِلَادَتِهٖ، بَكَتْهُ السَّمَآءُ وَ مَنْ فِيْهَا وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ عَلَيْهَا وَ لَمَّا

دنیا میں آنے سے پہلے اس سے شہادت کا وعدہ لیا گیا تو اس پر آسمان رویا اور جو کچھ اس میں ہے اور زمین اور جو کچھ اس پر

يَطَأْ لَابَتَيْهَا، قَتِيلِ الْعَبْرَةِ، وَ سَيِّدِ الْأُسْرَةِ، الْمَمْدُودِ بِالنُّصْرَةِ يَوْمَ الْكَرَّةِ،

ہے روئے جبکہ اس نے زمین (مدینہ) پر قدم نہ رکھا تھا وہ گریہ والا شہید اور کامیاب و کامران خاندان کا سید و سردار ہے رجعت

الْمُعَوَّضِ مِنْ قَتْلِهِ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ نَسْلِهِ، وَ الشِّفَاءَ فِي تُرْبَتِهِ، وَ الْفَوْزَ مَعَهُ فِي

کے دن، یہ اس کی شہادت کا بدلہ ہے کہ پاک آئمہؑ اس کی اولاد میں سے ہوئے اس کی خاک قبر میں شفاء ہے اور اس کی

أَوْبَتِهِ، وَ الْأَوْصِيَاءَ مِنْ عِتْرَتِهِ بَعْدَ قَائِمِهِمْ وَ غَيْبَتِهِ، حَتَّى يُدْرِكُوا الْأَوْتَارَ، وَ

بازگشت میں کامیابی اسی کے لیے ہے اور اوصیاء اسی کی اولاد میں سے ہیں کہ ان میں سے قائم غیبت ختم ہونے کے بعد وہ اپنے

يَثْأَرُوا الثَّارَ، وَ يُرْضُوا الْجَبَّارَ، وَ يَكُونُوا خَيْرَ أَنْصَارٍ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ مَعَ

خون کا بدلہ اور انتقام لے کر تلافی کرنے والے خدا کو راضی کریں گے اور بہترین مددگار ثابت ہوں گے درود ہو ان سب پر

اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ. اَللّٰهُمَّ فَبِحَقِّهِمْ إِلَيْكَ أَتَوَسَّلُ، وَ أَسْأَلُ سُؤَالَ

جب تک رات دن آتے جاتے رہیں اے معبود ان کا حق جو تجھ پر ہے اسے وسیلہ بناتا ہوں اور سوال کرتا ہوں اپنا گناہ تسلیم

مُقْتَرِفٍ مُعْتَرِفٍ مُسِيءٍ إِلَى نَفْسِهِ مِمَّا فَرَّطَ فِي يَوْمِهِ وَ أَمْسِهِ، يَسْأَلُكَ

کرنے والے کی طرح کہ جس نے اپنے نفس سے برائی کی ہے آج کے دن اور گزری ہوئی رات میں تو وہ سوال کرتا ہے اپنی

الْعِصْمَةَ إِلَى مَحَلِّ رَمْسِهِ. اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عِتْرَتِهِ، وَ احْشُرْنَا فِي

موت کے دن تک کیلئے اے معبود! پس حضرت محمدؐ اور ان کے خاندان پر رحمت فرما اور ہمیں اسکے گروہ میں محشور فرما اور ہمیں

زُمْرَتِهِ، وَ بَوِّئْنَا مَعَهُ دَارَ الْكَرَامَةِ، وَ مَحَلَّ الْإِقَامَةِ. اَللّٰهُمَّ وَ كَمَا أَكْرَمْتَنَا

بزرگی والے گھر اور جائے قیام کے سلسلے میں انکے ساتھ جگہ دے اے معبود! جیسے تو نے ان کی معرفت کے ساتھ ہمیں عزت

بِمَعْرِفَتِهِ فَأَكْرِمْنَا بِزُلْفَتِهِ، وَ ارْزُقْنَا مُرَافَقَتَهُ وَ سَابِقَتَهُ، وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ

دی اسی طرح ان کے تقرب سے بھی نوازا اور ہمیں ان کی رہنمائی عطا کر اور انکی ہمراہی نصیب فرما ہمیں ان لوگوں میں قرار

يُسَلِّمُ لِأَمْرِهِ، وَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ عِنْدَ ذِكْرِهِ، وَ عَلَى جَمِيعِ أَوْصِيَائِهِ وَ أَهْلِ

دے جو ان کا حکم مانتے اور ان کے ذکر کے وقت ان پر بکثرت درود بھیجتے ہیں نیز ان کے سارے جانشینوں پر اور برگزیدہ

أَصْفِيَائِهِ الْمَمْدُودِينَ مِنْكَ بِالْعَدَدِ الِاثْنَيْ عَشَرَ النُّجُومِ الزُّهَرِ، وَ الْحُجَجِ

اہل خاندان پر جن کی تعداد کو تو نے بارہ تک پورا فرمایا ہے جو چمکتے ہوئے ستارے ہیں اور وہ تمام انسانوں پر خدا کی حجتیں

عَلَى جَمِيعِ الْبَشَرِ. اَللّٰهُمَّ وَ هَبْ لَنَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ خَيْرَ مَوْهِبَةٍ، وَ أَنْجِحْ لَنَا فِيهِ

ہیں اے معبود! آج کے دن ہمیں بہترین عطاؤں سے سرفراز فرما اور ہماری سبھی حاجات پوری کر دے جیسے تو نے حسینؑ کے

كُلَّ طَلِبَةٍ، كَمَا وَهَبْتَ الْحُسَيْنَ لِمُحَمَّدٍ جَدِّهٖ، وَ عَاذَ فُطْرُسُ بِمَهْدِهٖ، فَنَحْنُ

نانا حضرت محمدؐ کو خود حسینؑ عطا فرمائے تھے اور فطرس نے انکے گہوارے کی پناہ لی پس ہم انکے روضہ کی پناہ لیتے ہیں انکے بعد

عَآئِذُوْنَ بِقَبْرِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ، نَشْهَدُ تُرْبَتَهٗ، وَ نَنْتَظِرُ اَوْبَتَهٗ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

اب ہم انکے روضہ کی زیارت کرتے ہیں اور ان کی رجعت کے منتظر ہیں ایسا ہی ہو اے جہانوں کے پالنے والے۔

ایام البیض

یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں ماہ شعبان کو روزہ رکھے اور سنت ہے کہ تیرھویں شب کو دو رکعت نماز، چودھویں شب کو چار رکعت نماز اور پندرھویں شب کو چھ رکعت نماز بجالائے اور ہر رکعت میں بعد الحمد، سورۂ یٰسین، تبارک الذی اور قل ھواللہ احد پڑھے۔ اور شب پندرھویں کو شب بیداری کرے کہ اول سے تا آخر شب حق تعالیٰ کی طرف سے ندا آتی ہے کہ آیا کوئی استغفار کنندہ ہے کہ گناہوں سے طلب مغفرت کرے کہ میں اس کے گناہ بخش دوں، آیا کوئی ہے کہ روزی طلب کرے اور میں اس کی روزی کشادہ کردوں، اور اس شب میں غسل کرنا گناہوں میں تخفیف کا باعث ہے اور منجملہ ان اعمال کے، اس شب زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام ہے پیغمبران اور ملائکہ اس شب خداوند عالم سے رخصت لے کر حرم مطہر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو آتے ہیں پس کیا کہنا اس شخص کے مقدر کا جو اس شب کو ان بزرگوار ہستیوں سے مصافحہ کرے۔ اور شب اول، تیسری، پندرھویں، ماہ شعبان اور شبہائے ماہ رمضان اور عید الفطر کی شب اور سب ایام متبرکہ میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت سنت ہے اور جملہ برکات شب پندرھویں ماہ شعبان سے یہ ہے کہ اس شب کو ولادت باسعادت حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہے اس لئے سنت ہے کہ اس شب کو یہ دعا پڑھے۔ کہ یہ بمنزلہ زیارت آنحضرت ہے۔ وارد ہے کہ اس شب چار رکعت نماز پڑھے دو سلام سے اور ہر رکعت میں بعد الحمد سو مرتبہ قل ھواللہ پڑھے اور بعد نماز یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ، وَمِنْ عَذَابِكَ خَآئِفٌ مُّسْتَجِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا تُبَدِّلِ اسْمِيْ

اے معبود! میں تیرا محتاج ہوں اور تیرے عذاب سے خوف کھاتا ہوں اور اس سے پناہ ڈھونڈتا ہوں اے معبود! میرا نام تبدیل نہ کر اور

وَ لَا تُغَيِّرْ جِسْمِيْ، وَ لَا تَجْهَدْ بَلَآئِيْ، وَ لَا تُشْمِتْ بِيْ اَعْدَآئِيْ، اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ

میرے جسم کو دگرگوں نہ فرما میری آزمائش کو سخت نہ بنا اور میرے دشمنوں کو مجھ پر خوشی نہ دے میں پناہ لیتا ہوں تیرے عفو کی، تیرے

عِقَابِكَ وَ اَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ عَذَابِكَ وَ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَ اَعُوْذُ بِكَ

عذاب سے میں پناہ لیتا ہوں تیری رحمت کی، تیری سزا سے میں پناہ لیتا ہوں تیری رضا کی، تیری ناراضگی سے اور چاہتا ہوں تجھ سے

مِنْكَ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ اَنْتَ كَمَآ اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ وَ فَوْقَ مَا يَقُوْلُ الْقَآئِلُوْنَ.

تیرے ہی ذریعے سے کہ تیری تعریف روشن ہے جیسا کہ تو نے خود ہی اپنی تعریف کی ہے جو تعریف کرنے والوں کے قول سے بلند تر ہے۔

اس کے بعد خدا سے حاجت طلب کرے کیوں کہ اس شب میں حق تعالیٰ نے بذات مقدس اپنی قسم یاد کی ہے کہ میں بذات مقدس اس شخص کی دعا رد نہ کروں گا مگر وہ دعا جو معصیت رکھتی ہو۔ اور جو شخص اس شب سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" اور سو مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" سو مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" اور سو مرتبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہے گا حق تعالیٰ اس کے گناہان گذشتہ بخش دے گا اور خواہ وہ حاجت طلب کرے یا نہ طلب کرے اس کی دنیا اور آخرت کی حاجات برلائے گا۔

نیمہ شعبان کو دعائے کمیل پڑھنے کی بھی تاکید ہے۔

مصباح کفعمی میں روایت ہے کہ جو کوئی نیمۂ شعبان میں تین بار سورۂ یٰسین کی تلاوت مرتبہ اول طول عمر کی نیت سے اور مرتبہ دوم توانگری اور مرتبہ سوم دفع آفات وبلیّات کی نیت سے کرے گا تو وہ عنایات حق تعالیٰ سے آئندہ ماہ شعبان تک محفوظ رہے گا اور اس کو رزق عطا ہوگا اور، محفوظ رہے گا اور طویل عمر ہوگا۔

بسند معتبر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول ہے کہ جو شخص نیمۂ شعبان کو سو رکعت نماز پڑھے ہر دو رکعت میں ایک سلام اور ہر رکعت میں بعد سورہ الحمد دس مرتبہ قل ھو اللہ اور کل نمازوں سے فارغ ہو کر دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور دس مرتبہ سورۂ حمد اور سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" پڑھے گا تو حق تعالیٰ اس کے سو گناہان کبیرہ جو اس کے لئے ہلاک کنندہ ہوں گے ان سے بخش دے گا اور اور ہر سورہ اور تسبیح کے عوض اس کو ایک قصر بہشت میں عطا فرمائے گا، اس کے ذریعہ اہل خانہ اور عزیزوں میں سو آدمیوں کی شفاعت قبول کرے گا اور اس کو شہید کا ثواب عطا کرے گا۔

منقول ہے کہ بقیہ ماہ میں بھی اس دعا کو کثرت کے ساتھ پڑھا کرے تا کہ حق تعالیٰ اس کو آتش جہنم سے آزاد فرمائے گا۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ لَّمْ تَكُنْ غَفَرْتَ لَنَا فِيْمَا مَضٰى مِنْ شَعْبَانَ، فَاغْفِرْ لَنَا فِيْمَا

اے معبود! اگر تو نے ہمیں شعبان کے گزشتہ دنوں میں گناہوں کی معافی نہیں دی تو بھی اسکے باقی دنوں میں ہمیں

بَقِيَ مِنْهُ.

بخشش عطا کردے۔

معتبر اسناد کے ساتھ منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام شب آخر ماہ شعبان اور شب اول ماہ رمضان اس دعائے جلیل القدر کی تلاوت فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ الْمُبَارَكَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ، وَ جُعِلَ هُدًى

اے معبود! بے شک یہی وہ بابرکت مہینہ ہے کہ جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا اور اسے انسانوں کا رہنما قرار دیا

لِلنَّاسِ وَ بَیِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ قَدْ حَضَرَ، فَسَلِّمْنَا فِیْهِ، وَ سَلِّمْهُ لَنَا،

گیا کہ اس میں ہدایت کی دلیلیں اور حق و باطل کی تفریق ہے قرآن موجود ہے ہمیں اس کیلئے اسے ہمارے لیے

وَ تَسَلَّمْهُ مِنَّا، فِیْ یُسْرٍ مِنْكَ وَ عَافِیَةٍ، یَا مَنْ اَخَذَ الْقَلِیْلَ وَ شَكَرَ الْكَثِیْرَ اِقْبَلْ

سلامت رکھ اور اس کو ہم سے آسانی و امن کے ساتھ لے اے وہ جو مؤخذہ کم اور قدردانی زیادہ کرتا ہے مجھ سے یہ

مِنِّی الْیَسِیْرَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِیْ اِلٰی كُلِّ خَیْرٍ سَبِیْلًا، وَ مِنْ كُلِّ

تھوڑا عمل قبول فرما اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ میرے لیے نیکی کا ہر راستہ بنا اور جو چیزیں تجھے ناپسند

مَا لَا تُحِبُّ مَانِعًا، یَاۤ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، یَا مَنْ عَفٰی عَنِّیْ وَ عَمَّا خَلَوْتُ بِهٖ مِنَ

ہیں ان سے باز رکھ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے وہ جس نے مجھے معاف کیا ان گناہوں پر جو میں نے

السَّیِّئَاتِ، یَا مَنْ لَمْ یُؤَاخِذْنِیْ بِارْتِكَابِ الْمَعَاصِیْ، عَفْوَكَ عَفْوَكَ عَفْوَكَ، یَا

تنہائی میں کیے اے وہ جس نے نافرمانیوں پر میری گرفت نہیں کی معاف کر دے معاف کردے معاف کردے اے

كَرِیْمُ، اِلٰهِیْ وَعَظْتَنِیْ فَلَمْ اَتَّعِظْ، وَ زَجَرْتَنِیْ عَنْ مَحَارِمِكَ فَلَمْ اَنْزَجِرْ، فَمَا

مہربان اے معبود! تو نے مجھے نصیحت کی میں نے پرواہ نہ کی تو نے حرام کاموں سے روکا تو میں ان سے باز نہ آیا پس

عُذْرِیْ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا كَرِیْمُ، عَفْوَكَ عَفْوَكَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ

میرا کوئی عذر نہیں تب بھی مجھے معاف فرما ایمہربان معاف کردے معاف کردے اے معبود! میں مانگتا ہوں تجھ سے

الْمَوْتِ، وَ الْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ، عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْیَحْسُنِ التَّجَاوُزُ

موت کے وقت راحت حساب کتاب کے وقت درگزر، تیرے بندے کا گناہ بہت بڑا ہے پس تیری طرف سے

مِنْ عِنْدِكَ، یَاۤ اَهْلَ التَّقْوٰی وَ یَاۤ اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ، عَفْوَكَ عَفْوَكَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

بہترین درگزر ہونی چاہیے اے تقویٰ کے مالک اور اے بخش دینے والے معاف کردے معاف کردے اے

عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ، ضَعِیْفٌ فَقِیْرٌ اِلٰی رَحْمَتِكَ، وَ اَنْتَ مُنْزِلُ

معبود! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے اور تیری کنیز کا بیٹا ہوں کمزور ہوں تیری رحمت کا محتاج ہوں اور تو اپنے

الْغِنٰی وَ الْبَرَكَةِ عَلَی الْعِبَادِ، قَاهِرٌ مُّقْتَدِرٌ، اَحْصَیْتَ اَعْمَالَهُمْ، وَ قَسَمْتَ

بندوں پر ثروت و برکت نازل کرنے والا زبردست بااختیار ہے تو ان کے اعمال کو شمار کرتا اور ان میں روزی بانٹتا

اَرْزَاقَهُمْ، وَ جَعَلْتَهُمْ مُخْتَلِفَةً اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَلْوَانُهُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ.

ہے تو نے انہیں مختلف زبانوں اور رنگوں والے بنایا کہ ہر مخلوق کے بعد دوسری مخلوق ہے بندے تیرے علم کو نہیں

اَللّٰھُمَّ لَا یَعْلَمُ الْعِبَادُ عِلْمَكَ، وَ لَا یَقْدِرُ الْعِبَادُ قَدْرَكَ، وَ كُلُّنَا فَقِیْرٌ اِلٰی

جانتے اور نہ ہی بندے تیری قدرت کا اندازہ کر سکتے ہیں ہم سب تیری رحمت کے محتاج ہیں پس ہم سے اپنی توجہ

رَحْمَتِكَ، فَلَا تَصْرِفْ عَنِّیْ وَجْهَكَ، وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ صَالِحِیْ خَلْقِكَ فِی الْعَمَلِ وَ

ہرگز نہ ہٹا مجھے عمل آرزو قسمت اور مقدر کے اعتبار سے اپنے صالح و نیکوکار بندوں میں سے قرار دے اے معبود!

الْاَمَلِ، وَ الْقَضَآءِ وَ الْقَدَرِ. اَللّٰھُمَّ اَبْقِنِیْ خَیْرَ الْبَقَآءِ، وَ اَفْنِنِیْ خَیْرَ الْفَنَآءِ،

مجھے زندہ رکھ بہتر زندگی میں اور موت دے تو بہترین موت دے جو تیرے دوستوں کی دوستی اور تیرے دشمنوں سے

عَلٰی مُوَالَاةِ اَوْلِیَآئِكَ وَ مُعَادَاةِ اَعْدَآئِكَ، وَ الرَّغْبَةِ اِلَیْكَ، وَ الرَّهْبَةِ مِنْكَ، وَ

دشمنی میں ہو نیز میری موت و حیات تیری رغبت، تجھ سے خوف تیرے سامنے عاجزی وفاداری تیرا حکم ماننے تیری

الْخُشُوْعِ وَ الْوَفَآءِ وَ التَّسْلِیْمِ لَكَ، وَ التَّصْدِیْقِ بِكِتَابِكَ، وَ اتِّبَاعِ سُنَّةِ

کتاب کو سچی جاننے اور تیرے رسولؐ کی سنت کی پیروی میں ہو اے معبود! میرے دل میں جو بھی شک یا گمان یا

رَسُوْلِكَ. اَللّٰھُمَّ مَا كَانَ فِیْ قَلْبِیْ مِنْ شَكٍّ اَوْ رِیْبَةٍ، اَوْ جُحُوْدٍ اَوْ قُنُوْطٍ، اَوْ فَرَحٍ

ضدیت یا نا امیدی یا سرمستی یا تکبر یا بے فکری یا خود خواہی یا ریاکاری یا شہرت طلبی یا سنگدلی یا دورنگی یا کفر یا بدعملی یا

اَوْ بَذَخٍ، اَوْ بَطَرٍ اَوْ خُیَلَآءَ، اَوْ رِیَآءٍ اَوْ سُمْعَةٍ، اَوْ شِقَاقٍ اَوْ نِفَاقٍ، اَوْ كُفْرٍ اَوْ

نا فرمانی یا گھمنڈ یا تیری کوئی نا پسندیدہ بات ہے تو تجھ سے سوال کرتا ہوں اے پروردگار کہ ان برائیوں کو مٹا کر ان

فُسُوْقٍ، اَوْ عِصْیَانٍ اَوْ عَظَمَةٍ، اَوْ شَیْءٍ لَا تُحِبُّ، فَاَسْئَلُكَ یَا رَبِّ اَنْ تُبَدِّلَنِیْ

کی جگہ میرے دل میں اپنے وعدے پر یقین اپنے عہد سے وفا اپنے فیصلے پر رضامندی دنیا سے بے رغبتی اور جو کچھ

مَكَانَهٗ اِیْمَانًا بِوَعْدِكَ، وَ وَفَآءً بِعَهْدِكَ، وَ رِضًا بِقَضَآئِكَ، وَ زُهْدًا فِی الدُّنْیَا، وَ

تیرے ہاں ہے اس میں رغبت اپنے در پر حاضری دلجمعی اور سچی توبہ کی توفیق دے میں تجھ سے یہی چاہتا ہوں اے

رَغْبَةً فِیْمَا عِنْدَكَ، وَ اَثَرَةً وَّ طُمَاْنِیْنَةً، وَ تَوْبَةً نَّصُوْحًا، اَسْئَلُكَ ذٰلِكَ یَا رَبَّ

جہانوں کے پالنے والے میرے معبود! تیری نرم خوئی کی وجہ سے تیری نافرمانی کی جاتی ہے اور تیری عطا و بخشش سے

الْعَالَمِیْنَ. اِلٰهِیْ اَنْتَ مِنْ حِلْمِكَ تُعْصٰی، وَ مِنْ كَرَمِكَ وَ جُوْدِكَ تُطَاعُ،

تیری اطاعت کی جاتی ہے گویا تیری نافرمانی نہیں ہوتی میرے جیسا نافرمان اور جو تیری نافرمانی نہیں کرتے تیری ہی

فَكَاَنَّكَ لَمْ تُعْصَ، وَ اَنَا وَ مَنْ لَمْ یَعْصِكَ سُكَّانُ اَرْضِكَ، فَكُنْ عَلَیْنَا بِالْفَضْلِ

زمین پر رہتے ہیں پس ہمارے لیے اپنے فضل سے بہت عطا کرنے والا اور بھلائی پر بھلائی کرنے والا ہوجا اے سب

جَوَادًا، وَ بِالْخَيْرِ عَوَّادًا، يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، وَ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ، صَلَاةً

سے زیادہ رحم کرنے والے خدا کی حضرت محمدؐ اوران کی آلؑ پر رحمت ہو ہمیشہ ہمیشہ کی رحمت جسے نہ جمع کیا جاسکے نہ

دَآئِمَةً لَا تُحْصٰى وَلَا تُعَدُّ، وَلَا يَقْدِرُ قَدْرَهَا غَيْرُكَ، يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

شمار کیا جاسکےاور تیرے سوا کوئی اسکا اندازہ نہیں کرسکتا اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

اعمال ماہ رمضان

شیخ صدوقؒ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین حضرت علی اوران کی اولاد علیہم السلام کے حوالے سے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کی آمد پر خطبہ ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! تمہاری طرف ماہ مبارک نے رخ کیا ہے اپنی برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ یہ ماہ مبارک بہترین مہینہ ہے اس کے دن بہترین دن اس کی راتیں بہترین راتیں اسکی ساعتیں بہترین ساعتیں یہ مہینہ وہ ہے کہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ تمہاری ضیافت فرماتا ہے، اس مہینے میں کرامت الٰہی سے تمہارے نفس کی آمدشد پر تسبیح کا ثواب، اور خواب کے عالم میں عبادت کا ثواب اور تمہارے جملہ اعمال بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوتے ہیں۔ تمہاری دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ پس بارگاہ الٰہی میں اپنی نیتوں کی درستگی اور معصیتوں اور گناہوں سے مبرا ہوکر پاکیزگیٔ قلب کی دعائیں مانگو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم کو روزہ رکھنے کی اور تلاوت قرآن کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور فرمایا کہ شقی اور بدبخت ہے وہ شخص جو اس ماہ کی سعادتوں سے اپنے آپ کو محروم رکھتا ہے۔“

استقبال رمضان کے لئے بہترین دعا صحیفۂ کاملہ کی یہ دعا ہے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اَيُّهَا الْخَلْقُ الْمُطِيْعُ، الدَّآئِبُ السَّرِيْعُ، الْمُتَرَدِّدُ فِيْ مَنَازِلِ التَّقْدِيْرِ،

اے فرمانبردار مخلوق جلد تر حرکت کرنے والے، مقررہ منزلوں میں گردش کرنے والے، تدبیر کے آسمان میں اپنا اثر دکھانے والے،

الْمُتَصَرِّفُ فِيْ فَلَكِ التَّدْبِيْرِ. اٰمَنْتُ بِمَنْ نَوَّرَ بِكَ الظُّلَمَ، وَ اَوْضَحَ بِكَ الْبُهَمَ،

میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں جس نے تجھ سے تاریکی میں روشنی کی اور تجھ سے مدھم چیزوں کو واضح کیا اور تجھے اپنی حکمرانی کی

وَ جَعَلَكَ آيَةً مِنْ آيَاتِ مُلْكِهِ، وَ عَلَامَةً مِنْ عَلَامَاتِ سُلْطَانِهِ، وَ امْتَهَنَكَ

نشانی قرار دیا اور اپنے اقتدار کی علامتوں میں سے ایک علامت بنایا ہے پس تجھ سے وقت کی حد مقرر کی اور تیرے عروج وزوال،

بِالزِّيَادَةِ وَ النُّقْصَانِ، وَ الطُّلُوعِ وَ الْأُفُولِ، وَ الْإِنَارَةِ وَ الْكُسُوفِ، فِي كُلِّ ذٰلِكَ

طلوع وغروب اور روشنی وتاریکی کی حالتیں قرار دیں کہ تو ان میں سے ہر حال میں اس کا فرمانبردار اور اس کے ارادے پر جلد عمل

أَنْتَ لَهُ مُطِيعٌ، وَ إِلَى إِرَادَتِهِ سَرِيعٌ سُبْحَانَهُ مَا أَعْجَبَ مَا دَبَّرَ فِي أَمْرِكَ! وَ أَلْطَفَ

کرنے والا ہے وہ پاک ہے عجیب کام کرنے والا جو اس نے تیرے بارے میں کیا اور تجھے بڑی باریک بینی کے ساتھ بنایا اس نے

مَا صَنَعَ فِي شَأْنِكَ! جَعَلَكَ مِفْتَاحَ شَهْرٍ حَادِثٍ لِأَمْرٍ حَادِثٍ فَأَسْأَلُ اللّٰهَ

تجھے نئے مہینے کی کلید نئے امر کا آغاز قرار دیا پس سوال کرتا ہوں اللہ سے جو میرا اور تیرا رب، میرا اور تیرا خالق، میرا اور تیرا اندازہ

رَبِّي وَ رَبَّكَ، وَ خَالِقِي وَ خَالِقَكَ، وَ مُقَدِّرِي وَ مُقَدِّرَكَ، وَ مُصَوِّرِي وَ مُصَوِّرَكَ:

ٹھہرانے والا اور مجھے اور تجھے صورت دینے والا ہے کہ وہ محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت فرمائے اور یہ کہ تجھے بابرکت چاند بنائے کہ جس کی

أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ، وَ أَنْ يَجْعَلَكَ هِلَالَ بَرَكَةٍ لَا تَمْحَقُهَا الْأَيَّامُ، وَ

برکت کو زمانہ ختم نہ کر سکے ایسی پاکیزگی عطا کرے جسے گناہ آلودہ نہ کریں تجھے ایسا چاند بنائے جو بلاؤں سے مبرا ہو جس میں برائیوں

طَهَارَةٍ لَا تُدَنِّسُهَا الْآثَامُ هِلَالَ أَمْنٍ مِنَ الْآفَاتِ، وَ سَلَامَةٍ مِنَ السَّيِّئَاتِ،

سے بچاؤ ہو وہ چاند جس میں اچھائی ہو برائی نہ ہو جس میں نفع حاصل ہو نقصان نہ ہو جس میں آسانی ہو تنگی نہ آئے جس میں بھلائی ہو برا

هِلَالَ سَعْدٍ لَا نَحْسَ فِيهِ، وَ يُمْنٍ لَا نَكَدَ مَعَهُ، وَ يُسْرٍ لَا يُمَازِجُهُ عُسْرٌ، وَ خَيْرٍ لَا

ئی نہ ہو تجھے وہ چاند بنائے کہ جس میں آرام وسہولت، نعمت واحسان، سلامتی اور تسلیم حاصل رہے۔ اے معبود! محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت

يَشُوبُهُ شَرٌّ، هِلَالَ أَمْنٍ وَ إِيمَانٍ وَ نِعْمَةٍ وَ إِحْسَانٍ وَ سَلَامَةٍ وَ إِسْلَامٍ. اَللّٰهُمَّ

فرما اور قرار دے ہمیں پسندیدہ لوگوں میں جن پر یہ چاند طلوع ہوا اور پاکیزہ لوگوں میں جنہوں نے اسے دیکھا اور نیک لوگوں میں جو

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ، وَ اجْعَلْنَا مِنْ أَرْضَى مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ، وَ أَزْكَى مَنْ نَظَرَ

اس میں تیری عبادت کریں گے اے معبود! توفیق دے ہمیں اس چاند میں عبادت کرنے اور توبہ کرنے کی اور اس میں ہمیں

إِلَيْهِ، وَ أَسْعَدَ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيهِ، وَ وَفِّقْنَا فِيهِ لِلتَّوْبَةِ، وَ اعْصِمْنَا فِيهِ مِنَ

گناہوں اور برائیوں سے بچا اور نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی ہمت دے اس ماہ میں حفاظت کی زرہیں پہنا دے اور ہمارا یہ مہینہ بندگی

الْحَوْبَةِ، وَ احْفَظْنَا فِيهِ مِنْ مُبَاشَرَةِ مَعْصِيَتِكَ، وَ أَوْزِعْنَا فِيهِ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَ

میں کمال حاصل کرنے میں گزار اور احسان فرما بے شک تو احسان کرنے والا اور تعریف والا ہے اور خدا محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت

اَلْبِسْنَا فِيهِ جُنَنَ الْعَافِيَةِ، وَ اَتْمِمْ عَلَيْنَا بِاسْتِكْمَالِ طَاعَتِكَ فِيهِ الْمِنَّةَ،

فرمائے جو پاکیزہ تر ہیں اور اس ماہ میں ہماری مدد فرما اس امر میں جس کا حکم تو نے دیا ہے یعنی عبادت ہم پر فرض کی ہے اور اسے قبول

اِنَّكَ الْمَنَّانُ الْحَمِيدُ، وَ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ.

فرما بے شک تو ہر مہربان سے زیادہ مہربان اور ہر رحم والے سے بڑا رحم والا ہے ایسا ہی ہے اے جہانوں کے پروردگار۔

رمضان المبارک کی اول شب غسل سنت ہے نہر جاری میں شب اوّل میں غسل کرے اور تین چلو پانی سر پر ڈالے کہ وہ طہارت معنوی ہوگا اور انشاء اللہ آئندہ سال اس کے بدن پر خارش نہیں ہوگی۔

زیارت امام حسین علیہ السلام شب اول ماہ مبارک رمضان سُنّت ہے اور شپندرہ اور شب آخر جو شخص زیارت پڑھے گا اس کے گناہ اس طرح زائل ہوں گے جس طرح پتے درخت سے گرتے ہیں اور گناہوں سے اس طرح باہر آئے گا جیسے ماں کے پیٹ سے متولد ہوا ہے اور ثواب حج اور عمرہ کا خداوند عالم اس کو عطا فرمائے گا۔ شب اول تمام ماہ کے روزے کی نیت کرے مگر ہر شب نیت کرے تو زیادہ بہتر ہے، اور نیت اس طرح کرے کہ کل کا روزہ ماہ رمضان کا رکھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ روز اول ماہ رمضان غسل کرنا سنت ہے آب جاری میں اور تیس چلّو پانی کے سر پر ڈالے تمام سال جملہ امراض سے بے خوف رہے گا۔

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی روز اوّل ماہ رمضان ایک چلّو گلاب سے منہ کو دھوئے گا خواری اور پشیمانی سے نجات پائے گا اور اگر ہر روز اسی طرح کرے تو اس روز کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ اور اس سال مرض سرسام سے بے خطر رہے گا۔

اور روز اول یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ قَدْ حَضَرَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَ قَدِ افْتَرَضْتَ عَلَيْنَا صِيَامَهُ وَ اَنْزَلْتَ فِيهِ

اے معبود! ماہ رمضان آ گیا اور تو نے ہم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں تو نے اس میں قرآن اتارا کہ جس میں

الْقُرْاٰنَ هُدًى لِلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ اللّٰهُمَّ أَعِنَّا عَلٰى

لوگوں کے لیے ہدایت اور ہدایت کی دلیلیں اور یہ حق وباطل کا فرق ہے اے معبود! روزے رکھنے میں ہماری مدد فرما

صِيَامِهِ وَ قِيَامِهِ وَ تَقَبَّلْهُ مِنَّا وَ سَلِّمْنَا فِيهِ وَ سَلِّمْهُ لَنَا فِي يُسْرٍ مِّنْكَ وَ عَافِيَةٍ

اور انہیں قبول کر ہمیں اس ماہ میں تندرست رکھ اس سے مستفید کر اس پورے مہینے میں ہمیں آسانی نصیب فرما اور آسائش دے

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے بڑے رحم والے اے مہربان۔

اور منقول ہے کہ جب ماہ مبارک داخل ہوتا تھا تو آنحضرتؐ یہ دعا تلاوت فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ قَدْ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ

اے معبود! یقیناً رمضان کا مہینہ آ گیا ہے اے معبود! اے ماہ رمضان کے پروردگار جس میں تو نے قرآن

فِيْهِ الْقُرْآنَ وَ جَعَلْتَهٗ بَيِّنٰتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانَ. اَللّٰهُمَّ فَبَارِكْ لَنَا فِیْ

کریم نازل کیا اور تو نے اس کو ہدایت کی نشانیاں اور حق و باطل میں فرق کرنیوالا بنایا اے معبود! پس ماہ رمضان میں ہم پر

شَهْرِ رَمَضَانَ وَ اَعِنَّا عَلٰى صِيَامِهٖ وَ صَلَوَاتِهٖ وَ تَقَبَّلْهُ مِنَّا.

برکت نازل فرما اور اس میں روزوں، نمازوں کے لیے ہماری مدد کر اور انہیں ہم سے قبول فرما۔

اور فرمایا جو شب اول یا روز اول دو رکعت نماز پڑھے رکعت اول میں بعد الحمد کے سورہ انا فتحنا دوسری رکعت میں جو سورہ چاہے پڑھے تو حق تعالیٰ اس کو اس سال کی تمام آفات و بدی سے محفوظ فرمائے گا۔ اور فرمایا جو خرمائے حلال سے افطار کرے گا تو اس کی نماز کا ثواب چار سو نمازوں کے برابر ہوگا۔ اور پانی سے افطار کرنا دل کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور آب نیم گرم سے افطار دل کو پاک کرتا ہے، معدہ کو قوت دیتا ہے اور بینائی کو زیادہ کرتا ہے، بلغم کو قطع کرتا ہے، اور صداع کو برطرف کرتا ہے۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ عیہ وآلہ وسلم رطب، حلوا یا نبات سے افطار فرماتے تھے جب یہ حاضر نہ ہوتا تو آب نیم گرم سے افطار فرماتے تھے اور فرمایا جو کوئی وقت افطار ایک ٹکڑا روٹی کا تصدق کرے اور کسی مسکین کو دے خداوند عالم اس کے گناہ بخش دے گا اور ایک غلام فرزندان جناب اسمٰعیل علیہ السلام سے آزاد کرنے کا ثواب حاصل کرے گا۔

اس ماہ کے بہترین اعمال میں شب و روز تلاوت قرآن شریف ہے۔ کیونکہ اس ماہ میں قرآن کا نزول ہوا ہے، ہر چیز کی ایک بہار ہے اور قرآن کی تلاوت کی بہار رمضان المبارک ہے۔ فرمایا کہ صلواۃ، استغفار اور "لا الہ الا اللہ" بہت کہے اور شب و روز کے نوافل کو ترک نہ کرے اور شبہائے تاک یعنی ایک، تین، پانچ، سات نو وغیرہ میں غسل سنت ہے خصوصاً پندرھویں، سترھویں، شبہائے قدر اور شب آخر اور فرمایا وقت افطار اور بعد سحر سورہ انا انزلنا کی تلاوت کرے اور بوقت افطار یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ.

اے اللہ! تیرے لیے روزہ رکھتا ہوں تیرے رزق سے افطار کرتا ہوں اور تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں۔

خدائے تعالیٰ اس کو ان لوگوں کا ثواب عطا فرمائے گا جن لوگوں نے اس دن روزہ رکھا ہے۔ جب کھانا سامنے آئے تو کہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَ عَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ

خدا کے نام سے اے اللہ! ہم نے تیرے لیے روزہ رکھا تیرے رزق سے افطار کیا پس اسے ہماری طرف سے قبول فرما بے شک تو

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ.

سننے والا جاننے والا ہے۔

اور جب لقمہ اٹھائے تو کہیں:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اغْفِرْلِيْ.

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمن ورحیم ہے اے وسیع مغفرت والے مجھے بخش دے۔

اعمال شب وروز میں یہ وارد ہوا ہے کہ ہر نماز کے بعد ماہ رمضان میں یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمن ورحیم ہے۔

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ ! يَا غَفُوْرُ يَا رَحِيْمُ ! اَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِيْمُ، اَلَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ

اے بلند تر اے بزرگی والے! اے بہت بخشنے والے اے بہت مہربان! تو ہی پروردگار باعظمت ہے، کہ جس کا کوئی مثل نہیں ہے، اور وہ ہر

شَيْءٌ، وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ، وَ هٰذَا شَهْرٌ عَظَّمْتَهٗ وَ كَرَّمْتَهٗ، وَ شَرَّفْتَهٗ وَ فَضَّلْتَهٗ

بات کا سننے والا اور دیکھنے والا ہے، اور یہ وہی مہینہ ہے کہ جس کو تو نے دوسرے مہینوں پر عظمت و بزرگی، اور شرف وفضیلت عطا فرمائی ہے، اور

عَلَى الشُّهُوْرِ، وَ هُوَ الشَّهْرُ الَّذِيْ فَرَضْتَ صِيَامَهٗ عَلَيَّ، وَ هُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ

یہ وہی مہینہ ہے کہ جس کے روزوں کو تو نے مجھ پر فرض کیا ہے، اور یہ وہ ماہ رمضان ہے کہ جس میں تو نے (اپنی کتاب) قرآن مجید کو نازل

الَّذِيْٓ اَنْزَلْتَ فِيْهِ الْقُرْاٰنَ، هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ، وَ

فرمایا، جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت کی واضح دلیلیں ہیں اور (حق و باطل میں) تمیز کرنے والی نشانیاں ہیں۔ اور اسی

جَعَلْتَ فِيْهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَجَعَلْتَهَا خَيْرًا مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ، فَيَا ذَا الْمَنِّ وَ لَا يُمَنُّ

(مہینے) میں تو نے قدر والی رات (شب قدر) قرار دی ہے، اور اسی (شب) کو تو نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا۔ پس اے صاحب احسان کہ تجھ پر کوئی بھی احسان نہیں

عَلَيْكَ، مُنَّ عَلَيَّ بِفَكَاكِ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ، فِيْمَنْ تَمُنُّ عَلَيْهِ، وَ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ،

کر سکتا، (تو) مجھے جہنم کی آگ سے بری فرما کر مجھ پر احسان فرما، مجھے اس شخص کی طرح قرار دے جس پر تو نے احسان فرمایا ہو، اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرمادے،

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

واسطہ تیری رحمت کا اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

منقول ہے کہ ہر شب میں اس ماہ مبارک میں جو یہ دعا پڑھے گا حق تعالیٰ اس کے چالیس سالہ گناہ بخش دے گا:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ فِيْهِ الْقُرْاٰنَ وَ افْتَرَضْتَ عَلٰى عِبَادِكَ
اے معبود! اے ماہ رمضان کے پروردگار کہ جس میں تو نے قرآن نازل کیا اور تو نے اپنے بندوں پر اس کے
فِيْهِ الصِّيَامَ ارْزُقْنِيْ حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِيْ هٰذَا الْعَامِ وَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَّ اغْفِرْ لِيَ
روزے فرض کئے کہ مجھے اپنے بیت الحرام کعبہ کا حج نصیب فرما اس سال میں اور آئندہ سالوں میں اور میرے
الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُهَا غَيْرُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ.
بڑے بڑے گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی انہیں نہیں بخش سکتا اے جلالت اور بزرگیوں والے۔

اور بسند معتبر صحیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام منقول ہے کہ ہر شب اس ماہ مبارک میں یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ فِيْمَا تَقْضِيْ وَ تُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ فِي الْاَمْرِ
اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنی قضاء وقدر میں محکم امور سے متعلق جو یقینی فیصلے کرتا ہے جو تیری وہ قضاء ہے کہ جس میں
الْحَكِيْمِ، مِنَ الْقَضَاۤءِ الَّذِيْ لَا يُرَدُّ وَ لَا يُبَدَّلُ، اَنْ تَكْتُبَنِيْ مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ
کسی بھی طرح کی تبدیلی اور پلٹ نہیں ہوتی اس میں میرا نام اپنے بیت الحرام (کعبہ) کے حاجیوں میں لکھ دے کہ جن کا حج تجھے منظور
الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُوْرِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْ
ہے ان کی سعی قبول ہے ان کے گناہ بخشے گئے ہیں اور ان کی خطائیں مٹا دی گئی ہیں نیز اپنی قضاء وقدر میں میری عمر طویل قرار دے جس
سَيِّئَاتِهِمْ وَ اَنْ تَجْعَلَ فِيْمَا تَقْضِيْ وَ تُقَدِّرُ اَنْ تُطِيْلَ عُمْرِيْ فِيْ خَيْرٍ وَ عَافِيَةٍ وَ
میں بھلائی اور امن ہو میری روزی میں فراخی دے اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جن کے ذریعے تو اپنے دین کی مدد کرتا ہے اور میری
تُوَسِّعَ فِيْ رِزْقِيْ وَ تَجْعَلَنِيْ مِمَّنْ تَنْتَصِرُ بِهٖ لِدِيْنِكَ وَ لَا تَسْتَبْدِلْ بِيْ غَيْرِيْ.
جگہ کسی اور کو نہ دے۔

اور یہ دعا مشتمل بر مضامین عالیہ بھی وارد ہوئی ہے کہ ہر شب پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِرَحْمَتِكَ فِي الصَّالِحِيْنَ فَاَدْخِلْنَا وَ فِيْ عِلِّيِّيْنَ فَارْفَعْنَا وَ بِكَاْسٍ مِنْ
اے معبود! اپنی رحمت سے ہمیں نیکوکاروں میں داخل فرما جنت علیین میں ہمارے درجے بلند

مَعِيْنٍ مِنْ عَيْنٍ سَلْسَبِيْلٍ فَاسْقِنَا وَ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ بِرَحْمَتِكَ فَزَوِّجْنَا وَ

فرما ہمیں چشمہ سلسبیل کے خوشگوار جام سے سیراب فرما اپنی مہربانی سے حوران جنت کو ہماری

مِنَ الْوِلْدَانِ الْمُخَلَّدِيْنَ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُوْنٌ فَاَخْدِمْنَا وَ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَ

بیویاں بنا اور ہمیشہ جوان رہنے والے لڑکے جو گویا چھپے موتی ہیں انہیں ہماری خدمت پر لگا

لُحُوْمِ الطَّيْرِ فَاَطْعِمْنَا وَ مِنْ ثِيَابِ السُّنْدُسِ وَ الْحَرِيْرِ وَ الْاِسْتَبْرَقِ

جنت کے میوے اور وہاں کے پرندوں کا گوشت ہمیں کھلا اور ہمیں سندس ابریشم اور چمکیلے

فَاَلْبِسْنَا وَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَ حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَ قَتْلًا فِيْ سَبِيْلِكَ فَوَفِّقْ لَنَا وَ

کپڑوں کے بنے ہوئے لباس پہنا ہمیں شب قدر عطا کر اپنے بیت اللہ (کعبہ) کے حج کی توفیق

صَالِحَ الدُّعَاءِ وَ الْمَسْاَلَةِ فَاسْتَجِبْ لَنَا يَا خَالِقَنَا اسْمَعْ وَ اسْتَجِبْ لَنَا وَ اِذَا

دے اور اپنی راہ میں شہادت نصیب کر دے ہماری نیک دعاؤں اور اچھی حاجتوں کو پورا

جَمَعْتَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَارْحَمْنَا وَ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ فَاكْتُبْ

فرما دے اور جب قیامت کے روز تو اگلے پچھلوں کو اکٹھا کرے تو ہم پر رحم فرما ہمارے

لَنَا وَ فِيْ جَهَنَّمَ فَلَا تَغُلَّنَا وَ فِيْ عَذَابِكَ وَ هَوَانِكَ فَلَا تَبْتَلِنَا وَ مِنَ الزَّقُّوْمِ وَ

لئے جہنم سے خلاصی لازمی کردے ہمیں اس میں نہ ڈال ہمیں اپنے عذاب اور ذلت میں

الضَّرِيْعِ فَلَا تُطْعِمْنَا وَ مَعَ الشَّيَاطِيْنِ فَلَا تَجْمَعْنَا وَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِنَا فَلَا

نہ پھنسا اور ہمیں تھوہر اور زہریلی گھاس نہ کھلا اور ہمیں شیطانوں کا ہم نشین نہ بنا اور

تَكْبُبْنَا وَ مِنْ ثِيَابِ النَّارِ وَ سَرَابِيْلِ الْقَطِرَانِ فَلَا تُلْبِسْنَا وَ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ

جہنم میں ہمیں چہروں کے بل نہ لٹکا ہمیں آتشی کپڑے اور قطران کے پیراہن نہ پہنا اور

يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَنَجِّنَا.

اے وہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو ہی ہے نہیں کوئی معبود مگر تو ہے کے واسطے ہمیں بچا۔

سید بن طاؤسؒ نے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام نے فرمایا کہ ماہ رمضان کے اول تا آخر ہر فریضہ نماز کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِيْ عَامِيْ هٰذَا وَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَا اَبْقَيْتَنِيْ فِيْ

اے معبود! اس سال اور آئندہ پوری زندگی مجھے اپنے بیت الحرام (کعبہ) کے حج کی توفیق فرما جب تک تو مجھے

يُسْرٍ مِنْكَ وَ عَافِيَةٍ وَسَعَةِ رِزْقٍ وَ لَا تُخْلِنِيْ مِنْ تِلْكَ الْمَوَاقِفِ الْكَرِيْمَةِ وَ

زندہ رکھے اپنی طرف سے آسانی، آرام اور وسعت رزق نصیب فرما مجھے ان بزرگی و کرامت والے مقامات

الْمَشَاهِدِ الشَّرِيْفَةِ وَزِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَفِيْ جَمِيْعِ حَوَآئِجِ

اور مقدس پاکیزہ مزارات اور اپنے نبیؐ کریم کے سبز گنبد کی زیارت کرنے سے محروم نہ رکھ ان پر اور ان کی

الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ فَكُنْ لِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِيْمَا تَقْضِيْ وَ تُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ

آل پر تیری رحمت ہو اور دنیا و آخرت سے متعلق میری تمام حاجات پوری فرما دے اے معبود! میں تجھ سے

الْمَحْتُوْمِ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَآءِ الَّذِيْ لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ اَنْ تَكْتُبَنِيْ مِنْ

سوال کرتا ہوں کہ شب قدر میں تو جو یقینی امور طے فرماتا ہے اور جو محکم فیصلے کرتا ہے کہ جن میں کسی قسم کی رد و

حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُوْرِ سَعْيُهُمُ الْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمُ

بدل نہیں ہوتی ان میں میرا نام اپنے بیت اللہ (کعبہ) کا حج کرنے والوں میں لکھ دے کہ جن کا حج تمہیں منظور

الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ وَ اجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِيْ وَ تُقَدِّرُ اَنْ

ہے اور ان کی سعی مقبول ہے ان کے گناہ بخشے گئے اور ان کی خطائیں مٹا دی گئیں ہیں اور اپنی قضاء و قدر میں

تُطِيْلَ عُمُرِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَ تُوَسِّعَ عَلَيَّ رِزْقِيْ وَ تُؤَدِّيَ عَنِّيْ اَمَانَتِيْ وَ دَيْنِيْ

میری عمر طولانی میری روزی و رزق کشادہ فرما اور مجھے ہر امانت اور ہر قرض ادا کرنے کی توفیق دے

اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

ایسا ہی ہو اے جہانوں کے پالنے والے۔

شیخ کفعمی نے مصباح میں، بلد الامین و شیخ شہیدؒ نے اپنے مجموعہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جو کوئی اس دعا کو رمضان میں ہر نماز واجب کے بعد پڑھے گا تو حق تعالیٰ اس کے گناہ روز قیامت بخش دے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ، اَللّٰهُمَّ اَغْنِ كُلَّ فَقِيْرٍ، اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ

اے اللہ العالمین! قبروں میں دفن شدہ مردوں کو شادمانی (اور خوشی) عطا فرما، اے کائنات کی ہر شے کے مالک! ہر محتاج کو غنی کر دے،

كُلَّ جَائِعٍ، اَللّٰهُمَّ اكْسُ كُلَّ عُرْيَانٍ، اَللّٰهُمَّ اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِيْنٍ، اَللّٰهُمَّ

اے خدا! ہر بھوکے شکم کو سیر کر دے، اے ستار! ہر بے لباس کو لباس مہیا کر دے، اے معبود! ہر مقروض کا قرض ادا کر دے، اے

فَرِّجْ عَنْ كُلِّ مَكْرُوْبٍ، اَللّٰهُمَّ رُدَّ كُلَّ غَرِيْبٍ، اَللّٰهُمَّ فُكَّ كُلَّ اَسِيْرٍ، اَللّٰهُمَّ

مصیبتوں کو دور کرنے والے! ہر مصیبت زدہ کو آسودگی عطا فرما، خداوندا! ہر مسافر کو وطن واپس لا، اے قیدیوں کو رہائی بخشنے والے! ہر

اَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِّنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيْضٍ، اَللّٰهُمَّ سُدَّ

قیدی کو رہائی بخش دے، اے معبود! مسلمانوں کے امور میں ہر بگاڑ کی اصلاح فرما دے، اے شفا بخشنے والے! ہر مریض کو شفا عطا فرما

فَقْرَنَا بِغِنَاكَ، اَللّٰهُمَّ غَيِّرْ سُوْٓءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِكَ، اَللّٰهُمَّ اقْضِ عَنَّا

دے، پروردگارا! اپنی ثروت سے ہماری محتاجی ختم کردے، اے مالک! ہماری بدحالی کو خوشحالی میں بدل دے، اے معبود! ہمیں اپنے

الدَّيْنَ، وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

قرض ادا کرنے کی توفیق عنایت فرما اور محتاجی سے بچالے، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

دعائے افتتاح

اور بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت صاحب الامر نے اپنے شیعوں کو لکھا ہے کہ اس ماہ مبارک میں یہ دعا پڑھا کرو کہ اس کو ملائکہ سنتے ہیں اور پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَفْتَتِحُ الثَّنَآءَ بِحَمْدِكَ، وَاَنْتَ مُسَدِّدٌ لِّلصَّوَابِ بِمَنِّكَ، وَاَيْقَنْتُ

اے معبود! تیری حمد کے ذریعے تیری تعریف کا آغاز کرتا ہوں، اور تو اپنے احسان سے راہ راست دکھانے والا ہے، اور مجھے یقین

اَنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، فِيْ مَوْضِعِ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ، وَاَشَدُّ الْمُعَاقِبِيْنَ فِيْ

ہے کہ تو معافی دینے مہربانی کرنے کے مقام پر سب سے بڑھ کر رحم و کرم کرنے والا ہے، اور شکنجہ و عذاب کے موقع پر سب سے

مَوْضِعِ النَّكَالِ وَالنَّقِمَةِ، وَاَعْظَمُ الْمُتَجَبِّرِيْنَ فِيْ مَوْضِعِ الْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ.

سخت عذاب دینے والا ہے، اور بڑائی اور بزرگی کے مقام پر تو تمام قاہروں اور جابروں سے بڑھا ہوا ہے۔

○ اَللّٰهُمَّ اَذِنْتَ لِيْ فِيْ دُعَآئِكَ وَمَسْئَلَتِكَ، فَاسْمَعْ يَا سَمِيْعُ مِدْحَتِيْ، وَاَجِبْ يَا

اے اللہ! تو نے مجھے اجازت دے رکھی ہے کہ تجھ سے دعا و سوال کروں، پس اے سننے والے! اپنی یہ تعریف سن، اور

رَحِيْمُ دَعْوَتِيْ، وَ اَقِلْ يَا غَفُوْرُ عَثْرَتِيْ. ○ فَكَمْ يَآ اِلٰهِيْ! مِنْ كُرْبَةٍ قَدْ فَرَّجْتَهَا،

اے مہربان میری دعا قبول فرما، اور اے بخشنے والے میری خطا معاف کر۔ پس اے میرے معبود! کتنی ہی مصیبتوں کو

وَ هُمُوْمٍ قَدْ كَشَفْتَهَا، وَ عَثْرَةٍ قَدْ اَقَلْتَهَا، وَ رَحْمَةٍ قَدْ نَشَرْتَهَا، وَ حَلْقَةِ بَلَآءٍ

تو نے دور کیا، اور کتنے ہی اندیشوں کو ہٹایا، اور خطاؤں سے درگزر کی، اور رحمت کو عام کیا، اور بلاؤں کے گھیرے

قَدْ فَكَكْتَهَا.

کو توڑا اور رہائی دی۔

○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا، وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي

حمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے نہ کسی کو اپنی زوجہ بنایا اور نہ کسی کو اپنا فرزند بنایا، نہ ہی سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے، اور نہ وہ

الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ، وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا. ○

عاجز ہے کہ کوئی اس کا سرپرست ہو، اور اس کی بڑائی بیان کرو بہت بڑائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِجَمِيْعِ مَحَامِدِهٖ كُلِّهَا عَلٰى جَمِيْعِ نِعَمِهٖ كُلِّهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا مُضَآدَّ

حمد اللہ ہی کے لیے ہے اس کی تمام خوبیوں اور اس کی ساری نعمتوں کے ساتھ، حمد اس اللہ کے لیے ہے جس کی حکومت میں اس کا کوئی

لَهٗ فِيْ مُلْكِهٖ، وَلَا مُنَازِعَ لَهٗ فِيْٓ اَمْرِهٖ. ○

مخالف نہیں، اور نہ اس کے حکم میں کوئی رکاوٹ ڈالنے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِيْ خَلْقِهٖ، وَ لَا شَبِيْهَ لَهٗ فِيْ عَظَمَتِهٖ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

حمد اس اللہ کے لیے ہے جس کی آفرینش میں کوئی اس کا شریک نہیں، اور اسکی بڑائی میں کوئی اس جیسا نہیں، حمد اس اللہ کے لیے

الْفَاشِيْ فِي الْخَلْقِ اَمْرُهٗ وَ حَمْدُهٗ، اَلظَّاهِرِ بِالْكَرَمِ مَجْدُهٗ، اَلْبَاسِطِ بِالْجُوْدِ يَدَهٗ،

ہے کہ جس کا حکم اور حمد خلق میں آشکار ہے، اس کی شان اس کی بخشش کے ساتھ ظاہر ہے، بن مانگے دینے میں اس کا ہاتھ کھلا

اَلَّذِيْ لَا تَنْقُصُ خَزَآئِنُهٗ، وَ لَا تَزِيْدُهٗ كَثْرَةُ الْعَطَآءِ اِلَّا جُوْدًا وَّ كَرَمًا، اِنَّهٗ هُوَ

ہے، وہی ہے جس کے خزانے کم نہیں ہوتے، اور کثرت کے ساتھ عطا کرنے سے اس کی بخشش اور سخاوت میں اضافہ ہوتا ہے،

الْعَزِيْزُ الْوَهَّابُ. ○

کیونکہ وہ زبردست عطا کرنے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ قَلِيْلًا مِّنْ كَثِيْرٍ مَّعَ حَاجَةٍ بِيْٓ اِلَيْهِ عَظِيْمَةٍ، وَ غِنَاكَ عَنْهُ

اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے بہت میں سے تھوڑے کا جبکہ مجھے اس کی بہت زیادہ حاجت ہے، اور تو ہمیشہ اس سے بے نیاز

قَدِيمٌ، وَهُوَ عِنْدِي كَثِيرٌ، وَهُوَ عَلَيْكَ سَهْلٌ يَسِيرٌ.

ہے، اور وہ نعمت میرے لیے بہت بڑی ہے، اور تیرے لیے اس کا دینا آسان ہے۔

○ اَللّٰهُمَّ إِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذَنْبِي، وَ تَجَاوُزَكَ عَنْ خَطِيئَتِي، وَ صَفْحَكَ عَنْ ظُلْمِي،

اے معبود! بے شک تیرا میرے گناہ کو معاف کرنا، اور میری خطا سے تیرا درگزر، اور میرے ستم سے تیری

وَ سَتْرَكَ عَلَى قَبِيحِ عَمَلِي، وَ حِلْمَكَ عَنْ كَثِيرِ جُرْمِي، عِنْدَ مَا كَانَ مِنْ خَطَائِي

چشم پوشی، اور میرے برے عمل کی پردہ پوشی، اور میرے بہت سے جرائم پر تیری بردباری ہے، جبکہ ان میں سے بعض بھول کر

وَ عَمْدِي، أَطْمَعَنِي فِي أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَا أَسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ، اَلَّذِي رَزَقْتَنِي مِنْ

اور بعض میں نے جان بوجھ کر کیے ہیں، تب بھی اس سے مجھے طمع ہوئی کہ میں تجھ سے وہ مانگوں جس کا میں حقدار نہیں، چنانچہ تو

رَحْمَتِكَ، وَ أَرَيْتَنِي مِنْ قُدْرَتِكَ، وَ عَرَّفْتَنِي مِنْ إِجَابَتِكَ.

نے اپنی رحمت سے مجھے روزی دی، اور اپنی قدرت کے کرشمے دکھائے، اور قبولیت کی پہچان کرائی۔

○ فَصِرْتُ أَدْعُوكَ آمِنًا، وَ أَسْأَلُكَ مُسْتَأْنِسًا، لَا خَائِفًا وَ لَا وَجِلًا، مُدِلًّا

پس اب میں با امن ہو کر تجھے پکارتا ہوں، اور سوال کرتا ہوں الفت سے، نہ ڈرتے اور گھبراتے ہوئے، مجھے ناز ہے کہ اس

عَلَيْكَ فِيمَا قَصَدْتُ فِيهِ إِلَيْكَ، فَإِنْ أَبْطَأَ عَنِّي عَتَبْتُ بِجَهْلِي عَلَيْكَ، وَ لَعَلَّ

بارے میں تیری بارگاہ میں آیا ہوں، پس اگر تو نے قبولیت میں دیر کی تو میں بوجۂ نادانی تجھ سے شکوہ کروں گا، اور اگر چہ وہ

الَّذِي أَبْطَأَ عَنِّي هُوَ خَيْرٌ لِي لِعِلْمِكَ بِعَاقِبَةِ الْأُمُورِ، فَلَمْ أَرَ مَوْلًى كَرِيمًا أَصْبَرَ

تاخیر کاموں کے نتائج سے متعلق تیرے علم میں میرے لیے بہتری کی حامل ہو، پس میں نے تیرے سوا کوئی مولا نہیں دیکھا جو

عَلَى عَبْدٍ لَئِيمٍ مِنْكَ عَلَيَّ.

میرے جیسے پست بندے پر مہربان و صابر ہو۔

○ يَا رَبِّ! إِنَّكَ تَدْعُونِي فَأُوَلِّي عَنْكَ، وَ تَتَحَبَّبُ إِلَيَّ فَأَتَبَغَّضُ إِلَيْكَ، وَ تَتَوَدَّدُ

اے پروردگار! تو مجھے پکارتا ہے تو میں تجھ سے منہ موڑتا ہوں، اور تو مجھ سے محبت کرتا ہے میں تجھ سے خفگی کرتا ہوں، اور تو میرے ساتھ

إِلَيَّ فَلَا أَقْبَلُ مِنْكَ، كَأَنَّ لِيَ التَّطَوُّلَ عَلَيْكَ، فَلَمْ يَمْنَعْكَ ذٰلِكَ مِنَ الرَّحْمَةِ لِي،

الفت کرتا ہے میں بے رخی کرتا ہوں، جیسے کہ میرا تجھ پر کوئی احسان رہا ہو، تو بھی میرا یہ طرز عمل تجھے مجھ پر رحمت فرمانے سے باز نہیں

وَ الْإِحْسَانِ إِلَيَّ، وَ التَّفَضُّلِ عَلَيَّ بِجُودِكَ وَ كَرَمِكَ، فَارْحَمْ عَبْدَكَ الْجَاهِلَ،

رکھتا، اور تو مجھ پر احسان ہی کیے جاتا ہے، اور اپنے فضل سے مجھے مزید نواز دیتا ہے اور اپنی عطا و بخشش سے، پس اپنے اس نادان

وَجُدْ عَلَيْهِ بِفَضْلِ إِحْسَانِكَ، إِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيمٌ.

بندے پر رحم کر، اور اس پر اپنے فضل واحسان سے سخاوت فرما، بے شک تو بہت دینے والا سخی ہے۔

○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَالِكِ الْمُلْكِ، مُجْرِيَ الْفُلْكِ، مُسَخِّرِ الرِّيَاحِ، فَالِقِ الْإِصْبَاحِ،

حمد ہے اس اللہ کے لیے جو سلطنت کا مالک، کشتی کو رواں کرنے والا، ہواؤں کو قابو رکھنے والا، صبح کو روشن کرنے والا،

دَيَّانِ الدِّينِ، رَبِّ الْعَالَمِينَ.

قیامت میں جزا دینے والا، جہانوں کا پروردگار ہے۔

○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى حِلْمِهٖ بَعْدَ عِلْمِهٖ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى عَفْوِهٖ بَعْدَ قُدْرَتِهٖ، وَ الْحَمْدُ

حمد ہے اللہ کی کہ جانتے ہوئے بھی بردباری سے کام لیتا ہے، اور حمد ہے اس اللہ کی جو قوت کے باوجود معاف کرتا ہے، اور حمد ہے اس اللہ

لِلّٰهِ عَلٰى طُولِ اَنَاتِهٖ فِي غَضَبِهٖ، وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى مَا يُرِيدُ.

کی جو حالت غضب میں بھی بڑا بردبار ہے، اور وہ جو چاہے اسے کر گزرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خَالِقِ الْخَلْقِ، بَاسِطِ الرِّزْقِ، فَالِقِ الْإِصْبَاحِ، ذِي الْجَلَالِ وَ

حمد ہے اس اللہ کی جو مخلوق کو پیدا کرنے والا، روزی کشادہ کرنے والا، صبح کو روشنی بخشنے والا، صاحب جلالت و کرم، اور

الْإِكْرَامِ، وَ الْفَضْلِ وَ الْإِنْعَامِ، اَلَّذِي بَعُدَ فَلَا يُرٰى، وَ قَرُبَ فَشَهِدَ النَّجْوٰى،

فضل و نعمت کا مالک ہے، جو ایسا دور ہے کہ نظر نہیں آتا، اور اتنا قریب ہے کہ سرگوشی کو بھی جانتا ہے،

تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى.

وہ مبارک اور برتر ہے۔

○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَيْسَ لَهٗ مُنَازِعٌ يُّعَادِلُهٗ، وَ لَا شَبِيهٌ يُّشَاكِلُهٗ، وَ لَا ظَهِيرٌ

حمد ہے اس اللہ کی جس کا ہمسر نہیں جو اس سے جھگڑا کرے، اور نہ کوئی اس جیسا ہے کہ اس کا ہم شکل ہو، اور نہ کوئی اس کا مددگار و

يُّعَاضِدُهٗ، قَهَرَ بِعِزَّتِهِ الْأَعِزَّآءَ، وَ تَوَاضَعَ لِعَظَمَتِهِ الْعُظَمَآءُ، فَبَلَغَ بِقُدْرَتِهٖ

ہم کار ہے، وہ اپنی عزت میں سب عزت والوں پر غالب ہے، اور سبھی عظمت والے اس کی عظمت کے آگے جھکتے ہیں، وہ جو چاہے

مَا يَشَآءُ.

اس پر قادر ہے۔

○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُجِيبُنِي حِينَ اُنَادِيهِ، وَ يَسْتُرُ عَلَيَّ كُلَّ عَوْرَةٍ وَّ اَنَا اَعْصِيهِ، وَ

حمد ہے اللہ کی جسے پکارتا ہوں تو وہ جواب دیتا ہے، اور میری برائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اور میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں، اور تو بھی مجھے

يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ عَلَيَّ فَلَاۤ اُجَازِيْهِ، فَكَمْ مِّنْ مَّوْهِبَةٍ هَنِيْٓئَةٍ قَدْ اَعْطَانِيْ،
بڑی بڑی نعمتیں دیتا ہے کہ جن کا بدلہ میں اسے نہیں دیتا، پس اس نے مجھ پر کتنی ہی خوشگوار عنایتیں اور بخششیں کی ہیں،

وَعَظِيْمَةٍ مَّخُوْفَةٍ قَدْ كَفَانِيْ، وَ بَهْجَةٍ مُّوْنِقَةٍ قَدْ اَرَانِيْ، فَاُثْنِيْ عَلَيْهِ حَامِدًا،
اور کتنی ہی خطرناک آفتوں سے مجھے بچا لیا ہے، اور کئی حیرت انگیز خوشیاں مجھے دکھائی ہیں، پس ان پر اس کی حمد و ثنا کرتا ہوں

وَ اَذْكُرُهٗ مُسَبِّحًا.
اور لگاتار اس کا نام لیتا ہوں۔

○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا يُهْتَكُ حِجَابُهٗ، وَلَا يُغْلَقُ بَابُهٗ، وَلَا يُرَدُّ سَآئِلُهٗ، وَلَا يُخَيَّبُ
حمد ہے اللہ کی جس کا پردہ ہٹایا نہیں جا سکتا، اور اس کا در رحمت بند نہیں ہوتا، اور اس کا سائل خالی نہیں جاتا، اور اس کا امیدوار

اٰمِلُهٗ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُؤْمِنُ الْخَآئِفِيْنَ، وَ يُنَجِّي الصَّالِحِيْنَ، وَ يَرْفَعُ
مایوس نہیں ہوتا، حمد ہے اللہ کی جو ڈرنے والوں کو پناہ دیتا ہے، اور نیکوکاروں کو نجات دیتا ہے، اور لوگوں کے دبائے ہوئی

الْمُسْتَضْعَفِيْنَ، وَيَضَعُ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ، وَيُهْلِكُ مُلُوْكًا، وَيَسْتَخْلِفُ اٰخَرِيْنَ.
کو ابھارتا ہے، اور بڑا بننے والوں کو نیچا دکھاتا ہے، اور بادشاہوں کو تباہ کرتا ہے، اور ان کی جگہ دوسروں کو لے آتا ہے۔

○ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ قَاصِمِ الْجَبَّارِيْنَ، مُبِيْرِ الظَّالِمِيْنَ، مُدْرِكِ الْهَارِبِيْنَ، نَكَالِ
حمد ہے اللہ کی کہ وہ دھونسیوں کا زور توڑنے والا، ظالموں کو برباد کرنے والا، فریادیوں کو پہنچنے والا، بے انصافوں

الظَّالِمِيْنَ، صَرِيْخِ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ، مَوْضِعِ حَاجَاتِ الطَّالِبِيْنَ، مُعْتَمَدِ
کو سزا دینے والا ہے، وہ داد خواہوں کا داد رس، حاجات طلب کرنے والوں کا ٹھکانہ، مومنوں

الْمُؤْمِنِيْنَ.
کی ٹیک ہے۔

○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مِنْ خَشْيَتِهٖ تَرْعَدُ السَّمَآءُ وَ سُكَّانُهَا، وَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ
حمد ہے اس اللہ کی جس کے خوف سے آسمان اور آسمان والے لرزتے ہیں، اور زمین اور اس کے آباد کار دہل جاتے ہیں، اور

عُمَّارُهَا، وَ تَمُوْجُ الْبِحَارُ وَمَنْ يَّسْبَحُ فِيْ غَمَرَاتِهَا. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا،
سمندر لرزتے ہیں اور وہ جو ان کے پانیوں میں تیرتے ہیں۔ حمد ہے اللہ کی جس نے ہمیں یہ راہ ہدایت دکھائی،

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ.
اور ہم ہرگز ہدایت نہ پا سکتے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ فرماتا۔

○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يَخْلُقُ وَلَمْ يُخْلَقْ، وَيَرْزُقُ وَلَا يُرْزَقُ، وَيُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ، وَ
حمد ہے اس اللہ کی جو خلق کرتا ہے اور وہ مخلوق نہیں، اور وہ رزق دیتا ہے اور وہ مرزوق نہیں، اور وہ کھانا کھلاتا ہے اور کھاتا نہیں، اور وہ
يُمِيْتُ الْاَحْيَآءَ وَ يُحْيِي الْمَوْتٰى، وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ
زندوں کو مارتا ہے اور مردوں کو زندہ کرتا ہے، اور وہ ایسا زندہ ہے جسے موت نہیں، بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے، اور وہ ہر چیز
شَيْءٍ قَدِيْرٌ.
پر قدرت رکھتا ہے۔

○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، وَ اَمِيْنِكَ وَ صَفِيِّكَ، وَ حَبِيْبِكَ وَ
اے معبود! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرما جو تیرے بندے اور تیرے رسولؐ ہیں، اور تیرے امانتدار اور تیرے برگزیدہ، اور
خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَ حَافِظِ سِرِّكَ، وَ مُبَلِّغِ رِسَالَاتِكَ، اَفْضَلَ وَ اَحْسَنَ وَ
تیرے حبیب اور تیری مخلوق میں سے تیرے پسندیدہ ہیں، اور تیرے راز کے پاسدار ہیں، اور تیرے پیغاموں کے پہنچانے والے
اَجْمَلَ، وَ اَكْمَلَ وَ اَزْكٰى وَ اَنْمٰى، وَ اَطْيَبَ وَ اَطْهَرَ وَ اَسْنٰى، وَ اَكْثَرَ مَا صَلَّيْتَ وَ
ہیں، ان پر رحمت کر بہترین نیک ترین اور زیبا ترین، اور کامل ترین اور پاکیزہ ترین اور روئیدہ ترین، اور پاک ترین اور شفاف ترین اور
بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ، وَ تَحَنَّنْتَ وَ سَلَّمْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ عِبَادِكَ، وَ اَنْبِيَآئِكَ وَ
روشن ترین، اور تو نے جو بہت رحمت کی برکت دی، اور نوازش کی، اور مہربانی کی اور درود بھیجا اپنے بندوں میں سے کسی ایک پر، اپنے
رُسُلِكَ وَ صِفْوَتِكَ، وَ اَهْلِ الْكَرَامَةِ عَلَيْكَ مِنْ خَلْقِكَ.
نبیوں اور اپنے رسولوں اور اپنے برگزیدوں، اور جو تیرے ہاں بزرگی والے ہیں تیری مخلوق میں سے۔

○ اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ وَصِيِّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ،
اے معبود! امیر المؤمنین علی علیہ السلام پر رحمت فرما، جو جہانوں کے پروردگار کے رسولؐ کے وصی ہیں،
عَبْدِكَ وَ وَلِيِّكَ، وَ اَخِيْ رَسُوْلِكَ، وَ حُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ، وَ اٰيَتِكَ الْكُبْرٰى،
تیرے بندے اور تیرے ولی، اور تیرے رسولؐ کے بھائی، اور تیری مخلوق پر تیری حجت، اور تیری بہت بڑی نشانی،
وَ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ.
اور نبأ عظیم ہیں۔

○ وَ صَلِّ عَلَى الصِّدِّيْقَةِ الطَّاهِرَةِ، فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ، وَ صَلِّ عَلٰى
اور صدیقۂ طاہرہ، فاطمہ سلام اللہ علیہا پر رحمت فرما جو تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں، اور رحمت فرما نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سِبْطَيِ الرَّحْمَةِ وَ إِمَامَيِ الْهُدٰى، اَلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

کے دو نواسوں اور ہدایت والے دو ائمہ، حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام پر، جو جنت کے جوانوں کے سید و سردار ہیں۔

○ وَ صَلِّ عَلٰى اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ، وَ عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى، وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ الْخَلَفِ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ، حُجَجِكَ عَلٰى عِبَادِكَ، وَ اُمَنَائِكَ فِيْ بِلَادِكَ، صَلَاةً كَثِيْرَةً دَائِمَةً.

اور مسلمانوں کے ائمہ علیہم السلام پر رحمت فرما، کہ وہ علی زین العابدین علیہ السلام، اور محمد باقر علیہ السلام، اور جعفر صادق علیہ السلام، اور موسیٰ کاظم علیہ السلام، اور علی رضا علیہ السلام، اور محمد تقی الجواد علیہ السلام، اور علی نقی الہادی علیہ السلام، اور حسن عسکری علیہ السلام، اور بہترین سپوت ہادی المہدی عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں، جو تیرے بندوں پر تیری حجتیں، اور تیرے شہروں میں تیرے امین ہیں، ان پر رحمت فرما بہت بہت ہمیشہ ہمیشہ۔

○ اَللّٰهُمَّ وَ صَلِّ عَلٰى وَلِيِّ اَمْرِكَ الْقَائِمِ الْمُؤَمَّلِ، وَ الْعَدْلِ الْمُنْتَظَرِ، وَ حُفَّهُ بِمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.!

اے معبود! اپنے ولیٔ امر پر رحمت فرما کہ جو تیرے امر کے ساتھ قیام کرنے والے ہیں اور جن سے امیدیں وابستہ کی گئی ہیں، اور جن کے عدل کا انتظار ہو رہا ہے، اور ان کے گرد اپنے مقرب فرشتوں کا گھیرا لگا دے، اور روح القدس کے ذریعے اس کی تائید فرما اے جہانوں کے پروردگار!

○ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ الدَّاعِيَ اِلٰى كِتَابِكَ، وَ الْقَائِمَ بِدِيْنِكَ، اِسْتَخْلِفْهُ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهٖ، مَكِّنْ لَهٗ دِيْنَهُ الَّذِي ارْتَضَيْتَهٗ لَهٗ، اَبْدِلْهُ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهٖ اَمْنًا، يَعْبُدُكَ لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا.

اے معبود! اسے اپنی کتاب کی طرف دعوت دینے والا، اور اپنے دین کے لیے قائم قرار دے، اسے زمین میں اپنا خلیفہ بنا جیسے ان کو خلیفہ بنایا جو اس سے پہلے گزرے ہیں، اپنے پسندیدہ دین کو اس کے لیے پائیدار بنا دے، اس کے خوف کے بعد اسے امن دے کہ وہ تیرا عبادت گزار رہے، کسی کو تیرا شریک نہیں بناتا۔

○ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّهٗ وَ اَعْزِزْ بِهٖ، وَ انْصُرْهُ وَ انْتَصِرْ بِهٖ، وَ انْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيْزًا، وَ افْتَحْ

اے معبود! اسے معزز فرما اور اس کے ذریعے مجھے عزت دے، اور میں اسکی مدد کروں، اور اس کے ذریعے میری مدد فرما، اور اسے

لَهُ فَتْحًا يَّسِيْرًا، وَ اجْعَلْ لَّهُ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا، اَللّٰهُمَّ اَظْهِرْ بِهٖ دِيْنَكَ

باعزت مدد دے اور اسے آسانی کے ساتھ فتح دے، اور اسے اپنی طرف سے قوت والا مددگار عطا فرما، اے معبود! اس کے ذریعے اپنے

وَ سُنَّةَ نَبِيِّكَ، حَتّٰى لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ.

دین اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو ظاہر فرما، یہاں تک کہ حق میں سے کوئی چیز مخلوق کے خوف سے مخفی و پوشیدہ نہ رہ جائے۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْ دَوْلَةٍ كَرِيْمَةٍ، تُعِزُّ بِهَا الْاِسْلَامَ وَ اَهْلَهٗ، وَ تُذِلُّ

اے معبود! ہم ایسی برکت والی حکومت کی خاطر تیری طرف رغبت رکھتے ہیں، جس سے تو اسلام واہل اسلام کو قوت دے، اور نفاق واہل

بِهَا النِّفَاقَ وَ اَهْلَهٗ، وَ تَجْعَلُنَا فِيْهَا مِنَ الدُّعَاةِ اِلٰى طَاعَتِكَ، وَ الْقَادَةِ اِلٰى

نفاق کو ذلیل کرے، اور اس حکومت میں ہمیں اپنی اطاعت کی طرف بلانے والے، اور اپنے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والے قرار

سَبِيْلِكَ، وَ تَرْزُقُنَا بِهَا كَرَامَةَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ مَا عَرَّفْتَنَا مِنَ الْحَقِّ

دے، اور اس کے ذریعے ہمیں دنیا و آخرت کی عزت دے، اے معبود! جس حق کی تو نے ہمیں معرفت کرائی اسکے تحمل کی

فَحَمِّلْنَاهُ، وَمَا قَصُرْنَا عَنْهُ فَبَلِّغْنَاهُ.

توفیق دے، اور جس سے ہم قاصر ہے اس تک پہنچا دے۔

○ اَللّٰهُمَّ الْمُمْ بِهٖ شَعَثَنَا، وَ اشْعَبْ بِهٖ صَدْعَنَا، وَ ارْتُقْ بِهٖ فَتْقَنَا، وَ كَثِّرْ

اے معبود! اسکے ذریعے ہم بکھروں کو جمع کر دے، اور اسکے ذریعے ہمارے جھگڑے ختم کر، اور ہماری پریشانی دور فرما، اور اسکے

بِهٖ قِلَّتَنَا، وَ اَعْزِزْ بِهٖ ذِلَّتَنَا، وَ اَغْنِ بِهٖ عَآئِلَنَا، وَ اقْضِ بِهٖ عَنْ مُّغْرَمِنَا، وَ

ذریعے ہماری قلت کو کثرت، اور ذلت کو عزت میں بدل دے، اور اس کے ذریعے ہمیں نادار سے تونگر بنا، اور ہمارے قرض ادا کر

اجْبُرْ بِهٖ فَقْرَنَا، وَ سُدَّ بِهٖ خَلَّتَنَا، وَ يَسِّرْ بِهٖ عُسْرَنَا، وَ بَيِّضْ بِهٖ وُجُوْهَنَا،

دے، اور اس کے ذریعے ہمارا فقر دور فرما دے، اور ہماری حاجتیں پوری کر دے، اور تنگی کو آسانی میں بدل دے، اور اس کے ذریعے

وَ فُكَّ بِهٖ اَسْرَنَا، وَ اَنْجِحْ بِهٖ طَلِبَتَنَا، وَ اَنْجِزْ بِهٖ مَوَاعِيْدَنَا، وَ اسْتَجِبْ بِهٖ

ہمارے چہرے روشن کر، اور ہمارے قیدیوں کو رہائی دے، اور اس کے ذریعے ہماری حاجات برلا، اور ہمارے وعدے نبھا دے، اور

دَعْوَتَنَا، وَ اَعْطِنَا بِهٖ سُؤْلَنَا، وَ بَلِّغْنَا بِهٖ مِنَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اٰمَالَنَا،

اسکے ذریعے ہماری دعائیں قبول فرما، اور ہمارے سوال پورے کر دے، اور اس کے ذریعے دنیا و آخرت میں ہماری امیدیں پوری

وَ اَعْطِنَا بِهٖ فَوْقَ رَغْبَتِنَا.

فرما، اور ہمیں ہماری درخواست سے زیادہ عطا کر۔

○ یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ! وَ اَوْسَعَ الْمُعْطِیْنَ! اِشْفِ بِہٖ صُدُوْرَنَا، وَ اَذْھِبْ بِہٖ

اے سوال کیے جانے والوں میں بہترین! اور اے سب سے زیادہ عطا کرنے والے! اس کے ذریعے ہمارے سینوں کو شفا دے، اور

غَیْظَ قُلُوْبِنَا، وَ اھْدِنَا بِہٖ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ، اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ

ہمارے دلوں سے بغض و کینہ مٹادے، اور جس حق میں ہمارا اختلاف ہے اپنے حکم سے اس کے ذریعے ہمیں ہدایت فرما، بے شک تو جسے

تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ، وَ انْصُرْنَا بِہٖ عَلٰی عَدُوِّکَ وَ عَدُوِّنَا، اِلٰہَ الْحَقِّ اٰمِیْنَ.

چاہے سیدھے راستے کی طرف لے جاتا ہے، اور اس کے ذریعے اپنے اور ہمارے دشمن پر ہمیں غلبہ عطا فرما، اے سچے خدا ایسا ہی ہو۔

○ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَشْکُوْ اِلَیْکَ فَقْدَ نَبِیِّنَا صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ، وَ غَیْبَۃَ وَلِیِّنَا،

اے معبود! ہم شکایت کرتے ہیں تجھ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اٹھ جانے کی کہ ان پر اور ان کی آل علیہم السلام پر تیری رحمت ہو، اور

وَ کَثْرَۃَ عَدُوِّنَا، وَ قِلَّۃَ عَدَدِنَا، وَ شِدَّۃَ الْفِتَنِ بِنَا، وَ تَظَاھُرَ الزَّمَانِ عَلَیْنَا، فَصَلِّ

اپنے ولی کی پوشیدگی کی، اور شاکی ہیں دشمنوں کی کثرت، اور اپنی قلت تعداد پر، اور فتنوں کی سختی، اور حوادث زمانہ کی یلغار کی،

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ، وَ اَعِنَّا عَلٰی ذٰلِکَ بِفَتْحٍ مِّنْکَ تُعَجِّلُہٗ، وَ بِضُرٍّ تَکْشِفُہٗ، وَ نَصْرٍ

پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت فرما، اور ہماری مدد فرما ان پر فتح کے ساتھ، اور اس میں جلدی کر کے تکلیف دور کر

تُعِزُّہٗ، وَ سُلْطَانِ حَقٍّ تُظْھِرُہٗ، وَ رَحْمَۃٍ مِّنْکَ تُجَلِّلُنَاھَا، وَ عَافِیَۃٍ مِّنْکَ

دے، اور نصرت سے عزت عطا کر، اور حق کے غلبے کا اظہار فرما، اور ایسی رحمت فرما جو ہم پر سایہ کرے، اور امن عطا کر جو ہمیں

تُلْبِسُنَاھَا، بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

محفوظ بنا دے، رحمت فرما اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

سحری کا بیان

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کی میری امت کے افراد کو سحری ترک نہ کرنا چاہئے اگرچہ ایک ہی خرما کیوں نہ ہو کیوں کہ حق تعالیٰ اور ملائکہ ان لوگوں پر صلوات بھیجتے ہیں جو لوگ استغفار کرتے ہیں سحر کو اور سحری کھاتے ہیں۔ سحر کھاؤ اگرچہ صرف پانی ہی کیوں نہ ہو۔ اور منقول ہے کہ جو کوئی وقت افطار اور وقت سحر انا انزلنا کی تلاوت کرے گا اس کو ایسا اجر و ثواب ملے گا جیسے راہ خدا میں شہید ہوا ہو اور اپنے خون میں لوٹا ہو۔ فرمایا اگر روزے کی نیت سحر کھانے کے بعد کرے تو بہتر ہے اور اول شب سے تا آخر شب بھی نیت کر سکتا ہے نیت اس طرح کرے کہ روزہ رکھوں گا میں واسطے رضائے خدا کے

واجب قربۃً الی اللہ۔ عمدہ ترین دعائے سحر یہ ہے جو امام محمد باقر علیہ السلام پڑھا کرتے تھے آپؑ نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس دعا کی عظمت کیا ہے اور یہ کس قدر جلدی قبول ہوجاتی ہے، تو ہر ایک شمشیر کھینچ کر باہم قتال کرنے لگے۔ اس دعا میں اسم اعظم ہے جب اس دعا کو پڑھے تو باہتمام تمام اور بتضرع وزاری پڑھے اور جو غیر اہل ہو اس سے اس دعا کو مخفی رکھے۔

دعائے سحر معروف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ بَهَآئِكَ بِاَبْهَاهُ، وَكُلُّ بَهَآئِكَ بَهِيٌّ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ بِبَهَآئِكَ كُلِّهٖ.○

○ اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیری روشنی میں سے جو روشن تر ہے، جبکہ تیری تمام روشنی بڑی بھرپور روشنی ہے، اے معبود! میں تجھ سے تیری تمام روشنی کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ جَمَالِكَ بِاَجْمَلِهٖ، وَ كُلُّ جَمَالِكَ جَمِيْلٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ بِجَمَالِكَ كُلِّهٖ.○

○ اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے جمال میں سے جو بہت زیبا ہے، اور تیرا سارا جمال زیبا ہے، اے معبود! میں تجھ سے تیرے سارے جمال کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ جَلَالِكَ بِاَجَلِّهٖ، وَ كُلُّ جَلَالِكَ جَلِيْلٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ بِجَلَالِكَ كُلِّهٖ.○

○ اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے جلال میں سے اسکی پوری جلالت کے ساتھ، اور تیرا سارا جلال پُر جلالت ہے، اے معبود! میں تجھ سے تیرے پورے جلال کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ عَظَمَتِكَ بِاَعْظَمِهَا، وَ كُلُّ عَظَمَتِكَ عَظِيْمَةٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ بِعَظَمَتِكَ كُلِّهَا.

○ اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری عظمت کے ذریعے جو بڑی ہی عظیم ہے، اور تیری تمام عظمتیں بڑی ہی عظیم ہیں، اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری عظمت کے واسطے سے۔○

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ مِنۡ نُّوۡرِكَ بِاَنۡوَرِهٖ، وَكُلُّ نُوۡرِكَ نَيِّرٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ بِنُوۡرِكَ كُلِّهٖ.

اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نور کے پُرنور ہونے سے، اور تیرا سارا نور تاباں ہے، اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے بواسطہ تیرے تمام نور کے۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ مِنۡ رَّحۡمَتِكَ بِاَوۡسَعِهَا، وَ كُلُّ رَحۡمَتِكَ وَاسِعَةٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ بِرَحۡمَتِكَ كُلِّهَا.

○ اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیری رحمت میں سے اس کی وسعتوں کے ساتھ، اور تیری ساری رحمت وسیع ہے، اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے بواسطہ تیری تمام رحمت کے۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ مِنۡ كَلِمَاتِكَ بِاَتَمِّهَا، وَ كُلُّ كَلِمَاتِكَ تَآمَّةٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ كُلِّهَا.

○ اے معبود! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے کلمات میں سے جو کامل تر ہیں، اور تیرے تمام کلمات کامل تر ہیں، اے معبود! میں تجھ سے تیرے تمام تر کلمات کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ مِنۡ كَمَالِكَ بِاَكۡمَلِهٖ، وَ كُلُّ كَمَالِكَ كَامِلٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ بِكَمَالِكَ كُلِّهٖ.

○ اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے کمال میں سے جو بہت کامل ہے، اور تیرا ہر کمال ہی کامل تر ہے، اے معبود! میں تجھ سے تیرے تمام تر کمال کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ مِنۡ اَسۡمَآئِكَ بِاَكۡبَرِهَا، وَ كُلُّ اَسۡمَآئِكَ كَبِيۡرَةٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ بِاَسۡمَآئِكَ كُلِّهَا.

○ اے معبود! میں تجھ سے تیرے ناموں میں سے بڑے نام کے ذریعے سے سوال کرتا ہوں، اور تیرے سبھی نام بزرگ تر ہیں، اے معبود! میں تجھ سے تیرے سبھی ناموں کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔○

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ مِنۡ عِزَّتِكَ بِاَعَزِّهَا، وَ كُلُّ عِزَّتِكَ عَزِيۡزَةٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ بِعِزَّتِكَ كُلِّهَا. ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ مِنۡ مَّشِيَّتِكَ بِاَمۡضَاهَا، وَ كُلُّ

اے معبود! میں تجھ سے تیری عزت میں سے بلند تر عزت کے ذریعے سوال کرتا ہوں، اور تیری عزت ہی بلند تر ہے، اے معبود! میں تجھ سے تیری تمام تر عزت کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔○ اے معبود! میں تجھ سے تیری نافذ ہونے والی مرضی کے ذریعے سوال کرتا ہوں،

مَشِيَّتِكَ مَاضِيَةٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَشِيَّتِكَ كُلِّهَا.

اور تیری ہر مرضی نافذ ہونے والی ہے، اے معبود! میں تجھ سے تیری ہر مرضی کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ قُدْرَتِكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي اسْتَطَلْتَ بِهَا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، وَ كُلُّ قُدْرَتِكَ مُسْتَطِيلَةٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ كُلِّهَا.

○ اے معبود! میں تجھ سے تیری اس قدرت کے ذریعے سے سوال کرتا ہوں جس سے تو ہر چیز پر تسلط رکھتا ہے، اور تیری تمام تر قدرت تسلط رکھنے والی ہے، اے معبود! میں تجھ سے تیری کلی قدرت کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ بِاَنْفَذِهٖ، وَ كُلُّ عِلْمِكَ نَافِذٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهٖ.

○ اے معبود! میں تجھ سے تیرے بہت نفوذ کرنے والے علم کے ذریعے سوال کرتا ہوں، اور تیرا تمام تر علم نافذ تر ہے۔ اے معبود! میں تجھ سے تیرے سارے ہی علم کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضَاهُ، وَ كُلُّ قَوْلِكَ رَضِيٌّ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهٖ.

○ اے معبود! میں تجھ سے تیرے قول سے سوال کرتا ہوں جو پسندیدہ تر ہے، اور تیرا ہر قول پسندیدہ ہے، اے معبود! میں تجھ سے تیرے ہر قول کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَّسَائِلِكَ بِاَحَبِّهَا اِلَيْكَ، وَ كُلُّهَا اِلَيْكَ حَبِيْبَةٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَسَائِلِكَ كُلِّهَا.

○ اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے محبوب تر مسائل سے، اور وہ سب کے سب تیرے نزدیک محبوب ومطلوب ہیں، اے معبود! میں تجھ سے تیرے تمام مسائل کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ بِاَشْرَفِهٖ، وَ كُلُّ شَرَفِكَ شَرِيْفٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِشَرَفِكَ كُلِّهٖ.

○ اے معبود! میں تجھ سے تیرے شرف میں سے اعلیٰ تر شرف کے ذریعے سوال کرتا ہوں، اور تیرا ہر شرف اعلیٰ تر ہے، اے معبود! میں تجھ سے تیرے تمام تر شرف کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِاَدْوَمِهٖ، وَ كُلُّ سُلْطَانِكَ دَائِمٌ، اَللّٰهُمَّ

○ اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری سلطنت سے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے، اور تیری سلطنت ہے ہی ہمیشگی والی، اے معبود!

اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهٖ.

میں تجھ سے تیری ساری سلطنت کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ مِنْ مُّلْكِكَ بِاَفْخَرِهٖ، وَ كُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ

○ اے معبود! میں تجھ سے تیرے پرفخر ملک کے ذریعے سوال کرتا ہوں، اور تیرا تمام ملک ہی موجب فخر ہے، اے معبود! میں تجھ سے

اَسْئَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهٖ.

تیرے تمام ملک کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ مِنْ عُلُوِّكَ بِاَعْلَاهُ، وَ كُلُّ عُلُوِّكَ عَالٍ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ

○ اے معبود! میں تجھ سے تیری بلند تر بلندی کے ذریعے سوال کرتا ہوں، اور تیری ہر بلندی بلند تر ہے، اے معبود! میں تجھ سے تیری تمام تر

اَسْئَلُكَ بِعُلُوِّكَ كُلِّهٖ.

بلندی کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ مِنْ مَّنِّكَ بِاَقْدَمِهٖ، وَ كُلُّ مَنِّكَ قَدِيْمٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ

○ اے معبود! میں تجھ سے تیرے احسان کی قدامت کے ذریعے سوال کرتا ہوں، اور تیرا ہر احسان قدیم ہے، اے معبود! میں تجھ سے

اَسْئَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهٖ.

تیرے تمام احسانات کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ مِنْ اٰيَاتِكَ بِاَكْرَمِهَا، وَ كُلُّ اٰيَاتِكَ كَرِيْمَةٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ

○ اے معبود! میں تجھ سے تیری آیات میں سے بزرگ تر آیت کے ذریعے سوال کرتا ہوں، اور تیری سبھی آیات بزرگ ہیں، اے معبود!

اَسْئَلُكَ بِاٰيَاتِكَ كُلِّهَا.

میں تجھ سے تیری تمام آیات کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔

○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ بِمَآ اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الشَّاْنِ وَ الْجَبَرُوْتِ، وَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ

○ اے معبود! میں تجھ سے اس کے ذریعے سوال کرتا ہوں جس میں تو قدرت اور شان کے ساتھ ہے، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر

شَاْنٍ وَّحْدَهٗ وَ جَبَرُوْتٍ وَّحْدَهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ بِمَا تُجِيْبُنِيْ حِيْنَ اَسْئَلُكَ،

نرالی شان اور یکتا بزرگی کے ذریعے، اے معبود! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس چیز کے ذریعے جس سے تو حاجت پوری فرمائے، اے

فَاَجِبْنِيْ يَآ اَللهُ.

میرے اللہ میری حاجات برلا۔

اس کے بعد اپنی ہر حاجت طلب کرے تا کہ خدائے تعالیٰ اسے برلائے۔

دعائے سحر مختصر

سحری کی اس مختصر دعا کو پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

يَا مَفْزَعِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ! وَيَا غَوْثِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ! اِلَيْكَ فَزِعْتُ، وَبِكَ اسْتَغَثْتُ!

اے مصیبت میں میری پناہ گاہ! اور اے سختی میں میرے فریادرس! ڈرا ہوا تیرے پاس آیا ہوں، اور تجھ سے فریاد کرتا ہوں، اور

وَبِكَ لُذْتُ لَآ اَلُوْذُ بِسِوَاكَ، وَلَآ اَطْلُبُ الْفَرَجَ اِلَّا مِنْكَ، فَاَغِثْنِيْ وَفَرِّجْ عَنِّيْ،

تیری طرف دوڑا ہوں تیرے غیر کی پناہ نہیں لیتا، اور تیرے سوا کسی سے کشائش کا طالب نہیں ہوں، پس میری فریاد سن اور کشائش

يَا مَنْ يَّقْبَلُ الْيَسِيْرَ! وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ، اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ، وَاعْفُ عَنِّيْ

عطا کر، اے وہ جو تھوڑا عمل قبول کرتا ہے! اور بہت سے گناہ معاف کرتا ہے، مجھ سے بھی تھوڑا عمل قبول فرما، اور بہت سے گناہوں کو

الْكَثِيْرَ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا تُبَاشِرُ بِهٖ

معاف کردے، بے شک تو ہی بہت بخشنے والا مہربان ہے۔ اے معبود! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوالی ہوں جو میرے دل میں جما

قَلْبِيْ، وَيَقِيْنًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِيْٓ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ، وَرَضِّنِيْ مِنَ

رہے، اور ایسا یقین کہ جس سے میں یہ سمجھنے لگوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لیے لکھا ہے، اور مجھے اس زندگی پر شاد رکھ جو تو

الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ، يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، يَا عُدَّتِيْ فِيْ كُرْبَتِيْ! وَيَا صَاحِبِيْ فِيْ

نے مجھے دی ہے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے، اے مصیبت میں میرے سرمایہ! اور اے سختی میں میرے ساتھی! اور اے

شِدَّتِيْ! وَيَا وَلِيِّيْ فِيْ نِعْمَتِيْ! وَيَا غَايَتِيْ فِيْ رَغْبَتِيْ! اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِيْ، وَالْاٰمِنُ

نعمت میں میرے سرپرست! اور اے میری چاہت کے مرکز! تو میرے عیبوں کا چھپانے والا، اور خوف میں امان دینے والا، اور

رَوْعَتِيْ، وَالْمُقِيْلُ عَثْرَتِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ، يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ!

میری غلطیاں معاف کرنے والا ہے، پس میری خطائیں بخش دے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

اس ماہ میں تلاوت قرآن کثرت کے ساتھ کرنا چاہئے۔

اعمال شب ہائے قدر

شب قدر کے اعمال دو قسم کے ہیں:

(۱)۔ اعمال مشترکہ۔

(۲)۔ اعمال مخصوصہ۔

اعمال مشترکہ وہ ہیں جو تینوں شب قدر میں بجالائے جاتے ہیں اور اعمال مخصوصہ وہ ہیں جو ہر ایک رات کے ساتھ مخصوص ہیں۔

اعمال مشترکہ

۱۔ غسل کرنا،

علامہ مجلسیؒ کا فرمان ہے کہ غروب آفتاب کے نزدیک غسل کیا جائے اور نماز مغرب اسی غسل کے ساتھ ادا کی جائے۔

۲۔ دو رکعت نماز بجالائے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سات مرتبہ سورۂ توحید پڑھے، بعد از نماز ستر مرتبہ کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ.

خدا سے بخشش چاہتا اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ ابھی وہ شخص اپنی جگہ سے اٹھا بھی نہ ہوگا کہ حق تعالیٰ اس کے اور اس کے ماں باپ کے گناہ معاف کردے گا۔

اعمال قرآنی در شب ہائے قدر

۳۔ قرآن کریم کو کھول کر اپنے سامنے رکھے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَ مَا فِيْهِ، وَ فِيْهِ اسْمُكَ الْاَكْبَرُ، وَ

اے معبود! بے شک سوال کرتا ہوں تیری نازل کردہ کتاب کے واسطے سے اور جو کچھ اس میں ہے، اس کے واسطے اور اس میں تیرا بزرگ تر نام

اَسْمَآئُكَ الْحُسْنٰى، وَ مَا يُخَافُ وَ يُرْجٰى، اَنْ تَجْعَلَنِىْ مِنْ عُتَقَآئِكَ مِنَ النَّارِ.

ہے، اور تیرے دیگر اچھے اچھے نام بھی ہیں، اور وہ جو خوف و امید دلاتا ہے، سوالی ہوں کہ مجھے ان میں قرار دے جن کو تو نے آگ سے آزاد کر دیا۔

اس کے بعد جو حاجت چاہے طلب کرے۔

۴۔قرآن پاک کو اپنے سر پر رکھیں اور کہیں:

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ، وَ بِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَہٗ بِہٖ، وَ بِحَقِّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مَّدَحْتَہٗ

اے معبود! اس قرآن کے واسطے، اور اس کے واسطے جسے تو نے اس کے ساتھ بھیجا، اور ان مومنین کے واسطے جن کی تو نے اس میں مدح

فِیْہِ، وَ بِحَقِّكَ عَلَیْھِمْ، فَلَآ اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ.

کی ہے، اور ان پر تیرے حق کا واسطہ، پس کوئی نہیں جانتا تیرے حق کو تجھ سے بڑھ کر۔

اس کے بعد دس مرتبہ کہیں: بِكَ یَآ اَللّٰہُ، دس مرتبہ کہیں: بِمُحَمَّدٍ، دس مرتبہ کہیں: بِعَلِیٍّ،

دس مرتبہ کہیں: بِفَاطِمَةَ، دس مرتبہ کہیں: بِالْحَسَنِ،

دس مرتبہ کہیں: بِالْحُسَیْنِ، دس مرتبہ کہیں: بِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ،

دس مرتبہ کہیں: بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ، دس مرتبہ کہیں: بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ،

دس مرتبہ کہیں: بِمُوْسَی ابْنِ جَعْفَرٍ، دس مرتبہ کہیں: بِعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی،

دس مرتبہ کہیں: بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ، دس مرتبہ کہیں: بِعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ،

دس مرتبہ کہیں: بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ، دس مرتبہ کہیں: بِالْحُجَّةِ.

۵۔امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھے۔

۶۔شب بیداری کرے یعنی ان راتوں میں جاگتا رہے۔

۷۔سو رکعت نماز بجالائے جس کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے اس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ توحید کا پڑھنا افضل ہے۔

۸۔شب قدر کی راتوں میں یہ دعا پڑھے:

○اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَمْسَیْتُ لَكَ عَبْدًا دَاخِرًا، لَآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا، وَ لَآ

○اے معبود! بے شک میں نے شام کی اس حال میں کہ تیرا آستاں بوس بندہ ہوں، نہ اپنے نفع کا مالک ہوں اور نہ نقصان کا،

اَصْرِفُ عَنْھَا سُوْٓءً، اَشْھَدُ بِذٰلِكَ عَلٰی نَفْسِیْ، وَ اَعْتَرِفُ لَكَ بِضَعْفِ قُوَّتِیْ، وَ قِلَّةِ

اور نہ برائی کو اس سے دور کر سکتا ہوں، میں اپنے نفس پر خود ہی گواہ ہوں، اور تیرے سامنے اعتراف کرتا ہوں اپنی کمزوری،

حِيلَتِي، فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي، وَ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ وَ

بے چارگی اور بے بسی کا، پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما، اور اپنا وہ مغفرت کا وعدہ پورا فرما، اور جو اس رات

الْمُؤْمِنَاتِ مِنَ الْمَغْفِرَةِ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَ أَتْمِمْ عَلَيَّ مَا آتَيْتَنِي، فَإِنِّي عَبْدُكَ

میں میرے لیے اور تمام مومنین و مومنات کے لیے جو تو نے عمومی طور پر کر رکھا ہے، اور مجھ پر اپنی عطا و رحمت پوری فرما دے،

الْمِسْكِينُ الْمُسْتَكِينُ الضَّعِيفُ الْفَقِيرُ الْمَهِينُ.

کہ بیشک میں تیرا بے کس ناچار بے طاقت محتاج اور پست ترین بندہ ہوں۔

○ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي نَاسِيًا لِذِكْرِكَ فِيمَا أَوْلَيْتَنِي، وَلَا غَافِلًا لِإِحْسَانِكَ فِيمَا

○ اے معبود! مجھے ایسا نہ بنا کہ تیری عطاؤں کے ذکر کو بھول جاؤں، اور تیرے احسانات سے غفلت

أَعْطَيْتَنِي، وَلَا آيِسًا مِنْ إِجَابَتِكَ، وَإِنْ أَبْطَأَتْ عَنِّي فِي سَرَّاءَ أَوْ ضَرَّاءَ، أَوْ شِدَّةٍ

کروں، اور تیری طرف سے قبولِ دعا سے مایوس ہو جاؤں، اگرچہ میں غفلت شعار ہوں خوشی و غم میں، یا سختی

أَوْ رَخَاءٍ، أَوْ عَافِيَةٍ أَوْ بَلَاءٍ، أَوْ بُؤْسٍ أَوْ نَعْمَاءَ، إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ.

و آسودگی میں، یا آسانی و تنگی میں، یا محرومی و نعمت میں، بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔

۹۔ بعض روایات میں ہے کہ شب قدر کی تینوں راتوں میں دعائے جوشن کبیر پڑھے۔

اعمال مخصوصہ

انیسویں رمضان کی رات کے اعمال

انیسویں رمضان کی رات کے چند ایک اعمال یہ ہیں:

۱۔ سو مرتبہ کہے:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ.

بخشش چاہتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

۲۔ سو مرتبہ کہیں: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

اے معبود! لعنت فرما امیر المومنین علیہ السلام کے قاتلوں پر۔

۳۔ مشہور دعا پڑھے، علاوہ ازیں مقنعہ میں شیخ مفید نے ثقہ جلیل علی بن مہزیار سے روایت کی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس دعا کو ماہ رمضان کے باقی دنوں میں اور راتوں میں بھی زیادہ سے زیادہ پڑھے:

يَا ذَا الَّذِيْ كَانَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، ثُمَّ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ، ثُمَّ يَبْقٰى وَ يَفْنٰى كُلُّ شَيْءٍ، يَا
اے وہ جو ہر چیز سے پہلے موجود تھا، پھر ہر ایک چیز کو پیدا کیا، تو وہ جو باقی رہے گا اور ہر چیز فنا ہو جائے گی، تو
ذَا الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ، وَ يَا ذَا الَّذِيْ لَيْسَ فِي السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى، وَ لَا فِي
وہ جس کی مانند کوئی چیز نہیں، اور اے وہ جو نہ بلند آسمانوں میں ہے، اور نہ پست ترین زمینوں میں ہے، اور
الْاَرَضِيْنَ السُّفْلٰى، وَ لَا فَوْقَهُنَّ وَ لَا تَحْتَهُنَّ، وَ لَا بَيْنَهُنَّ اِلٰهٌ يُّعْبَدُ غَيْرُهٗ، لَكَ
نہ ان کے اوپر ہے اور نہ ان کے نیچے ہے، اور نہ درمیان میں ہے وہ معبود جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تیرے
الْحَمْدُ حَمْدًا لَّا يَقْوٰى عَلٰى اِحْصَآئِهٖٓ اِلَّآ اَنْتَ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، صَلَاةً
لیے حمد ہے وہ حمد کہ جسے کوئی شمار نہ کر سکے سوائے تیرے، پس رحمت فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر، وہ رحمت
لَّا يَقْوٰى عَلٰى اِحْصَآئِهَآ اِلَّآ اَنْتَ.
کہ کوئی اسے شمار نہ کر سکے سوائے تیرے۔

۴۔ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِيْ وَ تُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ، وَ فِيْمَا تَفْرُقُ مِنَ الْاَمْرِ
اے معبود! جن امور کا تو لیلۃ القدر میں فیصلہ کرتا ہے حتمی فیصلوں میں سے، اور ان کو مقرر فرماتا ہے اور جن
الْحَكِيْمِ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَ فِي الْقَضَآءِ الَّذِيْ لَا يُرَدُّ وَ لَا يُبَدَّلُ، اَنْ تَكْتُبَنِيْ مِنْ
پر حکمت امور میں امتیازات دیتا ہے شب قدر میں، اور تو جو قضا و قدر معین کرتا ہے جس کو رد یا تبدیل نہیں کیا
حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ، اَلْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمْ، اَلْمَشْكُوْرِ سَعْيُهُمْ، اَلْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمْ،
جا سکتا، اس میں تو مجھے اس سال کے حجاج بیت الحرام میں قرار دے، کہ جن کا حج مقبول، جن کی سعی
اَلْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ، وَ اجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِيْ وَ تُقَدِّرُ، اَنْ تُطِيْلَ عُمْرِيْ، وَ
پسندیدہ، جن کے گناہ معاف، جن کی برائیاں مٹا دی گئی ہیں، اور جن کا تو نے فیصلہ کیا، اس میں میری عمر کو
تُوَسِّعَ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ، وَ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَ كَذَا .... (کذا و کذا) کی بجائے اپنی حاجات بیان کریں۔
دراز، اور میرے رزق کو وسیع قرار دے اور قبول فرما......

اکیسویں رمضان کی رات کے اعمال

۱۔غسل بجالائے۔

۲۔شب بیداری کرے۔

۳۔زیارت امام حسین علیہ السلام پڑھے۔

۴۔سورۂ حمد کے بعد سات مرتبہ سورۂ توحید والی نماز پڑھے۔

۵۔قرآن کو چہرے کے سامنے اور سر پر رکھ کر اعمال قرآنی بجالائے۔

۶۔سو رکعت نماز پڑھے۔

۷۔دعائے جوشن کبیر پڑھے۔

۸۔اس دن حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت پڑھنا مناسب ہے۔

۹۔ساری رات عبادت میں مشغول رہے کہ شب قدر ان ہی دوراتوں میں سے ایک رات ہے۔ چند ایک روایتوں میں مذکور ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے شب قدر معین کرنے کو کہا گیا تو فرمایا کہ کیا حرج ہے کہ جو تم ان دونوں راتوں (اکیس اور تیئیس) میں اعمال خیر بجالاتے رہو؟

۱۰۔ کفعمی نے سیدؒ سے نقل کیا ہے کہ رمضان المبارک کی اکیسویں رات یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اقْسِمْ لِیْ حِلْمًا یَّسُدُّ عَنِّیْ بَابَ الْجَهْلِ،

اے معبود! محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما، اور مجھے وہ نرم خوئی عطا فرما جو جہالت کا دروازہ مجھ پر بند کرے، اور ہدایت نصیب

وَ هُدًى تَمُنُّ بِهٖ عَلَیَّ مِنْ كُلِّ ضَلَالَةٍ، وَ غِنًى تَسُدُّ بِهٖ عَنِّیْ بَابَ كُلِّ فَقْرٍ، وَ قُوَّةً

کر جس کے ذریعے تو مجھ پر ہر گمراہی سے بچانے کا احسان کرے، اور تونگری دے جس کے ذریعے تو مجھ پر ہر محتاجی کا دروازہ بند

تَرُدُّ بِهَا عَنِّیْ كُلَّ ضَعْفٍ، وَ عِزًّا تُكْرِمُنِیْ بِهٖ عَنْ كُلِّ ذُلٍّ، وَ رِفْعَةً تَرْفَعُنِیْ

کرے، اور قوت عطا کر جس کے ذریعے تو مجھ سے کمزوریاں دور کرے، اور وہ عزت دے جس سے تو ہر ذلت کو مجھ سے دور کرے، اور

بِهَا عَنْ كُلِّ ضَعَةٍ، وَ اٰمْنًا تَرُدُّ بِهٖ عَنِّیْ كُلَّ خَوْفٍ، وَ عَافِیَةً تَسْتُرُنِیْ بِهَا عَنْ

وہ بلندی دے کہ جس کے ذریعے تو مجھے ہر پستی سے بلند کر دے، اور ایسا امن عطا کر کہ جس کے ذریعے تو مجھے ہر خوف سے بچائے، اور

كُلِّ بَلَاۤءٍ، وَ عِلْمًا تَفْتَحُ لِیْ بِهٖ كُلَّ یَقِیْنٍ، وَ یَقِیْنًا تُذْهِبُ بِهٖ عَنِّیْ كُلَّ شَكٍّ، وَ

وہ پناہ دے کہ جسکے ذریعے تو مجھے ہر مصیبت سے محفوظ رکھے، اور وہ علم دے جس کے ذریعے تو میرے لیے ہر یقین کا دروازہ کھول

دُعَآءً تَبْسُطُ لِیْ بِهٖ الْاِجَابَةَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ، وَ فِیْ هٰذِهِ السَّاعَةِ السَّاعَةِ

دے، اور وہ یقین عطا کر کہ جس کے ذریعے ہر شک کو مجھ سے دور کر دے، اور ایسی دعا نصیب فرما کہ جسے تو قبول فرمائے اسی رات میں،

السَّاعَةِ السَّاعَةِ یَا کَرِیْمُ، وَ خَوْفًا تَنْشُرُ لِیْ بِهٖ کُلَّ رَحْمَةٍ، وَ عِصْمَةً

اور اسی گھڑی میں اسی گھڑی میں اسی گھڑی میں ابھی اے کرم کرنے والے، اور وہ خوف دے جس سے تو مجھ پر رحمتیں

تَحُوْلُ بِهَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ الذُّنُوْبِ، حَتّٰۤی اُفْلِحَ بِهَا عِنْدَ الْمَعْصُوْمِیْنَ

برسائے، اور وہ تحفظ دے کہ میرے اور گناہوں کے درمیان آڑ بن جائے، یہاں تک کہ اس کے ذریعے تیرے معصومین علیہم السلام کی

عِنْدَكَ، بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

خدمت میں پہنچ پاؤں، تیری رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم والے۔

تیئیسویں رمضان کی رات کے اعمال

اس میں پہلی دو راتوں کے مشترکہ اعمال بجالائے اور ان کے علاوہ اس رات کے چند مخصوص اعمال یہ بھی ہیں:

(۱)۔ سورۂ عنکبوت و سورۂ روم پڑھے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قسم کھاتے ہوئے فرمایا کہ اس رات ان دو سورتوں کا پڑھنے والا اہل جنت میں سے ہے۔

(۲)۔ سورۂ دخان پڑھے۔

(۳)۔ ایک ہزار مرتبہ سورۂ قدر پڑھے۔

(۴)۔ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ امْدُدْ لِیْ فِیْ عُمُرِیْ، وَ اَوْسِعْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ، وَ اَصِحَّ لِیْ جِسْمِیْ، وَ بَلِّغْنِیْ اَمَلِیْ، وَ

اے اللہ! میری عمر دراز فرما، اور میرے رزق میں وسعت دے، اور میرے بدن کو تندرست رکھ، اور میری آرزو پوری فرما، اور

اِنْ کُنْتُ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ، فَامْحُنِیْ مِنَ الْاَشْقِیَآءِ، وَ اکْتُبْنِیْ مِنَ السُّعَدَآءِ،

اگر میں بدبختوں میں سے ہوں، تو میرا نام بدبختوں سے کاٹ دے، اور میرا نام خوش بختوں میں لکھ دے، کیونکہ تو نے اپنی اس

فَاِنَّكَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِكَ الْمُنْزَلِ، عَلٰی نَبِیِّكَ الْمُرْسَلِ، صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ،

کتاب میں فرمایا ہے، جو تو نے اپنے نبی مرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی، کہ تیری رحمت ہو ان پر اور ان کی آل علیہم السلام پر، یعنی خدا جو

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ، وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتَابِ.

چاہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہے لکھ دیتا ہے، اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے۔

(۵)۔ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِيْ وَ فِيْمَا تُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ، وَ فِيْمَا تَفْرُقُ مِنَ

اے معبود! جن امور کا تو لیلۃ القدر میں فیصلہ کرتا ہے حتمی فیصلوں میں سے، اور ان کو مقرر فرماتا ہے اور جن

الْاَمْرِ الْحَكِيْمِ، فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَآءِ الَّذِيْ لَا يُرَدُّ وَ لَا يُبَدَّلُ، اَنْ

پر حکمت امور میں امتیازات دیتا ہے، تو جو شب قدر میں ایسی قضا و قدر معین کرتا ہے جس کو رد یا تبدیل نہیں کیا

تَكْتُبَنِيْ مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِيْ عَامِيْ هٰذَا، اَلْمَبْرُوْرِ حَجُّهُمْ، اَلْمَشْكُوْرِ

جا سکتا، اس میں تو مجھے اس سال کے حجاج بیت الحرام میں قرار دے، کہ جن کا حج مقبول، جن کی سعی

سَعْيُهُمْ، اَلْمَغْفُوْرِ ذُنُوْبُهُمْ، اَلْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ، وَ اجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِيْ

پسندیدہ، جن کے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں، جن کی برائیاں مٹا دی گئی ہیں، اور جن کا تو

وَ تُقَدِّرُ، اَنْ تُطِيْلَ عُمْرِيْ، وَ تُوَسِّعَ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ.

نے فیصلہ کیا اس میں میری عمر کو دراز، اور میرے رزق کو وسیع قرار دے۔

(۶)۔ یہ دعا پڑھے:

يَا بَاطِنًا فِيْ ظُهُوْرِهٖ، وَيَا ظَاهِرًا فِيْ بُطُوْنِهٖ، وَ يَا بَاطِنًا لَّيْسَ يَخْفٰى، وَ يَا ظَاهِرًا

اے وہ جو اپنے ظہور میں بھی باطن ہے، اور اے وہ جو باطن رہ کر بھی ظاہر ہے، اور اے وہ باطن کہ جو پوشیدہ نہیں ہے،

لَّيْسَ يُرٰى، يَا مَوْصُوْفًا لَّا يَبْلُغُ بِكَيْنُوْنَتِهٖ مَوْصُوْفٌ، وَ لَا حَدٌّ مَّحْدُوْدٌ، وَ يَا

اور وہ ظاہر جو نظر نہیں آتا، اے وہ موصوف کہ توصیف جس کی حقیقت تک نہیں پہنچتی، اور نہ اس کی حد مقرر کر سکتی ہے، اور

غَآئِبًا غَيْرَ مَفْقُوْدٍ، وَ يَا شَاهِدًا غَيْرَ مَشْهُوْدٍ، يُطْلَبُ فَيُصَابُ، وَلَمْ يَخْلُ مِنْهُ

اے وہ غائب جو گم نہیں ہے، اور وہ حاضر جو دکھائی نہیں دیتا، جسے ڈھونڈنے والا پالیتا ہے، اور اس کے وجود سے آسمان

السَّمٰوَاتُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا بَيْنَهُمَا طَرْفَةَ عَيْنٍ، لَا يُدْرَكُ بِكَيْفٍ، وَ لَا يُؤَيَّنُ

اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پل بھر کے لیے اس سے خالی نہیں ہے، اسکی کیفیت نہ کوئی جگہ ہے جہاں وہ

بِاَیْنٍ وَّلَا بِحَیْثٍ. ۞ اَنْتَ نُوْرُ النُّوْرِ، وَ رَبُّ الْاَرْبَابِ، اَحَطْتَ بِجَمِیْعِ الْاُمُوْرِ،

ساکن ہو، اور نہ کوئی سمت کہ جدھر وہ ہو۔ ۞ تو نور کو روشن کرنے والا، اور پالنے والوں کا پالنے والا، تو تمام امور پر

سُبْحَانَ مَنْ لَّيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ، وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ، سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا،

حاوی ہے، پاک ہے وہ جس کی مانند کوئی چیز نہیں، اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے، پاک ہے وہ جو ایسا ہے،

وَلَا هٰكَذَا غَیْرُهٗ.

اوراس کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے۔

ستائیسویں شب کو بھی غسل سنت ہے اور حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اس دعا کو بھی مکرر ضرور پڑھتے تھے اول شب سے تا آخر شب

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیَ التَّجَافِیَ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَةَ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادَ

اے معبود! مجھے فریب کے گھر سے دوری اختیار کرنا، ہمیشہ کے مسکن کی طرف لوٹ کے جانا اور موت کے آنے سے

لِلْمَوْتِ قَبْلَ حُلُوْلِ الْفَوْتِ

پہلے موت کے لیے تیار رہنا نصیب فرما۔

انتیسویں تاریخ اور شب آخر کو بھی غسل سنت ہے اور زیارت امام حسین علیہ السلام شب آخر کو پڑھنا بہت ثواب ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آخر شب ماہ مبارک یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صِیَامِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ یَّطْلُعَ فَجْرُ

اے اللہ! رمضان کے اس مہینے کے روزے میرے لیے آخری روزے قرار نہ دے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس سے کہ اس

هٰذِهِ اللَّیْلَةِ اِلَّا وَقَدْ غَفَرْتَ لِیْ.

رات کی صبح ہو جائے لیکن تو نے مجھے بخش دیا ہو۔

اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ آخر شب سورہ انعام، سورہ کہف اور سورہ یٰسین پڑھیں اور سو مرتبہ کہیں:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ.

بخشش چاہتا ہوں اللہ سے اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

آخری دس راتوں کی مخصوص دعائیں

اور نہایت معتبر اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آخری عشرہ ماہ رمضان کی ہر شب کے واسطے دعائیں مخصوص ہیں جو کہ بہت جلیل القدر ہیں اور مطالب دنیا اور آخرت پر مشتمل ہیں اور بحوالہ جناب شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نقل کی جاتی ہیں۔

اکیسویں شب کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يَا مُوْلِجَ اللَّيْلِ فِي النَّهَارِ، وَ مُوْلِجَ النَّهَارِ فِي اللَّيْلِ، وَ مُخْرِجَ الْحَيِّ مِنَ الْمَيِّتِ، وَ

اے رات کو دن میں داخل کرنے والے، اور دن کو رات میں داخل کرنے والے، اور اے زندہ کو مردہ سے نکالنے والے، اور مردہ کو زندہ

مُخْرِجَ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ، يَا رَازِقَ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ، يَآ اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ، يَآ اَللّٰهُ

سے نکالنے والے، اے جسے چاہے بغیر حساب کے رزق دینے والے، اے اللہ اے رحمٰن، اے اللہ اے رحیم، اے اللہ اے اللہ اے

يَا رَحِيْمُ، يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ، لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى، وَ الْاَمْثَالُ الْعُلْيَا، وَ

اللہ، تیرے ہی لیے ہیں اچھے اچھے نام، اور بلند ترین نمونے، اور تیرے ہی لیے بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

الْكِبْرِيَآءُ وَ الْاٰلَآءُ، اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ

کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما، اور یہ کہ آج کی رات میں میرا نام نیکو کاروں میں قرار دے، اور میری روح کو شہیدوں

فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَآءِ، وَ رُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَآءِ، وَ اِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ، وَ

کے ساتھ قرار دے، اور میری اطاعت کو مقام علیین پر پہنچا دے، اور میری بدی کو معاف شدہ قرار دے، اور یہ کہ مجھے وہ یقین عطا کر جو

اِسَآئَتِيْ مَغْفُوْرَةً، وَ اَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ، وَ اِيْمَانًا يُّذْهِبُ الشَّكَّ

میرے دل میں بسا رہے، اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کر دے، اور مجھے راضی بنا اس پر جو حصہ تو نے مجھے دیا ہے، اور ہمیں

عَنِّيْ، وَ تُرْضِيَنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ، وَ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً،

دنیا میں بہترین زندگی دے اور آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر، اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا، اور اس مہینے میں مجھے

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ، وَ ارْزُقْنِيْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَ شُكْرَكَ، وَ الرَّغْبَةَ اِلَيْكَ
ہمت دے کہ تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں، اور تیری طرف توجہ لگائے رکھوں اور تیرے حضور توبہ کروں، اور مجھے توفیق دے اس عمل
وَ الْاِنَابَةَ، وَ التَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ، عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.
کی جس کی توفیق تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد علیہم السلام کو دی ہے، سلام ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل علیہم السلام پر.

بائیسویں شب کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.
(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يَا سَالِخَ النَّهَارِ مِنَ اللَّيْلِ، فَاِذَا نَحْنُ مُظْلِمُوْنَ، وَ مُجْرِيَ الشَّمْسِ لِمُسْتَقَرِّهَا
اے وہ جو دن کو رات پر سے کھینچ لے جاتا ہے، تو ہم تاریکی میں گھر جاتے ہیں، اور اپنے اندازے سے سورج کو اسکے راستے پر
بِتَقْدِيْرِكَ، يَا عَزِيْزُ يَا عَلِيْمُ، وَ مُقَدِّرَ الْقَمَرِ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ
چلاتا ہے، اے زبردست اے دانا، اور تو نے چاند کی منزلیں ٹھہرائیں کہ وہ گھٹتے گھٹتے کھجور کی پرانی سوکھی شاخ جیسا رہ جاتا ہے،
الْقَدِيْمِ، يَا نُوْرَ كُلِّ نُوْرٍ، وَ مُنْتَهٰى كُلِّ رَغْبَةٍ، وَ وَلِيَّ كُلِّ نِعْمَةٍ، يَآ اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ، يَآ
اے ہر شے کی نورانیت کا نور، اور اے ہر چاہت کے مرکز ومحور، اور ہر نعمت کے مالک، اے اللہ اے رحمٰن، اے اللہ اے
اَللّٰهُ يَا قُدُّوْسُ، يَآ اَحَدُ يَا وَاحِدُ يَا فَرْدُ، يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ، لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى،
پاکیزہ، اے یکتا اے یگانہ اے تنہا، اے اللہ اے اللہ اے اللہ، تیرے ہی لیے ہیں اچھے اچھے نام، اور بلندترین نمونے، اور
وَ الْاَمْثَالُ الْعُلْيَا، وَ الْكِبْرِيَآءُ وَ الْاٰلَآءُ، اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى
تیرے ہی لیے بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلبیت علیہم السلام پر رحمت نازل فرما،
اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَ اَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَآءِ، وَ رُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَآءِ،
اور یہ کہ آج کی رات میں میرا نام نیکوکاروں میں لکھ دے، اور میری روح کو شہیدوں کیساتھ قرار دے، اور میری اطاعت کو مقام
وَ اِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ، وَ اِسَآئَتِيْ مَغْفُوْرَةً، وَ اَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ، وَ
علیین میں پہنچا، اور میری برائی کو معاف شدہ قرار دے، اور یہ کہ مجھے وہ یقین عطا کر جو میرے دل میں بسا رہے، اور وہ ایمان
اِيْمَانًا يُّذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ، وَ تُرْضِيَنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ، وَ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَ
دے جو شک کو مجھ سے دور کر دے، اور مجھے راضی بنا اس پر جو حصہ تو نے مجھے دیا، اور ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے، اور آخرت

فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ، وَ ارْزُقْنِيْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَ
میں خوش ترین اجر عطا کر، اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا، اور اس ماہ میں مجھے ہمت دے کہ تجھے یاد کروں اور تیرا
شُكْرَكَ، وَ الرَّغْبَةَ اِلَيْكَ وَ الْاِنَابَةَ، وَ التَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ
شکر بجا لاؤں، اور تیری طرف توجہ لگائے رکھوں اور تیرے حضور توبہ کروں، اور مجھے توفیق دے اس عمل کی جس کی توفیق تو نے
مُحَمَّدٍ، عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.
محمد و آل محمد علیہم السلام کو دی، ان سب پر سلام ہو۔

تیئیسویں شب کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.
(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يَارَبَّ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ جَاعِلَهَا خَيْرًا مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ، وَ رَبَّ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ، وَ
اے شب قدر کے پروردگار اور اس کو ہزار مہینوں سے بہتر قرار دینے والے، اور اے رات اور دن کے رب، اے پہاڑوں اور
الْجِبَالِ وَ الْبِحَارِ، وَ الظُّلَمِ وَ الْاَنْوَارِ، وَ الْاَرْضِ وَ السَّمَآءِ، يَا بَارِئُ يَا مُصَوِّرُ، يَا
دریاؤں، اور تاریکیوں اور روشنیوں، اور زمین و آسمان کے رب، اے پیدا کرنے والے اے صورت گر، اے محبت والے اے
حَنَّانُ يَا مَنَّانُ، يَآ اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ، يَآ اَللّٰهُ يَا قَيُّوْمُ، يَآ اَللّٰهُ يَا بَدِيْعُ، يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ،
احسان والے، اے اللہ اے رحمٰن، اے اللہ اے نگہبان، اے اللہ اے پیدا کرنے والے، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، تیرے ہی
لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى، وَ الْاَمْثَالُ الْعُلْيَا، وَ الْكِبْرِيَآءُ وَ الْاٰلَآءُ، اَسْئَلُكَ اَنْ
لیے ہیں اچھے اچھے نام، اور بلند ترین نمونے، اور تیرے ہی لیے بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَآءِ، وَ
اور ان کے اہلبیت علیہم السلام پر رحمت نازل فرما، اور یہ کہ آج کی رات میں میرا نام نیکوکاروں میں لکھ دے، اور میری روح کو شہیدوں کے
رُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَآءِ، وَ اِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ، وَ اِسَآئَتِيْ مَغْفُوْرَةً، وَ اَنْ تَهَبَ لِيْ
ساتھ قرار دے، اور میری اطاعت کو مقام علیین میں پہنچا، اور میری برائی کو معاف شدہ قرار دے، اور یہ کہ مجھے وہ یقین عطا کر جو
يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ، وَ اِيْمَانًا يُّذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ، وَ تُرْضِيَنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ، وَ
میرے دل میں بسا رہے، اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کر دے، اور مجھے راضی بنا اس پر جو حصہ تو نے مجھے دیا، اور ہمیں دنیا

اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً، وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِیْقِ، وَ

میں بہترین زندگی دے، اور آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر، اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا، اور اس ماہ میں مجھے

ارْزُقْنِیْ فِیْهَا ذِکْرَكَ وَ شُکْرَكَ، وَ الرَّغْبَةَ اِلَیْكَ، وَ الْاِنَابَةَ وَ التَّوْبَةَ، وَ

ہمت دے کہ تجھے یاد کروں اور تیرا شکر بجالاؤں، اور تیری طرف توجہ لگائے رکھوں، اور تیرے حضور پلٹوں اور توبہ کروں، اور مجھے

التَّوْفِیْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ، عَلَیْهِمُ السَّلَامُ.

توفیق دے اس عمل کی جس کی توفیق تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام کو دی، ان سب پر سلام ہو۔

چوبیسویں شب کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یَا فَالِقَ الْاِصْبَاحِ، وَ جَاعِلَ اللَّیْلِ سَکَنًا، وَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ حُسْبَانًا، یَا

اے صبح کی سفیدی کو ظاہر کرنے والے، اور اے رات کو وقتِ آرام بنانے والے، اور سورج اور چاند کو رواں کرنے والے، اے

عَزِیْزُ یَا عَلِیْمُ، یَا ذَا الْمَنِّ وَ الطَّوْلِ، وَ الْقُوَّةِ وَ الْحَوْلِ، وَ الْفَضْلِ وَ الْاِنْعَامِ، وَ

زبردست اے دانا، اے احسان و نعمت والے، اور اے قوت و حرکت کے مالک، اور اے مہربانی و عطا کرنے والے، اور اے

الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ، یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ، یَا اَللّٰهُ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ، یَا اَللّٰهُ یَا ظَاهِرُ یَا بَاطِنُ، یَا

جلالت اور بزرگی والے، اے اللہ اے رحمٰن، اے اللہ اے تنہا اے یکتا، اے اللہ اے ظاہر اے باطن، اے زندہ کہ صرف تو ہی

حَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی، وَ الْاَمْثَالُ الْعُلْیَا، وَ الْکِبْرِیَآءُ

معبود ہے، تیرے ہی لیے ہیں اچھے اچھے نام، اور بلند ترین نمونے، اور بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں، میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ

وَ الْاٰلَآءُ، اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ تَجْعَلَ اِسْمِیْ فِیْ هٰذِهِ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما، اور یہ کہ آج کی رات میں میرا نام نیکوکاروں کے زمرے میں شمار کر، اور میری روح کو

اللَّیْلَةِ فِی السُّعَدَآءِ، وَ رُوْحِیْ مَعَ الشُّهَدَآءِ، وَ اِحْسَانِیْ فِیْ عِلِّیِّیْنَ، وَ اِسَآئَتِیْ

شہیدوں کے ساتھ قرار دے، اور میری اطاعت کو مقام علیین میں پہنچا، اور میری برائی کو معاف شدہ قرار دے، اور یہ کہ مجھے وہ یقین

مَغْفُوْرَةً، وَ اَنْ تَهَبَ لِیْ یَقِیْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِیْ، وَ اِیْمَانًا یَّذْهَبُ بِالشَّكِّ عَنِّیْ، وَ

دے جو میرے دل میں بسا رہے، اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کر دے، اور مجھے اس پر راضی بنا جو حصہ تو نے مجھے دیا ہے،

تُرْضِيَنِي بِمَا قَسَمْتَ لِي، وَ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَ قِنَا

اور ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے، اور آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر، اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا، اور اس

عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيقِ، وَ ارْزُقْنِي فِيهَا ذِكْرَكَ وَ شُكْرَكَ، وَ الرَّغْبَةَ اِلَيْكَ، وَ

ماہ میں مجھے ہمت دے کہ تجھے یاد کروں اور تیرا شکر بجالاؤں، اور تیری طرف توجہ لگائے رکھوں، اور تیرے حضور پلٹوں اور توبہ

الْاِنَابَةَ وَ التَّوْبَةَ، وَ التَّوْفِيقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهُ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ، صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ

کروں، اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جس کی توفیق تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام کو دی، کہ تیری رحمت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان

وَ عَلَيْهِمْ.

کی ساری آل علیہم السلام پر۔

پچیسویں شب کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يَا جَاعِلَ اللَّيْلِ لِبَاسًا، وَ النَّهَارِ مَعَاشًا، وَ الْاَرْضِ مِهَادًا، وَ الْجِبَالِ اَوْتَادًا، يَآ

اے رات کو پردہ، اور دن کو وقت کاروبار، اور زمین کو جائے آرام، اور پہاڑوں کو میخیں بنانے والے، اے اللہ اے غالب، اے اللہ

اَللّٰهُ يَا قَاهِرُ، يَآ اَللّٰهُ يَا جَبَّارُ، يَآ اَللّٰهُ يَا سَمِيعُ، يَآ اَللّٰهُ يَا قَرِيبُ، يَآ اَللّٰهُ يَا مُجِيبُ، يَآ اَللّٰهُ يَآ

اے دبدبہ والے، اے اللہ اے سننے والے، اے اللہ اے نزدیک تر، اے اللہ اے قبول کرنے والے، اے اللہ اے اللہ اے اللہ،

اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ، لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى، وَ الْاَمْثَالُ الْعُلْيَا، وَ الْكِبْرِيَآءُ وَالْاٰلَآءُ،

تیرے ہی لیے ہیں اچھے اچھے نام، اور بلند ترین نمونے، اور بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں، میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ تَجْعَلَ اِسْمِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي

محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما، اور یہ کہ آج کی رات میں میرا نام نیکوکاروں کے زمرے میں شمار کر، اور میری روح کو شہیدوں کیساتھ قرار

السُّعَدَآءِ، وَ رُوحِي مَعَ الشُّهَدَآءِ، وَ اِحْسَانِي فِي عِلِّيِّينَ، وَ اِسَآئَتِي مَغْفُورَةً، وَ اَنْ

دے، اور میری اطاعت کو مقام علیین میں پہنچا، اور میری برائی کو معاف شدہ قرار دے، اور یہ کہ مجھے وہ یقین دے جو میرے دل میں

تَهَبَ لِي يَقِينًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي، وَ اِيمَانًا يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّي، وَ تُرْضِيَنِي بِمَا

بسا رہے، اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کر دے، اور مجھے اس پر راضی بنا جو حصہ تو نے مجھے دیا ہے، اور ہمیں دنیا میں بہترین

قَسَمْتَ لِیْ، وَ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً، وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

زندگی دے، اور آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر، اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا، اور اس ماہ میں مجھے ہمت دے کہ

الْحَرِیْقِ، وَ ارْزُقْنِیْ فِیْهَا ذِکْرَكَ وَ شُکْرَكَ، وَ الرَّغْبَةَ اِلَیْكَ، وَ الْاِنَابَةَ وَ التَّوْبَةَ،

تجھے یاد کروں اور تیرا شکر بجالاؤں، اور تیری طرف توجہ لگائے رکھوں، اور تیرے حضور پلٹوں اور توبہ کروں، اور مجھے اس عمل کی توفیق

وَ التَّوْفِیْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ، عَلَیْهِمُ السَّلَامُ.

دے جس کی توفیق تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام کو دی، کہ تیری رحمت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی ساری آل علیہم السلام پر.

چھبیسویں شب کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یَا جَاعِلَ اللَّیْلِ وَ النَّهَارِ اٰیَتَیْنِ، یَا مَنْ مَّحَآ اٰیَةَ اللَّیْلِ وَجَعَلَ اٰیَةَ النَّهَارِ

اے رات اور دن کو اپنی نشانیاں بنانے والے، اے رات کی نشانی کو تاریک اور دن کی نشانی کو روشن بنانے والے، تاکہ لوگ اس

مُبْصِرَةً، لِتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْهُ وَ رِضْوَانًا، یَا مُفَصِّلَ کُلِّ شَیْءٍ تَفْصِیْلًا، یَا مَاجِدُ

میں تیرے فضل اور خوشنودی کو تلاش کریں، اے ہر چیز کی حد اور فرق مقرر کرنے والے، اے شان والے اے بہت دینے والے،

یَا وَهَّابُ، یَآ اَللّٰهُ یَا جَوَادُ، یَآ اَللّٰهُ یَآ اَللّٰهُ یَآ اَللّٰهُ، لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی، وَ الْاَمْثَالُ

اے اللہ اے عطا کرنے والے، اے اللہ اے اللہ اے اللہ، تیرے ہی لیے ہیں اچھے اچھے نام، اور بلند ترین نمونے، اور بڑائیاں

الْعُلْیَا، وَ الْکِبْرِیَآءُ وَ الْاٰلَآءُ، اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ

اور مہربانیاں ہیں، میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما، اور یہ کہ آج کی رات میں میرا نام نیکو کاروں

تَجْعَلَ اِسْمِیْ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ فِی السُّعَدَآءِ، وَ رُوْحِیْ مَعَ الشُّهَدَآءِ، وَ اِحْسَانِیْ فِیْ

کے زمرے میں شمار کر، اور میری روح کو شہیدوں کیساتھ قرار دے، اور میری اطاعت کو مقام علیین میں پہنچا، اور میری برائی کو معاف

عِلِّیِّیْنَ، وَ اِسَآئَتِیْ مَغْفُوْرَةً، وَ اَنْ تَهَبَ لِیْ یَقِیْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِیْ، وَ اِیْمَانًا

شدہ قرار دے، اور یہ کہ مجھے وہ یقین دے جو میرے دل میں بسا رہے، اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کر دے، اور مجھے اس

یُّذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّیْ، وَ تُرْضِیَنِیْ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ، وَ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً، وَ فِیْ

پر راضی بنا جو حصہ تو نے مجھے دیا، اور ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے، اور آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر، اور ہمیں جلانے والی

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ، وَارْزُقْنِيْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ،

آگ کے عذاب سے بچا، اور اس ماہ میں مجھے ہمت دے کہ تجھے یاد کروں اور تیرا شکر بجالاؤں، اور تیری طرف توجہ لگائے رکھوں،

وَالرَّغْبَةَ اِلَيْكَ، وَالْاِنَابَةَ وَالتَّوْبَةَ، وَالتَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ

اور تیرے حضور پلٹوں اور توبہ کروں، اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جس کی توفیق تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام کو دی، کہ خدا

مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت کرے۔

ستائیسویں شب کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يَا مَادَّ الظِّلِّ، وَلَوْ شِئْتَ لَجَعَلْتَهٗ سَاكِنًا، وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا، ثُمَّ

اے سایہ کو پھیلانے والے، اور اگر تو چاہتا تو اس کو ایک جگہ ٹھہرا دیتا، اور تو نے سورج کو سایے کے لیے رہنما قرار دیا، پھر اسے قابو میں

قَبَضْتَهٗ اِلَيْكَ قَبْضًا يَّسِيْرًا، يَا ذَا الْجُوْدِ وَالطَّوْلِ، وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْاٰلَاۗءِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا

کیا تو آسانی سے قابو کیا، اے سخاوت وعطا والے، اور بڑائیوں اور نعمتوں والے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، جو کہ ظاہر و باطن باتوں کا

اَنْتَ، عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، يَا قُدُّوْسُ يَا

جاننے والا، بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے پاک ترین اے سلامتی والے، اے امن دینے والے

سَلَامُ، يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ، يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ، يَآ اَللّٰهُ يَا خَالِقُ، يَا بَارِئُ يَا

اے نگہدار، اے زبردست اے غلبہ والے اے بڑائی والے، اے اللہ اے خلق کرنیوالے، اے پیدا کرنیوالے اے صورت بنانے

مُصَوِّرُ، يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ، لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى، وَالْاَمْثَالُ الْعُلْيَا، وَالْكِبْرِيَآءُ

والے، اے اللہ اے اللہ اے اللہ، تیرے ہی لیے ہیں اچھے اچھے نام، اور بلند ترین نمونے، اور بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں، میں سوال

وَالْاٰلَاۗءُ، اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ

کرتا ہوں تجھ سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما، اور یہ کہ آج کی رات میں مجھے نیکوکاروں کے زمرے میں شمار کر، اور

اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَآءِ، وَرُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَآءِ، وَاِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ، وَاِسَآئَتِيْ

میری روح کو شہیدوں کے ساتھ قرار دے، اور میری اطاعت کو مقام علیین میں پہنچا، اور میری برائی کو معاف شدہ قرار دے، اور یہ کہ

مَغْفُوْرَةً، وَ اَنْ تَهَبَ لِیْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِیْ، وَ اِيْمَانًا يُّذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّیْ، وَ

مجھے وہ یقین عطا کر جو میرے دل میں بسا رہے، اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کر دے، اور مجھے اس پر راضی بنا جو حصہ تو نے

تُرْضِيَنِیْ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ، وَ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَ قِنَا

مجھے دیا، اور ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے، اور آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر، اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا، اور

عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ، وَ ارْزُقْنِیْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَ شُكْرَكَ، وَ الرَّغْبَةَ اِلَيْكَ،

اس ماہ میں مجھے ہمت دے کہ تجھے یاد کروں اور تیرا شکر بجا لاؤں، اور تیری طرف توجہ لگائے رکھوں، اور تیرے حضور پلٹوں اور توبہ

وَ الْاِنَابَةَ وَ التَّوْبَةَ، وَ التَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کروں، اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جس کی توفیق تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام کو دی، کہ خدا کی رحمت ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان

وَ عَلَيْهِمْ.

کی آل علیہم السلام پر۔

اٹھائیسویں شب کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يَا خَازِنَ اللَّيْلِ فِی الْهَوَآءِ، وَ خَازِنَ النُّوْرِ فِی السَّمَآءِ، وَ مَانِعَ السَّمَآءِ اَنْ تَقَعَ

اے رات کو ہوا میں جگہ دینے والے، اور اے روشنی کو آسمان میں جگہ دینے والے، اور آسمان کو روکنے والے کہ وہ زمین پر نہ آ پڑے

عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، وَ حَابِسَهُمَا اَنْ تَزُوْلَا، يَا عَلِيْمُ يَا عَظِيْمُ، يَا غَفُوْرُ يَا

لیکن اس کے حکم سے، اور ان دونوں کے نگہدار کہ ٹوٹ نہ جائیں، اے جاننے والے اے عظمت والے، اے بہت بخشنے والے اے

دَآئِمُ، يَآ اَللّٰهُ يَا وَارِثُ، يَا بَاعِثَ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ، يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ، لَكَ الْاَسْمَآءُ

ہمیشگی والے، اے اللہ اے ورثہ والے، اے قبروں سے اٹھا کر کھڑا کرنے والے، اے اللہ اے اللہ اے اللہ، تیرے ہی لیے ہیں

الْحُسْنٰى، وَ الْاَمْثَالُ الْعُلْيَا، وَ الْكِبْرِيَآءُ وَ الْاٰلَآءُ، اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ

اچھے اچھے نام، اور بلند ترین نمونے، اور بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں، میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد علیہم السلام پر رحمت

اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ تَجْعَلَ اِسْمِیْ فِیْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِی السُّعَدَآءِ، وَ رُوْحِیْ مَعَ الشُّهَدَآءِ، وَ

نازل فرما، اور یہ کہ آج کی رات میں مجھے نیکوکاروں کے زمرے میں شمار کر، اور میری روح کو شہیدوں کے ساتھ قرار دے، اور میری

اِحْسَانِیْ فِیْ عِلِّیِّیْنَ، وَ اِسَاۤئَتِیْ مَغْفُوْرَةً، وَ اَنْ تَهَبَ لِیْ یَقِیْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِیْ، وَ

اطاعت کو مقام علیین میں پہنچا، اور میری برائی کو معاف شدہ قرار دے، اور یہ کہ مجھے وہ یقین دے جو میرے دل میں بسا رہے، اور وہ

اِیْمَانًا یُّذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّیْ، وَ تُرْضِیَنِیْ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ، وَ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً، وَ

ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کر دے، اور مجھے اس پر راضی بنا جو حصہ تو نے مجھے دیا، اور ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے، اور

فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِیْقِ، وَ ارْزُقْنِیْ فِیْهَا ذِكْرَكَ وَ

آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر، اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا، اور اس ماہ میں مجھے ہمت دے کہ تجھے یاد کروں اور

شُكْرَكَ، وَ الرَّغْبَةَ اِلَیْكَ، وَ الْاِنَابَةَ وَ التَّوْبَةَ، وَ التَّوْفِیْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا

تیرا شکر بجالاؤں، اور تیری طرف توجہ لگائے رکھوں، اور تیرے حضور پلٹوں اور توبہ کروں، اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جس کی توفیق تو

وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ.

نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام کو دی، کہ خدا رحمت کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل علیہم السلام پر۔

انتیسویں شب کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یَا مُكَوِّرَ اللَّیْلِ عَلَی النَّهَارِ، وَ مُكَوِّرَ النَّهَارِ عَلَی اللَّیْلِ، یَا عَلِیْمُ یَا حَكِیْمُ، یَا

اے رات کو دن پر چڑھانے والے، اور دن کو رات پر لپیٹ دینے والے، اے دانا اے حکمت والے، اے پالنے والوں کے

رَبَّ الْاَرْبَابِ، وَ سَیِّدَ السَّادَاتِ، لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ، یَاۤ اَقْرَبَ اِلَیَّ مِنْ حَبْلِ

پالنے والے، اور سرداروں کے سردار، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے مجھ سے میری رگِ جان سے زیادہ قریب، اے اللہ اے اللہ

الْوَرِیْدِ، یَاۤ اَللّٰهُ یَاۤ اَللّٰهُ یَاۤ اَللّٰهُ، لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی، وَ الْاَمْثَالُ الْعُلْیَا، وَ الْكِبْرِیَآءُ

اے اللہ، تیرے ہی لیے ہیں اچھے اچھے نام، اور بلند ترین نمونے، اور بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں، میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ

وَ الْاٰلَآءُ، اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَ اَنْ تَجْعَلَ اِسْمِیْ فِیْ هٰذِهِ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما، اور یہ کہ آج کی رات میں میرا نام نیکوکاروں کی فہرست میں درج فرما، اور میری روح کو

اللَّیْلَةِ فِی السُّعَدَآءِ، وَ رُوْحِیْ مَعَ الشُّهَدَآءِ، وَ اِحْسَانِیْ فِیْ عِلِّیِّیْنَ، وَ اِسَاۤئَتِیْ

شہیدوں کے ساتھ قرار دے، اور میری نیکی کو مقام علیین میں پہنچا، اور میری برائی کو معاف شدہ قرار دے، اور یہ کہ مجھے وہ یقین

مَغْفُوْرَةً، وَ اَنْ تَهَبَ لِيْ يَقِيْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِيْ، وَ اِيْمَانًا يُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّيْ، وَ

دے جو میرے دل میں بسا رہے، اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کر دے، اور مجھے اس پر راضی بنا جو حصہ تو نے مجھے دیا، اور

تُرْضِيَنِيْ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ، وَ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَ قِنَا

ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے، اور آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر، اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا، اور اس ماہ

عَذَابَ النَّارِ الْحَرِيْقِ، وَ ارْزُقْنِيْ فِيْهَا ذِكْرَكَ وَ شُكْرَكَ، وَ الرَّغْبَةَ اِلَيْكَ، وَ

میں مجھے ہمت دے کہ اس ماہ میں تجھے یاد کروں اور تیرا شکر بجالاؤں، اور تیری طرف توجہ لگائے رکھوں، اور تیرے حضور پلٹوں اور

الْاِنَابَةَ وَ التَّوْبَةَ، وَ التَّوْفِيْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

توبہ کروں، اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جس کی توفیق تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام کو دی، کہ خدا رحمت کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَلَيْهِمْ.

اور ان کی آل علیہم السلام پر

تیسویں شب کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

(شروع کرتا ہوں) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا يَنْبَغِيْ لِكَرَمِ وَجْهِهٖ، وَعِزِّ جَلَالِهٖ،

حمد ہے اس خدا کے لیے جس کا کوئی شریک نہیں، حمد ہے اس خدا کے لیے جیسی کہ اس کی بزرگ تر ذات، اور عزت وجلال کا تقاضا ہے،

وَ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ، يَا قُدُّوْسُ يَا نُوْرُ، يَا نُوْرَ الْقُدْسِ، يَا سُبُّوْحُ يَا مُنْتَهَى التَّسْبِيْحِ،

اور جس طرح وہ اہل ہے، اے پاکیزہ تر اے نور، اے پاکیزہ تر نور، اے بے عیب اے پاکیزگی کے مرکز، اے بڑے مہربان اے

يَا رَحْمٰنُ يَا فَاعِلَ الرَّحْمَةِ، يَآ اَللّٰهُ يَا عَلِيْمُ يَا كَبِيْرُ، يَآ اَللّٰهُ يَا لَطِيْفُ يَا جَلِيْلُ، يَآ

رحمت کے خالق، اے اللہ اے دانا اے بزرگ تر، اے اللہ اے باریک بین اے بڑی شان والے، اے اللہ اے سننے والے اے

اَللّٰهُ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ، يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ، لَكَ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى، وَ الْاَمْثَالُ

دیکھنے والے، اے اللہ اے اللہ اے اللہ، تیرے ہی لیے ہیں اچھے اچھے نام، اور بلند ترین نمونے، اور بڑائیاں اور مہربانیاں ہیں، میں

الْعُلْيَا، وَ الْكِبْرِيَآءُ وَ الْاٰلَآءُ، اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَ اَنْ

سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلبیت علیہم السلام پر رحمت نازل فرما، اور یہ کہ آج کی رات میں میرا نام نیکوکاروں

تَجْعَلَ اِسْمِیْ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ فِی السُّعَدَآءِ، وَ رُوْحِیْ مَعَ الشُّهَدَآءِ، وَ اِحْسَانِیْ فِیْ

کے زمرے میں شمار کر، اور میری روح کو شہیدوں کے ساتھ قرار دے، اور میری نیکی کو مقام علیین میں پہنچا، اور میری برائی کو معاف شدہ

عِلِّیِّیْنَ، وَ اِسَآئَتِیْ مَغْفُوْرَةً، وَ اَنْ تَهَبَ لِیْ یَقِیْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِیْ، وَ اِیْمَانًا

قرار دے، اور یہ کہ مجھے وہ یقین دے جو میرے دل میں بسا رہے، اور وہ ایمان دے جو شک کو مجھ سے دور کر دے، اور مجھے اس پر

یُّذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّیْ، وَ تُرْضِیَنِیْ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ، وَ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً، وَ فِی

راضی بنا جو حصہ تو نے مجھے دیا، اور ہمیں دنیا میں بہترین زندگی دے، اور آخرت میں خوش ترین اجر عطا کر، اور ہمیں جلانے والی آگ

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْحَرِیْقِ، وَ ارْزُقْنِیْ فِیْهَا ذِكْرَكَ وَ شُكْرَكَ،

کے عذاب سے بچا، اور اس ماہ میں مجھے ہمت دے کہ اس ماہ میں تجھے یاد کروں اور تیرا شکر بجا لاؤں، اور تیری طرف توجہ لگائے

وَ الرَّغْبَةَ اِلَیْكَ، وَ الْاِنَابَةَ وَ التَّوْبَةَ، وَ التَّوْفِیْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ

رکھوں، اور تیرے حضور پلٹوں اور توبہ کروں، اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جس کی توفیق تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام کو دی، کہ خدا

مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ.

رحمت کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل علیہم السلام پر.

ماہ رمضان المبارک کی راتوں کی مخصوص دعائیں

پہلی شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ قَدْ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اَنْزَلْتَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ وَجَعَلْتَهٗ

بار الہا یہ ماہ رمضان جو آ گیا اے خدا اے پروردگار ماہ رمضان کے جس میں تو نے قرآن نازل کیا اور قرار دیا اس کو ہدایت کی واضح

بَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ اَللّٰهُمَّ فَبَارِكْ لَنَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاَعِنَّا عَلٰی

نشانی اور حق و باطل میں فرق کرنے والا خداوند پس تو ماہ رمضان میں ہمیں برکت عطا فرما اور ہماری مدد فرما کہ ہم روزے رکھیں اور نماز

صِيَامِهٖ وَصَلٰوتِهٖ وَتَقَبَّلْهُ مِنَّا.

پڑھیں اور ہمارے اعمال کو قبول فرما۔

دوسری شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ورحیم ہے

يَآ اِلٰهَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَاِلٰهَ مَنْ بَقِيَ وَاِلٰهَ مَنْ مَّضٰى رَبَّ السَّمٰوٰتِ

اے پہلوں اور پچھلوں کے خدا اے موجود رہنے والوں کے خدا اور اے گذر جانے والوں کے خدا اے ساتوں آسمانوں اور ان میں

السَّبْعِ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَالِقَ الْاَ صْبَاحِ وَجَا عِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا وَّ الشَّمْسِ

بسنے والوں کے خدا اے صبح کی پو پھاڑنے والے اے رات کو باعث سکون قرار دینے والے اے چاند اور سورج کو اوقات شماری کا

وَالْقَمَرِ حُسْبَانًا لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَلَكَ الْمَنُّ وَلَكَ الطَّوْلُ

ذریعہ بنانے والے تیرے ہی لئے حمد ہے اور تیرے ہی لئے شکر ہے اور تو ہی کرم واحسان کا مالک ہے اور تو ہی طاقت وقوت والا اور تو

وَاَنْتَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ اَسْئَلُكَ بِجَلَا لِكَ سَيِّدِيْ وَجَمَالِكَ

ہی ایک اکیلا بے نیاز و بے عیب ہے اے میرے آقا اور مولا میں تجھ سے تیرے بزرگی اور تیرے کمال حسن صفات کے وسیلہ سے سوال

مَوْلَايَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَتَجَاوَزَ عَنِّيْ اِنَّكَ

کرتا ہوں کہ تو محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما اور میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور مجھ کو میری خطاؤں سے درگذر فرما

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

یقیناً تو تو بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے۔

تیسری شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ورحیم ہے۔

يَآاِلٰهَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِلٰهَ اِسْحٰقَ وَاِلٰهَ يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ رَبَّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ

اے ابراہیمؑ کے خدا اے اسحٰقؑ کے خدا اے یعقوبؑ اور ان کے اسباط کے خدا اے ملائکہ اور روح القدس کے پروردگار اے

السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ الۡكَرِيۡمُ الۡعَلِيُّ الۡعَظِيۡمُ لَكَ صُمۡتُ وَعَلٰى رِزۡقِكَ

سننے والے اے جاننے والے اے حکمت والے اے کرم کرنے والے اے بزرگ و برتر میں نے تیرا ہی روزہ رکھا اور تیری دی

اَفۡطَرۡتُ وَاِلٰى كَنَفِكَ اٰوَيۡتُ وَاِلَيۡكَ اَنَبۡتُ وَاِلَيۡكَ الۡمَصِيۡرُ وَاَنۡتَ الرَّءُوۡفُ

ہوئی روزی سے افطار کیا اور تیرے حفظ و امان میں پناہ گزیں ہو گیا ہوں اور تیری بارگاہ میں میں نے رجوع کیا اور تیری ہی

الرَّحِيۡمُ قَوِّنِيۡ عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَلَا تُخۡزِنِيۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ

طرف بازگشت ہے تو ہی مہربان اور رحیم ہے مجھ کو نماز اور روزے کی طاقت دے اور بروز قیامت مجھے رسوا نہ کرنا بیشک تو وعدہ

الۡمِيۡعَادَ.

خلافی نہیں کرتا۔

چوتھی شب کی دعا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

يَا رَحۡمٰنَ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ وَرَحِيۡمَهُمَا وَيَا جَبَّارَ الدُّنۡيَا وَمَالِكَ الۡمُلُوۡكِ

اے دنیا و آخرت کے مہربان اے دونوں میں رحم کرنے والے اے وہ صرف جس کے لئے دنیا میں کبریائی زیبا ہے اے تمام

وَيَا رَازِقَ الۡعِبَادِ وَهٰذَا شَهۡرُ التَّوۡبَةِ وَهٰذَا شَهۡرُ الثَّوَابِ وَهٰذَا شَهۡرُ الرَّجَآءِ

بادشاہوں کے بادشاہ اور اے بندوں کو روزی دینے والے یہ توبہ کا مہینہ ہے یہ ثواب کا مہینہ ہے یہ اُمیدوں کا مہینہ ہے

وَاَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ اَسۡئَلُكَ اَنۡ تَجۡعَلَنِيۡ فِيۡ عِبَادِكَ الصَّالِحِيۡنَ الَّذِيۡنَ لَا

اور تو تو خود ہی سننے والا اور جاننے والا ہے (بارالہا) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھ کو اپنے اُن نیکوکار بندوں میں سے قرار

خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ وَاَنۡ تَسۡتُرَنِيۡ بِالسِّتۡرِ الَّذِيۡ لَا يُهۡتَكُ وَتُجَلِّلَنِيۡ

دے کہ جن کے لئے نہ تو خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے اور میری ایسی پردہ پوشی فرما جس کے بعد (میرے عیوب) ظاہر

بِعَافِيَتِكَ الَّتِيۡ لَا تُرَامُ وَتُعۡطِيَنِيۡ سُؤۡلِيۡ وَتُدۡخِلَنِيَ الۡجَنَّةَ بِرَحۡمَتِكَ وَاَنۡ لَّا

ہوں اور اپنی عافیت کے ذریعہ سے مجھے ایسی بزرگی عنایت فرما جس کا تصور نہ کیا جا سکے۔ میری تمام حاجتیں پوری فرما اور اپنی

تَدَعَ لِيۡ ذَنۡبًا اِلَّا غَفَرۡتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجۡتَهٗ وَلَا كُرۡبَةً اِلَّا كَشَفۡتَهَا وَلَا

رحمت کے طفیل مجھے جنت میں داخل کر اور میرے ہر گناہ کو بخش دے اور ہر رنج کو دور کر دے ہر بے چینی کو زائل فرما اور کوئی

حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَجَلُّ الْاَعْظَمُ.

بھی حاجت پوری ہونے سے رہ نہ جائے تجھے محمد و آل محمد علیہم السلام کے حق کا واسطہ تو ہی سب سے برتر و اعظم ہے۔

پانچویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ الَّتِيْ تُنْزِلُ بِهَا الشِّفَآءَ

خداوند میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے ناموں کے وسیلہ سے کہ جو بہترین نام ہیں یہی وہ نام ہیں کہ جن کے ذریعہ سے تو شفا نازل کرتا ہے اور

وَتَكْشِفُ بِهَا الْاَدْوَآءَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُنَزِّلَ مِنْكَ

بیماریوں کو دور کرتا ہے کہ حضرت محمد اور آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور مجھے عافیت اور شفا عطا کر اور اپنے نام کے وسیلہ سے ہر قسم کی بیماری اور بلا کو مجھ

عَافِيَةً وَّشِفَآءً وَّتَدْفَعَ عَنِّيْ بِاسْمِكَ كُلَّ سُقْمٍ وَبَلَآءٍ وَّ تَتَقَبَّلَ صَوْمِيْ

سے دور کر دے اور میرے روزے قبول کر لے اور قرار دے مجھ کو ان لوگوں میں سے کہ جنہوں نے روزہ رکھا اور نماز پڑھی اور ان کے عمل سے تو راضی

وَتَجْعَلَنِيْ مِمَّنْ صَامَ وَقَامَ وَرَضِيْتَ عَمَلَهٗ وَتَجْعَلَنِيْ مِمَّنْ صَامَتْ جَوَارِحُهٗ

ہوا اور قرار دے مجھ کو ان لوگوں میں سے کہ جن کے تمام اعضا و جوارح نے روزہ رکھا ہو اور جنہوں نے اپنی زبان کو بدگوئی سے اور اپنی شرمگاہوں کو

وَحِفْظَ لِسَانَهٗ وَفَرْجَهٗ وَتَرْزُقَنِيْ عَمَلًا تَرْضَهُ وَتَمُنَّ عَلَيَّ بِالصُّمْتِ

گناہوں سے محفوظ رکھا اور مجھے ایسے اعمال کی توفیق دے کہ جس کو تو پسند کرے اور احسان کر مجھ پر بے محل گفتگو سے بچا کر اور سکون و اطمینان عنایت

وَ السَّكِيْنَةِ وَ وَرَعًا يَّحْجُزُنِيْ عَنْ مَّعْصِيَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

فرما کر اور مجھے ایسی پرہیزگاری عنایت فرما جو تیرے گناہوں سے مجھے باز رکھے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

چھٹی شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَاَنْتَ الْوَاحِدُ الْكَرِيْمُ وَاَنْتَ الْاِلٰهُ الصَّمَدُ

خداوندا تو سننے والا اور جاننے والا ہے تو ہی ایک اکیلا بزرگ ہے اور تو ہی بے نیاز خدا ہے بلند کیا تو نے اپنی قدرت سے

رَفَعْتَ السَّمٰوٰتِ بِقُدْرَتِكَ وَدَحَوْتَ الْاَرْضَ بِعِزَّتِكَ وَاَنْشَاْتَ السَّحَابَ

آسمانوں کو اور تو نے اپنی عزت سے زمین کو بچھا دیا اور تو نے اپنی وحدانیت سے بادلوں کو پیدا کیا اور تو نے اپنی طاقت و

بِوَحْدَانِيَّتِكَ وَاَجْرَيْتَ الْبِحَارَ بِسُلْطَانِكَ يَامَنْ سَبَّحَتْ لَهُ الْحِيْتَانُ فِي

قوت سے دریاؤں کو جاری کیا اے وہ کہ مچھلیاں سمندر میں درندے جنگلوں میں جس کی تسبیح کرتے ہیں اے وہ کہ جس

الْبُحُوْرِ وَالسِّبَاعُ فِي الْفَلَوَاتِ يَا مَنْ لَّا يَخْفٰى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ فِي السَّمٰوٰتِ

سے کوئی بھی ساتوں آسمانوں اور پست زمینوں کی چھپی ہوئی چیز پوشیدہ ہیں ہے اے وہ کہ جس کی تمام آسمان اور جو کچھ

السَّبْعِ وَالْاَرَضِيْنَ السُّفْلٰى يَامَنْ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَالْاَرَضُوْنَ

کہ اس میں ہے اور ساتوں زمینیں اور جو کچھ بھی ان میں ہے اس کی تسبیح کرتے ہیں اے وہ کہ جس کے لئے موت نہیں ہے

السَّبْعُ وَمَنْ فِيْهِنَّ يَامَنْ لَّا يَمُوْتُ وَلَا يَبْقٰى اِلَّا وَجْهُهُ الْجَلِيْلُ الْجَبَّارُ صَلِّ عَلٰى

اور سوائے اس کی بزرگ و زبردست ذات کے اور کوئی بھی باقی نہیں رہے گا رحمت نازل کر حضرت محمد اور ان کی

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَارْحَمْنِيْ وَاعْفُ عَنِّيْ اِنَّكَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

آل علیہم السلام پر اور رحم کر مجھ پر اور معاف کر میرے گناہ کو یقیناً تو بخشنے والا اور رحیم ہے۔

ساتویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

يَاصَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَيَا مُفَرِّجَ كَرْبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ وَيَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ

اے فریاد کرنے والوں کے فریادرس اے دردمندوں کی بے چینی دور کرنے والے اے بیچارہ و پریشان حال لوگوں کی دعا کو سننے

الْمُضْطَرِّيْنَ وَيَا كَاشِفَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

والے اے بڑی سے بڑی تکلیف کو دور کرنے والے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحیم حضرت محمد اور آل محمد علیہم السلام پر

وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاكْشِفْ كَرْبِيْ وَهَمِّيْ وَغَمِّيْ فَاِنَّهٗ لَا يَكْشِفُ ذٰلِكَ غَيْرُكَ وَتَقَبَّلْ

رحمت نازل فرما اور میرے رنج و غم والم کو دور کردے کیونکہ تیرے علاوہ اور کون ان کو دور کرسکتا ہے اور میرے روزے کو قبول کرلے

صَوْمِيْ وَاقْضِ لِيْ حَوَآئِجِيْ وَابْعَثْنِيْ عَلَى الْاِيْمَانِ بِكَ وَالتَّصْدِيْقِ بِكِتَابِكَ

اور میری حاجتوں کو پورا کرلے اور مجھ کو قبر سے تو اپنے اوپر ایمان رکھنے والا اور اپنے رسول اور اپنی کتاب کی تصدیق کرنے والا اور

وَرَسُولِكَ وَحُبِّ الْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّينَ اُولِي الْاَمْرِ الَّذِينَ اَمَرْتَ بِطَاعَتِهِمْ فَاِنِّي

ائمہ برحق جوایسے اولی الامر ہیں جن کی اطاعت کا تونے حکم دیا ہے ان کی محبت کے ساتھ اٹھانا پروردگارا ہم اپنے ان اماموں کی

قَدْ رَضِيتُ بِهِمْ اَئِمَّةً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَدْخِلْنِي فِي كُلِّ

امامت سے ماضی ہیں خداوندا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور مجھ کو بھی ہر اس نیکی اور بہترائی تک پہنچا کہ جن

خَيْرٍ اَدْخَلْتَ فِيهِ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَّ تَقَبَّلْ صَوْمِي وَصَلٰوتِي وَنُسُكِي فِي هٰذَا

تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام کو پہنچایا تونے اور میرے روزے اور میری نماز اور میرے تمام اعمال کہ جو میں اس مہینے میں بجالایا

الشَّهْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُفْتَرَضِ عَلَيْنَا صِيَامُهُ وَارْزُقْنِي فِيهِ مَغْفِرَتَكَ

ہوں قبول کرلے جو رمضان کا مہینہ ہے جس کے روزے ہم پر واجب ہیں اور ہم کو اس مہینہ میں مغفرت ورحمت عنایت کر، اے رحم

وَرَحْمَتَكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحیم۔

آٹھویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ورحیم ہے

اَللّٰهُمَّ هٰذَا شَهْرُكَ الَّذِي اَمَرْتَ فِيهِ عِبَادَكَ بِالدُّعَآءِ وَضَمِنْتَ لَهُمُ

بارالٰہا یہ تیرا ایسا مہینہ ہے کہ تونے اس میں اپنے بندوں کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے اوران سے ضمانت کی ہے تونے اس کی قبولیت

الْاِجَابَةَ وَالرَّحْمَةَ وَقُلْتَ وَاِذَا سَئَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَاِنِّي قَرِيبٌ اُجِيبُ

اور رحمت کی اور تونے ارشاد فرمایا ہے کہ اے رسولؐ جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں (تو کہہ دیجیے) میں

دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَادْعُوكَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ وَ يَا

ان کے قریب ہی ہوں جب ان میں سے کوئی دعا مانگتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کو سنتا ہوں اور قبول کرتا ہوں پس اے بے چینیوں کے

كَاشِفَ السُّوٓءِ عَنِ الْمَكْرُوبِينَ وَيَا جَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا وَّيَا مَنْ لَّا يَمُوتُ

دعاؤں کو سننے والے اور اے پریشان حال لوگوں کی پریشانی کو دور کرنے والے اور اے رات کو سکون بخش بنانے ولاے اور اے وہ

اغْفِرْ لِمَنْ يَّمُوتُ قَدَّرْتَ وَخَلَقْتَ وَسَوَّيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ اَطْعَمْتَ وَ

ذات جس کے لیے موت نہیں ہے اس کی خطا بخش دے کہ جس کے لیے موت برحق ہے تو ہی نے قدرت عنایت فرمائی ہے تو ہی نے

سَقَيْتَ وَ اٰوَيْتَ وَ رَزَقْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ

پیدا کیا ہے تو ہی نے دکھ سکھ سے درست کیا ہے پس تیرے ہی لیے ہر تعریف زیبا ہے تو نے کھلا یا پلا یا پناہ دی رزق دیا پس تیرے ہی

اٰلِ مُحَمَّدٍ فِي اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَ فِي النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى

لیے ہر تعریف ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل کر رات کی تاریکیوں میں اور دن کے اجالے میں ابتداء میں

وَ اَنْ تَكْفِيَنِيْ مَآ اَهَمَّنِيْ وَ تَغْفِرَلِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

انتہا میں اور میری تمام مہمات میں میری کفایت کر اور مجھے عفو فرما کیوں کہ بس تو ہی بہت زائد بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

نویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ورحیم ہے۔

يَا سَيِّدَاهُ يَا رَبَّاهُ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَالْعَرْشِ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَ يَا

اے آقا اے پروردگار اے صاحب جلالت اور بزرگی اے وہ صاحب عرش کہ جس کو کبھی نیند نہیں آئی اور اے ایسی عزت کے مالک

ذَالْعِزِّ الَّذِيْ لَا يُرَامُ يَاقَاضِيَ الْاُمُوْرِ يَاشَافِيَ الصُّدُوْرِ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ

جس کا قصد نہیں کیا جا سکتا اے امور کے انجام دینے والے اے بیمار دلوں کی تشفی کرنے والے میرے امور میں تو کشادگی عطا کر اور تو

فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاقْذِفْ رَجَآئَكَ فِيْ قَلْبِيْ حَتّٰى لَا اَرْجُوْ اَحَدًا سِوَاكَ عَلَيْكَ

اپنی اُمیدوں کو میرے قلب میں ڈال دے تا کہ تیرے سوا کسی اور سے میں امیدیں نہ باندھوں اے میرے آقا تجھ پر میں بھروسہ کرتا

سَيِّدِيْ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ مَوْلَايَ اَنَبْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اَسْئَلُكَ يَآ اِلٰهَ

ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور تیری ہی طرف بازگشت ہے میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اے تمام معبودوں کے معبود اور

الْاٰلِهَةِ وَيَاجَبَّارَ الْجَبَابِرَةِ وَيَاكَبِيْرَ الْاَكَابِرِ الَّذِيْ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفَاهُ

اے زبردستوں کے زبردست اور اے سب بڑوں کے بڑے اے ایسے کہ جو توکل کرے اس کی کفایت کرے اور جو توکل کرنے

وَ كَانَ حَسْبُهٗ وَبَالِغُ اَمْرِهٖ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَاكْفِنِيْ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ فَارْحَمْنِيْ

والے کے لئے کافی ہو اور اس کے امور دلوادے میں نے تجھ ہی پر توکل کیا اے خدا پس میری کفایت کر اور تیری ہی طرف رجوع کیا

وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَاغْفِرْلِيْ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ وَّتَبْيَضُّ وُجُوْهٌ

پس رحم کر مجھ پر اور تیری ہی طرف بازگشت ہے پس بخش دے میرے گناہ کو اور اس روز کہ جس روز کچھ چہرے سیاہ ہوں گے اور کچھ

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْنِيْ

سفید ہوں گے میرا چہرہ سیاہ نہ کرنا تو تو صاحب عزت وحکمت ہے خداوندا رحمت نازل کر حضرت محمد اور ان کی آل اطہار علیہم السلام پر اور رحم کر

وَ تَجَاوَزْ عَنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

مجھ پر اور درگزر فرما مجھ سے یقیناً تو تو بخشنے والا اور رحیم ہے۔

دسویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ يَا سَلَامُ يَامُؤْمِنُ يَامُهَيْمِنُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَآاَحَدُ يَاصَمَدُ

خداوندا اے سلامتی دینے والے اور امن دینے والے اے حفاظت کرنے والے اے زبردست اے بڑائی والے اے یگانہ اے

يَآ اَحَدُ يَا فَرْدُ يَا غَفُوْرُ يَا رَحِيْمُ يَا وَدُوْدُ يَا حَلِيْمُ مَضٰى مِنَ الشَّهْرِ

بے نیاز اے ایک اے تنہا اے بخشنے والے اے رحم کرنے والے اے محبت کرنے والے اور بربادکرنے والے اس ماہ مبارک میں

الْمُبَارَكِ الثُّلُثُ وَ لَسْتُ اَدْرِيْ سَيِّدِيْ مَاصَنَعْتَ فِيْ حَاجَتِيْ هَلْ

سے ایک تہائی حصہ رخصت ہو گیا مگر میں یہ نہیں جانتا کہ اے میرے آقا آخر میری طلب حاجت کے بارے میں تونے کیا فیصلہ

غَفَرْتَ لِيْ اِنْ اَنْتَ غَفَرْتَ لِيْ فَطُوْبٰى لِيْ وَ اِنْ لَّمْ تَكُنْ غَفَرْتَ لِيْ

کیا ہے آیا مجھے بخش دیا تو اگر میرے گناہ بخش دیے تونے تو خوشا حال میرا لیکن اگر تو نے ان کو نہیں بخشا تو ہائے میری بدبختی غیر اس

فَوَاسَوْاَتَاهُ فَمِنَ الْاٰنِ سَيِّدِيْ فَاغْفِرْلِيْ وَ ارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ وَ لَا

وقت اے میرے آقا بخش دے میرے گناہ کو اور رحم کر مجھ پر اور قبول کر میری توبہ کو اور میری مدد ترک نہ کر اور مجھے میری لغزشوں

تَخْذُلْنِيْ وَاَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ وَاسْتُرْنِيْ بِسِتْرِكَ وَاعْفُ عَنِّيْ بِعَفْوِكَ وَ

سے بچالے اور اپنی پردہ پوشی سے میرے عیوب چھپالے اور اپنی صفت عفو تقصیر سے میرے گناہ کو معاف کر اور اپنی قدرت سے

تَجَاوَزْ عَنِّيْ بِقُدْرَتِكَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ

میری خطاوں سے درگزر کر اور حکم دیتا ہے (یقیناً تو ہی فیصلہ کرتا ہے) اور کوئی تجھ سے کسی قسم کا کوئی حکم نہیں لگا سکتا اور تو ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

قدرت رکھتا ہے۔

گیارہویں شب کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَاۡنِفُ الۡعَمَلَ وَاَرۡجُو الۡعَفۡوَ وَھٰذِہٖ اَوَّلُ لَیۡلَۃٍ مِّنۡ لَّیَالِیَ الثُّلُثَیۡنِ

بارالٰہا! میں عمل خیر کی طرف دوبارہ متوجہ ہوتا ہوں اور (تقصیر کے لیے) عذر خواہ ہوں یہ رات رمضان کی بقیہ اور تہائی راتوں میں کی پہلی

اَدۡعُوۡكَ بِاَسۡمَآئِكَ الۡحُسۡنٰی وَاَسۡتَجِیۡرُبِكَ مِنۡ نَّارِكَ الَّتِیۡ لَا تُطۡفَأُ وَاَسۡئَلُكَ اَنۡ

اس میں میں تجھے تیرے آسمائے حسنیٰ کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں اور تیری نہ بجھنے والی وآتش جہنم سے پناہ چاہتا ہوں اور تجھ سے سوال

تُقَوِّیَنِیۡ عَلٰی قِیَامِہٖ وَصِیَامِہٖ وَاَنۡ تَغۡفِرَ لِیۡ وَتَرۡحَمَنِیۡ اِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ

کرتا ہوں کہ ماہ صیام کے روزوں اور نمازوں کی قوت عنایت فرما، مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ بارالٰہا!

اَللّٰھُمَّ بِرَحۡمَتِكَ الَّتِیۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَیۡءٍ تُتِمُّ الصَّالِحَاتِ وَعَلَیۡھَا اتَّكَلۡتُ

تو اپنی اس رحم کے سبب سے تمام چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے، نیک اور امور تکمیل تک پہنچا تا ہے میں اس تیری رحمت پر بھروسہ

وَاَنۡتَ الصَّمَدُ الَّذِیۡ لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کرتا ہوں تو وہ ہے بے نیاز ہے جس کے نہ کوئی فرزند ہے نہ باپ اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے (اے اللہ) رحمت نازل کر محمد وآل محمدؐ پر

وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارۡحَمۡنِیۡ وَتَجَاوَزۡ عَنِّیۡ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ۔

اور مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما، مجھ سے درگزر کر کیونکہ تو ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

بارہویں شب کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ لَكَ الۡحَمۡدُ حَمۡدًا یَّبۡقٰی وَلَا یَفۡنٰی وَاَنۡتَ

خدایا تو ہی بلند و برتر ہے تیرے ہی لیے ایسی حمد و ستائش سزاوار ہے جو کبھی بھی فنا نہیں ہوگی بلکہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اور تو ہی زندہ

الۡحَیُّ الۡحَلِیۡمُ اَسۡئَلُكَ بِنُوۡرِ وَجۡھِكَ الۡكَرِیۡمِ وَبِجَلَالِ وَجۡھِكَ الَّذِیۡ

اور بردبار ہے میں تجھ سے تیری بزرگ مرتبہ ذات کی نورانیت وجلالت کے سہارے سے وہ جلالت جس کا قصد نہیں کیا

لَایُرَامُ وَ بِعِزَّتِكَ الَّتِیْ لَا تُقْهَرُاَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ

جاسکتا اور تیرے اس غلبہ واقتدار کے ذریعے سے کہ جو مغلوب نہیں ہوسکتا سوال کرتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اوان کی آل پر رحمت نازل

اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ.

کراور میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر یقیناً تو تمام رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

تیرہویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ورحیم ہے

یَاجَبَّارَ السَّمٰوٰتِ وَجَبَّارَ الْاَرَضِیْنَ وَیَامَنْ لَّهٗ مَلَكُوْتُ السَّمٰوٰتِ وَمَلَكُوْتُ

اے آسمانوں پر تسلّط اور زمینوں پر اقتدار رکھنے والے، اے وہ ذات کہ جس کے قبضہ میں آسمانوں اور زمینوں کی حکمرانی

الْاَرَضِیْنَ وَغَفَّارَ الذُّنُوْبِ وَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ الْغَفُوْرُ الْحَلِیْمُ الرَّحِیْمُ

ہے تو جو گناہوں کو بخشنے والا بہت واقف، بڑا بخشنے والا، بردبار، رحیم، بے نیاز اور تنہا ہے تو ایسا ہے کہ تیرا کوئی شبیہ نہیں ہے

الصَّمَدُ الْفَرْدُ الَّذِیْ لَاشَبِیْهَ لَكَ وَلَا وَلِیَّ لَكَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْلٰی وَالْقَدِیْرُ

اور نہ کسی کو حق ولایت وحکومت تجھ پر حاصل ہے تو ہی بلند و برتر اور صاحب اقتدار و قادر ہے اور تو توبہ قبول کرنے والا

الْقَادِرُ وَاَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَنْ

مہربان ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور میرے گناہ بخش دے اور

تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ.

مجھ پر رحم کر یقیناً تو تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم والا ہے۔

چودہویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ورحیم ہے

یَا وَلِیَّ الْاَوْلِیَآءِ وَ جَبَّارَالْجَبَابِرَةِ وَ یَآ اِلٰهَ الْاَوَّلِیْنَ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ لَمْ

اے تمام اولیاء کے ناصر ومددگار، اے تمام زبردستوں سے زیادہ زبردست، اے تمام گذشتہ لوگوں کے خدا تو نے مجھے خلق کیا حالانکہ میں

اَكُ شَيْئًا وَّاَنْتَ اَمَرْتَنِىْ بِالطَّاعَةِ وَاَطَعْتُ سَيِّدِىْ بِقَدْرِ جُهْدِىْ فَاِنْ

کچھ بھی نہ تھا تو ہی نے مجھے اپنی اطاعت کرنے کا حکم دیا تو میں نے بھی بقدر اپنی برداشت کے اے میرے آقا تیری اطاعت کی پس اگر

كُنْتُ تَوَانَيْتُ اَوْ اَخْطَاْتُ اَوْ نَسِيْتُ فَتَفَضَّلْ عَلَىَّ سَيِّدِىْ وَلَا تَقْطَعْ

تیری اطاعت میں میری طرف سے کچھ سستی یا بھول چوک ہوگئی تو اے میرے آقا! تو مجھ پر اپنا فضل کر اور میری ان امیدوں کو جو تجھ

رَجَآئِىْ فَامْنُنْ عَلَىَّ بِالرَّحْمَةِ وَاجْمَعْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ نَبِىِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدِ ابْنِ

سے وابستہ ہیں قطع نہ کر، اور مجھ پر اپنی رحمت سے احسان کر اور مجھ کو اور نبی رحمت حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کر دے (مجھے جنت

عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاغْفِرْلِىْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.

میں منزل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا دے)، اور میرے گناہوں کو بخش دے یقیناً تو تو گناہوں کا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔

پندرہویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

اَلْحَنَّانُ اَنْتَ سَيِّدِىْ الْمَنَّانُ اَنْتَ مَوْلَاىَ الْكَرِيْمُ اَنْتَ سَيِّدِىْ الْغَفُوْرُ

اے میرے آقا تو ہی حقیقی مہربان ہے، اے میرے مولا تو ہی احسان کرنے والا ہے، اے آقا تو ہی

اَنْتَ مَوْلَاىَ الْحَلِيْمُ اَنْتَ سَيِّدِىْ الْوَهَّابُ اَنْتَ مَوْلَاىَ الْعَزِيْزُ اَنْتَ

کریم ہے، اے مولا تو ہی بخشنے والا ہے، اے آقا تو ہی بردبار ہے، اے مولا تو ہی بہت عطا کرنے والا

سَيِّدِىْ الْقَرِيْبُ اَنْتَ مَوْلَاىَ الْوَاحِدُ اَنْتَ سَيِّدِىْ الْقَاهِرُ اَنْتَ مَوْلَاىَ

ہے، اے آقا تو ہی عزّت والا ہے، اے آقا تو ہی نزدیک ہے، اے آقا بس تو ہی یکتا ہے، اے مولا تو

الصَّمَدُ اَنْتَ سَيِّدِىْ الْعَزِيْزُ اَنْتَ مَوْلَاىَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاغْفِرْلِىْ

ہی تو ہی غالب ہے، اے آقا تو بے نیاز ہے، اے مولا تو ہی عزّت دار ہے، محمد و آل محمد پر رحمت

وَارْحَمْنِىْ وَتَجَاوَزْ عَنِّىْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَجَلُّ الْاَعْظَمُ.

نازل فرما، اور مجھ سے درگذر فرما، تو ہی سب سے بزرگ و عظیم ہے۔

سولہویں شب کی دعا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ورحیم ہے

يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ، يَا رَحۡمٰنُ يَا رَحۡمٰنُ يَا رَحۡمٰنُ

اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ، اے فیض رساں، اے فیض رساں، اے فیض

يَا رَحۡمٰنُ يَا رَحۡمٰنُ يَا رَحۡمٰنُ يَا رَحۡمٰنُ يَا رَحۡمٰنُ يَا رَحۡمٰنُ يَا رَحۡمٰنُ، يَا رَحِيۡمُ

رساں، اے فیض رساں، اے فیض رساں، اے فیض رساں، اے فیض رساں، اے فیض رساں، اے فیض رساں، اے مہربان، اے مہربان، اے

يَا رَحِيۡمُ يَا رَحِيۡمُ يَا رَحِيۡمُ يَا رَحِيۡمُ يَا رَحِيۡمُ يَا رَحِيۡمُ يَا رَحِيۡمُ يَا رَحِيۡمُ، يَا غَفُوۡرُ

مہربان، اے مہربان، اے مہربان، اے مہربان، اے مہربان، اے مہربان، اے مہربان، اے بہت بخشنے والے، اے بہت بخشنے والے، اے

يَا غَفُوۡرُ يَا غَفُوۡرُ يَا غَفُوۡرُ يَا غَفُوۡرُ يَا غَفُوۡرُ يَا غَفُوۡرُ يَا غَفُوۡرُ يَا غَفُوۡرُ،

بہت بخشنے والے، اے بہت بخشنے والے، اے بہت بخشنے والے، اے بہت بخشنے والے، اے بہت بخشنے والے، اے بہت بخشنے والے، اے بہت بخشنے والے،

يَا رَؤُفُ يَا رَؤُفُ يَا رَؤُفُ يَا رَؤُفُ يَا رَؤُفُ يَا رَؤُفُ يَا رَؤُفُ يَا رَؤُفُ يَا رَؤُفُ يَا رَؤُفُ،

اے نرمی کرنے والے، اے نرمی کرنے والے، اے نرمی کرنے والے، اے نرمی کرنے والے، اے نرمی کرنے والے، اے نرمی کرنے والے، اے نرمی کرنے والے، اے نرمی

يَا حَنَّانُ يَا حَنَّانُ يَا حَنَّانُ يَا حَنَّانُ يَا حَنَّانُ يَا حَنَّانُ يَا حَنَّانُ يَا حَنَّانُ

کرنے والے، اے نرمی کرنے والے، اے مہربانی کرنے والے، اے مہربانی کرنے والے، اے مہربانی کرنے والے، اے مہربانی کرنے والے، اے

يَا حَنَّانُ، يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

مہربانی کرنے والے، اے مہربانی کرنے والے، اے مہربانی کرنے والے، اے مہربانی کرنے والے، اے بلند و برتر، اے بلند و برتر، اے بلند و برتر،

،صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اغۡفِرۡلِيۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ.

اے بلند و برتر، اے بلند و برتر، اے بلند و برتر، اے بلند و برتر، اے بلند و برتر، محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرما اور مجھے بخش دے تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

سترھویں شب کی دعا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ورحیم ہے

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اَنْزَلْتَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ وَاَمَرْتَ بِعِمَارَۃِ

بارالہا! رمضان کا مہینہ ہے کہ جس میں تونے قرآن نازل کیا اور تونے اس ماہ میں آبادی مساجد اور دعاؤں اور روزوں اور نمازیوں کا حکم

الْمَسَاجِدِ فِیْہِ وَالدُّعَآءِ وَالصِّیَامِ وَالْقِیَامِ وَضَمِنْتَ لَنَا فِیْہِ الْاِجَابَۃَ فَقَدِ

دیا اور تونے قبولیت دعا کی ضمانت کی (اس ماہ میں) تو ہم نے بھی بقدر امکان کوشش کی اور تونے ہماری اعانت فرمائی پس بخش دے

اجْتَھَدْنَا وَاَنْتَ اَعَنْتَنَا فَاغْفِرْلَنَا فِیْہِ وَلَاتَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنَّا وَاعْفُ

اس مہینہ میں ہمارے گناہ کو اور اس رمضان کو ہماری زندگی کا آخری رمضان نہ قرار دینا بخش دے ہماری خطاوں کو یقیناً! توہی

عَنَّا فَاِنَّكَ رَبُّنَا وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ سَیِّدُنَا وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ اِلٰی مَغْفِرَتِكَ

ہمارا پروردگار ہے رحم کو ہم پر یقیناً توہی ہمارا آقا ہے اور ہم کو ان لوگوں میں سے قرار دے کر جو تیری خوشنودی مغفرت کی طرف

وَرِضْوَانِكَ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْاَجَلُّ الْاَعْظَمُ.

اور پلٹ کر جانیوالے ہیں یقیناً تو تو باعزت وباعظمت ہے۔

اٹھارہویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ورحیم ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیٓ اَکْرَمَنَا بِشَھْرِ ھٰذَا وَاَنْزَلَ عَلَیْنَا فِیْہِ الْقُرْآنَ

حمد ہے اسی اللہ کے کہ جس نے ہم اس مہینہ کے باعث بزرگ کیا اور اس مہینہ میں ہمارے لیے قرآن نازل کی ااور ہم ک واس کے (اس مہینہ کے یا

وِ عَرَّفْنَا حَقَّہٗ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی الْبَصِیْرَۃِ فَبِنُوْرِ وَجْھِكَ یَآ اِلٰھَنَا وَ

قرآن کے) حق سے آگاہ کیا اور حمد ہے اللہ کی بصیرت دینی عنایت فرمانے پر پس تجھے اپنی ذات کی نورانیت کا واسطہ اے ہمارے خدا اور اے

اِلٰہَ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ اُرْزُقْنَا فِیْہِ التَّوْبَۃَ وَ لَا تَخْذُلْنَا وَ لَا تَخْلِفْ ظَنَّنَا

ہمارے پہلے بزرگوں کے خدا ہم کو توبہ کی اس مہینہ میں توفیق عنایت کر اور ہم کو ہمارے حال پر چھوڑ دینا اور ہمارے اس حسن ظن کے جو

بِكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْجَلِیْلُ الْجَبَّارُ.

تیرے ساتھ وابستہ ہے اسکے خلاف نہ کر یقیناً تو زبردست وجلیل ہے۔

انیسویں شب کی دعا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ورحیم ہے

يَا ذَاالَّذِيْ كَانَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ ثُمَّ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ يَبْقٰى وَيَفْنٰى كُلُّ شَيْءٍ

اے وہ جو ہر چیز کے پہلے موجود تھا پھر اسی نے تمام چیزوں کو پیدا کیا پھر وہی باقی رہ جائے گا اور ہر شی فنا ہو جائے گی اے ہو خدا کہ

يَاذَاالَّذِيْ لَيْسَ فِي السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى وَ لَا فِي الْاَرَضِيْنَ السُّفْلٰى وَلَافَوْقَهُنَّ وَ

جس کے علاوہ نہ تو بلند آسمانوں پر اور نہ تو پست زمینوں میں اور نہ ان کے اوپر اور نہ ان کے درمیان اور نہ ان کے نیچے کوئی بھی

لَا بَيْنَهُنَّ وَلَا تَحْتَهُنَّ اِلٰهٌ يُّعْبَدُ غَيْرُهٗ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَايَقْدِرُ عَلٰى اِحْصَآئِهٖ

خدا ہے کہ جس کی پرستش کی جائے (جو لائق پرستش ہو) تیرے ہی لیے ایسی حمد ستائش ہے کہ جس کے شمار پر سوائے تیرے اور کسی کو

اِلَّآ اَنْتَ.

قدرت نہیں۔

بیسویں شب کی دعا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ورحیم ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِمَّامَضٰى مِنْ ذُنُوْبِيْ فَنَسِيْتُهَا وَهِيَ مُثْبِتَةٌ عَلَيَّ يُحْصِيْهَا عَلَيَّ

طلب آمرزش کرتا ہوں خدا سے اپنے ان گناہوں سے کہ جو گذر چکے اور میں ان کو بھول چکا حالانکہ وہ تو اب تک بعینہ ہمارے

الْكِرَامُ الْكَاتِبُوْنَ مَآ اَفْعَلُ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ مَوْبِقَاتِ الذُّنُوْبِ

نامہ اعمال پر چڑھے ہوئے ہیں اور کیونکہ ہمارے بزرگ کاتبین اعمال فرشتے شمار کر لیتے ہیں جو کچھ بھی ہم کرتے رہتے ہیں

وَاَسْتَغْفِرُهٗ مِنْ مُقَطِّعَاتِ الذُّنُوْبِ وَاَسْتَغْفِرُهٗ مِمَّا فَرَضَ عَلَيَّ فَتَوَنَّيْتُ وَ

طلب آمرزش کرتا ہوں مہلک گناہوں سے اور طلب آمرزش کرتا ہوں اپنے ان گناہوں سے جو مجھے اللہ کی رحمت سے

اَسْتَغْفِرُهٗ مِنْ نِّسْيَانِ الشَّيْءِ الَّذِيْ بَاعَدَنِيْ مِنْ رَبِّيْ وَاَسْتَغْفِرُهٗ مِنَ الزَّلَّاتِ

جدا کرنے والے ہیں طلب آمرزش کرتا ہوں میں اپنی اس سستی اور کاہلی سے جو تیسرے فرائض واجبات کے بجالانے میں ہوئی

وَالضَّلَالَاتِ وَمِمَّا كَسَبَتْ يَدَىَّ وَاُوْمِنُ بِهٖ وَاَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ كَثِيْرًا وَاَسْتَغْفِرُهٗ

میں مغفرت چاہتا ہوں بھول بسری باتوں سے جنھوں نے مجھے اللہ (کی رحمت سے) دور کر دیا ہے طلب آمرزش کرتا ہوں

وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَ

لغزشوں اور گمراہیوں سے اور جن گناہوں مین اپنے ہاتھوں مبتلا ہوا ہوں اللہ ہی پر ایمان لاتا ہوں اور اسی پر پورا پورا بھروسہ

اَسْتَغْفِرُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ.

کرتا ہوں اسی سے مغفرت طلب کرتا ہوں (۷ مرتبہ)

اکیسویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ورحیم ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے ایک خدا کے اور کوئی دوسرا خدا نہیں ہے اور نہ کوئی اس کا شریک ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ

وَاَشْهَدُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ

حضرت محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں جنت وجہنم کے برحق ہونے کی گواہی دیتا ہوں اور یہ کہ قیامت

يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ وَاَشْهَدُ اَنَّ الرَّبَّ رَبِّىْ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا وَلَدَ لَهٗ وَلَا وَالِدَ

ضرور آنے والی ہے اس میں ذرا بھی شک وشبہ نہیں ہے اور یہ کہ خداوند عالم اہل قبور کو ضرور اٹھائے گا اور گواہی دیتا ہوں کہ

لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّهُ الْفَعَّالُ لِمَا يُرِيْدُ وَالْقَادِرُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ وَّالصَّانِعُ

تمام عالم کا پالنے والا میرا پروردگا ہے نہ اس کی اولاد ہے اور نہ اس کا باپ ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ وہ جس کام کے کرنے کا

لِمَا يُرِيْدُ وَالْقَاهِرُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَالرَّافِعُ لِمَنْ يَّشَآءُ مَالِكُ الْمُلْكِ وَرَازِقُ

ارادہ کرتا ہے اس کے کرڈالتا ہے اور وہ صاحب قدرت ہر چیز پر قادر ہے اور جو چاہتا ہے بناڈالتا ہے وہ جس بار چاہے غالب

الْعِبَادِ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ الْعَلِيْمُ الْحَلِيْمُ اَشْهَدُ اَشْهَدُ اَشْهَدُ اَشْهَدُ اَشْهَدُ

ہے اور بلند کرنے والا ہے جس کو چاہے وہ ملک کا مالک ہے اور بندوں رازق ہے وہ بخشنے والا جاننے والا اور علم سے کام لینے

اَشْهَدُ اَشْهَدُ اَنَّكَ سَيِّدِىْ كَذٰلِكَ وَفَوْقَ ذٰلِكَ لَا يَبْلُغُ الْوَاصِفُوْنَ

والا ہے میں گواہی دیتا ہوں (۷ مرتبہ) یقیناً اے آقا تو ایسا ہی ہے اس سے بھی کہیں بلند تیرا وصف بیان کرنے والے تیری

كُنْهَ عَظَمَتِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاهْدِنِيْ وَلَا تُضِلَّنِيْ بَعْدَ اِذْ

عظمت کی کہ حقیقت تک پہنچ ہی نہیں سکتے، بارالہا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر رحمت نازل کر اور میری ہدایت

هَدَيْتَنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْهَادِيُ الْمَهْدِيُّ.

کرنے کے بعد مجھے گمراہ نہ کرنا یقیناً تو ہی ہدایت کرنے والا رہنما ہے۔

بائیسویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

يَا ظَهْرَ اللَّاجِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَ كُنْ لِّيْ حِصْنًا وَّ حِرْزًا يَا كَهْفَ

اے پناہ چاہنے والوں کے مددگار! حضرت محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل کر اور تو میرے لیے قلعہ اور حفاظت بن جائے پناہ خواہوں کی

الْمُسْتَجِيْرِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَ كُنْ لِّيْ كَهْفًا وَعَضُدًا وَّنَاصِرًا

جائے پناہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل پر رحمت نازل کر اور تو میرے لیے جائے پناہ اور قوت بازو اور میرا معین و مددگار ہو جائے

وَّيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَ كُنْ لِّيْ غِيَاثًا وَّمُجِيْرًا

فریادیوں کے فریادرس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر رحمت نازل کر اور تو میرا فریادرس اور پناہ دینے والا ہو جائے مومنین کے ولی

يَّاوَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَ كُنْ لِّيْ وَلِيًّا يَّامُجِيْرَ غُصَصِ

،اور دوست رحمت نازل کر حضرت محمدؐ اور ان کی آلؑ پر اور تو میرا مددگار ہو جائے مومنوں کی تنگی دل اور الجھنوں کو دور کرنے والے حضرت

الْمُؤْمِنِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَجِرْ غُصَّتِيْ وَنَفِّسْ هَمِّيْ وَاَسْعِدْنِيْ فِيْ

محمدؐ پر اور ان کی آل پر رحمت نازل کر اور میرے رنج فرد کر میرے غم کو سکون دے اور مجھے اس بزرگ اور بابرکت مہینے میں ایسی سعادت

هٰذَا الشَّهْرِ الْمُبَارَكِ الْعَظِيْمِ سَعَادَةً لَّآ اَشْقٰى بَعْدَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

عطا کر کہ پھر اس کے بعد کبھی بھی شقی نہ بنوں اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

تیئیسویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْفَرِ عِبَادِكَ نَصِیْبًا مِّنْ كُلِّ خَیْرٍ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ هٰذِهِ

خداوندا تو مجھ کو بھی اپنے اُن ہی بندوں میں سے قرار دے کہ جن کو تو نے اس شب میں اپنی نازل کردہ ہر خیر و بہترائی سے پوری طرح بہرہ مند کیا ہے اور اس

اللَّیْلَةِ اَوْ اَنْتَ مُنْزِلُهٗ مِنْ نُّوْرٍ تَهْتَدِیْ بِهٖ اَوْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَآ اَوْ رِزْقٍ

شب جو کچھ بھی نازل کرنے والا ہو خواہ وہ نور ہدایت ہو کہ جس کے ذریعہ سے بھٹکے ہوؤں کی ہدایت کر چکا یا وہ دامنِ رحمت ہو کہ جس کو تو پھیلانے والا ہو یا وہ

تَقْسِمُهٗ اَوْ بَلَآءٍ تَدْفَعُهٗ اَوْ ضُرٍّ تَكْشِفُهٗ وَاكْتُبْ لِیْ مَا كَتَبْتَ لِاَوْلِیَآئِكَ

رزق ہو جس کو تو بانٹنے والا ہے یا کسی بلا کو دفع کرنے یا رنج و غم کو دور کرنے والا ہے غرضکہ ان سب سے ہم کو بہرہ مند کر اور ہمارے لئے بھی دو باتیں تحریر

الصَّالِحِیْنَ الَّذِیْنَ اسْتَوْجَبُوْا مِنْكَ الثَّوَابَ وَاٰمَنُوْا بِرِضَاكَ عَنْهُمْ

کردے کہ جو تو نے اپنے نیکوکار ایسے دوستوں کے لئے تحریر کیں ہیں کہ جو تیری طرف سے ثواب کے مستحق ہو چکے اور جو تیری خوشنودی کے باعث تیرے

مِّنْكَ الْعِقَابَ یَا كَرِیْمُ یَا كَرِیْمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ افْعَلْ

عتاب و عقاب سے محفوظ ہوگئے اے صاحبِ کرم اے صاحب کرم حضرت محمد اور آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور اپنی

بِیْ ذٰلِكَ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

رحمت سے اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحیم ہمارے لئے بھی یہی تجویز کر۔

چوبیسویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَمَرْتَ بِالدُّعَآءِ وَضَمِنْتَ الْاِجَابَةَ فَدَعَوْنَاكَ وَنَحْنُ عِبَادُكَ

بار الٰہا تو نے دعا مانگنے کا حکم دیا اور اسے قبول کرنے کی تو نے ضمانت کی پس ہم نے تجھ سے دعا کی اور ہم لوگ تو تیرے بندے ہیں اور

وَ بَنُوْٓ اِمَآئِكَ نَوَاصِیْنَا بِیَدِكَ وَ اَنْتَ رَبُّنَا وَ نَحْنُ عِبَادُكَ وَ لَمْ

تیرے ہی بندوں کے فرزند ہیں اور تیرے قبضۂ قدرت میں ہیں تو ہی ہمارا پروردگار ہے اور ہم سب تیرے ناچیز غلام ہیں کسی انسان نے

یَسْئَلِ الْعِبَادُ وَنَرْغَبُ اِلَیْكَ وَلَمْ یَرْغَبِ الْخَلَآئِقُ اِلٰی مِثْلِكَ یَا مَوْضِعَ

ایسی ذات سے سوال نہیں کیا جو تجھ سے ملتی جلتی ہو (کیونکہ تو بے مثل و بے نظیر ہے) اور ہم تو تجھ ہی سے لو لگاتے ہیں اور کبھی مخلوقات کسی ایسے

شَكْوَی السَّآئِلِیْنَ وَمُنْتَهٰی حَاجَةِ الرَّاغِبِیْنَ وَیَا ذَا الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ

کی طرف توجہ نہیں کرتی جو تیرا مثل ہو (اسلئے کہ تیرا کوئی مثل ہے ہی نہیں) اے صاحبان حاجت کی شکوہ کرنے کی جگہ اور اے توجہ کرنے

وَ یَا ذَاالسُّلْطَانِ وَالْعِزِّیَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَارُّ یَا رَحِیْمُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ

والوں کی آخری منزل اے صاحب بزرگی واقتدار اے صاحب غلبہ وعزّت اے زندہ اے قائم رہنے والے اے نیکی کرنے والے اے رحم

یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَا ذَا النِّعَمِ

کرنے والے اے مہربان اے احسان کرنے والے اے آسمانوں اور زمینوں کی ایجاد کرنے والے اے صاحب عزت وشرف اے ایسی

وَالطَّوْلِ الَّذِیْ لَا یُرَامُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْلِیْ

نعمت وسطوت کے مالک جن کا قصہ نہ کیا جاسکے حضرت محمد اور آلِ محمد علیہم السلام پر رحمت نازل فرما ار میرے گناہ معاف کردے

اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

یقیناً توتو بڑا ہی بخشنے والا اور رحیم ہے۔

پچیسویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ورحیم ہے

تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ خَالِقُ الْخَلْقِ وَ مُنْشِئُ السَّحَابِ وَ اٰمِرُ

بڑا ہی برکت والا ہے وہ خدا کہ جو سب سے اچھا خالق ہے تمام مخلوق کا پیدا کرنے والا ہے بادلوں اور گھٹاؤں کا اُٹھانیوالا ہے گرج اور

الرَّعْدِ اَنْ یُّسَبِّحَ لَہٗ وَتَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ

رعد کوحکم دینے والا ہے کہ اس کی تسبیح کرتے رہیں برکت والی ذات اس کی ہے کہ جس کے قبضۂ قدرت میں سارے جہان کی حکومت ہے

شَیْءٍ قَدِیْرُ نِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے وہ کہ جس نے موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں از روئے عمل و

تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا

کردار کون سب سے اچھا ہے برکت والا ہے وہ کہ جس نے اپنے بندوں پر حق و باطل میں تمیز کرنے والا قرآن نازل کیا تاکہ وہ تمام

تَبَارَکَ الَّذِیْ اِنْشَآءَ جَعَلَ لَکَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِکَ جَنَّاتٍ تَجْرِیْ مِنْ

عالم کے لئے ڈرانے والا (خوف خدا دل میں پیدا کرے) ثابت ہو برکت والا ہے وہ کہ اگر وہ چاہے توان نعمتوں سے بہتر باغ تم کو

تَحْتِھَا الْاَنْھَارُ وَ یَجْعَلْ لَّکَ قُصُوْرًا تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔

عطا کردے کہ جن میں نہریں بہتی ہوں اور قرار دے تمہارے عالی شان محل برکت والا ہے وہ جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔

چھبیسویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَيَّيْتَ اَقْوَامًا عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اٰلِهٖ

بارالہا تونے اپنے نبی کی زبان مبارک پر (دندان شکن) کلام کو جاری فما کے تمام اقوام (باطل پرست) کی زبانوں کو گونگا کردیا چنانچہ تونے ارشاد

فَقُلْتَ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ

فرمایا ہے کہ کہہ دیجئے کہ پکاریں وہ ان کو کہ جن کے بارے میں گمان کرتے ہیں کہ یہ بھی اللہ کے علاوہ کچھ ہیں یقیناً وہ لوگ تم سے مصیبتوں اور مضرتوں

عَنْكُمْ وَ لَا تَحْوِيْلًا فَيَا مَنْ لَّا يَمْلِكُ كَشْفَ الضُّرِّ عَنَّا وَ لَا تَحْوِيْلًا غَيْرُهٗ

کے دفع کرنے کی اور تمہاری حالت کو بدلنے کی سوائے اللہ کے (یعنی وہ یہ قدرت رکھتا ہے) ذرا بھی قدرت نہیں رکھتے اے وہ کہ جس کے علاوہ کوئی بھی

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاكْشِفْ مَابِيْ مِنْ ضُرٍّ وَّ حَوِّلْهُ عَنِّيْ وَ انْقُلْنِيْ

ہماری مصیبتوں کو دور نہیں کرسکتا اور نہ ہماری حالت بدل سکتا ہے رحمت نازل فرما حضرت محمد اور ان کی آل اطہار علیہم السلام پر اور میری مصیبت کو دور کر اور

فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ الْعَظِيْمِ مِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِيْ اِلٰى عِزِّ الطَّاعَةِ

میری اس خرابی کو بدل دے اور مجھ کو اس بزرگ مہینے میں گناہوں کی ذلت و رسوائی سے نکال کر اطاعت و فرمانبرداری کی عزت تک پہنچادے

يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اے رحم کرنے والوں میں سب سے بڑے رحیم۔

ستائیسویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَ اُقْسِمُ عَلَيْكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّاكَ بِهٖ

بارالہا میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں اور تجھ کو قسم دیتا ہوں ان ناموں کی جو تیرے ہی ہیں چاہے اس نام سے کی مخلوق نے تجھ کو پکارا یا اس

اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِكَ اَوِاسْتَاْ ثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَ اَسْئَلُكَ

کو اپنے علمِ غیب کے لئے مخصوص کر رکھا ہو اور تجھ سے تیرے اس اسم اعظم کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں کہ جس کی قدر منزلت تیرے

بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ حَقٌّ عَلَیْكَ اَنْ تُجِیْبَ مَنْ دَعَاكَ بِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی

نزدیک اتنی ہے کہ اگر اس کے ذریعہ سے کوئی شخص تجھ سے دعا کرے تو تو ضرور قبول کرتا ہے یہ چاہتا ہوں کہ حضرت محمد اور ان کی آل

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُسْعِدَنِیْ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ سَعَادَةً لَّآ اَشْقٰی بَعْدَهَآ اَبَدًا

پاک علیہم السلام پر رحمت نازل کی جائے اور اسی شب مجھ کو ایک اسی سعادت سے مشرف کر دیا جائے کہ پھر اس کے بعد کبھی بھی شقی نہ ہو جاؤں

یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحیم۔

اٹھائیسویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَهَبَ لِیْ قَلْبًا خَاشِعًا

بارالہا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو نے حضرت محمد اور آلِ محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور یہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے نرم اور خدا سے لو لگانے والا

وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّجَسَدًا صَابِرًا وَّتَجْعَلَ ثَوَابَ ذٰلِكَ الْجَنَّةَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

دل اور سچّی زبان اور قوتِ برداشت والا جسم عطا کر اور مجھے اس کے ثواب میں جنّت عطا کر اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحیم۔

اُنتیسویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان و رحیم ہے

تَوَكَّلْتُ عَلَی السَّیِّدِ الَّذِیْ لَا یَغْلِبُهٗٓ اَحَدٌ تَوَكَّلْتُ عَلَی الْجَبَّارِ الَّذِیْ لَا یَقْهَرُهٗٓ

میں نے ایسے سردار پر بھروسہ کیا کہ جسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا میں نے ایسے زبردست پر بھروسہ کیا جسے کوئی معمور نہیں

اَحَدٌ تَوَكَّلْتُ عَلَی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ یَرَانِیْ حِیْنَ اَقُوْمُ وَتَقَلُّبِیْ فِی

کر سکتا میں ایسے مہربان و زبردست پر بھروسہ کیا جو میرے ہر قیام و سجدہ کرنے والوں میں میری گردشوں کو دیکھ رہا

السَّاجِدِیْنَ تَوَكَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ تَوَكَّلْتُ عَلٰی مَنْ بِیَدِهٖ نَوَاصِیْ

ہے میں نے ایسے زندگی والے پر بھروسہ کیا جس کے لئے موت نہیں میں نے اس پر بھروسہ کیا تمام بندے جس کے

الْعِبَادِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَعْجَلُ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْمَعْبُوْدِ الَّذِيْ لَا يَجُوْرُ

قبضۂ قدرت میں ہیں میں نے اس زندگی والے پر بھروسہ کیا جو جلد باز نہیں میں نے اس معبود پر توکل کیا جو ظلم نہیں کرتا

تَوَكَّلْتُ عَلَى الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْقَادِرِ الْقَاهِرِ

میں نے اس بے نیاز پر بھروسہ کیا جس کے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ یہ کسی سے پیدا ہوا میں قدرت والے غلبہ والے

الْعَلِيِّ الصَّمَدِ اس کے بعد دس ۱۰ مرتبہ تَوَكَّلْتُ کہے۔

بزرگ مرتبہ بے نیاز پر میں نے توکل کیا۔

تیسویں شب کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ورحیم ہے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ مُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ وَهٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ

بار الہا اے ماہ رمضان کے پروردگار اور قرآن کو اُتارنے والے یہ ماہ رمضان تو اب رخصت ہو گیا اے پروردگار میں تجھ

قَدْ تَصَرَّمَ اَيْ رَبِّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ وَبِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ

سے اور تیری عزّت اور کرم والی ذات کے سہارے سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ کہیں اس رات کی صبح نمودار ہو جائے یا یہ

مِنْ لَّيْلَتِيْ هٰذِهٖ اَوْ يَخْرُجَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَلَكَ عِنْدِيْ تَبِعَةٌ اَوْذَنْبٌ

کہ ماہ رمضان گذر جائے اور تیرے نزدیک میرا کوئی گناہ یا پاداش باقی رہ جائے کہ جس کے باعث اس روز کہ جب تیری

تُرِيْدُ اَنْ تُعَذِّبَنِيْ عَلَيْهِ يَوْمَ اَلْقَاكَ اِلَّا غَفَرْتَهٗ لِيْ بِكَرَمِكَ وَجُوْدِكَ

بارگاہ میں حاضری دوں تو مجھ پر عذاب کا ارادہ رکھتا ہو مگر یہ کہ تو اپنی کرم فرمائی اور جود وبخشش سے معاف کردے میرے اس

يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّكَ

گناہ کو اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحیم بار الہا حضرت محمد اور ان کی آل علیہم السلام پر رحمت نازل فرما یقیناً تو تو

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

لائق تعریف اور صاحب بخشش ہے۔

ماہ رمضان کی راتوں کی نمازیں

علامہ مجلسیؒ نے زاد المعاد کی آخری فصل میں ماہ رمضان کی راتوں کی نمازیں اور دنوں کی خاص دعاؤں کا ذکر کیا ہے۔ یہاں ہم انہی بزرگوار کے فرمودات نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

پہلی رات کی نماز: یہ چار رکعت ہے جسکی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔

دوسری رات کی نماز: یہ چار رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد بیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھے۔

تیسری رکعت کی نماز: یہ دس رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔

چوتھی رات کی نماز: یہ آٹھ رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد بیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھے۔

پانچویں رات کی نماز: یہ دو رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ توحید اور سلام کے بعد سو مرتبہ صلوات پڑھے۔

چھٹی رات کی نماز: یہ چار رکعت نماز ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۂ ملک پڑھے۔

ساتویں رات کی نماز: یہ چار رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد تیرہ مرتبہ سورۂ قدر پڑھے۔

آٹھویں رات کی نماز: یہ دو رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور سلام کے بعد ہزار مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے۔

نویں رات کی نماز: یہ مغرب وعشا کے درمیان چھ رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سات مرتبہ آیۃ الکرسی اور سلام کے بعد پچاس مرتبہ صلوات پڑھے۔

دسویں رات کی نماز: یہ بیس رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد تیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔

گیارھویں رات کی نماز: یہ دو رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد بیس مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے۔

بارھویں رات کی نماز: یہ آٹھ رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد تیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھے۔

تیرھویں رات کی نماز: یہ چار رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔

چودھویں رات کی نماز: یہ چھ رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد تیس مرتبہ سورۂ زلزال پڑھے۔

پندرھویں رات کی نماز: یہ چار رکعت ہے جس کی پہلی دو رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سو مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور

دوسری دو رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔

سولھویں رات کی نماز: یہ بارہ رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد بارہ مرتبہ سورۂ تکاثر پڑھے۔

سترہویں رات کی نماز: یہ دو رکعت ہے جس کی پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد کوئی ایک سورہ اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سو مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور سلام کے بعد سو مرتبہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" کہے۔

اٹھارہویں رات کی نماز: یہ چار رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے۔

انیسویں رات کی نماز: یہ پچاس رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد پچاس مرتبہ سورۂ زلزال پڑھے تاہم ظاہراً اس سے مراد یہ ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورۂ زلزال پڑھے کیونکہ ایک رات میں پچیس سو مرتبہ سورۂ زلزال پڑھنا بہت مشکل ہے۔

بیسویں، اکیسویں، بائیسویں، تیئیسویں اور چوبیسویں رات کی نماز: ان راتوں میں سے ہر ایک میں آٹھ رکعت نماز ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد جو سورہ چاہے پڑھے۔

پچیسویں رات کی نماز: یہ آٹھ رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔

چھبیسویں رات کی نماز: یہ آٹھ رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سو مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔

ستائیسویں رات کی نماز: یہ چار رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۂ ملک پڑھے اگر یہ نہ ہو سکے تو پچیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔

اٹھائیسویں رات کی نماز: یہ چھ رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سو مرتبہ آیۃ الکرسی، سو مرتبہ سورۂ توحید اور سو مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے اور بعد از نماز سو مرتبہ صلوات پڑھے۔

مؤلف کہتے ہیں کہ میری دانست میں اٹھائیسویں رات کی نماز چھ رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ آیۃ الکرسی، دس مرتبہ سورۂ کوثر اور دس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور نماز کے بعد سو مرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجے۔

انتیسویں رات کی نماز: یہ دو رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد بیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے۔

تیسویں رات کی نماز: یہ بارہ رکعت ہے جس کی ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد بیس مرتبہ سورۂ توحید پڑھے اور بعد از نماز سو مرتبہ صلوات پڑھے۔

واضح رہے کہ یہ سب نمازیں دو، دو رکعت کر کے ایک تشہد و سلام کیساتھ پڑھی جاتی ہیں۔

ماہ رمضان المبارک کے دنوں کی مخصوص دعائیں

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماہ رمضان مبارک کا ہر روز اپنی جگہ فضیلت رکھتا ہے، لیکن ہر دن کی مخصوص دعا پڑھنے سے اس کی عظمت میں اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک میں پڑھی جانے والی دعاؤں کی فضیلت بھی بیان فرمائی ہے۔ مگر یہاں ہم صرف ہر دن کی دعا ہی کا ذکر کریں گے۔

پہلے دن کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے.

اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ صِيَامِيۡ فِيۡهِ صِيَامَ الصَّآئِمِيۡنَ، وَ قِيَامِيۡ فِيۡهِ قِيَامَ الۡقَآئِمِيۡنَ، وَ

خداوندا! آج میرے روزے کو حقیقی (اور واقعی) روزہ داروں کے روزے جیسا قرار دے، اور آج میری نماز کو حقیقی نماز گزاروں کی نماز (اور عبادت) کی

نَبِّهۡنِيۡ فِيۡهِ عَنۡ نَّوۡمَةِ الۡغَافِلِيۡنَ، وَ هَبۡ لِيۡ جُرۡمِيۡ فِيۡهِ يَآ اِلٰهَ الۡعَالَمِيۡنَ، وَ اعۡفُ

طرح قرار دے، اور آج (اور اس ماہ میں) مجھے (اپنی یاد سے) غافل لوگوں جیسی نیند سے بیدار کردے، اور اے عالمین کے رب! آج (اور اس

عَنِّيۡ يَا عَافِيًا عَنِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ!

بابرکت مہینے میں) میرے گناہ بخش دے، اور اے گناہگاروں کو معاف فرمانے والے مجھے معاف فرمادے!

دوسرے دن کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے.

اَللّٰهُمَّ قَرِّبۡنِيۡ فِيۡهِ اِلٰى مَرۡضَاتِكَ، وَ جَنِّبۡنِيۡ فِيۡهِ مِنۡ سَخَطِكَ وَ نَقِمَاتِكَ، وَ

بارِالٰہا! مجھے اس ماہ میں اپنی خوشنودی و رضا سے قریب کردے، اور اس ماہ میں مجھے اپنی ناراضگی اور غضب سے بچائے رکھ، اور مجھے اس ماہ میں اپنی

وَفِّقۡنِيۡ فِيۡهِ لِقِرَآئَةِ اٰيَاتِكَ، بِرَحۡمَتِكَ يَآ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ!

آیات کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرما، اپنی رحمت کے ذریعے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

تیسرے دن کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے.

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ فِیْهِ الذِّھْنَ وَ التَّنْبِیْهَ، وَ بَاعِدْنِیْ فِیْهِ مِنَ السَّفَاھَةِ وَ التَّمْوِیْهِ،

بارِالٰہ! اس دن مجھے ذہانت اور توجہ عطا فرما، اور اس دن (اور اس ماہ) میں مجھے حماقت و بے عقلی اور مکاری سے دور فرما، اور آج جو بھی

وَ اجْعَلْ لِّیْ نَصِیْبًا مِّنْ كُلِّ خَیْرٍ تُنْزِلُ فِیْهِ، بِجُوْدِكَ یَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِیْنَ!

خیر و نیکی نازل ہو اس میں میرے لیے حصہ قرار دے، اپنے جود و بخشش کے ذریعے اے سب سے زیادہ بخشش کرنے والے!

چوتھے دن کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے.

اَللّٰھُمَّ قَوِّنِیْ فِیْهِ عَلٰی اِقَامَةِ اَمْرِكَ، وَ اَذِقْنِیْ فِیْهِ حَلَاوَةَ ذِكْرِكَ، وَ اَوْزِعْنِیْ

بارِالٰہ! مجھے اس دن میں اپنے احکام بجالانے کی قوت عطا فرما، اور مجھے اس دن میں اپنے ذکر کی شیرینی چکھادے، اور مجھے اس دن میں اپنے

فِیْهِ لِاَدَآءِ شُكْرِكَ بِكَرَمِكَ، وَ احْفَظْنِیْ فِیْهِ بِحِفْظِكَ وَ سَتْرِكَ، یَآ اَبْصَرَ

کرم سے اپنی شکر گزاری کی توفیق عنایت فرما، اور مجھے اس دن میں اپنی حفاظت اور پردہ پوشی کے ذریعے محفوظ فرما، اے سب سے زیادہ

النَّاظِرِیْنَ!

دیکھ بھال کرنے والے!

پانچویں دن کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے.

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْهِ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ، وَ اجْعَلْنِیْ فِیْهِ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ

بارِالٰہ! مجھے اس دن میں استغفار کرنے والوں میں سے قرار دے، اور (خداوندا!) مجھے اس دن میں اپنے نیک و صالح اور اطاعت کرنے

الْقَانِتِيْنَ، وَ اجْعَلْنِيْ فِيْهِ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ، بِرَاْفَتِكَ يَآ اَرْحَمَ
والے بندوں میں سے قرار دے، اور (پروردگارا) مجھے اس دن میں اپنے مقرّب دوستوں میں سے قرار دے، اپنی مہربانی سے اے

الرَّاحِمِيْنَ!
سب سے زیادہ رحم کرنے والے!

چھٹے دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَخْذُلْنِيْ فِيْهِ لِتَعَرُّضِ مَعْصِيَّتِكَ، وَ لَا تَضْرِبْنِيْ بِسِيَاطِ نَقِمَتِكَ، وَ
بارِالٰہا! مجھے اس دن میں گناہوں کی وجہ سے ذلیل وخوار نہ کرنا، اور مجھے اپنی معصیت وناراضگی کے تازیانے سے محفوظ فرما، اور مجھے اس

زَحْزِحْنِيْ فِيْهِ مِنْ مُّوْجِبَاتِ سَخَطِكَ، بِمَنِّكَ وَ اَيَادِيْكَ، يَا مُنْتَهٰى رَغْبَةِ
دن میں ان تمام کاموں سے جو تیری ناراضگی کا سبب بنتے ہوں دور فرما، اپنے احسان اور نعمت کے صدقے اے شوق ورغبت رکھنے

الرَّاغِبِيْنَ!
والوں کی آخری امیدگاہ!

ساتویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ فِيْهِ عَلٰى صِيَامِهٖ وَ قِيَامِهٖ، وَ جَنِّبْنِيْ فِيْهِ مِنْ هَفَوَاتِهٖ وَ اٰثَامِهٖ، وَ
بارِالٰہا! اس دن میں روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے میں میری مدد فرما، اور اس دن مجھے زبان کی لغزشوں اور گناہوں سے دور فرما، اور مجھے

ارْزُقْنِيْ فِيْهِ ذِكْرَكَ بِدَوَامِهٖ، بِتَوْفِيْقِكَ يَا هَادِيَ الْمُضِلِّيْنَ!
ہمیشہ اپنے ذکر اور یاد میں مشغول رہنے کی توفیق عنایت فرما، اپنی توفیق سے اے گمراہوں کی رہنمائی وہدایت کرنے والے!

آٹھویں دن کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ ارۡزُقۡنِيۡ فِيۡهِ رَحۡمَةَ الۡاَيۡتَامِ، وَ اِطۡعَامَ الطَّعَامِ، وَ اِفۡشَآءَ السَّلَامِ، وَ

بارِالہٰ! مجھے اس دن میں یتیموں پر رحم اور شفقت کرنے اور بھوکوں کو کھانا کھلانے کی توفیق عطا فرما، امن وسلامتی پھیلانے کا جذبہ اور نیک

صُحۡبَةَ الۡكِرَامِ، بِطَوۡلِكَ يَا مَلۡجَاَ الۡاٰمِلِيۡنَ!

لوگوں کی صحبت میں رہنے کی توفیق عنایت فرما، اپنے فضل وکرم سے اے آرزومندوں کی پناہ گاہ!

نویں دن کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ لِّيۡ فِيۡهِ نَصِيۡبًا مِّنۡ رَّحۡمَتِكَ الۡوَاسِعَةِ، وَ اهۡدِنِيۡ فِيۡهِ لِبَرَاهِيۡنِكَ

بارِالہٰ! آج کے دن (اور اس ماہ) میں میرے لیے اپنی رحمتِ واسعہ میں سے حصہ قرار دے، اور (پروردگارا!) مجھے آج کے دن اپنے

السَّاطِعَةِ، وَ خُذۡ بِنَاصِيَتِيۡ اِلٰى مَرۡضَاتِكَ الۡجَامِعَةِ، بِمَحَبَّتِكَ يَا اَمَلَ

روشن ومنور دلائل کی طرف ہدایت فرما، اور مجھے اپنی خوشنودی ورضا کی طرف جو تمام خوبیوں اور نیکیوں کا مرکز ہے ہدایت فرما، اپنی محبت

الۡمُشۡتَاقِيۡنَ!

کے صدقے اے شوق رکھنے والوں کی امید کے مرکز!

دسویں دن کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡنِيۡ فِيۡهِ مِنَ الۡمُتَوَكِّلِيۡنَ عَلَيۡكَ، وَ اجۡعَلۡنِيۡ فِيۡهِ مِنَ الۡفَآئِزِيۡنَ

بارِالہٰ! تو مجھے اس دن میں اپنی ذات پر توکل (وبھروسہ) کرنے والوں میں سے قرار دے، اور مجھے اس دن میں اپنے نزدیک کامیاب

لَدَيْكَ، وَ اجْعَلْنِيْ فِيْهِ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ اِلَيْكَ، بِاِحْسَانِكَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِيْنَ!

لوگوں میں سے قرار دے، اور مجھے اس دن میں اپنے مقرب بندوں میں سے قرار دے، اپنے احسان سے اے طلب گاروں کے مقصد آخر!

گیارہویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيَّ فِيْهِ الْاِحْسَانَ، وَ كَرِّهْ اِلَيَّ فِيْهِ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ، وَ حَرِّمْ

بارالٰہ! میرے لیے اس دن میں احسان اور نیکی کو محبوب بنا دے، اور (خدایا!) مجھے اس دن میں فسق و فجور اور گناہوں سے متنفر کر دے،

عَلَيَّ فِيْهِ السَّخَطَ وَ النِّيْرَانَ، بِعَوْنِكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ!

اور مجھ پر اس دن میں اپنی ناراضگی اور آتش جہنم کو حرام کر دے، اپنی اعانت و مدد سے اے فریادیوں کے فریادرس!

بارہویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ زَيِّنِّيْ فِيْهِ بِالسَّتْرِ وَ الْعَفَافِ، وَ اسْتُرْنِيْ فِيْهِ بِلِبَاسِ الْقُنُوْعِ وَ

بارالٰہ! مجھے اس دن میں پردہ داری اور عفت و پاکدامنی سے مزین اور آراستہ کر دے، اور مجھے اس دن میں لباس قناعت اور کفایت

الْكَفَافِ، وَ احْمِلْنِيْ فِيْهِ عَلَى الْعَدْلِ وَ الْاِنْصَافِ، وَ اٰمِنِّيْ فِيْهِ مِنْ كُلِّ مَا

شعاری سے چھپا دے، اور مجھے اس دن میں عدل و انصاف پر آمادہ فرما، اور مجھے اس دن میں ہر اس چیز سے جس سے میں خوف کھاتا

اَخَافُ، بِعِصْمَتِكَ يَا عِصْمَةَ الْخَآئِفِيْنَ!

ہوں حفظ و امان عطا فرما، اپنی محافظت و اعانت کے ذریعے سے اے ڈرنے والوں کے محافظ!

تیرہویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ فِيْهِ مِنَ الدَّنَسِ وَ الْاَقْذَارِ، وَ صَبِّرْنِيْ فِيْهِ عَلٰى كَآئِنَاتِ

بارِالٰہ! مجھے اس دن میں (ظاہری و باطنی نجاست اور) میل کچیل سے پاک کردے، اور مجھے بہت صبر وتحمل عطا فرما ان مشکلات اور حوادث کا مقابلہ

الْاَقْدَارِ، وَ وَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِلتُّقٰى وَ صُحْبَةِ الْاَبْرَارِ، بِعَوْنِكَ يَا قُرَّةَ عَيْنِ

کرنے کے لیے جو تیری قضا وقدر کے مطابق واقع ہونے والے ہیں، اور مجھے تقویٰ و پرہیزگاری اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی توفیق عنایت

الْمَسَاكِيْنِ!

فرما، اپنی مدد سے اے مسکینوں کی آنکھ کی ٹھنڈک!

چودھویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے.

اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِيْ فِيْهِ بِالْعَثَرَاتِ، وَ اَقِلْنِيْ فِيْهِ مِنَ الْخَطَايَا وَ الْهَفَوَاتِ، وَ لَا

یا بارِالٰہ! اس دن میں میری لغزشوں کی وجہ سے میرا مواخذہ نہ کرنا، اور (خدایا!) اس دن میں میری خطاؤں اور غلطیوں سے درگذر فرما،

تَجْعَلْنِيْ فِيْهِ غَرَضًا لِلْبَلَايَا وَ الْاٰفَاتِ، بِعِزَّتِكَ يَا عِزَّ الْمُسْلِمِيْنَ!

اور (میرے مولا!) مجھے اس دن میں بلاؤں اور آفتوں کا نشانہ نہ بنا، تیری عزت کا واسطہ اے مسلمانوں کی عزت!

پندرھویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے.

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ فِيْهِ طَاعَةَ الْخَاشِعِيْنَ، وَ اشْرَحْ فِيْهِ صَدْرِيْ بِاِنَابَةِ الْمُخْبِتِيْنَ،

خداوندا! مجھے اس دن میں خضوع وخشوع کرنیوالوں جیسی اطاعت وعبادت کی توفیق عطا فرما، اور اس دن میں متواضع اور مطمئن لوگوں

بِاَمَانِكَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ!

جیسی بازگشت کے لیے میرے سینے کو کشادہ فرمادے، اپنی امان سے اے خوفزدہ لوگوں کی امان!

سولہویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمن ورحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِمُوَافَقَةِ الْاَبْرَارِ، وَ جَنِّبْنِيْ فِيْهِ مُرَافَقَةَ الْاَشْرَارِ، وَ اٰوِنِيْ

اے بارِالٰہ! مجھے اس دن میں نیک لوگوں جیسا ہونے کی توفیق عنایت فرما، اوراس دن میں برے لوگوں کی رفاقت ودوستی سے بچائے

فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ اِلٰى دَارِ الْقَرَارِ، بِاِلٰهِيَّتِكَ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ!

رکھ، اوراس دن میں اپنی رحمت کے ساتھ بہشت میں پناہ عنایت فرما، تجھے واسطہ ہے تیری خدائی کا اے تمام جہانوں کے خدا!

سترہویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمن ورحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْهِ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ، وَ اقْضِ لِيْ فِيْهِ الْحَوَائِجَ وَ الْاٰمَالَ، يَا مَنْ

یا بارِالٰہ! مجھے اس دن میں نیک اور صالح اعمال بجالانے کی ہدایت ورہنمائی فرما، اور خدایا! اس دن میں میری حاجات اور امیدیں

لَا يَحْتَاجُ اِلَى التَّفْسِيْرِ وَ السُّؤَالِ! يَا عَالِمًا بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعَالَمِيْنَ! صَلِّ عَلٰى

پوری فرما، اے وہ ذات جو کسی تفسیر وتشریح اور سوال کی محتاج نہیں ہے! اے عالمین کے دلوں کے حالات جاننے والے! حضرت

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کی آل طاہرین علیہم السلام پر درود ورحمت نازل فرما۔

اٹھارہویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمن ورحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنِيْ فِيْهِ لِبَرَكَاتِ اَسْحَارِهِ، وَ نَوِّرْ فِيْهِ قَلْبِيْ بِضِيَاءِ اَنْوَارِهِ، وَ خُذْ بِكُلِّ

پروردگارا! مجھے اس ماہ میں سحری کے وقت کی برکتوں کی طرف متوجہ فرما، اوراس ماہ کی روشنیوں سے میرے دل کو منور فرما، اور میرے تمام اعضاو

اَعْضَآئِیْ اِلٰی اِتِّبَاعِ اٰثَارِهٖ، بِنُوْرِكَ یَا مُنَوِّرَ قُلُوْبِ الْعَارِفِیْنَ!

جوارح کو اس ماہ کے احکام اور اعمال بجالانے کا پابند بنادے، اپنے نور کے طفیل اے عارفوں کے دلوں کو منور کرنے والے!

انیسویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ وَ فِّرْ فِیْهِ حَظِّیْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ، وَ سَهِّلْ سَبِیْلِیْ اِلٰی خَیْرَاتِهٖ، وَ لَا تَحْرِمْنِیْ

یا بارِ الٰہ! اس مہینے کی برکتوں میں سے میرا حصہ بڑھا دے، اور (خدایا!) اس ماہ کی خیر و برکت کی طرف میری راہ کو آسان بنا دے، اور

قَبُوْلَ حَسَنَاتِهٖ، یَا هَادِیًا اِلَی الْحَقِّ الْمُبِیْنِ!

(اے معبود!) اس ماہ کے نیک اعمال کی قبولیت سے مجھے محروم نہ فرما، اے واضح و روشن حق کی طرف ہدایت فرمانے والے!

بیسویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ فِیْهِ اَبْوَابَ الْجِنَانِ، وَ اَغْلِقْ عَنِّیْ فِیْهِ اَبْوَابَ النِّیْرَانِ، وَ

یا بارِ الٰہ! میرے لیے اس ماہ میں جنت کے دروازے کھول دے، اور آتش جہنم کے دروازوں کو اس دن میں میرے لیے بند کر دے،

وَفِّقْنِیْ فِیْهِ لِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ، یَا مُنْزِلَ السَّكِیْنَةِ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ!

اور مجھے اس دن میں تلاوت قرآن کی توفیق عطا فرما، اے مومنین کے دلوں میں سکون و اطمینان نازل کرنے والے!

اکیسویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ فِیْهِ اِلٰی مَرْضَاتِكَ دَلِیْلًا، وَ لَا تَجْعَلْ لِّلشَّیْطَانِ فِیْهِ عَلَیَّ

بارِ الٰہ! اس دن میں اپنی خوشنودی اور رضا کی طرف میری رہنمائی فرما، اور اس دن میں شیطان کے میری طرف آنے کا کوئی راستہ قرار

سَبِیْلًا، وَاجْعَلِ الْجَنَّۃَ لِیْ مَنْزِلًا وَّ مَقِیْلًا، یَا قَاضِیَ حَوَائِجِ الطَّالِبِیْنَ!

نہ دے، اور جنت کو میرا مکان اور آرام کرنے کی جگہ قرار دے، اے طلب کرنے والوں کی حاجتوں کو پورا کرنے والے!

بائیسویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ فِیْہِ اَبْوَابَ فَضْلِكَ، وَ اَنْزِلْ عَلَیَّ فِیْہِ بَرَكَاتِكَ،

بارِالٰہ! میرے لیے اس دن میں اپنے فضل وکرم کے دروازے کھول دے، اور مجھ پر اس دن میں اپنی برکتوں کو نازل فرما، اور مجھے اس دن میں اپنی

وَ وَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِمُوْجِبَاتِ مَرْضَاتِكَ، وَ اَسْكِنِّیْ فِیْہِ بُحْبُوْحَاتِ جَنَّاتِكَ،

خوشنودی اور رضا کے حاصل کرنے کے لیے ذرائع اور اسباب اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما، اور اس دن میں مجھے اپنی جنت کے باغات کے وسط اور

یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ!

مرکز میں جگہ عنایت فرما، اے مضطر اور ناچار لوگوں کی دعاؤں کو قبول فرمانے والے!

تیئیسویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ فِیْہِ مِنَ الذُّنُوْبِ، وَ طَھِّرْنِیْ فِیْہِ مِنَ الْعُیُوْبِ، وَ امْتَحِنْ قَلْبِیْ

بارِالٰہ! مجھے اس دن میں گناہوں سے پاک وصاف کردے، اور مجھے اس دن میں عیوب ونقائص سے پاک کردے، اور اس دن میں

فِیْہِ بِتَقْوَی الْقُلُوْبِ، یَا مُقِیْلَ عَثَرَاتِ الْمُذْنِبِیْنَ!

میرے دل کو آزما کر اہل تقویٰ کے دلوں کا درجہ ورتبہ عنایت فرما، اے گناہگاروں کی لغزشوں کو معاف فرمانے والے!

چوبیسویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُكَ فِیْهِ مَا یُرْضِیْكَ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِمَّا یُؤْذِیْكَ، وَ اَسْئَلُكَ

بارِالٰہ! میں اس دن میں تجھ سے ایسی چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری رضا و خوشنودی کا باعث ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان چیزوں سے جو تیری

التَّوْفِیْقَ فِیْهِ لِاَنْ اُطِیْعَكَ وَلَآ اَعْصِیَكَ، یَا جَوَادَ السَّآئِلِیْنَ!

ناراضگی کا سبب بنتی ہیں اور مجھے اس دن میں اپنی اطاعت کرنے اور نافرمانی سے بچنے کی توفیق عنایت فرما، اے سائلوں کو بہت زیادہ عطا کرنے والے!

پچیسویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْهِ مُحِبًّا لِّاَوْلِیَآئِكَ، وَ مُعَادِیًا لِّاَعْدَآئِكَ، مُسْتَنًّا بِسُنَّةِ

بارِالٰہ! مجھے اس دن میں اپنے دوستوں کا دوست قرار دے، اور (اے معبود! مجھے) اپنے دشمنوں کا دشمن بنادے، (خدایا! مجھے) اپنے

خَاتَمِ اَنْبِیَآئِكَ، یَا عَاصِمَ قُلُوْبِ النَّبِیِّیْنَ!

نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا پیروکار بنادے، اے انبیاء علیہم السلام کے دلوں کو معصوم بنانے والے!

چھبیسویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَعْیِیْ فِیْهِ مَشْكُوْرًا، وَ ذَنْبِیْ فِیْهِ مَغْفُوْرًا، وَ عَمَلِیْ فِیْهِ مَقْبُوْلًا،

بارِالٰہ! اس دن میں میری کوشش کو قابل قدر اور پسندیدہ قرار دے، اور اس دن میں میرے گناہوں کو معاف شدہ قرار دے، اور اس

وَ عَیْبِیْ فِیْهِ مَسْتُوْرًا، یَآ اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ!

دن میں میرے عمل کو قبول شدہ قرار دے، اور اس دن میں میرے عیوب کو چھپا ہوا قرار دے، اے سب سے زیادہ سننے والے!

ستائیسویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ فِيْهِ فَضْلَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَ صَيِّرْ اُمُوْرِيْ فِيْهِ مِنَ الْعُسْرِ اِلَى

بارِالٰہ! اس ماہ میں مجھے شب قدر کی فضیلت کو درک کرنے کی توفیق عطا فرما، اور اس دن میں میرے معاملات کو دشواری سے آسانی کی

الْيُسْرِ، وَ اقْبَلْ مَعَاذِيْرِيْ، وَ حُطَّ عَنِّي الذَّنْبَ وَ الْوِزْرَ، يَا رَءُوْفًا بِعِبَادِهِ

طرف منتقل فرمادے، اور میری معذرتوں کو قبول فرمالے، اور میرے گناہوں اور میرے بوجھ کو میرے کاندھوں سے اتار دے، اے

الصَّالِحِيْنَ!

نیک بندوں کے ساتھ مہربانی کرنے والے!

اٹھائیسویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے.

اَللّٰهُمَّ وَفِّرْ حَظِّيْ فِيْهِ مِنَ النَّوَافِلِ، وَ اَكْرِمْنِيْ فِيْهِ بِاِحْضَارِ الْمَسَآئِلِ، وَ قَرِّبْ

بارِالٰہ! اس ماہ میں میرے حصے کے نوافل ومستحبات میں اضافہ فرمادے، اس دن مسائل کو حاضر اور آمادہ کرنے کے لیے مجھ پر کرم فرما، اور اپنے تک پہنچنے

فِيْهِ وَسِيْلَتِيْ اِلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْوَسَآئِلِ، يَا مَنْ لَّا يَشْغَلُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ!

کے لیے تمام وسیلوں میں میرے وسیلے کو قریب تر کردے، اے وہ کہ جسے اصرار کرنے والوں کا اصرار دوسروں کی طرف متوجہ ہونے سے مانع نہیں ہوتا!

انتیسویں دن کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے.

اَللّٰهُمَّ غَشِّنِيْ فِيْهِ بِالرَّحْمَةِ، وَ ارْزُقْنِيْ فِيْهِ التَّوْفِيْقَ وَ الْعِصْمَةَ، وَ طَهِّرْ قَلْبِيْ

یا بارِالٰہ! مجھے اس دن میں اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، اور اس دن میں مجھے (نیکی کی) توفیق اور (برائی سے) تحفظ (کی قوت و

مِنْ غَيَاهِبِ التُّهْمَةِ، يَا رَحِيْمًا بِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ!

طاقت) عطا فرما، اور میرے قلب کو تہمت اور غلط خیالات کی تاریکیوں سے پاک کردے، اے اپنے مومن بندوں پر رحم کرنے والے!

تیسویں دن کی دعا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صِيَامِيْ فِيْهِ بِالشُّكْرِ وَ الْقَبُوْلِ، عَلٰى مَا تَرْضَاهُ وَ يَرْضَاهُ

بارِالٰہ! میرے اس ماہ کے روزوں کو پسندیدہ اور قبول کیے ہوئے قرار دے، جس سے تو اور تیرا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوں، میرے

الرَّسُوْلُ، مُحْكَمَةً فُرُوْعُهٗ بِالْاُصُوْلِ، بِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ، وَ

روزے کے فروعات کو اسکے اصول کے ذریعے استحکام عطا فرما، محمد وآل محمد علیہم السلام کے صدقے میں، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

جو عالمین کا پالنے والا ہے۔

ماہ شوال کے اعمال

یکم شوال کی رات با برکت راتوں میں سے ہے، اس کی فضیلت، بیداری، عبادت اور ثواب سے متعلق بہت سی احادیث وارد ہوئیں ہیں، حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ یہ رات مرتبے میں شب قدر سے کچھ کم نہیں اور اس میں چند ایک اعمال ہیں:

(۱) غروب آفتاب کے وقت غسل کرے۔

(۲) شب بیداری یعنی نماز، دعا، استغفار اور خدا سے طلب حاجات کرتے ہوئے مسجد میں جاگ کر رات گزارے۔

(۳) نماز مغرب، عشائ، فجر اور نماز عید کے بعد یہ تکبیریں پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى

خدا بزرگتر ہے خدا بزرگتر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں خدا بزرگتر ہے خدا بزرگتر ہے اور خدا کیلئے حمد ہے حمد ہے خدا کیلئے اس پر کہ

مَا هَدَانَا، وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰى مَآ اَوْلَانَا.

ہمیں ہدایت دی اور اس کا شکر ہے اس پر جو کچھ اس نے ہمیں بخشا۔

(۴) نماز مغرب فرائض ونافلہ کے بعد ہاتھوں کو بلند کر کے کہے:

يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ، يَا ذَا الْجُوْدِ، يَا مُصْطَفِيَ مُحَمَّدٍ وَّنَاصِرَهٗ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ

اے فضل واحسان والے اے عطا کرنے والے اے حضرت محمدؐ کو منتخب کرنے والے اور ان کے حامی محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور

مُحَمَّدٍ وَّ اغْفِرْ لِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اَحْصَيْتَهٗ وَهُوَ عِنْدَكَ فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ.

میرے تمام گناہ بخش دے جو تیرے ہاں شمار ہو چکے ہوں کہ وہ اس کھلی کتاب میں درج ہیں جو تیرے پاس ہے۔

اس کے بعد سجدے میں جا کر سو مرتبہ کہیں: اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ پس اب خدا سے جو حاجت بھی طلب کرے انشاء اللہ پوری ہوگی۔

شیخ نے روایت کی ہے کہ نماز مغرب سے فراغت کے بعد سجدے میں جائے اور یہ پڑھے:

يَا ذَا الْحَوْلِ يَا ذَا الطَّوْلِ يَا مُصْطَفِيًا مُّحَمَّدًا وَ نَاصِرَهٗ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے حرکت دینے والے اے سخاوت والے اے حضرت محمدؐ کو منتخب کرنے والے اور ان کے حامی محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور

وَاغْفِرْ لِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ وَ نَسِيْتُهٗ اَنَا وَهُوَ عِنْدَكَ فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ.

میرے وہ سبھی گناہ بخش دے جو میں نے کئے اور انہیں بھول گیا ہوں اور وہ گناہ تیری روشن کتاب میں درج ہیں۔

اسکے بعد سو مرتبہ کہے:

اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ

خدا کے حضور توبہ کرتا ہوں

(۵) امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھے کہ اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے اور آج کی رات امام حسین علیہ السلام کی مخصوص زیارت باب زیارت میں آئے گی۔

(۶) دس رکعت نماز پڑھے جس کا ذکر ماہ رمضان کی آخری شب کے اعمال میں ہو چکا ہے۔

(۷) دو رکعت نماز ادا کرے جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک ہزار (یا سو) مرتبہ سورہ توحید پڑھے، اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک مرتبہ سورہ توحید پڑھے نماز کا سلام دینے کے بعد سر سجدے میں رکھے اور سو مرتبہ کہے:

اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ

پھر کہے:

يَا ذَا الْمَنِّ وَالْجُوْدِ، يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ، يَا مُصْطَفِيَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ

اے احسان وعطا والے اے احسان وبخشش والے اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منتخب وبرگزیدہ کرنے والے محمدؐ اور ان کی آلؑ پر رحمت

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَافْعَلْ بِيْ كَذَا وَ كَذَا ...... (کذا و کذا کی بجائے اپنی حاجت طلب کرے۔)

نازل فرما اور میرے لئے یہ اور یہ کر دے

روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام یہ نماز اسی طریقے سے بجالاتے تھے اور جب سر سجدے سے اٹھاتے تو فرماتے کہ اس خدا کے حق کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو بھی شخص یہ نماز پڑھ کر خدا سے اپنی کوئی حاجت طلب کرے گا تو وہ یقیناً پوری ہوگی اور اسکے گناہ اگر ریت کے ذرات کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیئے جائیں گے۔

يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ يَا مُصْطَفِيَ مُحَمَّدٍ نَاصِرَهٗ صَلِّ عَلٰى

اے فضل واحسان والے اے عطا کرنے والے اے حضرت محمدؐ کو منتخب کرنے والے اور ان کے حامی محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور

مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِيْ كُلَّ ذَنْبٍ اَحْصَيْتَهٗ وَهُوَ عِنْدَكَ فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ

میرے تمام گناہ بخش دے جو تیرے ہاں شمار ہو چکے ہوں کہ وہ اس کھلی کتاب میں درج ہیں جو تیرے پاس ہے۔

اس کے بعد اپنی حاجت خداوند عالم سے طلب فرماتے تھے اور فرماتے تھے قسم ہے اس قادر وتوانا کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اس نماز کو پڑھ کر اپنی حاجات بارگاہ الٰہی میں طلب کرے گا اگرچہ اس کے گناہ بعدد ریگ ہائے صحرا ہوں اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔ اور بعد نماز سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

يَا اَللهُ يَا اَللهُ يَا اَللهُ يَا رَحْمَانُ يَا اَللهُ يَا رَحِيْمُ يَا اَللهُ يَا مَلِكُ يَا اَللهُ يَا قُدُّوسُ يَا اَللهُ يَا

اے اللہ اے اللہ اے اللہ اے بڑے مہربان اے اللہ اے بڑے رحم والے اے اللہ اے بادشاہ اے اللہ اے پاکیزہ اے اللہ اے

سَلَامُ يَا اَللهُ يَا مُؤْمِنُ يَا اَللهُ يَا مُهَيْمِنُ يَا اَللهُ يَا عَزِيْزُ يَا اَللهُ يَا جَبَّارُ يَا اَللهُ يَا

کامل اے اللہ اے امن دینے والے اے اللہ اے نگہدار اے اللہ اے غالب اے اللہ اے دبدبہ والے اے اللہ اے بڑائی والے

حَنَّانُ یَآ اَللّٰہُ یَا مُتَکَبِّرُ یَآ اَللّٰہُ یَا خَالِقُ یَآ اَللّٰہُ یَا بَارِئُ یَآ اَللّٰہُ یَا مُصَوِّرُ یَآ اَللّٰہُ یَا عَالِمُ

اے اللہ اے بنانیوالے اے اللہ اے پیدا کرنے والے اے اللہ اے صورت بنانیوالے اے اللہ اے جاننے والے اے اللہ اے

یَآ اَللّٰہُ یَا عَظِیْمُ یَآ اَللّٰہُ یَا کَرِیْمُ یَآ اَللّٰہُ یَا حَلِیْمُ یَآ اَللّٰہُ یَا حَکِیْمُ یَآ اَللّٰہُ یَا سَمِیْعُ یَآ

بزرگی والے اے اللہ اے دانا اے اللہ اے کرم کرنے والے اے اللہ اے بردبار اے اللہ اے حکمت والے اے اللہ اے سننے

اَللّٰہُ یَا بَصِیْرُ یَآ اَللّٰہُ یَا قَرِیْبُ یَآ اَللّٰہُ یَا مُجِیْبُ یَآ اَللّٰہُ یَا جَوَادُ یَآ اَللّٰہُ یَا وَاحِدُ یَآ اَللّٰہُ یَا

والے اے اللہ اے دیکھنے والے اے اللہ اے نزدیک اے اللہ اے قبول کرنے والے اے اللہ اے بہت عطا والے اے اللہ اے

وَلِیُّ یَا مَلِیُّ یَآ اَللّٰہُ یَا مُکْرِمُ یَآ اَللّٰہُ یَا وَفِیُّ یَآ اَللّٰہُ یَا مَوْلٰی یَآ اَللّٰہُ یَا قَاضِیْ یَآ اَللّٰہُ یَا سَرِیْعُ

شان والے اے اللہ اے دوست اے اللہ اے وفا والے اے اللہ اے حاکم اے اللہ اے فیصلہ کرنے والے اے اللہ اے تیز تر

یَآ اَللّٰہُ یَا شَدِیْدُ یَآ اَللّٰہُ یَا رَءُوْفُ یَآ اَللّٰہُ یَا رَقِیْبُ یَآ اَللّٰہُ یَا مُجِیْبُ یَآ اَللّٰہُ یَا جَوَادُ یَآ

اے اللہ اے سخت گیر اے اللہ اے مہربانی والے اے اللہ اے نگہبان اے اللہ اے بزرگی والے اے اللہ اے نگہدار اے اللہ اے

اَللّٰہُ یَا مَاجِدُ یَآ اَللّٰہُ یَا عَلِیُّ یَآ اَللّٰہُ یَا حَفِیْظُ یَآ اَللّٰہُ یَا مُحِیْطُ یَآ اَللّٰہُ یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ

گھیرنے والے اے اللہ اے سرداروں کے سردار اے اللہ اے اول اے اللہ اے آخر اے اللہ اے ظاہر اے اللہ اے باطن اے

یَآ اَللّٰہُ یَآ اَوَّلُ یَآ اَللّٰہُ یَآ اٰخِرُ یَآ اَللّٰہُ یَا ظَاهِرُ یَآ اَللّٰہُ یَا بَاطِنُ یَآ اَللّٰہُ یَا فَاخِرُ یَآ اَللّٰہُ یَا

اللہ اے فخر والے اے اللہ اے غلبہ والے اے اللہ اے پروردگار اے اللہ اے پروردگار اے دوستی والے اے اللہ اے روشن اے

قَاهِرُ یَآ اَللّٰہُ یَا رَبَّاهُ یَآ اَللّٰہُ یَا رَبَّاهُ یَآ اَللّٰہُ یَا رَبَّاهُ یَآ اَللّٰہُ یَا رَبَّاهُ یَآ اَللّٰہُ یَا رَبَّاهُ

اللہ اے بلند کرنے والے اے اللہ اے روکنے والے اے اللہ اے ہٹانے والے اے اللہ اے کھولنے والے اے اللہ اے نفع

یَآ اَللّٰہُ یَا وَدُوْدُ یَآ اَللّٰہُ یَا نُوْرُ یَآ اَللّٰہُ یَا دَافِعُ یَآ اَللّٰہُ یَا نَافِعُ یَآ اَللّٰہُ یَا مَانِعُ یَآ اَللّٰہُ یَا فَاتِحُ یَآ

پہنچانے والے اے اللہ اے بزرگ اے اللہ اے زیبا اے اللہ اے گواہ اے اللہ اے مشاہدہ کرنے والے اے اللہ اے فریاد رس

اَللّٰہُ یَا نَفَّاعُ یَآ اَللّٰہُ یَا جَلِیْلُ یَآ اَللّٰہُ یَا جَمِیْلُ یَآ اَللّٰہُ یَا شَهِیْدُ یَآ اَللّٰہُ یَا شَاهِدُ یَآ اَللّٰہُ یَا

اے اللہ اے دوست اے اللہ اے پیدا کرنے والے اے اللہ اے پاکیزہ اے اللہ اے بادشاہ اے اللہ اے تقدیر بنانے

مُغِیْثُ یَآ اَللّٰہُ یَا حَبِیْبُ یَآ اَللّٰہُ یَا فَاطِرُ یَآ اَللّٰہُ یَا مُطَهِّرُ یَآ اَللّٰہُ یَا مَالِكُ یَآ اَللّٰہُ یَا

والے اے اللہ اے بند کرنے والے اے اللہ اے کھولنے والے اے اللہ اے زندہ کرنے والے اے اللہ اے موت دینے والے

مُقْتَدِرُ یَآ اَللّٰہُ یَا قَابِضُ یَآ اَللّٰہُ یَا بَاسِطُ یَآ اَللّٰہُ یَا مُحْیِیْ یَآ اَللّٰہُ یَا مُمِیْتُ یَآ اَللّٰہُ یَا

اے اللہ اے اٹھانے والے اے اللہ اے ورثہ والے اے اللہ اے عطا کرنے والے اے اللہ اے فضل کرنے والے اے اللہ اے

مُجِيْبُ يَآ اَللّٰهُ يَا بَاعِثُ يَآ اَللّٰهُ يَا مُعْطِيْ يَآ اَللّٰهُ يَا مُفْضِلُ يَآ اَللّٰهُ يَا مُنْعِمُ يَآ اَللّٰهُ يَا حَقُّ

نعمت دینے والے اے اللہ اے حق اے اللہ اے آشکار کرنے والے اے اللہ اے پاکیزہ اے اللہ اے احسان کرنے والے اے

يَآ اَللّٰهُ يَا مُبِيْنُ يَآ اَللّٰهُ يَا طَيِّبُ يَآ اَللّٰهُ يَا مُحْسِنُ يَآ اَللّٰهُ يَا مُجْمِلُ يَآ اَللّٰهُ يَا مُبْدِئُ يَآ

اللہ اے نیکی کرنے والے اے اللہ اے آغاز کرنے والے اے اللہ اے لوٹانے والے اے اللہ اے پیدا کرنے والے اے اللہ اے

اَللّٰهُ يَا مُعِيْدُ يَآ اَللّٰهُ يَا بَارِئُ يَآ اَللّٰهُ يَا بَدِيْعُ يَآ اَللّٰهُ يَا هَادِيْ يَآ اَللّٰهُ يَا كَافِيْ يَآ اَللّٰهُ يَا

نیا کام کرنے والے اے اللہ اے رہنما اے اللہ اے پورا کرنے والے اے اللہ اے شفا دینے والے اے اللہ اے بلند مرتبہ اے

شَافِيْ يَآ اَللّٰهُ يَا عَلِيُّ يَآ اَللّٰهُ يَا عَالِيُ يَآ اَللّٰهُ يَا حَنَّانُ يَآ اَللّٰهُ يَا مَنَّانُ يَآ اَللّٰهُ يَا ذَا الطَّوْلِ

اللہ اے بڑائی والے اے اللہ اے محبت والے اے اللہ اے احسان والے اے اللہ اے نعمت والے اے اللہ اے بلندی والے

يَآ اَللّٰهُ يَا مُتَعَالِيْ يَآ اَللّٰهُ يَا عَدْلُ يَآ اَللّٰهُ يَا ذَا الْمَعَارِجِ يَآ اَللّٰهُ يَا صَادِقُ يَآ اَللّٰهُ يَا دَيَّانُ

اے اللہ اے عدل کرنے والے اے اللہ اے بلندیوں والے اے اللہ اے راست گو اے اللہ اے بہت راست گو اے اللہ اے

يَآ اَللّٰهُ يَا بَاقِيْ يَآ اَللّٰهُ يَا ذَا الْجَلَالِ يَآ اَللّٰهُ يَا ذَا الْاِكْرَامِ يَآ اَللّٰهُ يَا مَعْبُوْدُ يَآ اَللّٰهُ يَا

بدلہ لینے والے اے اللہ اے بقا والے اے اللہ اے نگہدار اے اللہ اے جلالت والے اے اللہ اے عزت والے اے اللہ اے

مَحْمُوْدُ يَآ اَللّٰهُ يَا صَانِعُ يَآ اَللّٰهُ يَا مُعِيْنُ يَآ اَللّٰهُ يَا مُكَوِّنُ يَآ اَللّٰهُ يَا فَعَّالُ يَآ اَللّٰهُ يَا

پسندیدہ اے اللہ اے بندگی کیے گئے اے اللہ اے بنانے والے اے اللہ اے مدد کرنے والے اے اللہ اے وجود دینے والے اے

لَطِيْفُ يَآ اَللّٰهُ يَا جَلِيْلُ يَآ اَللّٰهُ يَا غَفُوْرُ يَآ اَللّٰهُ يَا شَكُوْرُ يَآ اَللّٰهُ يَا نُوْرُ يَآ اَللّٰهُ يَا حَنَّانُ

اللہ اے کام کرنے والے اے اللہ اے باریک بین اے اللہ اے بہت معاف کرنے والے اے اللہ اے قدردان اے اللہ اے

يَآ اَللّٰهُ يَا قَدِيْرُ يَآ اَللّٰهُ يَا رَبَّاهُ يَآ اَللّٰهُ يَا رَبَّاهُ يَآ اَللّٰهُ يَا رَبَّاهُ يَآ اَللّٰهُ يَا رَبَّاهُ يَآ

روشن اے اللہ اے قدرت والے اے اللہ اے پروردگار اے اللہ اے پروردگار اے اللہ اے پروردگار اے

اَللّٰهُ يَا رَبَّاهُ يَآ اَللّٰهُ يَا رَبَّاهُ يَآ اَللّٰهُ يَا رَبَّاهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى

اللہ اے پروردگار اے اللہ اے پروردگار اے اللہ اے پروردگار اے اللہ اے پروردگار اے اللہ اے

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِرِضَاكَ وَ تَعْفُوَ عَنِّيْ بِحِلْمِكَ وَ تُوَسِّعَ عَلَيَّ مِنْ

پروردگار اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور آل محمدؑ پر رحمت نازل فرما اور اپنی رضا کے ذریعے مجھ پر احسان فرما اپنی بردباری

رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَ مِنْ حَيْثُ لَآ اَحْتَسِبُ فَاِنِّيْ

کے ساتھ مجھے معاف کر اور مجھ پر اپنے حلال و پاکیزہ رزق میں فراخی کر دے جہاں سے مجھے رزق ملنے کی توقع ہے اور جہاں سے مجھے

عَبْدُكَ لَيْسَ لِيْ اَحَدٌ سِوَاكَ وَ لَآ اَجِدُ اَحَدًا [وَ لَآ اَحَدٌ] اَسْئَلُهُ غَيْرَكَ يَآ اَرْحَمَ

رزق ملنے کی توقع نہیں ہے پس میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے سوا میرا کوئی نہیں اور نہ تیرے سوا کوئی اور ہے جس سے مانگوں اے سب

الرَّاحِمِيْنَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

سے زیادہ رحم کرنے والے وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہے نہیں کوئی قدرت لیکن وہی جو بزرگ و برتر خدا سے ملتی ہے۔

پھر سجدے میں جائیں اور کہیں:

يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَا رَبِّ يَآ اَللّٰهُ يَا رَبِّ يَآ اَللّٰهُ يَا رَبِّ يَآ اَللّٰهُ يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ بِكَ تَنْزِلُ

اے اللہ اے اللہ اے اللہ اے پروردگار اے پروردگار اے پروردگار اے برکتوں کے نازل کرنے والے تجھی سے

كُلُّ حَاجَةٍ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ فِيْ مَخْزُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ وَ الْاَسْمَآءِ

ہر حاجت بر آتی اور پوری ہوتی ہے سوال کرتا ہوں تجھ سے بواسطہ ہر ایک نام کے جو تیرے ہاں خزانہ غیب میں ہے اور

الْمَشْهُوْرَاتِ عِنْدَكَ الْمَكْتُوْبَةِ عَلٰى سُرَادِقِ عَرْشِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ

بواسطہ ان معروف ناموں کے جو تیرے ہاں عرش کے پردوں پر تحریر و نقش کیے ہوئے ہیں سوالی ہوں کہ تو حضرت محمدؐ

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَقَبَّلَ مِنِّيْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ تَكْتُبَنِيْ مِنَ الْوَافِدِيْنَ اِلٰى بَيْتِكَ

اور آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور یہ کہ میری طرف سے ماہ رمضان کی عبادت قبول کرلے اور تو مجھے اپنے محترم گھر کعبہ کا

الْحَرَامِ [بَيْتِ الْحَرَامِ] وَ تَصْفَحَ لِيْ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ وَ تَسْتَخْرِجَ يَا رَبِّ

حج ادا کرنے والوں میں لکھ دے اور تو میرے بڑے بڑے گناہوں کو معاف کرے اور تو میرے لیے اپنے ان گنت

كُنُوْزَكَ يَا رَحْمَانُ.

خزانے کھولے اے بہت مہربان۔

(۸) چودہ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے (نماز صبح کی طرح) پڑھے ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد آیۃ الکرسی اور تین مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ پڑھے ہر رکعت کے بدلے چالیس سال کی عبادت کا ثواب حق تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ اور اس شخص کے برابر ثواب عطا ہوگا جس نے رمضان کے پورے روزے رکھے ہوں اور نمازیں پڑھی ہوں۔

(۹) آخر شب غسل کرے اور مصلائے عبادت پر رہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جائے۔

فطرہ کا بیان:

روز عید فطرہ واجب مؤکدہ ہے اور شرط قبولیت روزہ ہے۔ اور اگر فطرہ دینے کی استطاعت رکھتا ہو اور نہ دے تو گناہ کبیرہ ہے۔ جیسے کہ صلوات جو کہ شرط قبولیت نماز ہے اگر عمداً تشہد میں صلوات کو ترک کرے تو نماز مقبول نہیں ہے اسی طرح اگر روزہ رکھے اور زکوٰۃ فطرہ نہ دے تو روزہ اس کا قبول نہیں ہے اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ زکوٰۃ فطرہ زکوٰۃ بدن ہے وہ بدن کو کثافت سے پاکیزہ کرتی ہے، مشہور ہے کہ جو شخص سال بھر کا کھانا پینا اپنا اور اپنے عیال کا رکھتا ہو یا ذریعہ معاش رکھتا ہو وہ زکوٰۃ فطرہ دے۔

نمازعیدالفطر

نماز عید سے پہلے خرمے سے افطار کرے سنت ہے۔ روز عید غسل سنت مؤکدہ ہے بعض علماء اس کو واجب جانتے ہیں۔ زیر آسمان غسل نہ کرے اور غسل سے پہلے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِكَ وَتَصْدِیْقًا بِكِتَابِكَ وَاِتِّبَاعَ سُنَّةِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ

اے معبود! تجھ پر ایمان رکھتا ہوں تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں اور تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت و روش کا پیرو کار رہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر غسل شروع کرے اور غسل کے بعد کہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ كَفَّارَةً لِذُنُوْبِیْ وَطَهِّرْ دِیْنِیْ اَللّٰھُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الدَّنَسَ.

اے معبود! اس غسل کو میرے گناہوں کا کفارہ بنا اور میرے دین کو پاک فرما اے معبود! مجھ سے ناپاکی کو دور کر دے۔

زمانہ غیبت امام زمان علیہ السلام میں نماز عیدین جماعت کے ساتھ سنت ہے۔ تنہا بھی پڑھ سکتے ہیں۔

نماز عید دو رکعت ہے، پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ اعلیٰ پڑھے اور پانچ تکبیریں کہے کہ ہر تکبیر کے بعد یہ قنوت پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَاۤءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ

بارالہا بزرگیوں کا اور بڑائی کا مالک تو ہے اور بخشش کا اور دبدبے کا مالک تو ہے درگزر اور مہربانی کا

وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِىْ جَعَلْتَهٗ

مالک تو ہے میں پناہ و پردہ پوشی کا سوال کرتا ہوں میں بواسطہ آج کے دن کے جس کو تو نے

لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًا وَّ شَرَفًا وَّ كَرَامَةً وَّ

مسلمانوں کیلئے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے عید قرار دیا اسے سرمایہ اور اضافہ کادن بنایا ہے آج محمدؐ وآل محمدؐ پر

مَزِيْدًا اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُدْخِلَنِىْ فِىْ كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَ فِيْهِ

رحمت نازل فرما اور یہ کہ داخل کر مجھے ہر اس نیکی میں جس میں تو نے محمدؐ وآلِ محمدؐ کو داخل کیا اور یہ کہ

مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُخْرِجَنِىْ مِنْ كُلِّ سُوْۤءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ

دور کردے مجھے ہر اس بدی سے جس سے تو نے محمدؐ و آل محمدؐ کو دور رکھا تیری رحمتیں ہوں آنحضرتؐ پر اور

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْۤ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ

انکی آل پر اے معبود! میں سوال کرتاہوں تجھ سے ہر اس بھلائی کا جس کاسوال تجھ سے تیرے نیک

الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُبِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلِصُوْنَ.

بندوں نے کیااور پناہ لیتاہوں تیری جس سے تیرے نیکوکار بندوں نے پناہ چاہی ہے۔

دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سورہ شمس پڑھے اور چار تکبیریں کہے، ہر تکبیر کے بعد وہی قنوت پڑھے اور پانچویں تکبیر کہہ کر رکوع وسجود کرے اور تشہد وسلام کے بعد تسبیح فاطمہ سلام اللہ علیہا پڑھے۔

نماز عید کے بعد پڑھنے کی بہت سی دعائیں منقول ہیں اور ان میں سب سے بہتر صحیفہ کاملہ کی چھیالیسویں دعا ہے۔

عید کے روز امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنا مستحب ہے۔

دعائے ندبہ پڑھیں جو دعاؤں کے باب میں آئے گی۔سید ابن طاؤس کہتے ہیں کہ یہ دعاء پڑھنے کے بعد سجدے میں سر رکھے اور کہے:

اَعُوْذُبِكَ مِنْ نَّارٍ حَرُّهَا لَا يُطْفَاۤءُ وَجَدِيْدُهَا لَا يَبْلٰى وَعَطْشَانُهَا لَا يُرْوٰى.

تیری پناہ لیتاہوں آگ سے جوبجھائی نہیں جاسکتی اوراس کی تازگی ماند نہیں پڑتی اور جس کی پیاس دور نہیں ہوتی۔

اب دایاں رخسار رکھے اور کہے:

اِلٰهِيْ لَا تُقَلِّبْ وَجْهِيْ فِي النَّارِ بَعْدَ سُجُوْدِيْ وَ تَعْفِيْرِيْ لَكَ بِغَيْرِ مَنٍّ مِنِّيْ

اے معبود! میرے چہرے کو آگ میں نہ الٹ پلٹ جبکہ میں نے سجدے کیے اور تیرے لیے اسے خاک پر رگڑا ہے کہ اس میں تجھ پر

عَلَيْكَ بَلْ لَّكَ الْمَنُّ عَلَيَّ.

میرا کوئی احسان نہیں بلکہ یہ مجھ پر تیرا احسان ہے۔

پھر بایاں رخسار رکھے اور کہے:

اِرْحَمْ مَنْ اَسَآءَ وَ اقْتَرَفَ وَ اسْتَكَانَ وَ اعْتَرَفَ

رحم فرما اس پر جس نے بدی و نافرمانی کی اور وہ بے چارہ اس کا اعتراف کرتا ہے۔

اور پھر سجدہ میں پیشانی رکھیں اور کہیں:

اِنْ كُنْتُ بِئْسَ الْعَبْدُ فَاَنْتَ نِعْمَ الرَّبُّ عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ

اگر میں ایک برا بندہ ہوں پس تو یقینا اچھا پروردگار ہے تیرے بندے سے بڑے بڑے گناہ ہوئے ہیں تو بھی تیری طرف سے بہترین

فَلْيَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْ عِنْدِكَ يَا كَرِيْمُ.

پردہ پوشی ہی ہونی چاہیئے اے مہربان۔

پھر سو بار کہیں:

اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ

معاف کردے، معاف کردے۔

۲۵ شوال ۱۴۸ھ امام جعفر صادق علیہ السلام کی تاریخ وفات ہے بعض کا قول ہے کہ حضرت کی وفات ۱۵ رجب کو ہوئی۔ جب کہ آپ کو انگور میں زہر دیا گیا تھا۔ آج کے دن آپ کی زیارت پڑھنا چاہیئے۔

چونکہ آپ کی قبر اطہر بقیع میں ہے اور ائمہ بقیع علیہم السلام کی زیارت ایک ساتھ پڑھی جاتی ہے لہٰذا یہی زیارت پڑھی جائے جو باب زیارات میں آئے گی۔

اعمال ماہ ذی قعدہ

سید بن طاؤس کی روایت کے مطابق ماہ ذیقعدہ دعاؤں کی قبولیت میں خصوصیت رکھتا ہے۔اس ماہ میں بروز یکشنبہ ایک نماز کی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روایت کی ہے جس کی بڑی فضیلت ہے ذی قعدہ میں یکشنبہ کے دن غسل کرے وضو کر کے چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے دو سلام کے ساتھ پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ حمد تین مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ اور ایک مرتبہ معوذتین پڑھے پھر ستر مرتبہ استغفار پڑھے پھر کہے۔؛

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

نہیں ہے کوئی حرکت وقوت مگر وہی جو بلند و برتر خدا سے ملتی ہے۔

پھر کہیں:

يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ اِغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَذُنُوْبَ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ فَاِنَّهٗ

اے غالب اے بہت بخشنے والے بخش دے میرے گناہ اور بخش دے تمام مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے گناہ کیونکہ تیرے

لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ.

سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے۔

منقول ہے کہ اس نماز کے پڑھنے والے کی توبہ قبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں،اس کی حالت ایمان پر موت آتی ہے،اس کی قبر کشادہ اور نورانی ہوتی ہے۔اس کے والدین اور ذریت بھی بخشی جاتی ہے،رزق میں وسعت ہوتی ہے اور جان کنی میں آسانی ہوتی ہے۔

☆۱۱ ذی قعدہ روز ولادت باسعادت امام رضا علیہ السلام ہے اس دن آپؑ کی زیارت پڑھنا چاہیئے۔

زیارت امام علی رضا علیہ السلام

حضرت امام رضا علیہ السلام کی قبر اطہر طرف رخ کرے اور کہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اسکے

وَ اَنَّهٗ سَيِّدُ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ وَ اَنَّهٗ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَللّٰهُمَّ

بندے اور رسول ہیں وہ اولین کے اور آخرین کے سردار ہیں اور وہ سب نبیوں اور رسولوں کے سردار ہیں۔ اے معبود

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ سَيِّدِ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ صَلَاةً لَا

حضرت محمدؐ پر رحمت کر جو تیرے بندے، تیرے رسول، تیرے نبی اور تیری ساری مخلوق کے سردار ہیں۔ ایسی رحمت جس کا

يَقْوٰى عَلٰى اِحْصَآئِهَا غَيْرُكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ

حساب تیرے سوا کوئی نہ لگا سکے۔ اے معبود! حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابی طالبؑ پر رحمت فرما، جو تیرے بندے اور

طَالِبٍ عَبْدِكَ وَ اَخِيْ رَسُوْلِكَ الَّذِى انْتَجَبْتَهٗ بِعِلْمِكَ وَ جَعَلْتَهٗ هَادِيًا لِمَنْ

رسولؐ کے بھائی ہیں کہ انہیں خاص کیا تو نے علم دے کر اور ان کو رہبر بنایا اس کیلئے جسے تو نے اپنی مخلوق میں سے چاہا اور

شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَ الدَّلِيْلَ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَهٗ بِرِسَالَاتِكَ وَ دَيَّانَ الدِّيْنِ

رہنما بنایا اسکی طرف جس کو تو نے اپنا پیغام دے کر بھیجا اور انکو مقرر کیا کہ تیرے عدل کے مطابق جزائے عمل دیں اور تیری

بِعَدْلِكَ وَ فَصْلِ قَضَآئِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ وَ الْمُهَيْمِنَ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَ السَّلَامُ

مخلوق میں تیری مرضی سے فیصلے دیں اور وہ ان تمام کاموں کے ذمہ دار ہیں، سلام ہو ان پر اور خدا کی رحمت ہو اور اسکی

عَلَيْهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَ زَوْجَةِ

برکات ہوں، اے معبود فاطمہ سلام اللہ علیہا پر رحمت نازل کر جو تیرے نبیؐ کی دختر اور تیرے ولی کی زوجہ ہیں نیز وہ نبی کے دو

وَلِيِّكَ وَ اُمِّ السِّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الطُّهْرَةِ

نواسوں حسن و حسین علیہما السلام کی ماں ہیں جو جوانان جنت کے سردار ہیں، وہ بی بی پاک، پاکیزہ، پاک شدہ، پرہیزگار، باصفا،

الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ التَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الرَّضِيَّةِ الزَّكِيَّةِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

پسندیدہ، بے عیب نیز جنت میں تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ اتنی رحمت فرما جسے تیرے سوا کوئی شمار نہ کرسکتا ہو۔ اے معبود!

اَجْمَعِيْنَ صَلَاةً لَّا يَقْوٰى عَلٰى اِحْصَآئِهَا غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَ

دونوں بھائیوں حسن اور حسین علیہما السلام پر رحمت فرما جو تیرے نبیؐ کے دونواسے اور جوانان جن جنت کے سید و سردار ہیں، تیری

الْحُسَيْنِ سِبْطَيْ نَبِيِّكَ وَ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْقَآئِمَيْنِ فِيْ خَلْقِكَ وَ

مخلوق میں قائم ونگران ہیں اور رہنمائی کرتے ہیں اس ذات کی طرف جسے تو نے پیغمبر بنا کے بھیجا، وہ تیرے عدل کے تحت

الدَّلِيْلَيْنِ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَ بِرِسَالَاتِكَ وَ دَيَّانَيِ الدِّيْنِ بِعَدْلِكَ وَ فَصْلَيْ

اعمال کی جزا دینے والے اور تیری مخلوق میں تیرے احکام کے مطابق فیصلے دینے والے ہیں، اے معبود! علی بن

قَضَآئِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَبْدِكَ الْقَآئِمِ فِيْ

الحسین علیہما السلام پر رحمت فرما جو تیرے بندے ہیں تیری مخلوق کی نگہداری اور رہنمائی کرتے ہیں اس ذات کی طرف جسے تو نے

خَلْقِكَ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَ بِرِسَالَاتِكَ وَ دَيَّانِ الدِّيْنِ بِعَدْلِكَ وَ

پیغمبر بنا کے بھیجا، وہ تیرے عدل کے تحت اعمال کی جزا دینے والے اور تیری مخلوق میں تیری مرضی سے فیصلے دینے والے،

فَصْلِ قَضَآئِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

عبادت گزاروں کے سردار ہیں۔ اے معبود! محمد بن علی علیہما السلام پر رحمت فرما جو تیرے بندے اور تیری زمین میں تیرے

عَبْدِكَ وَ خَلِيْفَتِكَ فِيْ اَرْضِكَ بَاقِرِ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ

نائب ہیں نبیوں کے علوم کی اشاعت کرنے والے، اے معبود! جعفر صادق بن محمد علیہما السلام پر رحمت فرما جو تیرے بندے ہیں،

مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَبْدِكَ وَ وَلِيِّ دِيْنِكَ وَ حُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ الصَّادِقِ

تیرے دین کے مددگار اور تیری مخلوق پر تیری طرف سے حجت ہیں، وہ صادق اور نیک ہیں، اے معبود! موسیٰ بن

الْبَارِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَبْدِكَ الصَّالِحِ وَ لِسَانِكَ فِيْ خَلْقِكَ

جعفر علیہما السلام پر رحمت فرما جو تیرے نیک بندے اور تیری مخلوق میں تیرے حکم سے بولنے والی زبان ہیں اور تیری مخلوق پر

النَّاطِقِ بِحُكْمِكَ وَ الْحُجَّةِ عَلٰى بَرِيَّتِكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا

تیری حجت ہیں، اے معبود! علی بن موسیٰ علیہما السلام پر رحمت فرما جو تجھ سے راضی ہیں، تیرے پسندیدہ بندے ہیں، تیرے دین

الْمُرْتَضٰى عَبْدِكَ وَ وَلِيِّ دِيْنِكَ الْقَآئِمِ بِعَدْلِكَ وَ الدَّاعِيْ اِلٰى دِيْنِكَ وَ دِيْنِ

کے مددگار، تیرے عدل پر کاربند اور تیرے دین کی طرف بلانے والے ہیں، جو ان کے صاحب صدق بزرگوں کا دین

اٰبَآئِهِ الصَّادِقِيْنَ صَلَاةً لَّا يَقْوٰى عَلٰى اِحْصَآئِهَا غَيْرُكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ

ہے، اتنی رحمت کر جس کا شمار سوائے تیرے کوئی نہ کر سکتا ہو، اے معبود محمد بن علی علیہما السلام پر رحمت فرما جو تیرے بندے اور

بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ الْقَآئِمِ بِاَمْرِكَ وَالدَّاعِيْ اِلٰى سَبِيْلِكَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ

تیرے ولی ہیں، تیرا حکم پہنچانے والے اور تیرے راستے کی طرف بلانے والے۔ اے معبود! علی بن محمد علیہما السلام پر رحمت

عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَوَلِيِّ دِيْنِكَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

نازل کر جو تیرے بندہ اور تیرے دین کے ولی ہیں، اے معبود! حسن بن علی علیہما السلام پر رحمت نازل فرما جو تیرے حکم پر عمل

الْعَامِلِ بِاَمْرِكَ الْقَائِمِ فِيْ خَلْقِكَ وَحُجَّتِكَ الْمُؤَدِّيْ عَنْ نَبِيِّكَ وَشَاهِدِكَ

کرنے والے، تیری مخلوق میں نگران، تیرے نبی کی طرف حجت پیش کرنے والے، تیری مخلوق پر تیرے گواہ، تیری طرف

عَلٰى خَلْقِكَ الْمَخْصُوْصِ بِكَرَامَتِكَ الدَّاعِيْ اِلٰى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ

سے بزرگی میں منتخب شدہ، تیری اطاعت اور تیرے رسولؐ کی فرمانبرداری کا حکم دینے والے، تیری رحمتیں ہوں ان سب

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حُجَّتِكَ وَوَلِيِّكَ الْقَائِمِ فِيْ خَلْقِكَ

پر۔ اے معبود! اپنی حجت اور اپنے ولی پر رحمت نازل فرما جو تیری مخلوق میں نگہبان ہیں وہ رحمت جو کامل بڑھنے والی، باقی

صَلَاةً تَامَّةً نَامِيَةً بَاقِيَةً تُعَجِّلُ بِهَا فَرَجَهٗ وَتَنْصُرُهٗ بِهَا وَتَجْعَلُنَا مَعَهٗ فِي الدُّنْيَا

رہنے والی ہے، اس سے انہیں کشادگی دے اور انکی مدد فرما اور ہمیں انکے ساتھ رکھ دنیا اور آخرت میں۔ اے معبود! میں

وَالْاٰخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِحُبِّهِمْ وَاُوَالِيْ وَلِيَّهُمْ وَاُعَادِيْ عَدُوَّهُمْ

تیرا قرب چاہتا ہوں انکی محبت کے واسطے سے، انکے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں۔ پس عطا کر ان

فَارْزُقْنِيْ بِهِمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ عَنِّيْ بِهِمْ شَرَّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ

کے صدقے دنیا کی بھلائی اور آخرت کی فلاح اور ان کے واسطے سے دنیا و آخرت کی تنگی سے مجھے بچائے رکھ اور قیامت

اَهْوَالَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

میں ہر خوف سے محفوظ فرما۔

پھر حضرت کے سرہانے کی طرف بیٹھ جائے (دور سے زیارت کرنے والا تصور کرے) اور کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ

آپ پر سلام ہو اے خدا کے ولی، آپ پر سلام ہو اے حجتِ خدا، آپ پر سلام ہو اے وہ جو زمین کی

اللّٰهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

تاریکیوں میں نور خدا ہیں، آپ پر سلام ہو اے دین کے ستون آپ پر سلام ہو اے آدم علیہ السلام کے

وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

وارث جو خدا کے برگزیدہ ہیں، آپ پر سلام ہو اے نوح علیہ السلام کے وارث جو نبی خدا ہیں، آپ پر سلام

یَا وَارِثَ اِبْرَاهِیمَ خَلِیلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ اِسْمٰعِیلَ ذَبِیحِ اللّٰهِ

ہو اے ابراہیم علیہ السلام کے وارث جو خدا کے خلیل ہیں، آپ پر سلام ہو اے اسماعیلؑ کے وارث جو ذبیح

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُوْسٰی کَلِیمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی

خدا ہیں، آپ پر سلام ہو اے موسیٰ علیہ السلام کے وارث جو خدا کے کلیم ہیں، آپ پر سلام ہو اے عیسیٰ علیہ السلام کے

رُوحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ

وارث جو خدا کی روح ہیں، آپ پر سلام ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث جو خدا کے رسول ہیں، آپ پر

اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ عَلِیٍّ وَلِیِّ اللّٰهِ وَوَصِیِّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِینَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا

سلام ہو اے امیر المومنین علی علیہ السلام کے وارث جو خدا کے ولی اور رب کائنات کے رسولؐ کے جانشین

وَارِثَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ

ہیں، آپ پر سلام ہو اے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے وارث، آپ پر سلام ہو اے وارث حسن وحسین علیہما السلام

شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ زَیْنِ الْعَابِدِینَ

جو جوانان بہشت کےسید و سردار ہیں، سلام ہو آپ پر اے علی بن الحسین علیہما السلام کے وارث جو عبادت

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ بَاقِرِ عِلْمِ الْاَوَّلِینَ وَ الْاٰخِرِینَ اَلسَّلَامُ

گذاروں کی زینت ہیں، آپ پر سلام ہو اے محمد بن علی علیہما السلام کے وارث جو ظاہر کرنے والے ہیں

عَلَیْكَ یَا وَارِثَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الْبَارِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ

اولین و آخرین کے علم کو، سلام ہو آپ پر اے جعفر بن محمد علیہما السلام کے وارث جو صاحب صدق اور نیک

مُوسَی بْنِ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الصِّدِّیقُ الشَّهِیدُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا

ہیں، آپ پر سلام ہو اے وارث موسیٰ بن جعفر علیہما السلام، آپ پر سلام ہو اے صاحب صدق شہید، سلام ہو

الْوَصِیُّ الْبَارُّ التَّقِیُّ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَ اٰتَیْتَ الزَّكَاةَ وَ اَمَرْتَ

آپ پر اے وصی، نیک اور پرہیزگار۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز قائم کی اور زکوۃ دی،

بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهَیْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ عَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰی اَتَاكَ الْیَقِینُ

آپ نے نیکیوں کا حکم دیا اور برائیوں سے منع کیا، آپ خدا کی بندگی کرتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْحَسَنِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ.

گئے، آپ پر سلام ہو اے ابوالحسن علیہ السلام اور خدا کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔

پھر خود کو ضریح پاک سے لپٹائے (دور سے زیارت کرنے والا تصور کرے) اور کہے:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ صَمَدْتُ مِنْ اَرْضِيْ وَ قَطَعْتُ الْبِلَادَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ فَلَا تُخَيِّبْنِيْ

اے معبود! میں تیری طرف آیا ہوں اپنا وطن چھوڑ کر اور کئی شہروں سے گزر کر تیری رحمت کی آرزو میں، پس مجھے ناامید نہ کر اور مجھے

وَ لَا تَرُدَّنِيْ بِغَيْرِ قَضَاءِ حَاجَتِيْ وَ ارْحَمْ تَقَلُّبِيْ عَلٰى قَبْرِ ابْنِ اَخِيْ رَسُوْلِكَ

میری حاجت روائی کے بغیر نہ پلٹا اور رحم فرما جبکہ میں تیرے رسولؐ کے بھائی کے فرزند کی قبر پر پڑا تڑپتا ہوں، ان پر اور انکی آل پر

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ يَا مَوْلَايَ اَتَيْتُكَ زَائِرًا وَافِدًا عَائِذًا مِمَّا

تیری رحمتیں ہوں، قربان آپ پر میرے ماں باپ، اے میرے آقا آپ کی زیارت کرنے حاضر ہوا ہوں، پناہ لینے اس جرم سے جو

جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ وَ احْتَطَبْتُ عَلٰى ظَهْرِيْ فَكُنْ لِيْ شَافِعًا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ

میں نے اپنی جان پر کیا اور اس کا بار میری گردن پر ہے، پس بن جائیں میرے لئے شفاعت کرنے والے، خدا کے سامنے میری

فَقْرِيْ وَ فَاقَتِيْ فَلَكَ عِنْدَ اللّٰهِ مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ وَ اَنْتَ عِنْدَهٗ وَجِيْهٌ.

غربت و ناداری کے دن کیونکہ آپ خدا کے ہاں بلند مرتبہ رکھتے ہیں اور اس کے نزدیک آپ باعزت ہیں۔

پس اپنا دایاں ہاتھ بلند کرے بایاں ہاتھ قبر مبارک پر رکھے (دور سے زیارت کرنے والا تصور کرے) اور یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِحُبِّهِمْ وَ بِوِلَايَتِهِمْ اَتَوَلّٰى اٰخِرَهُمْ بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهٖ

اے معبود میں تیرا قرب چاہتا ہوں انکی محبت اور انکی ولایت کے ذریعے، محب ہوں ان میں سے آخری کا جیسے محب تھا ان میں

اَوَّلَهُمْ وَ اَبْرَاُ مِنْ كُلِّ وَلِيْجَةٍ دُوْنَهُمْ. اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَكَ وَ

سے پہلے کا اور بیزار ہوں ہر گروہ سے سوائے انکے، اے معبود! لعنت بھیج ان لوگوں پر جنہوں نے تیری نعمت کو اسکی جگہ سے

اتَّهَمُوْا نَبِيَّكَ وَ جَحَدُوْا بِاٰيَاتِكَ وَ سَخِرُوْا بِاِمَامِكَ وَ حَمَلُوا النَّاسَ عَلٰى اَكْتَافِ

ہٹایا، تیرے پیغمبر کو الزام دیا، تیری آیتوں کا انکار کیا، تیرے مقرر کردہ امام کا مذاق اڑایا اور دوسرے لوگوں کو آلِ محمد علیہم السلام پر

اٰلِ مُحَمَّدٍ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَ الْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيَا

حاکم و مختار بنایا، اے معبود! میں تیرا قرب چاہتا ہوں ظالموں پر لعنت کر کے اور ان سے بیزاری کرتے ہوئے دنیا اور آخرت

وَ الْاٰخِرَةِ يَا رَحْمٰنُ.

میں۔ اے بہت رحم والے۔

پھر حضرت کی پائنتی کی طرف جائے (دور سے زیارت کرنے والا تصور کرے) اور کہے:

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ صَلَّى اللهُ عَلٰى رُوْحِكَ وَ بَدَنِكَ صَبَرْتَ وَ اَنْتَ

خدا آپ پر رحمت کرے اے ابوالحسنؑ خدا آپ کی روح پر رحمت فرمائے اور آپ کے بدن پر کہ آپ نے صبر کیا اور آپ ہیں تصدیق

الصَّادِقُ الْمُصَدَّقُ قَتَلَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ بِالْاَيْدِيْ وَ الْاَلْسُنِ.

کرنے والے تصدیق شدہ، خدا قتل کرے اسے جس نے آپ کے قتل میں ہاتھ اور زبان سے کام لیا۔

☆ ۱۵ر ذی قعدہ کو منقول ہے کہ خداوند عالم اپنے بندوں پر نظر رحمت فرماتا ہے پس جو شخص اس رات عبادت میں بسر کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ سو عابدوں کا ثواب عنایت فرماتا ہے۔

☆ ۲۳ر ذی قعدہ روز شہادت حضرت امام رضا علیہ السلام ہے اس دن بھی آپ کی زیارت پڑھنا چاہئے۔ جو کہ ذکر ہو چکی ہے۔

☆ ۲۵ر ذی قعدہ اس دن کی بڑی فضیلت ہے، روز دحوالارض ہے یعنی اس دن زمین خانہ کعبہ سے پانی پر بچھائی گئی، اسی روز امام عصر علیہ السلام ظہور فرمائیں گے، اسی دن حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی ولادت ہوئی، اس دن کا روزہ رکھنے کی بڑی فضیلت ہے اور اس دن روزہ رکھنا ستر سال کے روزوں کے برابر ہے، اس دن کا روزہ رکھنے والے کے لئے زمین و آسمان کی ہر شے استغفار کرتی ہے اس دن کی ایک خصوصی نماز ہے وقت چاشت دو رکعت نماز سنت کی نیت سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ حمد پانچ مرتبہ سورۂ والشمس پڑھے اور نماز کے سلام کے بعد لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہے اور پھر دعا کرے اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان رحم والا ہے۔

يَا مُقِيْلَ الْعَثَرَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ اَجِبْ دَعْوَتِيْ يَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ اِسْمَعْ

اے لغزشوں کے معاف کرنے والے میری ہر لغزش معاف فرما اے دعائیں قبول کرنے والے میری دعا قبول کر لے اے آوازوں کے سننے والے

صَوْتِيْ وَارْحَمْنِيْ وَ تَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِيْ وَمَا عِنْدِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

میری آواز سن لے مجھ پر رحم کر میرے گناہوں اور جو کچھ مجھ سے سرزد ہوا ہے اس سے درگزر فرما اے جلالت اور بزرگی کے مالک۔

☆ ۲۹ر ذی قعدہ شہادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہے اس دن آپ کی زیارت پڑھنا چاہئے۔ جو کہ ذکر ہو چکی ہے۔